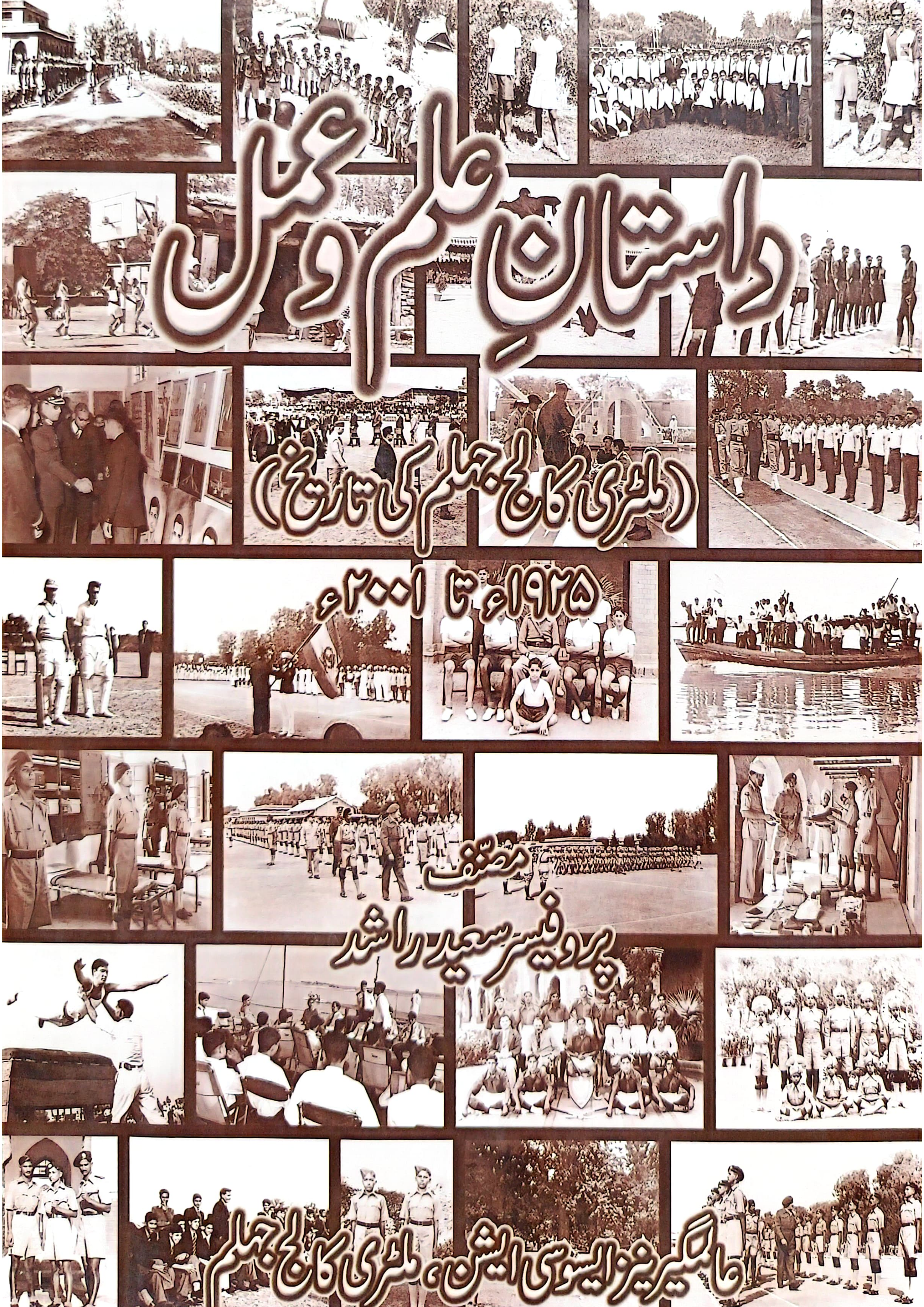


داستانِ علم و عمل

(ملٹری کالج جہلم کی تاریخ)

۱۹۲۵ء تا ۲۰۰۱ء

مصنف
پروفیسر سعید راشد

عالمگیرینز ایسوسی ایشن، ملٹری کالج جہلم

داستانِ علم و عمل

(ملٹری کالج جہلم کی تاریخ)

جلد دوم

اگست ۱۹۴۷ء تا مارچ ۱۹۹۵ء

سعید راشد

عالمگیریز ایسوسی ایشن، ملٹری کالج جہلم



تعارف

نام: محمد سعید راشد

رسمی تعلیم: ادبیات اردو، انگریزی اور فن تعلیم

درس گاہیں: اسلامیہ کالج بریلی، بریلی کالج بریلی، مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

مربی اساتذہ: جناب مبارک حسین، مولانا محمد محسن، ڈاکٹر شوکت سبزواری، ڈاکٹر داس گپتا
ڈاکٹر عشرت حسین، پروفیسر رشید احمد صدیقی، ڈاکٹر ذاکر حسین خان۔

ذہنی پس منظر: تحریک پاکستان کا دور

پیشہ: تدریس و تعلیم
استاد ملٹری کالج جہلم ۱۹۵۰-۹۰ء
پرنسپل آرمی پبلک سکول جہلم و منگلا ۱۹۹۰-۹۴ء
ڈائریکٹر تعمیر ملت انسٹیٹیوٹ آف ایجوکیشن اینڈ ریسرچ اسلام آباد

مشغلہ: تحقیق، تصنیف و تالیف

مشن: کردار سازی، پاکستانیت کا فروغ

تصانیف و تالیفات

Character and Conduct of Quaid-e-Azam
Living with Leadership
Learning to Lead
In Search of Maturity
From School to College
A Lasting Light House
Character Building and Public Speaking
Pakistaniat and Character Building
Teachers' Guide

گفتار و کردار قائد اعظم
تذکرۂ اقبال
مکالمات اقبال
شاد باد منزل مراد
کردار کی کرنیں
پاکستانیت اور کیریکٹر بلڈنگ
کیریکٹر بلڈنگ اور پبلک اسپیکنگ
تذکرۂ شہداء

حیات قائد اعظم
اکرم نشان حیدر
کرنل حق نواز کیانی شہید ستارۂ جرأت
چراغوں کی قطار
علوی نامہ
داستان علم و عمل (جلد اوّل) تاریخ ملٹری کالج جہلم
داستان علم و عمل (جلد دوم) تاریخ ملٹری کالج جہلم
کردار ساز

کوائف

کتاب کا نام	:	داستانِ علم و عمل جلد دوم
مولّف	:	پروفیسر سعید راشد
		استاد ملٹری کالج جہلم از ۱۹۵۰ء تا ۱۹۹۰ء
موضوع	:	ملٹری کالج جہلم کی تعلیمی تربیتی اور انتظامی تاریخ
مقصد	:	تخلیقی تعلیم، کیریکٹر بلڈنگ اور پاکستانیت کا فروغ
زیر اہتمام	:	کمانڈانٹ ملٹری کالج جہلم
ناشر	:	عالمگیریز ایسوسی ایشن ملٹری کالج جہلم
زمانۂ اشاعت	:	جون ۲۰۰۳ء
طباعت	:	دی آرمی پریس راولپنڈی
قیمت	:	————

انتساب

تخلیقی تعلیم
اور
قیادتی تربیت
کی
عظیم درسگاہ
ملٹری کالج
کے
نام
جس کی
مہربان
چھاؤں میں
میں نے
یہ تاریخ
لکھی
اور
جس کے
قابل فخر
سپوتوں نے

زمانۂ جنگ وامن
میں
ہر شعبۂ زندگی
میں
اور
ہر حال میں
پاکستانیت کے علم کو
سربلند رکھا
جئے
تو
پاکستان کے لئے
جئے
اور
جان دی
تو
پاکستان
کے لئے
مرحبا! مرحبا!!

﴿سعید راشد﴾

فہرست

باب اوّل

باب دوم

باب سوم

باب چہارم

باب پنجم

باب ششم

باب ہفتم

☆☆☆☆

دیباچہ

از مصنف

ملٹری کالج جہلم کی تاریخ داستان علم وعمل کی یہ دوسری جلد میری اوّلین جلد مطبوعہ ۱۹۸۶ء کے اہم مندرجات کا احاطہ بھی کرتی ہے۔ اس لحاظ سے یہ اپنی جگہ کالج کی مکمل اور مربوط تاریخ ہے۔ چنانچہ اس کے بارے میں چند امور کی وضاحت ضروری ہے۔

اول یہ کہ یہ کالج کی واقعاتی تاریخ ہے۔ اس میں کالج کے تاریخ ساز سربراہوں، ممتاز اولڈ بوائز اور عظیم اساتذہ کا ذکر صرف ضمنی طور پر کیا گیا ہے۔ اس نقطہ نظر سے کالج پر مصنف کی دوسری کتابیں چراغوں کی قطار، تذکرۂ شہداء، جرأتوں کے نشاں، اکرم شہید نشان حیدر موجود ہیں، جو کالج کی تاریخ ہی کا ایک حصہ ہیں۔ ان میں شخصیات پر تفصیل سے لکھا جا چکا ہے۔

دوسرے یہ کہ اگست ۱۹۴۷ء سے مارچ ۱۹۸۹ء تک کالج کے احوال و کوائف پر مشتمل اس دوسری جلد کی تدوین اپریل ۱۹۸۹ء میں مکمل ہوگئی تھی۔ اس کے بعد کے چند سالوں میں کتاب کا مسودہ نظر ثانی کے مختلف مرحلوں سے گزرتا ہوا۔ بالآخر ستمبر ۱۹۹۳ء میں عالمگیریز ایسوسی ایشن کی ایگزیکٹو کمیٹی نے لیفٹیننٹ جنرل آر ڈی بھٹی کی صدارت میں مسودہ کو حتمی طور پر منظور کیا اور ایک ریزولیوشن کے ذریعہ کالج کے کمانڈانٹ بریگیڈیئر مقصود الحسن سے درخواست کی گئی کہ وہ جلد از جلد داستان علم عمل کی دوسری جلد کو اپنی نگرانی میں چھپوانے کا اہتمام کریں۔ چنانچہ یہ جلد کمانڈانٹ ملٹری کالج کی کاوشوں سے اشاعت پذیر ہو رہی ہے۔

جیسا کہ اوپر مذکور ہوا۔ کتاب کا اصل مسودہ اپریل ۱۹۸۹ء میں پایۂ تکمیل کو پہنچ چکا تھا لیکن چونکہ کتاب کی طباعت اب ۱۹۹۵ء میں معرض عمل میں آ رہی ہے اس لئے ضروری سمجھا گیا کہ اسے اجمالی طور پر مارچ ۱۹۹۵ء تک اپ ڈیٹ (Up - Date) کر دیا جائے تاکہ حالیہ زمانہ میں کالج میں تعلیمی، تربیتی اور تعمیراتی دائروں میں جو تاریخ ساز کام ہوا ہے اسکا جائزہ بھی لیا جا سکے۔ چنانچہ اپریل ۱۹۸۹ء سے مارچ ۱۹۹۶ء تک کے حالات و واقعات پر مبنی ایک تتمہ ''حرف آخر'' کے عنوان سے کتاب کے آخر میں شامل کر دیا گیا ہے۔ اسکا اسٹائل اور پیٹرن (Pattern) بھی وہی ہے جو باقی تاریخ کا ہے۔ اس طرح یہ جلد روز اول سے مارچ ۱۹۹۶ء تک کی تاریخ پر محیط ہے۔

داستان علم وعمل کی پہلی جلد کی طرح جو نومبر ۱۹۸۶ء میں کالج کی ڈائمنڈ جوبلی کے موقع پر شائع ہوئی تھی یہ دوسری جلد بھی عالمگیریز ایسوسی ایشن کے ایماء پر ہی مرتب کی گئی۔ اسکی تالیف اور تدوین کے سلسلہ میں اولڈ بوائز کی ایک خاصی تعداد کا تعاون مجھے حاصل رہا۔ ان سب کا لفظوں میں نام بہ نام شکریہ ادا کرنا تو ممکن نہیں تاہم ناسپاس گزاری ہوگی اگر ان میں سے چند کا ذکر نہ کیا جائے۔ سرفہرست ۹۱-۱۹۸۶ء کے عرصہ میں ایسوسی ایشن کے صدر اور سرپرست اعلیٰ (Patron - in - Cheif) لیفٹیننٹ

جنزل محمد اقبال کا نام ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جنرل اقبال کی گہری ذاتی دلچسپی اور مسلسل سر پرستی کے بغیر داستان علم وعمل کی تدوین بروئے کار نہ آسکتی تھی۔ ایسوسی ایشن کے دوسرے صدر لیفٹیننٹ جنرل آر ڈی بھٹی نے نہ صرف مسودہ کو دیکھا بلکہ اسے اشاعت کی منزل تک بھی پہنچایا۔ آخر میں ایک دقت طلب اور صبر آزما مرحلہ کتاب کی طباعت کا تھا۔ اس ہفت خواں کو ایک اور قابل فخر عالمگیرین کالج کے کمانڈانٹ بریگیڈیئر مقصود الحسن نے سر کیا۔ سبحان اللہ۔

کتاب کی تدوین اور طباعت کے سلسلے میں اس امر کو بھی ریکارڈ پر لانا ضروری ہے اور وہ یہ کہ اس جلد کے تتمے کے لئے مواد کی تلاش اور ترتیب میں کالج کے استاد مرزا عبداللطیف نے مصنف کی بھرپور معاونت کی۔ مزید برآں انہوں نے ڈیڑھ ہزار صفحات پر پھیلی ہوئی اس دوسری جلد کی پروف ریڈنگ بڑی دیدہ ریزی سے کی۔ کمپوزنگ کی نگرانی کے علاوہ، تصاویر اور نقشے فراہم کئے۔ یہ ایک بہت ہی دقت طلب کام تھا جس سے وہ بطریق احسن عہدہ برآ ہوئے۔ ماشاء اللہ۔ آخر میں، میں عالمگیرین ایسوسی ایشن اور کالج کے کمانڈانٹ کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا کہ انہوں نے مجھے کالج کی یہ خدمت بجالانے کا موقع دیا اور پھر اسکی تکمیل میں میرے ہم قدم رہے۔ جزاک اللہ۔ اس جلد کی ضخامت کے پیش نظر اسے جزو اول اور جزو دوم پر مشتمل دو حصوں میں شائع کیا جارہا ہے۔

ملٹری کالج جیسے ممتاز قومی ادارے کی خدمت پاکستان کی خدمت ہے۔ ان قدروں کو پانی دینے کی سعادت ہے جن کے لئے پاکستان قائم ہوا۔ بہتر تعلیم اور بہتر تربیت ہی وہ بنیاد ہے جس پر پاکستان کے استحکام کا انحصار ہے۔ ہر وہ فرد خوش قسمت ہے جسکا خون جگر اس مقصد وحید کی آبیاری میں صرف ہوتا ہے۔

سعید راشد

نومبر ۱۹۹۵ء

پیش لفظ

ملٹری کالج جہلم کی تاریخ ''داستانِ علم و عمل'' کو مرتب کرنے کا سہرا ہمارے کالج کے انتہائی مشفق اور مہربان استاد پروفیسر سعید راشد کے سر ہے۔ انہیں برصغیر کی بہترین یونیورسٹی کا تعلیمی اور تہذیبی ماحول میسر آیا۔ تعلیم اور روشنی تو اس فضا میں تھی، جس میں انہوں نے آنکھ کھولی اور پروان چڑھے۔ رسمی اور غیر رسمی تعلیم میں ذہنی و شخصی ارتقاء جو انہیں میسر آیا وہ ہر ایک کو نصیب نہیں ہوتا۔ موصوف تعلیم اور اسکے مقاصد کا نہایت بلند تصور رکھتے تھے اور انسانیت کی بہترین قدروں کو کالج میں پھولتا پھلتا دیکھنا چاہتے تھے۔ وہ نہ صرف بے حد عمل پسند اور متحرک انسان تھے بلکہ ایک بہت بڑے کردار ساز بھی تھے۔ ان کا فولادی عزم اور پختہ کردار کالج کی کئی نسلوں کے لئے مشعل راہ بن گیا۔ ہزاروں کیڈٹس میں قائدانہ صلاحیتوں کو اس طرح اجاگر کیا کہ عزم، حوصلہ اور سخت کوشی سے وہ فولاد اور چٹان بن گئے اور تلخیٔ ایاّم ان کا کچھ نہ بگاڑ سکی۔ مختصر یہ کہ انکے فیض تربیّت سے بقدرِ ظرف ہر ایک نے حصہ پایا۔ گو آج وہ جسمانی طور پر ہم میں موجود نہیں مگر تعلیم و تربیّت اور کردار سازی کے اُفق پر ان کی خدمات ملٹری کالج کے تشخص کا ایک لازوال حصہ ہیں۔ اس امر سے انکار ناممکن ہے کہ ملٹری کالج جہلم کی تاریخ میں پروفیسر سعید راشد کا نام ستارے کی طرح ہمیشہ تابندہ رہے گا۔ موصوف بلاشبہ ایک جینیس اور ہمہ گیر شخصیت کے مالک انسان تھے۔ ملٹری کالج کی خوش قسمتی تھی کہ اسے طویل عرصے تک یکتا و یگانہ مدرّس، ماہر تعلیم، ادیب اور مورّخ کی خدمات حاصل رہیں۔ ملٹری کالج جہلم وہ موضوع ہے جس کے لیے انہوں نے اپنے قلم کی جولانیوں کو وقف کر دیا۔ ان کی متعدد تصانیف اس حقیقت کا بیّن ثبوت ہیں اور زیر نظر کتاب ''داستان علم و عمل'' اس کہکشاں کا ایک اور روشن ستارہ ہے۔ کالج کی تاریخ کی ترتیب و تدوین میں انہوں نے گہری دلچسپی لی اور اپنی شبانہ روز محنت شاقہ سے اس کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔ اس کام کو انہوں نے عبادت کی طرح پورے تواتر اور انہماک سے کیا۔ ان کی یہ کاوش جو کم و بیش مکمل ہو چکی تھی مگر ابھی طباعت کے مرحلے سے نہ گزری تھی کہ وہ داعیٔ اجل کو لبیک کہہ گئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا کرے۔ (آمین)۔

داستانِ علم و عمل کی طباعت کے اس اہم موقع پر یہ خیال بھی آیا کہ طوالت سے بچنے کی خاطر اس دستاویز کو اجمالی انداز میں مرتب کر دیا جائے مگر استادِ محترم کے لئے محبت اس کے آڑے آئی اور شاید اس سے موصوف کا وہ خلوص، لگن اور محبت پس منظر میں چلی جاتی جو درحقیقت اس کاوش کا اصل محرک تھی۔ نتیجۃً فیصلہ یہی ہوا کہ اس مواد کو اسی طرح چھاپ دیا جائے جس طرح استادِ محترم چھوڑ کر گئے تھے۔ کالج کی تاریخ کی جامعیت اور تکمیل کے پہلو کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اس میں ۲۰۰۱ء تک کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔ ہمارا اپنے مہرباں و مربّی استادِ محترم کیلئے یہی ہدیہ تبریک ہے کہ ان کی علمی کاوش ایک عملی صورت اختیار کر چکی ہے۔ یہ کالج کی واقعاتی تاریخ ہی نہیں بلکہ کالج کی طویل زندگی کا وہ حسین و جمیل پرتو ہے جو فقط اس شاندار اور روشن روایات کے حامل ادارے کا خاصہ ہے۔ اس تاریخ کا مستقبل سے بھی گہرا رشتہ ہے کیونکہ ہم اپنے عظیم ماضی پر نظر رکھ کر ہی اپنے مستقبل کو درخشندہ کر سکتے ہیں۔ ملٹری کالج جہلم جیسے تعلیمی ادارے اپنی عظیم اور قابل فخر روایات کی روشنی میں اپنی منزل کی راہ تلاش کرتے چلے جاتے ہیں۔ درحقیقت حصولِ علم کا فلسفہ بھی اسی اصول پر کارفرما ہے، یوں زیرِ نظر کتاب اس مقصد کو پورا کرنے کی طرف اہم قدم ہے۔

(ادارہ)

باب اوّل

ہم نصابی سرگرمیاں

کلبز اور سوسائٹیز

(Clubs and Societies)

ہم نصابی سرگرمیاں۔ کلبز اور سوسائٹیز

(Clubs & Societies)

۱۹۴۷ء سے ۱۹۸۹ء تک کلبوں اور سوسائٹیوں کی شکل میں کالج کی ہم نصابی سرگرمیوں کے ریکارڈ سے دو نتائج بہت واضح طور پر ابھر کر سامنے آتے ہیں۔
اوّل یہ کہ ہم نصابی سرگرمیوں کی عہد بہ عہد Dimensions اور ان کا عہد بہ عہد عروج و زوال براہ راست اس دور کے کمانڈانٹس کی Vision اور ان کی اپنی Commitment اور اس کے نتیجے میں ان کی تعلیمی و تربیتی ترجیحات کے تابع رہا ہے۔ اس کے بعد ہر دور میں جو استاد جس کسی ہابی، کلب یا سوسائٹی کا انچارج تھا۔ اس سرگرمی کی کامیابی یا ناکامی کا انحصار بڑی حد تک اس کی اپنی صلاحیت اور شوق پر تھا۔ ہر آفیسر انچارج کی سال بہ سال کی رپورٹوں سے بھی اندازہ ہو جاتا ہے کہ کتنا کام ہوا ہے یا کس نے کتنا کام کرنا چاہا۔ مثال کے طور پر سائنس کلب اور آرٹ کلب کی سال بہ سال کی سرگرمیوں کے گراف سے ہی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ آفیسر انچارج کی قابلیت کے علاوہ اس کا تجربہ اور شوق کتنی بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ بعض نے تو اپنے نام کے علاوہ کسی ایک لڑکے کا نام اور کام کا حوالہ دینے کی زحمت گوارا نہیں کی۔ جبکہ بعض سالوں میں بعض نے کیڈٹس کے نام اور کام کو تفصیل سے ریکارڈ کیا ہے۔ ان سرگرمیوں کے ریکارڈ سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ کالج کن تربیتی نشیب و فراز سے گزرا اور جو کلب متواتر کام نہ کر سکے اس کی اصل وجہ کیا تھی۔

ڈرائنگ اینڈ پینٹنگ کلب/ آرٹ اینڈ ہینڈی کرافٹس کلب

ڈرائینگ شروع دن سے یہاں پڑھائی جاتی رہی ہے۔ ڈرائنگ ماسٹر احمد دین صاحب بڑے اچھے آرٹسٹ بھی تھے۔ ان کی بنائی ہوئی تصویریں کالج ہال (موجودہ میوزیم) میں ایک عرصہ تک آویزاں رہیں۔ یہی اس وقت اسکول کی آرٹ گیلری تھی۔ اس وقت کے حالات کے مطابق انہوں نے قومی تاریخی شخصیتوں کے بجائے تاریخی عمارتوں قطب مینار، لال قلعہ اور شاہی قلعہ کی تصویروں پر اکتفا کیا تھا۔ آزادی کے بعد انہوں نے اس گیلری میں بہادر شاہ ظفر، قائد اعظم، لیاقت علی خان، علامہ اقبال، سرسید اور سر آغا خان کی تصاویر کا اضافہ کیا۔ لڑکے ڈرائنگ اور مصوری سیکھتے تھے۔ اور اس زمانے میں ہابی کلب کا کوئی تصور نہ تھا۔ تاہم ۱۹۴۵ء میں ایک برٹش سارجنٹ نے ہال میں آرٹ کی ایک نمائش کا اہتمام کیا تھا۔ جس میں کیڈٹس نے بھی حصہ لیا۔ ۹۹۲ شہزادہ ہارون جان نے اس میں دوسرا انعام لیا تھا۔
آرٹ کلب کی باقاعدہ ابتداء اپریل ۱۹۴۹ء میں فائن آرٹس اینڈ کلچرل سینٹر کے ایک شعبے کی حیثیت سے ہوئی۔ مسٹر حیدری نے خود پینٹنگ سکھانی شروع کی اور کلچرل سینٹر میں ایک بہت اچھی آرٹ لائبریری قائم کی جس میں مشرق و مغرب کی شاہکار تصاویر ذخیرہ کی گئی تھیں۔ خود سینٹر کی دیواروں پر استاد اللہ بخش اور چغتائی کے شاہکاروں کے ساتھ ساتھ مغرب کے ماسٹرز لیونارڈ ڈاونسی، واٹ، رینالڈ، روبینز، کانسٹیبل کی نمائندہ تصاویر بھی آویزاں تھیں۔

۱۹۵۲-۵۳ء

۱۹۵۲-۵۳ء میں آرٹ کلب کو نئے ڈرائینگ ماسٹر عبدالحکیم قاضی صاحب کی زیرنگرانی ایک علیحدہ کلب کے طرز پر منظم کیا گیا۔ دو سال کے تعطّل کے بعد ۱۹۵۵-۵۶ء میں آرٹ کلب کو پھر زندہ کیا گیا۔ ہفتے کی شام کو کلاسز متواتر جاری رہیں۔ پانچویں چھٹی جماعت کو گروپ اے میں، ساتویں آٹھویں کو گروپ بی میں اور باقی کلاسز کو گروپ سی میں رکھا گیا۔ ممبران کی کل تعداد ۶۰ تھی۔ جس میں ۳۰ اے گروپ کے تھے۔ فری ہینڈ اور پیسٹل ڈرائنگ کے علاوہ واٹر کلر میں پینٹنگ سکھائی جاتی تھی۔

۱۹۵۶-۵۷ء

۱۹۵۶-۵۷ء کے سیشن میں ۳۰ لڑکوں نے آرٹ کی ہابی لی۔ پنسل اور پیسٹل ڈرائنگ پر زور دیا اس فن میں نہم اے کے ۲۱۹۷ غلام محمد نے اور ہفتم بی کے ۲۱۶۵ حنیف نے امتیاز حاصل کیا۔ کمانڈانٹ نے چھوٹے ڈرائنگ بورڈ دینے کی منظوری دے دی۔

۵۹-۱۹۵۸ء

آفیسر انچارج مسٹر اے ایچ قاضی، سیکرٹری کیڈٹ محمد منظور

کالج کے اکتوبر ۱۹۵۸ء کے فن فیئر کے میلہ میں آرٹ کلب نے اپنا اسٹال لگایا اور تصویروں سے پچاس روپے کمائے۔ پہلی بار کلب نے سالانہ جلسہ تقسیم انعامات کے موقع پر اپنی تخلیقات کی نمائش کی۔ محمد ارشد اور محمد اقبال کے بنائے ہوئے جنرل محمد ایوب خان کے دو پنسل اسکیچ دو مہمانوں نے ۴۵ روپے میں خریدے۔ جنرل ایوب خان کی واٹر کلر میں دو تصویریں محمد منظور اور محمد تسلیم نے پینٹ کیں۔ منظور کی تصویر جنرل موصوف کو پیش کی گئی۔ نمائش میں سلطان حیدر کی دو تصویریں بعنوان ''طوفان'' اور ''سمندر کے کنارے''، اعتبار خان کی ''مہم'' اور تسلیم کی ''معصومیت'' بہت پسند کی گئی۔ محمد شریف نے پنسل میں پنجاب یونیورسٹی کا کلاک ٹاور بنایا تھا۔ اسے بھی اس میڈیم میں سراہا گیا۔

۶۱-۱۹۶۰ء آفیسر انچارج لیفٹیننٹ سید اکبر علی شاہ

امسال آرٹ کلب نے ۲ دسمبر ۱۹۶۱ء کو سالانہ تقریب تقسیم انعامات کے موقع پر آرٹ کی ایک نمائش کا اہتمام کیا۔ جس کا افتتاح مہمان خصوصی جناب جنرل موسیٰ نے کیا۔ نمائش میں مناظر، شخصیات اور ساکت زندگی (سٹل لائف) کے مظاہر کو منجملہ اوروں کے تسلیم تاج، غلام سرور، حکیم، یعقوب اور محمود اختر شاہین نے فنکارانہ مہارت سے پیش کیا تھا۔ صدر ایوب کی لائف سائز کی واٹر کلر میں بنائی ہوئی تسلیم کی تصویر مہمانوں کی توجہ کا مرکز رہی۔ تسلیم ہی کا بنایا ہوا جنرل موسیٰ کا پنسل اسکیچ موصوف کو تحفے کے طور پر پیش کیا گیا۔

نمائش میں ایک اور قابل دید چیز کلے ماڈلز تھے۔ بڑے سائز کا صدر ایوب کا کلے ماڈل خاص طور سے جاذب نگاہ رہا۔ کلے ماڈلنگ سیکشن میں صوبیدار ایس وائی حسن کی رہنمائی میں حفیظ، تاج اور اقتدار نے قابل قدر کام کیا۔

۶۴-۱۹۶۳ء آفیسر انچارج لیفٹیننٹ ایس اے نقوی، سیکرٹری غلام محمد

اس بار سالانہ نمائش کے موقع پر کلے ماڈلنگ کے علاوہ کلب نے مسٹر مصطفیٰ کمال کی نگرانی میں شیشے اور بھوسے کے کام کا تعارف کرایا۔ مہمان خصوصی نے واٹر کلر میں پنجاب کے دیہات کی زندگی کے مناظر کو جو مشہور آرٹسٹ استاد اللہ بخش کی تصاویر کو سامنے رکھ کر بنائے گئے تھے، بہت پسند کیا۔ نمائش میں مختلف میڈیا میں غلام محمد، جاوید اختر، مسعود اختر اور خالد کیانی کی تخلیقات ناظرین کی نگاہوں کا مرکز رہیں۔

۶۶-۱۹۶۵ء انچارج مسٹر مصطفیٰ کمال

نومبر ۱۹۶۵ء کی سالانہ تقریب کے موقع پر آرٹ کلب نے اپنے فن پاروں کی جو نمائش کی اس میں مظہر حسین اور فضل محمود کی آئل پینٹنگز، اسرار جعفری کی پر تخیل پنسل ڈرائینگز لاجواب تھیں۔ محمد اقبال اور شہباز حسین کی حیات جامد (سٹل لائف) کی تصاویر اپنی جگہ قابل توجہ تھیں۔

۶۹-۱۹۶۸ء انچارج کیپٹن عبدالرشید

ہابیز میں ہینڈی کرافٹس کے شعبہ کا اضافہ ہوا۔ کیپٹن عبدالرشید کی زیرنگرانی چوبی کام (وڈورک) اور چمڑے پر نقاشی (لیدر ورک) کا کام شروع ہوا، لوہے کا کام (میٹل ورک) اور خراد (لیتھ) مشین خریدی گئی۔ سکلپچر (کلے ماڈلنگ) اور مصوری (پینٹنگ) بھی جاری رہی۔

۷۳-۱۹۷۲ء انچارج مسٹر مصطفیٰ کمال

کلب کی سرگرمیاں از سرنو شروع ہونے پر مسٹر مصطفیٰ کمال نے ۲۰ لڑکوں کیلئے آرٹ کی کلاس شروع کی۔ آخر کار انہی کیڈٹس نے قائداعظم، لیاقت علی خاں، سرآغا خاں، سرسید، اقبال اور میجر اکرم نشان حیدر کی پورٹریٹس بنائیں۔ مناظر کی تصویر کشی اور کلے ماڈلنگ اور پلاسٹر آف پیرس کا کام بھی ہوا۔ اس سال ہینڈی کرافٹس میں لیدر ورک، وڈورک کا کام مسٹر مختار احمد کی نگرانی میں جاری رہا۔

۷۴-۱۹۷۳ء

آرٹ کلب نے مسٹر مصطفیٰ کمال کی نگرانی میں سالانہ نمائش پر جو فن پارے پیش کئے ان میں محمد بن قاسم، ذوالفقار علی بھٹو، سردار عبدالرب نشتر، لیاقت علی

خان کی بڑے سائز کی تصاویر بھی شامل تھیں۔ کیڈٹ عبدالمنعم کی بنائی ہوئی مہمان خصوصی کی تصویر ان کو پیش کی گئی۔ اس سال کے دوسرے مصور یہ تھے۔

ظفر، یعقوب ملک، رشید نواز، انجم پرویز، مسعود احمد خاں، خالد امیر خان، عمر خطاب، طارق نعیم، خالد محمود غزنی، اشتیاق حسین۔

ہینڈی کرافٹس کلب مسٹر مختار احمد کی نگرانی میں مصروف رہا۔ اس سال کلب میں جانوروں کو حنوط کرنے کا تجربہ کیا گیا اور حنوط شدہ پرندوں کی نمائش کی گئی۔

۱۹۷۴ء۔۷۵

مسٹر مصطفیٰ کمال کی نگرانی میں آرٹ اور ہینڈی کرافٹس کی سالانہ نمائش میں کیڈٹ خالد امیر کا پنسل ورک، منعم علی کی پورٹریٹ، نوشاد علی کی واٹر کلر میں تصویر بعنوان بھارت کا ایٹم بم اور ظفر یعقوب کے کارٹون ایسے فن پارے تھے جو بہت پسند کیے گئے ہینڈی کرافٹس سیکشن میں خالد محمود کے کلے ماڈلنگ اور پلاسٹر آف پیرس کے کام کو سراہا گیا۔

اس عرصے میں مسٹر مختار احمد کالج کو خیر باد کہہ کر اسلام آباد کے کسی سول ادارے میں چلے گئے اور مسٹر مصطفیٰ کمال ریٹائر ہو گئے۔ ۷ مئی ۱۹۷۵ء کو سی جی او، مرزا عبداللطیف ایم اے فائن آرٹس (پنجاب یونیورسٹی) کلب کے انچارج مقرر ہوئے (تین سالہ ڈپلومہ ووکیشنل کورس، وڈ اینڈ میٹل مکینکس، گورنمنٹ ووکیشنل انسٹیٹیوٹ فیصل آباد، ڈپلومہ فائن آرٹس، نیشنل کالج آف آرٹس لاہور) وہ ٹیکنیکل ڈرائینگ کی کلاسز بخوبی پڑھانے کے علاوہ فائن آرٹس اور ہینڈی کرافٹس کے تمام شعبوں میں یکساں مہارت رکھتے تھے۔

۱۹۷۵ء۔۷۶ انچارج مسٹر مرزا عبدالطیف

آرٹ کلب کی نگرانی نئے آرٹ ماسٹر مرزا عبداللطیف نے سنبھالی۔ اس سال ایک اہم اور تاریخی پیش رفت یہ ہوئی کہ آرٹ کلب کی سرگرمیاں تقریباً تمام سال جاری رہیں۔ مصوری اور کلے ماڈلنگ پر زور دیا گیا۔ سالانہ نمائش کے موقع پر کالج کی عمارات اور مناظر کو ۶ x ۴ فٹ سائز کے کینوس پر آئل کلر میں پیش کیا گیا۔ پلاسٹر آف پیرس میں وینس کے مجسمہ کو افتخار علی خان اور اشتیاق حنیف نے کاسٹ کیا اور اس کی بے شمار کاپیاں تیار کی گئیں۔ کلب میں سینئر کلاسز کے کیڈٹس کام کرتے رہے۔ انہوں نے اجتماعی طور پر کالج کے مین اکیڈیمک بلاک پر کام کیا۔ جسے بیس فٹ سائز میں پلاسٹر آف پیرس میں کاسٹ کیا گیا۔ یہ ایک نہایت مشکل اور تھکا دینے والا کام تھا جس پر ایک ماہ کا عرصہ صرف ہوا اور اٹھارہ گھنٹے روزانہ کام کرنا پڑا۔ گولڈن جوبلی کی رعایت سے اسے گولڈ میں پینٹ کیا گیا۔ اور موسیٰ ہال لان میں اسکی نمائش کی گئی۔ کلب کے دس نہایت ہونہار اور فعال فن کار جو اس پر دن رات کام کرتے رہے وہ یہ تھے۔ افتخار علی، اشتیاق حنیف وائیں، فرقان اعظم، ظفر اقبال جنجوعہ، خالد محمود جنجوعہ، امجد زمان، شوکت علی، اسد اللہ، ناہید الحسن اور مسعود سعید راشد تھے۔ (جو مسٹر سعید راشد کے ہونہار فرزند تھے)

۱۹۷۶ء۔۷۷ انچارج مسٹر مرزا عبدالطیف

اس سال فوٹو گرافی کلب کو آرٹ کلب میں شامل کر دیا گیا۔ نگران کار مرزا لطیف ہی رہے۔ فوٹو گرافی کو ایک فن کی حیثیت سے جن نئے لڑکوں نے سیکھا ان میں نمایاں کیڈٹس یہ تھے۔

ممتاز حسین، اعجاز نعمت، ارشد محمود، نیاز حسین، عبدالقیوم، مسعود سعید راشد اور علی طاہر، مسعود سعید راشد نے پینٹنگ اور سکلپچر کے علاوہ فوٹو گرافی میں بہت نام پیدا کیا۔ مصوری (آئل پینٹنگ) میں اس سال کے ہونہار فن کار کیڈٹ اقبال نسیم اور عرفان ہاشمی تھے۔ شوکت علی، عزیز قریشی اور توفیق الرحمٰن نے سکلپچر میں خصوصی مہارت حاصل کی۔ انہی لڑکوں نے شیر شاہ ہاؤس ڈرامیٹک کلب کیلئے موزائیک سٹائل میں پردے پر مینار پاکستان اور بادشاہی مسجد کی کمپوزیشن تیار کی، یوں انہوں نے موزائیک مصوری کی مشکل ترین ٹیکنیک سیکھی۔ ۱۹۷۶ء میں قائداعظم کی ولادت کے صد سالہ جشن کے سلسلہ میں قائداعظم کی پورٹریٹ بنانے کا مقابلہ منعقد ہوا۔ اس مقابلے میں عزیز، اقبال نسیم اور عرفان ہاشمی نے علی الترتیب پہلی، دوسری اور تیسری پوزیشنیں حاصل کیں۔

۱۳ نومبر ۱۹۷۶ء کو کالج کی سالانہ تقریب پر حسب دستور آرٹ کلب نے اپنی تخلیقات کی نمائش کی۔ فوٹو گرافی سیکشن کی تزئین کلب کے سیکرٹری راجہ زاہد اسلم نے کی۔ جو اپنے وقت کے نامور فوٹو گرافر ثابت ہوئے۔ اور اس فن میں بہت شہرت حاصل کی۔

۱۹۷۷ء۔۷۸ انچارج مسٹر مرزا عبدالطیف

اس سال کیڈٹس مسعود سعید راشد، علی عامر، طاہر عثمان، ندیم، عطا محمد شاہ، اشرف گل کے کھینچے ہوئے فنکارانہ فوٹو اور کیڈٹس عزیز احمد، اقبال ندیم، عرفان

ہاشمی، عامر خاں، ادریس، شہاب ثاقب اور خالد احمد کی مصوری کے نمونے سالانہ جلسہ تقسیم انعامات کے موقع پر نمائش کیلئے پیش کئے گئے۔ آفیسر انچارج مسٹر مرزا عبداللطیف نے آرٹ کا ذوق پیدا کرنے کیلئے نوخیز فن کاروں کو مشرق و مغرب کے چوٹی کے مصوروں سے متعارف کرایا۔ کیڈٹ عزیز نے عبدالرحمٰن چغتائی کے اسٹائل میں، کیڈٹ سیف اللہ نے مصور پنجاب استاد اللہ بخش کے اسٹائل میں تصاویر بنائیں۔ عزیز نے لیونارڈو ڈاونسی کی مونا لیزا کو بھی پینٹ کیا۔ عرفان ہاشمی، عزیز احمد اور اقبال نسیم نے صادقین کی مصورانہ خطاطی میں کام کیا۔ اقبال نسیم اور شہاب ثاقب نے پورٹریٹ پینٹنگ میں زیادہ کام کیا۔ عرفان ہاشمی نے لکڑی میں نقاشی کر کے قائداعظم کی ریلیف پورٹریٹ تیار کی۔

واٹر کلر میں مصوری کے جوہر غلام مصطفیٰ، طاہر سلیم، اصغر نواز، طاہر عثمان، صلاح الدین، ممتاز احمد، عبدالقیوم، خالد احمد، خالد فرید، عامر اور عطاء اللہ شاہ نے دکھائے۔ اس سال کے بہترین پیدائشی طور پر آرٹ کا رجحان رکھنے والے فن کار (پینٹر) عزیز احمد قرار پائے۔

۱۹۷۸ـ۷۹ء

انچارج مسٹر مرزا عبداللطیف۔ فوٹو گرافی کلب کے اراکین یہ تھے۔

عطا محمد شاہ، طاہر عثمان، ضیاء الدین، علی عامر، مدثر، ہارون، عباس، طارق اکرم، اشرف گل، خالد سعید، عصمت شکیل، اعجاز حسین، مسعود اشرف، نور محمد، حبیب الرحمٰن اور ظفر اقبال کی کھینچی ہوئی تصاویر کی سالانہ تقریب کے موقع پر نمائش کی گئی۔ آرٹ کلب کے جن نوخیز مصوروں کی تخلیقات نمائش کی لئے پیش کی گئیں وہ تھے۔ عامر رضا، ناصر علی، واجد عباس، ندیم، عرفان ہاشمی، جمیل مسعود، فدا حسین، شفقت عتیق، اشفاق، آئل کلر پینٹنگ میں عامر رضا، امجد کیانی، شہاب ثاقب، طارق محمود اور جاوید ناصر کی کاوشیں قابل دید تھیں۔ عامر رضا کے پنسل ڈرائینگ کے فن پارے حاصل نمائش تھے۔ واٹر کلر، آئل کلر اور پنسل تینوں میڈیمز میں بہترین مصوری کرنے کا اعزاز عامر رضا کو حاصل رہا۔ عزیز احمد کی طرح یہ بھی پیدائشی طور پر آرٹ کا رجحان لیکر ملٹری کالج میں آئے۔ عامر رضا آٹھویں کلاس میں داخل ہوا تو ان کی سب سے پہلی پینٹنگ ''شمع اور پروانہ'' واٹر کلر میڈیم میں اتنی مکمل تھی کہ آج بھی سراہا جاتا ہے۔ یہ ان کی پہلی پینٹنگ تھی جو ابھی تک آرٹ روم میں موجود ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے بہت سی تصاویر بنائیں جن میں شہداء کی تصاویر سرفہرست ہیں۔ چہرہ سازی میں ایکسپریشن بہت مشکل سبجیکٹ ہے لیکن عامر رضا کو اس پر عبور حاصل ہوا۔ ان کی کئی پورٹریٹس نمائشوں اور مصوری کے مقابلوں میں انعام کی حقدار قرار پائیں۔ ابھی یہ ہونہار مصور جے سی بی کلاس میں تھے کہ دوپہر کے ریسٹ پریڈز میں جبکہ سارا کالج سویا ہوا ہوتا، گرمیوں کی کڑی دھوپ بھری دوپہروں میں یہ لُو اور پسینے کے ماحول میں گھنٹوں ہاؤس کے برآمدے میں کھڑے مصوری کرتے رہتے تھے۔ پانچ سال کلب میں تربیت حاصل کر کے وہ ہر لحاظ سے ایک مکمل پینٹر بن کر نکلے۔ اور کمیشن میں بھی آگے رہے۔

۱۹۷۹ـ۸۰ء انچارج مرزا عبدالطیف

فائن آرٹس کے فوٹو گرافی سیکشن نے حسب دستور مسٹر مرزا عبداللطیف کی زیر نگرانی کام کیا۔ کالج کے تمام فنکشنوں کو فوٹو گرافک کور دیا گیا۔ سالانہ نمائش کے موقع پر کیڈٹس جمیل سرور، مدثر، عتیق، عبدالقدوس، جاوید ناصر، وحید اختر، انور احمد، عبدالروف، جاوید اور شاہد نیاز نے فوٹو گرافی میں اپنی فنکارانہ کاوشیں پیش کیں۔ آرٹ کے سیکشن میں ۲۴ کیڈٹس کو آئل اور واٹر کلر اور کرے آن میڈیم میں پینٹنگ بنانے، فریسکو تیار کرنے، کلے ماڈلنگ اور پلاسٹر آف پیرس میں مجسمہ سازی کی تربیت دی گئی اور آرٹ کی نظریاتی تعلیم کیلئے آرٹ کی تاریخ پر لیکچر دیئے گئے اور دنیا کے عظیم مصوروں اور ان کی مشہور عالم تصاویر کا تعارف کرایا گیا۔

اراکین کلب یہ تھے ـــ سرور زمان، مسعود سعید راشد، شاہد نیاز، عبدالرؤف، عرفان ہاشمی، امتیاز احمد، اوصاف شاہ، نعمان ہاشمی، عرفان نعیم، واجد عباس، شفیع الزمان، اعجاز ملک، پیر فضل حکیم، عرفان سرور، عامر رضا، نسیم حسن، کلر پینٹنگ میں مسعود سعید راشد، عزیز احمد، عامر رضا، جاوید ناصر، عرفان نعیم نے مجسمہ سازی اور کلے ماڈلنگ میں مسعود سعید راشد، توفیق الرحمٰن، جنید ہاشمی، پیر فضل حکیم، عامر ملک، سعید گل، عدنان سرور، عامر رصا، سیف الدین، ندیم اکبر اور عمران نے تربیت حاصل کی اور ان کی کاوشیں نمائش میں پیش کی گئیں۔ اس سال فوٹو گرافی میں مسٹر سعید راشد کے فرزند مسعود سعید راشد نے کمال فن کا مظاہرہ کیا۔ پلاسٹر کاسٹنگ میں کئی شاہکار تخلیق کیئے۔ عرفان ہاشمی نے بھی عامر رضا کے پہلو بہ پہلو پینٹنگ میں نادر نمونے پیش کئے۔

۱۹۸۰ـ۸۱ء انچارج مرزا عبدالطیف

اس سیشن میں ۲۵ کیڈٹس کو انہی تین میڈیمز میں تربیت دی گئی۔ ان میں جو کیڈٹس شامل ہیں ان کا ذکر سیشن ۸۰ـ۱۹۷۹ء کی رپورٹ میں اوپر ہو چکا ہے۔

۱۹۸۱ـ۸۲ء انچارج مرزا عبدالطیف

پافا کلب (فوٹوگرافی اینڈ فائن آرٹس کلب) تمام سال فعال رہا۔ فوٹوگرافی میں ناصر نور، عامر رضا، رضوان احمد نے غیر معمولی مہارت کا ثبوت دیا۔ آرٹ میں عاطف ڈار، آصف انور، محمود احمد، نعیم شہزاد، ناصر نور، عثمان غنی، خٹک، عرفان شبیر، عرفان حسین، حسن عباس، مقصود اور جے سی عامر رضا نے ۴۵ پورٹریٹس بنائیں جو نمائش کے لئے پیش کی گئیں۔ مجسمہ سازی میں پیر فضل حکیم، جاوید اقبال، عابد حمزہ، محمود احمد اور عاطف ڈار کا کام قابل دید رہا۔ جے سی عامر رضا کو اس سال کا بہترین آرٹسٹ قرار دیا گیا۔

۱۹۸۲ـ۸۳ء انچارج مرزا عبدالطیف

یہ جے سی عامر رضا کا سال تھا۔ عامر نے مختلف میڈیاز، واٹر کلر، آئل، کرے آن، پنسل اور انک میں ۳۰ تصاویر نمائش کے لئے پیش کیں جو تخیل کی وسعت اور جذبے کی گہرائی کے اعتبار سے منفرد تھیں۔ جے سی عمران ملک نے واٹر کلر میں دس تصاویر، جے سی عرفان ہاشمی اور جے سی عامر شہزاد نے سنہرے دھاگوں سے فلوگرافی (Filography) میں دو دو ڈیزائن بنائے۔ نمائش میں دوسرے فنکاروں کی کاوشیں یہ تھیں۔

عاطف ڈار ۱۰ تصویریں ۲ مجسمے، مقصود احمد ۳ تصویروں اور ۲ مجسمے، شفقت علی خان ۳ تصویریں اور ایک مجسمہ، عالم زیب ستی ۴ تصویریں، علی رضا ۴۰ فوٹو گراف ایک مجسمہ، عارف بنگش ۴ تصویریں، اظہر ۳ تصویریں، زاہد اختر ۳ تصویریں، ناصر ۲ تصویریں، عبدالرحمٰن ۲ تصویریں، تنویر حسین ۳ تصویریں، انور عاطف ایک تصویر، طاہر ندیم ۴ تصویریں۔

اس سال پافا کلب کو سابقہ ہینڈی کرافٹس ہال الاٹ ہوا اور آفیسر انچارج کو ڈائریکٹر فائن آرٹس کا نام دیا گیا۔ ۱۹۸۱ـ۸۲ء کے سیشن میں آرٹ کلب کو موسیٰ ہال کے ایک ونگ میں واقع کمرے میں منتقل کیا گیا تھا جو صرف نمائش کیلئے مختص تھا۔ لیکن ۱۹۸۳ء میں بریگیڈیئر آئی آر صدیقی کے حکم سے کلب اپنے پرانے مقام پر لوٹ آیا۔ نئے کمانڈانٹ نے کلب کی طرف خصوصی توجہ دی اور بہت سے انتظامی مسائل حل کئے۔ کلب کے تمام سیکشن بحال کئے گئے اور چھٹی کے دن بھی کلب میں کیڈٹس کی مصروفیت کا بندوبست کیا گیا۔ آؤٹ ڈور کلاس کا اجراء کیا گیا۔ کالج بلڈنگ کے ماڈل تیار کئے گئے۔ مشینری کی ضروری مرمت کروائی گئی۔ کمانڈانٹ نے بذات خود ہینڈی کرافٹس کی ایک ایک چیز ملاحظہ کی اور ناکارہ اشیاء کو ٹھکانے لگا کر نئی اشیاء اور اوزاروں کی خریداری کروائی۔ بریگیڈیئر آئی آر صدیقی نے اور بھی بہت سے کلب جاری کرنے کی کوشش کی۔ میوزک، چیس گیم، بلیرڈ کے کلب کھولنے کی منصوبہ بندی کر رہے تھے کہ ان کی تبدیلی عمل میں آ گئی اور یہ منصوبے پایہ تکمیل کو نہ پہنچ سکے۔ لیکن آرٹس کلب ان کی توجہ سے متحرک ہو گیا اور کالج میں غیر نصابی سرگرمیوں کی اہمیت اجاگر ہوئی۔

۱۹۸۳ـ۸۴ء انچارج مسٹر مرزا عبدالطیف

اس سال فائن آرٹس سنٹر میں وڈ اینڈ میٹل کے سیکشن کو علیحدہ طور پر منظم کیا گیا۔ اور سیکشن کا تنظیمی کام پریزیڈنٹ فرخ صدیق اور نصر حیات سیکرٹری نے کیا۔ فرخ صدیق سائنسی ذہن رکھتے تھے۔ ان کے پیدائشی رجحانات کو آرٹ کلب میں جلا ملی اور انہوں نے بہت سے پراجیکٹس یہاں مکمل کئے۔ بلکہ سائنس کلب کو بھی بہت سے منصوبے مکمل کر کے دیئے۔ کالج کا یہ نوجوان سائنس دان بھی آرٹ کلب نے ہی دریافت کیا اور اس کی حوصلہ افزائی کی۔ ان کے ساتھ بہت سے دوسرے فن کار بھی تلاش کر کے ان سے کام لیا گیا۔ جن اراکین کی مختلف مصنوعات نمائش میں رکھی گئیں وہ یہ تھے۔

مبین حسن، قاسم لطیف، وقار، ندیم الحق، آفتاب کاظمی، زاہد پرویز، ضیاء اکرم، حارث حمید، ندیم اختر، وقار احمد، ثاقب مرزا، فرخ صدیق، عامر نیازی، نصر حیات، ناصر علی، اظہر شاہ اور عالم زیب۔

کلے ماڈلنگ اور مجسمہ سازی کے شعبہ میں تنظیمی کام ایک نئے جینیئس کے سپرد کیا گیا جس کا نام ذوالفقار احمد تھا۔ قاسم نجیب ان کے معاون تھے۔ ذوالفقار نے بے شمار مجسمے تیار کئے۔ اور ایک بھاری پراجیکٹ ''شاہین'' تیار کیا۔ جس میں ری انفورسمنٹ کنکریٹ کا سسٹم استعمال کیا گیا۔ ان کا یہ شاہین دوبارہ مرمت کے بعد آرٹ گیلری میں رکھا گیا جو آج بھی ان کی یاد دلاتا ہے۔) انہوں نے جن دوسرے فن کاروں کو مدد دی وہ یہ ہیں۔

کیڈٹ اختر نواز، مبین حسن، ذوالفقار احمد، قاسم نجیب، خالد نواز، آصف ارشاد اور حارث حمید۔

فائن آرٹس سیکشن میں تنظیمی کام میں اظہر شاہ سرفہرست رہے یہ پانچ سال کلب سے وابستہ رہے ندیم اقبال اور ناصر علی ان کے معاون بنے ان کی مدد سے ۳۰

تصاویر نمائش کیلئے تیار کی گئیں۔ پیش کاروں کے نام یہ ہیں۔

اختر نواز، صالح محمد، عتیق ملک، خالد نواز، آصف ارشاد، آصف خاں، محمد وقار، احمد کمال، مبین حسن، سجاد رشید، یاسر عبداللہ، راحت نسیم، سجاد احمد، عطاء الرحمٰن، علیم تفضل ادیب الرحمٰن، فیصل بشیر، ذوالفقار، انور، فرخ صدیق، ثاقب جہانگیر، حارث حمید، ارمغان اظہر۔

ٹکٹوں اور سکوں کا سیکشن

یوں تو ٹکٹ اور سکے اکثر کیڈٹ اپنے پاس رکھتے ہیں کیونکہ یہ بڑی دلچسپ ہابی ہے لیکن آرٹ کلب نے اس مشغلے کو باقاعدہ طور پر منظم کیا اور اسکی نمائشوں کا سلسلہ شروع کیا۔ ٹکٹوں اور پرانے سکوں کے ذخیرے اس سال نمائش میں رکھے گئے۔ ثاقب مرزا ۱۰۰۰ ٹکٹ ۲۷ سکے، فرخ صدیق ۸۰ ٹکٹ، ۱۵ سکے، ذوالفقار انور ۶۰۰ سکے، فیصل بشیر ۷۰ سکے ۳۵۰۰ ٹکٹ، نصر حیات ۶۰۰ ٹکٹ ۶۲ سکے، علیم تفضل ۱۰۰ سکے، نوید انجم ۳۰۰ ٹکٹ، راحت نسیم ۲۰۰ ٹکٹ ۱۰۰ سکے، ریاض حسن ۱۰۰ ٹکٹ، یاسر عبداللہ ۲۰۰ ٹکٹ ۳۰۰ سکے، زبیر اعظم ۱۵۰ ٹکٹ، زاہد پرویز ۴۰ سکے، ارمغان اظہر ۸۰۰ ٹکٹ، ندیم خالد ۳۰۰ ٹکٹ ۲۰۰ سکے، حارث حمید ۵۰۰ سکے، عثمان حشمت ۵۰۰ ٹکٹ، ندیم اختر ۲۰ سکے، اورنگ زیب ۱۰۰ سکے، حارث احمد ۴۰۰ ٹکٹ ۸۳۰ سکے، ناصر اقبال خان ۲۰۰ ٹکٹ، بلال جنجوعہ ۱۰۰۰ ٹکٹ۔

ایروماڈلنگ میں نہایت تجربہ کار کیڈٹ ثاقب مرزا اور حارث احمد اس سال کلب میں شامل ہوئے چنانچہ ایروماڈلنگ کا شعبہ اس سال بے حد مصروف رہا۔ ثاقب مرزا نے ۲۵ ساکت اور ۱۲ متحرک جہاز تیار کئے حارث احمد نے ۱۰ جہازوں کی تیاری میں حصہ لیا۔ ثاقب مرزا بھی فرخ صدیق کی طرح جینیئس تھے اور کالج کے چھوٹے انجینئر کہلاتے تھے۔ کالج کو ان کی تین سال تک معاونت حاصل رہی۔ اس طرح حارث احمد کی ذہانت اور فطانت سے بھی کلب تین سال تک مستفید ہوا جو مستقبل کے ایک قابل انجینئر ثابت ہوئے۔ ان کے مستقبل کی بنیاد بھی اسی کلب میں رکھی گئی۔

۸۵-۱۹۸۴ء نگران مسٹر مرزا عبدالطیف۔

صدر کیڈٹ اظہر شاہ، سیکرٹری نعیم مسعود، جوائنٹ سیکرٹری طارق محمود۔ اس سال بھی فائن آرٹس کا کام عروج پر رہا۔ نمائش پر خاص خاص کام ان کیڈٹس کا تھا:

اظہر شاہ ۱۵ تصویریں ۵ پن ورک (فلوگرافی) ۲ خطاطی، ثاقب مرزا ۱۵ تصویریں ۲ خطاطی، مسعود احمد ۲۰ تصویریں واٹر کلر ۲ پن ورک، حسنین ۱۰ واٹر کلر پینٹنگز، نعمان صدیق ۴۰ واٹر کلر پینٹنگز ایک پنسل ڈرائینگ ۱۰ تصاویر ویکس کلر میں، ارشد محمود ۱۰ تصاویر واٹر کلر، عتیق سخاوت ۱۱ تصاویر، شاہد ناصر ۱۵ واٹر کلر تصاویر، ایرج احمد ۱۰ واٹر کلر تصاویر۔

طارق محمود کو مہمان خصوصی جنرل عارف نے ۵۰۰ روپے پن ورک (فلوگرافی) کے ایک نمونے پر انعام عطا کیا۔ اس سال بہت سی تصاویر فروخت ہوئیں اور ۳۰۰ روپے کی آمدنی ہوئی۔ اس سال بھی فرخ صدیق، ثاقب مرزا اور حارث احمد نے بہت سے ایروپلین تیار کر کے نمائش میں پیش کئے۔ فرخ صدیق اور قاسم لطیف نے ریلوے کا خودکار نظام تیار کیا جسے ایک پہاری ٹنل میں سے گزارا گیا تھا۔ ثاقب مرزا اور حارث احمد کے تیار کردہ کئی جہاز ابھی تک آرٹ گیلری میں موجود ہیں۔ فرخ صدیق نے خودکار بحری جہاز تیار کیا۔ جو بڑے جہاز کا منی ایچر تھا۔

مجسمہ سازی اور کلے ماڈلنگ سیکشن

آرگنائزر کیڈٹ ذوالفقار، جنرل سیکرٹری آصف ارشاد، جوائنٹ سیکرٹری قاسم نجیب

جن کیڈٹس کی تخلیقات نمائش کیلئے پیش کی گئیں وہ یہ تھے۔ ذوالفقار، آصف ارشاد، قاسم نجیب، اظہر شاہ، ناصر علی، ابرار حسین، عامر افضل، شوکت رضا۔ اس سال کلے ماڈلنگ پر بہت کام کیا گیا۔ پرند، چوپائے اور انسانی فگرز کی کمپوزیشن تیار کی گئیں۔

وڈ ورک اینڈ میٹل سیکشن

آرگنائزر اظہر شاہ، سیکرٹری زاہد ممتاز، جوائنٹ سیکرٹری زاہد اختر۔ جن کیڈٹس نے اس سیکشن میں کام کیا اور اپنی مصنوعات کی نمائش کی وہ یہ تھے:

کیڈٹ احسان الحق، نبیل، مدثر ریاض، محمد نعیم اختر، راشد محمود، عاکف مشتاق، رضا عامر، ایرج احمد، آفتاب احمد، شوکت رضا، زاہد ممتاز عامر افضل، ابرار حسین، قمر الفتح، طاہر حسین، ندیم رزاق، اظہر شاہ، زاہد اختر، نعیم مسعود، طارق محمود، علی رضا، یاسر عبداللہ، قاسم لطیف۔

اس سال آرٹس سینٹر نے ۱۷ جنوری ۱۹۸۵ء کو گورنمنٹ انٹر کالج جہلم کی نمائش میں حصہ لیا۔ اس میں زاہد ممتاز، یاسر عبداللہ، یاسر منیر بٹ، نبیل انجم، قاسم نجیب، قاسم لطیف، مصور علی شاہ، حامد، اظہر شاہ حارث احمد، ثاقب جہانگیر، ذوالفقار، آصف ارشاد اور طارق نے اپنی مصنوعات پیش کیں۔

نمائش کے مقابلے میں انعامات

گورنمنٹ کالج جہلم کی اس نمائش میں گورنمنٹ ڈگری کالج فار وومن جہلم، گورنمنٹ ووکیشنل انسٹی ٹیوٹ جہلم (برائے خواتین) جیسے اداروں نے حصہ لیا۔ جہاں فائن آرٹس کو پروفیشنل مضمون کی حیثیت میں داخل نصاب کیا ہوا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ مقابلہ سخت تھا۔ مہمان خصوصی ڈپٹی کمشنر جہلم نے انعامات تقسیم کئے۔ انعامات میں ٹرافیاں بھی دی گئیں اور نقد انعامات بصورت پرائز بانڈ بھی دئے گئے۔ ذیل میں صرف نقد انعامات کو درج کیا جاتا ہے۔

ا۔	پورٹریٹ	پہلا انعام	اظہر شاہ (پرائز بانڈ)	۲۰۰/- روپے
		دوسرا انعام	حارث احمد (پرائز بانڈ)	۱۰۰/- روپے
۲۔	خطاطی	تیسرا انعام	ثاقب جہانگیر (پرائز بانڈ)	۵۰/- روپے
۳۔	مجسمہ سازی	پہلا انعام	ذوالفقار (پرائز بانڈ)	۲۰۰/- روپے
۴۔	فلوگرافی (پن ورک)	دوسرا انعام	ذوالفقار (پرائز بانڈ)	۱۰۰/- روپے
۵۔	ہینڈی کرافٹ	تیسرا انعام	طارق محمود (پرائز بانڈ)	۵۰/- روپے

۱۹۸۵-۸۶ء

انچارج مسٹر مرزا عبداللطیف

اس سال فائن آرٹس سنٹر نے مرزا عبداللطیف کی زیرنگرانی مختلف سمتوں میں خاصی پیش رفت کی۔ بریگیڈیئر عثمان شاہ کا رویہ بہت ہی ہمدردانہ اور ترقی پسندانہ تھا۔ چنانچہ انہوں نے نئی سامشین (Genter Saw Machine) کیلئے ایک خطیر رقم کی منظوری دی۔ اس مشین کے آنے سے آرٹ کلب نئے دور میں داخل ہوگیا۔ اس سے پہلے ورکشاپ میں میٹل ورک کیلئے مشینری موجود تھی۔ لیتھ مشین، ڈرلنگ مشین اور گرائینڈر موجود تھے لیکن وڈ ورک کا تمام کام ہاتھ سے کیا جاتا تھا اور باریک اور نازک کام کیلئے فریٹ سا مشین بھی پاؤں سے چلائی جاتی تھی۔ جنٹر سا مشین میں سوراخ نکالنے (بورنگ) کی سہولت کے علاوہ ڈہبل سا اور پلانر (Planner) بھی موجود ہے۔ یہ مشین سویڈن کی جدید مشینوں کی پاکستانی نقل ہے۔ اس میں گرائینڈنگ وہیل کی ایڈجسٹمنٹ کی سہولت بھی موجود ہے۔ نیز کارونگ اینڈ گاؤجنگ کیجٹس بھی نصب کرنے کی گنجائش موجود ہے۔ غرض یہ کہ اس کی گوناگوں خوبیوں کی وجہ سے وڈ ورک میں ایک انقلاب آ گیا۔ اور قدیم رندے اور ہینڈ سا کا استعمال ۹۵ فیصدی حدتک متروک ہوگیا اور دنوں کا کام گھنٹوں میں ہونے لگا۔ جس سے ایروماڈلنگ کے کام میں حیرت انگیز سہولت ملی۔ اس سال کیپٹن ریاض انجم نے خطاطی کا سلسلہ شروع کیا۔ مزید برآں کیپٹن شبیر حسین نے ۱۵ x ۱۰ فٹ سائز کا پاکستان کا ریلیف میپ کا پروجیکٹ آرٹ کلب کے سپرد کیا جو مسٹر مرزا عبداللطیف کی نگرانی اور کیڈٹ سہیل احسان، عنایت حسین اور ڈی ایس ۶۴ شاہد احمد کے تعاون سے پایہ تکمیل کو پہنچا اور نمائش میں رکھا گیا۔ جسکا افتتاح مہمان خصوصی وزیر اعلیٰ پنجاب میاں نواز شریف نے کیا۔ (یہ ریلیف میپ پہلے لائبریری کی زینت بنا آجکل پاکستان گیلری کا حصہ ہے) نمائش کے سیکشن یہ تھے۔

پینٹنگ پن ورک (فلوگرافی) اور خطاطی

پینٹنگ پن ورک (فلوگرافی) اور خطاطی کے شعبہ کی تنظیم کا کام کیڈٹ اظہر شاہ کے سپرد تھا۔ سیکرٹری اور جوائنٹ سیکرٹری کی خدمات حارث اور فراز احمد نے انجام دیں۔ تخلیقات ان فن کاروں کی تھیں۔

اظہر شاہ، حارث احمد، فراز احمد، عاصم نجم، عبدالستار، یاسر عرفات، اشتیاق منور، فرید جنجوعہ، سہیل احسان، قمر الاسلام، وقاص عارف، عنایت حسین، علی اسد، شاہد پرویز، ریحان عاقل، آفتاب احمد، اصغر نواز، یاسر منیر، ریحان مشتاق۔

مجسمہ سازی اور کلے ماڈلنگ سیکشن

اس شعبہ کی تنظیم کیڈٹ محمد سہیل احسان نے کی۔ سیکرٹری اور جوائنٹ سیکرٹری ضیاء الدین اور نوید خاور تھے۔

تخلیقات ان فن کاروں کی تھیں۔
سفیان احمد، غفران حمید، علی بن ہادی، علی اسد، سہیل احسان، مسعود صادق، ضیاء الدین، نوید قادر، عادل فاروق، احمد فہیم، قاضی، انور جیلانی، آصف منیر، جہانزیب ستی، خالد علی، تصور ستار، شاہد عدالت، جاوید اختر، عاصم نجم، اشتیاق جنجوعہ، ندیم ارشاد۔ ضیاء الدین اور سہیل احسان نے سب سے زیادہ کام کیا۔ ان دونوں فن کاروں کے تیار کئے گئے قومی ہیروز کے ریلیف پلاسٹر کاسٹ پورٹریٹس آجکل آرٹ گیلری کی زینت ہیں۔

وڈ ورک اینڈ میٹل سیکشن

آرگنائز کرنے کی ذمہ داری اظہر شاہ کے سپرد تھی اور سیکرٹری ندیم ارشاد تھے۔ اس شعبہ میں عاصم نجم، مزمل اعجاز، مسعود صادق، رضوان الحق، اظہر شاہ کی فنکارانہ مصنوعات نمائش کیلئے رکھی گئیں۔ نمائش کے افتتاح کے موقع پر پن ورک میں کیڈٹ اظہر شاہ کا بنایا ہوا مینار پاکستان کا ماڈل مہمان خصوصی کو پیش کیا گیا۔
وڈ ورک میں کام کے زیادہ نمونے جہاز سازی کی صورت میں تھے۔ جس میں ندیم ارشاد نے بھی حصہ لیا اور بہت سے فلائنگ ماڈل تیار کئے ان میں انہوں نے تین انجن بھی فٹ کئے۔

مصوری کی نمائش

اس سال کا اہم واقعہ کالج کی مصوری کی نمائش میں شرکت ہے۔ ۲۱ مارچ ۱۹۸۶ء کو فائن آرٹس کلب نے گورنمنٹ انٹر کالج جہلم کی فائن آرٹس اور ہینڈی کرافٹس کی نمائش میں ہونے والے مقابلہ مصوری میں حصہ لیا۔ اس کے امتیازات یہ تھے۔
مصوری میں پہلا انعام اظہر شاہ، پورٹریٹ میں پہلا انعام یاسر منیر، دوسرا انعام ندیم ارشاد، خطاطی کا پہلا انعام امجد پرویز، دوسرا انعام محمد آصف۔
ہینڈی کرافٹس کے لئے دوسرا انعام عمر بخاری کے حصے میں آیا۔ انعامات ڈپٹی کمشنر جہلم نے تقسیم کئے۔ اس سال کے آل راؤنڈر اظہر شاہ قرار پائے۔ ان کے بنائے ہوئے شپ اور ایروپلین ابھی تک آرٹ گیلری میں موجود ہیں۔

۱۹۸۶ء۔۸۷ انچارج مسٹر مرزا عبداللطیف

جوبلی اور سالانہ تقریب تقسیم انعامات کے موقع پر فائن آرٹس سینٹر نے مسٹر مرزا عبداللطیف کی نگرانی میں جس خصوصی نمائش کا اہتمام کیا۔ اس کے پانچ شعبے تھے۔ پینٹنگ، پن ورک، خطاطی کے شعبوں میں ۸۱ فن پاروں ۱۶ مجسموں اور کلے ماڈلنگ کے نمونوں کی نمائش کی گئی۔ ۷ انمونے وڈ اینڈ میٹل کے سلسلے میں اور ۳۰ ایروماڈل جہاز سازی کے سلسلے میں پیش کئے گئے۔ اس سال کمانڈانٹ نے موسیٰ ہال میں انعامات کی خصوصی تقریب منعقد کی جس میں فنکاروں کو سرٹیفکیٹ آف میرٹ دیئے گئے وہ یہ تھے۔
اصغر خان، طارق مظفر، راشد محمود، حبیب اللہ ان سب کا تعلق آٹھویں درجے سے تھا۔
کمانڈانٹ بریگیڈیئر عثمان شاہ ذاتی طور پر کلب کی کارکردگی میں دلچسپی لیتے تھے۔ وہ جدید سہولتوں سے ہر ممکن استفادہ کے قائل تھے۔ ان کا ذاتی مطالعہ بہت وسیع تھا اور سٹاف کو بھی یہی تلقین کرتے تھے کہ وہ اپنے مطالعہ کو وسیع کریں۔ چنانچہ کلب کے لئے انہوں نے کئی ٹیکنیکل بکس مہیا کروائیں اور آرٹس کلب جو اس سے پہلے محض ہینڈی کرافٹس تک محدود تھا اس میں فائن آرٹس کی نظری تعلیم کا سلسلہ شروع کروایا۔ فائن آرٹس کی سرپرستی میں اس حد تک آگے چلے گئے کہ سٹاف ممبرز اور ان کے بچوں کے لئے بھی آرٹس کلب میں سہولت کا بندوبست کیا۔ چنانچہ شام کی کلاسوں کا آغاز کیا گیا۔
اس دور میں خصوصی طور پر آرٹس کلب نے نامور آرٹسٹ پیدا کئے۔ اظہر شاہ آل راؤنڈر تھے۔ نہ صرف کیلی گرافی اور پینٹنگ کے ماہر تھے بلکہ ہینڈی کرافٹس میں بھی کمال حاصل کیا۔ ایروماڈلنگ کے علاوہ لکڑی کے لیمپ اور جہاز بھی تیار کئے جو بعد ازاں کالج میں آنے والے مہمانوں کو سوینیئرز کے طور پر نذر کئے گئے۔ ان کے فلوگرافی کے نمونے بھی یوم والدین کی تقریب پر فروخت ہوئے۔ علاوہ ازیں اس دور میں ثاقب جہانگیر اور حارث احمد نے سٹیٹک ایروماڈلز تیار کئے اور لکڑی سے تیار کردہ بہت عمدہ ماڈلز کلب کی گیلری کے حوالے کر کے گئے۔ مجسمہ سازی میں ذوالفقار ایک بڑے جینیئس تھے۔ پر پھیلائے ہوئے ایگل کی تیاری ان کا ایک بڑا کارنامہ تھا جو کالج کی آرٹس گیلری میں ابھی تک محفوظ ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے نہایت عمدہ کلے ماڈلز بھی تیار کئے جو کالج کی گیلری کی زینت ہیں۔

۱۹۸۷ء۔۸۸ انچارج مسٹر مرزا عبد الطیف

کلب سارا سال کام کرتا رہا۔ تاہم سب سے زیادہ کام اکتوبر نومبر دسمبر کی سہ ماہی میں ہوا۔ کلب نے مرزا لطیف کی زیر نگرانی آرٹ اور کرافٹ کے ۵۵ فن پارے پیش کئے۔ ڈی ایس ۶۴ شاہد احمد نے پن ورک کا بیشتر کام مکمل کیا۔ اس کا تیار کردہ مینار پاکستان (فلوگرافی) مہمان خصوصی جنرل اختر عبد الرحمان کو پیش کیا گیا۔ کیپٹن ریاض انجم نے وڈورک اور آئل کلر میں خطاطی کے نمونے سجائے۔ پینٹنگ سکلپچر اور ایرو ماڈلنگ کے تخلیقی کام کو خاص طور سراہا گیا۔

۱۹۸۸ء۔۸۹ انچارج مسٹر مرزا عبد الطیف

۱۔ ایرو ماڈلنگ سیکشن

ناظم کیڈٹ آصف بودلہ

اس سال آصف بودلہ کی سرکردگی میں ایئر و ماڈلنگ کلب نے کالج کی سالانہ تقریب کے موقع پر مختلف قسم اور سائز کے جہازوں کے ۳۵ ماڈل نمائش کے لئے پیش کئے جن میں بالساوڈ اور فوم میٹریل کا بنا ہوا چھ فٹ طویل بازو کا ایک ہوائی جہاز نمائش بینوں کی توجہ کا مرکز رہا۔ اس سائز کا فلائنگ ماڈل جو انجن سے اڑایا جاسکتا ہو اور گلائیڈ بھی کر سکے، اس سے پہلے کبھی کلب نے نہیں بنایا تھا۔ مہمان خصوصی ایئر چیف مارشل حکیم اللہ نے اس ماڈل کو بہت سراہا۔ آصف بودلہ اور کلب کے دوسرے اراکین کو پی اے ایف ایروناٹیکل کالج رسالپور کا مطالعاتی دورہ کرنے کی دعوت دی (اراکین نے یہ پراز معلومات مطالعاتی دورہ فروری ۱۹۸۹ء میں کیا) اس ماڈل کے علاوہ آصف بودلہ کے دواور ماڈلوں، وسیم الحق کے ایک گلائیڈر اور یاسر امین کے ایک ماڈل کو بھی بہت پسند کیا گیا۔

دوسرے سیکشنوں کی کارکردگی یہ تھی۔

۲۔ آئل پینٹنگ سیکشن

ناظم ندیم شہزاد، معاون شارق مشتاق

۱۔ ندیم شہزاد۔ ایک تصوراتی لینڈ سکیپ، قائداعظم، سرسید، میجر عزیز بھٹی شہید نشان حیدر اور راشد منہاس نشان حیدر کے پورٹریٹس

۲۔ قاسم منہاس۔ لینڈ سکیپ (اولڈ اسٹاف کوارٹرز ملٹری کالج کا منظر)

۳۔ راشد بشیر۔ لینڈ سکیپ (اولڈ بابر ہاؤس میس کا منظر)

۴۔ ڈی ایس شارق مشتاق۔ پورٹریٹ (نشان حیدر سرور شہید)

۵۔ حامد ریاض۔ پورٹریٹ نشان حیدر لانس نائیک محفوظ شہید، پورٹریٹ نشان حیدر، میجر محمد اکرم شہید

۳۔ وڈ اینڈ میٹل سیکشن

ناظم فرحت نعیم احمد

۱۔	فرحت نعیم احمد	۲۔ وڈن سی شپ (بادبانی جہاز)
۲۔	ظل حسنین	۲۔ وڈن سی شپ (بادبانی جہاز) ایک ٹیبل لیمپ، ۲ سٹوڈیو ایزل
۳۔	ساجد امین	۱۔ وڈن سی شپ
۴۔	شہباز	مینار پاکستان (وڈورک)

۴۔ کلے ماڈلنگ اور پلاسٹر کاسٹنگ سیکشن

ناظم افتخار اسلم

۱۔ افتخار اسلم۔ ہیومن فگر، پلاسٹر کاسٹ، قائداعظم (پلاسٹر ریلیف)

۲۔ شہباز۔ لینڈ سکیپ (ہارس ان دی لینڈ سکیپ) آلٹو ریلیف پلاسٹر کاسٹ، لینڈ سکیپ (میٹرا ان دی لینڈ سکیپ) آلٹو ریلیف پلاسٹر کاسٹ

۳۔ قاسم۔ ہینڈ آف اے بوائے (پلاسٹر کاسٹ) ۴۔ طلعت مشتاق۔اینیمل لائف (کلے ماڈل)

۵۔ فلورگرافی (تھریڈ اینڈ پن ورک) سیکشن

ناظم ساجدامین، معاون شارق مشتاق

۱۔ ڈی ایس ۶۷ طاہر احمد، ایک مینار پاکستان (پن ورک)

۲۔ ساجدامین۔ایک مینار پاکستان (پن ورک)

۳۔ ڈی ایس ۶۴ شاہد احمد ۴ ڈیزائن ایبسٹر یکٹ (پن ورک)

۴۔ ڈی ایس شارق مشتاق۔ ایک گیٹار (پن ورک)

طاہر احمد کا بنایا ہوا پن ورک میں مینار پاکستان (سائز ۲ x ۳ فٹ) مہمان خصوصی کی نذر کیا گیا۔کلب کے تمام شعبوں کا کام تقریباً تمام سال جاری رہا۔

فوٹوگرافی

انچارج مسٹر فضل حق حیدری

فوٹوگرافی کو باقاعدہ طور پر اپریل ۱۹۴۹ء میں فائن آرٹس اینڈ کلچرل سینٹر کے ایک شعبہ کے طور پر شروع کیا گیا۔۱۵۲۲ کیڈٹ سارجنٹ عبدالحمید اس کا پہلا سیکرٹری تھا۔سینٹر میں اس کا چھوٹا سا ڈارک روم تھا۔۵۲۔۱۹۵۱ء کے تربیت میں جو مئی ۱۹۵۲ء میں شائع ہوا ایک نوٹ موجود ہے کہ تمام فوٹوگراف جو رسالہ میں شائع ہو رہے ہیں، کالج کے فوٹوگرافی کلب کے کھینچے اور تیار کئے ہوئے ہیں۔۵۳۔۱۹۵۲ء کے لئے کلب کے سیکرٹری ۱۵۵۲ محمد مشتاق تھے۔

۵۶۔۱۹۵۵ء

۵۶۔۱۹۵۵ء میں انچارج مسٹر فضل حق حیدری ہی تھے۔ان کی نگرانی میں کالج کے فنکشنوں کی فوٹوگرافی جاری رہی پرنٹنگ اور ڈیویلپمنٹ اپنے ڈارک روم میں کی گئی۔ڈارک روم چھوٹا تھا اسلئے رکنیت محدود رہی۔

۵۷۔۱۹۵۶ء

۵۷۔۱۹۵۶ء میں ڈارک روم نسبتاً بڑا الاٹ کیا گیا۔لڑکوں نے ڈویلپنگ اور انلارجنگ شروع کی۔

۵۹۔۱۹۵۸ء

۱۶ ایم ایم سائن کوڈک کیمرہ فوٹوگرافی کلب کیلئے خریدا گیا۔۱۹۵۸ء کے سالانہ فنکشن کی فلم مسٹر حیدری نے بنائی۔

۶۱۔۱۹۶۰ء

۶۱۔۱۹۶۰ء میں فوٹوگرافک کلب نے ساکت فوٹوگرافی سے اب متحرک فلمیں بنانی شروع کیں۔کلب نے آٹھ کلرڈ دستاویزی فلمیں ریلیز کیں۔

۶۳۔۱۹۶۲ء

۶۳۔۱۹۶۲ء میں فوٹوگرافی کلب نے مسٹر حیدری کے ایف اے سی سی کے تحت ۱۹۶۲ء کے سالانہ جلسہ تقسیم انعامات، سی جی ایس اور فیلڈ مارشل آ کنلک کی وزٹ، انٹر سروسز پبلک اسکولز اسپورٹس ٹورنامنٹ، سکاؤٹس ٹریننگ کیمپ، اے آر اے میٹ اور سالانہ ڈرامے کے مناظر کی مووی فلمیں بنائیں۔

۶۴۔۱۹۶۳ء آفیسر انچارج مسٹر اجمل فاروقی

سالانہ تقریب کے موقع پر کلب نے کالج کی تقریبات اور زندگی کے مناظر کی تصاویر خوبصورتی سے پیش کیں۔

نوٹ: ۱۹۶۵ء سے ۱۹۶۸ء تک رپورٹ وصول نہیں ہوئی۔

۷۰-۱۹۶۹ء انچارج لیفٹیننٹ امتیاز علی

اس سیشن میں فوٹو گرافی کے انچارج لیفٹیننٹ امتیاز علی اور مسٹر مختار احمد رہے۔ ڈیویلپنگ، پرنٹنگ اور انلار جنگ کا نیا سامان آیا۔ اور موسیٰ ہال میں نیا ڈارک روم سیٹ کیا گیا۔

۷۳-۱۹۷۲ء

انچارج مسٹر منظور احمد ظفر مقرر ہوئے۔ اراکین کی تعداد پندرہ تھی۔ سال کے شروع میں ہی ڈارک روم سے انلارجر وغیرہ چوری ہو گئے۔ اور کلب کا کام سال کے آخر میں نیا سامان آ جانے پر شروع ہوا۔

۷۴-۱۹۷۳ء

مسٹر منظور احمد ظفر ہی کے زیر اہتمام کلب نے اپنے فن پاروں کی نمائش کی۔ کیڈٹ راجہ اشرف، عاشق حسین، عمران خواجہ، محمد زمان، زاہد اسلم کی کھینچی ہوئی تصاویر قابل دید تھیں۔

۷۵-۱۹۷۴ء

اس سال بھی نگرانی ظفر صاحب ہی کی رہی اور کلب نے کالج کے تمام فنکشنز کی فوٹو گرافی کی اور فوٹو پرنٹ کیے۔ اس سال کلب کے اراکین کی تعداد بیس تک پہنچ گئی۔ ان میں سے محمود الحق، وسیم ظفر، زاہد اسلم، ظفر اللہ خان اور اعجاز سرور کی تصویروں کی نمائش ہوئی۔ مہمان خصوصی میجر جنرل عبدالمجید ملک نے نمائش کا افتتاح کیا۔

۷۶-۱۹۷۵ء

اس سال بھی انچارج منظور احمد ظفر رہے۔ کلب نے کالج کے تمام فنکشنز کی فوٹو گرافی کی۔ بیس نو واردوں کو اس فن کی ابجد سکھائی گئی۔ سالانہ تقریب میں زاہد اسلم راجہ، محمد ظفر، وقار حسین، ضیا محمود، انجم سعید، زاہد رسول، شوکت اقبال، انجم پرویز، عمر خطاب اور اقتدار حسین کی کھینچی ہوئی تصاویر نمائش کے لئے رکھی گئیں۔

اس کے بعد فوٹو گرافی سیکشن کو فائن آرٹس کلب میں مدغم کر دیا گیا اور مرزا مسٹر عبداللطیف کی زیر نگرانی یہ شعبہ کام کرنے لگا۔ ۱۹۷۷ء سے ۱۹۸۷ء تک اس شعبہ نے فائن آرٹس سینٹر کے ایک سیکشن کی حیثیت میں کام کیا۔ لیکن ۱۹۸۸ء میں ملک میں کلرڈ فوٹو گرافی کے عام ہو جانے کی وجہ سے بلیک اینڈ وائٹ فوٹو گرافی زوال پذیر ہو گئی۔ اور اس میں ڈارک روم کا کام برائے نام رہ گیا۔ کیونکہ ملک میں فوٹو گرافی کی ترقی کی وجہ سے طلباء کے پاس ذاتی کیمروں کی کثرت ہو گئی۔ اور وہ کلب کے کیمروں کے محتاج نہ رہے۔ کلرڈ فلمیں کلب میں واش نہ ہو سکتی تھیں۔ اس لئے عملاً کلب کی سرگرمیاں ختم ہو گئیں۔

اسکاؤٹنگ

اسکاؤٹنگ روز اوّل سے اسکول کے کری کیولم کا حصہ تھی۔ ۱۹۲۵ء میں اسکول شروع ہونے سے پہلے سکول کے کمانڈانٹ لیفٹیننٹ ڈبلیو ایل کلارک اور دوسرے اسٹاف کو پنجاب بوائے سکاؤٹس کے کمشنر شیکسپیئر کے زیر اہتمام چند ہفتے سکاؤٹنگ کی خصوصی تربیت دی گئی تھی۔ چنانچہ سارا اسکول اسکاؤٹنگ کی تربیت کے لئے دس دن کے لئے نومبر کے مہینے میں نہر کے پار کیمپ کرتا تھا۔ جس میں اپنے رہنے کے لئے سیٹ بنانا، خود کھانا پکانا، ستاروں کی مدد سے راستہ ڈھونڈنا، دن کو اسکاؤٹ کرافٹ سیکھنا وغیرہ ایسے مشاغل شامل تھے۔ یہ تربیت انٹر ہاؤس مقابلوں کی صورت میں ہوتی تھی۔ رات کی کیمپ فائر میں لوک گیت، لوک رقصوں کے علاوہ لوک کہانیوں، سسی پنوں، ہیر رانجھا اور لیلیٰ مجنوں کو ڈراما یا بھی جاتا تھا۔ ۱۹۳۷ء تک یہ کیمپ پابندی سے ہوتا رہا۔ اس کے بعد یہ سلسلہ کمزور پڑ گیا۔ ۱۹۳۷ء میں بڑی جنگ چھڑنے کے وقت سے کیمپنگ معطل رہی۔ ۱۹۴۶ء میں کالج کے دس اکاؤٹس نے شملہ کے مضافات میں تارا دیوی کے مقام پر آل پنجاب اسکاؤٹنگ کیمپ میں شرکت کی تھی۔ ۵۲-۱۹۴۹ء میں ایک بار پھر اسکاؤٹنگ میں جان ڈالنے کی کوشش کی گئی اور مسٹر ضمیر احمد صدیقی اس کے انچارج مقرر ہوئے۔ ۵۳-۱۹۵۲ء میں ایک بار پھر اسکاؤٹنگ پر توجہ دی گئی۔ لیکن کیمپنگ کے بغیر یہ ہابی مقبول نہیں ہو سکی۔

اسکاؤٹنگ کا نیا دور

جنوری ۱۹۵۴ء میں کالج کے پبلک سکول بننے پر ڈرل پریڈ کے رجمنٹیشن (Regimentation) کو ختم کیا گیا تو اس کی جگہ لینے کے لئے دس سے بارہ برس تک کی عمر کے بچوں کے لئے کبنگ (Cubbing) اور ۱۲ سے ۱۴ برس تک کے لڑکوں کیلئے اسکاؤٹنگ اور ۱۴ سے اوپر کی عمر کے کیڈٹس کے لئے جونیئر کیڈٹ کور شروع کی گئی۔ چنانچہ جنوری ۱۹۵۴ء کے آخری ہفتے میں پنجاب بوائے اسکاؤٹس کے دو عہدیدار مسٹر رؤف اور مسٹر اکبر کالج کی دعوت پر یہاں آئے اور ایک ہفتہ یہاں رہ کر لڑکوں کو کیمپنگ اور اسکاؤٹنگ کی تربیت دی۔ اس تربیت سے کالج کے اسٹاف کو بھی منسلک رکھا۔

مئی ۱۹۵۴ء میں ملٹری کالج کے کبوں (Cubs) کے دستہ نے جس کا نام جہلم کب رکھا گیا تھا اپنے کب ماسٹر مسٹر سعید راشد کی سرکردگی میں گھوڑا گلی میں پنجاب بوائے اسکاؤٹس ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام آٹھ دن کیمپ میں کیمپنگ کی تربیت حاصل کی۔ اور ٹنڈر فٹ بیج حاصل کئے۔ کورس کے فوراً بعد مسٹر سعید راشد اور مسٹر قاضی حامد علی نے کب ماسٹری کا کورس اٹنڈ کیا۔ اس طرح جون ۱۹۵۴ء میں ایم سی اسکاؤٹس نے مسٹر شمسی کی سرکردگی میں گھوڑا گلی کیمپ میں شرکت کی اور چند استادوں نے اسکاؤٹرز کا کورس کیا۔

۱۹۵۳-۵۴ء کے میگزین میں اسکاؤٹنگ کے فلسفہ اور افادیت پر ۱۹۶۵ گلزار احمد کا مضمون Some Stray thoughts on Scouting شائع ہوا۔

۱۹۵۴-۵۵ء

کب ماسٹر مسٹر سعید راشد، اسکاؤٹر مسٹر سلطان حسین شمسی

نومبر ۱۹۵۴ء کے سالانہ کے موقع پر پہلی بار کالج کے کبز اور اسکاؤٹس نے اپنا پندرہ منٹ کا پروگرام کیا۔

۱۹۵۵-۵۶ء

۱۹۵۵-۵۶ء کب ماسٹر مسٹر سعید راشد سکاؤٹر مسٹر سلطان شمسی تھے، مئی کے اواخر میں کالج کبز کے ساتھ گھوڑا گلی کے آٹھ روزہ کیمپ میں شرکت کی۔ کیمپ میں دوسرے پبلک سکولوں کے کبز بھی تھے۔ اواخر اکتوبر ۱۹۵۵ء سے ہاؤس کے پیریڈ میں کب پیک کی میٹنگز تواتر سے ہوئیں۔ نومبر ۱۹۵۵ء میں سالانہ فنکشن پر کالج کے کبز اور اسکاؤٹس نے اپنا مشترکہ پروگرام پیش کیا۔ جسے مہمان خصوصی کمانڈر انچیف جنرل محمد ایوب نے خصوصی تحسین سے نوازا۔

۱۹۵۶-۵۷ء

کبنگ آفیسر انچارج مسٹر سعید راشد

۲۴ مئی ۱۹۵۶ء سے ۳۱ مئی ۱۹۵۶ء تک جہلم کب پیک (Pack) نے مری میں ٹریننگ میں شرکت کی اور لارنس کالج اور ایچیسن کالج کے کبز کے مقابلہ میں چھ میں سے چار دن فلیگ آف آنر جیتا۔ اور کیمپ فائر میں بھی امتیازی کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ اس سال کبز کی تعداد ۳۶ تھی۔ ۲۴ نومبر ۱۹۵۶ء کو سہ پہر سالانہ تقسیم انعامات کے موقعہ پر کب کیمپ نے اس سال بھی اپنا مظاہرہ کیا۔ اسکاؤٹنگ کے آفیسر انچارج مسٹر سلطان حسین شمسی کے زیر نگرانی جون ۱۹۵۶ء میں ۲۴ اسکاؤٹس نے مری کیمپ میں شرکت کی اور سب نے سیکنڈ کلاس ٹیسٹ پاس کیا۔

۱۹۵۷-۵۸ء انچارج سیکنڈ لیفٹیننٹ عبدالستار۔ ٹروپ لیڈر محمد انوار

جون ۱۹۵۷ء میں سیکنڈ لیفٹیننٹ عبدالستار کی نگرانی میں ۲۱ اسکاؤٹس نے گھوڑا گلی میں شرکت کی، دس نے فرسٹ کلاس اور ۱۱ نے سیکنڈ کلاس کا ٹیسٹ پاس کیا۔ جون ۱۹۵۸ء میں لیفٹیننٹ ستار کی سرکردگی میں ۲۴ اسکاؤٹس نے گھوڑا گلی اسکاؤٹس کیمپ میں شرکت کی۔ سب نے سیکنڈ کلاس اور فرسٹ کلاس کے ٹیسٹ پاس کئے اور کیمپ کے دوران تین بار فلیگ آف آنر جیتا۔ ٹروپ میں انوار، رفیق اور بہرام کی کارکردگی بہت ممتاز رہی۔ کالج میں ۱۹۵۷ء سے پانچویں میں داخلہ ختم ہو جانے سے کبنگ کی ضرورت بھی نہیں رہی۔ چنانچہ مئی ۱۹۵۸ء میں کالج کے جہلم کب پیک نے آخری بار گھوڑا گلی کے کب پیک میں شرکت کی اور اپنی روایتی کارکردگی کا معیار برقرار رکھتے ہوئے کیمپ میں اوّل آ کر کیمپ کو خدا حافظ کہا۔

ہفتہ میں دو بار ایم سی ٹروپ کی میٹنگز جاری رہیں جن میں اسکاؤٹنگ کی تاریخ اور اسکاؤٹ کرافٹ سکھایا گیا۔ اور دیہات کے مطالعاتی دورے کئے گئے۔

دوسرے اسکاؤٹس یہ تھے۔
عبدالوحید، پرویز افضل، منیر اختر اور جہلم پبلک میں اقبال فرید، ریاض، خالد، اقبال، خالد عمر، ظہور، قدرت شاہ، قیوم، مشتاق اور اعجاز رفیع وغیرہ۔

۱۹۵۹ـ۶۰ء انچارج لیفٹیننٹ آئی آر صدیقی

ٹروپ لیڈر محمد رفیق، اسکاؤٹنگ میں کیڈٹ کی دلچسپی کے پیش نظر اسکاؤٹس کے دو ٹروپ ایک سینئرز کا اور دوسرا جونیئرز کا بنائے گئے۔ ہفتہ میں دو بار ٹروپس کی میٹنگز ہوتی رہیں۔ ان دو ٹروپس میں سے ۳۶ اسکاؤٹس نے اسکاؤٹ ماسٹر لیفٹیننٹ آئی آر صدیقی اور مسٹر توقیر افضل کی نگرانی میں گھوڑا گلی اسکاؤٹس میں شرکت کی اور ایم سی ٹروپ نے ہر روز فلیگ آف آنر جیتنے کا اعزاز حاصل کیا۔ پورے کیمپ میں ملٹری کالج ہی کے تین قائداعظم اسکاؤٹ تھے۔ تین اسکاؤٹس نے فرسٹ کلاس کا ٹیسٹ اور باقی نے سیکنڈ کلاس کا ٹیسٹ پاس کیا۔ ایم سی ٹروپ کیمپ کی کلچرل سرگرمیوں یعنی کیمپ فائر میں بھی پیش پیش رہا۔ ٹروپ میں خالد ایوب، تسلیم، نثار اور رانا ارشد کی کارکردگی امتیازی تھی۔

۱۹۶۰ـ۶۱ء انچارج لیفٹیننٹ آئی آر صدیقی

اس سال سکاؤٹنگ کا بہت چرچا رہا اور بہت کامیاب سرگرمیاں ہوئیں۔ جولائی ۱۹۶۰ء میں ایم سی اسکاؤٹس نے موسم گرما کے تربیتی کیمپ میں خانس پور کیمپ میں اپنی کامیابیوں کا ریکارڈ قائم رکھا۔ ان کی کارکردگی سے متاثر ہو کر وزیر خارجہ مسٹر منظور قادر نے ایم سی اسکاؤٹس کو نتھیا گلی میں چائے کی دعوت دی۔ دسمبر ۱۹۶۰ء میں تیسری نیشنل جمبوری منعقدہ والٹن میں ایم سی ٹروپ نے اپنا لوہا منوایا۔ وہاں جاپان، سیلون، ایران، ٹانگانیکا، امریکہ کے اسکاؤٹس سے ملے جلے کیمپ فائر میں ایم سی ٹروپ چھایا رہا۔ اس سال ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام ویسٹ پاکستان Declamation Contest میں ایم سی اسکاؤٹ سلطان مسعود نے پہلی پوزیشن حاصل کی۔
جولائی ۱۹۶۱ء میں چالیس اسکاؤٹس کے ایم سی ٹروپ نے ٹروپ لیڈر ایوب شہاب کی سرکردگی اور تین انسٹرکٹر کیپٹن صدیقی، مسٹر توقیر افضل اور لیفٹیننٹ نثار کی نگرانی میں پنجاب بوائے اسکاؤٹس ایسوسی ایشن کے گرمائی صدر مقام خانس پور مری میں ایک تربیتی کیمپ میں شرکت کی۔ یہ کیمپ خاص طور پر پبلک سکول کے طلباء کے لئے منظم کیا گیا تھا۔ اس میں کیڈٹ کالج حسن ابدال اور امریکہ کے کچھ اسکاؤٹس کے علاوہ ایسوسی ایشن کا اپنا خصوصی ٹروپ اور جسمانی طور پر معذور اسکاؤٹس کا ایک ٹروپ شامل تھا۔ کالج کے ۲۸ اسکاؤٹس نے سیکنڈ کلاس، آٹھ نے فرسٹ کلاس اور چار نے قائداعظم اسکاؤٹ ٹیسٹ پاس کئے۔ ٹروپ نے ہر روز فلیگ آف آنر جیتا۔ کیمپ فائر کی رونقیں بھی بڑی حد تک ایم سی ٹروپ کے دم قدم سے تھیں۔ آخری کیمپ فائر کی مہمان خصوصی، بیگم تاثیر نے ایم سی ٹروپ کی کارکردگی کو بہت سراہا۔ اس موقع پر اسکاؤٹ بینک چلانے کا بھی کامیاب تجربہ کیا گیا۔ یہ بھی تربیت کا ایک پہلو تھا۔ ایم سی ٹروپ کی سرگرمیوں کی مسٹر حیدری نے مووی کیمرہ سے فلم بھی بنائی۔ ایم سی ٹروپ کے لیڈر محمد ایوب شہاب کی قیادت بہت موثر رہی۔

۱۹۶۲ـ۶۳ء انچارج کیپٹن آئی آر صدیقی، ٹروپ لیڈر خالد مسعود

جولائی ۱۹۶۲ء میں ۴۰ ایم سی اسکاؤٹس نے ٹروپ لیڈر خالد مسعود کی سرکردگی میں باڑیاں کے مقام پر سکاؤٹس کیمپ میں شرکت کی۔ ۲۱ اسکاؤٹس نے سیکنڈ کلاس اور فرسٹ کلاس کے بیج حاصل کئے۔ ایم سی ٹروپ میں چار قائداعظم اسکاؤٹ شامل تھے۔ جنہوں نے جونیئرز کو اسکاؤٹ ٹیسٹس (Tests) پاس کرنے میں خاصی مدد دی۔ کیمپ میں ضلع سیالکوٹ کے اسکاؤٹس کے علاوہ صوبہ کے ۲۵۰ اسکاؤٹرز اور کب ماسٹرز بھی شریک تھے۔ گویا مقابلہ سکاؤٹرز اور اسکاؤٹس میں تھا۔ پھر بھی میدان ایم سی ٹروپ کے ہاتھ رہا۔ ہر روز فلیگ آف آنرز حاصل کرنے کا روایتی امتیاز برقرار رکھا۔ قائداعظم اسکاؤٹس نے لکڑی کا جو پل بنایا اس کو دیکھنے اور تو اور خود انجینئرز اور آفیسرز آئے۔ سیکرٹری پنجاب بوائے اسکاؤٹس ایسوسی ایشن مسٹر رؤف نے ٹروپ کی اعلیٰ کارکردگی پر کمانڈانٹ کو مبارک باد کا خط لکھا اور کیمپ میں ایم سی ٹروپ کو آؤٹ سٹینڈنگ قرار دیا۔ ایم سی ٹروپ کا اسکاؤٹ بینک بھی کیمپ کی توجہ کا مرکز رہا۔ ہر پیٹرول کے رنگ کے چیک جاری کئے گئے تھے۔ اسکاؤٹس نے کھیل کھیل میں ابتدائی بینکنگ سیکھ لی۔ قیادت کی تربیت الگ ملی۔ حیدری صاحب نے کیمپ کی کلرڈ ڈاکومنٹری فلم بھی بنائی۔
۱۵ فروری ۱۹۶۳ء کی صبح ایم سی اسکاؤٹس نے فیلڈ مارشل آ کنلک کو گارڈ آف آنر پیش کرنے کا اعزاز بھی حاصل کیا۔ فیلڈ مارشل نے ٹروپ کی کارکردگی کو سراہا۔ اور ٹروپ کے ساتھ ایک یادگار فوٹوگراف کھنچوایا (یادگار اس لئے کہ یہ فیلڈ مارشل کا کالج میں بیسیوں وزٹس میں سے آخری وزٹ تھا) جو ۱۹۶۲ـ۶۳ء کے تربیت میں شامل ہے اس سال ٹروپ کو ایک ناقابل تلافی محرومی کا بھی سامنا کرنا پڑا۔ یعنی جناب توقیر افضل جیسے بے لوث اور قابل اسکاؤٹر نے کالج کو خیرباد کہا۔ جنہوں نے

ٹروپ کو پس منظر میں رہتے ہوئے اپنے خونِ جگر سے سینچا تھا۔

ایم سی ٹروپ کے شاہین پیٹرول نے اپنے لیڈر اقبال شاہین کی قیادت میں آل راؤنڈ بیسٹ پیٹرول ٹرافی فار اسکاؤٹس کا اعزاز حاصل کیا۔ اسکاؤٹ ذوالفقار ارشد کو بیسٹ اسکاؤٹ اور قاضی طارق کو بیسٹ جونیئر اسکاؤٹ قرار دیئے جانے کا امتیاز ملا۔ اعجاز رفیع، محمد اسلم کیانی اور شہاب ناصر کو ورلڈ اسکاؤٹ جمبوری میں شرکت کے لئے راولپنڈی ڈویژن سے پاکستان کانٹی جنٹ میں منتخب کیا گیا۔ راولپنڈی ڈویژن سے چار اسکاؤٹس جاتے تھے۔ جن میں سے تین ایم سی کے منتخب ہوئے۔

۱۹۶۳ـ۶۴ء

آفیسر انچارج لیفٹیننٹ اجمل فاروقی، ٹروپ لیڈر خالد مسعود، اسسٹنٹ لیڈرز ذوالفقار ارشد،

جون ۱۹۶۳ء میں ایم سی ٹروپ نے گھوڑا گلی کیمپ کی تیاری کے سلسلے میں کالج کے علاقہ ہی میں دو روزہ تربیتی کیمپ لگایا۔ جس کی کیمپ فائر میں سارے کالج کو شرکت کی دعوت دی گئی۔ کمانڈانٹ مہمان خصوصی تھے۔

جولائی ۱۹۶۳ء کے تیسرے ہفتہ میں ایم سی ٹروپ لیفٹیننٹ فاروق کی سرکردگی میں گھوڑا گلی روانہ ہوا۔ تین اور انسٹرکٹرز لیفٹیننٹ عبدالغفور، لیفٹیننٹ محمد علی اور مسٹر مصطفیٰ کمال بھی قافلہ کے ساتھ گئے۔ وہاں ایم سی ٹروپ نے ہر روز فلیگ آف آنر جیتنے کی روایت برقرار رکھی۔ پائینیرنگ کے مقابلہ میں ایم سی گروپ نے رسی کا دو سو فٹ لمبا اور دو فٹ اونچا پل بنایا جس پر سے ایک ٹرالی گزر سکتی تھی۔ ٹرالی میں لحیم شحیم مسٹر مصطفیٰ کمال کو بٹھا کر ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک تالیوں کی گونج میں لے جایا گیا۔

ایم سی ٹروپ کا بینک بھی چلتا رہا۔ ٹروپ کی سرگرمیوں میں کیمپ کیمرہ کلب کا اضافہ ہوا۔ سی سی دن بھر کی کھینچی ہوئی تصویریں رات کو ڈویلپ اور پرنٹ کر کے صبح نمائش اور فروخت کیلئے پیش کرتا تھا۔ خالد مسعود اور محمود اسلم کیمرہ کلب کے انچارج تھے ایم سی ٹروپ نے اس سال جدت کے میدان میں ایک قدم اور آگے بڑھایا اور کیمپ کا وال پیپر ''دی پائن'' اردو میں نکالنا شروع کیا۔ جس میں کیمپ کی چیزوں کے علاوہ اہم ملکی و غیر ملکی خبریں تھیں۔ جاوید اختر نے اردو سیکشن اور غضنفر نے انگلش سیکشن ایڈٹ کیا۔ ایم سی ٹروپ کے ایگلز اور ٹائیگرز ۱۹۶۳ء کے بہترین ٹروپ قرار دیئے گئے۔ محمود اسلم اور فیصل نواز لودھی کو بالترتیب کیمپ کا بہترین سینئر اور جونیئر سکاؤٹ منتخب کیا گیا۔ ٹروپ کی کارکردگی کی خبریں روزنامہ ''کوہستان''، ''مشرق''، ''نوائے وقت''، ''ہلال''، اور ''تعمیر'' میں شائع ہوئیں۔

۱۹۶۴ـ۶۵ء

انچارج لیفٹیننٹ محمد اجمل فاروقی

جون ۱۹۶۴ء میں ایم سی ٹروپ نے گھوڑا گلی میں سالانہ کیمپ کیا۔ کمانڈانٹ کرنل ایڈورڈز کیمپ کے معائنہ کیلئے گئے۔

۱۹۶۵ـ۶۶ء

انچارج کیپٹن غلام سرور، ٹروپ لیڈر شہاب ناصر

جون ۱۹۶۵ء میں ۳۸ اسکاؤٹس چار اساتذہ کیپٹن غلام سرور، کیپٹن محمد عارف چوہان، مسٹر عبدالرشید اور مسٹر مصطفیٰ کمال کی سرکردگی میں سکاؤٹس سالانہ کیمپ کیلئے گھوڑا گلی گئے۔ ۵۳۶ اسکاؤٹس کے کیمپ میں ہر روز ایم سی ٹروپ پانچ یا چھ فلیگ آف آنر لیتا تھا۔ کیمپ کے آرگنائزر مسٹر نعیم کی راہنمائی میں ایم سی ٹروپ کے دو قائداعظم سکاؤٹوں شہاب ناصر اور اسلم کیانی کی تیاری سے سات لڑکے قائداعظم سکاؤٹ بیج لے سکے۔ آٹھ نے فرسٹ کلاس کا ٹیسٹ پاس کیا۔ اور باقی ۲۱ نے ٹنڈرفٹ اور سیکنڈ کلاس کے امتحانات پاس کئے۔ کیڈٹ شہاب ناصر کو سال کا بہترین ٹینڈر سکاؤٹ قرار دیا گیا۔ غضنفر اعظم اور جاوید اختر کو بہترین پیٹرول لیڈر منتخب ہونے کا اعزاز حاصل ہوا ان دونوں کے پیٹرولوں نے ہر روز فلیگ آف آنر حاصل کیا۔ ٹروپ نے اپنے لئے آنر شاپ بھی کامیابی سے چلائی۔ جمیل الرحمٰن کے ذمے آنر شاپ کی انتظامی ذمہ داریاں تھیں۔ نشانہ بازی کے لئے ایم سی ٹروپ نے لارنس کالج کی رینج استعمال کی۔ کالج کی مطالعاتی سیر علیحدہ کی۔ ایم سی ٹروپ نے کیمپ کا اخبار ''دی پائن'' بھی پابندی سے شائع کیا۔ غضنفر اعظم اور جاوید اختر نے اس کی ادارت کی۔ پیٹرول لیڈرز یہ تھے۔ عبید ضیاء شاہد احمد، جمیل الرحمٰن، جاوید اختر، غضنفر اعظم، منیر چوہان اور راشد نواز۔

۶۷-۱۹۶۶ء

آفیسر انچارج کیپٹن آئی آر صدیقی، ٹروپ لیڈر شمیم احمد

کالج کے مضافات کی پہاڑیوں میں راک کلائمبنگ، ہائیکنگ اور انٹر پول مقابلوں کے علاوہ جون ۱۹۶۶ء میں ۴۲ اسکاؤٹس نے کیپٹن آئی آر صدیقی کی سرکردگی میں گھوڑا گلی کیمپ میں بھی شرکت کی۔ لیفٹیننٹ ممتاز اور مسٹر مصطفیٰ کمال بھی ساتھ گئے تھے۔ ۳۰ اسکاؤٹس نے سیکنڈ کلاس کا ٹیسٹ، ایک نے فرسٹ کلاس کا اور تین نے قائداعظم بیج حاصل کئے۔ اس بار وہاں پاکستان ایئر سکاؤٹس اور گرل گائیڈز کے دستے بھی کیمپ کر رہے تھے۔ ان مہمانان خصوصی نے ایم سی ٹروپ کا بھی معائنہ کیا۔ ٹروپ لیڈر رفیق احمد خان کی کارکردگی مثالی رہی۔ پیٹرول لیڈرز: رفیق، ترین، خالد، ممتاز، زبیر اور اسلم مراد تھے۔

۶۸-۱۹۶۷ء

آفیسر انچارج کیپٹن آر صدیقی، ٹروپ لیڈر شمیم احمد خان

جون ۱۹۶۷ء میں کیپٹن غلام سرور اور مسٹر مصطفیٰ کمال کی سرکردگی میں کالج کے چالیس اسکاؤٹس نے گھوڑا گلی کے گرمائی کیمپ میں شرکت کی۔ اس سال ۲۷ اسکاؤٹس نے سیکنڈ کلاس کا ٹیسٹ اور آٹھ نے فرسٹ کلاس کا ٹیسٹ پاس کیا۔ ایم سی ٹروپ کو کیمپ کا بہترین ٹروپ قرار دیا گیا۔ آنر شاپ کا چارج مشتاق نواز اور ریاض اللہ کے پاس تھا۔ رفیق احمد ٹروپ لیڈر اور فیصل لودھی، خالد ترین اور فخر پیٹرول لیڈرز تھے۔ شمیم احمد خان کو لیڈر شپ ٹرافی دی گئی۔ رفیق اور فیصل لودھی کو بہترین اسکاؤٹس قرار دیا گیا۔ ۱۹۶۸ء کے اوائل میں کیپٹن آئی آر صدیقی کی سرکردگی میں آٹھ ایم سی اسکاؤٹس نے چوتھی آل پاکستان نیشنل جمبوری کراچی میں شرکت کی۔ ٹروپ نے راولپنڈی ڈویژن کی طرف سے پائینیرنگ، کیمپ فائر، مارچ پاسٹ، گیجٹ میکنگ کے مقابلوں میں حصہ لینے کے علاوہ غیر ملکی اسکاؤٹوں سے روابط قائم کئے اوران کے کلچر کا مطالعہ کیا۔ ٹروپ کے وزیٹرز بک گیجٹ، کالج سٹال گیجٹ مستقل طور پر مہمانوں کی آماجگاہ بنے رہے۔ ٹروپ نے کراچی کی تعلیمی سیاحت بھی کی۔ سٹیٹ بینک، ماہی خانہ، کارساز، این ایس ڈھاکہ، مزار قائد، منوڑہ وغیرہ کراچی کے سارے قابل دید مقامات دیکھے۔ اس سال کیپٹن آئی آر صدیقی نے وڈ بیج کراس پاس کر کے اسکاؤٹنگ کا نشان امتیاز ''بیڈز'' حاصل کیا۔

۱۹۶۹-۱۹۶۸ء

آفیسر انچارج کیپٹن شیر افضل خاں، ٹروپ لیڈر طارق ترین

جون ۱۹۶۸ء میں گھوڑا گلی کیمپ پر جانے سے پہلے کالج میں ایک روزہ کیمپ منعقد کیا گیا۔ آخری شب کمانڈانٹ اور اسٹاف بھی موجود تھے۔ اس سال ۱۱ جون کو ۳۳ اسکاؤٹس کا ٹروپ اسکاؤٹر کیپٹن شیر افضل کی سرکردگی میں گھوڑا گلی روانہ ہوا۔ کیپٹن محمد طفیل اور مسٹر مصطفیٰ کمال معاونین کے طور پر ساتھ تھے۔ ۱۱ جون کو سرشام باد و باراں کے شدید طوفان کے بعد ٹروپ نے رات گئے تک دوبارہ سارا کیمپ سیٹ کیا۔ صبح کے انسپکشن آرگنائزر مسٹر بیگ نے خلاف توقع ہر چیز کو خوب سے خوب تر دیکھ کر حیرت کا اظہار کرتے ہوئے ایم سی ٹروپ کے پانچوں پیٹرولوں کو فلیگ آف آنر عطا کیا اور کہا پنجاب اسکاؤٹس کی تاریخ میں پہلی بار ایسا ہوا کہ کسی ٹروپ کے تمام پیٹرولوں نے پہلے ہی روز سارے فلیگ آف آنر حاصل کئے ہوں۔ وہ بھی ان حالات میں کہ رات کے شدید طوفان میں پچھلے کئے دھرے پر پانی پڑ چکا ہو۔ اس اعزاز کے چیلنج کو ایم سی ٹروپ نے قبول کیا اور آٹھ روز کے کیمپ میں صرف ایک دن دو پیٹرولوں ایگلز اور لائٹرز نے فلیگ مس کیا اور آٹھ روز کے کل چالیس فلیگس میں سے ۳۷ فلیگ جیتے۔

کیمپ کے دوران ۱۱۴ اسکاؤٹس نے سیکنڈ کلاس، ۱۶ نے ۱۴ میل ہائیکنگ مکمل کر کے فرسٹ کلاس اور چار نے قائداعظم بیج حاصل کیا۔ کیمپ میں ایم سی ٹروپ کی روایتی آنر شاپ بھی خوب چلی۔ کیمپ کے آخر میں ایم سی ٹروپ کے پیکاک پیٹرول کو بہترین پٹرول قرار دیا گیا۔ اوراس کے پٹرول لیڈر ریاض احمد اعوان کو بہترین پیٹرول لیڈر منتخب کیا گیا۔ اختر حنیف کا شاہین پیٹرول بیسٹ لوزر قرار دیا گیا۔ طارق ترین کو ۱۹۶۸ء کا بہترین اسکاؤٹ قرار دیا گیا۔ آخری کیمپ کے بعد مہمان خصوصی کیپٹن عبدالستار نے انعامات تقسیم کئے۔

۱۹۶۹۔۷۰ء

آفیسر انچارج کیپٹن شہزادہ خرم، ٹروپ لیڈر ساجد مجید بھٹی

۱۷ جون ۱۹۶۹ء کو گھوڑا گلی روانہ ہونے سے پہلے ٹروپ کے لئے کالج میں تین تربیتی کیمپ لگائے گئے۔ ٹروپ کے ساتھ آفیسر انچارج کے علاوہ لیفٹیننٹ بشیر احمد، مسٹر افتخار علی شاہ اور مسٹر مصطفیٰ کمال بھی گئے۔ کیمپ میں پنجاب کے چار اضلاع کے اسکاؤٹس آئے تھے۔ مقابلہ سخت تھا۔ پھر بھی ٹروپ نے ہر روز پانچ اور آٹھ دن میں چالیس کے چالیس فلیگ آف آنر جیت کر ایک ریکارڈ کامیابی حاصل کی۔ مزید برآں دس لڑکوں نے قائداعظم بیج لئے۔ ٹروپ نے کینٹین بھی کامیابی سے چلانے کا تجربہ بھی حاصل کیا۔ تقسیم انعامات کی تقریب میں مہمان خصوصی لیفٹیننٹ کرنل مرتضیٰ حسین نے سکاؤٹس پر زور دیا کہ اسکاؤٹنگ کی تعلیمات کو روزانہ کی زندگی میں بھی استعمال کریں۔

۱۹۷۰۔۷۱ء

آفیسر انچارج کیپٹن محمد حفیظ، ٹروپ لیڈر ریاض احمد اعوان

۲۱ جون کو گھوڑا گلی گئے۔ پہلے ٹروپ نے مشق کے طور پر لوکل کیمپ لگایا۔ ٹروپ کے ساتھ آفیسر انچارج کے علاوہ کیپٹن سلیم اقبال، مسٹر افتخار حسین شاہ اور مسٹر مصطفیٰ کمال بھی گئے۔ ۳۴ اسکاؤٹس کے ٹروپ میں سوائے ٹروپ لیڈر کے سب جونیئرز تھے۔ ٹروپ نے فلیگ آف آنر جیتنے کی روایت قائم رکھی پائنیرنگ میں پٹرولوں نے پل بنایا جس میں سگنل کے مینار بھی تھے۔ صلاح الدین کے ٹائیگر پٹرول نے پہلی پوزیشن حاصل کی۔ کیمپ کے انگریزی کے تقریری مقابلہ میں کرار حسین فرسٹ اور اردو کے مقابلہ میں طاہر ترین فرسٹ اور خالد نذیر سیکنڈ آئے۔ انہی مقرروں نے اکتوبر ۱۹۷۰ء میں لاہور کے صوبائی تقریری مقابلہ میں حصہ لیا۔ پٹرول لیڈرز یہ تھے۔ جاوید اقبال، لیاقت علی، ممتاز علی، صلاح الدین، غلام عباس اور وہاب راؤ، ٹروپ نے آنر شاپ چلانے کا تجربہ بھی کیا۔ آخری دن بڑے کھانے کے بعد، لیفٹیننٹ کرنل فضل حق نے انعامات تقسیم کئے۔

۱۹۷۱۔۷۲ء

آفیسر انچارج میجر نواب دین، ٹروپ لیڈر اعجاز حسین مرزا

ایم سی ٹروپ کے تیس اسکاؤٹس نے ۱۱ جون سے ۳۰ جون تک کے گھوڑا گلی کے کیمپ میں شرکت کی۔ آفیسر انچارج کے علاوہ کیپٹن محمد طفیل، مسٹر افتخار اور مسٹر کمال بھی ساتھ گئے۔ ٹروپ نے کیمپ کے تمام فلیگ آف آنر جیتنے کی روایت قائم رکھی۔ اسکاؤٹنگ کے دوسرے بیجوں کے علاوہ ایک نے قائداعظم بیج کا امتحان پاس کیا۔ پائنیرنگ کا مقابلہ جیتا۔ کیمپ کے اردو تقریری مقابلہ میں طاہر ترین اور انگریزی مقابلے میں ظفر مسعود فرسٹ آئے۔ پھر انہی دو نے لاہور میں بوائے اسکاؤٹس کے آل پاکستان تقریری مقابلوں میں بہترین مقرر ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔ اس سال بھی ٹروپ نے آنر شاپ چلائی۔ ٹروپ کو پرنسپل لارنس کالج لیفٹیننٹ کرنل عبدالمجید ابراہیم (سابق چیف انسٹرکٹر ملٹری کالج) نے ایک شام چائے پر بھی بلایا۔ آخری دن بڑے کھانے اور کیمپ فائر کے مہمان خصوصی آرمی سکول آف ایجوکیشن کے کمانڈانٹ کرنل ایم آئی صدیقی مہمان خصوصی تھے۔ خالد نذیر کو کیمپ کا بہترین سکاؤٹ اور اعجاز حسین کو بہترین ٹروپ لیڈر قرار دیا گیا۔

۱۹۷۲۔۷۳ء

آفیسر انچارج میجر نواب دین معاونین لیفٹیننٹ شعیب، مسٹر افتخار حسین شاہ، مسٹر مصطفیٰ کمال، ٹروپ لیڈر کیڈٹ خالد نذیر

۱۹۷۳۔۷۴ء

آفیسر انچارج میجر نواب دین، معاونین مسٹر محمد مشتاق، مسٹر مصطفیٰ کمال، ٹروپ لیڈر قائداعظم اسکاؤٹ کیڈٹ خالد نذیر۔ سکول سیکشن کے ۲۸ اسکاؤٹ ۲۰ جون کو گھوڑا گلی کیمپ میں شرکت کرنے گئے۔ کیمپ میں ملک کے مختلف حصوں سے تقریباً ایک ہزار اسکاؤٹس آئے ہوئے تھے۔ ان سب کے مقابلہ میں ایم سی ٹروپ نے جو کامیابیاں حاصل کیں، ان کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ فلیگ آف آنر کی پہلی تین پوزیشنیں ہر روز

۲۔ تقریری مقابلوں میں فرقان اعظم، آفاق احمد، احسان اللہ بالترتیب اوّل، دوم، سوم آئے۔

۳۔ دو ایم سی پٹرول آؤٹ ڈور میں فرسٹ اور سیکنڈ آئے۔

۴۔ دو پٹرول کھانا پکانے کے مقابلے میں اوّل دوم آئے۔

۵۔ مارچنگ سانگ میں ٹروپ نے فرسٹ پوزیشن حاصل کی۔

۶۔ ندیم امجد، خالد نذیر، پرویز آؤٹ ڈور میں فرسٹ سیکنڈ تھرڈ آئے۔

۷۔ خالد نذیر کو کیمپ کا بہترین اسکاؤٹ اور خالد پرویز کو بہترین گلوکار ہونے کا اعزاز ملا۔

صرف پائنیرنگ میں ٹروپ سیکنڈ رہا۔ ٹروپ کے عہدے یہ تھے۔

ٹروپ لیڈر کیڈٹ خالد نذیر، ایڈجوٹنٹ کیڈٹ خالد پرویز، آنرشاپ سیکرٹری آفاق حسین، میس سیکرٹری ذوالفقار علی کوارٹر ماسٹر عاشق حسین، سوشل سیکرٹری فرقان اعظم۔ کیمپ کی آنرشاپ بھی خوب چلی۔ خالد نذیر نے قائداعظم اسکاؤٹ کے مزید بیج لئے۔ چار نے قائدعظم اسکاؤٹ، چار نے فرسٹ کلاس بیج اور ۱۴ اسکنڈ کلاس بیج کے ٹیسٹ پاس کئے۔

نومبر ۱۹۷۳ء میں ایم سی ٹروپ نے نیشنل اسکاؤٹ جمبوری اسلام آباد میں شرکت کی جمبوری کی مارچ پاسٹ کو لیڈ کیا۔ گورنر اور دوسرے معزز مہمانوں کو گارڈ آف آنر پیش کرنے کا اعزاز حاصل کیا۔ جمبوری میں مارچنگ سانگ اور فرسٹ ایڈ کی شیلڈیں بھی حاصل کیں۔

۷۵۔۱۹۷۴ء

آفیسر انچارج کیپٹن محمد علی، معاونین مسٹر محمد مشتاق، مسٹر افتخار حسین شاہ اور مسٹر مصطفیٰ کمال، ٹروپ لیڈر قائداعظم اسکاؤٹ کیڈٹ خالد پرویز سالانہ کیمپ سے پہلے کالج میں دو تربیتی کیمپوں کے ذریعے جونیئر کلاسز سے ۳۲ سکاؤٹس منتخب کئے گئے۔ جون کے آخری ہفتے میں کیمپ شروع ہوا جس میں صوبے کے ۳۰ سکولوں کے ایک ہزار اسکاؤٹس نے شرکت کی۔

ایم سی ٹروپ نے یہ امتیازات حاصل کئے۔

۱۔ ہر روز پہلے تین فلیگ آف آنر

۲۔ سعید حسین اور صابر حسین تقریری مقابلوں میں فرسٹ اور سیکنڈ آئے۔

۳۔ ایک ایم سی پٹرول نے پائنیرنگ پروجیکٹ ٹرافی جیتی۔

۴۔ آؤٹ ڈور (خیمہ لگانے کی) ٹرافی حاصل کی۔

۵۔ آنرشاپ کامیابی سے چلائی۔

کیمپ کے عہدیدار یہ تھے۔

ٹروپ لیڈر خالد، پرویز، ایڈجوٹینٹ سید صابر حسین، آنرشاپ سیکرٹری سمیر حسین، میس سیکرٹری لیاقت علی، کوارٹر ماسٹر ساجد محمود، سوشل سیکرٹری خالد ملک۔

ایم سی ٹروپ نے کیمپ کے نابینا اسکاؤٹس کو چائے کی دعوت دی اور اصرار کر کے کیمپ کی مسجد میں فجر کی نماز باجماعت شروع کروائی۔

۷۶۔۱۹۷۵ء آفیسر انچارج کیپٹن سلیم اقبال، معاونین مسٹر محمد مشتاق، مسٹر افتخار حسین شاہ، مسٹر مصطفیٰ کمال

۲۸ اسکاؤٹس میں سے جنہوں نے ۲۱ جون تا ۳۰ جون کے گھوڑا گلی کیمپ میں شرکت کی، ۲۵ نویں جماعت سے اور ۲ دسویں سے تھے۔ صرف ٹروپ لیڈر خالد پرویز کا تعلق بارہویں سے تھا۔ اسکاؤٹس کو دو تربیتی کیمپوں میں منتخب کیا گیا تھا۔

تقریری مقابلہ دوم، مارچنگ سانگ اوّل، پائنیرنگ پروجیکٹ اوّل اور دوم آؤٹ ڈور سرگرمیاں اوّل اور دوم

مزید برآں ۱۲۵ اسکاؤٹس نے سیکنڈ کلاس بیج اور دو نے فرسٹ کلاس بیج پاس کیا۔ اسکاؤٹنگ کو کالج کی سرگرمیوں میں مستقل جگہ دینے کے لئے اس سال ایک اسکاؤٹ ہٹ بھی قائم کی گئی۔ کالج کی سالانہ تقریب کے مہمان خصوصی کمانڈر انچیف جنرل ٹکا خان نے ہٹ کا معائنہ کیا۔

۷۷۔۱۹۷۶ء آفیسر انچارج کیپٹن سلیم اقبال، معاونین لیفٹیننٹ محمد رفیق، مسٹر محمد مشتاق

۳۰ جون کو ۲۶ اسکاؤٹس کا قافلہ گھوڑا گلی روانہ ہوا۔ گزشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی اسکاؤٹس اپنا سامان خود اٹھا کر اوپر لے گئے۔ کیمپ میں فلیگ آف

آنر جیتنے کی روایت قائم رکھنے کے علاوہ ایم سی ٹروپ نے یہ امتیازات حاصل کئے۔

۱۔ قائداعظم تقریری مقابلہ پہلی، دوسری اور تیسری پوزیشن
۲۔ نشانِ حیدر مقابلہ دوسری اور تیسری پوزیشن
۳۔ بیرونی سرگرمیاں مقابلہ پہلی، دوسری، تیسری پوزیشن
۴۔ مارچنگ سانگ مقابلہ دوسری پوزیشن
۵۔ پائنیئرنگ پروجیکٹ پہلی، تیسری پوزیشن

۲۳ نے فرسٹ کلاس ٹیسٹ اور دو نے قائداعظم بیج ٹیسٹ پاس کیا۔

۱۳ نومبر کو کالج میں سالانہ جلسۂ تقسیم انعامات کے موقع پر کالج کے اسکاؤٹس کلب نے جھولا پل بنائے، خیمے لگائے اور اسکاؤٹنگ کے دوسرے کرتب دکھانے کا مظاہرہ کیا۔ اسکاؤٹ ہٹ کی نمائش بھی کی۔ ۱۲۸ ایم سی اسکاؤٹس نے نومبر ۱۹۷۶ء میں لیفٹیننٹ محمد رفیق اور لیفٹیننٹ ولی محمد کی قیادت میں لاہور کی قائداعظم جمبوری میں شرکت کی۔ اس جمبوری میں انڈونیشیا، لیبیا، ایران کے اسکاؤٹس بھی آئے ہوئے تھے۔ ایم سی ٹروپ نے راولپنڈی ڈویژن کی نمائندگی کرتے ہوئے نشانہ بازی میں پہلی، تیراکی میں دوسری اور ایروماڈلنگ میں تیسری پوزیشن حاصل کی۔

۱۹۷۷ـ۷۸ء آفیسر انچارج کیپٹن سلیم اختر

ملک کی سیاسی صورت حال کی وجہ سے کالج سالانہ گھوڑا گلی کیمپ میں تو حصہ نہیں لے سکا۔ تاہم تین ایم سی اسکاؤٹس نے قائداعظم کی ولادت کی صد سالہ تقریبات کے سلسلہ میں سکاؤٹ فورم میں شرکت کی اور چیلنج شیلڈ جیتی۔ راشد امین نے پہلی اور ندیم فضل نے دوسری پوزیشن حاصل کی۔ ۲۵ دسمبر ۱۹۷۷ء کو ۱۱۳ ایم سی اسکاؤٹس نے راولپنڈی کی ایک تقریب میں قائداعظم بیج کی اسناد حاصل کیں۔ کالج کے یوم والدین پر اسکاؤٹس نے اسکاؤٹنگ کے کرتبوں کا مظاہرہ کیا اور ہٹ میں کالج کے ایک پیپر ماڈل کی نمائش کی۔

۱۹۷۸ـ۷۹ء آفیسر انچارج میجر سلیم اقبال، معاونین لیفٹیننٹ سلطان علی، مسٹر محمد مشتاق، ٹروپ لیڈر عبیداللہ خان۔

ابتدائی تربیت کے بعد ۳۰ کیڈٹس نے ۲ جولائی سے گھوڑا گلی کیمپ اٹینڈ کیا اور یہ امتیازات حاصل کئے۔

۱۔ مارچنگ سانگ فرسٹ اور شیلڈ
۲۔ پائینیرنگ پروجیکٹ سیکنڈ پوزیشن
۳۔ نشانِ حیدر تقریری مقابلہ شجاعت علی فرسٹ، باقی تین تھرڈ
۴۔ قائداعظم تقریری مقابلہ تھرڈ
۵۔ فلیگ آف آنر وولف پٹرول نے ہر روز فلیگ حاصل کرنے کا اعزاز حاصل کیا۔

علاوہ ازیں ۲۵ دسمبر ۱۹۷۸ء کو قائداعظم کی سالگرہ کے دن پنجاب بوائے اسکاؤٹس ایسوسی ایشن کے زیراہتمام باغ جناح میں ایک خصوصی تقریب میں کالج کے ۱۱۲ اسکاؤٹس نے قائداعظم سکاؤٹ کے بیج اور اسناد حاصل کیں اور مہمان خصوصی لیفٹیننٹ جنرل سوار خان کو گارڈ آف آنر پیش کرنے کا اعزاز حاصل کیا۔ کالج کے سالانہ یوم والدین کے موقع پر اسکاؤٹس کے بنائے ہوئے برج کو خود مہمان خصوصی جنرل محمد اقبال نے پار کیا۔

۱۹۷۹ـ۸۰ء آفیسر انچارج مسٹر مشتاق

ضروری تربیت کے بعد ۱۲۸ اسکاؤٹس نے آفیسر انچارج کے علاوہ میجر رئیس احمد اور لیفٹیننٹ سلطان علی کی سرکردگی میں گھوڑا گلی کے گرمائی ٹریننگ کیمپ میں شرکت کی اور مندرجہ ذیل اعزازات حاصل کئے۔

۱۔ مقابلہ مارچنگ سانگ فرسٹ پوزیشن کی شیلڈ
۲۔ تقریری مقابلہ پہلی، دوسری اور تیسری پوزیشن
۳۔ پائنیرنگ پروجیکٹ سیکنڈ پوزیشن
۴۔ آؤٹ ڈور سرگرمیاں سیکنڈ پوزیشن
۵۔ سوشل سروس چار امتیازی سندنامے

کیمپ کے علاوہ دوسری سرگرمیوں کی تفصیل یہ ہے:

۱۔ دو اسکاؤٹس مسعود اشرف اور نوید تبسم نے پنجاب بوائے اسکاؤٹس ایسوسی ایشن کے زیراہتمام یوم دفاع کے موقع پر تقریری مقابلے میں دوسری پوزیشن اور ٹرافی حاصل کی۔

۲۔ ۱۴ اکتوبر ۱۹۷۹ء کوری یونین کے موقع پر اسکاؤٹس نے اپنے فن کا مظاہرہ کیا۔

۳۔ ۲۵ دسمبر ۱۹۷۹ء کو قائداعظم کے یوم پیدائش کے موقع پر کالج کے ۱۳ قائداعظم اسکاؤٹس نے باغ جناح لاہور میں تقسیم اسناد کی تقریب میں اسناد حاصل کیں اور مہمان خصوصی گورنر پنجاب کو گارڈ آف آنر پیش کرنے کا اعزاز حاصل کیا۔ ۲۱ فروری ۱۹۸۰ء کو یوم والدین پر بھی اسکاؤٹس نے اپنے فن کا مظاہرہ کیا اور اسکاؤٹ ہٹ کی نمائش کی۔

۸۱۔۱۹۸۰ء

آفیسر انچارج مسٹر محمد مشتاق

۲۱ اسکاؤٹس نے اس سال جون ۱۹۸۰ء کے اسکاؤٹ کیمپ میں کیپٹن محمد دین لیفٹیننٹ سلطان علی اور لیفٹیننٹ احمد امین احسن علوی کی سرکردگی میں شرکت کی۔ اسکاؤٹس اپنا سامان خود اوپر لے گئے اور کیمپ نے یہ امتیازات حاصل کئے۔

۱۔ پائنیرنگ پروجیکٹ شیلڈ

۲۔ سیرت النبی ﷺ پر تقریری مقابلہ میں فاروق احمد نے پہلی پوزیشن

۳ قائداعظم پر تقریری مقابلہ میں بھی فاروق احمد ہی نے پہلی پوزیشن لی۔

۴۔ چار ایم سی اسکاؤٹس نے معلوماتی مقابلہ دانش گھر، میں پہلی پوزیشن اور شیلڈ حاصل کی۔

۵۔ فرسٹ پوزیشن ٹیسٹ انسپکشن

۶۔ سوشل سروس کے چھ سندنامے

۸۲۔۱۹۸۱ء

آفیسر انچارج کیپٹن محمد دین، معاون مسٹر محمد مشتاق، ٹروپ لیڈر کیڈٹ فاروق احمد ایم سی ٹروپ نے جو امتیازات دوران کیمپ ۲۵ جون سے ۲ جولائی تک حاصل کئے وہ یہ تھے۔

۱۔ پائنیرنگ پروجیکٹ، فرسٹ پوزیشن ۲۔ آوٹ ڈور کیمپنگ، لائن پٹرول کی پہلی پوزیشن لی۔

۳۔ سیرت النبی ﷺ، نشان حیدر اور قائداعظم تینوں تقریری مقابلوں میں فاروق نے پہلی پوزیشن حاصل کی۔

۴۔ پاک کلچرڈ، ایم سی ٹروپ تھرڈ پوزیشن پر رہا۔ ۵۔ دانش گھر، فرسٹ پوزیشن ۶۔ فلیگ آف آنر تقریباً ہر روز

دو ایم سی اسکاؤٹس نے ۶ ستمبر کو یوم دفاع پاکستان میں تقریری مقابلہ میں حصہ لیا۔ لیکن کوئی پوزیشن نہیں لے سکے۔ ۱۰ دسمبر ۱۹۸۱ء کو ٹروپ نے یوم والدین کے موقع پر حسب دستور اپنے فن کا مظاہرہ کیا۔

۸۳۔۱۹۸۲ء آفیسر انچارج میجر محمد دین

بوجوہ اس سال اسکاؤٹس سالانہ کیمپ پر نہیں جا سکے۔ ۲۰ دسمبر ۱۹۸۲ء کو کالج کے سالانہ جلسہء تقسیم انعامات کے موقع پر اسکاؤٹس نے اپنے فن کا مظاہرہ کیا اور اسکاؤٹ ہٹ کی نمائش کی۔

۸۴۔۱۹۸۳ء

آفیسر انچارج میجر محمد دین، معاونین کیپٹن غلام فرید، مسٹر محمد مشتاق، ٹروپ لیڈر کیڈٹ اللہ نواز

جون ۱۹۸۳ء کے آخری ہفتہ میں ۳۵ کیڈٹس نے گھوڑا گلی کیمپ میں شرکت کی۔ وسیم، ہمدانی اور زبیر بالترتیب وولف، ٹائیگر اور لائن پٹرول کے لیڈر تھے۔ کیمپ کے دوران ایم سی ٹروپ نے یہ امتیازات حاصل کئے۔

۱۔ نشان حیدر تقریری مقابلے میں آصف اسحاق نے فرسٹ پوزیشن لی۔

۲۔ قائداعظم تقریری مقابلہ میں امان اللہ نے دوسری پوزیشن حاصل کی۔

۳۔ آؤٹ ڈور مقابلہ، فرسٹ ۴۔ فلیگ آف آنز متواتر ہر روز

۵۔ سارے اسکاؤٹس نے فرسٹ کلاس کا ٹیسٹ پاس کیا۔ کمانڈانٹ ملٹری کالج نے انعامات تقسیم کئے۔ کالج کے سالانہ جلسہء تقسیم انعامات کے موقع پر اسکاؤٹس نے ٹارزن سوئنگ اور کمانڈو برج بنانے کا مظاہرہ کیا۔ اس سال ۱۲ ایم سی اسکاؤٹس اللہ نواز، محمد زبیر، شاہد نذیر، امان اللہ، اعجاز حسین، مقصود احمد، خرم حسین، امتیاز احمد، اظہر اقبال عباسی، ندیم عارف، عتیق الرحمٰن، آصف خان نے قائداعظم بیج حاصل کئے۔

۸۵۔۱۹۸۴ء

آفیسر انچارج پروفیسر محمد مشتاق، معاون کیپٹن شبیر حسین خاں۔

اس بار ۲۸ اسکاؤٹس نے کیمپ میں شرکت کی جو ۱۲ ستمبر سے ۱۹ ستمبر تک جاری رہا۔ امتیازات یہ ہیں۔

۱۔ سیرت النبی ﷺ تقریری مقابلہ، ایم آصف خان فرسٹ، اظہر اقبال عباسی سیکنڈ

۲۔ نشان حیدر تقریری مقابلہ، عمر بیگ مرزا فرسٹ، آصف اسحاق خان سیکنڈ

۳۔ قائداعظم تحریک پاکستان تقریری مقابلہ زاہد محمود فرسٹ، عشرت اللہ خان سیکنڈ، حسین حیدر تھرڈ

۴۔ پائنیرنگ پروجیکٹ، فرسٹ ایم سی ٹروپ

۵۔ آؤٹ ڈور سرگرمیاں، فرسٹ ایم سی ٹروپ

۶۔ دانش گھر، فرسٹ ایم سی ٹروپ، شرکاء، صغیر احمد، ساجد شریف، ندیم، خالد، خاور وسیم

۷۔ فلیگ آف آنز تقریباً ہر روز

۸۔ تمام اسکاؤٹس نے فرسٹ کلاس پاس کیا۔ کمانڈانٹ بریگیڈیئر عثمان شاہ نے کیمپ کے انعامات تقسیم کئے۔

۱۳ دسمبر ۱۹۸۴ء کو سالانہ جلسہ تقسیم انعامات کے موقع پر اسکاؤٹس نے ٹارزن سوئنگ اور کمانڈو برج کا مظاہرہ کیا اور موسیٰ ہال میں اسکاؤٹ ہٹ کی نمائش کی۔

۸۶۔۱۹۸۵ء

آفیسر انچارج کیپٹن سلطان علی، معاون کیپٹن شبیر حسین خاں، ٹروپ لیڈر خرم حسنین ہمدانی

۳۵ اسکاؤٹس نے سالانہ کیمپ میں شرکت کی جو ۵ مئی سے ۱۳ مئی تک جاری رہا۔ کامران کیانی، شہزاد محمود اور ثاقب جہانگیر علی الترتیب لائن، ٹائیگر اور وولف نامی پٹرولوں کے لیڈر تھے۔ کیمپ میں پنجاب کے مختلف اسکولوں کے ۱۸۰ اسکاؤٹس تھے۔ ایم سی ٹروپ نے امتیازات حاصل کئے۔

۱۔ نشان حیدر کے تقریری مقابلہ میں خرم حسنین ہمدانی فرسٹ اور حامد محمود سیکنڈ آئے۔

۲۔ قائداعظم کے تقریری مقابلہ میں راشد محمود نے فرسٹ اور حسنین حیدر نے سیکنڈ پوزیشن لی۔

۳۔ سیرت النبی ﷺ کے تقریری مقابلہ میں عنایت حسین فرسٹ اور راحت نسیم نے سیکنڈ پوزیشن لی۔

۴۔ دانش گھر (معلوماتی مقابلہ) میں ایم سی فرسٹ آیا۔ شرکاء یہ تھے۔ ساجد شریف، حارث احمد، عنایت حسین، امجد پرویز۔

۵۔ پائنیرنگ پروجیکٹ ٹائیگر پٹرول نے فرسٹ پوزیشن حاصل کی۔

۶۔ فلیگ آف آنز ہر روز حاصل کیا۔

ایم سی ٹروپ نے کیمپ کی بارہ شیلڈز میں سے ۹ حاصل کیں۔

۸۷۔۱۹۸۶ء

آفیسر انچارج کیپٹن سلطان علی، ٹروپ لیڈر اظہر حسین۔

جون میں ۲۰ اسکاؤٹس اور دو آفیسرز نے گھوڑا گلی کیمپ میں شرکت کی امتیازات یہ تھے۔

(۱) دانش گھر دوم (۲) تقریر سیرت النبی ﷺ اوّل، دوم (۳) قائداعظم تقریری مقابلہ اوّل، دوم (۴) پائنیرنگ پروجیکٹ، اوّل (۵) آؤٹ ڈور، اوّل (۶) ۹ شیلڈیں حاصل کیں۔

۸۸۔۱۹۸۷ء

آفیسر انچارج کیپٹن مقبول احمد، معاون کیپٹن وقارالحسن بخاری، ٹروپ لیڈر علی اسد۔

۲۱ اسکاؤٹس پر مشتمل ایم سی ٹروپ نے ۱۳ جون سے ۲۱ جون تک گھوڑا گلی کیمپ میں شرکت کی۔ تین پٹرول لیڈر یہ تھے۔

وولف پٹرول یاسر خالد، ٹائیگر پٹرول خالد علی، لائن پٹرول نوید قادر، وولف پٹرول میں انتظار علی، احسن وقاص، حامد اللہ، محمود اختر، عمران نذیر، عامر رشید تھے۔ ٹائیگر پیٹرول فرہاد عالم، لیاقت علی، مغیث الرحمٰن، طاہر علی شاہ، خالد خان پر مشتمل تھا۔ لائن پٹرول کے شیر دل یہ تھے۔

یاسر عرفات، اظہر محمود، نعمان کیانی، عاطف بیگ، فیصل رانا، ظفر اقبال

کیمپ کے دوران مختلف مقابلوں میں انفرادی طور پر علی اسد نے سیرت النبی ﷺ تقریری مقابلہ میں تیسری، قائداعظم پر تقریری مقابلہ میں ظفر اقبال نے پہلی پوزیشن اور فیصل رانا نے نشان حیدر تقریری مقابلہ میں دوسری پوزیشن حاصل کی۔ اجتماعی طور پر ٹروپ کوئز اسلامک کلچر اور پائینرنگ پروجیکٹ میں دوسرے نمبر پر آیا۔ ٹروپ نے کل ۴ شیلڈیں حاصل کیں۔ گھوڑا گلی میں اپنے قیام کے دوران ٹروپ نے لارنس کالج کا مطالعاتی دورہ بھی کیا اور سینئر سکول کے ہیڈ ماسٹر اور اسٹاف کی میزبانی سے بھی لطف اندوز ہوئے۔ واپسی میں ٹروپ نے اسلام آباد میں فیصل مسجد، شکر پڑیاں اور لوک ورثہ کی سیر بھی کی۔

۸۹۔۱۹۸۸ء

آفیسر انچارج کیپٹن سلطان علی کی نگرانی اور ٹروپ لیڈر مغیث الرحمٰن کی سرکردگی میں ۲۶ اسکاؤٹس نے ۱۲ سے ۲۶ جون سے گھوڑا گلی میں اسکاؤٹنگ کیمپ میں شرکت کی۔

کیپٹن سلطان علی، آمدورفت، ڈسپلن، اکاؤنٹس، فوٹو گرافی اور فرسٹ ایڈ کے، ٹو آئی سی کیپٹن اقبال منور پاکٹ منی، آنرشاپ کیمپ فائر کے اور کیپٹن فرخ محمود اسٹیج کانٹیسٹ، ڈریس انسپکشن، کوئز مقابلہ کے انچارج تھے۔ کوارٹر ماسٹری کے لوازمات حوالدار محمد سرور کے سپرد تھے۔ جن ۲۶ کیڈٹس نے اس ٹریننگ کیمپ میں حصہ لیا وہ یہ تھے۔

طلحہ طارق، راشد ربانی، افتخار احمد، آصف رضوان، ظفر اقبال، احمد نواز، عامر محمود، محمد علی اصغر، اشفاق حسین، عاصم حسنین، آفتاب عالم، راشد، عامر حسین، مغیث الرحمٰن، عامر رشید، عمران، ظہیرالحسن، نعمان افضل، شہباز افضل، قاسم محی الدین اور ساجد امین۔

ٹروپ کے تین پٹرولوں کے لیڈر یہ تھے:

ٹائیگرز عاصم حسنین، لائنز، حبیب طیب، ایگلز، عامر رشید، ٹروپ لیڈر کا حق مغیث الرحمٰن نے ادا کیا۔

فلیگ آف آنر دو دو دن لائنز اور ٹائیگرز پٹرول نے اور دو دن پورے ٹروپ نے حاصل کیا۔ ٹریننگ کیمپ کے دوران چھ تعلیمی مقابلے ہوئے۔ سیرت النبی ﷺ پر تقریری مقابلے میں ایم سی ٹروپ کے احمد نواز نے فرسٹ اور عامر محمود نے دوسری پوزیشن لی۔ قائداعظم مقابلہ میں پہلی پوزیشن عاطف عمران کی اور دوسری پوزیشن عاصم حسنین کی آئی۔ نشان حیدر تقریری مقابلہ میں مغیث کو امتیازی سند عطا ہوئی۔ کوئز اور اسلامی کلچر کے مقابلوں میں ٹروپ دوسرے نمبر پر آیا۔

برج بنانے کے مقابلہ میں ٹروپ نے پہلی پوزیشن لی۔ آؤٹ ڈور مقابلہ میں ٹروپ اوّل رہا۔ کمانڈو ریس میں دوم۔ کیمپ کے دوران ٹروپ نے اپنی آنرشاپ بھی چلائی۔ بحیثیت مجموعی ٹروپ نے اپنی روایتی اعلیٰ کارکردگی کے معیار کو برقرار رکھا۔ کالج کی سالانہ تقریب تقسیم انعامات کے موقع پر ٹروپ نے اپنا روایتی مظاہرہ اس سال بھی کیا۔

ہائیکنگ، کوہ پیمائی اور یوتھ ہاسٹلنگ

۱۹۴۷ء سے پہلے صرف کوہ پیمائی کا ریکارڈ ملتا ہے۔ ۱۹۴۶ء میں پنجاب بوائے اسکاؤٹس ایسوسی ایشن کی دعوت پر کالج کے دس اسکاؤٹس نے شملہ کے مضافات میں تارا دیوی کے مقام پر ایک دس روزہ تربیتی کیمپ میں حصہ لیا۔ اس کیمپ کے پروگرام میں کوہ پیمائی کی ایک مہم بھی شامل تھی۔ جس میں کالج کے دستے بشمول ۸۷۸ محمد اصغر اور ۹۹۳ محمد صادق (بعد میں بریگیڈیئر اور ممبر پنجاب پبلک سروس کمیشن) نے امتیازی کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ فروری ۱۹۴۸ء میں جب کالج کو پبلک اسکول کا آب ورنگ دینے کی پالیسی کا آغاز ہوا تو دوسری ایکسٹرا کری کیولر سرگرمیوں کے ساتھ ایکسکرشن (Excursion) سوسائٹی اور ہائیکنگ کلب کی بھی بنیاد پڑی۔ ۲۰

مارچ ۱۹۴۸ءکو اتوار کے دن اسکین ہاؤس کے ۲۵ کیڈٹس ہاؤس آفیسر لیفٹیننٹ محمد خیر الدین صدیقی، ہاؤس ہیڈ بوائے ۱۳۰۵ ایس سی او حق نواز کی سرکردگی میں کالج سے آٹھ میل دور ترکی کی پہاڑیوں میں بنی بنگلہ تک کوہ نوردی کیلئے گئے۔ ۵۳-۱۹۵۲ء میں کرنل رفیق کے کمانڈانٹ ہوکر آنے پر کالج میں ہائیکنگ بڑے عروج پر رہی۔ تقریباً ہر اتوار کو چاروں ہاؤس کالج کے اطراف و مضافات یعنی جگو، منگلا، رسول ہیڈ ورکس اور پبی کی پہاڑیوں میں ہائیک کیلئے نکل جاتے تھے۔اس عرصہ میں ہائیکنگ کالج کے تربیتی پروگرام کا مستقل حصہ رہی۔

فروری ۱۹۵۴ء میں کالج کے دو پائینیر روورز (Pioneer Rovers) ۱۴۴۰ محمد رفیق اور ۱۵۵۱ خادم سلطان نے مسٹر حیدری کی سرکردگی میں پاکستان یوتھ ہاسٹلنگ ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام مری میں یوتھ لیڈرز ٹریننگ کیمپ میں حصہ لیا۔ جس میں واک کلائمبنگ، سکیٹنگ اور طویل برفانی ہائیک جیسی سرگرمیاں شامل تھیں۔ اکتوبر ۱۹۵۵ء میں کرنل رفیق کے دوبارہ کمانڈانٹ ہوکر آنے پر کالج میں آؤٹ ڈور باؤنڈ سرگرمیوں کو نئی زندگی ملی۔

۵۶-۱۹۵۵ء

ہائیکنگ کلب نے نومبر ۱۹۵۵ء اور مارچ ۱۹۵۶ء کے دوران تین ٹرپ کئے۔ نومبر ۱۹۵۵ء میں پبی کی پہاڑیوں میں پندرہ میل کی ہائیک کی۔ دوسری بار کریالے کی طرف اٹھارہ میل تک گئے۔ تیسری بار دریائے جہلم کے کنارے کنارے رسول ہیڈ ورکس تک کا فاصلہ طے کیا۔

۵۷-۱۹۵۶ء

اس سال جنوری میں چار کیڈٹس نے مری کے یوتھ لیڈرز کورس میں شرکت کی۔ جمعہ اور اتوار کو لوکل ہائیکوں کا سلسلہ جاری رہا۔ کالج سے ۱۵ میل کے قطر میں تقریباً سارا علاقہ تقریباً سارے کالج نے چھان مارا۔ کالج نمبر ۱۹۲۷ فرسٹ ایئر کا علی خان کلب کا پرجوش سیکرٹری تھا۔

۵۸-۱۹۵۷ء

دسمبر ۱۹۵۷ء میں تین کیڈٹس، فہیم درانی، خادم حسین، غلام فاروق نے لیفٹیننٹ عبدالستار (بعد کو بریگیڈیئر و کمانڈانٹ ملٹری کالج ۸۲-۱۹۸۰ء) کی سرکردگی میں مری کے یوتھ لیڈرز کورس میں شرکت کی۔ اس کورس میں پاکستان کے تیرہ اور کالجوں کے طلباء اور اساتذہ نے حصہ لیا تھا۔ کورس کا اختتام ۲۷ میل کی مقابلہ کی ہائیکنگ پر ہوا۔ جس کے آخر میں ایک میل برفانی دوڑ تھی۔ کالج کے تینوں ہائیکرز نے پہلی، دوسری اور تیسری پوزیشن لی۔ اسٹاف میں فرسٹ آنے کا اعزاز کالج کے انسٹرکٹر کے حصے میں آیا کالج نے کورس کی چیلنج شیلڈ حاصل کی۔

۵۹-۱۹۵۸ء

کالج کی ہائیکنگ کی تاریخ میں یہ سال یاد رہے گا۔ ابتدا مئی ۱۹۵۸ء میں رسول ہیڈ ورکس پر پانچ روزہ کیمپنگ سے ہوئی۔ جس کے لئے جونیئرز نے سات سات میل اور بیشتر سینئرز نے آتے جاتے اٹھارہ میل ہائیک کی اور کیمپ کے دوران بھی لمبی لمبی ہائیکیں کیں۔ جولائی ۱۹۵۸ء میں لیفٹیننٹ مجیب (بعد میں میجر جنرل و ڈائریکٹر جنرل آرمی ایجوکیشن) کی سرکردگی میں ۱۵ سینئر طلباء وادی کاغان میں جھیل سیف الملوک تک کوہ پیائی کی مہم پر گئے۔ ستمبر، اکتوبر، نومبر میں چاروں ہاؤسوں نے باری باری جگو ہیڈ ورکس اور بنی بنگلہ تک ہائیک کی۔ جنوری ۱۹۵۹ء میں لیفٹیننٹ مجیب ہی کی قیادت میں آٹھ سینئر کیڈٹس ۲۰۸۱ سعید، ۱۹۳۱ عطا محمد، افضل، ذوالفقار علی، معروف، ۲۱۲۴ امتیاز، اختر اور سالم نے پاکستان یوتھ ہاسٹلنگ ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام تیرہویں یوتھ لیڈرز کورس میں دوسرے بارہ کالجوں کے ساتھ شرکت کی اور مقابلہ کی آخری ہائیک میں کالج کے شیروں نے پہلی چار پوزیشنیں حاصل کیں۔

۶۰-۱۹۵۹ء

دسمبر ۱۹۵۹ء کے یوتھ لیڈرز کورس میں آفیسر انچارج ہائیکنگ اور کوہ پیائی لیفٹیننٹ آئی آر صدیقی (بعد کو بریگیڈیئر اور کمانڈانٹ ملٹری کالج ۸۴-۱۹۸۳) کی سرکردگی میں کلب کے سیکرٹری ۲۱۸۰ افتخار جعفر کے علاوہ ۲۰۵۳ شربت خان اور ۲۱۵۱ جمشید بابا نے شرکت کی۔ شربت خان نے قوت برداشت کا پہلا انعام اور جمشید نے ۲۸ میل کی ریس میں اوّل آنے کا انعام لیا۔ اور خود آفیسر انچارج لیفٹیننٹ آئی آر صدیقی نے آل راؤنڈ بیسٹ پرفارمنس شیلڈ حاصل کی۔

۶۱-۱۹۶۰ء

دسمبر ۱۹۶۰ء میں کیپٹن سعید الحسن برنی کی سرکردگی میں کالج کے تین کیڈٹس ۲۴۰۴ محمد ایوب ۲۳۵۳ محمد نثار، ۲۴۲۶ نعیم اکبر نے گھوڑا گلی میں پاکستان یوتھ ہاسٹلنگ ایسوسی ایشن کے یوتھ لیڈرز کورس میں حصہ لیا۔ اس کے علاوہ کالج میں ہائیکنگ کی سرگرمیاں سرد رہیں۔

۶۲-۱۹۶۱ء

پہلے انٹر سروسز پبلک اسکولز اسپورٹس ٹورنامنٹ میں غیر معمولی مصروفیت کی وجہ سے اس سال کالج یوتھ ہاسٹلنگ کورس میں حصہ نہیں لے سکا۔

۶۳-۱۹۶۲ء

پچھلے سال کے تعطل کی کسر اس سال نکل گئی۔ اس سال کالج نے کلائمبرز کلب آف پاکستان کے زیر اہتمام کاغان ویلی ونٹر ایکسپڈیشن (Winter Expedition) میں پنجاب یونیورسٹی گورنمنٹ کالج لاہور، ہیلی کالج آف کامرس، کے ای میڈیکل کالج اور امریکن سکول کے کوہ پیماؤں کے شانہ بشانہ حصہ لیا۔ کالج کی ٹیم آفیسر انچارج کوہ پیمائی کیپٹن آئی آر صدیقی (بعد کو بریگیڈیئر اور کمانڈانٹ ملٹری کالج ۸۴-۱۹۸۲ء) اور سیکرٹری کلب عرفان حیدر کے علاوہ علی احمد جان اور اقبال فرید پر مشتمل تھی۔ ٹیم نے بیسٹ پرفارمنس کی شیلڈ حاصل کی اور ہر رکن کو میرٹ سرٹیفکیٹ اور میڈل بھی دیا گیا۔ فروری ۱۹۶۳ء میں کلائمبرز کلب آف پاکستان کے ایک عہدیدار سید مبارک علی شاہ نے کوہ پیمائی پر کالج میں لیکچر دیئے اور کالج کے کوہ پیماؤں کو ترکی کی پہاڑیوں میں عملی تربیت بھی دی۔

دسمبر ۱۹۶۲ء میں لیفٹیننٹ محمد علی چغتائی کی سرکردگی میں کالج کے چار یوتھ ہاسٹلرز وکیل خاں، ملازم حسین، بختیار احمد خان اور خالد بشیر نے گھوڑا گلی میں یوتھ ہاسٹلنگ ایسوسی ایشن کے یوتھ لیڈرز کورس میں حصہ لیا اور مغربی پاکستان کے اسی یوتھ ہاسٹلرز کے مقابلہ میں کالج کی ٹیم نے آل راؤنڈ بیسٹ پرفارمنس کی ٹرافی حاصل کی۔

انفرادی طور پر وکیل خان نے ۲۸ میل کی برفانی دوڑ میں پہلا انعام حاصل کیا۔ ملازم حسین نے کیمپ فائر میں انعام حاصل کیا۔ ان موسمی مقابلوں کے سوا کالج میں ہائیکنگ کا بازار سرد رہا۔ یہ تبدیلی ترجیحات کی تبدیلی کی وجہ سے رونما ہوئی۔ پہلے روز ''سب سرگرمیاں سب کیلئے'' کے اصول پر تھا۔ اب سرگرمیوں کا دائرہ محدود کر دیا گیا۔

۶۴-۱۹۶۳ء

بوجوہ کوہ پیمائی اور ہائیکنگ کی مرکزی سرگرمیاں معطل رہیں۔ ہاؤس کی سطح پر ٹیپو ہاؤس جگو ہیڈ اور پبی کی پہاڑیوں میں ہائک پر گیا۔

۶۵-۱۹۶۴ء

آفیسر انچارج لیفٹیننٹ نور محمد خاں، خالد وٹو۔

جون ۱۹۶۴ء سات کیڈٹس ذوالفقار ارشد، اکبر الطاف، غلام اصغر کیانی، مشتاق فرید، سرفراز، انور، امتیاز حسین، امتیاز احمد، لیفٹیننٹ وٹو کی قیادت میں دیر چترال، سوات کی ہائیکنگ پر گئے۔ سوات سے الپائن کلب آف پاکستان کی کوہ پیمائی کی مہم میں شریک ہوئے۔ اس مہم میں گورنمنٹ کالج لاہور، کیڈٹ کالج حسن ابدال، ملٹری کالج جہلم کے علاوہ چوتھا ایک اور کالج بھی شریک تھا۔ مہم کو ۱۷۵۰۰ فٹ کی بلندی پر نکیال گلیشئر کو سر کرنا تھا۔ بیس کیمپ سے صرف ملٹری کالج کے پانچ کلائمبرز اوپر گئے اور نکیال کی چوٹی کو صرف ذوالفقار ارشد (بعد کو لیفٹیننٹ کرنل اور تمغۂ بسالت) نے سر کیا۔ اور آل پاکستان سنو کلائمبنگ چیلنج میڈل حاصل کیا۔

۶۶-۱۹۶۵ء

آفیسر انچارج کیپٹن آئی آر صدیقی

ہائیکنگ اور کوہ پیمائی اور دوسری آؤٹ ڈور باؤنڈ سرگرمیوں کی تنظیم کے لئے، سینئرز کے لئے، کیپٹن آئی آر صدیقی کی سرکردگی میں فروری ۱۹۶۶ء میں یوتھ لیڈرز کلب تشکیل دیا گیا۔ جس کا مقصد مہم جوئی کے ذریعے کردار کی تربیت تھا۔ کلب کے ۳۰ رکن تھے اور ایک آٹھ رکنی یوتھ کونسل تشکیل دی گئی۔ یوتھ لیڈرز کلب کے زیر اہتمام اس عرصہ میں تین بڑی مہمیں روہتاس کے قلعہ، ٹلہ اور پبی کی پہاڑیوں تک عمل میں آئیں۔ میپ ریڈنگ کو بھی کلب کے تربیتی پروگرام میں شامل کیا گیا۔ یوتھ کونسل کی ہیئت ترکیبی یہ تھی۔

سیکرٹری طارق یعقوب، اسسٹنٹ سیکرٹری سہیل رانا، گروپ کوارٹر ماسٹرز غلام مصطفیٰ اور محمد نواز، گروپ لیڈرز، اسد کمال، رفعت رانا اور اسسٹنٹ گروپ

لیڈر، الطاف ایزد، مجیب بختیار۔

۶۷۔۱۹۶۶ء

یوتھ لیڈرز کلب کی پہلی سوات مہم میں کیپٹن آئی آر صدیقی کی رہنمائی میں کالج کے یوتھ لیڈرز، کچلو، سہیل، ظفر، اسد، افضل، ارشاد، طاہر، ضیاء اور مظہر نے حصہ لیا اور پارٹی نے کامیابی سے ۱۴۰۰۰ ہزار فٹ بلندی سر کی اور کلائمبرز کلب آف پاکستان کی آل پاکستان انٹر کالجئیٹ ماؤنٹینرنگ شیلڈ حاصل کی۔ کالج کے ۹ کے ۹ کلائمبرز کو سی سی پی نے اپنا نشان عطا کیا اور ان میں سے پانچ کو رول آف آنر سے بھی نوازا۔ کلائمبرز کلب آف پاکستان نے کالج ہی میں تقریب انعامات منعقد کی اور سی سی پی کے صدر میاں رفیق سہگل نے انعامات تقسیم کئے۔

۶۸۔۱۹۶۷ء

انچارج کیپٹن آئی آر صدیقی

۱۴ جولائی ۱۹۶۷ء کی صبح کیپٹن صدیقی کی قیادت میں یوتھ لیڈرز کلب کے چودہ اراکین، گیلانی، شبیر، شاہد، کریم، عتیق، آصف خورشید، قمر، اسلم، ادریس، غضنفر، اقبال، اشفاق چترال (کافرستان) کی ہائیکنگ کے لئے روانہ ہوئے۔ کیپٹن سیف بھی ساتھ تھے۔ اصل ہائیک لواری ٹاپ (۱۰۵۷۰ فٹ بلندی) سے شروع ہوئی۔ پارٹی نے مشکل ترین علاقہ میں تمام پیک کے ساتھ ۱۱۵ میل ہائیک کی۔ بشیر کو سال کا بیسٹ اور شاہد کو سیکنڈ بیسٹ کوہ پیما قرار دیا گیا۔

کافرستان کی مہم کے بعد پارٹی نے نوشہرہ سے طورخم تک کی سیر بھی کی۔ ۶۸۔۱۹۶۷ء کے لئے یوتھ کونسل یہ تھی۔ سیکرٹری فرخ گیلانی، گروپ کوارٹرز ماسٹرز، خورشید اکبر، شبیر شاہ، اسسٹنٹ سیکرٹری فضل محمود، گروپ لیڈرز، غلام نبی، عتیق الرحمٰن، اسسٹنٹ گروپ لیڈرز، نوید اکبر، جمیل الرحمان۔

۶۹۔۱۹۶۸ء

آفیسر انچارج کیپٹن محمد طفیل

کالج کے یوتھ لیڈرز نے اپنی تگ و تاز کا آغاز ۵ مئی ۱۹۶۸ء کو پبی کی پہاڑیوں سے کیا۔ جولائی ۱۹۶۸ء میں کیپٹن محمد طفیل کی سرکردگی میں کالج کے یوتھ لیڈرز کلب کے ۱۹ جیالوں نے کلائمبرز کلب پاکستان کی دعوت پر کاغان ویلی مہم میں شرکت کی۔ کیپٹن سیف الدین بھی ساتھ تھے۔ جھیل سیف الملوک تک سات دن کی اس ہائیک میں ناران کو بنیادی منزل بنایا گیا تھا۔ جاوید اقبال، پرویز کیانی، آفتاب حیدر، احمد جمیل کی کارکردگی بہت شاندار رہی۔ کلائمبرز کلب آف پاکستان کے صدر میاں رفیق سہگل نے انعامات تقسیم کئے۔ کالج کے ہائیکرز اور کوہ نوردوں کا ایک اور گروپ ۲ جولائی ۱۹۶۸ء کو مری سے ایبٹ آباد تک ۳۲ میل کی چیلنج ہائیک میں مغربی پاکستان کے گیارہ دوسرے اداروں کے مقابلہ میں چیمپئن قرار دیا گیا۔ انفرادی طور پر زبیر اکبر نے پوری ہائیک کو سات گھنٹے سات منٹ کے ریکارڈ وقت میں طے کر کے فرسٹ پوزیشن حاصل کی۔

۷۰۔۱۹۶۹ء

کالج کے بارہ طلبا کی ٹیم نے تین افسروں کی رفاقت اور نگرانی میں وادیٔ چترال کے اندر کوہ پیائی کی ایک مہم میں حصہ لیا۔ جس کا انتظام کوہ پیائی کلب نے کیا تھا۔ اس مہم کی خصوصیت یہ تھی کہ ٹیم نے تقریباً سو میل کا فاصلہ چھ دن میں طے کیا۔

۷۱۔۱۹۷۰ء

کالج کے بارہ طلبا کی ٹیم نے تین افسروں کی رفاقت اور نگرانی میں وادی چترال کے اندر کوہ پیائی کی ایک مہم میں حصہ لیا۔ جس کا انتظام کوہ پیائی کلب نے کیا تھا۔ اس مہم کی خصوصیت یہ تھی کہ ٹیم نے تقریباً سو میل کا فاصلہ چھ دن میں طے کیا۔

۷۱۔۱۹۷۰ء

کیپٹن محمد معظم کی سرکردگی میں یوتھ لیڈرز کلب کے ۱۰ سینئر لڑکوں نے ۱۷ جون ۱۹۷۰ء سے ۴ جولائی تک گلگت ہنزہ کے علاقہ میں ہائیکنگ، ٹریکنگ اور کوہ نوردی کی۔ کیڈٹس میں ظہور، کمال شوکت، شفقت شامل تھے۔ کیپٹن خیبر زمان بھی ساتھ گئے تھے۔ جونیئر ہاؤسوں، ٹیپو اور اورنگ زیب نے پبی کی پہاڑیوں اور جگو ہیڈ

ورکس کی طرف ہائیکوں کا رخ رکھا۔۷۲۔۱۹۷۱ء میں یوتھ ہاسٹلنگ اور ہائیکنگ کی سرگرمیاں ملکی حالات کی وجہ سے معطل رہیں۔

۷۳۔۱۹۷۲ء

اس سال یوتھ ہاسٹلنگ اور ہائیکنگ دونوں سرگرمیاں بیک وقت جاری رہیں۔ مسٹر منظور احمد ظفر کی سرکردگی میں کالج کے کوہ پیمائی کے کلب کے پانچ سینئر کیڈٹس، اعجاز احمد خاں، شاہد وہاب راؤ، احمد نواز، اورنگ زیب خان اور فاروق پرویز نے پاکستان یوتھ ہاسٹلز ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام یوتھ لیڈرز کورس میں شرکت کی۔ جس کی ابتداء حضرت سید احمد شہید اور حضرت شاہ اسماعیل شہید کے مزارات کی زیارت سے ہوئی۔ کورس میں بالاکوٹ سے سیف الملوک تک تقریباً ستر میل کی ہائیک بھی شامل تھی۔ کورس میں فرسٹ آنے کا اعزاز ملٹری کالج کے اعجاز احمد خان کو حاصل ہوا۔ سیکنڈ پوزیشن بھی ملٹری کالج ہی کے راؤ شاہد وہاب کے حصے میں آئی۔

کالج کے ہائیکنگ کے ایک دوسرے گروپ کیڈٹ محمد اشفاق، خالد محمود، شیر محمود، جاوید اقبال، ناصر محمود، ظہیر الدین، احسان حفیظ، شجاع خان نے یکم جولائی سے ۱۳ جولائی تک کاغان ویلی میں تربیتی کیمپ کیا۔ پارس، ناران کو اپنی سرگرمیوں کو مرکز بنایا اور سیف الملوک کو منزل۔

۷۴۔۱۹۷۳ء

جون ۱۹۷۳ء میں کیپٹن بشیر احمد اور مسٹر منظور احمد ظفر کی سرکردگی میں آٹھ کیڈٹس نے پہلے وادی نیلم کو اپنی ہائیکنگ کی تگ وتاز کی جولان گاہ بنایا۔ وہاں سے پارٹی نے کاغان ویلی کا رخ کیا۔ جھیل سیف الملوک تک کوہ نوردی کی۔ پوری ہائیک میں دو ہفتے لگے۔

۷۵۔۱۹۷۴ء

۱۶ جون ۱۹۷۴ء کو کیپٹن بشیر احمد اور مسٹر طارق محمود چوہدری کی قیادت میں ۱۵ کیڈٹس دیر، چترال اور کافرستان کی طویل ہائیک پر روانہ ہوئے۔ پارٹی نے تین دن کافرستان کی وادی میں گزارے اور مشہور کیلاش ڈانس آف فل مون بھی دیکھا۔

۷۶۔۱۹۷۵ء

میجر افتخار عالم جون ۱۹۷۵ء میں اور کیپٹن شوکت علی رندھاوا اور مسٹر ولی محمد کی سرکردگی میں ۲۲ کیڈٹس کاغان ویلی میں ہائیکنگ ٹرپ پر گئے۔ ہائیک آٹھ روز جاری رہی۔ شوگراں، ناران سے ہوتے ہوئے سیف الملوک تک پہنچے اور وہاں کے ریسٹ ہاؤس میں جرمن اور انگریز سیاحوں سے بھی ملے۔ موسیٰ کا مصلیٰ، ملکہ پربت، سری پایا، کوائی اور سیف الملوک جھیل کی یادیں لیکر واپس آئے۔

۷۷۔۱۹۷۶ء

اس سال کالج کے ۱۹ ہائیکرز نے پھر چترال کا رخ کیا۔ میجر افتخار عالم آفیسر انچارج تھے اور کیپٹن ایس اے رندھاوا اور کیپٹن ولی محمد ان کے معاونین تھے۔ ۲۳ جون ۱۹۷۶ء کو پارٹی کالج سے روانہ ہوئی۔ درگئی سے اصل سفر شروع ہوا۔ گوجر پوسٹ، زیارت، دروش پر پڑاؤ کرتے ہوئے پارٹی گہرست کی طرف بڑھتی رہی۔ اوران کی منزل کافرستان، ایون، بریر اور بمبریت کی وادیاں تھیں۔ آخرکار اپنی منزل بمبریت میں پارٹی نے کیلاش کا افسانوی رقص بھی دیکھا کیپٹن ولی محمد اس کے بارے میں لکھتے ہیں۔

What we saw thrilled us with ecstacy, a bevy of beautiful girls holding one another in a big circle and singing and dancing to the tune. It was a dance marked with peace, contentment and joy.

کیپٹن ولی مزید لکھتے ہیں:

"Kafir Kalash" are beautiful but a dirty people. They eat up dead animals. They never take bath and very rarely wash themselves. Their cruly pretty faces are bedaubed with dirty splashes. Their hair feel like muddy wax. Their bodies stink odiously like dead rats.

وہاں کی مکھیوں کے بارے میں مسٹر ولی محمد کا مشاہدہ یہ تھا:

I have never seen such flies in my life, they are so sticking and aggressive that they chase the food up to your mouth or even further. And then they are so innumerable you can export ship loads of them.

پارٹی تیسری بار کیلاش گئی وادی بمبریت نہیں گئی وہیں سے ایوان واپس آ گئی۔ سب لوگ چترال میں ٹھہرے۔ اس ہائیک کا خوبصورت رپور تاژ ۷۷۔۱۹۷۶ء کے تربیت میں پڑھنے کی چیز ہے۔ یہ صرف ہائیک نہیں ایکسکرشن (Excursion) یا تعلیمی سیاحت بھی تھی۔

۷۸۔۱۹۷۷ء

تین آفیسرز میجرز افتخار عالم، کیپٹن ولی محمد، مسٹر طارق محمود چودھری......مع ۱۵ کیڈٹ ہائیکرز نے اس سال جون ۱۹۷۷ء میں وادی کاغان کو اپنی تگ و تاز کی منزل بنایا۔ بالاکوٹ، شوگراں، ناران اور سیف الملوک ان کی منزلیں تھیں۔

۷۹۔۱۹۷۸ء

جون ۱۹۷۸ء میں ایک بار پھر کالج کے ۱۵ ہائیکرز نے چترال کا رخ کیا۔ وادیٔ کافرستان ان کی منزل تھی۔ میجر افتخار عالم آفیسر انچارج تھے اور ان کے معاون کیپٹن ولی محمد کے علاوہ چیف انسٹرکٹر لیفٹیننٹ کرنل محمد شفیع مہمان ہائیکر کے طور پر ساتھ گئے۔ دروش سے بریر گہرست تک تگ و تاز کی اور حسن اور بدبو (کافرستان کے دونوں تحفے) ہائیکرز کے حصے میں آئے۔

۸۰۔۱۹۷۹ء

جولائی ۱۹۷۹ء میں ۱۶ کیڈٹ ہائیکرز اور تین آفیسرز میجر افتخار عالم، کیپٹن حسن امام اور مسٹر طارق محمود چوہدری نے وادیٔ کاغان کو اپنی ہائیک کی آماجگاہ بنایا۔

۸۱۔۱۹۸۰ء

اس سال ہائیک کی منزل بھی وادیٔ کاغان ہی تھی۔ اس بار آفیسر انچارج کیپٹن حسن امام تھے اور معاونین لیفٹیننٹ وسیم رضا اور مسٹر طارق محمود چوہدری تھے۔ ۱۱ کیڈٹس نے ہائیک میں حصہ لیا۔

۸۲۔۱۹۸۱ء اور ۸۳۔۱۹۸۲ء میں بعض وجوہ کی بنا پر سالانہ ہائیک نہیں ہوسکی۔ پبی اور ترکی میں لوکل ہائیک پر اکتفا کیا گیا۔ آفیسر انچارج میجر عبدالخالق تھے۔ ۸۴۔۱۹۸۳ء کے سیشن میں بہت محدود تعداد کی سالانہ ہائیک کے بجائے سارا سال ہائیکنگ چلتی رہی جس میں کم و بیش سارے لڑکوں نے حصہ لیا۔ پروگرام یہ تھا۔

۱۸ اپریل ۱۹۸۳ء میں جے سیز کے ایک گروپ نے پبی تک آئل رگز دیکھنے کیلئے ہائیک کی۔ ۲۰ مئی ۱۹۸۳ء میں ہر ہاؤس کے دس دس لڑکوں کے ایک دستے نے جگو، ہیڈورکس تک ہائیک کی۔ ۱۹ اگست ۱۹۸۳ء اورنگ زیب ہاؤس و ٹیپو ہاؤس کے کیڈٹس پبی ریسٹ ہاؤس تک پیدل گئے۔ ۲۸ اکتوبر ۱۹۸۳ء چاروں ہاؤسوں کے دس دس کیڈٹس نے سملی گاؤں تک ہائیک کی۔ ۱۷ نومبر ۱۹۸۳ء ۲۰ سینئر کیڈٹس نے منگلا تک ہائیک کی۔ ۱۱ فروری ۱۹۸۴ء تمام ہاؤسوں کے دس دس لڑکے سملی تک گئے۔ ۳۰ مارچ ۱۹۸۴ء کے سالانہ امتحانات کے بعد جونیئر کیڈٹس نے بیچ ہائیک کی۔ سینئرز نے جگو ہیڈورکس تک پورے راستے پیدل طے کئے۔

یہ پروگرام نئے کمانڈانٹ بریگیڈیئر آئی آر صدیقی کی اس پالیسی کا نتیجہ تھا کہ آؤٹ ورڈ باؤنڈ سرگرمیوں کو سارے سال پر پھیلایا جائے اور ان میں زیادہ سے زیادہ کیڈٹس کو حصہ لینے کا موقع دیا جائے۔ کیپٹن اقبال منور اس پروگرام کے آفیسر انچارج تھے۔

۸۵۔۱۹۸۴ء

گزشتہ سال کی ہائیکنگ اس سال بھی جاری رہی۔ پروگرام یہ تھا۔

۲۷ اپریل ۱۹۸۴ء بابر ہاؤس نے سملی تک ہائیک کی۔ ۴ مئی ۱۹۸۴ء محمود غزنوی ہاؤس بھی سملی کے علاقے میں ہائیک پر گیا۔ ۱۱ مئی ۱۹۸۴ء اورنگ زیب ہاؤس اور ٹیپو ہاؤس کے کیڈٹس اپر جہلم کینال پر انجینئرز بٹالین کے برجنگ کیمپ تک گئے۔ ۱۸ مئی ۱۹۸۴ء اورنگ زیب اور ٹیپو ہاؤس کے بیس بیس کیڈٹ پرائم گلاس فیکٹری دیکھنے گئے۔ اس کے بعد ہائیکنگ کا یہ سلسلہ کمان کی تبدیلی کی وجہ سے جاری نہیں رہ سکا۔

۸۶۔۱۹۸۵ء

اس سیشن سے پرانا سالانہ ہائیک کا سلسلہ شروع ہوا۔ ایک تبدیلی یہ ہوئی کہ ۱۴ ہائیکرز میں سے آٹھ سیکنڈ ایئر کلاس سے ۲ میٹرک کلاس سے لئے گئے۔ گروپ ۲ جولائی کو کالج سے روانہ ہوا۔ بالاکوٹ سے ہائیک شروع کی۔ شوگراں ناران، سیف الملوک تک گئے پھر ناران سے ہٹ کنڈی اور بٹ کنڈی سے لالہ زار تک کوہ

نوردی کی۔ اس طرح کل ۱۷۵ میل کا فاصلہ طے کیا۔ مسٹر محمد مشتاق کی سرکردگی میں یہ مہم سر ہوئی۔

۸۷۔۱۹۸۶ء

اس سیشن میں ہائیکنگ معطل رہی۔

۸۸۔۱۹۸۷ء

آفیسر انچارج پروفیسر محمد مشتاق کی سرکردگی میں جون ۱۹۸۷ء میں ۱۷ کیڈٹس نے وادیٔ کاغان میں دس روز کوہ نوردی کی۔ ہائیک کا سلسلہ بالاکوٹ سے شروع ہوا اور سیف الملوک تک جاری رہا۔ ۷ دن میں ۱۲۰ میل فاصلہ طے کیا گیا۔ طلبا یہ تھے۔

سہیل انور، عادل نذیر، طارق محمود کیانی، ذکاء اللہ، علیم، نصر حیات، خرم اعجاز، معظم اسحاق، ندیم الحق، شہزاد رشید، آصف محمود، قاسم کیانی، شوکت سردار، بدر الدجیٰ، ضمیر احمد، غضنفر کامران، بشارت کے علاوہ کیپٹن ریاض شاہین، کیپٹن مرزا محمد سلیم اور کیپٹن ریاض انجم بھی ہمراہ تھے۔

۸۹۔۱۹۸۸ء

کالج کے ہائیکنگ کلب نے اس سال اپنی سالانہ تگ و تاز کے لئے وادیٔ سوات کا انتخاب کیا۔ ۱۷ جون سے ۲۷ جون ۱۹۸۸ء تک ۱۶ جواں سال کوہ نورد بحرین، کالام، گبرال، مہوڈنڈ اتردر کے اطراف میں جادہ پیما رہے۔ تقریباً ۱۵۰ کلومیٹر فاصلہ ۹ دن میں طے کیا۔ کیڈٹس کے نام یہ ہیں:

نعمان کیانی، احسن وقاص، محمود اختر، راشد منظور، زبیر طاہر، ذوالفقار علی (۴۹۵۰)، ذوالفقار علی (۴۹۱۴)، سکندر سلطان، فیصل رانا، عاصم خاں، ظفر اقبال، صبغت اللہ، فیصل مشتاق، طارق مظفر محمود ادریس، اظہر امین اور پانچ آفیسر میجر سید جواد علی شاہ، کیپٹن ریاض انجم، کیپٹن محمد اسلم، کیپٹن محمد اصغر، کیپٹن ڈاکٹر شاہد اعجاز اکبر نے حصہ لیا۔ ہائیکرز کو ہائیکنگ کا امتیازی نشان دینے کا رواج اس سال سے ہوا۔ ۱۹۴۶ء سے ۱۹۸۸ء تک کے اس جائزے سے نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ دوسری ہم نصابی سرگرمیوں کی طرح ہائیکنگ کا گراف بھی سربراہان کالج کی ترجیحات اور انچارج افسروں کے ذاتی ذوق کے ساتھ اوپر نیچے ہوتا رہا۔ نیز یہ سرگرمی موسمی چیز رہی اور دائرہ چند کیڈٹس تک محدود رہا اور شریک آفیسرز کی تعداد کیڈٹس کے تناسب پر غالب رہی جو صرف اپنا شوق پورا کرتے رہے۔

سائنس کلب، سائنس سوسائٹی

سائنس سوسائٹی کا قیام ۱۹۵۲ء کے اواخر میں عمل میں آیا۔ صوبیدار عریف الحسن بی ایس سی آنرز (کلکتہ یونیورسٹی) اس کے پہلے آفیسر انچارج تھے ۵۳۔۱۹۵۲ء کے تربیت میں اس نوزائیدہ سوسائٹی کے بارے میں یہ جملہ لکھا ہے۔

It will, let us hope, not only acquaint us with the wonders of the modern science but also inspire the urge for quest and conquest where present.

لیکن سوسائٹی کی کارکردگی ریکارڈ پر نہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سائنس سوسائٹی کچھ زیادہ فعال نہ ہو سکی۔

۶۱۔۱۹۶۰ء

کیمسٹری کے نامور استاد شفیق احمد کی سرکردگی اور کیڈٹ شفیق الرحمٰن کی سیکرٹری شپ میں سائنس کلب قائم کیا گیا اور پہلی بار اس کے زیر اہتمام ۲ دسمبر ۱۹۶۲ء کو کالج کے جلسہ سالانہ تقسیم انعامات کے موقع پر ایک سائنس کی نمائش کا اہتمام کیا گیا۔

نمائش کو چار شعبوں، کیمسٹری، فزکس، الیکٹرسٹی اور ایروماڈلنگ میں تقسیم کیا گیا تھا۔ ہر شعبہ میں دلچسپ اور خیال انگیز تجربات پیش کئے گئے تھے۔ شفیق الرحمٰن، عزیز احمد، حامد، محمد علی اور سجاد انور کی کاوشیں قابل داد تھیں۔ مہمان خصوصی جنرل محمد موسیٰ نے نمائش کا افتتاح کیا اور نمائشی اشیاء کی جدت کی داد دی۔

۷۴۔۱۹۷۳ء

ایک طویل عرصے کے تعطل کے بعد اس سال سائنس کلب نے کیپٹن ضرغام حیدر نقوی کی سربراہی میں سائنس کلب نے اپنی سرگرمیاں دوبارہ شروع کیں۔ کیپٹن نقوی کے معاونین میں کیپٹن سرفراز حسین، مسٹر شفیق احمد، مسٹر محمد علی شاہد، مسٹر افتخار حسین شاہ شامل تھے۔ کلب نے پندرہ کیڈٹ ممبرز سے کام شروع کیا اور یکم مارچ ۱۹۷۴ء کو کالج کے سالانہ جلسہ تقسیم انعامات کے موقع پر ایک سائنس نمائش کا اہتمام کیا۔ نمائش میں لیفٹیننٹ شعیب کی نگرانی میں تیار شدہ ایروماڈلنگ اور مسٹر

صفدر ستار کی نگرانی میں بنائے گئے ریڈیو ٹیکنالوجی کے نمونے مرکز نگاہ رہے۔ بی ۵۲ بمبر کے ماڈل اور شرماتی دلہن (بلشنگ برائڈ) (Blushing Bride) کو بھی ناظرین نے شوق سے دیکھا۔ کیڈٹ خلیل کا بنایا ہوا ریکارڈ پلیئر، سکندر کی برقی گھنٹی اور خالد کریم کا کوئز بورڈ بھی پسند کیا گیا۔ مہمان خصوصی جنرل ٹکا خان نے نمائش کا افتتاح کیا۔

۷۵۔۱۹۷۴ء

اس سال بھی کلب نے سالانہ تقریب کے افتتاح کے موقع پر آفیسر انچارج کیپٹن ضرغام حیدر نقوی اور ان کے معاون مسٹر صفدر ستار کی نگرانی میں سائنس نمائش کا اہتمام کیا۔ اس موقع پر کئی نئی چیزوں کو پیش کیا گیا۔ افتتاح ملٹری کالج ریڈیو اسٹیشن سے کالج کا ترانہ نشر ہونے سے ہوا۔ اس کے بعد مہمان خصوصی کی ٹیپ شدہ تقریر براڈ کاسٹ کی گئی جو مہمان خصوصی نے آرٹ اینڈ ہینڈی کرافٹس گیلری میں نصب شدہ ٹرانزسٹر سیٹ پر سنی، پھر نمائش کے ریڈیو اسٹیشن پر فرمائشی پروگرام شروع ہوا۔ شرماتی گڑیا، رقص کرتی گیند، بی ۵۲ بمبر جادو کی انگوٹھی اور کیمیائی باغات بھی دلچسپی کا مرکز رہے۔ نمائش کا اختتام بھی کالج ترانے پر ہوا۔ نمائش کے معاونین میں مسٹر افتخار شاہ، مسٹر مقدس علی اور مسٹر عبدالرشید بھی شامل تھے۔

۷۶۔۱۹۷۵ء

گولڈن جوبلی، ری یونین اور سالانہ جلسۂ تقسیم انعامات کی مشترکہ تقریب پر کلب نے اپنی جن کاوشوں کی نمائش کی ان میں سے شاہد بھٹی کا ٹرانسمیٹر، اقتدار علی کا میجک فائر، عطاء اللہ کا الیکٹرک سائرن اجمل کا نیوروٹیسٹر اور مسعود کی اسٹیم بوٹ، ناظرین کی توجہ کا مرکز بنی رہیں۔ مہمان خصوصی نے نمائش کا افتتاح کیا۔ آفیسر انچارج میجر محمد ذکریا تھے ان کے نائب مسٹر صفدر ستار اور معاونین مسٹر مقدس علی اور مسٹر عبدالرشید تھے۔

۷۷۔۱۹۷۶ء

سالانہ نمائش پر تین آئیٹم بی ۵۲ بمبر ایک ٹرانزسٹر اور شمسی توانائی سے چلنے والا سیل خاص طور پر مہمانوں کی دلچسپی کا مرکز رہے، مسٹر شفیق کلب کے انچارج اور مسٹر مقدس علی اور عبدالرشید معاونین تھے۔

۷۸۔۱۹۷۷ء

فروری ۱۹۷۸ء اور مارچ ۱۹۷۹ء کی سالانہ سائنس نمائشیں معمول کے مطابق ہوئیں۔ روایتی تجربات دکھائے گئے۔ سورسز آف انرجی اور فوٹو ٹوئنگ دو نئے تجربات پیش کئے گئے۔ انچارج مسٹر شفیق احمد رہے۔

۸۲۔۱۹۸۱ء

کلب نے کیپٹن محمد دین کی سرکردگی میں دو نمائشوں کا اہتمام کیا۔ پہلی بار لیفٹیننٹ جنرل جہانداد کی آمد کے موقع پر اور دوسری بار ۱۰ دسمبر ۱۹۸۱ء کو تقسیم انعامات کے سالانہ جلسہ کے موقع پر۔

۸۳۔۱۹۸۲ء

اس سال بھی حسب سابق کلب صرف سالانہ نمائش کے لئے حرکت میں آیا۔ اس بار چونکہ ری یونین کی تقریب بھی تھی۔ اس لئے کلب نے زیادہ کوشش کی۔ آفیسر انچارج پروفیسر شفیق احمد تھے۔

۸۵۔۱۹۸۴ء

آفیسر انچارج کیپٹن علی شیر کی نگرانی میں سائنس نمائش پر جو تجربات پیش کئے گئے۔ وہ یہ تھے۔

الیکٹرک سائرن (ساجد شریف)، گیسٹ انٹرٹینر (صدیق فرخ اور وقار) نوستاروں کا کھیل (آصف چھٹہ اور وقار) بجلی گھر کا ماڈل (حسیب اعظم اور شہزاد محمود) لڑاکا طیارہ (فہیم عامر)۔ مقناطیسی کرین (عامر سکندر)۔ ٹریفک سگنل (شفقت اور ندیم خالد)۔ ٹرانسمیٹر (ثاقب جہانگیر)۔ الیکٹرک آرگن (ثاقب جہانگیری)۔ نمائش کا افتتاح وی سی او ایس جنرل خالد محمود عارف نے کیا۔

۱۹۸۵-۸۶ء

اس سال کلب نے کیپٹن محمد اقبال (فزکس) اور کیپٹن محمد سالار (کیمسٹری) کے زیرنگرانی نئے پرانے ۲۵ پروجیکٹ نمائش کے لئے پیش کئے۔

Sound Operated Lights (کیڈٹ منوچہر) روبوٹ جو چھ سوالوں کے جواب دیتا تھا۔ (صہیب بھٹی)۔ کوئز بورڈ (نوید اور ندیم)۔ نجومی (Fortune Table) (ثاقب جہانگیر)۔ انٹرکمیونیکیشن سیٹ (مبین اور شہباز)۔ ڈجٹ گھڑی الارم کے ساتھ (ندیم خالد)۔ ریڈیو ریسیور (شہزاد)۔ وائر اینڈ لوپ ریسیور (صہیب بھٹی)۔ Coloured Liquids Magic (عاصم سلمان) شرماتی گڑیا (عامر شہزاد)۔ پانی میں جلنے والی گیس (اورنگ زیب) کیمیکل گارڈن پانی میں (طاہر اقبال)۔ اس نمائش کا افتتاح سالانہ تقریب کے مہمان خصوصی وزیراعلیٰ پنجاب میاں نواز شریف نے کیا۔

۱۹۸۶-۸۷ء

اس سال کلب نے کیپٹن عباس کی نگرانی میں ۲۱ نئے و پرانے تجربات پیش کئے۔ بیالوجی، فزکس اور کیمسٹری کے شعبوں نے تعاون کیا۔ خاص خاص آئیٹم یہ تھے۔

روبوٹ، ڈسکو لائٹس، وائرلیس سوئچ، پیری سکوپ، سپیروبیل، تھری ٹون سائرن، میلوڈی سائرن، تھرمل پاور پلانٹ، کوئز بورڈ، فارچون وہیل، ایمپلی فائر، ریڈیو سیٹ، ہائیڈروفین، ڈجٹ واچ، ٹچ الارم، آٹومیٹک سوئچ، ڈانسنگ لائٹس، ایف ایم ٹرانسمیٹر، شارٹ سرکٹ ٹرانسمیٹر

۱۹۸۷-۸۸ء

نمائش کی سالانہ کمیٹی کے صدر میجر مقبول احمد تھے۔ اراکین کمیٹی کیپٹن سبطین عباس، کیپٹن محمد اقبال خاں، کیپٹن محمد اقبال منور، مسٹر لطیف عباس تھے۔ نمائش میں ۴۰ کیڈٹس نے حصہ لیا۔ لیب اسسٹنٹ مسٹر مقدس علی اور مسٹر عبدالرشید معاون رہے۔ دشمن پر بمباری کرتے ہوئے جہاز دکھایا گیا۔ یہ واحد پروجیکٹ تھا جس میں لوگوں نے دلچسپی لی۔ برگلر الارم، ڈمرو اچ، بجلی گھر، بلشنگ ڈول (شرمانے والی گڑیا) بھی قابل ذکر تھے۔

۱۹۸۸-۸۹ء

آفیسر انچارج میجر احمد امین احسن علوی، معاون آفیسرز میجر محمد اسلم، کیپٹن محمد اقبال خاں، کیڈٹ پریذیڈنٹ محمد فہیم، تقریباً تمام سال سائنس کلب کے ممبرز کچھ نہ کچھ کرتے رہے۔ کالج کی سالانہ تقریب کے موقع پر کلب نے جو تجربات پیش کئے وہ یہ تھے۔

تھری ٹون سائرن، روبوٹ، میڈیم ویو ریڈیو سیٹ، ٹچ سوئچ اٹامک ماڈل، میجک کلر، اسٹیم وہیل، واٹرل، کیمیکل گارڈن، میجک ایگ، ڈانسنگ بال، ایکوریم۔

کلب کے پریذیڈنٹ کے علاوہ مندرجہ ذیل کیڈٹس نے تیاری میں خصوصی حصہ لیا۔ حنیف اللہ، کامران احمد نواز، عبداللہ بخاری، عاطف عمران، فراست سردار، مسٹر راشد علی اور مسٹر مقدس علی کا تعاون بھی حاصل رہا۔

نئے کلب

۱۹۷۳ء میں ایروماڈلنگ کلب کھلا۔ ۱۹۸۵-۸۶ء کے سیشن سے کمپیوٹر کلب کا آغاز ہوا۔ اس سے کالج تربیت کے نئے دور میں داخل ہوا۔

ایروماڈلنگ کلب

کیپٹن شعیب احمد کی سرکردگی میں ایروماڈلنگ کلب ۱۹۷۳ء میں شروع کیا گیا تھا۔ اس سال اس کی کاوشیں سائنس کی نمائش کیساتھ دکھائی گئیں۔ ۱۹۷۴ء کے سالانہ تقسیم انعامات کے موقع پر کلب نے اپنی چیزوں کی نمائش کا علیحدہ انتظام کیا۔ کلب کے ایک ممبر سکندر اقبال نے ۳۶ انچ کے ہوائی جہاز کو ایندھن سے اڑانے کے پروجیکٹ پر کام بھی کیا جو بروقت تیار نہ ہوسکا۔ ۱۹۷۵-۷۶ء کے سیشن میں کلب خاصا فعال رہا۔ کلب کی سرگرمیوں میں زیادہ تر نویں اور دسویں کے طلباء نے حصہ لیا۔ عظمت شفیع اور عامر حفیظ نے پرانے ماڈلوں کی مرمت کی، شاہد افضل اور ندیم اختر نے لکڑی کے بیکار ٹکڑوں سے اسکائی ہاک اور میراج طیاروں کے خوبصورت ماڈل بنائے۔ خوشنود حسین نے بہت باریک تفصیلات کے ساتھ ایئرپورٹ کا ماڈل بنایا جسے نمائش میں بہت پسند کیا گیا۔ نمائش میں برقی قوت سے چلنے والے ماڈلز اور گلائیڈر اڑائے گئے۔

۱۹۷۶ـ۷۷ء

نگران کیپٹن رضاء الرحمٰن

اس سال پانچ ینگ شیریز، فخر، منوچہر، متین، ریاض اور محمد علی نے کلب کی سرگرمیوں میں بھرپور شرکت کی اور پرانے ممبرز خوشنود، ندیم شاہد کے ساتھ ایروماڈلنگ روم کو چارٹوں، خاکوں، اسکیچوں، ماڈلز اور کٹ سے نئی لک دی اور بالساوڈ کا ٹروجن ۲۸ پلاسٹک کا سیبر اور ایف ۸۶ سالانہ تقریب پر نمائش کے لئے پیش کئے۔ کلب کے پانچ سینئر ممبرز شاہد، ندیم، خوشنود، عظمت اور عامر نے نومبر میں لاہور کی ساتویں قومی قائداعظم اسکاؤٹس جمبوری کے ایروماڈلنگ مقابلے میں شرکت کی اور تیسری پوزیشن حاصل کی۔

۱۹۷۷ـ۷۸ء

نگران کیپٹن رضا الرحمٰن

اس سال کلب نے بالساوڈ کے دوسیسنا جہاز جوڑے اور ڈوری سے ۱۰۳۳سی سی پاور انجن کے ساتھ اڑائے۔ کلب کو ۱۰۲۵سی سی، ۲۰۵سی سی کے پاور انجن بھی حاصل ہوئے۔ سینئرز میں سے عزیز، صادق، ریاض، منوچہر اور شیرنیز میں سے عامر خاں، شجاعت راٹھور، نوید، طاہر، زاہد اور نعیم کی کارکردگی قابل تعریف تھی۔

۱۹۷۸ـ۷۹ء

نگران کیپٹن طاہر احمد

کلب نے یکم مارچ کو سالانہ تقریب پر حسب سابق ایروماڈلنگ کی نمائش کی۔ پاور ماڈل ہوائی جہاز اڑانے کا منصوبہ پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچ سکا۔

۱۹۷۹ـ۸۰ء

نگران کیپٹن طاہر احمد

اس سیشن میں کلب نے دونمائشوں کا اہتمام کیا۔ ایک اکتوبر ۱۹۷۹ء میں اولڈ بوائز ری یونین کے موقع پر، دوسری سالانہ تقسیم انعامات کی تقریب پر دونوں مواقع پر مہمان خصوصی جنرل محمد اقبال نے نمائش کا افتتاح کیا۔

۱۹۸۱ـ۸۲ء

نگران کیپٹن طاہر احمد اس سال کلب نے بالساوڈ کے مختلف اقسام کے ہوائی جہازوں کے آٹھ ماڈلوں کی نمائش کی۔ سال کے اختتام پر ایروماڈلنگ کلب فائن آرٹس سینٹر کے ماتحت کر دیا گیا اور فائن آرٹس ہال میں نئے ماڈلوں پر کام شروع ہو گیا۔

۱۹۸۳ـ۸۴ء

نگران مرزا عبدالطیف

اس سال ڈائریکٹر فائن آرٹس اینڈ ہابیز سینٹر مسٹر مرزا عبداللطیف کی سرکردگی میں کلب نے سٹیک ماڈلز، ورکنگ ماڈلز گلائیڈرز، پاور ڈیونٹس اور جیٹ پاورڈ ماڈلز تیار کئے۔ کلب نے ۳۰ ماڈلز نمائش کے لئے پیش کئے۔ ثاقب مرزا ۱۵ ہوائی جہاز، حارث احمد ۸ ہوائی جہاز، حارث حمید ۵ ہوائی جہاز، ندیم اختر ۲ گلائیڈرز، فخر عباس دو گلائیڈرز، سلیم احمد خان ایک گلائیڈر، اظہر شاہ ایک مگ ۲۰۔

ثاقب مرزا نے ۱۵ کے قریب جہاز تیار کئے۔ اس کے علاوہ بہت سے اپنے ذاتی جہاز بھی کلب کی نذر کئے جو آج بھی کلب میں موجود ہیں۔ آرٹس گیلری کے قیام کے بعد یہ جہاز اس میں منتقل کر دیئے گئے۔ جو آج بھی وہاں دیکھے جا سکتے ہیں۔

۱۹۸۴ـ۸۵ء

نگران مرزا عبدالطیف

گزشتہ سال سے پرانی پالیسیوں کی تبدیلی کے باعث ہابیز کو خصوصی اہمیت حاصل ہو گئی۔ چنانچہ نئی پالیسی کے تحت ہر ہابی کے منتظم کیڈٹس ہی میں سے مقرر

کیئے گئے۔اس وقت کے لحاظ سے زیادہ تجربہ کار کیڈٹس جہانگیر اور حارث احمد ہی تھے۔ چنانچہ انہیں منتظم مقرر کیا گیا۔ان کی تفصیل یہ ہے:

آرگنائزر ثاقب جہانگیر مرزا، اسسٹنٹ آرگنائزر حارث احمد، سیکرٹری زاہد ممتاز، اسسٹنٹ سیکرٹری یاسر منیر۔

ہوائی جہاز اور گلائیڈرز بنانے والے کیڈٹس یہ تھے:

فہیم اعظم، ابرار حسین، وقاص لطیف، محمد افتخار، زاہد ممتاز، شوکت رضا، عتیق سخاوت، شاہد ناصر، اعجاز احمد، عمران افسر، ندیم اختر، حارث حمید، اظہر شاہ، امجد پرویز، احسن محمود، زاہد اختر، نعیم محمود، طارق اور علی رضا۔

ثاقب مرزا نے پندرہ، حارث احمد نے دس، یاسر منیر نے دس ہوائی جہاز بنائے۔ زاہد ممتاز نے ۵ گلائیڈرز بنائے۔

۸۶۔۱۹۸۵ء

نگران مسٹر مرزا عبدالطیف

کیڈٹ آرگنائزر حارث احمد سیکرٹری یاسر منیر، جوائنٹ سیکرٹری زاہد ممتاز اس سال کی نمائش کے لئے یاسر خالد نے ۱۳ اسٹیٹک ماڈل ۶۰ گلائیڈرز اور ۶ فلائنگ پلین بنائے۔ یاسر منیر بٹ اور زاہد ممتاز نے چار چار جہاز بنائے، دوسرے کارکن جنہوں نے ایک ایک دو چیزیں بنائیں یہ تھے۔

علی اسد، ضیاء الدین، ندیم ارشاد، ذوالفقار علی، نوید قادر، اظہر شاہ

۸۸۔۱۹۸۷ء

نگران مسٹر مرزا عبدالطیف، کیڈٹ آرگنائزر آصف بودلہ۔

اس سال بھی کلب نے فائن آرٹس سینٹر کے زیر اہتمام اپنی سرگرمیاں جاری رکھیں اور سالانہ نمائش کے موقع پر ۴۵ ماڈل نمائش کے لئے پیش کیے۔ جن لڑکوں نے زیادہ ماڈل بنائے۔ وہ یہ تھے:

آصف بودلہ نے خصوصی طور پر پہلی مرتبہ ۸ فٹ کا پاورڈ انجن ہوائی جہاز بالساوڈ سے تیار کیا یوں جہاز سازی میں بڑے پراجیکٹس کا آغاز ہوا۔ یوم والدین کے موقع پر مہمان خصوصی ایئر چیف حکیم اللہ خان نے اسے بہت سراہا اور خصوصی گرانٹ دینے کا وعدہ کیا۔ انہی کے ایما پر کلب کے ممبران نے رسالپور اکیڈمی کو بھی وزٹ کیا۔ اس سال میجر رضاء الرحمٰن بھی کلب میں آکر شامل ہوئے۔ رسالپور اکیڈمی کا وزٹ ان کی سربراہی میں مکمل ہوا۔

کمپیوٹر کلب

۱۹۸۶ء میں کالج میں کمپیوٹر کلب سے شروع کیا گیا۔ ہر کلاس سے چند لڑکے منتخب کیے گئے۔ انہیں پروگرامنگ کی ابتدائی تربیت بھی دی گئی۔ اس سال آفیسر انچارج کیپٹن سیف اللہ تھے۔ ۸۸۔۱۹۸۷ء کے سیشن میں کلب کے انچارج کیپٹن عطا محی الدین چشتی مقرر ہوئے، ۱۹۸۷ء میں کلب میں مائیکرو ٹربو (Micro Turbo) کا اضافہ ہوا۔ ۱۹۸۸ء میں کلب کے پاس کموڈور ۶۴ کے دو سیٹ مائیکرو ٹربو کا ایک سیٹ Epson PCJT Floppy Disc Type کے پانچ سیٹ Epson-PCJT Hand Disc Type کے دو سیٹ اور Epson-Ex 1000 (Printers) کے تین سیٹ تھے۔ دسمبر ۱۹۸۷ء کی سالانہ تقریب پر کلب نے اپنی پروگرامنگ کا مظاہرہ کیا۔ جن میں مہمان خصوصی جنرل اختر عبدالرحمٰن نے خصوصی دلچسپی کا اظہار کیا۔

کلب نے آفیسرز کے لئے ایک تربیتی کورس کا اہتمام بھی کیا۔ ۸۸۔۱۹۸۷ء سے کلب نے کیڈٹس کے ریکارڈز اور لائبریری کو کمپیوٹرائز کرنے کا پروجیکٹ شروع کیا۔ ۸۹۔۱۹۸۸ء میں آفیسر انچارج کیپٹن عطاء محی الدین چشتی رہے کیڈٹ پریذیڈنٹ آفتاب اکبر تھے۔ کمپیوٹر کلب کی ہفتہ وار سرگرمیاں کم و بیش پابندی سے جاری رہیں کلب آفیسرز اور ان کی فیملیز میں بھی مقبول رہا۔ کلب نے چار چار ہفتے کے ابتدائی کورس آفیسرز اور ان کے بچوں کے لئے چلائے۔ کچھ کیڈٹس نے بھی کلب سے استفادہ کیا۔ کلب نے سالانہ تقریب پر نمائش کا اہتمام کیا۔ کیڈٹس کی پرسنل فائلوں کی کچھ پروگرامنگ کی گئی۔ کلب کی منصوبہ بندی جاری ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ کیڈٹس اس ٹیکنالوجی سے استفادہ کر سکیں۔

پرانے کلب

ہر دور کی اپنی تربیتی ترجیحات ہوتی ہیں۔ جن کا تعین کرنے میں کچھ دخل وسائل کا اور کچھ حالات کے رخ کا ہوتا ہے۔ بہر حال کچھ ہابیز ایسی تھیں جو آزادی

کے بعد کے دس پندرہ سالوں میں کافی مقبول یا کم از کم جاری تھیں یا ان کا رواج بہت کم ہو گیا تھا۔ اس لئے آہستہ آہستہ ختم ہو گئیں مثلاً شکار کلب، گارڈننگ (باغبانی) بک بائنڈنگ، فشنگ (Fishing)، سینو کلب، سائیکلنگ، میوزک کلب، رائڈنگ اینڈ روئنگ۔

شکار کلب

شکار کلب ۱۹۴۷ء سے پہلے بھی مقبول تھا۔ داستان علم و عمل حصہ اوّل میں ۹۹۲ ہارون جان نے ۱۹۴۵ء میں رسالدار میجر راؤ عبدالوہاب خان اور صوبیدار گلاب سنگھ کے ساتھ شکار پر جانے کا ذکر کیا ہے جب کمانڈانٹ کرنل سٹیپنگ نے کہا تھا کہ ان کو ذبیحہ کا شکار بھیجا جائے۔

تربیت ۵۲-۱۹۵۱ء میں ۱۶۰۶ کیڈٹ آفیسر محمد یونس نے دسمبر ۱۹۵۱ء میں ڈومیلی کے علاقے میں اے او راؤ وہاب ہی کی سرکردگی میں ہڑیال کے شکار کی روداد لکھی ہے۔

۱۹۵۲-۵۳ء

شکار کلب کو دوبارہ منظم کیا گیا۔ مسٹر سلطان حسین شمسی کو کلب کا انچارج مقرر کیا گیا۔ مہینہ میں کم از کم ایک بار شکار کلب شکار کی مہم پر نکلتا تھا۔ دسمبر ۱۹۵۲ء میں خود کمانڈانٹ کرنل رفیق شکار پارٹی کے ساتھ رسول ہیڈ ورکس کی طرف گئے۔ ۱۷۰۰ راجہ افضل، ۱۵۲۳ کاظم، ۱۶۸۶ لطیف بھی پارٹی میں شریک تھے۔ واپسی پر کمانڈانٹ نے ملائی گیت بھی سنائے۔

۱۹۵۵-۵۶ء

کالج لائبریری میں شکار پر نئی کتابوں کا اضافہ کیا گیا۔ شکار پر چیف انسٹرکٹر میجر ولی اللہ نے لیکچر دیئے اور ایک مہمان مقرر مسٹر حمید گیم وارڈن کینیا نے شکار کے بارے میں کینیا میں اپنے تجربات بیان کئے۔ انہوں نے مزید کہا کہ شکاری کا کیریکٹر پیٹرن ہی اور ہوتا ہے جرأت دلاوری کے علاوہ، شکاری ہمدرد، فراخ دل اور خوش باش انسان ہوتا ہے۔ دوستوں کا دوست، اس کی صحت اچھی اور عمر بھی زیادہ ہوتی ہے وغیرہ وغیرہ۔ اس لئے ہر جواں مرد کی پہلی ہابی شکار ہونا چاہیے۔ پہلی شکار پارٹی نومبر ۱۹۵۵ء میں دوسری اور تیسری فروری ۱۹۵۶ء میں شکار پر نکلی۔ ہفتہ کی سہ پہر کو باہر جاتے اور اتوار کی شام کو واپس آتے ہوئے زیادہ تر مرغابیاں ان کا نشانہ بنیں۔ ۲۲ لڑکے شکار کلب کے ممبر تھے۔ مسٹر شمسی آفیسر انچارج تھے۔ چیف انسٹرکٹر میجر ولی اللہ بھی ساتھ جاتے تھے۔

۱۹۵۶-۵۷ء

صوبیدار عبدالغفار کی نگرانی میں شکار پارٹی نے اس سال تین ٹرپ کئے۔ ایک ہیڈ رسول کی طرف اور دوسرا مرالہ ہیڈ ورکس پر تیسرے ٹرپ میں ۵۰ مرغابیاں ماریں۔ سیکرٹری ۲۰۲۴ محمد رفیق فرسٹ ایئر تھے۔

۱۹۵۷-۵۸ء

آفیسر انچارج لیفٹیننٹ شمسی، سیکرٹری ۲۰۶۰ قربان حسین

۱۲ کیڈٹس نے لیفٹیننٹ شمسی کی سرکردگی میں مرغابیوں کی شوٹنگ میں حصہ لیا۔

۱۹۵۸-۵۹ء

آفیسر انچارج کیپٹن ایم انور، سیکرٹری حسن اختر

شکار کلب نے پانچ ٹرپ مرالہ ہیڈ ورکس پر کئے اور ہر بار کم از کم تیس تیس مرغابیاں ماریں۔ کالج نے ضروری ٹرانسپورٹ مہیا کی۔

۱۹۵۹-۶۰ء

آفیسر انچارج لیفٹیننٹ ایس ایم الیاس، سیکرٹری شربت خان محسود

شکار کلب تین بار مرالہ، ڈک شوٹنگ کے لئے اور ایک بار ڈومیلی کی طرف ہڑیال کے شکار کے لئے گیا۔ مرالہ میں تو مرغابیوں نے تعاون کیا۔ ہڑیالوں نے شکاریوں سے بندوق کی گولی کے ذریعے رابطہ کو پسند نہیں کیا۔ اور یوں شکاریوں کو خالی ہاتھ واپس آنا پڑا۔

۶۱-۱۹۶۰ء

شکار کلب خاصا متحرک رہا۔شکار پارٹیاں دارا پور، ڈومیلی، رسول اور جگو ہیڈ ورکس کی طرف شکار کے لئے جاتی رہیں۔

۷۹-۱۹۷۸ء

شکار کلب مسٹر لطیف عباسی کی نگرانی میں چھ ایئر گنوں اور ایک ۲۲. رائفل سے کافی مصروف رہا۔اس سال بھی آٹھ کیڈٹس کلب کے ممبر تھے۔جگو، منگلا اور رسول ورکس تک کلب نے سال میں چھ ٹرپ کئے۔

۸۸-۱۹۸۷ء

میجر سلیم راحت شکار کلب کے آفیسر انچارج مقرر ہوئے۔

گارڈننگ

گارڈننگ یا باغبانی شروع سے سکول کے کری کیولم کا حصہ تھی۔اس لئے ہر ہاؤس کے ساتھ ایک قطعہ اراضی باغبانی کے لئے بھی مخصوص تھا۔یہ باغبانی ویک اینڈز پر ہوتی تھی۔ہر پلاٹون کا قطعہ علیحدہ ہوتا تھا۔اس کو پھلواری اور کچن گارڈن دونوں مقاصد کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔

۴۸-۱۹۴۷ء

اس سال باغبانی کا ریکارڈ آکنلک ہاؤس کے حوالے سے ملتا ہے جہاں پورے ہاؤس نے اس مشغلے میں دلچسپی لی اور اپنے کچن گارڈن سے ہاؤس کے لئے ان ڈور گیمز کا سامان اور چند گراموفون ریکارڈز بھی خریدے۔

۴۹-۱۹۴۸ء

آکنلک ہاؤس کے کچن گارڈن سے ۱۰۰ روپے کی آمدن ہوئی۔ہاؤس میں بھی گارڈننگ ہاؤس آفیسر کیپٹن اسماعیل کی ذاتی دلچسپی سے خوب پھلی پھولی۔

۵۱-۱۹۵۰ء

برڈ وڈ ہاؤس میں باغبانی کو ہاؤس افسر کیپٹن اسماعیل نے مزید پھیلایا۔

۵۳-۱۹۵۲ء

باغبانی برڈ وڈ ہاؤس اور آکنلک ہاؤس میں زیادہ انہماک سے جاری رہی۔اسکین ہاؤس اور رابرٹس ہاؤس کے پاس موزوں جگہ کی کمی تھی۔اس سال مارچ کے اواخر میں گارڈننگ کلب کی طرف سے ایک پھول میلہ کا اہتمام کیا گیا۔جس میں پھولوں کی تصویروں کی نمائش اور پھولوں پر مبنی موسیقی کا پروگرام بھی شامل تھا۔

۵۷-۱۹۵۶ء

اس سال گارڈننگ کو بھی نئی زندگی ملی اور اس کے ساتھ یہ پالیسی بھی کہ گارڈننگ کو صرف ایک ہابی رکھا جائے اور بجائے کچن گارڈننگ کے فلاور گارڈننگ پر توجہ دی جائے۔

۵۷-۱۹۵۶ء

تمام ہاؤسوں میں پھول اگانے پر زور رہا۔تاہم پھولوں اور پھلوں کی بہتات میں مسز کارنیلئس میٹرن کا باغیچہ سب پر بازی لے گیا۔

۵۸-۱۹۵۷ء

آفیسر انچارج مسٹر مظہر علی خان تھے۔پھولوں کے مقابلے سے کالج میں کیسی بہار آئی تھی۔اس بات کا اندازہ مظہر صاحب کی درج ذیل رپورٹ سے ہوسکتا ہے۔

The unspoken rhythm of the colourful flowers often reminds one of the mysteries of the skylark. In every

nook and corner roses speak of their beauty. The noteworhty beautiful spores are the frontal decoration of the Houses. The magic-woven sight of the flower-beds so lovingly laid out by the young hands of the students, is most pleasing for a visitor.

۵۹-۱۹۵۸ء

اس سال بھی آفیسر انچارج مظہر علی خان ہی رہے۔ نئے ہاؤس آباد ہونے سے باغبانی اور پھول پھلنے کے نئے مواقع پیدا ہوئے۔ دونوں نئے ہاؤسوں کے جونیئر لڑکے بڑے شوق سے چمن بندی کرتے رہے۔

۶۲-۱۹۶۱ء

ٹیپو ہاؤس اور اورنگ زیب ہاؤس دونوں جونیئر ہاؤسوں میں گارڈننگ بہت مقبول رہی۔ ہاؤسوں کے سامنے کے لان اور ان کی چمن بندی لڑکوں نے ہی کی۔

۶۷-۱۹۶۳ء

دونوں نئے ہاؤسوں میں باغبانی کا یہ سلسلہ چلتا رہا۔

۶۸-۱۹۶۷ء

شیر شاہ ہاؤس جونیئر ہاؤس کے طور پر شروع ہوا تو وہاں باغبانی بلکہ چمن آرائی کو بڑے اہتمام سے جونیئر طلباء میں جمالیاتی ذوق کو ابھارنے اور ہاتھ کے کام سے کردار کی تربیت کے ذریعہ کے طور پر شروع کیا گیا۔ ویک اینڈ پر یہ کام ہاؤس ماسٹر لڑکوں کے ساتھ مل کر کرتے تھے۔ شیر شاہ ہاؤس کے تربیتی پروگرام میں پھول اگانے اور سنوارنے کو خاصی اہمیت حاصل تھی۔

۱۹۷۶ء میں قائداعظم کے صد سالہ جشن پیدائش کے موقع پر شیر شاہ ہاؤس نے قائد کی یاد میں پاکستان کی تعمیر کی علامت کے طور پر وہ قطعہ زمین جو ہاؤس اور کالج کے مین گیٹ کے درمیان ہے (جہاں ریسپشن آفس ہے) اپنے ہاتھوں سے ہموار کیا۔ لان بنایا۔ کیاریاں بنائیں۔ اسی طرح ۱۹۷۷ء میں اقبال کے صد سالہ جشن پیدائش کے موقع پر ہاؤس نے ایک اور قطعہ زمین (ہاؤس اور کیفے ٹیریا کے درمیان) کو گل وگلزار بنایا۔

اس کے بعد بھی باغبانی کبھی کبھار جونیئر ہاؤسوں محمود غزنوی اور بابر ہاؤس (۸۴-۱۹۸۳ء) میں ہوتی رہی۔ لیکن ایک مستقل ہابی کی حیثیت سے اسکا رواج ختم نہیں تو کم ضرور ہو گیا۔

بک بائنڈنگ

بک بائنڈنگ کو ایک ہابی کے طور پر ۵۳-۱۹۵۲ء کے سیشن میں شروع کیا گیا۔ مسٹر ایوب خان اس کلب کے نگراں تھے۔ نومبر ۵۶-۱۹۵۵ء میں اس ہابی کو بھی زندہ کیا گیا۔ مسٹر ایوب اس کے نگراں رہے۔ پیشہ ور جلد ساز کی خدمات جلد سازی کے لئے حاصل کی گئیں۔ جو طلبا کو فن سکھاتا تھا۔ رضا کارانہ طور پر کلب کے چند طالب علم کام کرتے رہے۔ ان کے نام یہ ہیں:

رضا شاہ عظیم، سرور، اشرف، ظفر عالم، نذیر، غضنفر، مظفر، اعظم افضل، زمان، معروف، اکرم، نور زمان اور نسیم۔

۵۷-۱۹۵۶ء

بک بائنڈنگ کلب کی رکنیت میں کمی ہوئی۔ جس کی وجہ سے ماہر جلد ساز کی خدمات جاری نہ رہ سکیں۔ البتہ ممبران کو اجازت دی گئی کہ بوقت ضرورت بک بائنڈنگ روم میں بائنڈنگ کرسکتے ہیں۔

۵۹-۱۹۵۸ء

بک بائنڈنگ روم کیلئے رابرٹس ہاؤس کے خالی ہونے پر ایک کمرہ الاٹ کیا گیا۔ کلب میں اس سال حاضری بہت ہی کم رہی اور کلب اس سال دم توڑ گیا۔

رائڈنگ اور رونگ (Rowing) کلب

رائڈنگ کلب اے او راؤ عبدالوہاب کی سرکردگی میں ۵۳-۱۹۵۲ء کے سیشن میں شروع ہوا۔ نومبر ۱۹۵۲ء کی سالانہ رپورٹ میں کمانڈانٹ لیفٹیننٹ کرنل رفیق نے کہا:

In connection with the new hobbies of riding and rowing, we have already put up a case for 10 horses and two boats and have been assured of a favourable consideration on the part of the higher authorities.

۷۸-۱۹۷۷ء

ایک طویل عرصے کے بعد رائڈنگ مقامی اے ٹی رجمنٹ اور ۱۷ اے ٹی رجمنٹ کے تعاون سے دوبارہ شروع کی گئی۔ ۹ فروری ۱۹۷۸ء کو سالانہ جلسہ تقسیم انعامات کے موقع پر کیپٹن کریم حیدر بخاری کی قیادت میں ۱۸ کیڈٹس نے رائڈنگ کے کرتبوں کا مظاہرہ کیا۔ کیڈٹ ممتاز ٹوانہ نے نشانہ بازی کا شاندار مظاہرہ کیا۔ ریاض اعظم نے گھوڑے پر ساڑھے چار فٹ کی رکاوٹ عبور کی۔ فخر الاسلام، اشرف گل نے ان رکاوٹوں کے مظاہرہ میں حصہ لیا۔

فشنگ

فشنگ کو بھی ایک ہابی کے طور پر ۵۳-۱۹۵۲ء میں شروع کیا گیا۔ مسٹر عبدالقدوس اکاؤنٹنٹ جو اس فن کے ماہر تھے، اس ہابی کے آفیسر انچارج مقرر کئے گئے۔

۵۶-۱۹۵۵ء

اس ہابی کی رکنیت تازہ کی گئی۔ ۱۲ سینئر لڑکے ممبر تھے۔ کالج نے مچھلی کے شکار کا سامان مہیا کیا۔ اتوار کے اتوار یہ لوگ مہاشیر کی تلاش میں نکلتے تھے۔

۵۷-۱۹۵۶ء

یہ سال فشنگ کے لئے اچھا رہا۔ نیا سامان خریدا گیا۔ نہر اپر جہلم کی فشنگ تو سوکھی گئی۔ رسول ہیڈ ورکس پر سو سے اوپر مچھلیاں ہاتھ لگیں سیکرٹری ۲۰۶۵ اے کے ایم شمس الزمان تھے۔

۵۸-۱۹۵۷ء

فشنگ کم ہوئی اراکین صرف دو بار ہیڈ کی طرف گئے۔

۵۹-۱۹۵۸ء

آفیسر انچارج لیفٹیننٹ میر کرامت اللہ تھے۔ سیکرٹری ۲۱۳۰ میر سرفراز تھے۔ نہر اور دریا میں فشنگ کے ساتھ ٹرپ ہوئے۔ مچھلی کم ہاتھ لگی۔ زیادہ مزہ آؤٹنگ کا آیا۔ اس کے بعد ۷۳-۱۹۷۱ء کے عرصے میں کچھ فشنگ ہوئی۔ پھر یہ سلسلہ سرد پڑ گیا۔

۷۶-۱۹۷۵ء

سید افتخار حسین شاہ کی نگرانی میں فشنگ کلب ایک بار پھر فعال ہوا۔ آٹھ آٹھ کیڈٹس دو بار جگو ہیڈ ورکس تک گئے۔ گھنٹوں کے صبر آزما انتظار کے بعد مچھلیاں پکڑ کر وہیں پکا کھا کر لطف اندوز ہوئے۔

۷۷-۱۹۷۶ء

نہر اپر جہلم اور جگو ہیڈ ورکس پر فشنگ کے چار ٹرپ ہوئے۔ مسٹر افتخار حسین شاہ نگران تھے۔

۷۹-۱۹۷۸ء میں بھی پیش رفت ہوئی۔ ہر دوسرے ہفتے باری باری ہر ہاؤس سے ۸ لڑکے آؤٹنگ فشنگ کے لئے گئے۔ فشنگ اور آؤٹنگ کو ملایا گیا۔ جگو ہیڈ ورکس فشنگ اسپاٹ رہا۔

سائیکلنگ

یہ ہابی ۱۹۵۶ء میں شروع ہوئی۔ کالج سٹور میں گہرے سبز رنگ کی ۱۲ سائیکلیں رکھی گئیں۔ جمعہ اور اتوار کو باہر نکالی جاتیں۔ جگو، جاتلی، منگلا، رسول ہیڈ ورکس تک آتے جاتے۔

۱۹۵۷_۵۸ء

تربیت میں ۲۰۳۲ محمد یونس نے جاتلی کے ٹرپ کا حال لکھا ہے۔ آٹھ لڑکوں کے گروپ کے ساتھ مسٹر شفیق احمد بھی گئے۔ ۲۸ فروری ۱۹۵۸ء کو چھ لڑکوں نثار، اقبال، یامین، عابد، سلطان حیدر اور دو استادوں لیفٹیننٹ شفیع اور لیفٹیننٹ شاہد محمد احمد نے منگلا تک سائیکلنگ کی۔

۱۹۵۸_۵۹ء

دس دس لڑکوں کے چار چار گروپوں نے باری باری لاہور، میر پور، چکوال اور راولپنڈی تک سائیکلنگ کی۔

۱۹۵۹_۶۰ء

ایم جی ہاؤس کے ۱۰ لڑکے سائیکلوں پر منگلا اور لالہ موسیٰ آئے گئے۔

۱۹۶۶_۶۷ء

ویک اینڈز پر اورنگ زیب ہاؤس کی سائیکلنگ جاری رہی۔

۱۹۶۸_۶۹ء

ٹیپو ہاؤس کے سینئر لڑکے ویک اینڈ پر کھاریاں اور منگلا رسول، ہیڈ ورکس تک سائیکلنگ کرتے رہے۔ کلب سیکرٹری ہونے کا امتیاز، ممتاز سائیکلسٹ، منیر اکبر کو حاصل تھا۔

۱۹۷۲_۷۳ء

سائیکلنگ کلب کو نئی زندگی ملی۔ مسٹر محمد اشرف شرف آفیسر انچارج مقرر ہوئے۔ ۲۶ اپریل ۱۹۷۲ء کو رسول تک سفر کیا۔

۱۹۷۳_۷۴ء

مسٹر اشرف شرف نے چار ٹرپ کرائے۔ (۱۳ مئی جاتلی، کھوہار، ۲۷ مئی جگو ہیڈ، ۴ نومبر دینہ، ۱۸ نومبر ۱۹۷۳ء) ڈرل میں طلباء پی ٹی شوز اور کالج یونیفارم، کھانا پکانے کا سامان، ٹرانزسٹر، کیمرہ اور پنکچر لگانے کا سامان ہمراہ لے جاتے اور ڈسپلن سے آتے جاتے۔ آفیسر انچارج کے علاوہ بھی کوئی استاد ہمراہ ہوتا۔ ہر ہاؤس سے تین تین کیڈٹس اور ہر بار نئے کیڈٹس ہوتے تھے۔

۱۹۷۵_۷۶ء

لیفٹیننٹ رضاء الرحمٰن کی نگرانی میں رسول ہیڈ اور منگلا ڈیم کے دو ٹرپ کئے گئے۔ دونوں میں ۴۰ میل فاصلہ طے کیا۔

۱۹۷۶_۷۷ء

کیپٹن رضا ہی کی رہنمائی میں ۳۱ کیڈٹس منگلا فورٹ تک آئے گئے۔

۱۹۷۷_۷۸ء

سینئر ہاؤسوں کے علاوہ مرکزی ٹرپ فروری ۱۹۷۸ء میں رسول تک گیا۔ ۳۰ کیڈٹس نے کیپٹن رضا الرحمٰن کی نگرانی میں ۴۰ میل فاصلہ طے کیا۔

مکینوکلب

ٹیپو سلطان اور اورنگ زیب ہاؤس کے ۵۹۔۱۹۵۸ء کے سیشن میں جونیئرز کے لئے مکینو کلب شروع کیا گیا۔ دونوں جونیئر ہاؤسوں کے لئے پندرہ مکینوسیٹ مہیا کئے گئے۔ ۶۰۔۱۹۵۹ء میں نگران لیفٹیننٹ احسان الحق تھے۔ مکینوسیٹوں کی کمی کی وجہ سے کلب کی رکنیت ۱۵ تک محدود رہی۔ منصوبہ یہ تھا کہ کلب کی اپنی ورکشاپ ہو ۶۱۔۱۹۶۰ء میں نگران لیفٹیننٹ احسان الحق ہی رہے۔ کلب نے اسکاؤٹس میلہ اور آمرڈ فورسز (جہلم) میں نمائشیں لگائیں۔

شطرنج/چیس (Chess) کلب

فروری ۱۹۵۶ء میں شطرنج کو ہابی بنایا گیا۔ ابتداء میں تین ممبر تھے۔ مسٹر اے اے شمیم استاد ریاضی کلب کے پہلے انچارج تھے۔

میوزک کلب

۱۹۴۸ء کے اواخر میں کالج کے فائن آرٹس اینڈ کلچرل سینٹر کے ایک حصے کے طور پر شروع ہوا۔ کالج کے استاد موسیقار بنگالی کیپٹن منظور الرحمٰن اس کے پہلے انچارج تھے۔ انہی نے میوزک کی باقاعدہ تربیت شروع کی تھی۔ ۱۹۵۰ء میں ان کے تبادلے کے بعد مسٹر حیدری نے اس شعبہ میں بھی نگرانی شروع کر دی۔ وہ خود بھی مشرقی اور مغربی میوزک میں خاصا ادراک رکھتے تھے۔ کئی ساز استادانہ مہارت سے بجاتے تھے۔ ۱۹۵۴ء سے مسٹر شفیق احمد بھی اس شعبے سے منسلک ہو گئے۔ وہ بانسری خوب بجاتے تھے۔ ۶۱۔۱۹۵۹ء کے عرصے میں میجر عبدالعزیز ہاشمی بھی اس کلب میں ساز و آہنگ کا جادو جگاتے رہے۔ ایک میوزک ماسٹر، ماسٹر عنایت کی خدمات بھی کلب نے حاصل کیں۔ کلب کالج کے سالانہ کنسرٹ کے موقع پر بہت فعال رہتا تھا۔ مجموعی نگرانی مسٹر حیدری ہی کی رہی۔ ۱۹۶۹ء کے اواخر میں مسٹر حیدری ریٹائر ہوئے۔ چند سال کے بعد ۷۳۔۱۹۷۲ء کے سیشن میں دوسری ہابیز کے ساتھ ساتھ میوزک کلب کو بھی حیات نو ملی۔ اور مسٹر شفیق احمد میوزک کلب کے آفیسر انچارج مقرر ہوئے۔ ایک جز وقتی میوزک ٹیچر کا بندوبست کیا گیا۔ پرانے سازوں کی مرمت ہوئی کچھ نئے ساز خریدے گئے۔ کلب نے ہارمونیم اور بینجو سکھانے کی کلاس شروع کی۔ اور ایک شب موسیقی کا اہتمام کیا۔ جس میں زیادہ تر ساز بجائے گئے۔ کلب نے کالج بینڈ اور کالج آرکیسٹرا شروع کرنے کی منصوبہ بندی شروع کی۔

☆☆☆☆☆

باب دوم

اسپورٹس

اسپورٹس کا جائزہ

کالج کے کری کیولم میں پی ٹی، ڈرل اور اسپورٹس شروع دن سے شامل تھے۔ ۱۹۲۶ء سے کنگ جارج رائل انڈین ملٹری سکول جہلم وجالندھر کے بانی سپرنٹنڈنٹ لیفٹیننٹ کرنل ریڈفورڈ کے ایما پر انٹر کے جی اسکولز (جہلم وجالندھر) اسپورٹس کے سالانہ ٹورنامنٹ کا آغاز ہوا۔ (اس کا فلیگ آف آنر بھی ان ہی کا عطا کردہ تھا) اس ٹورنامنٹ کے اجراء سے اسپورٹس کی مقبولیت اور معیار میں اضافہ ہوا۔ اس ٹورنامنٹ میں ہاکی، فٹ بال، باسکٹ بال، کشتی اور کراس کنٹری کے مقابلے شامل تھے۔ ملٹری اسکول جہلم کی ہاکی ٹیم نے شروع سے امتیازی کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ اس کی ایک وجہ اس زمانہ میں پنجاب رجمنٹل سینٹر جہلم چھاؤنی میں انڈین آرمی ہاکی کے سالانہ مقابلے بھی تھے۔ جن میں انڈیا کی نامی گرامی ٹیمیں حصہ لیتی تھیں۔ ان مقابلوں میں دھیان چند، جیسے ہاکی کے جادوگروں کو کھیلتے ہوئے دیکھا جاتا۔ بلکہ ان کے ساتھ کھیلنے اور کوچنگ لینے کا موقع بھی ملتا۔

۱۹۳۹ء کی جنگ عظیم کی وجہ سے انٹرسکول مقابلے معطل ہوئے تو ۱۹۴۰ء سے کالج میں باکسنگ شروع ہوئی اور ۱۹۴۱ء سے پنجاب سینٹر کی بوائز کمپنیوں سے باکسنگ کے مقابلے شروع ہوئے۔ ۱۹۹۴ء میں دہلی میں کالج نے آل انڈیا بوائز ٹیم باکسنگ کا اعزاز تمام کنگ جاج ملٹری کالجوں اور پرنس آف ویلز کالج دہرہ دون سے جیتا اور اس اعزاز کو ۱۹۴۶ء تک برقرار رکھا (جب تک کہ یہ مقابلے جاری رہے تھے) ۱۹۴۶ء میں جب دوبارہ انٹر کے جی کالجز اسپورٹس شروع ہوئے تو ملٹری کالج نے اپنے قدیمی حریف کے جی آر کالج جالندھر کو ہرا کر اور ہاکی کی ٹرافی جیت کر اس کھیل میں اپنی روایتی برتری کو برقرار رکھا۔ اس زمانہ میں اسپورٹس خصوصاً باکسنگ کو ٹریننگ کے ستون کی حیثیت حاصل تھی۔ کمانڈانٹ باکسنگ کی تربیت اور مقابلوں کی بذات خود نگرانی کرتے تھے۔ اسی پرفارمنس کی بنیاد پر کیڈٹس کو عہدے دیئے جاتے تھے۔

اسپورٹس کے مقابلے انٹر پلاٹون (ونگ) اور انٹر کمپنی (ہاؤس) کی بنیاد پر ہوتے تھے۔ دسمبر ۱۹۴۲ء میں سوئمنگ پول بننے پر سوئمنگ کو بھی کریکٹر ٹریننگ کے لئے باکسنگ کے برابر اہمیت دی گئی۔ سوئمنگ جاڑوں میں بھی جاری رہتی تھی۔ جاڑوں میں سورج نکلنے سے پہلے ٹھنڈے یخ پانی میں کمانڈانٹ کرنل اسٹینگ کے کیڈٹ آفیسرز کے ساتھ سوئمنگ کرنے کو ایک legendary حیثیت حاصل ہو چکی تھی۔ اس دور کی تربیت کا اپنا فلسفہ اور سٹائل تھا۔

اس تمہید کے بعد ۱۹۴۷ء سے کالج کی اسپورٹس سرگرمیوں کا سال بہ سال جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔

۱۹۴۷_۴۸ء

ٹی او کیپٹن عبدالمجید خالد، اسپورٹس سیکرٹری کیڈٹ آفیسر ۹۳۰ منصب دار خان

اگست ۱۹۴۷ء کے بعد چند ماہ ایک لحاظ سے تنظیمی بحران کے تھے۔ حالات اور ٹریننگ کے پروگرام کو معمول پر آتے آتے کچھ وقت لگا۔ اسپورٹس کی نئی ٹیموں نے بننے اور سیٹ ہونے میں بھی کچھ وقت لیا۔ چنانچہ فٹ بال، ہاکی، والی بال، باسکٹ بال اور باکسنگ میں لیگ سسٹم پر انٹر پلاٹون مقابلے جونیئر کمپنیوں کے لئے اور انٹر کمپنی لیگ سسٹم پر ہاؤس مقابلے ہوئے۔ ان کھیلوں میں سینیئر چیلنج کے مقابلے دوسرے ٹرم کے آخر شروع ہوئے۔ کالج نمبر ۹۳۰ کیڈٹ آفیسر منصب دار، کیڈٹ آفیسر ۱۴۸۶ منظور حسین نے فٹ بال میں، ۸۹۳ محمد نواز نے والی بال میں محمد سرور اور عبدالجبار نے باسکٹ بال میں امتیازی کارکردگی کا مظاہرہ کیا اور باکسنگ میں ۱۹۵۱ فضل الرحمان اور ۱۱۹۹ محمد یعقوب نمایاں رہے۔ اس سال کا کراس کنٹری کپ بنارس خان نے ۳ میل کا فاصلہ ۱۹ منٹ ۱۵ سیکنڈ میں دوڑ کر جیتا۔ ۱۰۶۳ حسن اختر ۱۴۸۶ء منظور حسین دوسرے اور تیسرے نمبر پر آئے۔ اتھلیٹکس کے انٹر پلاٹون مقابلہ میں ۹۳۰ منصب دار، ۷۵۱ فضل الرحمان ممتاز رہے۔

کیڈٹس اور اسٹاف کے میچ

آزادی کے بعد کھیلوں کی نئی اسپرٹ کا مظاہرہ مارچ ۱۹۴۸ء کے شروع میں فٹ بال اور ہاکی کے ان دو میچوں سے ہوا۔ جو ہیڈ بوائے الیون اور چیف انسٹرکٹر الیون کے درمیان کھیلے گئے۔ ان میچوں کا چیلنج کیڈٹس نے دیا۔ جوان کے استادوں نے، خوش دلی سے قبول کیا۔ فٹ بال ٹیم میں کمانڈانٹ میجر زیدی، کیپٹن ابراہیم اور لیفٹیننٹ رحیم نے اپنے جوہر دکھائے۔ ہاکی ٹیم کی کپتانی چیف انسٹرکٹر کیپٹن وزیر خان ملک نے خود کی۔ کیپٹن ثناء اللہ، لیفٹیننٹ رحیم اور کمانڈانٹ میجر زیدی نے مقابلہ خوب کیا۔ دونوں میچ کیڈٹ آفیسرز نے جیتے۔ لیکن وہ مقصد حاصل ہوگیا۔ جس کے لئے یہ میچ کھیلے گئے تھے۔

بیرونی ٹیموں سے مقابلے

اس سال کالج، باکسنگ کا فلیگ آف آنر پانچ سال تک جیتنے کے بعد، اپنے پرانے حریف، فرسٹ پنجاب رجمنٹل سینٹر سے ہار گیا

فٹ بال

کالج کی فٹ بال ٹیم نے فرسٹ پنجاب کو ہرا کر اپنا لوہا منوایا لیا۔ والی بال میں بھی ملٹری کالج جہلم کا پلہ بار بار بھاری رہا۔

ہاکی

کالج کی ہاکی ٹیم نے اپنی روایتی کارکردگی کا معیار برقرار رکھا اور پی اے وی اور پی آر سی اور فرینڈز کلب جہلم سے بار بار کی نبرد آزمائی میں باقی رکھا۔ لیکن اس سال کا سب سے دلچسپ اور سنسنی خیز ہاکی میچ ۱۴ پیرا بریگیڈ سے ہوا۔ بریگیڈیر شیر علی خان سینٹر ہاف کھیل رہے تھے۔ بہت سخت مقابلہ تھا۔ میچ دیکھنے کے لئے جہلم گیریژن کے دوسرے سینئر افسروں کے علاوہ اسٹیشن کمانڈر کرنل دوفرائی بھی آئے تھے۔ پیرا بریگیڈ کے تین بینڈ میچ کے دوران نغمہ سرا رہے۔ لڑکوں نے اپنی ٹیم کو بک اپ کر کے اپنا برا حال کرلیا۔ آخر کاران کی حوصلہ افزائی رنگ لائی۔ ۹۳۰ منصب دار اور ۱۳۰۵ حق نواز نے میچ کے آخری لمحات میں دو گول کر کے پیرا بریگیڈ کی ٹیم کو سنبھلنے کا موقع نہیں دیا۔ ریفری نے میچ ختم ہونے کی سیٹی بجادی۔ منصب دار اور حق نواز کو سب سے زیادہ شاباش خود بریگیڈیئر شیر علی خان نے دی۔

۱۹۴۸ـ۴۹ء

ٹی او عبدالمتین۔ (کالج نمبر ۶۴۴)

اس سال کھیلوں کی تنظیم کے سلسلہ میں یہ نیا تجربہ کیا گیا کہ کھیلوں کی تنظیمی مرکزیت کو ختم کر کے ہر ہاؤس کو کھیل کا ضروری سامان دے کر اور اسپورٹس گراؤنڈ الاٹ کر کے اپنی اسپورٹس سرگرمیوں کو خود منظم کرنے کا موقع دیا گیا۔ صرف کالج کی اے ٹیموں کا پروگرام پی او نے اپنے ہاتھ میں رکھا۔

انٹر پلاٹون اور انٹر ہاؤس مقابلے

حسب دستور دونوں ٹیموں کے مقابلے جاری رہے۔ انٹر پلاٹون مقابلوں میں فٹ بال میں ۱۰۵۶ محمد شریف، ہاکی میں ۸۹۳ ایس سی اور اکرم اور باسکٹ بال میں کیڈٹ آفیسر رحمت شاہ کی کارکردگی امتیازی رہی۔ انٹر ہاؤس ہاکی برڈوڈ ہاؤس نے، فٹ بال رابرٹس ہاؤس نے، والی بال برڈوڈ ہاؤس نے اور باسکٹ بال رابرٹس ہاؤس نے جیتی۔ کراس کنٹری کپ آکنلک ہاؤس نے حاصل کئے۔ ۱۴۸۵ کارپورل منظور احمد نے ساڑھے چار میل کا فاصلہ ۲۴ منٹ ۸ سیکنڈ میں طے کر کے پہلی پوزیشن حاصل کی۔ ۱۳۹۱ کارپورل محمد صادق بھی ۲۴ منٹ ۲۳ سیکنڈ میں دوڑ کر دوسرے نمبر آیا۔

بیرونی مقابلے

کالج کی فٹ بال کی کامیابیوں کا گراف خاصا اونچا نیچا ہوتا رہا۔ زمیندار کالج گجرات کو ایک کے مقابلے میں چار گول سے ہرایا۔ افغان کلب سے مقابلہ برابر رہا۔ ۱۳ لانسرز سے دو گولوں سے ہارے۔ لیکن سب سے بری شکست انجینئرنگ اسکول ہیڈ رسول کے ہاتھوں کھائی۔

ہاکی

ہاکی میں کالج ٹیم لوکل ٹیموں کو ہراتی رہی۔ انجینئرنگ سکول کو بھی مقابلے میں صفر ایک سے شکست دی۔ (گوفٹ بال کی شکست کا حساب برابر نہیں ہوا)۔ ہاکی الیون کا اصل مقابلہ ۱۳۔ لانسرز سے ہوا جس میں شامل ایک اولڈ بوائے کیپٹن شہزاد نے اپنے پرانے کالج کو ایک کے مقابلے میں تین گولوں سے ہرانے میں خاص کردار ادا کیا۔ والی بال میں کالج کے مقابلے زیادہ تر سی ایم ایچ جہلم اور فرسٹ پی آر سی سے ہوئے۔ اور حریف ٹیمیں بہتر ثابت ہوئیں۔

کرکٹ

کیپٹن ابراہیم کی کاوشوں سے کالج میں کرکٹ ۱۹۴۸ء میں ہابی کے طور پر شروع کی گئی۔ وہی کرکٹ کلب کے روح رواں تھے۔ اتوار کے اتوار اتھلیٹکس گراؤنڈ میں اسٹاف اور کیڈٹس یہ نیا کھیل کھیلتے نظر آتے۔ مقامی کلبوں سے میچ بھی ہوتے۔ اس سال کا اہم میچ سی ایم اے جی راولپنڈی الیون کے ساتھ فروری ۱۹۴۹ء میں ہوا۔ اور وہ پینتالیس رنز سے جیت گئے۔ ایم سی الیون کی کپتانی کیڈٹ آفیسر منیر احمد نے کی۔ وائس کپتان محمد مشتاق تھے۔

باکسنگ

اس سال کالج کی باکسنگ ٹیم نے آل پاکستان انٹر سروسز بوائز باکسنگ چمپئن شپ میں حصہ لیا۔ یہ مقابلے ۴ اپریل ۱۹۴۹ء کو راولپنڈی میں شروع ہوئے۔ کالج نے مقابلوں کے پہلے راؤنڈ میں ۱۲ ایف ایف آر اور ۱۵ پی آر سی کو شکست دی۔ لیکن فائنل میں ۱۵ پی آر سی سے ۲ پوائنٹس پر مات کھا گئے۔ تاہم مہارت کے لحاظ سے ٹیم نے اپنی برتری کا لوہا منوایا اور ۲۳۲ الانس کارپورل امام دین نے موسٹ سائنٹیفک باکسر آف دی ٹورنامنٹ کا کپ حاصل کیا۔

کبڈی اور کشتی

یہ غیر سرکاری اسپورٹس تاریخ کے استاد برڈووڈ ہاؤس ماسٹر کیپٹن محمد اسماعیل کی سرپرستی میں ہابی کے طور پر خاصے مقبول تھے۔ ان کا اصل مرکز تو برڈووڈ ہاؤس تھا۔ لیکن دوسرے ہاؤسوں کے لڑکے بھی اتوار اور چھٹی کے دن برڈووڈ ہاؤس کے اکھاڑے میں نظر آتے اس سال یوم میلادالنبیؐ کے موقع پر پریڈ گراؤنڈ میں اوپن ایئر لنچ ہوا اور اس کے بعد کبڈی کے بھرپور مقابلے ہوئے۔ اس تقریب کا تاریخی اختتام کیپٹن محمد اسماعیل اور نئے سویلین استاد مسٹر شہاب الدین کی تاریخی کشتی سے پورا ہوا۔ جو اس زمانے کے کیڈٹس کبھی نہیں بھول سکتے۔ ہر راؤنڈ کے شروع میں کیپٹن اسماعیل جس جارحانہ انداز سے گھورتے ہوئے آگے بڑھتے تھے اور شہاب الدین صاحب جس انداز سے خم ٹھونک کر دعوت مبارزت دیتے تھے وہ منظر دیدنی تھا۔ اکھاڑے کے گرد کھڑے لڑکوں نے تالیاں بجا بجا کر اور اپنے اپنے ہیروز کو اردو، پنجابی، انگریزی میں بک اپ کر کے آسمان سر پر اٹھا لیا۔ آدھا گھنٹہ کشتی جاری رہی۔ آخر میں کمانڈانٹ کرنل زیدی نے مداخلت کر کے کشتی برابر کر کے چھڑا دی۔

۱۹۴۹ـ۵۰ء

ٹی او کیپٹن عبدالمتین، اسپورٹس سیکرٹری ایس سی او ۱۰۱۱ عبدالجبار

اس سال بھی کھیل ہاؤس کی سطح پر منظم کئے گئے۔ چاروں ہاؤسوں کو دنوں کے حساب سے فٹ بال، ہاکی، والی بال گراؤنڈز الاٹ کر دی گئی تھیں۔ ہاؤس اسپورٹس سیکریٹری اپنا پروگرام کالج اسپورٹس سیکرٹری کو دے دیتے تھے۔ اسپورٹس کے مقابلے انٹر پلاٹون اور انٹر کمپنی (ہاؤس) کی سطح پر جاری رہے۔ اس سال سے کرکٹ کو بھی انٹر ہاؤس مقابلوں میں شامل کیا گیا اور اس کے لئے چمپئن شپ کپ جہلم گیریزن چوتھی فیلڈ رجمنٹ کے سی او لیفٹیننٹ کرنل جے ایم فلپس نے پیش کیا۔

پیش کش کی تقریب کا آغاز گیریزن کے ساتھ میچ سے ہوا۔ اس دوران کالج بینڈ نغمہ سرا رہا۔ چاندی کا بڑے سائز کا کپ کمانڈانٹ کو پیش کرتے ہوئے تالیوں کی گونج میں کرنل فلپس نے کہا

This cup will represent, for all times to come, the sincere good will of one of the many parent units for her babies who will prove that the child is the father of the man.

بیرونی مقابلے

اس سال فٹ بال کی ٹیم ہیڈ بوائے عبدالجبار کی کپتانی میں بہت مضبوط رہی۔ کمانڈانٹ کرنل زیدی اور ٹی او کیپٹن متین بھی ٹیم میں کھیلتے تھے۔ سول کے

فرینڈز کلب اور افغان کلب سے میچوں کے علاوہ اس کا یادگار مقابلہ بلوچ رجمنٹ کی ٹیم سے ہوا۔ جسمانی ڈیل ڈول میں مہمان ٹیم بہت بہتر تھی۔ اس بناء پر وہ جیتی۔ تاہم مہارت اور تربیت میں کالج کی ٹیم کا پلہ بھاری رہا۔

ہاکی

اس سال ہاکی الیون نے انٹر سروسز ہاکی چمپئن شپ میں حصہ لیا اور جہلم گیریزن کی دو مضبوط ٹیموں فیلڈ کمپنی اینڈ فرسٹ پی آر سی کو شکست دے کر کالج نے جہلم گیریزن کی راولپنڈی زون میں نمائندگی کی اور ایک بہت سنسنی خیز مقابلے میں سگنل رجمنٹ سینٹر کی ٹیم سے ایک کے مقابلے میں دو گول سے مات کھائی۔ ہاکی الیون میں کمانڈانٹ کرنل زیدی اور ٹی او کیپٹن عبدالمتین کے کھیلنے سے ٹیم کا مورال اونچا رہا۔

باکسنگ

انٹر اسٹیشن باکسنگ چیمپئن شپ میں سال بھر کالج کے Lilliputian باکسرز کا مقابلہ پنجاب کے Gullivers سے ہوا۔ جیسا کہ توقع تھی مہارت اور قد کی اونچائی اور ہاتھ کی لمبائی اور پٹھوں کی سختی اس میں غالب آئی۔

کالج نے، کالج انٹر سروسز باکسنگ چیمپئن شپ منعقدہ راولپنڈی میں بھی اپنی باکسنگ ٹیم شرکت کے لئے بھیجی۔ ٹیم کے شیر آرمی فائنل تک بھی پہنچے۔ لیکن یہاں پھر ان کے سامنے آر پی ای کے پہاڑ کھڑے تھے۔ ایسے کہ ان Gullivers کو جھک کر ایم سی کے شیروں کو مکے مارنا پڑتے تھے۔ ایک بار پھر وہی داستان دہرائی گئی۔ بہر حال مقابلہ خوب کیا، کوئی ناک آؤٹ نہیں ہوا۔ کسی نے بار بار ڈک نہیں کیا۔ کالج کرکٹ الیون کا جہلم کے سول کلبوں کے علاوہ سال کا سب سے دلچسپ میچ جی ایچ کیو کی ٹیم کے ساتھ ہوا۔ جس کا فیصلہ آخری اوور کی آخری گیند پر ہوا۔

۵۱-۱۹۵۰ء

ٹی او، کیپٹن محمد علی میکھاری۔

تمام اسپورٹس انٹر پلاٹون سینیئرز، جونیئرز اور انٹر (کمپنی) ہاؤس کی بنیاد پر جاری رہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر ہاؤس سے ہر میجر کھیل میں پانچ ٹیمیں حصہ لیتی تھیں۔ ایک کمپنی ہاؤس میں ہر پلاٹون سے دو ٹیمیں ایک سینئر ایک جونیئر اور ایک ہاؤس کی بنیاد پر ہوئی تھی۔ اس طرح ایک ہاؤس سے پانچ ٹیمیں بنتی تھیں۔ چنانچہ عملاً تمام ہاؤس تقریباً سب کھیلوں اور اسپورٹس کے مقابلوں میں حصہ لیتا تھا۔ بعض کھیل صرف انٹر ہاؤس بنیاد پر تھے۔ جیسے کرکٹ جو ۱۹۴۹ء سے انٹر ہاؤس مقابلوں میں شامل کی گئی۔

۵۲-۱۹۵۱ء

اس سال بھی کھیلوں کا غیر مرکزی نظام کامیابی سے جاری رہا۔

بیرونی مقابلے

ستمبر ۱۹۵۰ء میں کیپٹن متین کے تبادلے پر ان کی جگہ سرو قد اور سمارٹ کیپٹن محمد علی میکھاری نے لی جو کیپٹن متین کی طرح خود بھی بہت اچھے اسپورٹس مین تھے۔

فٹ بال

کالج کی فٹ بال الیون نے جہلم ڈسٹرکٹ چیمپئن شپ جیت کر راولپنڈی میں انٹر زون مقابلہ میں بھی حصہ لیا۔ گو انٹر زون جیت نہ سکی لیکن انٹر زون تک پہنچنے کا اعزاز ضرور حاصل کیا۔

ہاکی

اس سال کالج ہاکی ٹیم اسٹیشن کی ٹیموں میں سے مضبوط تر ٹیم بن کر ابھری۔ جہلم اسٹیشن کی ٹیموں کو ہرا کر صرف فرینڈز کلب جہلم سے مات کھائی۔ آل پاکستان آرمی ہاکی ٹورنامنٹ کیمبلپور میں ہوا۔ کالج نے پہلے راؤنڈ میں آر پی اے کو ایک گول سے شکست دی جو رائٹ ان ۱۳۳۴ ارشید نے بڑی خوبصورتی سے ہٹ کیا۔ دوسرے راؤنڈ میں گو آر پی اے نے دو کے مقابلے میں تین گول کر کے شکست کا بدلہ لے لیا۔ لیکن ایم سی ٹیم نے اپنا سکہ ضرور جما دیا۔ چنانچہ ایم سی ٹیم کے چار کھلاڑی

راولپنڈی ڈویژن میں منتخب کیے گئے۔

کرکٹ

کالج کی کرکٹ ٹیم نے لوکل ٹیموں کے ساتھ کھیل کے علاوہ دو اور اہم میچ کھیلے۔ اکاؤنٹنٹ جنرل ملٹری اکاؤنٹس کی ٹیم مئی ۱۹۵۰ء میں یہاں آئی۔ ایچی سن کالج سے اکتوبر ۱۹۵۰ء میں مقابلہ ہوا۔ کیپٹن ابراہیم چیف انسٹرکٹر کے علاوہ ۱۵۵۲ محمد مشتاق، ۱۵۰۵ تنویر اور اقبال نے ان مقابلوں میں قابل ذکر کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔

والی بال

جہلم اسٹیشن کی ٹیموں سے والی بال کے تین میچوں میں کالج کا پلہ بھاری رہا۔ دراز قد اور پھرتیلے ۱۳۷۴ محمد گل نے تیز سکور کرنے کا ریکارڈ قائم کیا۔

باکسنگ

کالج نے اس سال بھی انٹر سروسز بوائز باکسنگ ٹورنامنٹ میں شرکت کی لیکن ۱۶ پنجاب سے مات کھائی۔ وجہ ظاہر ہے کہ نئی ترجیحات کی روشنی میں کالج میں باکسنگ کی ٹریننگ کو وہ مرکزی حیثیت حاصل نہیں رہی تھی۔ جو دور سٹیبنگ میں تھی۔

۱۹۵۱ـ۵۲ء

ٹی او کیپٹن اعجاز نبی

انٹر پلاٹون اور انٹر ہاؤس کھیلوں کے مقابلوں کے علاوہ باہر کی ٹیموں سے جو نبرد آزمائی کی گئی، اس کی تفصیل یہ ہے۔

فٹ بال

فٹ بال الیون نے لوکل یونٹوں کو ہرا کر ایریا چیمپئن شپ جیتی۔

ہاکی

ہاکی الیون کی کارکردگی اس سال بھی بہتر رہی۔ کالج نے ہاکی ایریا چیمپئن شپ شیلڈ حاصل کی اور راولپنڈی ڈویژن کی ٹیم کی طرف سے انٹر سروسز کی ٹیم میں کالج کے چار کھلاڑی کھیلے۔

باکسنگ

باکسنگ ٹیم نے جہلم کی فرسٹ پنجاب اور چودہ پنجاب کی ٹیموں کو شکست دے کر ایریا چیمپئن شپ تو جیت لی لیکن انٹر سروسز بوائز باکسنگ ٹورنامنٹ میں اپنے پرانے حریف ۱۶ پنجاب سے پھر مات کھا گئی۔ ایریا چیمپئن شپ کی کالج ٹیم یہ تھی:

۱۴۰۱ لانس کارپورل عبدالغفور، ۱۳۹۵ سی او محمد امیر خان ۱۵۰۰ کمپنی سارجنٹ محمد صفدر، ۱۵۰۱ کیڈٹ محمد سلیم، ۱۶۴۶ لانس کارپورل عبدالغفور، ۱۷۱۳ لانس کارپورل عبداللہ، ۱۷۹۸ کیڈٹ سجاد حسین، ۱۶۸۹ سارجنٹ محمد نذیر، ۱۴۹۶ لانس کارپورل فضل حسین، ۱۵۲۰ کیڈٹ محمد اعظم اس ٹیم کو حوالدار پہلوان خان نے تربیت دی تھی۔ اس ٹیم کا فوٹو مئی ۱۹۵۲ء کے تربیت میں شائع ہوا۔

اتھلیٹکس

حسب دستور اتھلیٹکس کے مقابلے انٹر پلاٹون کی بنیاد پر ہوئے۔ اس کا مطلب ہے کہ چار ہاؤسوں کی آٹھ ٹیموں نے مقابلہ میں حصہ لیا۔ اس طرح تین چوتھائی کالج اتھلیٹکس کے میدان میں اترا۔ اسی مقابلہ نے ریکارڈ بنائے جن کی تفصیل یہ ہے:

۱۶۱۱ کیڈٹ سی ایس ایم جی اے خان جیولن تھرو ۸۲ فٹ، ۱۴۰۴ کیڈٹ کارپورل امیر افسر ڈسکس تھرو ۸۲ فٹ، ۱۷۰۹ لانس کارپورل منور حسین لانگ جمپ ۱۸ فٹ ۸ انچ، ۱۶۴۰ کارپورل عبدالحفیظ ہائی جمپ ۵ فٹ ۳ انچ، ۱۴۶۹ سی ایس ایم محمد منظور ایک میل، ۴ منٹ ۴۹ سیکنڈز، ۱۷۶۱ عبدالحق ۱۰۰ گز، ۱۱.۵ سیکنڈز۔

کراس کنٹری

انٹر پلاٹون کراس کنٹری سینئرز اور جونیئرز کی بنیاد پر ہوئی۔سینئرز کو پانچ میل کا فاصلہ اور جونیئرز کو اڑھائی میل طے کرنا تھا۔

باسکٹ بال

اس سال کا سب سے دلچسپ اسپورٹ فیچر اسٹاف اور کیڈٹس کے درمیان باسکٹ بال کا میچ تھا۔جس میں کیپٹن اسماعیل کے جارحانہ انداز اور لیفٹیننٹ راؤ عبدالوہاب کے فقروں نے حاضرین کو بہت محظوظ کیا۔

سینئرز، جونیئرز

۱۹۴۵ء سے کالج میں ایک پورا جونیئر ہاؤس رابرٹس ہاؤس تھا۔جس میں پانچویں سے آٹھویں تک کیڈٹس رکھے گئے تھے۔یہ ساتویں اور آٹھویں پلاٹون تھے۔ان کے تربیتی اسپورٹس مقابلے علیحدہ ہوتے تھے۔۱۹۴۸ء کے اوائل میں زیدی صاحب کے زمانہ میں یہ جونیئر سیکشن توڑ دیا گیا اور تین سیکشنوں کی ہر پلاٹون میں ایک جونیئر سیکشن بنا دیا گیا۔اس طرح اپریل ۱۹۴۸ء سے انٹر پلاٹون مقابلے دوسطحوں پر شروع ہوئے۔انٹر کمپنی یا انٹر ہاؤس بدستور جاری رہا۔

۱۹۵۲ـ۵۳ء

ٹی او کیپٹن اعجاز نبی، اسپورٹس سیکرٹری ۱۳۳۴ محمد رشید

یہ سیشن کالج میں ہمہ گیر ہماہمی اور نصابی وہم نصابی سرگرمیوں میں نئی تحریک اور تجدید کا باعث تھا۔چنانچہ اس کی لہریں اسپورٹس کے دائرے میں بھی محسوس کی گئیں۔

پی ٹی اور ڈرل

دسمبر جنوری میں پی ٹی پریڈ کلاس کے دوران شفٹ کردی گئی۔ڈرل صرف سینئرز کے لئے مخصوص رہی۔

اتھلیٹکس

اتھلیٹکس کے مقابلے سال میں دوبار کردیئے گئے اور مقابلوں کو تین گروپوں ۱۴ سال سے کم، ۱۴ سے ۱۶ اور ۱۶ سے اوپر کی عمر کے گروپوں میں تقسیم کیا گیا۔

باکسنگ

۸۰ پونڈ سے زیادہ وزن کے ہر لڑکے کے لئے باکسنگ لازمی کردی گئی اور وسیع پیمانے پر دوراؤنڈ انفرادی باکسنگ ٹورنامنٹ شروع کرایا گیا۔

سوئمنگ

پانی کی کمی کی وجہ سے سوئمنگ کی ترقی مستقل طور پر جاری نہیں رہ سکی۔

رائڈنگ اور کشتی رانی (Rowing)

رائڈنگ اور روئنگ کو ایک ہابی کے طور پر جاری کرنے کے لئے ۱۰ گھوڑوں اور ۲ کشتیوں کا کیس جی ایچ کیو کی منظوری کے آخری مراحل میں داخل ہوا۔

بیرونی اسپورٹس سرگرمیاں

مئی ۱۹۵۲ء میں پی ٹی سکواڈ نے چکوال کے ریکروٹنگ میلہ میں مظاہرہ کیا اور خصوصی انعام حاصل کیا۔۱۴ اگست ۱۹۵۲ء کو کالج کے ڈرل دستہ نے جہلم اسٹیشن کی یوم آزادی کے فلیگ مارچ میں حصہ لیا اور اسٹیشن کمانڈر نے اس دستے کو مارچ پاسٹ کا بہترین دستہ قرار دیا۔انٹر سروسز سوئمنگ چیمپئن شپ کے لئے راولپنڈی زون کی ٹیم میں کالج کے ایک پیراک کو شامل کیا گیا۔

بیرونی اسپورٹس مقابلے

فٹ بال میں کالج نے ۴۷۴ آرمی انجینئرز، ۱۴ پنجاب رجمنٹل سینٹر اور فرسٹ پنجاب رجمنٹل سنٹر کو ہرا کر جہلم اسٹیشن چیمپئن شپ جیتی، لیکن فٹ بال میں اس سال کا اہم ترین اعزاز یہ تھا، کہ کالج نے پہلی بار پنجاب یونیورسٹی فٹ بال ٹورنامنٹ میں حصہ لیا اور اسلامیہ کالج گوجرانوالہ کو صفر کے مقابلہ میں ایک گول سے، گورنمنٹ کالج کیمبلپور کو صفر کے مقابلے میں چھ گول سے اور گورڈن کالج کو صفر کے مقابلے میں تین گول سے ہرا کر نارتھ زون ٹرافی حاصل کی۔ ان ٹورنامنٹس کے علاوہ کالج فٹ بال الیون نے ۷ بلوچ، ۳/ ۱۲ ایف ایف آر، ۴/ ۱۴ پی آر، ای این آر اور گورنمنٹ کالج چکوال سے دوستانہ میچ کھیلے اور ہر ایک کو اس کے حصے کے گول فراخدلی سے دیئے۔ آخر الذکر کے حصے میں آٹھ گول آئے۔

ہاکی

کالج نے اس سال پھر اسٹیشن ہاکی چیمپئن شپ جیتی۔ سخت ترین مقابلہ فرسٹ پنجاب سے ہوا۔ جس سے فائنل میں دو بار برابر رہے۔ آخر میں فیصلہ پنلٹی اسٹروکس پر ہوا۔ ہوم گراؤنڈز پر زمیندار کالج گجرات، راولپنڈی ٹیلی گراف کلب، ای ایم ای ورکشاپ راولپنڈی، ۷ بلوچ، ۳/ ۱۲ ایف ایف آر آر، گورنمنٹ کالج چکوال سے دوستانہ مقابلہ ہوئے۔ جہلم شہر کے فرینڈز فائٹرز، اور ٹائیگرز کلب سے تقریباً ہر ہفتے میچ ہوئے۔ کوئی دن ایسا نہیں جاتا تھا کہ جب فٹ بال الیون کو باہر کسی نہ کسی ٹیم سے نبرد آزمائی کا موقع نہ ملتا ہو۔

باکسنگ

اس سال باکسنگ میں بھی نمایاں پیش رفت ہوئی اور نومبر ۱۹۵۲ء میں کالج نے پاکستان ریلویز کے گریفنز انسٹیٹیوٹ لاہور کے زیر اہتمام بوائز اور جونیئر چیمپئن شپ کے مقابلوں میں پہلی بار حصہ لیا۔ کالج بوائز اور جونیئرز دونوں نے چیمپئن شپ شیلڈز اور ۱۳ انفرادی ٹرافیاں جیتیں۔

نومبر ۱۹۵۲ء کے فائنل میں مہمان خصوصی میجر جنرل اعظم خان نے سٹیمنا اور مہارت دونوں کو سراہا اور بعد میں خصوصی ضیافت سے نوازا۔ ٹورنامنٹ ۱۰ نومبر کو شروع ہوا تھا۔ پہلے روز کالج نے نو فائٹس جیتیں۔ جن میں سے دو ناک آؤٹ بھی شامل تھے۔ دوسرے روز کے جی باکسرز کے کارنامے اخباروں میں چھپے تو لاہور چھاؤنی کے سب آفیسرز مع اپنی فیملیز کے اپنے لٹل ہیروز کو دیکھنے آئے اپنے دو ہفتے کے قیام میں باکسنگ کا دستہ لاہور میں گھومتے پھرتے خاص و عام کی توجہ کا مرکز رہا۔ واپسی پر ان کے استقبال کے لئے کالج کا بینڈ اور پورا کالج گیٹ سے نہر کے کنارے تک دو طرف لائن اپ تھا۔ مین گیٹ پر کمانڈانٹ بہ نفس نفیس اپنے لٹل ہیروز کو مبارک باد دینے کے لئے موجود تھے۔

اس کامیابی میں ٹیم کے کوچ حوالدار پہلوان کی شب و روز بڑی لگن سے کوچنگ کو بھی بڑا دخل تھا۔ دونوں ٹیمیں باکسرز پر مشتمل تھیں۔ جن میں مندرجہ ذیل افراد شامل تھے:

۱۵۰۰ محمد صفدر، ۱۵۲۰ محمد اعظم، ۱۳۹۵ محمد امیر، ۱۵۹۱ مجید سالم، ۱۴۹۶ افضل، ۱۶۸۱ سلطان قالب، ۱۶۸۹ محمد نذیر، ۱۷۹۸ سجاد حسین، ۱۶۴۶ عبدالغفور، ۱۷۱۳ عبداللہ، ۱۶۸۶ محمد لطیف، ۱۳۵۹ فضل الرحمٰن۔

اتھلیٹکس

جہلم اسٹیشن بوائز اتھلیٹک میٹ میں کالج نے زبردست کامیابی حاصل کی اور ریکارڈ قائم کئے۔

۱۰۰ میٹرز ۱۳۳۴ سی اورشید احمد ۴، ۱۱ سیکنڈ، ۲۰۰ میٹر، ۱۷۶ کیڈٹ عبدالحق ۲، ۲۴ سیکنڈ، ۴۰۰ میٹرز ۱۴۴۰ سی ایس ایم محمد رفیق ۵۶ سیکنڈ، ۸۰۰ میٹرز ۱۵۱۴ کارپورل محمد افضل ۲ منٹ ۵۸ سیکنڈ، ایک میل ۱۵۱۴ کارپورل محمد افضل ۴ منٹ ۵۸ سیکنڈ، ہائی جمپ ۱۶۴۰ کارپورل عبدالحفیظ ۵ فٹ ۴ انچ، لانگ جمپ ۱۶۸۹ سی او محمد نذیر ۱۸ فٹ ساڑھے نو انچ، ہاپ سٹیپ اینڈ جمپ ۱۶۴۰ کارپورل عبدالحفیظ ۳۸ فٹ ۳ انچ، شاٹ پٹ ۱۵۲۸ سی ایم ایس محمد عنایت ۲۴ فٹ، ڈسکس تھرو ۱۶۸۹ سی او محمد نذیر ۱۲۰ فٹ ۴ انچ۔

۱۹۵۳ـ۵۴ء

ٹی اوکیپٹن اعجاز نبی خاں

سوئمنگ

اس سال سے انٹر ہاؤس سوئمنگ دوبارہ شروع ہوئی۔

بیرونی مقابلے

ستمبر۱۹۵۳ء جہلم اسٹیشن کے زیر اہتمام منعقدہ فٹ بال چیمپئن شپ میں کالج نے ٹرافی حاصل کی۔

ہاکی

کالج نے جہلم اسٹیشن کا سترہ سال سے کم عمر کا ہاکی ٹورنامنٹ جیتا۔

جونیئر کیڈٹ کور

جنوری ۱۹۵۴ء میں تربیت کے رجمنٹل سسٹم کے خاتمے پر ڈرل اور پریڈ کی جگہ جے سی سی نے لی، جس میں ۱۴ سال سے زیادہ عمر کے لڑکے شامل کئے گئے۔ باقی کے لئے اسکاؤٹنگ شروع کی گئی۔

۱۹۵۵ـ۵۶ء

ٹی اوکیپٹن محمد اکرم

اس سیشن میں انٹر پلاٹون اور انٹر مقابلوں کی جگہ ہاؤس مقابلوں نے لی۔ مقابلوں کے کھیل اور اسپورٹس وہی رہے۔ انٹر ہاؤس اتھلیٹکس اور کراس کنٹری کے مقابلے سال میں ایک بار ہوئے۔ مرکزی اسپورٹس سیکرٹری کا عہدہ ختم کردیا گیا۔ اس کی جگہ ہر ہاؤس میں اسپورٹس سیکرٹری مقرر کیا گیا۔ جو ہاؤس کے کھیلوں کو آرگنائز کرنے کا ذمہ تھا۔

بیرونی مقابلے

کالج کرکٹ الیون نے فوجی ٹیکسٹائل مل کالا اور جہلم کرکٹ کلب سے ماہانہ مقابلے جاری رکھے۔ کالج کرکٹ ٹیم کے کیپٹن سرفراز مرزا (۲۰۰۰) نے اپنی کارکردگی کی بنا پر کالج کے ''کاردار'' کا لقب پایا۔

ہاکی

جہلم اسٹیشن کی یونٹوں اور جہلم فرینڈز اور فائٹرز کلب سے ہاکی کے دوستانہ میچ تقریباً ہر ہفتے ہوتے رہے۔ پی اے ایف رسالپور کی ہاکی ٹیم سے ہوم گراؤنڈ پر میچ برابر رہا۔

فٹ بال

فٹ بال میں کالج الیون نے پی اے ایف کالج رسالپور، ویلیج ایڈ انسٹی ٹیوٹ لالہ موسیٰ، جہلم کے گیریژن یونٹوں اور جہلم کے سول کلبوں کو اکثر و بیشتر ہرا کر اپنی روایتی برتری قائم رکھی۔ ٹیم کے کپتان سید زمان کو سال کا بہترین کھلاڑی قرار دیا گیا۔

اتھلیٹکس

کالج نے گجرات ڈسٹرکٹ اتھلیٹک میٹ میں حصہ لیا اور چیمپئن شپ جیت کر میاں محمد اکبر فاروقی ٹرافی حاصل کی۔

پی ٹی

فزیکل ٹریننگ کے لئے کالج کو تین گروپوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ پہلے تین پیریڈز میں پی ٹی کرائی جاتی تھی۔ لیکن دسمبر جنوری میں بھی صبح سویرے ۱۰ منٹ ہلکے پھلکے مارننگ جرکس (Morning Jerks) سب کے لئے لازمی تھے۔ (صبح سویرے پریپ بھی ہوتا تھا)

جے سی سی

۱۴ برس سے زیادہ عمر کے جے سی سی کے لڑکوں کو ہفتے میں چار دن ڈرل اور چھوٹے ہتھیاروں کی ٹریننگ دی جاتی تھی۔ یہی لڑکے شوٹنگ کلب کے ممبر تھے جو ہر اتوار کو شکار پر جاتے تھے۔

۱۹۵۶۔۵۷ء

ٹی او کیپٹن خورشید علی (پنجاب)

اس سال فزیکل ٹریننگ کے وقت اور تنظیم میں کچھ تبدیلی ہوئی۔ پہلے تو یہ کہ پی ٹی صبح سویرے ناشتہ سے پہلے ہونے لگی اور لڑکوں کی پی ٹی سے پہلے اسٹاف کی پی ٹی ہوتی تھی دوسرے یہ کہ ہر ہاؤس کو چار یا پانچ بیجوں میں بانٹا گیا۔ کچھ نئی ایکسر سائز کا بھی اضافہ کیا گیا تھا۔ یہ تنظیم کالج میں تربیت کے نئے فلسفہ کے تحت عمل میں آئی تھی۔

کھیل

جنوری ۱۹۵۶ء میں ہاؤسوں کی تنظیم نو کے نتیجہ میں (یعنی دو سینئر ہاؤس اور دو جونیئر ہاؤس بن جانے پر) تمام انٹر ہاؤس مقابلے لیگ سسٹم کی بجائے ناک آؤٹ کی بنیاد پر منعقد کئے گئے۔ اس سال سے والی بال کو ختم کر دیا گیا اور اس کی جگہ سافٹ بال شروع کی گئی۔ ایک امریکی سافٹ بال ماہر مسٹر ای ڈبلیو فیئر سافٹ بال کا کھیل سکھانے بھی آئے۔ اس سال پانی کی کمی کی وجہ سے پھر انٹر ہاؤس سوئمنگ مقابلے نہیں ہو سکے۔

کراس کنٹری

مقابلے اکتوبر ۱۹۵۶ء میں سینئر ز اور جونیئر ز کی بنیاد پر ہوئے۔ سینئر ز پانچ میل دوڑے اور جونیئر ز اڑھائی میل۔ سینئر ز کا اوسط وقت ۱۵، ۵۸ اور جونیئر ز کا ۶، ۶۴ تھا۔

باکسنگ

اس سال جونیئر ز انٹر ہاؤس باکسنگ کے علاوہ نو آموزوں کی باکسنگ بھی کرائی گئی۔

جے سی سی

مارچ ۱۹۵۷ء میں جے سی سی کے لڑکوں نے پبی کی پہاڑیوں میں عملی تربیت کے لئے چار روزہ کیمپ کیا۔

بیرونی مقابلے

ہاکی الیون نے لوکل یونٹوں اور کلبوں کے علاوہ گجرات پولیس اور سینٹ انتھونی اور سینٹرل ماڈل سکول لاہور کی مشترکہ ٹیم کو ہرایا۔ البتہ پی اے ایف چکلالہ سے میچ برابر رہا۔

ہاکی ٹیم کی کامیابیوں میں سینٹر فارورڈ مسٹر مجید لائبریرین اور کیپٹن کیڈٹ محمد اسلم کی کاوشوں کا بڑا دخل تھا۔

فٹ بال

۲۰۵۳ شربت خان کی کپتانی اور جمعدار علی حسین کی کوچنگ سے کالج کی فٹ بال ٹیم نے بہت سے لوکل معرکے مارے۔ گجرات پولیس کی ٹیم کو بڑے مارجن سے ہرایا۔ لیکن لاہور ایجوکیشن بورڈ کے زیر اہتمام کالجیئیٹ فٹ بال ٹورنامنٹ میں کالج نے پہلی بار شرکت کی تھی۔ ٹیم زونل مقابلے تک بھی نہ جا سکی۔

باسکٹ بال

باسکٹ بال کی ٹیم کو باہر کی ٹیموں میں صرف پی آر سی جہلم سے کھیلنے کا موقع ملا۔ لاہور بورڈ کے باسکٹ بال ٹورنامنٹ میں کالج کی باسکٹ بال ٹیم نے پہلا میچ لاہور میں کھیلا اور بات نہ بن سکی۔

کرکٹ

کالج کی کرکٹ ٹیم نے بورڈ کے ٹورنامنٹ میں تو حصہ نہیں لیا۔ لیکن فوجی مل آرڈیننس ڈپو، سینٹ انتھونی اور سینٹرل ماڈل اسکول لاہور اور پی اے ایف چکلالہ کی ٹیموں کو ہرانے کا اعزاز ضرور حاصل کیا۔ ان کامیابیوں میں کرکٹ کے کلر ہولڈر اور ٹیم کیپٹن شوکت علی کی کارکردگی اور کوچ کیپٹن ایس ایم شعیب کی کوچنگ کو بڑا دخل تھا۔

کراس کنٹری

اس سال بھی کالج نے گجرات ڈسٹرکٹ اتھلیٹک میٹ جیتی اور کیڈٹ ۱۹۳۱ عطا محمد نے بیسٹ اتھلیٹ کپ حاصل کیا۔

سالانہ اسپورٹس نتائج

۵۷۔۱۹۵۶ء کے اسپورٹس نتائج یہ تھے۔

ہاکی سینئرز رابرٹس ہاؤس، جونیئرز سکین ہاؤس فٹ بال سینئرز رابرٹس ہاؤس، جونیئرز برڈوڈ ہاؤس باسکٹ بال سینئرز رابرٹس ہاؤس، جونیئرز سکین ہاؤس کرکٹ سینئرز رابرٹس ہاؤس، جونیئرز سکین ہاؤس کراس کنٹری سینئرز رابرٹس ہاؤس محمد اسلم، جونیئرز برڈوڈ ہاؤس محمد معروف باکسنگ سینئرز آکنلک ہاؤس، جونیئرز برڈوڈ ہاؤس۔ بیسٹ لوزرز کپ، سینئرز برڈوڈ ہاؤس ۲۳۱۷ خالد محمود۔ اتھلیٹکس سینئرز رابرٹس ہاؤس بیسٹ اتھلیٹ ۱۹۳۱ عطا محمد، جونیئرز سکین ہاؤس بیسٹ اتھلیٹ ۲۲۴۹ محمد بشیر۔

کامیاب شیلڈ

سپورٹس کی بہترین کارکردگی پر انعامی شیلڈ رابرٹس ہاؤس نے حاصل کی۔

۵۸۔۱۹۵۷ء

ٹی او کیپٹن خورشید علی، اسپورٹس سیکرٹری رب نواز۔

پی ٹی

اس سیشن میں پی ٹی کے پروگرام میں رکاوٹوں کے کورس (Obstacle Course) کا اضافہ کیا گیا تھا۔ جس سے پی ٹی مشقوں میں ایک تنوع پیدا ہوا۔ توقع کی گئی کہ آئندہ اس کو انٹر مقابلوں میں شامل کیا جا سکے گا۔ تاہم انٹر ہاؤس پی ٹی ٹیبل ٹینس کمپٹیشن (P.T. Table Tennis Competition) سینئرز اور جونیئرز کے لئے مشترکہ شروع کیا گیا۔ اس سال نتائج یہ تھے:

برڈوڈ ہاؤس ۲۵۴ نمبر، رابرٹس ہاؤس ۲۱۷ نمبر، اسکین ہاؤس ۲۰۷ نمبر، آکنلک ہاؤس ۱۹۸ نمبر

ہاکی

انٹر ہاؤس ہاکی چیمپئن شپ سینئرز میں رابرٹس ہاؤس اور جونیئرز میں اسکین ہاؤس نے جیتی۔ ہاکی میں کالج بلوز برائے سال ۵۸۔۱۹۵۷ء ۲۹۰۲ رب نواز، ۲۱۳۳ نذر حسین، ۲۱۹۰ افتخار جعفر نے لئے۔

فٹ بال

انٹر ہاؤس فٹ بال چیمپئن شپ سینئرز میں آکنلک ہاؤس نے جیتی اور جونیئرز میں اسکین ہاؤس نے۔ فٹ بال میں کالج بلوز ۲۰۵۳ شربت خان، ۲۰۲۴ محمد

رنیق نے لئے۔

باسکٹ بال

باسکٹ بال میں آ کیز، اور برڈ یز سرخ رو ہوئے۔

سافٹ بال

سافٹ بال میں انٹر ہاؤس مقابلے ہوئے۔ سینئرز کی چیمپئن شپ رابرٹس ہاؤس او جونیئرز کی برڈ وڈ کے حصے میں آئی۔

کرکٹ

انٹر ہاؤس کرکٹ میں رابرٹس ہاؤس اور برڈ وڈ ہاؤس کامیاب ہوئے۔

باکسنگ

اس سال بھی نو آموزوں (Novices) کی باکسنگ جاری رہی۔ باکسنگ کی انٹر ہاؤس زور آزمائی میں رابرٹس ہاؤس اوّل آیا۔ جونیئرز میں یہ اعزاز اسکین ہاؤس نے دوسرے سال بھی حاصل کیا۔ سال کے بہترین باکسر ہونے کا اعزاز اور کالج بلوز رابرٹس ہاؤس کے عبدالسلام کو ملا اور بیسٹ لوزر کا کپ حاصل کرنے کی عزت اسکین ہاؤس کے شہزاد بہرام کو نصیب ہوئی۔

کراس کنٹری

کراس کنٹری کے کچھ ریکارڈ اس سال بہتر ہوئے۔ ٹرافیاں پچھلے سال کے چیمپئنوں، رابرٹس ہاؤس اور برڈ وڈ ہاؤس نے ہی حاصل کیں۔ سینئرز میں فرسٹ پوزیشن آ کنلک ہاؤس کے ۲۱۱۲ صغیر حسین کے حصے میں آئی اور جونیئرز میں یہ مرتبہ ۲۲۴۸ محمد معروف کو دوسری بار ملا۔

اتھلیٹکس

پچھلے سال کے کامیاب ہاؤس رابرٹس ہاؤس اور برڈ وڈ ہاؤس اس سال بھی کامیاب رہے۔ محمد معروف کو جونیئرز میں بہترین اتھلیٹ قرار دیا گیا۔ سینئرز میں بہترین اتھلیٹ ہونے کا اعزاز ۱۷۳۱ عطا محمد نے تیسری بار حاصل کیا۔ ۵۸۔۱۹۵۷ء کا اتھلیٹکس کلر بھی عطا محمد کو عطا کیا گیا۔

انڈور گیمز

اس سال آل ہاؤسز اوپن انڈور گیمز چیمپئن شپ شروع کی گئی۔ اس میں ٹیبل ٹینس، ڈارٹ بورڈ، کیرم بورڈ اور ڈرافٹ کے مقابلے شامل تھے۔ اس ٹرافی کو برڈ وڈ ہاؤس نے جیتا۔ اس ٹرافی کے معطی بھی وہی تھے۔

شوٹنگ

اس سال انٹر ہاؤس سینئرز شوٹنگ مقابلہ کا آغاز بھی ہوا۔ ہر ٹیم میں آٹھ نشانہ باز شامل تھے۔ اس ٹرافی کو رابرٹس ہاؤس نے جیتا۔ اور کالج ہیڈ بوائے ۲۰۹۲ رب نواز نے بہترین نشانہ باز ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔ اس سال کی کامیاب شیلڈ رابرٹس ہاؤس نے جیتی۔

بیرونی مقابلے

ہر ہفتے ہاکی، فٹ بال اور باسکٹ بال کے مقابلے جہلم کی یونٹوں اور جہلم کے کلبوں سے جاری رہے۔ فٹ بال ٹیم ۲۰۵۳ شربت خان کی کپتانی میں ہر میچ میں سرفراز رہی۔ کرکٹ کے میچ آرڈیننس ڈپو، پی اے ایف چکلالہ اور جمخانہ کلب گجرات سے ہوئے۔ جونیئرز ایبٹ آباد پبلک سکول سے کھیلے اور چار رنز سے ہارے۔

باکسنگ

اس سال کالج کے باکسرز نے گریفن انسٹی ٹیوٹ لاہور کے ٹورنامنٹ میں شرکت کی۔ ۲۰۶۹ حلیم نے ریڈ کراس چیمپئن شپ حاصل کی۔ دوسرے اعزازات یہ تھے۔

بوائز فائیٹس

لائٹ ویٹ، رنراپ ۲۱۱۲ محمد صغیر، مڈل ویٹ، رنراپ ۲۱۷۷ عبدالسلام، لائٹ ہیوی ویٹ، رنراپ ۲۰۸۳ حامد نواز۔

جونیئرز فائٹس

موسکیٹو ویٹ: ونر ۲۲۷۱ ملازم حسین، موسکیٹو ویٹ، رنراپ ۲۳۰۸ افتخار احمد، مڈل ویٹ: ونر ۲۳۲۰ خالد محمود، لائٹ ویٹ: ونر ۲۲۶۳ عابد نواز، بیسٹ لوزر کپ جونیئرز: ۲۲۷۲ فیاض اختر۔

۱۹۵۸ـ۵۹ء

ٹی او کیپٹن ایس ایم اسماعیل ایف ایف آر۔

اس سیشن میں فٹ بال، ہاکی، باسکٹ بال اور کرکٹ میں کالج الیون اے، کالج سیکشن سے اور الیون بی، سکول سیکشن سے منتخب کی گئیں۔ ہر گیم میں اے اور بی ٹیمیں ہفتے میں چار دن اپنے آفیسرز انچارج کی نگرانی میں کھیلتی تھیں اور کم از کم ایک بار کسی باہر کی ٹیم سے میچ رکھتی تھیں۔ کھیلوں کے آفیسرز انچارج یہ تھے۔

فٹ بال مسٹر ایلین مور، باسکٹ بال لیفٹیننٹ عبدالستار (۸۲ـ۱۹۸۰ء بریگیڈیئر عبدالستار کمانڈانٹ ملٹری کالج)، ہاکی مسٹر عبدالمجید، کرکٹ مسٹر توقیر

اسالٹ کورس

اسالٹ کورس میں اس سال کچھ اضافہ ہوا۔

پی ٹی پروگرام

ہفتہ کے پروگرام میں اسالٹ کورس، باکسنگ اور ایتھلیٹکس کے لئے ایک ایک دن حسب دستور مخصوص کیا گیا۔

جے سی سی

سینئرز کے لئے جے سی سی کی ٹریننگ ڈرل اور چھوٹے ہتھیاروں کے استعمال میں مشقوں کے ساتھ جاری رہی۔ سالانہ چار روزہ آؤٹ ڈور کیمپ کا اہتمام کیا گیا۔

انٹر ہاؤس مقابلے

اس سال ان مقابلوں کی ایک تاریخی حیثیت یہ تھی کہ ہر مقابلہ میں ہر ہاؤس سے تین تین ٹیموں نے لیگ سسٹم پر حصہ لیا۔ ایک لڑکے کو تین سے زیادہ مقابلوں میں حصہ لینے کی اجازت نہیں تھی۔ اس طرح مقابلہ میں تقریباً تمام لڑکوں کو حصہ لینے کا موقع ملا۔ یہ طریقہ کار ایک بنیادی پالیسی کے تحت عمل میں آیا۔ اس اصول پر دوسری ہم نصابی سرگرمیوں میں بھی عمل کیا گیا اور ہار جیت کا فیصلہ اوسط پوائنٹس پر ہوا۔

فٹ بال:	سینئرز رابرٹس ہاؤس،	جونیئرز اسکین ہاؤس
ہاکی:	سینئرز رابرٹس ہاؤس،	جونیئرز برڈوڈ ہاؤس
باسکٹ بال:	سینئرز رابرٹس ہاؤس،	جونیئر اسکین ہاؤس
سافٹ بال:	سینئر رابرٹس ہاؤس،	جونیئر برڈوڈ ہاؤس
کرکٹ:	سینئرز آکنلک ہاؤس،	جونیئرز کین ہاؤس
سوئمنگ:	سینئرز رابرٹس ہاؤس،	جونیئرز برڈوڈ ہاؤس

اس سال سوئمنگ میں واٹر پولو کا مقابلہ بھی شامل کیا گیا۔

کراس کنٹری

انٹر ہاؤس کراس کنٹری کا کپ پیش کردہ ۲/۸ پنجاب آ کنلک ہاؤس نے اور برڈوڈ ہاؤس نے کے جی آر سکول جالندھر کے سٹاف اور کیڈٹس کا پیش کردہ جیتا۔ اس مقابلے میں پورے پورے ہاؤس نے حصہ لیا۔ ۴ میل کا راستہ سینئرز کے لئے اور ڈھائی میل کا فاصلہ جونیئرز کے لئے تھا۔ اس سال کا ریکارڈ پچھلے سال سے بہتر رہا۔

۱۹۵۷ء میں پہلا سینئر ۳۸،۲۴ سیکنڈز، ۱۹۵۸ء میں ۸۰،۲۳ سیکنڈز

۱۹۵۷ء میں آخری سینئر ۹ء۴۴ سیکنڈز، ۱۹۵۸ء میں ۲۵ء۳۸ سیکنڈز

۱۹۵۷ء میں پہلا جونیئر ۲ء۱۵ سیکنڈز، ۱۹۵۸ء میں ۲۳ء۱۲ سیکنڈز

۱۹۵۷ء میں آخری جونیئر ۷ء۲۵ سیکنڈز، ۱۹۵۸ء میں ۷ء۲۵ سیکنڈز

۵۹۔۱۹۵۸ء کے لئے سال کا اتھلیٹ سینئرز میں صغیر حسین اور جونیئرز میں احمد رضا کو قرار دیا گیا۔

باکسنگ

انٹر ہاؤ باکسنگ کپ پیش کردہ لیفٹیننٹ جنرل ٹی جی بیٹن رابرٹس ہاؤس کے حصے میں آیا اور جونیئرز باکسنگ کپ پیش کردہ کرنل ڈبلیو مٹکاف اسکین ہاؤس جیتنے میں کامیاب ہوا اور باکسنگ کا بیسٹ لوزرز کپ پیش کردہ لیفٹیننٹ جنرل سرایچ فنس عامر ضیاء کو پیش کیا گیا۔

شوٹنگ

۲۲۔ رائفل سے شوٹنگ

کالج کی شوٹنگ میں سینئرز کے انٹر ہاؤس مقابلہ میں آ کنلک ہاؤس نے ۲۱۷ پوائنٹس لے کر گل شیر چیلنج کپ (پیش کردہ میجر محمود گل شیر کالج نمبر ۲۵۰) حاصل کیا جب کہ گزشتہ سال سب سے زیادہ پوائنٹس ۳۱۸ تھے۔ ۲۰۲۸ عبدالرحیم کو سال کا بہترین نشانہ باز قرار دیا گیا۔

اسالٹ کورس (Assault Course)

انٹر ہاؤس اسالٹ کورس مقابلہ میں سینئرز میں رابرٹس ہاؤس نے اور جونیئرز میں برڈوڈ ہاؤس نے پہلی پوزیشن حاصل کی۔ اس مقابلہ میں سارے ہاؤس کے لئے حصہ لینا لازمی تھا۔ یہ کورس ۱۲ رکاوٹوں پر مشتمل تھا۔ مزید کا اضافہ متوقع تھا۔

اتھلیٹکس

۱۹۵۶ء سے انٹر ہاؤس اتھلیٹکس کی دو میٹ ہو رہی تھیں۔ اس سال بھی دو ہوئیں اور دوسری انٹر ہاؤس مقابلہ میں شمار ہوئی اور حسب دستور اتھلیٹکس کے دو فائنل ۱۰۰ گز، ۲۰۰ گز، تقسیم انعامات کی تقریب پر دکھائے گئے۔ اس سال کے ریکارڈ پچھلے سال سے بہتر رہے۔

پوائنٹس	کھلاڑی	۱۹۵۷ء	کھلاڑی	۱۹۵۷ء
۲۰۰ میٹرز	عطا محمد ۱۹۳۱	۲۵ء۴ سیکنڈز	عطا محمد ۱۹۳۱	۲۴ سیکنڈز
۴۰۰ میٹرز	افسر	۵۹ء۸ سیکنڈز	نذر ۲۱۳۳	۵۶ سیکنڈز
۸۰۰ میٹرز	افسر	۲ منٹ ۱۸ء۶ سیکنڈز	صغیر ۲۱۱۲	۲ منٹ ۱۸ سیکنڈز
۱۶۰۰ میٹرز	صغیر ۲۱۱۲	۵ منٹ ۲۳ء۲ سیکنڈز	صغیر ۲۱۱۲	۵ منٹ ۱۰ء۴ سیکنڈز
۱۱۰ میٹرز	عطا محمد ۱۹۳۱	۱۸ء۲ سیکنڈز	عطا محمد ۱۹۳۱	۱۸ سیکنڈز
ہائی جمپ	فضل ۲۱۱۴	۵ فٹ ۴ انچ	فضل	۵ فٹ ۵ انچ
لانگ جمپ	افضل	۱۹ فٹ ۴ انچ	افضل	۱۹ فٹ ۹ انچ

ہاپ سٹیپ	فضل ۲۱۱۴	۴۰ فٹ ۱ انچ	افضل	۴۰ فٹ ۵ انچ
جیولن تھرو	اعظم	۱۳۸ فٹ ۶ انچ	سردار ۲۲۱۴	۱۴۴ فٹ ۵ انچ

۲۰۰ x ۴ میٹرز ریلے ریس آک ہاؤس ۱ منٹ ۴۲ء۲ سیکنڈز آک ہاؤس ۱ منٹ ۴۱ سیکنڈز

۴۰۰ x ۴ میٹرز ریس آک ہاؤس ۴ منٹ ۶ء۲ سیکنڈز آک ہاؤس ۳ منٹ ۵۹ سیکنڈز

میڈلے ریلے ریس آک ہاؤس ۴ منٹ ۱۵ء۲ سیکنڈز رابرٹس ہاؤس ۴ منٹ ۱۰ سیکنڈز

انٹر ہاؤس اتھلیٹکس شیلڈ سینئرز (پیش کردہ لیفٹیننٹ احمد علی خان) آک ہاؤس نے حاصل کی۔ جونیئرز کی ایس پرتھی پال سنگھ اتھلیٹکس چیلنج شیلڈ اسکین ہاؤس نے جیتی۔ بیسٹ اتھلیٹ سینئرز کپ ۱۹۳۱ء عطا محمد کو دیا گیا اور بیسٹ اتھلیٹ کپ جونیئرز اسکین ہاؤس کے ناظم خان نے حاصل کیا۔

پی ٹی

پی ٹی کے مشترک انٹر ہاؤس مقابلے کا کپ برڈوڈ ہاؤس نے جیتا۔

بیرونی ٹورنامنٹس

لاہور ایجوکیشن بورڈ کے باسکٹ بال ٹورنامنٹ میں کالج نے حصہ لیا اور کیڈٹ کالج حسن ابدال کو ہرا کر زون کی چیمپئن ٹیم گارڈن کالج کی ٹیم سے فائنل میں باعزت طریقے سے مات کھائی۔

دوستانہ مقابلے

جہلم اسٹیشن کی یونٹوں اور جہلم کے سول کلبوں سے مقابلوں کے لئے ہاکی اور فٹ بال کے میچ ہوتے رہے۔ گارڈن کالج راولپنڈی کی ٹیم سے فٹ بال کا، پی اے ایف سکول لوئر ٹوپہ سے باسکٹ بال کا اور ریلوے پبلک سکول ایبٹ آباد سے کرکٹ کے میچ ہوم گراؤنڈز پر ہوئے۔

۶۰-۱۹۵۹ء

کیپٹن ملک شیر افضل خان پنجاب

گراؤنڈز

راجڑ کی طرف کی زمین حاصل ہوجانے کے بعد کالج ۶۰-۱۹۵۹ء میں کھیلوں کی گراؤنڈز اور اسپورٹس سہولتوں کی صورت حال یہ تھی۔

فٹ بال گراؤنڈز ۶، ہاکی ۶، باسکٹ بال ۵، کرکٹ گراؤنڈ، کرکٹ ٹیسٹ پریکٹس ۶، اتھلیٹک ٹریک ۱، ٹینس کورٹس ۲، سکوائش کورٹس ۲

کھیل اور اسپورٹس تمام ورکنگ ڈیز میں کھیلے گئے۔ زمینیں باری باری ہر ہاؤس کو الاٹ کی گئیں۔ ہفتہ میں چار دن لڑکے دیئے ہوئے پروگرام کے مطابق اسٹاف کی نگرانی میں کھیلتے تھے۔ جمعہ اور ہفتہ کو وہ اپنی پسند کے کھیل کھیلتے تھے۔ استادوں میں مسٹر ایلن مور فٹ بال ٹیم کے ساتھ مستقل طور پر کھیلتے تھے اور مسٹر توقیر افضل نے کرکٹ ٹیم کو بہت وقت دیا۔

انٹر ہاؤس مقابلے

اس سال بھی میجر گیم میں ہر ہاؤس سے تین ٹیمیں مقابلے میں شامل کرنے کی روایت جاری رہی۔ کم از کم ایک میجر گیم میں ہر لڑکے کے لئے حصہ لینا لازمی تھا۔ کھیلوں کے مقابلے سالانہ انعامات کی تقریب کے فوراً بعد شروع ہوجاتے تھے اور تمام سال جاری رہتے تھے۔

نتائج

انٹر ہاؤس مقابلوں کے نتائج یہ رہے۔

ہاکی سینئرز ۴ پنجاب رجمنٹ ہاکی شیلڈ، بابر ہاؤس، جونیئرز صوبیدار حیدر علی ہاکی کپ ٹیپو سلطان ہاؤس، فٹ بال سینئرز جاٹ رجمنٹ فٹ بال کپ، بابر ہاؤس، جونیئرز بنگال لائٹ انفنٹری فٹ بال کپ، ٹیپو سلطان ہاؤس، باسکٹ بال سینئرز اے ایس سی آفیسرز باسکٹ بال کپ، محمود غزنوی ہاؤس، جونیئرز لیفٹیننٹ شیر

خان باسکٹ بال کپ، اورنگ زیب ہاؤس، کرکٹ سینئرز ۴ فیلڈ رجمنٹ کرکٹ کپ، محمود غزنوی ہاؤس، جونیئرز کیپٹن سراج الدین کپ، ٹیپو سلطان ہاؤس، سافٹ بال سینئرز کیپٹن محمد گل شیر سافٹ بال کپ، محمود غزنوی ہاؤس، جونیئرز رسالدار میجر محمد امین، ٹیپو سلطان ہاؤس، سوئمنگ سینئرز بریگیڈیئر آر اے سٹیپنکس سوئمنگ کپ، ٹیپو سلطان ہاؤس، جونیئرز ۲ / ۵ پنجاب رجمنٹ سوئمنگ کپ، ٹیپو سلطان ہاؤس، بیسٹ ڈائیور فیلڈ مارشل آکنلک کپ، ۱۹۳۱ عطا محمد۔ اسالٹ کورس سینئرز ایچ آر بھلا سنز کپ، محمود غزنوی ہاؤس، جونیئرز محمد علی اینڈ سنز، کپ ٹیپو سلطان ہاؤس، پی ٹی سینئرز کمانڈانٹ اینڈ اسٹاف راولپنڈی ڈسٹرکٹ پی ٹی کپ، محمود غزنوی ہاؤس جونیئرز بریگیڈیئر آر ایچ اینڈرسن کپ اورنگ زیب ہاؤس۔

کراس کنٹری

اس سال کراس کنٹری کا فاصلہ سینئرز کے لئے تین میل اور جونیئرز کے لئے ڈیڑھ میل تھا۔ سینئرز میں بابر ہاؤس کے محمد صغیر نے پچھلے سال کے ریکارڈ ۲۳ منٹ ۶ سیکنڈز کو ۲ سیکنڈز سے بہتر کیا۔ جونیئرز ٹیپو سلطان ہاؤس کے محمد اشرف نے پہلی پوزیشن حاصل کی۔ سینئرز میں ۸/ ۲ پنجاب رجمنٹ کراس کنٹری شیلڈ بابر ہاؤس نے جیتی اور جونیئرز میں اسٹاف اینڈ کیڈٹس کے جی آر جالندھر کپ ٹیپو سلطان ہاؤس نے حاصل کیا۔

اتھلیٹکس

اس سال انٹر ہاؤس اتھلیٹکس میں مندرجہ ذیل نئے ریکارڈ قائم ہوئے۔

سینئرز

۲۰۰ میٹرز، ۲۳ء۴ سیکنڈز، عطا محمد۔ پول والٹ ۸ فٹ ۱۱۳ انچ، ۲۰۲۴ محمد رفیق۔ ۱۰۰ x ۴ ریلے، ۴۸ء۶ سیکنڈز، بابر ہاؤس

جونیئرز

۱۰۰ میٹرز، ۱۳ء۲ سیکنڈز، افتخار احمد۔ ۲۰ میٹرز، ۲۶ سیکنڈز، افتخار احمد، ۴۰۰ میٹرز ایک منٹ ۸ سیکنڈز، محمد ریاض۔ ۸۰۰ میٹرز ۲ منٹ ۳۱ سیکنڈز، محمد اشرف۔ ۱۱۰ میٹرز رکاوٹ، ۲۰ء۴ سیکنڈز، محمد ریاض۔ لانگ جمپ، ۱۶ فٹ ساڑھے ۴ انچ، محمد ریاض جیولن تھرو، ۸۴ فٹ ۲ انچ، سلیم اختر۔ ۱۰۰ x ۴ میٹر ریلے، ۵۵ سیکنڈز اورنگ زیب ہاؤس۔

اس سال کا بہترین اتھلیٹ سینئرز میں محمود غزنوی ہاؤس کے محمد افضل کو قرار دیا گیا اور جونیئرز سے یہ اعزاز اورنگ زیب ہاؤس کے افتخار احمد کو حاصل ہوا اور سینئرز کو لیفٹیننٹ احمد ۲ رائل لانسرز شیلڈ محمود غزنوی ہاؤس نے اور جونیئرز اتھلیٹکس کی پرتھ پال سنگھ ۵ پروبن ہارس شیلڈ اورنگزیب ہاؤس نے حاصل کی۔

شوٹنگ

ایک ماہ میں چار مشقوں کے بعد انٹر ہاؤس نشانہ بازی کا مقابلہ ہوا، جس میں بابر ہاؤس نے ۱۰/۱ پنجاب شوٹنگ شیلڈ ۲۷ ۳ پوائنٹس لے کر جیتی۔ سعید احمد نواز نے ۷ پوائنٹس جیتے۔ پچھلے سال کے مقابلے میں پانچ پوائنٹ زیادہ لے کر میجر محمد گل شیر بیسٹ شاٹ کپ حاصل کیا گیا۔

باکسنگ

نو آموزوں کی باکسنگ کے علاوہ انٹر ہاؤس باکسنگ سینئرز میں جنرل بیٹن باکسنگ چیلنج کپ بابر ہاؤس نے جیتا اور جونیئرز میں کرنل مٹکاف باکسنگ کپ اورنگ زیب ہاؤس نے جیتا۔ سینئرز میں سال کا بہترین باکسر ہونے کا اعزاز امتیاز احمد (۲۱۲۴) نے حاصل کیا جونیئرز میں بہترین باکسر عبدالرزاق کو چنا گیا اور جنرل فنٹس بیسٹ لوزرز کپ کا مستحق مشتاق احمد کو سمجھا گیا۔

ان ڈور گیمز

سینئرز میں محمود غزنوی ہاؤس اور جونیئرز میں اورنگزیب ہاؤس کامیاب ہوا۔

کامیاب شیلڈ

اسپورٹس میں بہترین کارکردگی کے لئے رسالدار میجر کامیاب خان شیلڈ ۶۰۔۱۹۵۹ء ٹیپو سلطان ہاؤس نے حاصل کی۔

باہر کے ٹورنامنٹس

اس سال بورڈ کے اسپورٹس ٹورنامنٹ میں کالج نے حصہ نہ لیا۔ تاہم بل میموریل فٹ بال ٹورنامنٹ میں کالج کی فٹ بال ٹیم سگنل کور رجمنٹ کے خلاف دوسرے راؤنڈ میں کھیلی اور ایک دوستانہ میچ سے کالج نے ۲ بلوچ کی مشہور ٹیم کو بھی دو گول سے ہرایا۔ کالج کی کرکٹ ٹیم نے اس سال لوکل اور باہر کی ٹیموں سے کل بیس میچ کھیلے۔ جن میں سے تین کے سوا سارے جیتے۔ اس رجمنٹ کے خاص معمار بلے بازی میں سعد گوہر اور شجاعت قریشی اور بولنگ میں منیر احمد افضل ۲۶۶۲ اور اشرف تھے۔

اتھلیٹکس

۱۴ فروری ۱۹۶۰ء کو پاکستان جونیئرز اتھلیٹکس لیگ کے مقابلوں میں کالج کے جونیئر اتھلیٹس نے حصہ لیا اور ۵۰ پوائنٹس لے کر دوسرے نمبر پر آئے۔ جب کہ پی اے ایف پبلک اسکول سرگودھا نے ۵۲ پوائنٹس لئے تھے۔ تاہم کالج کے لڑکوں نے ۱۰۰ میٹرز، ۸۰۰ میٹرز، شاٹ پٹ، ہائی جمپ میں سینئر گروپ اور جونیئر گروپ میں پانچ نئے ریکارڈ قائم کرنے کا امتیاز حاصل کیا۔ مزید برآں تین کیڈٹس سردار خان، منیر احمد اور احمد رضا نے پاکستان جونیئرز کلرز حاصل کئے۔ پاکستان جونیئرز میں کالج نے پہلی بار شرکت کی تھی۔

ہاکی

کالج کی ہاکی الیون جہلم گریژن اور جہلم کے سول کلبوں سے تقریباً روز ہی دوستانہ میچ کھیلتی رہی۔ آرمڈ فورسز ڈے پر جہلم میں ہاکی کا جو نمائشی میچ کھیلا گیا۔ اس میں کالج کے تین کھلاڑی افتخار جعفر، خادم حسین اور امتیاز جہلم گیریژن کی ٹیم کی طرف سے ڈسٹرکٹ سول ٹیم کے خلاف کھیلے۔

باسکٹ بال

کالج کی باسکٹ بال ٹیم جہلم گیریژن کی ٹیموں سے نبرد آزما رہی اور صرف انجینئرز کور کی ٹیم سے ہاری۔ کالج کی ٹیم کے خاص کھلاڑی سلیم، حسن اختر اور اشرف ثابت ہوئے۔

پی ٹی کا مظاہرہ

۹ جنوری ۱۹۶۰ء یوم مسلم افواج کے موقع پر جہلم چھاؤنی میں کالج کے پی ٹی سکواڈ نے شاندار مظاہرہ کیا اور میجر محمد امین بیسٹ پرفارمنس کپ کالج کے پی ٹی سکواڈ کو عطاء کیا گیا۔

۱۹۶۰۔۶۱ء

ٹی او کیپٹن نثار علی خان۔

انٹر ہاؤس اسپورٹس کے نتائج یہ تھے۔

ہاکی

سینئرز ۱/۱۴ پنجاب رجمنٹ ہاکی شیلڈ، بابر ہاؤس، جونیئرز صوبیدار حیدر علی ہاکی کپ، ٹیپو سلطان ہاؤس۔

فٹ بال

سینئرز جاٹ رجمنٹ فٹ بال کپ، بابر ہاؤس، جونیئرز بنگال لائٹ انفنٹری فٹ بال کپ، اورنگ زیب ہاؤس۔

باسکٹ بال

سینئرز اے ایس سی آفیسرز چیلنج کپ، محمود غزنوی ہاؤس، جونیئرز لیفٹیننٹ فتح شیر خان، باسکٹ بال کپ، ٹیپو سلطان ہاؤس۔

کرکٹ

سینئرز فور فیلڈ رجمنٹ آرٹلری کرکٹ کپ، محمود غزنوی ہاؤس، جونیئرز کیپٹن سراج الدین چیلنج کرکٹ کپ، ٹیپو سلطان ہاؤس

سافٹ بال

سینئرز کیپٹن محمد گل شیر کپ، بابر ہاؤس، جونیئرز رسالدار میجر محمد امین کپ، اورنگ زیب ہاؤس۔

سوئمنگ

سینئرز بریگیڈیئر آر اے سٹینکس کپ، محمود غزنوی ہاؤس، جونیئرز ۲/۵ پنجاب رجمنٹ کپ، اورنگ زیب ہاؤس، بیسٹ لوزرز فیلڈ مارشل سرکلاڈ آکنلک کپ، احمد ضیاء، ٹیپو سلطان ہاؤس۔

شوٹنگ

۱/۱۰ پنجاب رجمنٹ کپ، محمود غزنوی ہاؤس، بہترین نشانہ بازی کا میجر محمد گل شیر کپ، شجاعت قریشی ایم جی ہاؤس۔

باکسنگ

سینئرز جنرل بیٹن چیلنج باکسنگ کپ، جونیئرز کرنل مٹکاف باکسنگ کپ، ٹیپو سلطان ہاؤس۔

بیسٹ باکسر سینئرز ۲۲۱۴ سردار محمد، بیسٹ باکسر جونیئرز شفیق اللہ اورنگ زیب ہاؤس، بیسٹ لوزرز جنرل فنس کپ اظہار الحق محمود غزنوی ہاؤس۔

اتھلیٹکس

۶۰۔۱۹۵۹ء کے انٹر ہاؤس اتھلیٹکس مقابلوں میں مندرجہ ذیل نئے ریکارڈ قائم کیے گئے۔

سینئرز ۲۰۰ میٹرز، ۲۳ سیکنڈز، ارشد رانا بابر ہاؤس، ہائی جمپ، ۵ فٹ ۷ انچ، امان اللہ نیازی بابر ہاؤس ۱۰۰ x ۴ ریلے، ۴۵ سیکنڈز، بابر ہاؤس۔

جونیئرز ۱۰۰ میٹرز، ۱۲ سیکنڈز، محمد ریاض اورنگ زیب ہاؤس، ۲۰۰ میٹرز، ۲۴ سیکنڈز، محمد ریاض اورنگ زیب ہاؤس۔

۴۰۰ میٹرز، ۱ منٹ، محمد وقار ٹیپو سلطان ہاؤس۔ ۸۰۰ میٹرز، ۲ منٹ ۲۴ سیکنڈز، محمد یعقوب ٹیپو سلطان ہاؤس۔

جیولن تھرو، ۱۰۲ فٹ ۱۹ انچ منیر حسین اورنگزیب ہاؤس۔

ڈسکس تھرو، ۱۱۰ فٹ ۱۰ انچ، سعد گوہر اورنگزیب ہاؤس۔

لانگ جمپ، ۱۸ فٹ، محمد ریاض اورنگ زیب۔

۱۰۰ x ۴ ریلے، ۵۱ سیکنڈز، اورنگ زیب ہاؤس۔

۱۱۰ میٹرز رکاوٹیں، ۱۸ سیکنڈز، شفیق اللہ۔

سینئرز کی لیفٹیننٹ محمد احمد علی خان شیلڈ بابر ہاؤس نے جیتی اور جونیئرز میں یہ اعزاز اورنگزیب ہاؤس کو ملا۔ سینئرز میں بیسٹ اتھلیٹ ارشد رانا اور امان اللہ نیازی کو قرار دیا گیا۔ جونیئرز میں یہ امتیاز محمد ریاض کو نصیب ہوا۔

ان ڈور گیمز

سینئرز کی شیلڈ بابر ہاؤس نے لی اور جونیئرز میں ناردرن آرمی شیلڈ اورنگ زیب ہاؤس کے سعید اقبال نے جیتی۔ ٹیبل ٹینس چیمپئن شپ کا کپ محمود غزنوی ہاؤس کے سعید اقبال نے حاصل کیا۔

کامیاب شیلڈ

اس سال کی اسپورٹس رسالدار میجر کامیاب خان شیلڈ اورنگ زیب ہاؤس کے حصے میں آئی۔

اتھلیٹکس

کالج نے گجرات ڈسٹرکٹ کی سالانہ اتھلیٹک میٹ مسلسل تیسری بار جیتی۔ اس کے بعد کالج نے لاہور میں فرسٹ نیشنل اتھلیٹکس میٹ میں حصہ لیا اور ایم سی کیڈٹس نے تیرہ تمغے حاصل کئے۔ ۶ گولڈ، ۳ سلور، اور چار برونز۔ تفصیل یہ ہے:

۱۰۰ x ۴ میٹرز، فرسٹ ۴۷ سیکنڈز، ۲ گولڈ، ارشد رانا اور امان اللہ نیازی۔

۲۰۰ میٹرز، فرسٹ ۲۳٫۵ سیکنڈز، ۲ گولڈ، ارشد رانا۔

۱۰۰ میٹرز، فرسٹ ۱۱٫۷ سیکنڈز، ۱ گولڈ امان اللہ نیازی۔

۴۰۰ x ۴ میٹرز، فرسٹ، ۲ گولڈ، ارشد رانا، احمد علی

۱۰۰ x ۴ میٹرز سیکنڈ، سلور، سردار محمد۔

۴۰۰ میٹرز، تھرڈ، برونز، احمد علی۔

۴۰۰ میٹرز رکاوٹیں، تھرڈ، برونز، سردار محمد ۔ ۱۵۰۰ میٹرز، تھرڈ، برونز، وکیل خان۔

لانگ جمپ، تھرڈ، برونز، امان اللہ۔

۴۰۰ میٹرز رکاوٹیں، سیکنڈ، سلور، محمد افضل۔

۴۰۰ x ۴ ریلے، سیکنڈ، سلور، محمد افضل۔

شوٹنگ

جون ۱۹۶۰ء میں کالج نے رائفل ایسوسی ایشن گورنمنٹ کالج لاہور کے زیر اہتمام آل پاکستان انٹر کالجیٹ شوٹنگ کمپٹیشن میں شرکت کی اور انفرادی اور گروپنگ فائر میں پہلی اور دوسری پوزیشن لی اور سکول سیکشن (Application) فائر میں دوسرے نمبر پر رہے۔

۱۹۶۱_۶۲ء

ٹی او کیپٹن نثار علی خان

اس سال انٹر ہاؤس اسالٹ کورس مقابلہ اور انٹر ہاؤس پی ای مقابلے نہیں ہوئے۔ باقی مقابلوں کے نتائج یہ تھے۔

ہاکی سینئرز ۴ پنجاب رجمنٹ کپ، محمود غزنوی ہاؤس۔ جونیئرز صوبیدار حیدر علی کپ، اورنگ زیب۔

فٹ بال سینئرز جاٹ رجمنٹ کپ، بابر ہاؤس، جونیئرز بنگال لائٹ انفنٹری کپ، اورنگ زیب ہاؤس۔

باسکٹ بال سینئرز اے ایس سی آفیسرز کپ، محمود غزنوی ہاؤس۔ جونیئرز لیفٹیننٹ فتح شیر خان کپ، اورنگزیب ہاؤس۔

کرکٹ سینئرز ۲ فیلڈ رجمنٹ کپ، محمود غزنوی ہاؤس۔ جونیئرز کیپٹن سراج الدین کپ، اورنگ زیب ہاؤس۔

سافٹ بال سینئرز کیپٹن محمد گل شیر کپ، بابر ہاؤس، جونیئرز رسالدار میجر محمد امین کپ، اورنگ زیب ہاؤس۔

سوئمنگ سینئرز بریگیڈیئر سٹیپنگز کپ، بابر ہاؤس، جونیئرز ۲ پنجاب رجمنٹ کپ، ٹیپو سلطان ہاؤس۔

بیسٹ سوئمر سینئرز سلطان مسعود، غزنوی ہاؤس، بیسٹ جونیئرز ریاض نور، اورنگ زیب ہاؤس۔

بیسٹ ڈائیورز آ کنلک کپ، محمد زمان۔

اتھلیٹکس سینئرز لیفٹیننٹ احمد علی خان کپ، بابر ہاؤس، جونیئرز پرتھی پال سنگھ کپ، اورنگ زیب ہاؤس۔ بیسٹ اتھلیٹ سینئرز امام اللہ خان نیازی، بابر ہاؤس، سردار محمد بابر ہاؤس۔ بیسٹ اتھلیٹ جونیئرز اخلاق احمد، اورنگ زیب ہاؤس۔

شوٹنگ سینئرز ۱/۱۰ پنجاب رجمنٹ شیلڈ، محمود غزنوی ہاؤس، جونیئرز کپ، ٹیپو سلطان ہاؤس۔ بیسٹ شاٹ میجر محمد گل شیر کپ، امتیاز الحق ٹیپو سلطان ہاؤس۔

اِن ڈور گیمز سینئرز اورنگ زیب ہاؤس چیلنج شیلڈ، محمود غزنوی ہاؤس، جونیئرز ناردرن آرمی شیلڈ، اورنگ زیب ہاؤس۔

کامیاب شیلڈ برائے ۶۲-۱۹۶۱ء اورنگ زیب ہاؤس نے حاصل کی۔

بیرونی ٹورنامنٹس

ہاکی

لاہور بورڈ اسپورٹس ٹورنامنٹ میں کالج نے گورنمنٹ انٹر کالج جہلم کو ہرا کر جہلم زون ہاکی چیمپئن شپ جیتی۔ ۲۲۱۴ سینٹر فارورڈ سردار محمد نے وہ اہم گول کیا جو جیتنے کی بنیاد بنا۔ ٹیم کی کوچنگ میں لیفٹیننٹ احسان الحق نے غیر معمولی جدوجہد کی۔

فٹ بال

اس ٹورنامنٹ میں جہلم زون فٹ بال چیمپئن شپ کے لئے کالج کا مقابلہ زمیندار کالج گجرات اور گورنمنٹ ہائی سیکنڈری سکول جہلم سے ہوا اور انہیں نو گول سے شکست دی اور چیمپئن شپ حاصل کی۔ اس کامیابی کے خاص معمار ادیب انور اور نثار احمد تھے۔

باسکٹ بال

باسکٹ بال جہلم زون چیمپئن شپ کے لئے حریف ملٹری کالج کے لئے میدان میں نہیں اترا۔ اس لئے یہ چیمپئن شپ بھی کالج کے حصے میں آئی۔

انٹر سروسز پبلک سکولز اسپورٹس ٹورنامنٹ

دسمبر ۱۹۶۱ء میں انٹر سروسز پبلک اسکولز اسپورٹس ٹورنامنٹ کا آغاز ہوا۔ اس کے لئے شیلڈ صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے مرحمت فرمائی۔ اس ٹورنامنٹ میں مندرجہ ذیل کھیل اور اسپورٹس شامل تھے۔

ہاکی، فٹ بال، کرکٹ، باسکٹ بال، شوٹنگ، اتھلیٹکس

ایک علیحدہ ٹرافی ان ڈور گیمز اور ذہنی سرگرمیوں کے لئے مخصوص کی گئی تھی۔ اس ٹرافی میں یہ مقابلے شامل تھے۔

شطرنج، ڈرافٹ، کیرم بورڈ، اسپیلنگ بی (Spelling Bee) اور برینز ٹرسٹ (Brains Trust) ۱۹۶۱ء کے لئے ٹورنامنٹ جو کیڈٹ کالج حسن ابدال میں منعقد ہوا اس میں کیڈٹ کالج حسن ابدال، ملٹری کالج جہلم، کیڈٹ کالج پٹارو اور پی اے ایف پبلک اسکول لوئر ٹوپہ نے حصہ لیا۔ یہ پانچ روزہ ٹورنامنٹ تھا۔ ملٹری کالج نے ہاکی، فٹ بال اور اتھلیٹکس کی چیمپئن شپ ٹرافیاں حاصل کیں۔ اتھلیٹکس میں کالج کے حریف کوئی ایک بھی فرسٹ پوزیشن نہیں لے سکے اس کا کریڈٹ اتھلیٹکس کے ہیرو امان اللہ خان نیازی کو جاتا ہے۔ ٹورنامنٹ کے آخر میں ملٹری کالج اور کیڈٹ کالج حسن ابدال کے پوائنٹس برابر ہونے کی بنا پر پریذیڈنٹ شیلڈ دونوں کو مشترکہ طور پر دی گئی لیکن چونکہ ملٹری کالج نے تینوں میجر مقابلے جیتے تھے اس لئے پہلے چھ ماہ شیلڈ کو رکھنے کا حقدار ملٹری کالج کو سمجھا گیا۔

انٹر سروسز پبلک اسکولز اسپورٹس ٹورنامنٹ میں شرکت سے کالج کی اسپورٹس سرگرمیوں کو ایک وسیع تر میدان ملا۔ یہ پورا عشرہ بڑی حد تک اسپورٹس کے لئے ممتاز رہا۔

۶۳-۱۹۶۲ء

ٹی او کیپٹن نثار علی خان۔

اس سال کے اسپورٹس مقابلوں کے نتائج یہ تھے۔

ہاکی

سینئرز ۱/۴ پنجاب رجمنٹ شیلڈ، محمود غزنوی ہاؤس، جونیئرز صوبیدار حیدر علی کپ، ٹیپو سلطان ہاؤس۔

فٹ بال

سینئرز جاٹ رجمنٹ کپ، بابر ہاؤس، جونیئرز بنگال لائف انفنٹری کپ، ٹیپو سلطان ہاؤس۔

باسکٹ بال

سینئرز اے ایس سی آفیسرز کپ، محمود غزنوی ہاؤس، جونیئرز لیفٹیننٹ فتح خان کپ اورنگ زیب ہاؤس۔

کرکٹ

سینئرز ۴ فیلڈ رجمنٹ کپ محمود غزنوی ہاؤس۔ جونیئرز کیپٹن سراج کپ اورنگزیب ہاؤس

سافٹ بال

سینئرز کرنل محمد گل شیر کپ، محمود غزنوی ہاؤس، جونیئرز رسالدار میجر محمد امین کپ، ٹیپو سلطان ہاؤس۔

سوئمنگ

سینئرز بریگیڈیئر اسٹیپنگز کپ، بابر ہاؤس، جونیئرز ۵/۲ پنجاب رجمنٹ کپ، اورنگ زیب ہاؤس۔ بیسٹ سوئمر جونیئرز ریاض نور، اورنگزیب ہاؤس۔

بیسٹ ڈائیور سینئرز عبدالوحید، بابر ہاؤس، بیسٹ ڈائیور جونیئرز محمد اسلم، ٹیپو سلطان ہاؤس۔

اتھلیٹکس

سینئرز لیفٹیننٹ احمد علی خان شیلڈ، محمود غزنوی ہاؤس، جونیئرز پرتھی پال سنگھ شیلڈ، ٹیپو سلطان ہاؤس، بہترین اتھلیٹ سینئرز عطا محمد کپ، منیر اختر محمود غزنوی ہاؤس، محمد ریاض غزنوی ہاؤس۔ بہترین اتھلیٹ جونیئرز داؤدالرحمٰن، ٹیپو سلطان ہاؤس۔

شوٹنگ

سینئرز ۱/ ۱۵ پنجاب رجمنٹ کپ، بابر ہاؤس، جونیئرز ۱۵/۱ پنجاب رجمنٹ کپ، ٹیپو سلطان ہاؤس۔

بیسٹ شاٹ سینئرز کرنل محمد گل شیر کپ، محمد سردار بابر ہاؤس، بیسٹ شاٹ جونیئرز فرید نواز ٹیپو سلطان ہاؤس۔

کامیاب شیلڈ

اسپورٹس میں بہترین کارکردگی کی شیلڈ ٹیپو سلطان ہاؤس نے جیتی۔

باہر کے ٹورنامنٹ

اس سال انٹر سروسز پبلک اسکولز اسپورٹس ٹورنامنٹ کی میزبانی ملٹری کالج جہلم نے کی۔ ۱۷ دسمبر ۱۹۶۲ء کی شام افتتاحی تقریب ہوئی ایک ہفتہ تک مقابلے چلے۔ آخری نتائج یہ تھے:

ہاکی ونر ملٹری کالج، فٹ بال ونر ملٹری کالج، اتھلیٹکس ملٹری کالج، کرکٹ کیڈٹ کالج پٹارو، باکسنگ کیڈٹ کالج حسن ابدال، شوٹنگ کیڈٹ کالج پٹارو، باسکٹ بال پی اے ایف پبلک سکول لوئر ٹوپہ، انڈور گیمز کیڈٹ کالج حسن ابدال۔

۲۴ دسمبر ۱۹۶۲ء کی شام کو تقریب تقسیم انعامات منعقد ہوئی۔ چاروں کالجوں کے پرنسپلوں اور اسپورٹس اسٹاف اور جہلم کے معزز مہمانوں کی موجودگی میں مہمان خصوصی ڈائریکٹر آرمی اسپورٹس بریگیڈیئر سی ایچ بی رودھم نے زبردست تالیوں کی گونج میں آئی ایس پی ایس ٹورنامنٹ کی پریذیڈنٹ شیلڈ کامیاب کالج، ملٹری کالج کو عطا کی، بلا شرکت غیرے!

آل پاکستان جونیئر اتھلیٹکس میٹ لاہور

اس سال بھی کالج اس میٹ میں شریک ہوا اور نہ صرف چیمپئن ٹرافی جیتنے میں کامیاب ہوا۔ بلکہ کالج ہی کے ایک ابھرتے ہوئے دوڑ باز منیر اختر کو ۱۹۶۲ء کا بہترین اتھلیٹ بھی قرار دیا گیا۔

پاکستان آرمی رائفل ایسوسی ایشن بوائز چیلنج ٹرافی

اس بار کالج نے اپنے حریف کیڈٹ کالج پٹارو کو گروپنگ اور (Application) نشانہ بازی میں بڑے مارجن سے ہرا کر یہ چیلنج ٹرافی حاصل کی۔

۱۹۶۲ء۔۶۳

انٹر سروسز پبلک سکول اسپورٹس ٹورنامنٹ آل پاکستان جونیئرز اتھلیٹکس میٹ اور پیرا چیلنج ٹرافی مقابلوں میں جن اسپورٹس مین نے نمایاں کردار ادا کیا وہ یہ تھے: سلیم رضا، افتخار، منیر اختر، اظہار، طاہر لطیف، زمان، علی احمد جان، ادیب انور، یار افضل حکیم خان، نسیم الحق، عارف مقصود، وکیل خان، خالد غواص، سردار، سلام اور مظہر۔

ٹریننگ آفیسر کیپٹن نثار علی خان کے علاوہ جن انسٹرکٹرز نے ان مقابلوں کی تیاری میں دن رات گہری دلچسپی لی ان میں سے کیپٹن محمد بشیر (چچا) کیپٹن محمد اسلم، لیفٹیننٹ اکبر علی شاہ اور لیفٹیننٹ عبدالغفور خاص طور سے قابل ذکر ہیں۔

۱۹۶۳ء۔۶۴

ٹی او کیپٹن محمد منیر خان ایف ایف آر۔

انٹر ہاؤس کھیلوں اور اسپورٹس کے نتائج یہ تھے:

فٹ بال ٹرافی	سینئرز محمود غزنوی ہاؤس، جونیئرز اورنگ زیب ہاؤس۔
ہاکی ٹرافی	سینئرز بابر ہاؤس، جونیئرز اورنگ زیب ہاؤس۔
کرکٹ ٹرافی	سینئرز محمود غزنوی ہاؤس، جونیئرز ٹیپو سلطان ہاؤس۔
باسکٹ بال	سینئرز محمود غزنوی، جونیئرز ٹیپو سلطان ہاؤس۔
شوٹنگ	سینئرز بابر ہاؤس، جونیئرز اورنگزیب ہاؤس۔
سوئمنگ	سینئرز بابر ہاؤس، جونیئرز ٹیپو سلطان ہاؤس۔
کراس کنٹری	سینئرز محمود غزنوی ہاؤس، جونیئرز ٹیپو سلطان ہاؤس۔
اتھلیٹکس	سینئرز محمود غزنوی ہاؤس، جونیئرز ٹیپو سلطان ہاؤس۔
باکسنگ	سینئرز بابر ہاؤس، جونیئرز ٹیپو سلطان ہاؤس۔

انفرادی اعزازات

بیسٹ اتھلیٹ	سینئر اظہار الحق، جونیئرز شہاب ناصر
بیسٹ باکسر	سینئرز افتخار احمد، جونیئرز مظہر پرویز۔
بیسٹ سوئمر	سینئرز عظمت حیات، جونیئرز ریاض نور
بیسٹ کراس کنٹری رنز	سینئرز احمد نواز، جونیئرز محمد ریاض خان
بیسٹ شاٹ	سینئرز اقبال فرید، جونیئرز ریاض نور
بیسٹ ڈائیور	احمد ضیا

کامیاب شیلڈ

اسپورٹس میں بحیثیت مجموعی بہترین کارکردگی پر کامیاب شیلڈ ٹیپو سلطان ہاؤس نے حاصل کی۔

بیرونی مقابلے

اس سال بھی کالج نے لاہور ایجوکیشن بورڈ کے زیر اہتمام انٹر کالجیٹ اسپورٹس ٹورنامنٹ میں شرکت کی اور فائنل میچوں میں اپنے پرانے حریف انٹر کالج جہلم کو فٹ بال، کرکٹ اور باسکٹ بال میں شکست دی۔ ان تینوں کھیلوں کی زونل ٹرافیاں جیتیں۔ چوتھی ہاکی ٹیم ری پلے میں ہاری اور رنرز اپ ٹرافی کی حقدار ٹھہری۔

انٹر سروسز پبلک اسکولز اسپورٹس ٹورنامنٹ

اس سال کے آئی ایس پی ایس ٹورنامنٹ میں کیڈٹ کالج حسن ابدال ملٹری کالج جہلم اور کیڈٹ کالج پٹارو نے حصہ لیا اور پٹارو ہی نے اسپورٹس ٹورنامنٹ کی میزبانی کی۔ ۴۰ کیڈٹس کے دستے کے ساتھ ٹریننگ آفیسر کیپٹن احمد جان، عالمگیرین اور کمانڈانٹ لیفٹیننٹ کرنل محمد سردار خان کے علاوہ یہ انسٹرکٹرز بھی تھے۔

کیپٹن محمد منیر خان ٹریننگ آفیسر اور ایڈ جوٹینٹ، کیپٹن محمد بشیر آفیسر انچارج ہاکی، کیپٹن محمد اسلم آفیسر انچارج کرکٹ، لیفٹیننٹ عبدالغفور آفیسر انچارج اتھلیٹکس اور باکسنگ، لیفٹیننٹ اکبر علی شاہ آفیسر انچارج فٹ بال، مسٹر ایف ایچ حیدری آفیسر انچارج ڈرامیٹکس، فوٹو گرافی، مسٹر مسعود رضوی آفیسر انچارج باسکٹ بال، مسٹر مصطفیٰ کمال انچارج انڈور گیمز۔

ٹورنامنٹ کے آخر میں تینوں کالجوں کے پوائنٹس برابر تھے۔ اتھلیٹکس پر فیصلہ ہونا تھا۔ ۲۳۴۵ اخلاق نے ۲۰۰ میٹرز جیت کر امید کا چراغ جلا دیا لیکن چند لمحے بعد صورت حال بالکل بدل گئی جو ایم سی ۲۰۰ x ۴ کی ٹیم ایک تکنیکی اعتراض پر مسترد کر دی گئی۔ گویا جو چراغ جلا تھا وہ باد مخالف نے بجھا دیا۔ چند اور بھی مقابلے ہوئے لیکن چار پوائنٹ کا فرق پھر بھی باقی رہا۔ تا آنکہ مہمان خصوصی صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان اسپورٹس گراؤنڈ میں دوسرے عمائدین کے ساتھ تشریف لے آئے۔ اب ۱۰۰ x ۴ ریلے کی ایک ریس باقی تھی اور اسی پر شیلڈ کا فیصلہ ہونا تھا۔ جب مارشل کی آواز آئی (On your Marks) تو دھڑکتے دلوں کے ساتھ سب کی نگاہیں اظہار پر مرکوز تھیں جو ملٹری کالج ٹیم کی طرف سے ۱۰۰ x ۴ ریلے میں اسٹارٹ لے رہا تھا اور جب چوتھے دوڑ باز اخلاق نے سب سے پہلے ٹچ کیا تو تقریباً ایک میٹر کی لیڈ سے پریذیڈنٹ شیلڈ کا فیصلہ ہو چکا تھا۔ اس وقت ملٹری کالج کے کیڈٹس اور اسٹاف دیوانہ وار خوشی سے رقص کرنے لگے۔ یہ بے ساختہ اظہار مسرت بے جا اور بے موقع نہ تھا۔ جب کالج ہیڈ بوائے سلیم اختر کیانی نے جناب صدر سے خود ان کی عطا کردہ شیلڈ وصول کی تو تالیوں کی گونج میں کالج کے حریفوں کی تالیوں کی آواز بھی شامل تھی۔

ان تاریخی لمحات کو حیدری صاحب نے اپنے مووی کیمرہ سے تاریخ کے لئے ہمیشہ کے لئے محفوظ کر لیا۔

تقسیم انعامات کے بعد مہمان خصوصی سے جب بغیر کسی طے شدہ پروگرام کے گروپ فوٹو کی درخواست کی گئی تو انہوں نے اسے قبول کیا اور گروپ فوٹوگراف کے لئے بیٹھتے ہوئے انہوں نے فرمایا:

"Well done, well done, very good in deed".
"I must congratulate you for this."

ٹورنامنٹ کے آخر میں پوائنٹس کی پوزیشن یہ تھی:

ملٹری کالج جہلم اوّل، کیڈٹ کالج پٹارو دوم اور کیڈٹ کالج حسن ابدال سوئم۔

اس ٹورنامنٹ میں کالج کی یہ تیسری مسلسل کامیابی تھی۔ اس سے کالج کے مورال اور شہرت میں جو اضافہ ہوا اس کا تصور کیا جاسکتا ہے۔ اس کامیابی میں یوں تو چالیس کے چالیس سارے دوڑ باز شریک تھے لیکن جن پانچ نے آخری لمحوں میں اس کامیابی کو ممکن بنایا، وہ اظہار الحق، اخلاق، مقصود، طاہر لطیف اور داؤد الرحمٰن تھے۔

ٹورنامنٹ کے اختتام پر پورے دستے نے کراچی میں چند دن سیر و تفریح میں گزارے۔

کالج کلرز

۶۴-۱۹۶۳ء کے سیشن میں انٹر ہاؤس اور باہر کے ٹورنامنٹس خاص کر انٹر سروسز پبلک سکولز اسپورٹس ٹورنامنٹ میں امتیازی کارکردگی پر مندرجہ ذیل کھلاڑیوں کو کلر دیئے گئے:

کرکٹ	سلیم اختر کیانی، سعد گوہر، مشتاق نیازی، خالد محمود کیانی، احمد ضیاء خان، اور طاہر لطیف۔
ہاکی	افتخار احمد، اخلاق احمد، عابد حسین ملک، محمد منیر، پرویز انور غنی اور محبوب المظفر۔
فٹ بال	یار افضل آفریدی، مقصود اختر، محمد یوسف خان، اقبال فرید، عارف علی اور افتخار احمد۔
باسکٹ بال	عارف علی، خالد عمر، عبدالرشید، گل زمان ملک
اتھلیٹکس	اظہار الحق، محمد ریاض، طاہر لطیف، اخلاق احمد، مقصود اختر مشتاق نیازی، احمد نواز اور ملک احسان قادر۔
سوئمنگ	ملک عظمت حیات، مشتاق نیازی اور احمد ضیاء خان
شوٹنگ	اقبال فرید
ٹیبل ٹینس	اعجاز احمد رفیع
کراس کنٹری	ملک احمد نواز
جمناسٹک	احمد ضیاء خان، خالد محمود کیانی، سلیم اختر کیانی، صغیر احمد، محمد قیوم اور افتخار احمد۔
باکسنگ	خالد مسعود، اقبال احمد اور افتخار احمد

۶۵-۱۹۶۴ء

ٹی او کیپٹن احمد جان اے ایس سی (عالمگیرین)

چوتھا انٹر سروسز پبلک اسکولز اسپورٹس ٹورنامنٹ دسمبر ۱۹۶۴ء میں کیڈٹ کالج حسن ابدال میں منعقد ہوا اور میزبان کالج ہی چیمپئن رہا۔

۶۶-۱۹۶۵ء

ٹی او کیپٹن اکرم اللہ خان اے ای سی

یہ سال بھی اسپورٹس سرگرمیوں کے لحاظ سے بھرپور رہا۔ ٹیموں کی تنظیم اور کوچنگ پر خصوصی توجہ دی گئی۔ ٹیموں کے کیپٹن اور نگران یہ تھے۔

کھیل فٹ بال	کیپٹن، کیڈٹ جمیل ناصر، نگران کیپٹن نواب دین۔
کرکٹ	کیپٹن، کیڈٹ جمیل خالد، نگران کیپٹن محمد اسلم
ہاکی	کیپٹن، کیڈٹ پرویز اختر، نگران لیفٹیننٹ ظہور احمد
باسکٹ بال	کیپٹن، کیڈٹ سعید انور، نگران مسٹر مسعود رضوی
شوٹنگ	نگران لیفٹیننٹ مجیب الرحمٰن
اتھلیٹکس	کیپٹن، کیڈٹ طارق کلیم، نگران کیپٹن اکرام اللہ خان

انٹر ہاؤس اسپورٹس

باکسنگ اس سال بھی نو آموزوں کی باکسنگ نہیں ہوئی۔ سارا زور انٹر ہاؤس باکسنگ پر رہا۔ باکسنگ کا فائنل ۱۱ نومبر ۱۹۶۵ء کو ہوا۔ باہر سے جج یا ریفری نہیں بلوائے گئے۔ میجر بی اے ملک، کیپٹن اکرم اللہ خان اور کیپٹن سیف الدین نے ججوں کے فرائض ادا کیے اور لیفٹیننٹ ممتاز علی اور حوالدار میجر محمد بخش ریفری تھے۔ کالج پریفیکٹ داؤد الرحمٰن نے ماسٹر آف دی سیریمنی کی ذمہ داریاں ادا کیں۔ پہلے جونیئرز کی نو فائٹس ہوئیں۔ جن میں سے دو انوار الحق بمقابلہ عتیق الرحمٰن اور جمیل بمقابلہ خالد حسن نے تالیوں کا زیادہ خراج وصول کیا۔ سینئرز میں سید شاہد احمد کا حریف زیادہ دیر مقابلہ نہ کرسکا جس کی وجہ سے شاہد کو اپنے فن اور مہارت کو ظاہر کرنے کا موقع نہ

مل سکا۔ دبلے پتلے آصف امام نے اپنی پھرتی، چستی اور اسٹائل سے اپنے مدمقابل ہی کو نہیں ناظرین کو بھی حیرت میں ڈال دیا۔

تنویر حسین گو یا ظفر اقبال سے ہار گیا۔ لیکن جس شان سے ہارا اس کی بنا پر اسے بیسٹ لوزر کا اعزاز دیا گیا۔ بیسٹ باکسر سید شاہد احمد ہی رہا۔ جونیئرز میں اورنگ زیب ہاؤس نے ٹیپو ہاؤس سے ۲۶ کے مقابلہ میں ۳۴ پوائنٹس لے کر کرنل متکاف باکسنگ کپ حاصل کیا۔ سینئرز میں بابر ہاؤس نے محمود غزنوی ہاؤس سے ۲۴ کے مقابلے میں ۳۴ پوائنٹس لے کر جنرل ہٹن باکسنگ کپ جیتا۔

بیسٹ باکسر سینئرز، شاہد احمد بابر ہاؤس، بیسٹ باکسر جونیئرز عتیق الرحمٰن اورنگ زیب ہاؤس۔ بیسٹ لوزر سینئرز جنرل فنس کپ تنویر حسین بابر ہاؤس، جونیئرز خالد حسین ٹیپو سلطان ہاؤس۔

اتھلیٹکس

سینئرز جونیئرز انٹر ہاؤس اتھلیٹکس کے مقابلے ۲۲۔ نومبر ۱۹۶۵ء کو ہوئے۔ کمانڈانٹ لیفٹیننٹ کرنل محمد سردار نے مارچ پاسٹ کی سلامی لی۔ حلف کے بعد مقابلے شروع ہوئے۔ اس سال کچھ ریکارڈ بہتر ہوئے۔ طارق کلیم نے ۵ فٹ ۱۸نچ پر جمپ کلیر کی۔ کیڈٹ محمد افسر نے ۱۵۰۰ میٹرز ۴ منٹ اور ۸ء۲۴ سیکنڈ میں ۱۵۰۰ میٹرز ختم کر کے پچھلے سال کا اپنا ہی ریکارڈ بہتر کیا۔ ٹیپو سلطان ہاؤس نے ۲۸ کے مقابلہ میں ۵۶ پوائنٹس لے کر اورنگ زیب ہاؤس کو شکست دی اور پرتھی پال سنگھ باکسنگ کپ حاصل کیا اور سینئرز میں محمود غزنوی ہاؤس نے ۴۰ کے مقابلے میں ۵۰ سے بابر ہاؤس کو مات دے کر لیفٹیننٹ احمد علی خان باکسنگ کپ جیتا۔ سینئرز میں بیسٹ اتھلیٹ کیپٹن عطا محمد (۱۹۳۱) کپ محمود غزنوی ہاؤس کے طارق کلیم کو دیا گیا۔ جونیئرز میں ٹیپو سلطان ہاؤس کے ظہور الحق کو بہترین اتھلیٹ چنا گیا۔

دوسرے انٹر ہاؤس نتائج یہ تھے:

ہاکی:	سینئرز ۱/۴ پنجاب باکسنگ چیلنج شیلڈ محمود غزنوی ہاؤس۔ جونیئرز صوبیدار حیدر علی باکسنگ کپ اورنگ زیب ہاؤس۔
فٹ بال	سینئرز جاٹ رجمنٹ فٹ بال کپ محمود غزنوی ہاؤس۔ جونیئرز بنگال لائٹ انفنٹری ٹیپو سلطان ہاؤس۔
باسکٹ بال	سینئرز اے ایس سی آفیسرز کپ بابر ہاؤس۔ جونیئرز لیفٹیننٹ فتح شیر خان کپ ٹیپو سلطان ہاؤس۔
کرکٹ	سینئرز ۴ فیلڈ رجمنٹ کپ بابر ہاؤس۔ جونیئرز کیپٹن سراج الدین کپ اورنگزیب ہاؤس۔
سوئمنگ	سینئرز بریگیڈیئر اسٹیفنز کپ محمود غزنوی ہاؤس۔ جونیئرز ۵/۲ پنجاب رجمنٹ کپ اورنگ زیب ہاؤس۔ بیسٹ سوئمر سینئرز طارق یعقوب محمود غزنوی ہاؤس۔ بیسٹ سوئمر جونیئرز وقار بشیر اورنگ زیب ہاؤس۔ بیسٹ ڈائیور سینئرز غلام شبیر ہاؤس۔ بیسٹ ڈائیور خالد حسن اورنگ زیب ہاؤس۔
کراس کنٹری	جونیئرز ٹیپو سلطان ہاؤس۔ بیسٹ کراس کنٹری رنر سینئرز محمد افسر بابر ہاؤس جونیئرز ارشد محمود اورنگ زیب ہاؤس۔
پی۔ای	اس سال انٹر ہاؤس پی ای ٹیسٹ بھی ہوا اور کمانڈ اور اسٹاف راولپنڈی ڈسٹرکٹ کپ بابر ہاؤس کو دیا گیا۔ بیسٹ پی ای ٹیسٹ محمود نواز خان تھے۔
شوٹنگ	سینئرز ۱/۱۰ پنجاب رجمنٹ شوٹنگ شیلڈ، محمود غزنوی ہاؤس۔ جونیئرز ہاؤس۔ جونیئرز اورنگزیب ہاؤس۔ بیسٹ شاٹ سینئرز جاوید اختر محمود غزنوی ہاؤس۔ جونیئرز فرخ گیلانی اورنگ زیب ہاؤس۔

کامیاب شیلڈ کے لئے آخر میں ہاؤسز کی پوزیشن یہ تھی:

اورنگ زیب ہاؤس ۷۰، محمود غزنوی ہاؤس ۶۵، ٹیپو سلطان ہاؤس ۶۵، بابر ہاؤس ۶۵، اورنگ زیب ہاؤس کو کامیاب شیلڈ دی گئی۔

بیرونی مقابلے

اس سال کالج نے تین اہم بیرونی اسپورٹس مقابلوں میں حصہ لیا۔

لاہور ایجوکیشن بورڈ انٹر کالجیٹ اسپورٹس ٹورنامنٹ

باسکٹ بال

باسکٹ بال کے مقابلے گورنمنٹ کالج چکوال میں منعقد ہوئے۔ کالج نے فائنل راؤنڈ میں گورنمنٹ انٹر کالج کو ہرا کر مسلسل تیرے سال جہلم زون کی ٹرافی

جیتی۔

ہاکی

ہاکی کے مقابلے گورنمنٹ کالج جہلم میں منعقد ہوئے۔ گورنمنٹ کالج جہلم کی ٹیم اولیمپئن نصیر بندا کی کوچ کی ہوئی تھی۔ بہرحال کھیل کے دسویں سیکنڈ میں کیڈٹ محمد ریاض نے پہلا گول کر کے حریف ٹیم کو حیران کر دیا۔ پھر وہ آخر تک سنبھل نہ سکے۔ طلعت عمر، پرویز اور آصف امام کی ڈیفنس لائن ناقابل تسخیر ثابت ہوئی۔

کرکٹ

کرکٹ کا فائنل میچ زمیندار کالج گجرات میں ہوا اور میزبان کالج کو شکست دے کر کرکٹ کی ٹرافی کالج نے مسلسل تیسرے سال جیتی۔ طلعت عمر (فادر ولیم) سرفراز چیمہ اور جمیل اس کامیابی کے اصل معمار تھے۔

نیشنل جونیئرز اتھلیٹک چیمپئن شپ

پاکستان جونیئرز اتھلیٹک فیڈریشن لاہور کے زیر اہتمام ۸ ویں سالانہ نیشنل جونیئرز اتھلیٹک چیمپئن شپ یونیورسٹی گراؤنڈ لاہور میں ۱۰ اپریل ۱۹۶۵ء کو شروع ہوئی۔ کالج کے ۲۵ دوڑ بازوں نے حصہ لیا۔ مغربی پاکستان کے ۴۲ دوڑ باز اس میٹ میں شریک تھے۔ مارچ پاسٹ ملٹری کالج کے دستے نے جو سفید پتلون اور سبز بنیانوں میں ملبوس تھا، بڑی شان سے کیا اور بڑی داد پائی۔ ملٹری کالج کے دوڑ بازوں کی پرفارمنس کی یہ صورت رہی۔

ڈسکس تھرو رفیق اوّل شمس ۸۰۰ میٹرز سینئرز طارق یعقوب سیکنڈ، ۲۰۰ میٹرز عصمت اللہ فرسٹ وقت ایک منٹ ۲۳ سیکنڈز، ہائی جمپ طارق کلیم سیکنڈ، ۱۰۰ میٹرز عصمت اللہ فرسٹ وقت ایک منٹ ۱۱ سیکنڈز، شاٹ پٹ وقار سیکنڈ زبیر تھرڈ، براڈ جمپ شہباز ناصر سیکنڈ طارق ضیاء تھرڈ، ۱۵۰۰ میٹرز جمیل سیکنڈ عمر خان تھرڈ، ۴۰۰ میٹرز جہاں زیب فرسٹ ۵۷ سیکنڈز، ہاپ سٹیپ اینڈ جمپ (جونیئرز) شہاب ناصر فرسٹ ۲۰ فٹ، شاٹ پٹ ریاض تھرڈ، براڈ جمپ طارق کلیم فرسٹ ۲۰ فٹ ۷ انچ، ہاپ اسٹیپ اینڈ جمپ طارق کلیم فرسٹ ۴۰ فٹ ۹ انچ۔

اس طرح کالج نے ۶ فرسٹ، ۷ سیکنڈ اور ۵ تھرڈ پوزیشنیں لے کر سب سے زیادہ پوائنٹس سکور کیے اور نیشنل جونیئرز اتھلیٹکس ٹرافی جیتی۔

انٹر سروسز پبلک اسکولز اسپورٹس ٹورنامنٹ

پانچواں آئی ایس پی ایس ٹورنامنٹ ملٹری کالج میں ۱۶ سے ۲۱ دسمبر ۱۹۶۵ء تک منعقد ہوا۔ اس میں کیڈٹ کالج حسن ابدال، کیڈٹ کالج پٹارو اور ملٹری کالج جہلم نے حصہ لیا۔ ملٹری کالج نے فٹ بال، کرکٹ اور اتھلیٹکس ٹرافیاں جیتیں اور ہاکی اور باسکٹ بال میں رنرز اپ رہا۔ صرف شوٹنگ میں تیسرے نمبر پر آیا۔ اس طرح ۳۰ میں سے ۲۳ پوائنٹس لے کر ملٹری کالج نے پریذیڈنٹ شیلڈ چوتھی بار حاصل کی۔ لیفٹیننٹ جنرل بختیار رانا نے انعامات تقسیم کیے۔ کالج ہیڈ بوائے داؤد الرحمٰن نے پریذیڈنٹ شیلڈ اور دوسرے تین کیپٹن فٹ بال، کرکٹ اور اتھلیٹکس کی ٹرافیاں سروں کے اوپر اٹھائے اورنگ زیب ہاؤس کے لان میں جمع ہوئے اور آرمی بینڈ کی ''ہے جمالو'' کی دھن پر بھنگڑا شروع کیا۔ بینڈ کی بیٹ ملٹری کالج کا نٹی جنٹ کی سرخوشی میں بڑھتی چلی گئی۔ پہلے ٹیم کے انچارج انسٹرکٹرز کو سر پر اٹھا کر بھنگڑا ڈالا پھر کمانڈانٹ کو اور آخر کار ڈائریکٹر آرمی ایجوکیشن کو بھی اپنی سرمستی میں شریک کیا۔ کامیابی اور کامرانی کی بے محابا ترنگ خاصی دیر تک جاری رہی۔ یہ نظارہ میس بی کے کنارے پر کھڑے پٹارو کے پرنسپل فیروز شاہ بھی دیکھ رہے تھے۔ انہوں نے صرف ایک معنی خیز فقرہ کہا۔

That's the way to celebrate" "

آئندہ چند سالوں میں انٹر سروسز ٹورنامنٹ کے نتائج کو اس فقرہ کی روشنی میں دیکھا جاسکتا ہے۔ اس ٹورنامنٹ میں ملٹری کالج کے طارق کلیم کو بیسٹ اتھلیٹ اور طلعت عمر کو بیسٹ شاٹ قرار دیا گیا۔ ہاکی میں پرویز اختر کرکٹ میں طلعت عمر اور اتھلیٹکس میں طارق کلیم کی کارکردگی نے ٹورنامنٹ میں کلیدی کردار ادا کیا۔ ۱۷ کی شب کو کالج نے مہمان ٹیموں کے اعزاز میں الوداعی ڈنر کا اہتمام کیا تھا جس میں تینوں کالجوں کے پرنسپلوں نے تقریریں کیں۔ اور معنی خیز شعروں کے تبادلے کیے۔

۱۹۶۶۔۶۷ء

ٹی او میجر اکرم اللہ خان اے ای سی

انٹر ہاؤس مقابلے

سوئمنگ

سینئرز میں بابر ہاؤس نے محمود غزنوی ہاؤس کو ۱۶ کے مقابلے میں ۴۱ پوائنٹس سے شکست دی۔ جونیئرز میں ٹیپو سلطان کے پوائنٹس ۳۵ تھے۔ جبکہ اورنگ زیب ہاؤس کے ۲۲۔ سال کا بیسٹ سوئمر ہونے کا اعزاز سینئرز میں بابر ہاؤس کے وقار بشیر کو اور جونیئرز میں ٹیپو سلطان ہاؤس کے عزیز الرحمٰن کو ملا۔ ڈائیونگ میں بہترین کارکردگی کا کپ سینئرز میں بابر ہاؤس کے شبیر حسین نے اور جونیئرز میں ٹیپو سلطان ہاؤس کے عزیز الرحمٰن نے حاصل کیا۔

ہاکی

ہر ہاؤس نے اے بی سی تین ٹیمیں ٹورنامنٹ میں داخل کیں۔ اوسطاً ٹیپو سلطان ہاؤس نے جونیئرز کی اور محمود غزنوی ہاؤس نے سینئرز کی ٹرافی جیتی۔ فٹ بال میں بھی ہر ہاؤس کی تین تین ٹیمیں تھیں۔ اس میدان میں ٹیپو سلطان ہاؤس اور محمود غزنوی ہاؤس فاتح قرار پائے۔

باسکٹ بال

باسکٹ بال میں بابر ہاؤس اور ٹیپو سلطان کے ۸۲ پوائنٹس تھے۔

کرکٹ

ہر ہاؤس نے ایک ایک ٹیم انٹر کی۔ دو دو اننگز کا میچ ہوا۔ بابر ہاؤس نے محمود غزنوی ہاؤس کو ۳۳ رنز سے ہرایا۔ ٹیپو سلطان ہاؤس نے اپنے حریف اورنگزیب ہاؤس کو چار وکٹوں سے شکست دی۔ بابر ہاؤس کے ندیم نے ۶۷ رنز بنا کر مین آف دی میچ کا اعزاز حاصل کیا۔

باکسنگ

جونیئرز لائٹ ویٹ (۹۱ پاؤنڈز تک) ۲۸۴۹ بشارت ٹیپو سلطان ہاؤس، ۲۸۲۱ افتخار اورنگ زیب ہاؤس سے ہارا۔ ۲۸۴۵ سلیم مرید ٹیپو سلطان ہاؤس، ۲۹۹۸ ذوالفقار اورنگ زیب ہاؤس سے ہارا۔

ویٹ (۹۸ پاؤنڈز تک) ۲۹۰۸ امجد ٹیپو سلطان ہاؤس نے ۲۹۲۵ غلام مرتضیٰ اورنگ زیب ہاؤس کو ہرایا۔ ۲۹۱۶ جمیل ٹیپو سلطان ہاؤس ۲۸۰۹ شعیب یاسین اورنگ زیب سے ہارا۔

ماسکیٹو ویٹ (۱۰۵ پونڈ تک) ۲۸۶۱ احمد امام ٹیپو سلطان ہاؤس نے ۲۷۱۷ فرحت شکیل اورنگ زیب ہاؤس کو ہرایا۔ طارق عدنان ٹیپو سلطان ہاؤس ۲۹۴۶ قمر الٰہی اورنگ زیب سے ہارا۔

فلائی ویٹ (۱۱۲ پاؤنڈز تک) ۲۹۱۰ محمد نعیم ٹیپو سلطان ہاؤس ۲۹۴۴ جاوید امتیاز اورنگ زیب ہاؤس سے ہارا۔ ۲۹۱۸ شاہجہان ٹیپو سلطان ہاؤس نے ۲۸۳۳ خالد محمود اورنگ زیب ہاؤس کو ہرایا۔

بینٹم ویٹ (۱۱۸ پاؤنڈز تک) ۲۸۲۶ عبدالحفیظ ٹیپو سلطان ہاؤس، ۲۹۳۲ جہانزیب اورنگزیب ہاؤس سے ہارا۔

سینئرز ہاؤس

محمود غزنوی ہاؤس بابر ہاؤس

فلائی ویٹ (۱۱۲ پونڈ تک) ۲۷۴۲ عبید ضیا ایم جی ہاؤس ۲۷۱۹ بابر ہاؤس سے نہ جیت سکا۔ ۲۷۷۲ خالد سعید ایم جی ہاؤس ۲۷۵۸ حسن محسن بابر ہاؤس سے جیت نہ سکا۔

بینٹم ویٹ (۱۱۸ پاؤنڈز تک) ۲۷۶۱ خالد حسن ایم جی ہاؤس ۲۷۷۰ عتیق الرحمٰن بابر ہاؤس سے جیت نہ سکا۔ ۲۷۴۹ ظفر اقبال ایم جی ہاؤس ۲۶۵۳ ندیم حسن بابر ہاؤس سے جیت نہ سکا۔

فیدر ویٹ (۱۲۶ پاؤنڈز تک) ۲۸۱۲ جمیل الرحمٰن ایم جی ہاؤس ۶۰۵ غلام محمد بابر ہاؤس سے مقابلہ میں کامیاب رہا۔ ۲۹۶۸ ہمایوں رشید ایم جی ہاؤس نے

۲۸۵۹ خالد حمید بابر ہاؤس کو شکست دی۔

لائٹ ویٹ (۱۳۴ پاؤنڈز تک) ۲۷۸۵ غلام مصطفیٰ ایم جی ہاؤس نے ۳۰۳۷ طارق حمید بابر ہاؤس کو شکست دی۔ ۲۷۷۴ فیصل لودھی ایم جی ہاؤس نے ۳۰۳۲ خالد مراد بابر ہاؤس سے زیادہ پوائنٹس لئے۔

لائٹ ویلٹر ویٹ (۱۴۲ پوائنٹ تک) ۳۰۰۱ جاوید اشرف ایم جی ہاؤس نے ۲۷۲۴ شبیر حسین بابر ہاؤس کو مات دی۔

بحیثیت مجموعی محمود غزنوی ہاؤس نے ۲۶ کے مقابلے میں بابر ہاؤس کو ۳۲ پوائنٹس سے شکست دی۔ اورنگ زیب ہاؤس نے اسی تناسب سے ٹیپو سلطان ہاؤس کو مات دی۔ کیڈٹ غلام مصطفیٰ کو سینئرز میں اور شعیب یاسین کو جونیئرز میں بیسٹ باکسر ہونے کا اعزاز حاصل ہوا۔ بیسٹ لوزر سینئرز خالد حسن اور جونیئرز میں محمد جمیل تھے۔

شوٹنگ

شوٹنگ میں چار ٹیسٹوں کے بعد سینئرز اور جونیئرز دونوں نے حصہ لیا۔ ٹیپو سلطان ہاؤس کے ۲۵۹ اور اورنگ زیب ہاؤس کے ۲۳۲ پوائنٹس تھے۔ جب کہ سینئرز میں بابر ہاؤس کے ۲۱۴ محمود غزنوی ہاؤس کے ۱۷۱ پوائنٹس تھے۔ بیسٹ شاٹ سینئرز میں فرخ گیلانی اور جونیئرز میں ارشد امیر۔

کراس کنٹری

بابر ہاؤس کے ۴۳۹۳ پوائنٹس تھے جب کہ محمود غزنوی ہاؤس کے ۳۷۲۰ تھے۔ جونیئرز میں ٹیپو سلطان ہاؤس کے ۶۰۳۱ پوائنٹس تھے اور ۴۵۰۰ اورنگ زیب ہاؤس کے، سینئرز میں ۲۶۶۹ ارشاد فرسٹ آیا اور ۲۷۹۹ عمر خان سیکنڈ جبکہ جونیئرز میں ۲۹۰۷ نصر اللہ اوّل رہا اور ۲۹۷ شکیل احمد دوم رہا۔

اتھلیٹکس

۱۸ نومبر ۱۹۶۶ء کو اتھلیٹکس میٹ کی سلامی کمانڈانٹ نے لی۔ آخری نتائج یہ رہے۔

اورنگ زیب ۳۶ پوائنٹس، بابر ۳۷ پوائنٹس۔

ٹرافی ٹیپو سلطان ہاؤس اور بابر ہاؤس نے لی۔

بابر ہاؤس کے کلیم اللہ نے ۴۰۰ میٹرز، ۸۰۰ میٹرز اور ہائی جمپ میں فرسٹ پوزیشن لی اور بہترین اتھلیٹ کا اعزاز حاصل کیا۔ جونیئرز میں ٹیپو سلطان ہاؤس کے احتشام ضمیر نے ۱۰۰ میٹرز، ۲۰۰ میٹرز اور لانگ جمپ میں پہلی پوزیشن لے کر یہ امتیاز حاصل کیا۔

اسپورٹس ٹرافی کے لئے آخر میں سکور بورڈ یہ تھا۔

ٹیپو سلطان ہاؤس ۸۵ پوائنٹس، بابر ہاؤس ۷۵ پوائنٹس، محمود غزنوی ہاؤس ۶۰ پوائنٹس اور اورنگ زیب ہاؤس ۵۰ پوائنٹس چنانچہ کامیاب شیلڈ ٹیپو سلطان ہاؤس کے حصے میں آئی۔ بیسٹ جمناسٹ ضیاء القمر قرار پایا۔

بیرونی مقابلے

کالج نے لاہور بورڈ کے انٹر کالجیٹ اسپورٹس ٹورنامنٹ جہلم زون میں ہاکی فٹ بال، کرکٹ اور باسکٹ بال کی چار ٹیمیں داخل کیں۔ باسکٹ بال انٹر زون میں کالج نے ۱۹۶۵ء کے چیمپئن گارڈن کالج کو ہرایا۔ لیکن میونسپل کالج اوکاڑہ سے ہار گیا۔ بہرحال جہلم زون میں چیمپئن شپ جیتی۔ ہاکی میں بھی سرسید کالج گجرات اور گورنمنٹ انٹر کالج جہلم کو ہرا کر زونل چیمپئن ہوا۔ فٹ بال میں گورنمنٹ کالج چکوال اور انٹر کالج جہلم سے مقابلہ ہوا، کامیابی حاصل کی۔ کرکٹ فائنل میں انٹر کالج جہلم سے ہارے، اس ٹورنامنٹ میں ضیاء القمر اور محمد سلیم نے باسکٹ بال میں اور محمد ریاض نے فٹ بال میں امتیازی کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔

انٹر سروسز پبلک سکولز اسپورٹس ٹورنامنٹ

اس سال یہ ٹورنامنٹ ۳ دسمبر سے ۸ دسمبر ۱۹۶۶ء تک پٹارو میں تھا۔ اس بار اس میں کیڈٹ کالج حسن ابدال نے حصہ نہیں لیا اور ایک سال کے بعد پی اے ایف پبلک سکول لوئر ٹوپہ شامل ہوا۔ اس بار پٹارو نے بڑا سخت بدلہ لیا۔ ۶ مقابلوں میں سے ۵ مقابلے جیت کر اوّل پوزیشن حاصل کی۔ کالج نے ہاکی، فٹ بال،

شوٹنگ، کرکٹ اور اتھلیٹکس میں دوسری اور باسکٹ بال میں تیسری پوزیشن حاصل کی۔ فرسٹ کسی میں نہ مل سکی۔ میجر جنرل ایس اے اے بلگرامی نے انعامات تقسیم کیے۔ کالج کے دستے کے ۴۸ کیڈٹس آفیسرز نے ۹ دسمبر سے ۱۲ دسمبر تک کراچی کی تعلیمی سیر کی۔

۱۹۶۷ء۔۶۸

ٹی او کیپٹن شیخ عبدالنعیم

انٹر ہاؤس مقابلوں کے نتائج یہ تھے:

ہاکی سینئرز محمود غزنوی ہاؤس، جونیئرز اورنگزیب ہاؤس، فٹ بال سینئرز محمود غزنوی ہاؤس، جونیئرز ٹیپو سلطان ہاؤس۔ باسکٹ بال سینئرز بابر ہاؤس، جونیئرز اورنگ زیب ہاؤس۔ کرکٹ سینئرز محمود غزنوی ہاؤس، جونیئرز اورنگ زیب ہاؤس، سوئمنگ سینئرز بابر ہاؤس، جونیئرز ٹیپو سلطان ہاؤس، بیسٹ سوئمر سینئرز فاروق احمد بابر ہاؤس، بیسٹ سوئمر جونیئرز عزیز الرحمٰن ٹیپو سلطان ہاؤس قمر الٰہی اورنگ زیب ہاؤس، بیسٹ ڈائیور شاہد حسین بابر ہاؤس، اتھلیٹکس سینئرز بابر ہاؤس، جونیئرز اورنگ زیب ہاؤس، بیسٹ اتھلیٹ سینئرز کریم اللہ، جونیئرز شکیل احمد اورنگ زیب ہاؤس، کراس کنٹری سینئرز بابر ہاؤس، جونیئرز ٹیپو سلطان ہاؤس، بیسٹ رنر سینئرز عمر خان، جونیئرز نصر اللہ خان۔

کامیاب شیلڈ کے لئے اورنگ زیب ہاؤس اور بابر ہاؤس کے پوائنٹس برابر تھے، اس لئے دونوں کو مشترک طور پر کامیاب شیلڈ دی گئی۔

بیرونی مقابلے

انٹر سروسز پبلک سکولز اسپورٹس ٹورنامنٹ کی میزبانی دسمبر ۱۹۶۷ء میں کیڈٹ کالج حسن ابدال نے کی۔ اس بار اس ٹورنامنٹ میں تین کالجوں حسن ابدال، کوہاٹ اور جہلم نے حصہ لیا۔

ہاکی

کالج نے ہاکی چیمپئن شپ پٹارو کو ہرا کر اور حسن ابدال سے برابر کر کے جیتی۔ جیت کے معمار ممتاز غلام نبی شاہ اور اسلم تھے۔

شوٹنگ

کالج نے پٹارو کے ۵۴۱ اور حسن ابدال کے ۵۴۰ کے مقابلے میں ۵۴۹ پوائنٹس لے کر شوٹنگ ٹرافی جیتی۔ فٹ بال میں سیکنڈ اور کرکٹ، باسکٹ بال اور اتھلیٹکس میں تیسری پوزیشن آئی۔ تاہم شکیل، خالد حمید اور کلیم اللہ کی کارکردگی بہت اچھی رہی۔ کلیم اللہ نے بیسٹ اتھلیٹ کپ حسن ابدال کے بیسٹ اتھلیٹ کے ساتھ شیئر کیا۔ پٹارو نے پریذیڈنٹ شیلڈ جیتی۔ ملٹری کالج کے حصے میں رنرز اپ ٹرافی آئی۔ انعامات یوگوسلاویہ کے سفیر نے تقسیم کیے۔

۱۹۶۸ء۔۶۹

ٹی او کیپٹن شہزادہ خرم اے ای سی

اپریل ۱۹۶۸ء سے سینئر جونیئرز ہاؤسوں کا فرق کر دیا گیا تھا۔ آٹھویں کے لئے ایک علیحدہ ہاؤس شیر شاہ ہاؤس مختص کیا گیا۔ جس کے دو ونگوں میں سارے مقابلے ہوئے اور باقی چار سینئر ہاؤسوں کی ایک ٹیم میں لیگ سسٹم پر مقابلے ہوئے۔ نتائج یہ تھے:

ہاکی چیمپئن ٹیپو سلطان ہاؤس، رنرز اپ اورنگ زیب ہاؤس، فٹ بال چیمپئن بابر ہاؤس، رنرز اپ ٹیپو سلطان ہاؤس۔ باسکٹ بال چیمپئن اورنگ زیب ہاؤس، رنرز اپ محمود غزنوی ہاؤس، کراس کنٹری چیمپئن محمد غزنوی ہاؤس، رنرز اپ ٹیپو سلطان ہاؤس، سوئمنگ چیمپئن ٹیپو سلطان ہاؤس۔

بیرونی مقابلے

اس سال انٹر سروسز اسپورٹس ٹورنامنٹ ۲۶ دسمبر ۱۹۶۸ء سے ۴ جنوری ۱۹۶۹ء تک ملٹری کالج میں ہوا۔ اس بار اس ٹورنامنٹ میں پانچ کالجوں نے حصہ لیا۔ کیڈٹ کالج حسن ابدال، کیڈٹ کالج پٹارو، کیڈٹ کالج کوہاٹ، ملٹری کالج جہلم اور پی اے ایف کیڈٹ کالج سرگودھا۔

کالج نے صرف باسکٹ بال چیمپئن شپ جیتی، باسکٹ بال میں رنراپ رہا، پریذیڈنٹ ٹرافی تیسرے سال مسلسل پٹارو نے حاصل کی۔ ملٹری کالج کے حصے میں رنرز اپ ٹرافی آئی۔ انعامات میجر جنرل ملک عبدالعلی نے تقسیم کئے۔ اس بار رات کی الوداعی ضیافت موسیٰ ہال میں ہوئی اور اسکے بعد مہمان اور میزبان ٹیموں نے اپنا اپنا ورائٹی پروگرام پیش کیا۔

آئی ایس پی ایس ٹورنامنٹ کے علاوہ کالج کا کیڈٹ کالج حسن ابدال اور لارنس کالج گھوڑا گلی سے اسپورٹس وزٹس کا تبادلہ ہوا۔ جسکی افادیت بڑے ٹورنامنٹ سے کم نہیں تھی چونکہ آئی ایس پی ایس ٹی میں پروفیشنلزم آ رہا تھا۔ اسپورٹس انٹری اور باہر کے کھلاڑیوں پر تکیہ کیا جانے لگا اور یہ ٹورنامنٹ اپنی افادیت کھونے لگا۔

جے سی سی بٹالین

معائنہ لاگ ایریا کمانڈر نے یکم فروری ۱۹۶۹ء کو کیا اور خاص طور پر ڈرل کے معیار کو سراہا۔

شیر شاہ ہاؤس اسپورٹس

آٹھویں درجہ کے لئے مختص شیر شاہ ہاؤس میں اقبال ونگ اور سرسید ونگ میں شوٹنگ کو چھوڑ کر باقی سب گیمز اسپورٹس انٹر ونگ کی بنیاد پر ہوئے۔ ہاکی، کرکٹ اور سوئمنگ اقبال ونگ نے جیتی، فٹ بال، باسکٹ بال، اتھلیٹکس اور کراس کنٹری سرسید ونگ نے۔ بیسٹ اتھلیٹ طارق وحید (سرسید) بیسٹ کراس کنٹری رنر، اعجاز حسین، بیسٹ سوئمنگ ظفر اقبال (اقبال)، بیسٹ ڈائیور امین الرحمٰن (سرسید)، بیسٹ جمناسٹ محمد طاہر (اقبال) قرار پائے۔

نوٹ: یہ انعامات ۶۸۔۱۹۶۷ء کے ہیں۔

۷۰۔۱۹۶۹ء

ٹی او کیپٹن شہزادہ خرم

اس سال ہر ہاؤس نے کرکٹ کے سوا ہر کھیل میں دو دو ٹیمیں انٹر کیں۔ اوسطاً انٹر ہاؤس اسپورٹس مقابلوں کے نتائج یہ تھے۔ ہاکی میں فاتح اورنگ زیب ہاؤس، فٹ بال میں فاتح اورنگ زیب ہاؤس، کرکٹ میں فاتح محمود غزنوی ہاؤس، باسکٹ بال میں فاتح اورنگ زیب ہاؤس، شوٹنگ میں فاتح اورنگ زیب ہاؤس سال کا بہترین نشانہ باز ممتاز علی چنگیزی اورنگ زیب ہاؤس، سوئمنگ میں فاتح ٹیپو سلطان ہاؤس، سال کے بہترین تیراک امین الرحمٰن ٹیپو سلطان ہاؤس اور قمر الٰہی بابر ہاؤس، اتھلیٹکس میں فاتح ایم جی ہاؤس اور اورنگ زیب ہاؤس، سال کے بہترین اتھلیٹ خالد نسیم ایم جی ہاؤس اور شکیل خالد اورنگ زیب ہاؤس۔

اسپورٹس اور گیمز میں بحیثیت مجموعی پہلی پوزیشن پر کامیاب شیلڈ اورنگ زیب ہاؤس کے حصے میں آئی۔ اس سال باکسنگ نہیں ہوئی اور پی ای ٹیسٹ بھی نہیں ہوا۔

شیر شاہ ہاؤس اسپورٹس

انٹر ونگ سوئمنگ اقبال ونگ نے جیتی۔ بہترین تیراک ظفر اقبال کو قرار دیا گیا۔ اتھلیٹکس کی ٹرافی سرسید ونگ نے حاصل کی۔ بہترین تیراک محمد رزاق سرسید ونگ۔

انٹر سروسز پبلک سکولز اسپورٹس ٹورنامنٹ

اس بار پٹارو میں منعقد ہوا۔ کیڈٹ کالج پٹارو نے چوتھی بار پریذیڈنٹ شیلڈ حاصل کی۔ پی اے ایف کالج سرگودھا رنرز اپ رہا اور اگلے سال سے اس ٹورنامنٹ سے ریٹائر ہونے کا اعلان کیا۔

۷۱۔۱۹۷۰ء

ٹی او کیپٹن شہزادہ خرم

انٹر ہاؤس اتھلیٹکس کے نتائج یہ تھے:

۲۰۰ میٹرز اوّل شکیل خالد اورنگ زیب ہاؤس، دوم انصر گیلانی محمود غزنوی ہاؤس، ۴۰۰ میٹرز اوّل خالد نسیم محمود غزنوی ہاؤس، دوم ایس ایم اے کاظمی اورنگ زیب۔ ۱۰۰ میٹرز اوّل فیض احمد بابر ہاؤس۔

ہائی جمپ اوّل شفقت محمود محمود غزنوی ہاؤس، دوم ذوالفقار علی خان محمود غزنوی ہاؤس۔

۴ x ۴۰۰ ریلے اوّل اورنگ زیب ہاؤس، دوم محمود غزنوی ہاؤس۔

ہاپ سٹیپ اینڈ جمپ اوّل ذوالفقار علی (۳۸ فٹ ۳ انچ) محمود غزنوی ہاؤس، دوم شہباز حسین۔

۸۰۰ میٹرز اوّل خالد نسیم محمود (۲ منٹ ۱۹ سیکنڈ) غزنوی ہاؤس، دوم عبدالرزاق اورنگ زیب ہاؤس۔

جیولین تھرو اوّل ذولفقار علی خان (۳ج ۱۳۷) محمود غزنوی ہاؤس، دوم کمال شوکت (۳، ۱۳۱) ۴ x ۱۰۰ ریلے اوّل اورنگ زیب ہاؤس دوم محمود غزنوی ہاؤس۔

لانگ جمپ اوّل شکیل خالد، دوم عابد حیدر، شاٹ پٹ اوّل زاہد حسین اورنگ زیب ہاؤس، دوم خالد پرویز اورنگ زیب ہاؤس۔ ڈسکس تھرو اوّل فیض احمد بابر ہاؤس، دوم ظفر اقبال ٹیپو سلطان ہاؤس، ۱۵۰۰ میٹرز اوّل انصر گیلانی محمود غزنوی ہاؤس۔

بیسٹ اتھلیٹ شکیل خالد اورنگ زیب ہاؤس، خالد نسیم محمود غزنوی ہاؤس، ذوالفقار علی محمود غزنوی ہاؤس۔

اتھلیٹکس کی ٹرافی محمود غزنوی ہاؤس نے جیتی۔ رنرز اپ اورنگزیب رہا۔

انٹر ہاؤس کراس کنٹری دوڑ کی ٹرافی محمود غزنونی ہاؤس نے جیتی۔ رنرز اپ بابر ہاؤس رہا۔ ہاکی کی ٹرافی محمود غزنوی ہاؤس نے لی۔ اورنگ زیب ہاؤس دوسرے نمبر پر آیا۔ انٹر ہاؤس کرکٹ کی ٹرافی محمود غزنوی ہاؤس نے حاصل کی۔

باسکٹ بال اوّل محمود غزنوی ہاؤس، رنرز اپ اورنگ زیب ہاؤس، شوٹنگ اوّل ایم جی ہاؤس، بہترین نشانہ باز اور جمناسٹ صغیر مہدی۔

شیر شاہ ہاؤس، انٹرونگ اسپورٹس

۱۰۰ میٹرز اوّل، زبیر خالد سرسید ونگ، ۲۰۰ میٹرز اوّل طارق محمود اقبال ونگ، ہائی جمپ اوّل زبیر خالد سرسید ونگ، لانگ جمپ اوّل طارق محمود اقبال ونگ ۴۰۰ میٹرز اوّل طارق محمود اقبال ونگ، ڈسکس تھرو اوّل آصف عبداللہ اقبال ونگ، بیسٹ اتھلیٹ طارق محمود، انٹرونگ اتھلیٹکس اوّل اقبال ونگ، انٹرونگ ہاکی اوّل سرسید ونگ، انٹرونگ باسکٹ بال اوّل سرسید ونگ۔

اسپورٹس کی آل راؤنڈ بہترین کارکردگی پر کامیاب شیلڈ محمود غزنوی ہاؤس کو دی گئی۔

انٹر سروسز پبلک سکولز اسپورٹس ٹورنامنٹ ۱۹۷۰ء میں نہیں ہوا۔ بلکہ ختم ہو گیا۔

۱۹۷۱-۷۲ء

ٹی او کیپٹن محمد طفیل اے ای سی

اس سال بھی باکسنگ نہیں ہوئی۔ پی ای ٹیسٹ نہیں ہوا۔ اس کی جگہ انٹر ہاؤس ڈرل مقابلہ نے لی۔ انٹر ہاؤس مقابلوں کے نتائج یہ تھے۔

ڈرل اوّل محمود غزنوی ہاؤس، دوم ٹیپو سلطان ہاؤس، ہاکی اوّل محمود غزنوی ہاؤس، دوم بابر ہاؤس، فٹ بال اوّل بابر ہاؤس، دوم اورنگ زیب ہاؤس، کرکٹ اوّل اورنگ زیب ہاؤس، دوم محمود غزنوی ہاؤس، باسکٹ بال اوّل محمود غزنوی ہاؤس، دوم ٹیپو سلطان ہاؤس، شوٹنگ اوّل اورنگ زیب ہاؤس، دوم ٹیپو سلطان ہاؤس، کراس کنٹری اوّل بابر ہاؤس، دوم ٹیپو سلطان ہاؤس، سال کا بہترین شاٹ امتیاز ایوب محمود غزنوی ہاؤس، کراس کنٹری رنر سعادت علی شاہ محمود غزنوی ہاؤس۔

اس سال انٹر ہاؤس اتھلیٹکس کے مقابلے بہت دھوم دھام سے ہوئے۔ کمانڈانٹ کرنل احمد نے سلامی لی۔ نتائج یہ تھے:

۲۰۰ میٹرز اوّل محمد اقبال اورنگ زیب ہاؤس، دوم محمد رزاق اورنگ زیب ہاؤس، ۴۰۰ میٹرز اوّل ایس ایم اے کاظمی اورنگ زیب ہاؤس، دوم صلاح الدین محمود غزنوی ہاؤس، ۱۰۰ میٹرز اوّل مبارک علی شاہ بابر ہاؤس، دوم ندیم خواجہ اورنگ زیب ہاؤس۔ ہائی جمپ اوّل ذوالفقار حیدر بابر ہاؤس، دوم ریاض احمد محمود غزنوی ہاؤس ۴ x ۴۰۰ ریلے اوّل اورنگ زیب ہاؤس ٹیم، دوم محمود غزنوی ہاؤس ٹیم، ۸۰۰ میٹر اول ایس ایم اے کاظمی اورنگزیب ہاؤس، دوم طارق محمود محمود غزنوی ہاؤس۔

جیولن تھرو اول حامد علی شاہ ٹیپو سلطان ہاؤس، دوم محمد اشفاق محمود غزنوی ہاؤس، ہاپ سٹیپ اینڈ جمپ اوّل فرحت پرویز محمود غزنوی ہاؤس، دوم طارق محمود غزنوی ہاؤس، ۱۰۰ x ۴ میٹرز اوّل اورنگ زیب ہاؤس ٹیم، دوم بابر ہاؤس ٹیم۔ لانگ جمپ اوّل ظہیر الدین ٹیپو سلطان ہاؤس، خالد نواز اورنگ زیب ہاؤس، شاٹ پٹ اوّل ظفر الاسلام ٹیپو سلطان ہاؤس، دوم اعجاز خان، اورنگزیب ہاؤس، ڈسکس تھرو اوّل عامر صفدر بابر ہاؤس، دوم حامد علی شاہ ٹیپو سلطان ہاؤس۔ ۱۵۰۰ میٹرز اوّل طارق محمود محمود غزنوی ہاؤس، دوم ایس ایم اے کاظمی اورنگ زیب ہاؤس، بہترین اتھلیٹ ایس ایم اے کاظمی اورنگ زیب ہاؤس۔

اتھلیٹک شیلڈ اورنگ زیب ہاؤس نے حاصل کی اور دوسرے نمبر پر محمود غزنوی ہاؤس آیا۔

کامیاب شیلڈ

مجموعی طور پر بہترین نتائج پر کامیاب شیلڈ اورنگ زیب ہاؤس کو دی گئی۔

شیر شاہ ہاؤس

انٹر ونگ مقابلوں کے نتائج یہ تھے:

ہاکی اقبال ونگ، فٹ بال سرسید ونگ، کرکٹ سرسید ونگ

انٹر ونگ اتھلیٹکس مقابلوں کے نتائج یہ تھے:

۱۰۰ میٹرز اوّل سلیمان یعقوب، دوم امجد اقبال، ۲۰۰ میٹرز اوّل رحم شیر، دوم سلیمان یعقوب، ۴۰۰ میٹرز اوّل سلیمان یعقوب دوم رحم شیر ۴ x ۴۰۰ میٹر اوّل اقبال ونگ۔ ڈسکس تھرو اوّل ندیم امجد، دوم رحم شیر۔

بہترین اتھلیٹ کا اعزاز سلیمان یعقوب کو ملا اور ٹرافی اقبال ونگ نے حاصل کی۔

کالج کلرز

مندرجہ ذیل کیڈٹس کو کالج کلرز دیئے گئے۔

ہاکی نسیم غنی اورنگ زیب ہاؤس، طارق ملک ٹیپو سلطان ہاؤس۔

فٹ بال اعجاز حسین شاہ ٹیپو سلطان ہاؤس، شیخ محمد ندیم اورنگ زیب ہاؤس۔

باسکٹ بال فخر الاسلام محمود غزنوی ہاؤس، اعجاز خان اورنگ زیب ہاؤس۔

شوٹنگ امتیاز ایوب محمود غزنوی ہاؤس، طارق سرور اورنگ زیب ہاؤس۔

کرکٹ عبداللطیف اورنگ زیب ہاؤس۔

کراس کنٹری سعادت علی شاہ محمود غزنوی ہاؤس۔

بیرونی مقابلے

انٹر سروسز پبلک سکولز ٹورنامنٹ از خود گزشتہ سال ہی بند ہو چکا تھا۔ مختلف وجوہ کی بناء پر کالج کسی اور بیرونی مقابلے میں بھی حصہ نہیں لے سکا۔

۱۹۷۲-۷۳ء

ٹی او کیپٹن صولت عباس پنجاب رجمنٹ (عالمگیرین)

ہر ہاؤس سے ایک ایک ٹیم کی بنیاد پر لیگ سسٹم پر انٹر ہاؤس میچوں اور اسپورٹس کے مقابلوں کے نتائج یہ تھے۔

ڈرل اوّل محمود غزنوی ہاؤس، دوم ٹیپو سلطان ہاؤس، ہاکی اوّل اورنگ زیب ہاؤس، دوم محمود غزنوی ہاؤس، فٹ بال اوّل محمود غزنوی ہاؤس، دوم اورنگ زیب ہاؤس، کرکٹ اوّل اورنگزیب ہاؤس، دوم محمود غزنوی ہاؤس، شوٹنگ اوّل اورنگ زیب ہاؤس، دوم محمود غزنوی ہاؤس، باسکٹ بال اوّل ٹیپو سلطان ہاؤس اور دوم محمود غزنوی ہاؤس، کراس کنٹری اوّل محمود غزنوی ہاؤس۔

انٹر ہاؤس اتھلیٹکس کی ٹرافی محمود غزنوی ہاؤس نے جیتی۔ انفرادی فرسٹ پوزیشن یہ تھیں۔

۲۰۰ میٹرز ذوالفقار علی محمود غزنوی ہاؤس، ۴۰۰ میٹر ذوالفقار علی محمود غزنوی ہاؤس۔ ۱۰۰ میٹرز ذوالفقار علی محمود غزنوی ہاؤس ہائی جمپ عامر صفدر بابر ہاؤس ۴۰۰ x ۴ ریلے محمود غزنوی ہاؤس۔ ہاپ اسٹیپ اینڈ جمپ محمد امین اورنگ زیب ہاؤس، جیولن تھرو محمد اشفاق محمود غزنوی ہاؤس، ۱۰۰ x ۴ میٹرز ریلے ایم جی ہاؤس۔ لانگ جمپ فرحت پرویز محمود غزنوی ہاؤس۔ شاٹ پٹ شمس الامین بابر ہاؤس۔ ڈسکس تھرو طارق محمود اورنگ زیب ہاؤس۔ ۱۵۰۰ میٹرز طارق محمود محمود غزنوی ہاؤس۔

اتھلیٹکس ذوالفقار علی، کراس کنٹری طارق محمود، بیسٹ شاٹ احمد نواز ۷۳-۱۹۷۲ء کے بہترین کھلاڑی تھے۔

کالج کلرز ۷۳-۱۹۷۲ء

ہاکی	احمد نواز، اعظم خورشید، پرویز اختر
فٹ بال	ظہیر الدین، سعید احمد، جمیل حسین
باسکٹ بال	اعجاز خان، اعجاز پاشا، محمد سلیم
کرکٹ	پرویز سلطان، ظہیر الدین، امتیاز ایوب
بیڈمنٹن	اشفاق احمد، احمد نواز

سرٹیفکیٹ آف آنر برائے ۷۳-۱۹۷۲ء

کالج کلرز کے علاوہ مندرجہ ذیل اعزازی سند نامے بھی دیئے گئے۔

فٹ بال، اورنگ زیب، مراد خان، شاہد نذیر، سعید خالد، فرحت پرویز، جاوید محمود، شاہد وہاب، راؤ سعید احمد، ایس ایم جمیل، ظہیر الدین، منور احمد اور ظفر محمود صابر

باسکٹ بال، اعجاز احمد، محمد سلیم، خورشید احمد، اعجاز پاشا، سیف اللہ، محمد شفیق، منصور اشرف، جاوید رفیق، اعجاز مہدی اور فرخ اقبال

شیر شاہ ہاؤس انٹرونگ اتھلیٹکس کا نتیجہ یہ تھا۔

۱۰۰ میٹرز اوّل سجاد عالم، ۲۰۰ میٹرز اوّل سجاد عالم، بیسٹ اتھلیٹ سجاد عالم

بیرونی مقابلے

اس سال کالج نے سرگودھا بورڈ کے زونل اسپورٹس ٹورنامنٹ میں حصہ لیا۔ باسکٹ بال اور بیڈمنٹن میں زونل چیمپئن شپ حاصل کی۔ ہاکی اور فٹ بال میں رنرز اپ رہے۔

۷۴-۱۹۷۳ء

ٹی او کیپٹن صولت عباس

اس سال بیرونی اسپورٹس سرگرمیاں بھرپور رہیں۔ باکسنگ دوبارہ شروع ہوئی۔ انٹر ہاؤس ڈرل پی ای بھی ہوا۔ ہاؤس مقابلوں کے نتائج یہ تھے۔

ہاکی ونر بابر ہاؤس، رنرز اپ اورنگ زیب ہاؤس، فٹ بال ونر اورنگ زیب ہاؤس، رنرز اپ محمود غزنوی ہاؤس، باسکٹ بال چاروں برابر، کرکٹ ونر محمود غزنوی ہاؤس، رنرز اپ بابر ہاؤس، باکسنگ ونر اورنگزیب ہاؤس، رنرز اپ بابر ہاؤس، سوئمنگ ونر بابر ہاؤس، رنرز اپ محمود غزنوی ہاؤس، اتھلیٹکس ونر محمود غزنوی ہاؤس، رنرز اپ اورنگ زیب ہاؤس، پی ای ونر ٹیپو سلطان ہاؤس، رنرز اپ محمود غزنوی ہاؤس، شوٹنگ ونر بابر ہاؤس، رنرز اپ محمود غزنوی ہاؤس، ڈرل ونر بابر ہاؤس، رنرز اپ اورنگزیب ہاؤس کامیاب شیلڈ بابر ہاؤس نے جیتی۔

انفرادی اعزازات

سال کے بیسٹ باکسر افتخار زر ٹیپو سلطان ہاؤس، بیسٹ لوزر فدا حسین بابر ہاؤس، بیسٹ سوئمر ظفر محمود بابر ہاؤس، بیسٹ اتھلیٹ طارق محمود محمود غزنوی ہاؤس، بیسٹ شوٹر نصر علی محمود غزنوی ہاؤس۔

بیرونی مقابلے

ستمبر۱۹۷۲ء میں لارنس کالج گھوڑا گلی سے ہوم گراؤنڈ میں دوستانہ اسپورٹس مقابلے ہوئے۔ لارنس کالج کے پرنسپل بریگیڈیئر محمد رفیق سابق کمانڈانٹ ملٹری کالج بھی کانٹی جنٹ کے ساتھ تھے۔ فٹ بال، ہاکی، باسکٹ بال، کرکٹ، اتھلیٹکس سارے مقابلے کالج نے جیتے۔

مہمان ٹیم نے کمال اسپورٹس مین سپرٹ کا مظاہرہ کیا۔ ہارتے رہے لیکن خوش دلی سے کھیلتے رہے۔ دسمبر۱۹۷۴ء میں پی ایم اے کی اسپورٹس ٹیمیں آئیں۔ پی ایم اے کے کمانڈانٹ بریگیڈیئر عبداللہ سعید تھے۔ وہ ساتھ تھے۔ بارش میں باسکٹ بال اور ہاکی میچ ہوئے۔ کالج نے باسکٹ بال میچ جیتا اور ہاکی کی کامیابی پی ایم اے الیون کے حصے میں آئی۔

سرگودھا ایجوکیشن بورڈ اسپورٹس ٹورنامنٹ

کالج نے اس سال پھر سرگودھا ایجوکیشن بورڈ کے اسپورٹس ٹورنامنٹ میں حصہ لیا۔ اس کی تفصیل یہ ہے:

ہاکی کے پہلے میچ میں سی بی کالج کھاریاں کو تین گول سے اور دوسرے میچ میں سرسید کالج گجرات کو ایک کے مقابلے میں تین سے ہرا کر فائنل میں انٹر کالج جہلم کو صفر کے مقابلے میں چار گول سے شکست دے کر زونل چیمپئن شپ جیتی۔

فٹ بال کا پہلا میچ گورنمنٹ انٹر کالج چکوال سے سات بمقابلہ صفر جیتا۔ فائنل میں گورنمنٹ انٹر کالج کو صفر کے مقابلہ میں دو سے ہرایا اور فٹ بال کی زونل چیمپئن شپ حاصل کی۔ باسکٹ بال میں کالج کی ٹیم میں گورنمنٹ انٹر کالج چکوال سے ۳۱ کے مقابلے میں ۳۲ پوائنٹس سے ہار گئی۔ ہاکی اور فٹ بال کی ٹیمیں انٹر زونل مقابلوں میں حصہ لینے کے لئے سرگودھا گئیں۔ ہاکی ٹیم سیمی فائنل میں مقابلے سے نکل گئی۔ البتہ فٹ بال الیون فائنل تک پہنچی اور سرگودھا بورڈ کے رنرز اپ ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔

کالج کلرز

انٹر ہاؤس اور بابر ہاؤس کے ٹورنامنٹس میں امتیازی کارکردگی کیلئے مندرجہ ذیل کلرز برائے ۷۴-۱۹۷۳ء کالج کونسل نے منظور کئے۔

ہاکی کیڈٹ اعجاز احمد ٹیپو سلطان ہاؤس، شمس الدین ہاؤس، طارق محمود محمود غزنوی ہاؤس، منصور اسلم سلطان ہاؤس، جاوید اسلم بابر ہاؤس۔

فٹ بال کیڈٹ عتیق احمد ٹیپو سلطان ہاؤس، شاہد نذیر اورنگ زیب ہاؤس، ایس ایم جمیل اورنگ زیب ہاؤس، سعید خالد محمود غزنوی ہاؤس، منور احمد ٹیپو سلطان ہاؤس، جاوید محمود بابر ہاؤس، عادل جہاں بابر ہاؤس، شفیق الرحمٰن محمود غزنوی ہاؤس۔

کرکٹ طارق محمود اورنگ زیب ہاؤس، قمر زمان محمود غزنوی ہاؤس، منیر اقبال محمود غزنوی ہاؤس، کامران ٹیپو سلطان ہاؤس۔ باسکٹ بال سیف اللہ عقیل ٹیپو سلطان ہاؤس، منصور اشرف محمود غزنوی ہاؤس، خورشید احمد محمود غزنوی ہاؤس۔

۷۵-۱۹۷۴ء

ٹی او کیپٹن صولت عباس

اپریل ۱۹۷۴ء میں ہاؤسز کو ایک بار پھر سینئرز اور جونیئرز میں تقسیم کر دیا گیا۔ اورنگ زیب اور ٹیپو دو سینئرز ہاؤس کالج سیکشن کے لئے اور محمود غزنوی اور بابر ہاؤس نویں دسویں کے لڑکوں کے لئے، سکول سیکشن کے لئے دو جونیئر ہاؤس رہے۔ شیر شاہ ہاؤس بدستور آٹھویں درجہ کی نئی انٹری کے لئے مختص رہا۔ اس طرح کالج میں اسپورٹس کے مقابلے تین سطحوں پر شروع ہوئے۔ کرکٹ کے سوا باقی کھیلوں میں سینئر اور جونیئر ہاؤسوں کی ٹیمیں تین تین ہی رہیں۔ اے، بی، سی اور کامیاب شیلڈ کا فیصلہ مجموعی کارکردگی پر ہوا۔

انٹر ہاؤس اسپورٹس کے نتائج

ہاکی ٹرافی سینئرز ٹیپو سلطان ہاؤس، جونیئرز محمود غزنوی ہاؤس، فٹ بال ٹرافی سینئرز اورنگ زیب ہاؤس، جونیئرز محمود غزنوی ہاؤس۔ کرکٹ ٹرافی سینئرز اورنگ زیب ہاؤس، جونیئرز محمود غزنوی ہاؤس، باسکٹ بال ٹرافی سینئرز ٹیپو سلطان ہاؤس، جونیئرز، بابر ہاؤس، ڈرل شیلڈ سینئرز ٹیپو سلطان ہاؤس، جونیئرز محمود غزنوی ہاؤس، کراس کنٹری ٹرافی سینئرز ٹیپو سلطان ہاؤس، جونیئرز بابر ہاؤس، باکسنگ ٹرافی سینئرز ٹیپو سلطان ہاؤس، جونیئرز بابر ہاؤس اور محمود غزنوی ہاؤس۔

ان مقابلوں کے بعد ہاؤسوں کے پوائنٹس کی جو پوزیشن ابھر کر آئی وہ یہ تھی۔

ٹیپو سلطان ہاؤس ۱۰، اورنگزیب ہاؤس ۸، محمود غزنوی ہاؤس ساڑھے نو، بابر ہاؤس ساڑھے آٹھ۔

اس سے ظاہر ہے کہ کامیاب شیلڈ کا فیصلہ اتھلیٹکس پر منحصر تھا اور وہی ہوا۔ ٹیپو سلطان ہاؤس نے اتھلیٹکس کی ٹرافی اور کامیاب شیلڈ جیت لی۔

۷۵-۱۹۷۴ء کے انفرادی اعزازات یہ تھے۔

بیسٹ باکسر افتخار زر ٹیپو سلطان ہاؤس، بیسٹ لوزر رانا عبدالشکور ٹیپو سلطان ہاؤس، رانا عبدالشکور رنگ میں مسلسل مکے کھا رہا تھا لیکن مرد بن کر کھڑا رہا۔ اتھلیٹکس سینئرز طارق محمود اورنگ زیب ہاؤس اور عادل جہاں اورنگ زیب ہاؤس، جونیئرز محمد سعید ڈار محمود غزنوی ہاؤس، کراس کنٹری رنرز سینئر طارق محمود اورنگ زیب ہاؤس، جونیئرز سعید ڈار۔

بیرونی مقابلے

اس بار سرگودھا بورڈ کے اسپورٹس ٹورنامنٹ میں ٹیمیں شرکت نہ کرسکیں۔ چونکہ یہ ٹورنامنٹ کالج کے سالانہ فنکشن کی مصروفیات کے دوران آیا۔

تاہم اس سال کالج کا اسپورٹس کانٹی جنٹ دوستانہ میچوں کے لئے لارنس کالج گھوڑا گلی گیا۔ پچھلے سال کالج نے کلین سویپ کیا تھا۔ اس سال انہوں نے وہ حساب چکایا اور سوائے باسکٹ بال کے انہوں نے ایم سی کو کسی مقابلے میں جیتنے نہیں دیا۔ باسکٹ بال جیتنے میں طارق چودھری، رانا شرافت علی اور رانا عبدالشکور کی کارکردگی نے اہم کردار ادا کیا۔ کیڈٹ جمیل اصغر المعروف "علم دین" نے بھی خوب اپنے جوہر دکھائے۔ حسن ابدال کی مہمان ٹیموں نے بھی میزبانوں کو کوئی مقابلہ جیتنے کا موقع نہیں دیا۔ لیکن کھیلوں کی فضا بہت خوشگوار رہی۔

کالج بلوز ۷۵-۱۹۷۴ء

ہاکی جاوید اسلم، سجاد اصغر، افتخار الحق، سلیم نواز، فٹ بال آصف عبداللہ، محمد شفیق، برہان الحق، طارق محمود، باسکٹ بال رانا عبدالشکور، رانا شرافت علی، محمد الیاس، طارق چودھری، باکسنگ افتخار ز، کراس کنٹری طارق محمود، اتھلیٹکس طارق محمود، عادل جہاں کرکٹ ادریس بٹ۔

۷۶-۱۹۷۵ء

ٹی او کیپٹن محمد ریاض خان (عالمگیرین)

اس سال سیمسٹر سسٹم امتحانوں اور گولڈن جوبلی کی تیاریوں کی وجہ سے کالج باہر کے کسی ٹورنامنٹ میں حصہ نہیں لے سکا۔ انٹر ہاؤس مقابلوں میں اس سال پی ای ٹیسٹ ایک بار پھر جاری ہوا۔

انٹر ہاؤس مقابلہ جات برائے ۷۶-۱۹۷۵ء کے نتائج

ہاکی ٹرافی سینئرز ٹیپو سلطان ہاؤس، جونیئرز بابر ہاؤس، فٹ بال ٹرافی سینئرز اورنگ زیب ہاؤس، جونیئرز بابر ہاؤس، باسکٹ بال ٹرافی سینئرز ٹیپو سلطان ہاؤس، جونیئر بابر ہاؤس، کرکٹ سینئرز ٹیپو سلطان ہاؤس، جونیئرز بابر ہاؤس' باکسنگ سینئرز ٹیپو سلطان ہاؤس اور اورنگ زیب ہاؤس' جونیئرز بابر ہاؤس۔ کراس کنٹری سینئرز اورنگزیب ہاؤس، جونیئرز بابر ہاؤس، اتھلیٹکس سینئرز ٹیپو سلطان ہاؤس، جونیئرز بابر ہاؤس، شوٹنگ سینئرز ٹیپو سلطان ہاؤس، جونیئرز بابر ہاؤس' پی ای سینئرز اورنگ زیب ہاؤس، جونیئرز محمود غزنوی ہاؤس۔

انٹرونگ چیمپئن شپ شیرشاہ ہاؤس

ہاکی اقبال ونگ، فٹ بال سرسید ونگ، باسکٹ بال سرسید ونگ، اتھلیٹکس اقبال ونگ

انفرادی اعزازات

بیسٹ باکسر خالد محمود اورنگ زیب ہاؤس، لوزر محمد ظفر نواز ٹیپو سلطان ہاؤس، اتھلیٹکس سینئرز نور عمران ٹیپو سلطان ہاؤس، جونیئرز وحید احمد خان محمود غزنوی ہاؤس۔

کالج بلوز برائے ۷۶۔۱۹۷۵ء

فٹ بال ۳۴۳۶ نور عمران حیدر، ۳۷۱۳ خالد محمود، باسکٹ بال ۳۷۱۲ محمد طارق بٹ، ۳۶۹۳ شکیل خالد، ہاکی ۳۷۱۴ سلیم نواز ملک، کرکٹ ۳۷۱۸ سجاد غنی، ۳۴۵۴ احمد ازور۔ باکسنگ ۳۷۱۳ خالد محمود، اتھلیٹکس ۳۴۳۶ نور عمران حیدر، کراس کنٹری ۳۳۶۹ مشتاق خٹک۔

میرٹ سرٹیفکیٹ

مندرجہ ذیل امتیازی سندنامے جاری کیے گئے۔

شوٹنگ ۳۷۱۴ سلیم نواز ملک، ہائیکنگ ۳۳۶۹ مشتاق خٹک، جمناسٹک ۳۴۳۶ نور عمران حیدر۔

۷۷۔۱۹۷۶ء

ٹی او محمد ریاض خان

انٹر ہاؤس اسپورٹس کے نتائج یہ تھے۔

ہاکی شیلڈ سینئرز ٹیپو سلطان ہاؤس، جونیئرز بابر ہاؤس، فٹ بال شیلڈ سینئرز ٹیپو سلطان ہاؤس، جونیئرز بابر ہاؤس، کرکٹ شیلڈ سینئرز اورنگ زیب ہاؤس، جونیئرز محمود غزنوی ہاؤس، باسکٹ بال شیلڈ سینئرز اورنگ زیب ہاؤس، جونیئرز بابر ہاؤس، اتھلیٹکس شیلڈ سینئرز اورنگ زیب ہاؤس، جونیئرز بابر ہاؤس، باکسنگ شیلڈ سینئرز ٹیپو سلطان ہاؤس، جونیئرز بابر ہاؤس، پی ای ٹرافی سینئرز ٹیپو سلطان ہاؤس، جونیئرز بابر ہاؤس، ڈرل شیلڈ سینئرز ٹیپو سلطان ہاؤس، جونیئرز بابر ہاؤس، کراس کنٹری سینئرز ٹیپو سلطان ہاؤس، جونیئرز بابر ہاؤس، شوٹنگ سینئرز ٹیپو سلطان ہاؤس، جونیئرز بابر ہاؤس۔

کامیاب شیلڈ برائے ۷۷۔۱۹۷۶ء ٹیپو سلطان اور بابر ہاؤس نے برابر پوائنٹس کے ساتھ مشترکہ طور پر حاصل کی۔

شیرشاہ ہاؤس

انٹرونگ اسپورٹس کے نتائج

ہاکی سرسید ونگ، فٹ بال سرسید ونگ، باسکٹ بال اقبال ونگ، اتھلیٹکس سرسید اور اقبال ونگ۔

بیرونی مقابلے

اسپورٹس ٹیموں کے تبادلے کے سلسلے میں اس سال لارنس کالج کی ٹیمیں یہاں آئیں اور دوستانہ میچ کھیلے۔

کالج بلوز

فٹ بال ۳۸۴۸ غلام مصطفیٰ پاشا ٹیپو سلطان ہاؤس، ۳۸۵۲ شہریار حسن اورنگزیب ہاؤس، باسکٹ بال ۳۷۹۹ خالد عزیز ناصر اورنگ زیب ہاؤس، ۳۸۳۶ جاوید اقبال ٹیپو سلطان ہاؤس، ہاکی ۳۸۰۱ ناصر حمید اورنگ زیب ہاؤس، کرکٹ ۳۸۰۰ جمشید لطیف ٹیپو سلطان ہاؤس، ۳۸۰۹ عابد پرویز ٹیپو سلطان ہاؤس اور ۳۸۲۲ جنید رحمت ٹیپو سلطان ہاؤس، باکسنگ ۳۸۲۷ طارق حبیب خٹک ٹیپو سلطان ہاؤس، اتھلیٹکس ۳۸۲۹ غلام دستگیر اورنگزیب ہاؤس، ۳۸۴۸ غلام مصطفیٰ پاشا ٹیپو سلطان ہاؤس، کراس کنٹری ۳۸۴۸ غلام مصطفیٰ پاشا ٹیپو سلطان ہاؤس۔

میرٹ سرٹیفکیٹ

امتیازی سند نامے مندرجہ ذیل کیڈٹس کو عطا کیے گئے۔

شوٹنگ، ۳۸۱۶ ریاض احمد خان، ٹیپو سلطان ہاؤس، جمناسٹک، ۳۱۱۶ ریاض احمد خان، ٹیپو سلطان ہاؤس، ہائیکنگ، ۳۸۴۴ اعجاز حسین ملک، اورنگزیب ہاؤس۔

۷۸-۱۹۷۷ء

ٹی او کیپٹن جاوید مجتبیٰ (عالمگیرین)

گزشتہ سال سے دسویں کے بعد ملٹری کالج کے بیشتر کیڈٹس کے جے سی بی میں چلے جانے سے کالج کے اسپورٹس کا معیار متاثر ہوا۔ اس سال بارہویں کے جلدی پی ایم اے چلے جانے سے سینئرز کے مقابلے مکمل نہ ہو سکے۔ یوں بھی اس کلاس کی تعداد ۲۶ تھی اور اسپورٹس کے مقابلے ختم ہونے تک باہر سے نئی انٹری نہیں آئی تھی۔

البتہ اس سال اسپورٹس کے پروگرام میں ہابی کے طور پر کراٹے اور رائڈنگ کے اضافے سے اسپورٹس میں تازگی آئی اور تنوع پیدا ہوا۔

انٹر ہاؤس اسپورٹس کے نتائج

سوئمنگ سینئرز ٹیپو سلطان ہاؤس، جونیئرز بابر ہاؤس، ہاکی سینئرز اورنگ زیب ہاؤس، جونیئرز محمود غزنوی ہاؤس، فٹ بال سینئرز اورنگ زیب ہاؤس، جونیئرز محمود غزنوی ہاؤس، باسکٹ بال سینئرز ٹیپو سلطان ہاؤس، جونیئرز بابر ہاؤس، باکسنگ سینئرز اورنگ زیب ہاؤس، جونیئرز بابر ہاؤس پی ای سینئرز اورنگ زیب ہاؤس، کرکٹ سینئرز اورنگ زیب ہاؤس، جونیئرز بابر ہاؤس، اتھلیٹکس جونیئرز محمود غزنوی ہاؤس، کراس کنٹری سینئرز اورنگ زیب ہاؤس، جونیئرز بابر ہاؤس۔

انفرادی امتیازی

بیسٹ باکسنگ سینئرز مظہر سعید بیگ، جونیئرز اقبال نسیم، سوئمنگ سینئرز محمد سعید ڈار، جونیئرز عامر سلیم، اتھلیٹکس جونیئر ریاض احمد خان، کراس کنٹری سینئرز عطا اللہ خان، جونیئرز طارق ملک، رائڈنگ سینئرز ریاض عظیم، کراٹے کے سینئرز محمود بیگ، جمناسٹکس سینئرز مظہر سعید بیگ۔

۷۹-۱۹۷۸ء

ٹی او کیپٹن جاوید مجتبیٰ عالمگیرین

کئی سال کے بعد اسپورٹس کے لئے حالات سازگار ہوئے۔ چنانچہ اسپورٹس سرگرمیوں میں گرمی پیدا ہوئی اور کالج نے باہر کے ٹورنامنٹس میں بڑے بھرپور طریقے سے حصہ لیا۔ انٹر ہاؤس مقابلوں میں زیادہ جوش و خروش دیکھا گیا۔

نو آموزوں کی باکسنگ

سینئرز کے لئے باکسنگ لازمی کر دی گئی تھی۔ سب کی باکسنگ کرائی گئی۔ منظور حسین کو بہترین باکسر اور احمد علی کو بہترین لوزر قرار دیا گیا۔

کراٹے

کراٹے کو ایک ہابی کے طور پر گزشتہ سال شروع کیا گیا تھا۔ اس سال اس میں برگ و بار آنے لگے۔ سال کے دوران بیلٹ دینے کے تین فنکشن موسیٰ ہال میں ہوئے۔ کراٹے انسٹرکٹر چوہدری محمد انور کی خصوصی دلچسپی سے یہ اسپورٹس بہت مقبول ہوا۔ کالج کے بہت سے کیڈٹس نے بلو، اورنج بیلٹ حاصل کی۔ کیڈٹ احمد فصیح حسین اور اشرف نے کراٹے میں امتیاز حاصل کیا۔

رائڈنگ

گزشتہ سال اور اس سال رائڈنگ کے لئے لوکل اے ٹی یونٹ پر انحصار رہا۔ کالج کو ۵ گھوڑے مع ساز و سامان مستقل طور پر الاٹ کرنے کا کیس جی ایچ کیو

میں زیرِغور رہا۔

نیشنل کیڈٹ کور

این سی سی دستے پر زیادہ توجہ دی گئی۔ گزشتہ سال کی طرح اس سال بھی این سی سی کی پاسنگ آؤٹ پریڈ سالانہ جلسہ انعامات کے موقع پر ہوئی۔ یوٹیلیٹی کیپ کو بیری سے بدل دیا گیا۔

این سی سی کے انعامات

لائٹ مشین گن فائر کیڈٹ حبیب الرحمٰن، رائفل فائر، کیڈٹ تبسم ممتاز، فیلڈ کرافٹ کیڈٹ ممتاز حسین، این سی سی کیڈٹ آف دی ایئر ظفر اقبال۔

۷۹۔۱۹۷۸ء

انٹر ہاؤس اسپورٹس کے نتائج

سوئمنگ سینئرز اورنگ زیب ہاؤس، جونیئرز محمود غزنوی ہاؤس، ہاکی سینئرز ٹیپو سلطان ہاؤس، جونیئرز محمود غزنوی ہاؤس، فٹ بال سینئرز اورنگ زیب ہاؤس، جونیئرز محمود غزنوی ہاؤس، باسکٹ بال سینئرز اورنگزیب ہاؤس، جونیئرز بابر ہاؤس، باکسنگ سینئرز اورنگ زیب ہاؤس، جونیئرز محمود غزنوی ہاؤس، شوٹنگ سینئرز اورنگ زیب ہاؤس، جونیئرز محمود غزنوی ہاؤس، پی ای سینئرز ٹیپو سلطان، جونیئر محمود غزنوی ہاؤس، کرکٹ سینئرز اورنگزیب ہاؤس جونیئر محمود غزنوی ہاؤس، اتھلیٹکس سینئرز اورنگزیب ہاؤس جونیئر بابر ہاؤس اور محمود غزنوی ہاؤس، ڈرل سینئرز اورنگ زیب ہاؤس، جونیئرز بابر ہاؤس۔

انفرادی امتیازات برائے ۷۹۔۱۹۷۸ء

بیسٹ اتھلیٹ سینئرز جاوید افضل ٹیپو سلطان ہاؤس، جونیئرز عامر خان بابر ہاؤس، باکسنگ سینئرز زاہد اقبال اورنگ زیب ہاؤس، جونیئرز شاہد حیات بابر ہاؤس، کراس کنٹری سینئر اجمل خان ٹیپو سلطان ہاؤس، جونیئر محمد وحید محمود غزنوی ہاؤس اور نعمان عنایت شیر شاہ ہاؤس، شوٹنگ سینئرز حبیب الرحمٰن اورنگزیب ہاؤس، جونیئرز یوسف خان اورنگ زیب ہاؤس، سوئمنگ سینئرز زاہد اقبال اورنگ زیب ہاؤس، جونیئرز غلام مصطفیٰ، کراٹے احمد فصیح حسین اورنگزیب ہاؤس، جمناسٹکس جاوید افضل ٹیپو سلطان ہاؤس، رائڈنگ ریاض عظیم محمود غزنوی ہاؤس، نیشنل کیڈٹ کور زاہد اقبال اورنگ زیب ہاؤس۔

بیرونی مقابلے

اس سال کالج نے راولپنڈی بورڈ کے اسپورٹس ٹورنامنٹ کے بعد سکول سیکشن اور کالج سیکشن دونوں مقابلوں میں ٹیمیں داخل کیں اور نتائج یہ رہے۔

اسکول سیکشن نے باسکٹ بال میں کھاریاں زون چیمپئن شپ جیتی۔ فٹ بال میں ضلع گجرات کی چیمپئن شپ حاصل کی اور ہاکی میں پورے بورڈ کا رنرز اپ ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔ کالج سیکشن میں کل ۴۶ لڑکے تھے اور یہ بھی فروری ۱۹۷۸ء میں کالج سیکشن میں آئے تھے اور اکتوبر ۱۹۷۸ء میں مقابلے ہوئے۔ اس کم تعداد اور کم وقت کے باوجود کالج سیکشن کے نتائج یہ تھے:

باسکٹ بال میں راولپنڈی بورڈ کے رنرز اپ رہے۔ فٹ بال میں راولپنڈی بورڈ کی چیمپئن شپ حاصل کی اور کالج کے چھ کھلاڑی راولپنڈی بورڈ کی ٹیم میں منتخب ہوئے۔ اتھلیٹکس میں چار عالمگیریز نے پشاور میں منعقدہ آل پاکستان انٹر بورڈ اتھلیٹکس میں راولپنڈی بورڈ کی نمائندگی کی۔ اتھلیٹکس میں کوچنگ کے لئے فوجی اتھلیٹ نائب صوبیدار محمد یونس کی خدمات حاصل کی تھیں۔

سروس ٹرافی

راولپنڈی بورڈ کے ٹورنامنٹ کے علاوہ کالج نے آل پاکستان سروس انڈسٹریز انٹر اسکول فٹ بال ٹورنامنٹ ٹرافی بھی جیتی۔ اس میں راولپنڈی ڈویژن سے ۶۱ ٹیموں نے حصہ لیا تھا۔ اشرف گل کو مین آف دی میچ کا ایوارڈ دیا گیا۔

کالج بلوز

انٹر ہاؤس راولپنڈی بورڈ کے ٹورنامنٹ اور سروس انڈسٹریز ٹورنامنٹ کی کارکردگی کی بنا پر مندرجہ ذیل کھلاڑیوں کو کالج بلوز سے نوازا گیا۔ فٹ بال جاوید

افضل ٹیپو سلطان ہاؤس، زاہد اقبال اورنگ زیب ہاؤس، خالد عزیز اورنگ زیب ہاؤس، افضل خان ٹیپو سلطان ہاؤس، باسکٹ بال زاہد اقبال اورنگ زیب ہاؤس۔

۱۹۷۹-۸۰ء

ٹی او کیپٹن جاوید مجتبیٰ عالمگیرین

اس سال بھی گزشتہ سال کا اسپورٹس جاری رہا۔ پچھلے سال اتھلیٹکس کے لئے قومی کوچ نائب صوبیدار محمد یونس کی خدمات حاصل کی گئی تھیں۔ اس سال آرمی اسپورٹس کنٹرول بورڈ کے تعاون سے کالج نے ہاکی اور فٹ بال کے دو قومی سطح کے کوچوں آنریری لیفٹیننٹ بشیر احمد اور نائب صوبیدار مختار احمد کی خدمات سے استفادہ کیا۔ لیفٹیننٹ بشیر احمد عالمگیرین بھی ہیں۔ کالج نمبر ۱۴۷۹، ۱۹۴۹ء سے ۱۹۵۴ء تک کالج میں زیر تعلیم رہے۔ ۱۹۶۰ء میں پاکستان ٹیم میں منتخب ہوئے اور رائٹ فل بیک کے طور پر برسہا برس اپنا سکہ جمائے رکھا۔ مختار احمد قومی ٹیم میں سینٹر فارورڈ کھیلتے تھے۔ ان دو نیشنل کوچوں کے آنے سے کالج کے اسپورٹس کو ایک نئی Dimension ملی۔

انٹر ہاؤس اسپورٹس کے نتائج

انٹر ہاؤس اسپورٹس کا آغاز جون ۱۹۷۹ء میں ہوا۔ نتائج اس ترتیب سے دیئے جا رہے ہیں۔ جس ترتیب سے یہ مقابلے ہوئے۔ سوئمنگ سینئرز ٹیپو سلطان ہاؤس، جونیئرز محمود غزنوی ہاؤس، باسکٹ بال سینئرز اورنگزیب ہاؤس، جونیئرز بابر ہاؤس، سوئمنگ سینئرز اورنگ زیب ہاؤس، جونیئرز بابر ہاؤس، ہاکی سینئرز اورنگ زیب ہاؤس، جونیئرز بابر ہاؤس، فٹ بال سینئرز ٹیپو ہاؤس جونیئرز بابر ہاؤس، کرکٹ سینئرز اورنگزیب ہاؤس، جونیئرز محمود غزنوی ہاؤس، پی ای سینئرز ٹیپو سلطان ہاؤس، جونیئرز محمود غزنوی ہاؤس، باکسنگ سینئرز اورنگ زیب ہاؤس، جونیئرز بابر ہاؤس، اتھلیٹکس سینئرز ٹیپو سلطان ہاؤس، جونیئرز محمود غزنوی ہاؤس، کراس کنٹری سینئرز اورنگ زیب ہاؤس۔ واضح رہے کہ اتھلیٹکس شیلڈ کے لئے پانچوں ہاؤسوں میں کھلا مقابلہ ہوا جسے اورنگ زیب ہاؤس نے جیتا۔ دوسرے نمبر پر بے بی ہاؤس شیر شاہ ہاؤس آیا۔ یہ شیلڈ کمانڈرون کور منگلا نے عطا کی تھی۔ کراس کنٹری ریس کے تفصیلی انفرادی نتائج یہ تھے:

کراس کنٹری سینئرز اوّل ۳۸۹۱ شاہد حیات اورنگ زیب ہاؤس، دوم ۴۱۳۸ عمران حبیب اورنگ زیب ہاؤس سوم ۳۸۸۱ نعیم سلیم ٹیپو سلطان ہاؤس، جونیئرز اوّل ۳۰۸۵ ممتاز احمد بابر ہاؤس، دوم ۴۰۳۰ عباس علی خان محمود غزنوی ہاؤس، سوم ۴۰۲۷ نعمان عنایت محمود غزنوی ہاؤس، شیر شاہ ہاؤس اوّل ۴۲۲۵ شہزاد محمد عامر سرسید ونگ، دوم ۴۱۸۰ مبین الرحمٰن اقبال ونگ، سوم ۴۱۹۵ محمد اکمل خان اقبال ونگ۔ انفرادی اعزازات (بیسٹ آف دی ییَر) سوئمنگ سینئرز ۳۷۰۷ عبدالرؤف ٹیپو سلطان ہاؤس، جونیئرز ۳۹۵۵ غلام مصطفیٰ محمود غزنوی ہاؤس۔ (نوٹ غلام مصطفیٰ نے آٹھویں، شیر شاہ میں بھی یہ اعزاز حاصل کیا تھا اور گزشتہ سال جونیئرز میں بھی) شوٹنگ سینئرز ۴۱۶۹ عارف شاہد ٹیپو سلطان ہاؤس، جونیئرز اصغر نواز بابر ہاؤس، باکسنگ سینئر ۳۸۹۰ شاہد حیات اورنگ زیب ہاؤس

(نوٹ: شاہد نے یہ اعزاز گزشتہ سال جونیئر ہاؤس میں لیا تھا جونیئرز ۳۹۵۹ عامر خان بابر ہاؤس، اتھلیٹکس سینئر ۴۱۳۸ عمران حبیب اورنگ زیب ہاؤس، جونیئرز ۳۹۵۹ عامر خان بابر ہاؤس (نوٹ: عامر نے یہ اعزاز گزشتہ سال بھی حاصل کیا تھا) کراٹے ۳۹۵۶ شہاب ثاقب بابر ہاؤس رائڈنگ ۴۰۲۶ اشرف گل بابر ہاؤس، جمناسٹک: ۳۸۶۱ مشرف نواب اورنگ زیب ہاؤس، کراس کنٹری ۳۹۸۵ ممتاز احمد بابر ہاؤس۔

کامیاب شیلڈ

تمام اسپورٹس میں بحیثیت مجموعی بہترین کارکردگی کی کامیاب شیلڈ اس سال بابر ہاؤس نے حاصل کی۔

کراٹے

اس سال کراٹے کیڈٹس نے ۲ اورنج اور ۶ بلو بیلٹس حاصل کیں۔ محمد ہارون الیاس اور شہاب ثاقب نے کراٹے میں امتیاز حاصل کیا۔ کالج نے کراٹے کے انسٹرکٹر مسٹر انور چودھری کی خدمات اس سال بھی حاصل کیں۔

رائڈنگ

۲۱ فروری ۱۹۸۰ء کو سالانہ تقریب انعامات کے موقع پر کیڈٹس کے رائڈنگ اور Tent Pegging کے مظاہرے سے متاثر ہو کر مہمان خصوصی لیفٹیننٹ

جنرل محمد اقبال ڈپٹی چیف آف آرمی سٹاف نے پانچ رائڈنگ ہارسز کالج کے لئے مختص کروانے کا اعلان کیا۔اس سال کی شہسواری کا اعزاز مندرجہ ذیل کو دیا گیا:
۴۱۲۶ اشرف گل بابر ہاؤس، ۳۹۵۹ عامر خان بابر ہاؤس، ۳۸۹۵ ممتاز احمد بابر ہاؤس، ۳۸۹۶ فخر الاسلام اورنگ زیب ہاؤس۔

نیشنل کیڈٹ کور

کلغی دار سبز بیری میں پاسنگ آؤٹ پریڈ پر این سی سی دستے کی سلو مارچ کے قدم اور آہنگ نے اس بار حاضرین سے بہت داد لی پریڈ کمانڈر طلعت کرامت کی کارکردگی کو خصوصیت سے سراہا گیا۔این سی سی کے لئے یہ انعامات دیئے گئے۔ڈرل میں بیسٹ ۳۷۵۰ طلعت کرامت، ایل ایم جی فائر ۴۱۴۴ مظہر اقبال، رائفل فائر ۴۱۶۳ پرویز اقبال۔اس سال آل راؤنڈ بیسٹ اسپورٹس مین کے طور پر اشرف گل اور عامر خان ابھرے۔

بیرونی مقابلے

اس سال بھی کالج نے راولپنڈی بورڈ کے اسپورٹس ٹورنامنٹ کے کالج اور اسکول دونوں مقابلوں میں ٹیمیں داخل کیں۔کالج سیکشن کی ٹیمیں تو کوئی قابل ذکر کامیابی حاصل نہ کر سکیں۔ٹورنامنٹ اکتوبر ۱۹۷۹ء میں ہونے کی وجہ سے ٹیم فرسٹ آئی۔فرسٹ ایئر اس وقت تک نہیں آتی تھی البتہ اسکول ٹیموں کی کارکردگی قابل فخر رہی۔باسکٹ بال میں کھاریاں زون کی چیمپئن شپ جیتی۔عامر خان اور اشرف گل کا کھیل بہت جاندار رہا۔کرکٹ ٹیم جو آٹھویں اور نویں سے بنی تھی ڈسٹرکٹ رنرز اپ رہی۔معیز رفیع کی تباہ کن باؤلنگ اور آٹھویں کے نوید اختر کی بیٹنگ نے ٹیم کو بلکہ سب کو حیران کر دیا۔اسکول سیکشن کی فٹ بال ٹیم کو پورے بورڈ میں رنرز اپ ہونے کا اعزاز حاصل ہوا۔پاکستان ٹائمز راولپنڈی کے اسپورٹس رپورٹر مسٹر پی اے خان نے ٹیم کیپٹن اشرف گل کو اپنے تبصرہ میں بہترین کھلاڑی قرار دیا۔

کالج بلوز

انٹر ہاؤس مقابلہ اور بورڈ کے ٹورنامنٹ کی کارکردگی کی بنا پر مندرجہ ذیل کو کالج کلرز سے نوازا گیا۔باسکٹ بال ۴۰۲۶ اشرف گل بابر ہاؤس، ۳۹۵۹ عامر خان بابر ہاؤس، ۴۰۲۱ ماجد عبداللہ محمود غزنوی ہاؤس، ۳۰۸ زاہد کلیم ایم جی ہاؤس۔ہاکی ۳۸۹۱ شاہد حیات اورنگ زیب ہاؤس۔

۸۱-۱۹۸۰ء

ٹی او کیپٹن محمد اقبال، پنجاب (عالمگیرین)

اپریل ۱۹۸۰ء میں ایک بار پھر سینئر جونیئر ہاؤسوں کی تقسیم ختم کر دی گئی صرف شیر شاہ ہاؤس کا سٹیٹس برقرار رہا۔انٹر ہاؤس اسپورٹس مقابلے پھر لیگ سسٹم پر شروع ہوئے۔اگرچہ ہر مقابلے میں ٹیم ایک ہی رہی۔اس سال نو آموزوں (Novices) کی باکسنگ نہیں ہوئی۔بورڈ کے ٹورنامنٹ میں بھی ٹیمیں داخل نہیں کی جا سکیں۔صرف آرمی برن ہال کالج کی ٹیموں سے دوستانہ میچ ہوئے جو سب کے سب مہمان ٹیموں نے جیتے۔انٹر ہاؤس کراس کنٹری ریس میں اس بار ایک جدت یہ کی گئی کہ راستہ تبدیل کیا گیا اور تمام راستے پر وائرلیس کے ذریعے رننگ کمنٹری کا اہتمام کیا گیا۔جس سے مقابلہ میں مزید دلچسپی پیدا ہوئی۔کراٹے اور رائڈنگ بدستور جاری رہی۔

انٹر ہاؤس اسپورٹس کے نتائج

سوئمنگ ٹرافی محمود غزنوی ہاؤس، فٹ بال ٹرافی ٹیپو سلطان ہاؤس، ہاکی ٹرافی اورنگ زیب ہاؤس، باسکٹ بال ٹرافی محمود غزنوی ہاؤس، کرکٹ ٹرافی ٹیپو سلطان ہاؤس، باکسنگ ٹرافی بابر ہاؤس، اتھلیٹکس ٹرافی اورنگ زیب ہاؤس، کراس کنٹری ٹرافی ٹیپو سلطان ہاؤس، پی ای شیلڈ محمود غزنوی ہاؤس، شوٹنگ ٹرافی ٹیپو سلطان ہاؤس۔
کامیاب شیلڈ برائے ۸۱-۱۹۸۰ء ٹیپو سلطان ہاؤس نے حاصل کی۔

انفرادی اعزازات

بیسٹ سوئمر ۴۰۷۶ فدا حسین ٹیپو سلطان ہاؤس۔باکسر ۴۲۶۶ احمد دلشاد۔لوزر ۴۲۰۰ ذوالفقار۔کراٹے محمود ہارون الیاس ٹیپو سلطان ہاؤس۔رائڈنگ ۳۸۹۶ فخر الاسلام اورنگزیب ہاؤس۔ ۳۹۸۵ ممتاز ملک۔جمناسٹ ۳۸۶۱ مشرب نواب ٹیپو سلطان ہاؤس۔کراس کنٹری عامر محمود غزنوی ہاؤس۔

کالج بلوز

ہا کی ۳۹۰۷ شعیب ڈار، ۴۲۵۰ منظور الرحمٰن، باسکٹ بال ۳۹۰۵ ظفر اقبال ستی، سوئمنگ ۴۲۵۵ اسد اللہ، جمناسٹک ۳۸۶۱ مشرف نواب، باکسنگ ۴۲۶۶ احمر دلشاد، کرکٹ ۴۲۵۳ مظہر ملک۔

۱۹۸۱۔۸۲ء

ٹی او کیپٹن محمد اقبال

اس سال اسپورٹس کا سلسلہ نارمل رہا باہر کے کسی ٹورنامنٹ میں کالج نے حصہ نہیں لیا۔ ترجیحات کی تبدیلی کے علاوہ اس کی ایک وجہ یہ تھی کہ اس سال سے یہاں جے سی بی ونگ شروع ہوا۔ مقابلوں کے وقت یہاں کالج کلاسز موجود نہ تھیں۔ اس سال کی نمایاں خبر تھی کہ ۲۰۔۲۱ جون ۱۹۸۱ء انٹر ہاؤس سوئمنگ کے موقع پر مہمان خصوصی جناب جنرل محمد اقبال تھے۔

انٹر ہاؤس اسپورٹس کے نتائج

سوئمنگ ٹرافی اورنگ زیب ہاؤس، فٹ بال ٹرافی ٹیپو سلطان ہاؤس، ہاکی ٹرافی محمود غزنوی ہاؤس، باسکٹ بال ٹرافی بابر ہاؤس، کرکٹ ٹرافی بابر ہاؤس، باکسنگ ٹرافی بابر ہاؤس، اتھلیٹکس ٹرافی محمود غزنوی ہاؤس، کراس کنٹری ٹرافی محمود غزنوی ہاؤس، شوٹنگ ٹرافی اورنگ زیب ہاؤس، ڈرل ٹرافی ٹیپو سلطان ہاؤس، پی ای ٹرافی شیر شاہ ہاؤس۔

کامیاب شیلڈ

اسپورٹس کی کامیاب شیلڈ محمود غزنوی ہاؤس نے حاصل کی۔

انفرادی اعزازات

بیسٹ باکسر ۴۲۲۲ عدنان سرور محمود غزنوی ہاؤس، بیسٹ لوزر ۴۲۹۴ آصف انور ٹیپو سلطان ہاؤس، رائڈرز ۳۸۹۵ ممتاز ملک اورنگ زیب ہاؤس، ۴۲۳۰ محمد سعید طارق بابر ہاؤس، این سی سی کیڈٹ ۳۹۸۵ ممتاز ملک (کمپنی کمانڈر)

کالج بلوز

ان کھلاڑیوں کو کالج بلوز دیئے گئے۔

ہاکی: ۴۳۶۳ مسعود اختر غزنوی ہاؤس، ۳۹۸۵ ممتاز ملک اورنگ زیب ہاؤس، فٹ بال ۴۳۸۷ مسعود حسین اورنگ زیب ہاؤس کرکٹ ۴۲۴۹ نوید اختر اورنگزیب ہاؤس، ۴۲۱۷ سید یاور حسین ٹیپو سلطان ہاؤس۔ باسکٹ بال: ۴۳۷۸ طاہر محمود جنجوعہ بابر ہاؤس، ۴۲۸۳ عامر شہزاد ٹیپو سلطان ہاؤس۔

۱۹۸۲۔۸۳ء

کیپٹن عمر سعید خان پنجاب

اکتوبر ۱۹۸۱ء سے کالج سے عارضی طور پر نارمل کالج کلاسز ختم ہونے پر اور جے سی بی گیارہویں پھر بارہویں کے آجانے سے ہاؤسوں کی تشکیل پر بھی اثر پڑا۔ تین ہاؤس محمود غزنوی ہاؤس، بابر ہاؤس اور شیر شاہ ہاؤس آٹھویں سے دسویں تک کے سکول ونگ کے لئے مختص کر دیئے گئے۔ جے سی بی کیڈٹس اورنگ زیب ہاؤس اور شیر شاہ ہاؤس میں رکھے گئے۔ ان کا ٹریننگ اور امتحانی پروگرام پی ایم اے کے تابع ہونے کی وجہ سے انٹر ہاؤس اسپورٹس مقابلوں میں عملاً اسکول ونگ ہی نے حصہ لیا۔ غالباً ان ہی تبدیلیوں کی وجہ سے اور ترجیحات کی شفٹ کی وجہ سے باہر کے مقابلوں میں حصہ لینا بھی ممکن نہ ہوا۔ البتہ انٹر ہاؤس سوئمنگ اور باکسنگ مقابلہ کے موقع پر مہمان خصوصی کو دعوت دینے کی روایت قائم رہی۔ سوئمنگ پر لاگ ایریا کمانڈر بریگیڈیئر این اے صوفی اور باکسنگ پر کمانڈر ۲۳ ڈویژن میجر جنرل عالم جان محسود مہمان خصوصی تھے۔

انٹر ہاؤس اسپورٹس کے نتائج

سوئمنگ ٹرافی شیر شاہ ہاؤس، فٹ بال ٹرافی محمود غزنوی ہاؤس، ہاکی ٹرافی محمود غزنوی ہاؤس، باسکٹ بال ٹرافی شیر شاہ ہاؤس، کرکٹ ٹرافی محمود غزنوی ہاؤس، باکسنگ ٹرافی محمود غزنوی ہاؤس، اتھلیٹکس ٹرافی محمود غزنوی ہاؤس، کراس کنٹری ٹرافی بابر ہاؤس، شوٹنگ ٹرافی شیر شاہ ہاؤس، ڈرل ٹرافی شیر شاہ ہاؤس، پی ای ٹرافی بابر ہاؤس۔

انفرادی اعزازات

بیسٹ رائڈر زاہد اسحاق بابر ہاؤس، جمناسٹ عثمان خلیل بابر ہاؤس، جے سی عبدالقیوم، سوئمر سلطان ناصر، ڈائیور زاہد اسحاق، کراس کنٹری رنر امتیاز اللہ، بیسٹ اتھلیٹ امتیاز، باکسر آصف انور، لوزر نعیم مسعود، شاٹ افضال احمد خان، ٹیبل ٹینس پلیئر حامد سجاد، فٹ بال توقیر فاضل، باسکٹ بال محمود یوسف، کرکٹ شرف علوی۔

کامیاب شیلڈ برائے ۸۳-۱۹۸۲ء محمود غزنوی ہاؤس نے جیتی۔

کالج بلوز ۸۳-۱۹۸۲ء

کرکٹ شرف علوی محمود غزنوی ہاؤس، جاوید اقبال بابر ہاؤس، ہاکی حامد سجاد شیر شاہ ہاؤس، عابد حسین بابر ہاؤس، فٹ بال توقیر فاضل محمود غزنوی ہاؤس، عامر جاوید بابر ہاؤس، باسکٹ بال محمد یوسف شیر شاہ ہاؤس، عامر خان محمود غزنوی ہاؤس، جمناسٹکس جے سی اا عبدالقیوم، جے سی اا نعمان ہاشمی، عثمان خلیل بابر ہاؤس، حماد احمد شیر شاہ ہاؤس، زاہد اسحاق بابر ہاؤس، رائڈنگ زاہد اسحاق بابر ہاؤس۔

۸۴-۱۹۸۳ء

ٹی او کیپٹن عمر سعید خان پنجاب رجمنٹ

اس سال دو جونیئر ہاؤس محمود غزنوی ہاؤس اور بابر ہاؤس اور دو سینئر ہاؤس اورنگ زیب ہاؤس اور ٹیپو سلطان ہاؤس نے آپس میں مقابلہ کیا۔ خاص بات یہ ہوئی کہ ہر ہاؤس نے ہر کھیل میں اے بی سی ڈی چار چار ٹیمیں انٹر کیں اور ناک آؤٹ سسٹم پر کھیلیں۔ اس طرح تقریباً ہر لڑکے کو کسی نہ کسی ٹیم میں کھیلنے کا موقع ملا۔ یہی نیا فلسفہ تربیت تھا۔ اس فلسفہ کے تحت نارمل انٹر ہاؤس باکسنگ کے علاوہ ہر کلاس کے لئے نو آموزوں کی باکسنگ شروع کی گئی۔ تاکہ ہر لڑکا تربیت کے اس مرحلے سے گزرے۔ اور جو صفات باکسنگ مستحکم کرتی ہے وہ ہر لڑکے میں پختہ ہوں۔ مزید برآں ہر لڑکے کی فائٹ کا مطالعہ کیا گیا۔ اس کا ریکارڈ اس کی فائل میں محفوظ کیا گیا اور اس کی راہنمائی یا Counselling کا اہتمام کیا گیا۔ اس طرح باکسنگ کو تربیت کے میڈیم کے طور پر استعال کیا گیا اور ہر لڑکے کی پرفارمنس کو ریکارڈ کیا گیا۔

انٹر ہاؤس اسپورٹس کے نتائج

سوئمنگ ٹرافی سینئرز اورنگ زیب ہاؤس، جونیئرز بابر ہاؤس، فٹ بال ٹرافی سینئرز ٹیپو سلطان ہاؤس، جونیئرز بابر ہاؤس، ہاکی ٹرافی سینئرز ٹیپو سلطان ہاؤس، جونیئرز بابر ہاؤس، باسکٹ بال ٹرافی سینئرز ٹیپو سلطان ہاؤس، جونیئرز بابر ہاؤس، باسکٹ بال ٹرافی سینئرز ٹیپو سلطان ہاؤس، جونیئرز بابر ہاؤس، کرکٹ ٹرافی سینئرز ٹیپو سلطان ہاؤس، جونیئرز بابر ہاؤس، باکسنگ ٹرافی سینئرز ٹیپو سلطان ہاؤس، جونیئرز بابر ہاؤس، اتھلیٹکس ٹرافی سینئرز اورنگ زیب ہاؤس، جونیئرز بابر ہاؤس، کراس کنٹری ٹرافی سینئرز ٹیپو سلطان ہاؤس، جونیئرز بابر ہاؤس، شوٹنگ ٹرافی سینئرز ٹیپو سلطان ہاؤس، جونیئرز محمود غزنوی ہاؤس۔ ڈرل ٹرافی سینئرز ٹیپو سلطان ہاؤس، جونیئرز بابر ہاؤس، پی ای ٹرافی سینئرز اورنگ زیب ہاؤس، جونیئرز بابر ہاؤس۔

انفرادی اعزازات

بیسٹ باکسر سینئرز اظہار صادق اورنگ زیب ہاؤس، لوزر تصدق اورنگ زیب ہاؤس، لوزر جونیئرز علیم تفضل بابر ہاؤس۔ کامیاب شیلڈ برائے ۸۴-۱۹۸۳ء ٹیپو سلطان ہاؤس نے بڑے مارجن سے جیتی۔ دوسرے نمبر پر بابر ہاؤس آیا۔

کالج بلوز

۸۴-۱۹۸۳ء کے لئے مندرجہ ذیل بلوز دیئے گئے۔ کرکٹ ۴۴۰۷ زاہد رسول ٹیپو سلطان ہاؤس، ہاکی ۴۴۱۹ اللہ نواز اورنگ زیب ہاؤس، فٹ بال ۴۴۴۰

حسن اختر ٹیپو سلطان ہاؤس، اتھلیٹکس ۴۴۷۲ مجتبیٰ اورنگ زیب ہاؤس، جمناسٹک ۴۴۲۰ علیم راؤ ٹیپو سلطان ہاؤس۔

۸۵۔۱۹۸۴ء

ٹی او کیپٹن غلام عباس اے کے رجمنٹ (عالمگیرین)

اس سال کراٹے کی مقبولیت میں مزید اضافہ ہوا۔ انٹر ہاؤس باکسنگ کے علاوہ گزشتہ سال کی طرح تمام لڑکوں کے لئے نو آموزوں کی باکسنگ ہوئی۔ البتہ رائڈنگ جاری نہ رہ سکی۔ اس سال بابر ہاؤس اور محمود غزنوی ہاؤس سینئر ہاؤس قرار دیئے گئے۔ جونیئر اورنگ زیب ہاؤس ٹیپو سلطان ہاؤس اور شیر شاہ ہاؤس آٹھویں کے لئے مخصوص رہے۔ ہر ہاؤس سے اے اور بی دو ٹیموں کی بنیاد پر انٹر ہاؤس اسپورٹس مقابلوں کے نتائج یہ تھے۔

سوئمنگ ٹرافی سینئرز محمود غزنوی ہاؤس، جونیئرز اورنگ زیب ہاؤس، ہاکی ٹرافی سینئرز محمود غزنوی ہاؤس، جونیئرز ٹیپو سلطان ہاؤس، باسکٹ بال ٹرافی سینئرز محمود غزنوی ہاؤس، جونیئرز ٹیپو سلطان ہاؤس، کرکٹ ٹرافی سینئرز محمود غزنوی ہاؤس، جونیئرز اورنگ زیب ہاؤس، باکسنگ ٹرافی سینئرز محمود غزنوی ہاؤس، جونیئرز ٹیپو سلطان ہاؤس، اتھلیٹکس ٹرافی سینئرز محمود غزنوی ہاؤس، اورنگزیب ہاؤس، کراس کنٹری ٹرافی سینئرز محمود غزنوی ہاؤس، جونیئر ٹیپو سلطان ہاؤس، شوٹنگ ٹرافی سینئرز محمود غزنوی ہاؤس، جونیئرز ٹیپو سلطان ہاؤس، پی ای ٹرافی سینئرز محمود غزنوی ہاؤس، جونیئرز اورنگ زیب ہاؤس، واٹر پولو ٹرافی سینئرز بابر ہاؤس۔

اسپورٹس کی فائنل پوزیشن یہ تھی

محمود غزنوی ہاؤس ۱۷اوّل، بابر ہاؤس ۱۰دوم، ٹیپو سلطان ہاؤس ۱۵اورنگ زیب ہاؤس ۱۲چہارم۔ کامیاب شیلڈ محمود غزنوی ہاؤس نے حاصل کی۔

انفرادی اعزازات ۸۵۔۱۹۸۴ء

بیسٹ باکسرز امتیاز احمد بابر ہاؤس، لوزر نثار بابر ہاؤس۔

۸۶۔۱۹۸۵ء

ٹی او کیپٹن خاقان (عالمگیرین)

اپریل ۱۹۸۵ء میں ایک بار پھر سینئرز، جونیئرز کا فرق مٹا دیا گیا۔ (صرف شیر شاہ ہاؤس آٹھویں کے لئے مخصوص رہا) اسپورٹس مقابلے برابری کی بنیاد پر ہوئے اور ایک ایک ٹیم ہر مقابلے میں شریک کی گئی۔ باکسنگ بھی معطل رہی۔ کسی ٹورنامنٹ میں اس سال بھی حصہ نہیں لیا جاسکا۔

انٹر ہاؤس مقابلوں کے نتائج یہ تھےش

فٹ بال ٹرافی ونرز بابر ہاؤس، رنرز اپ محمود غزنوی ہاؤس، باسکٹ بال ٹرافی ونرز محمود غزنوی ہاؤس، رنرز اپ ٹیپو سلطان ہاؤس، ہاکی ٹرافی ونرز ٹیپو سلطان ہاؤس، رنرز اپ بابر ہاؤس، سوئمنگ ٹرافی ونرز بابر ہاؤس، رنرز اب اورنگزیب ہاؤس۔ واٹر پولو ونرز بابر ہاؤس، رنرز اپ اورنگزیب ہاؤس۔ شوٹنگ ٹرافی ونرز اورنگ زیب ہاؤس، رنرز اپ بابر ہاؤس، کرکٹ ٹرافی ونرز محمود غزنوی ہاؤس، رنرز اپ ٹیپو سلطان ہاؤس۔ پی ای ٹرافی ونرز محمود غزنوی ہاؤس، رنرز اپ اورنگزیب ہاؤس۔ اتھلیٹکس ٹرافی ورنرز بابر ہاؤس، رنرز اپ اورنگزیب ہاؤس، کراس کنٹری ٹرافی ونرز اورنگزیب ہاؤس، رنرز اپ محمود غزنوی ہاؤس۔

انفرادی اعزازات ۸۶۔۱۹۸۵ء

بیسٹ سوئمر محمد نعیم اورنگ زیب ہاؤس، شاٹ وقاص لطیف بابر ہاؤس، اتھلیٹ اللہ نواز ٹیپو سلطان ہاؤس، کراس کنٹری رنر ارشد محمود بابر ہاؤس۔

کامیاب شیلڈ ۸۶۔۱۹۸۵ء سپورٹس چیمپئن شپ بابر ہاؤس نے حاصل کی۔

کالج بلوز ۸۶۔۱۹۸۵ء ہاکی ۴۴۱۹ اللہ نواز ٹیپو سلطان ہاؤس، ۴۵۳۰ زاہد محمود محمود غزنوی ہاؤس، ۴۶۶۲ قدیر احمد ٹیپو سلطان ہاؤس۔ فٹ بال ۴۵۵۱ امتیاز احمد محمود غزنوی ہاؤس، ۴۵۵۸ قمر ضیاء ٹیپو سلطان ہاؤس، ۴۶۷۴ زاہد احمد محمود غزنوی ہاؤس۔ سوئمنگ ۴۴۳۶ عالم زیب اورنگ زیب ہاؤس، جمناسٹکس ۴۴۲۰ علیم راؤ محمود غزنوی ہاؤس، ۴۵۷۶ علیم تفضّل محمود غزنوی ہاؤس۔

۸۷-۱۹۸۶ء

ٹی او کیپٹن خاقان افضل

ایک سال کے تعطل کے بعد باکسنگ پھر شروع ہوئی۔ جوڈو کراٹے جاری رہے۔ شوٹنگ معطل رہی۔ انٹر ہاؤس مقابلوں کے نتائج یہ تھے۔ باسکٹ بال ٹیپو سلطان ہاؤس جیتا۔ دوسرے نمبر پر اورنگ زیب ہاؤس آیا۔ صغیر احمد اور ارشد محمود کا کھیل نمایاں رہا۔ سوئمنگ میں اورنگ زیب ہاؤس اوّل آیا۔ دوسری پوزیشن ٹیپو سلطان ہاؤس کے حصے میں آئی۔ باکسنگ اورنگ زیب ہاؤس نے جیتی۔ دوسری پوزیشن محمود غزنوی ہاؤس کو ملی۔ کراس کنٹری جیتنے کا اعزاز محمود غزنوی ہاؤس کو ملا۔ دوسرے نمبر پر بابر ہاؤس آیا۔ انٹر ہاؤس فٹ بال بابر ہاؤس نے جیتا۔ رنرز اپ محمود غزنوی ہاؤس کی ٹیم رہی۔ اتھلیٹکس میں پہلا نمبر بابر ہاؤس کا رہا۔ دوسری پوزیشن اورنگ زیب ہاؤس کو ملی۔ ہاکی کے مقابلے میں ٹرافی اورنگ زیب ہاؤس کے حصے میں آئی۔ محمود غزنوی ہاؤس کی ٹیم رنرز اپ رہی۔ انٹر ہاؤس پی ای ٹیسٹ میں پہلی پوزیشن محمود غزنوی ہاؤس کو ملی۔ دوسرے نمبر پر اورنگ زیب ہاؤس کی ٹیم آئی۔ انٹر ہاؤس کرکٹ میں اورنگزیب ہاؤس فرسٹ رہا۔ بابر ہاؤس کی دوسری پوزیشن آئی۔

کالج بلوز

باسکٹ بال زاہد اختر ٹیپو سلطان ہاؤس، ارشد محمود بابر ہاؤس، سوئمنگ آصف ایوب کیانی اورنگ زیب ہاؤس، صغیر احمد ٹیپو سلطان ہاؤس، باکسنگ اظہر حسین اورنگ زیب ہاؤس، جمناسٹکس شاہد حسین عامر ٹیپو سلطان ہاؤس، فٹ بال سہیل فاروق، علیم تفضل محمود غزنوی ہاؤس، امتیاز احمد محمود غزنوی ہاؤس، طاہر حسین محمود غزنوی ہاؤس۔ اتھلیٹکس بختیار علی بابر ہاؤس، ہاکی اظہر حسین اورنگ زیب ہاؤس، زاہد محمود محمود غزنوی ہاؤس، بختیار علی بابر ہاؤس، مظہر محمود اورنگ زیب ہاؤس، احسان کیانی اورنگ زیب ہاؤس۔

انفرادی اعزازات ۸۷-۱۹۸۶ء

بیسٹ سوئمرز آصف ایوب کیانی اورنگزیب ہاؤس، صغیر احمد ٹیپو سلطان ہاؤس، باکسر اظہر حسین اورنگ زیب ہاؤس، لوزر ندیم ارشد ٹیپو سلطان ہاؤس، کراس کنٹری رنر زاہد اختر ٹیپو سلطان ہاؤس، اتھلیٹ بختیار علی بابر ہاؤس۔

سرٹیفکیٹ آف میرٹ

کالج بلوز کے علاوہ مختلف کھیلوں اور اسپورٹس میں نمایاں کارکردگی کے لئے امتیازی سندنامے بھی دیئے گئے۔ ان کی تفصیل یہ ہے۔

باسکٹ بال صغیر احمد ٹیپو سلطان ہاؤس، سوئمنگ وقاص لطیف بابر ہاؤس۔ باکسنگ جمیل اختر اورنگ زیب ہاؤس، امتیاز احمد، محمود غزنوی ہاؤس عتیق سخاوت محمود غزنوی ہاؤس، مظہر محمود اورنگ زیب ہاؤس، سعید انور اورنگ زیب ہاؤس، عامر نجم اورنگ زیب ہاؤس، ندیم ارشاد ٹیپو سلطان ہاؤس، کراس کنٹری زاہد اختر ٹیپو سلطان ہاؤس، آصف ایوب کیانی اورنگزیب ہاؤس، عاقل خان بابر ہاؤس، فٹ بال آصف ایوب کیانی اورنگزیب ہاؤس، ممتاز احمد محمود غزنوی ہاؤس، ظفر اللہ خٹک محمود غزنوی ہاؤس، عامر نجم اورنگ زیب ہاؤس، بختیار علی بابر ہاؤس، اتھلیٹکس زاہد اختر ٹیپو سلطان ہاؤس، ہاکی عادل نذیر ٹیپو سلطان ہاؤس۔

بیرونی مقابلے

۱۴ دسمبر ۱۹۸۶ء کو کالج کی ہاکی، فٹ بال اور باسکٹ بال ٹیمیں پی ایم اے کاکول گئیں۔ لیکن وہاں شدید برف باری کی وجہ سے کوئی میچ نہ ہو سکا۔ کسی اور باہر کے ٹورنامنٹ میں بھی حصہ نہ لے سکیں۔ سارے بلوز اور میرٹ سرٹیفکیٹس صرف انٹر ہاؤس اسپورٹس کی کارکردگی کی بنیاد پر دیئے گئے۔

۸۸-۱۹۸۷ء

ٹی او کیپٹن خاقان افضل

اپریل ۱۹۸۷ء میں آٹھویں کی انٹری پھر سو سے زائد ہونے پر ایک بار پھر محمود غزنوی ہاؤس کو جونیئر ہاؤس بنا دیا گیا۔ اس سال شیر شاہ ہاؤس کو پھر سینئر ہاؤس میں تبدیل کر دیا گیا۔ اس طرح کالج میں تین سینئر ہاؤس شیر شاہ ہاؤس، اورنگزیب ہاؤس اور ٹیپو سلطان اور دو جونیئرز بابر ہاؤس اور محمود غزنوی ہاؤس قائم ہوئے اور اس بار پھر سینئرز جونیئرز کی بنیاد پر انٹر ہاؤس اسپورٹس اور دوسرے ہم نصابی مقابلے ہوئے۔ انٹر ہاؤس مقابلوں کے نتائج یہ تھے۔

باسکٹ بال سینئرز ونر شیر شاہ ہاؤس، رنرز اپ اورنگزیب ہاؤس، سوئمنگ سینئرز ونر شیر شاہ ہاؤس، رنرز اپ اورنگ زیب ہاؤس، جونیئر ونر بابر ہاؤس، باکسنگ سینئرز ونر ٹیپو سلطان ہاؤس، رنرز اپ شیر شاہ ہاؤس، فٹ بال سینئرز ونر شیر شاہ ہاؤس، رنرز اپ ٹیپو سلطان ہاؤس، جونیئرز ونر بابر ہاؤس، ہاکی سینئر ونر شیر شاہ ہاؤس، رنرز اپ اورنگ زیب ہاؤس، جونیئرز ونر بابر ہاؤس۔ کراس کنٹری سینئرز ونر شیر شاہ ہاؤس، رنرز اپ اورنگ زیب ہاؤس، جونیئرز ونر محمود غزنوی ہاؤس۔ اتھلیٹکس سینئرز ونر شیر شاہ ہاؤس، رنرز اپ ٹیپو سلطان ہاؤس، جونیئرز ونر بابر ہاؤس، پی ای سینئرز ونر اورنگ زیب ہاؤس، رنرز اپ شیر شاہ ہاؤس، جونیئرز ونر محمود غزنوی ہاؤس۔

اسپورٹس شیلڈ سینئرز میں شیر شاہ ہاؤس نے اور جونیئرز میں بابر ہاؤس نے حاصل کی۔ انفرادی اعزازات ۸۸۔۱۹۸۷ء یہ تھے۔ بیسٹ سوئمر نعمان علی کیانی اورنگ زیب ہاؤس، باکسر ذوالفقار احمد شیر شاہ ہاؤس، کراس کنٹری ظفر اقبال اورنگ زیب ہاؤس اتھلیٹکس علیم تفضل شیر شاہ ہاؤس۔

کالج بلوز ۸۸۔۱۹۸۷ء

باسکٹ بال بلال حمید اورنگ زیب ہاؤس، سوئمنگ نعمان کیانی اورنگ زیب ہاؤس، باکسنگ ذوالفقار احمد شیر شاہ ہاؤس، ہاکی بلال احمد اورنگ زیب ہاؤس، اتھلیٹکس علیم تفضل شیر شاہ ہاؤس، فٹ بال ذکاء اللہ خٹک۔

میرٹ سرٹیفکیٹس ۸۸۔۱۹۸۷ء

کالج بلوز کے علاوہ مختلف کھیلوں میں امتیازی کارکردگی کے سند نامے بھی دیئے گئے۔

باسکٹ بال ۶۳۱۔۴ غضنفر کامران شیر شاہ ہاؤس، ۷۹۰۔۴ اعجاز احمد ٹیپو سلطان ہاؤس، ۸۳۸۔۴ ریحان مشتاق شیر شاہ ہاؤس، سوئمنگ ۹۵۳۔۴ فیصل بشیر شیر شاہ ہاؤس، ۹۴۹۔۴ امتیاز حسین شیر شاہ ہاؤس، ۹۱۱۔۴ نعمان کیانی اورنگ زیب ہاؤس، ۹۲۵۔۴ عمر صدیق شیر شاہ ہاؤس باکسنگ ۹۰۱۔۴ راشد محمود ٹیپو سلطان ہاؤس ۸۰۱۔۴ محمد مقبول اورنگ زیب ہاؤس، ۹۸۰۔۴ فاروق زمان ٹیپو سلطان ہاؤس، ۸۵۳۔۴ تنویر خان ٹیپو سلطان ہاؤس، ۷۵۲۔۴ علیم تفضل شیر شاہ ہاؤس، ڈی ایس ۶۵ ذکاء اللہ خٹک شیر شاہ ہاؤس، ۶۰۱۔۴ قیصر علی کیانی اورنگزیب ہاؤس، ۷۹۰۔۴ ایرج احمد ٹیپو سلطان ہاؤس، ۸۱۹۔۴ خرم اعجاز شیر شاہ ہاؤس، ۸۱۵۔۴ عبدالستار ٹیپو سلطان ہاؤس، ۸۲۴۔۴ ذوالفقار احمد شیر شاہ ہاؤس۔ فٹ بال ۶۰۱۔۴ قیصر علی کیانی اورنگزیب ہاؤس، ۷۵۶۔۴ علیم تفضل شیر شاہ ہاؤس، ۵ عبدالستار ٹیپو سلطان ہاؤس، ۹۵۷۔۴ شاہد اقبال شیر شاہ ہاؤس، ۸۱۲۔۴ ہارون اقبال شیر شاہ ہاؤس، کراس کنٹری ۹۲۷۔۴ ظفر اقبال اورنگ زیب ہاؤس، ۹۴۶۔۴ فیصل مشتاق شیر شاہ ہاؤس، ۶۲۳۔۴ سرور سعید اورنگ زیب ہاؤس، اتھلیٹکس ۷۵۶۔۴ علیم تفضل شیر شاہ ہاؤس، ۸۱۵۔۴ عبدالستار ٹیپو سلطان ہاؤس، ۵۹۲۔۴ شفقت حسین شیر شاہ ہاؤس، ۸۱۹۔۴ خرم اعجاز شیر شاہ ہاؤس، ۸۶۸۔۴ اسحاق خٹک اورنگ زیب ہاؤس، ۷۱۶۔۴ آفتاب اکبر شیر شاہ ہاؤس، ۸۳۸۔۴ ریحان مشتاق شیر شاہ ہاؤس، ڈی ایس ۶۵ ذکا اللہ خٹک شیر شاہ ہاؤس۔

سارے کالج بلوز میرٹ سرٹیفکیٹس انٹر ہاؤس کارکردگی کی بنیاد پر دیئے گئے۔ کالج کی ٹیموں کو کسی باہر کے ٹورنامنٹ یا ٹیم سے کھیلنے کا موقع نہیں ملا تھا۔

۸۹۔۱۹۸۸ء

ٹریننگ آفیسر کیپٹن خالد محمود آزاد کشمیر رجمنٹ عالمگیرین، اسپورٹس سیکرٹری کیڈٹ محمد فیصل

اس سال کھیلوں اور اسپورٹس میں زیادہ سے زیادہ لڑکوں کو حصہ لینے کا موقع دینے اور اسپورٹس اور فزیکل ٹریننگ کے معیار کو مزید بہتر بنانے کے لئے جو اہم اقدامات کئے گئے وہ یہ تھے:

انٹر ہاؤس گیمز اور اسپورٹس کے مقابلوں کے مروجہ رولز میں ضروری ترامیم کی گئیں۔

(الف) ہاکی، فٹ بال اور باسکٹ بال کے مقابلوں میں ایک کیڈٹ کو صرف ایک گیم میں حصہ لینے کی اجازت دی گئی۔

(ب) میٹرک اور سیکنڈ ایئر کلاسز کے ہر کیڈٹ کے لئے باکسنگ لازمی کر دی گئی۔ انٹر ہاؤس باکسنگ ٹیمیں بھی انہی کلاسوں سے بنائی گئیں۔

(ج) شوٹنگ کے انٹر ہاؤس مقابلہ میں پہلے ہر ہاؤس سے صرف آٹھ لڑکوں پر مشتمل ایک ٹیم حصہ لیتی تھی۔ اس سال سے یہ مقابلہ صرف سیکنڈ ایئر کے سینئر کیڈٹس کے لئے مخصوص کر دیا گیا اور اس میں حصہ لینا اس کلاس کے ہر کیڈٹ کے لئے لازمی قرار دے دیا گیا۔

(د) انٹر ہاؤس کراس کنٹری ریس میں پورے ہاؤس کے لڑکوں کے حصہ لینے کی روایت کو ایک عرصہ کے بعد زندہ کیا گیا اور کسی بھی وجہ سے ریس میں حصہ نہ لے سکنے والے کیڈٹس کو زیرو نمبر دینے کی طرح ڈالی گئی۔

(س) ایک عرصہ سے انٹر ہاؤس سوئمنگ کے مقابلے جون کے مہینے میں بہت کم پریکٹس کے مواقع مل سکنے کے بعد ہوتے تھے۔اس بار یہ مقابلے ستمبر میں تقریباً ڈیڑھ ماہ کی متواتر پریکٹس کے بعد کرائے گئے اور یہ امر یقینی بنایا گیا کہ بارہویں اور دسویں جماعت کا ہر طالب علم ۵۰ میٹر تک بہ آسانی سوئمنگ کر سکے۔

(ص) کالج کے سوئمنگ پول کی ڈائیونگ سلائیڈ (Diving Slide) جو ایک عرصہ سے خشک پڑی تھی اسے اس سال رواں کیا گیا۔اور کیڈٹس نے اس سے بھرپور استفادہ کیا۔

(ل) جونیئر ہاؤسوں کے ہاکی اور فٹ بال کے مقابلے مئی کے بجائے ستمبر میں کرائے گئے تاکہ جونیئرز کو پریکٹس کا خاطر خواہ موقع مل سکے۔

(م) پی ٹی اور ڈرل ہاؤس کی بجائے کلاس کی بنیاد پر کروائی گئی اور اس ٹریننگ میں کیڈٹس کی عمر کا لحاظ رکھا گیا۔اس سال پی ٹی کے ساز و سامان میں ان اشیاء کا اضافہ ہوا۔ روپ ایک، ہارس والٹنگ پانچ، پیرلل بار (Parallel Bar) ایک، باکسنگ کی مشق کے لئے اسٹینڈ کے ساتھ تین عدد پنچنگ بال (Punching Ball) بنوائی گئیں۔

(ن) انٹر ہاؤس ڈرل مقابلہ کو ایک عرصہ کے تعطل کے بعد دوبارہ شروع کیا گیا۔

(و) سالانہ تقسیم انعامات پر کیڈٹ پریڈ کمانڈر نے تلوار کی ڈرل کے ساتھ پریڈ کمان کی۔

(ہ) ۷۵ کیڈٹس پر مشتمل ہاکی، فٹ بال اور باکسنگ کی اے اور بی ٹیمیں بنائی گئیں۔

باہر کی ٹیموں سے مقابلے

اس سال کالج نے کیڈٹ کالج کوہاٹ، کیڈٹ کالج حسن ابدال اور برن ہال کالج کی ٹیموں سے میچ کھیلے۔

این سی سی

اس سال فرسٹ ایئر کے ۵۰ طلباء نے ۱۰۰ گھنٹے اور سیکنڈ ایئر کے ۳۹ طلبا نے ۲۰۰ گھنٹے کی تربیت حاصل کرنے کے ساتھ فائرنگ کی مشق بھی کی۔ ہفتہ میں ایک دن این سی سی کیڈٹس کے لئے کلاسز میں وردی پہن کر آنا لازمی قرار دیا گیا تھا۔

این سی سی ٹریننگ کا اسٹاف یہ تھا:

کیپٹن خالد محمود اے کے، ٹریننگ آفیسر، صوبیدار میجر محمد ابراہیم اے کے، حوالدار میجر لیاقت علی پی ٹی سی، حوالدار عبدالشکور آرٹلری، حوالدار محمد مشتاق

سپورٹس سیکرٹری

تقریباً تین برس کے بعد کیڈٹ اسپورٹس سیکرٹری کا عہدہ بحال کیا گیا اور سیکنڈ ایئر کے کیڈٹ محمد فیصل کو اس عہدہ کے لئے منتخب کیا گیا۔

۸۹۔۱۹۸۸ء کے اسپورٹس مقابلوں کے نتائج یہ تھے:

باسکٹ بال سینئرز ونر ٹیپو سلطان، رنرز اپ اورنگ زیب ہاؤس، سوئمنگ سینئرز ونر شیر شاہ ہاؤس، رنرز اپ اورنگ زیب ہاؤس، جونیئرز ونر بابر ہاؤس، باکسنگ سینئرز ونر شیر شاہ ہاؤس، رنرز اپ اورنگ زیب ہاؤس، فٹ بال سینئرز ونر شیر شاہ ہاؤس، رنرز اپ اورنگ زیب ہاؤس، جونیئرز ونر بابر ہاؤس، ہاکی سینئرز ونر شیر شاہ ہاؤس، رنرز اپ اورنگ زیب ہاؤس، جونیئرز ونر بابر ہاؤس، کراس کنٹری سینئرز ونر اورنگ زیب ہاؤس، ہاکی سینئرز ونر شیر شاہ ہاؤس، رنرز اپ اورنگ زیب ہاؤس، جونیئرز ونر بابر ہاؤس، کراس کنٹری سینئرز ونر اورنگ زیب ہاؤس، رنرز اپ شیر شاہ ہاؤس، جونیئرز ونر محمود غزنوی ہاؤس، اتھلیٹکس سینئرز ونر شیر شاہ ہاؤس، رنرز اپ اورنگ زیب ہاؤس، جونیئرز ونر بابر ہاؤس، پی ای سینئرز ونر اورنگ زیب ہاؤس، رنرز اپ شیر شاہ ہاؤس، جونیئرز ونر محمود غزنوی ہاؤس، شوٹنگ سینئرز ونر شیر شاہ ہاؤس، رنرز اپ ٹیپو سلطان ہاؤس۔

اس سال اسپورٹس شیلڈ سینئرز میں شیر شاہ ہاؤس اور جونیئرز میں بابر ہاؤس کو عطا ہوئی۔ ۸۹۔۱۹۸۸ء کے انفرادی اعزازات یہ تھے۔

بیسٹ سوئمر نعمان کیانی اورنگ زیب ہاؤس، بیسٹ باکسر طلعت پرویز اورنگ زیب ہاؤس، بیسٹ کراس کنٹری انتخاب عالم شیر شاہ ہاؤس، بیسٹ اتھلیٹ عبدالقیوم ٹیپو سلطان، بیسٹ ہاکی پلیئر خرم نواز اورنگ زیب، بیسٹ باسکٹ بال پلیئر آصف نسیم اورنگ زیب ہاؤس، بیسٹ فٹ بال پلیئر خالد خان شیر شاہ ہاؤس،

بیسٹ شاٹ ناصر مجید شیر شاہ ہاؤس، بیسٹ جمناسٹ فیصل رانا شیر شاہ ہاؤس۔

اعزازی سندنامے (میرٹ سرٹیفکیٹس)

باسکٹ بال عبدالقیوم ٹیپو سلطان ہاؤس، کاشف جلیل ٹیپو سلطان ہاؤس، طلعت پرویز اورنگ زیب ہاؤس، آصف نسیم اورنگ زیب ہاؤس، فیصل رانا شیر شاہ ہاؤس، طارق مظفر شیر شاہ ہاؤس، حسنین شیر شاہ ہاؤس، راشد منظور ٹیپو سلطان ہاؤس، ہاکی خرم نواز اورنگزیب ہاؤس، مغیث ٹیپو سلطان ہاؤس، اسد ضیاء اورنگزیب ہاؤس، مبشر ندیم ٹیپو سلطان ہاؤس، شکیل احمد ٹیپو سلطان ہاؤس، اظہر محمود بابر ہاؤس، نوازش ممتاز ٹیپو سلطان ہاؤس، سکندر سلطان شیر شاہ ہاؤس، عاصم رضا شیر شاہ ہاؤس، افتخار شیر شاہ ہاؤس، جمیل احمد شیر شاہ ہاؤس، ظفر اقبال ٹیپو سلطان ہاؤس، فٹ بال خالد خان شیر شاہ ہاؤس، ظفر خٹک شیر شاہ ہاؤس، عمر صدیق شیر شاہ ہاؤس، ساجد ستار ٹیپو سلطان ہاؤس، راشد بشیر شیر شاہ ہاؤس، مقصود احمد ٹیپو سلطان ہاؤس، موسیٰ صدیق اورنگزیب ہاؤس، نجیب اللہ اورنگ زیب ہاؤس، علاؤالدین ٹیپو سلطان ہاؤس، خاور وسیم اورنگ زیب ہاؤس، حماد اورنگزیب ہاؤس، فیصل مشتاق شیر شاہ ہاؤس۔

جمناسٹک اور کراٹے کلب

اس سال ان کلبوں کی رکنیت ۵۰ سے تجاوز کر گئی۔ حسب دستور کلب نے سالانہ جلسہ تقسیم انعامات کے موقع پر اپنے فن کا شاندار مظاہرہ کیا۔

ٹریننگ سٹاف ۸۹۔۱۹۸۸ء

ٹریننگ آفیسر کیپٹن خالد محمود (ایڈجوٹینٹ) ٹریننگ جے سی او صوبیدار میجر محمد ابراہیم، حوالدار لیاقت علی پی ٹی سی (حوالدار میجر اضافی ڈیوٹی)، حوالدار رحیم بادشاہ پنجاب، حوالدار منیر احمد پی ٹی سی، حوالدار محمد شبیر پی ٹی سی (سپورٹس سٹور این سی او اضافی ڈیوٹی) حوالدار محمد جاوید آرٹلری، حوالدار انور سعید پی ٹی سی، نائیک تحصیل خان ایف ایف، نائیک محمد ریاض پی ٹی سی

کھیلوں کے میدان میں اسپورٹس کی سہولتیں

شروع میں سکول میں ایک ہاکی گراؤنڈ اور ایک فٹ بال گراؤنڈ اس میدان میں تھے۔ جہاں اب موسیٰ ہال کمپلیکس اور لان واقع ہے۔ یہی پریڈ گراؤنڈ اور پی ٹی گراؤنڈ بھی تھی۔ اس میدان کے پیچھے ۲۲۔ کی فائرنگ رینج تھی۔ (جو اب بھی ہے) اس کے علاوہ برڈوڈ ہاؤس موجودہ محمود غزنوی ہاؤس کے پہلو میں اتھلیٹک ٹریک تھا۔ (جو اب بھی ہے) ۱۹۳۹ء میں جی ٹی روڈ کے اس پار نہر سے لے کر ریلوے لائن کے متوازی موجودہ گورنمنٹ ہائی سکول اور اس سے آگے مسجد کے عقب میں واقع قبرستان تک ۱۱۳۵ ایکٹر زمین حاصل کی گئی اور ۱۹۴۲ء کے بعد توسیعی داخلوں کی وجہ سے مزید گراؤنڈز کی ضرورت پوری کرنے کے لئے وہاں (دوفٹ بال، دو ہاکی کل چار گراؤنڈز بنائی گئیں) یہ گراؤنڈز درمیانی سڑک کی ٹریفک کی وجہ سے محفوظ نہ تھیں۔ ۱۹۴۳ء میں ایک حادثہ بھی ہوا۔ ۱۹۵۲ء میں ان گراؤنڈز کے کناروں پر پودے لگوائے گئے۔ ۱۹۶۰ء میں ٹیپو سلطان ہاؤس کے پہلو کی چار بڑی گراؤنڈز تیار ہوگئیں تو جی ٹی روڈ کی گراؤنڈز کا استعمال ترک کر دیا گیا۔ ۱۹۶۳ء میں موسیٰ ہال کی تعمیر مکمل ہونے کے بعد اس کے پیچھے بھی ایک ہاکی گراؤنڈ تیار کی گئی۔ ۱۹۷۵ء میں راجڑ گاؤں کی زمین حاصل ہونے پر دو گراؤنڈز وہاں بنائی گئیں۔

۸۹۔۱۹۸۸ء میں کالج میں اسپورٹس کی سہولتوں کی پوزیشن یہ تھی:

(۱) سڑک کے پار چار گراؤنڈ جو زیر استعمال نہ تھیں۔

(۲) موسیٰ ہال ہاکی ایک گراؤنڈ

(۳) مین اسپورٹس گراؤنڈز میں ہاکی گراؤنڈز تین، فٹ بال گراؤنڈز چار، کرکٹ گراؤنڈ ایک، اور باسکٹ بال کورٹس سات

(۴) اتھلیٹک ٹریک

(۵) اسکوائش کورٹس دو

(۶) سوئمنگ پول ایک

نئے ماسٹر پلان کے تحت ایک جمنیزیم ایک سٹیڈیم، ایک نیا سوئمنگ پول اور اسکوائش کورٹس بننا تھے۔

باب سوم

ھاؤسوں کی داستان

ہاؤسوں کی داستان

کنگ جارج رائل انڈین ملٹری سکول جہلم میں شروع دن سے پبلک سکول اور رجمنٹل سسٹم کا امتزاج تھا۔ پبلک سکول کے ہاؤس سسٹم اور پریفکٹوریل سسٹم اور رجمنٹل سسٹم کی کمپنی، پلاٹون سسٹم کو ملا کر ایک مخلوط تنظیمی اور تربیتی نظام جاری کیا گیا تھا۔ شروع میں صرف دو ہاؤس تھے۔ برڈوڈ ہاؤس اور رابرٹس ہاؤس، تیسرا ہاؤس سکین ہاؤس ۱۹۲۹ء میں کھولا گیا۔ چوتھا کچا ہاؤس آکنلک ہاؤس توسیعی داخلوں کے لئے ۱۹۴۳ء میں معرض وجود میں آیا۔ دو نئے ہاؤس بننے پر دسمبر ۱۹۵۸ء میں ہاؤسوں کو نئے سرے سے منظم کیا گیا۔ برڈوڈ ہاؤس نئے ہاؤس میں منسلک ہوا اور اورنگ زیب ہاؤس نام پایا۔ رابرٹس ہاؤس برڈوڈ ہاؤس کی عمارت میں شفٹ ہوا۔ اور محمود غزنوی کے نام سے موسوم ہوا۔ (رابرٹس ہاؤس کی عمارت خالی رہی) سکین ہاؤس نئے ہاؤس میں منتقل ہو کر ٹیپو سلطان ہاؤس ہوا۔ آکنلک ہاؤس پرانے سکین ہاؤس میں آ گیا اور بابر ہاؤس کے نام سے معروف ہوا۔

دسمبر ۱۹۵۸ء سے اگست ۱۹۶۷ء تک پرانے رابرٹس ہاؤس کی عمارت خالی پڑی رہی۔ ۱۶ اگست ۱۹۶۷ء کو اس ہاؤس میں جونیئرز کے لئے ایک نیا ہاؤس شیر شاہ ہاؤس کے نام سے قائم کیا گیا۔ مارچ ۱۹۸۹ء میں یہی پانچ ہاؤس تھے۔ ان میں سے دو محمود غزنوی ہاؤس اور بابر ہاؤس جونیئرز کے لئے اور باقی تین سینئرز کے لئے مختص تھے۔

کالج کے ان پانچ ہاؤسوں کی زندگی اور سال بہ سال کارکردگی کا تفصیلی جائزہ ان کی تاریخی سینارٹی کے لحاظ سے پیش کیا گیا ہے۔

برڈوڈ ہاؤس

برڈوڈ ہاؤس (حال محمود غزنوی ہاؤس) ۱۹۲۵ء میں قائم ہوا۔ اس کا نام ۱۹۲۶ء سے ۱۹۳۱ء تک انڈین آرمی کے کمانڈر انچیف جنرل سر ولیم برڈوڈ آف گیلی پولی کے نام پر رکھا گیا۔ سر جنرل برڈوڈ کا شمار جنگ عظیم اوّل کے ہیروز میں ہوتا ہے۔ ان کا تعلق پروبنز (Probyns) ہارس رجمنٹ سے تھا۔ برڈوڈ ہاؤس کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ یہ وہ ہاؤس تھا جس میں ۱۵ ستمبر ۱۹۲۵ء کی صبح ۲۱ نئے لڑکوں نے قدم رکھا۔ (جن میں نمبر ۲ سلطان محمد اور ۱۹ محمد حیات شامل تھے جو بعد میں بریگیڈیئر ہوئے اور بڑا نام پایا) اس کے پہلے ہاؤس ماسٹر جمعدار فیض محمد خان صاحب اور اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر جمعدار غلام احمد صاحب تھے اور ہاؤس ہیڈ بوائے (ہاؤس) سکول نمبر ۲۹ محمد زر تھے۔ جو آئندہ پانچ سال سکول ہیڈ بوائے بھی رہے۔ ۱۹۲۵ء سے ۱۹۴۷ء تک کے دور کے برڈوڈ ہاؤس کے جو اولڈ بوائز مابعد ممتاز ہوئے۔ کالج نمبر ۲ بریگیڈیئر سلطان محمد، ۱۹ بریگیڈیئر محمد حیات سینئر، ۱۹۱ بریگیڈیئر عباس بیگ، نائب صدر عالمگیریز ایسوسی ایشن، ۳۸۰ لیفٹیننٹ کرنل شیر محمد ستارۂ جرأت، ۳۹۷ میجر جنرل محمد جمشید ستارۂ جرأت ایم سی دو بار، ۵۶۶ میجر جنرل محمد بشیر خان، ۷۱۷ لیفٹیننٹ کرنل صاحب زاد گل شہید ستارۂ جرأت، ۷۴۸ بریگیڈیئر محمد حیات ستارۂ جرأت، ۸۳۶ لیفٹیننٹ کرنل حق نواز کیانی شہید ستارۂ جرأت دو بار، ۸۴۲ لیفٹیننٹ کرنل احمد خان ستارۂ جرأت ۱۲۲۱ بریگیڈیئر محمد اسلم جنجوعہ ستارۂ جرأت، ۱۳۶۸ لیفٹیننٹ جنرل سعادت علی خان۔

۱۹۴۷ـ۴۸ء

ہاؤس ماسٹر محمد اقبال احمد (جو اواخر ۱۹۴۷ء میں مشہور سکول ڈیرہ دون سے آئے تھے) اس سیشن میں ہاؤس نے تین بار ہاؤس فلیگ جیتا۔ انٹر پلاٹون باکسنگ ہاؤس کی نمبر ۵ پلاٹون نے جیتی۔ نمبر ۶ پلاٹون نے انٹر پلاٹون کراس کنٹری اور ہاکی میں کامیابی حاصل کی۔

۱۹۴۸ـ۴۹ء

ہاؤس آفیسر کیپٹن محمد اسماعیل، ہاؤس ماسٹر مسٹر مظہر علی خان

اس سال کا اہم واقعہ ہاؤس ریڈنگ روم کا قیام تھا۔ جس کا افتتاح چیف انسٹرکٹر کیپٹن اے ایچ ابراہیم نے کیا۔ ہاؤس کی فوٹوگرافک سوسائٹی نے فوٹوگرافی کے دو مقابلے کرائے۔ ہاؤس کی ڈرامیٹک اور ڈیبیٹنگ سوسائٹی اس سال بہت متحرک رہی۔ اس سلسلہ میں سالانہ ہاؤس رپورٹ یہ تھی۔

Saturday evening meetings are the most welcome gatherings. Dramatic interludes, musical performances,

debates, etc. provide ample opportunities for self expression to all the cadets.

سپورٹس میں ہاؤس نے انٹر کمپنی والی بال اور ہاکی شیلڈز جیتیں، مزید برآں ہاؤس ریسلنگ کلب قائم کیا گیا۔ کیپٹن اسماعیل خود بھی اکھاڑے میں زور کراتے تھے۔ اس سال کیپٹن اسماعیل کی ذاتی دلچسپی سے گارڈننگ کو بہت فروغ ہوا۔ اور اس کی آمدنی ہاؤس ریڈنگ روم کے کام آئی۔

۵۱-۱۹۵۰ء

ہاؤس آفیسر کیپٹن محمد اسماعیل، ہاؤس ماسٹر مسٹر محمد اقبال

سپورٹس میں ہاؤس نے انٹر ہاؤس کرکٹ، باسکٹ بال اور فٹ بال چیمپئن شپ جیتی۔ انٹر پلاٹون ڈرل مقابلہ میں اوّل آیا۔ صفائی کے لئے ہاؤس نے سلور جوبلی کے موقع پر (The Silver Jubilee Birds) کا لقب حاصل کیا۔ مسٹر اقبال کی رہنمائی میں ہاؤس انفارمیشن روم نے لڑکوں میں اخبار بینی کا شوق پیدا کر دیا۔ ہاؤس کی ڈیبیٹنگ سوسائٹی اور ڈرامیٹک سوسائٹی نے ہفتے کی شاموں کو روشن اور اس کی رونقوں کو بڑھائے رکھا۔ ہاؤس میں باغبانی کشتی اور فزیکل کلچر کی سرگرمیوں کو فروغ دیا گیا۔ یہ سرگرمیاں ہاؤس کی پہچان بن گئیں۔

۵۲-۱۹۵۱ء

ہاؤس آفیسر کیپٹن محمد اسماعیل، ہاؤس ماسٹر مسٹر اقبال احمد، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر ریحان احمد بلگرامی

کمپنی کمانڈر ۱۳۲۴ اسی او محمد امتیاز، طلباء کی تعداد بدستور ۹۶ رہی۔ اس سیشن میں انفارمیشن روم میں لائبریری کا اضافہ ہوا۔ ہفتہ کی شام کرنٹ افیئرز پر مسٹر اقبال نے لیکچر دیے۔ ہاؤس ڈیبیٹنگ سوسائٹی نے (Panel Discussion) پینل ڈسکشن کرائے اور ہاؤس ڈیبیٹنگ سوسائٹی نے آغا حشر کا ڈرامہ ''خوابِ ہستی'' اور ''رستم و سہراب'' کے مناظر اسٹیج کئے۔ اسپورٹس میں یہ سال برڈیز کے لئے اچھا نہیں رہا۔ صرف انٹر پلاٹون کراس کنٹری شیلڈ جیت سکے اور انفرادی طور پر اتھلیٹکس اور باکسنگ میں پوزیشنیں حاصل کیں۔ سال کے بیسٹ ریکروٹ (نیا لڑکا) کا اعزاز برڈووڈ ہاؤس کو ملا۔ باغبانی کا شعبہ پورے جوش و خروش سے جاری ہوا۔ پہلوانی اور فزیکل کلچر کی دوسری سرگرمیوں کی طرف بھی رجحان رہا۔

اس سال کے عہدیدار یہ کیڈٹس تھے۔ ۱۶۴۳ اسی او محمد اختر، ۱۳۳۴ اسی او محمد امتیاز، ۱۶۶۸ کیڈٹ ایڈجوٹنٹ گل بادشاہ، ۱۵۲۴ اسی او منظور حسین، ۱۶۹۰ کیڈٹ سارجنٹ محمد ریاض، ۱۵۷۰ اسی کیو ایم ایس فیروز خان، ۱۴۴۰ کمپنی سارجنٹ میجر محمد رفیق، ۱۳۹۹ کیڈٹ سارجنٹ محمد مسعود۔

۵۳-۱۹۵۲ء

ہاؤس آفیسر کیپٹن کے اے کے لودھی، ہاؤس ماسٹر مسٹر اقبال احمد، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر ریحان احمد بلگرامی، کمپنی کمانڈر ۱۶۹۷ اسی او عنایت اللہ دسمبر ۱۹۵۲ء میں کیپٹن اسماعیل کا تبادلہ ہوا، لیکن باغبانی اور فزیکل کلچر میں ہاؤس کی دلچسپی اور کارکردگی برقرار رہی۔ ہاؤس میں اخبار بینی اور کتب بینی کی روایت جاری رہی۔ اور مسٹر اقبال کی زیر نگرانی ہاؤس کی ڈیبیٹنگ سوسائٹی نے آئی ایس ایس بی کے لئے تیاری کا کام جاری رکھا۔

۵۴-۱۹۵۳ء

کیپٹن وقار ایم نقوی ہاؤس آفیسر، ہاؤس ماسٹر اقبال احمد، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر مسٹر ریحان احمد بلگرامی

۵۵-۱۹۵۴ء

کیپٹن وی ایم نقوی، ہاؤس آفیسر ہاؤس ماسٹر مسٹر اقبال احمد، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر مسٹر حامد علی قاضی

۵۶-۱۹۵۵ء

ہاؤس آفیسر کیپٹن اے اے مختار، ہاؤس ماسٹر مسٹر اقبال احمد، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر مسٹر عبدالمجیب چوہدری

ہاؤس کے کالج نمبر ۱۹۳۳ میاں خان نے آرمی سپیشل کے امتحان میں کالج میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔ اسپورٹس میں ہاؤس نے اتھلیٹک چیمپئن شپ جیتی۔ محمد افضل کو جونیئرز میں سال کا بہترین اتھلیٹ قرار دیا گیا۔ دوسرے اتھلیٹکس جنہوں نے پہلی پوزیشن حاصل کی یہ تھے۔

محمد اکرم، ملک محمد، فیروز خان، محمد اشرف، جلال الدین، محمد افضل اور محمد تاج

محمد افضل اور محمد تاج کو سینئرز میں بہترین باکسر قرار دیئے جانے کا اعزاز ملا۔ ہاؤس کے ڈرامیٹک کلب نے دو ڈرامے اردو میں شیطان کے چیلے، اور انگریزی میں ''ہمایوں کی بیماری'' اسٹیج کئے۔ ہاؤس نے روہتاس، منگلا، ہیڈ ورکس اور گجرات پاٹری ورکس کی مطالعاتی سیر کی۔

۱۹۵۶ـ۵۷ء

ہاؤس آفیسر کیپٹن این ڈی احمد، ہاؤس سٹاف، عین الدین علوی، مسٹر فضل حق حیدری، ہاؤس پریفیکٹ شفقت علیم۔

اپریل ۱۹۵۶ء میں برڈوڈ ہاؤس کو بھی اسکین ہاؤس کی طرح پانچویں سے آٹھویں تک کے طلبا کے لئے مختص کر دیا گیا اور ہاؤس کی نئی ضرورتوں کے پیش نظر نیا ہاؤس سٹاف مقرر کیا گیا یہ سال ہاؤس کی زندگی کا سنہرا سال تھا۔ ہاؤس میں جو تعلیمی و تربیتی اقدامات کئے گئے اور جو تربیتی سرگرمیاں ہوئیں ان کا مختصر جائزہ یہ ہے۔

(۱) ہاؤس کا سانگ (Birdies don't tell a lie) ہی ہاؤس کا ماٹو ٹھہرا۔

(۲) آنر سسٹم کے تحت لاکرز کے تالے اتار دیئے گئے اور ماہانہ امتحان بھی آنر سسٹم کے تحت دیا گیا۔

(۳) صفائی اور سلیقہ کے ہفتہ وار انٹر ڈارم ایفی شنسی (Efficiency) کپ اور ماہانہ اور ٹرمینل امتحانات میں بہتر کارکردگی کے لئے انٹر ڈارم اکیڈیمک بینر شروع کیا گیا۔

(۴) ہاؤس کی ہم نصابی سرگرمیوں کی تنظیم کے لئے ایک کلب ''ہلال'' بنایا گیا ۲۲۴۴ اسحاق اس کا سیکرٹری اور ۲۳۴۹ سلطان مسعود کو اسسٹنٹ سیکرٹری منتخب کیا گیا۔ ''ہلال'' کے زیر اہتمام یہ مقابلے ہوئے۔

(۱) کہانی لکھنے کا مقابلہ (۲) چار مباحثے، تین مذاکرے اردو میں ایک مباحثہ انگریزی میں (۳) چار ایک ایکٹ کے کھیل اردو میں (۴) بہترین لطیفہ کا مقابلہ (۵) دو کھیل انگریزی میں (Tit for Tat and Cheating never pays) ڈرائینگ اینڈ پینٹنگ کا مقابلہ، اس کے علاوہ ہفتہ کی شام کی محفلیں بھی ''ہلال'' ہی نے منظم کیں۔ رسم عطائیگی منصب (Investiture Ceremony) ۱۸ نومبر ۱۹۵۶ء کو ادا کی گئی۔ ہاؤس دو سینئر کیڈٹس کی سربراہی میں شروع ہوا تھا۔ اس تاریخ کو جونیئرز نے قیادت کی ذمہ داریاں سنبھالیں۔ اس کے بعد ''ایٹ ہوم'' ہوا اور سینئرز کو بڑے اعزاز سے رخصت کیا گیا۔ سال میں دو بڑے ڈرامیٹک شو بھی ہوئے۔ ۳۰ اکتوبر ۱۹۵۶ء کی شب اے۔ جی میجر جنرل امراؤ خان مہمان خصوصی تھے۔ انہوں نے ان ڈور کھیلوں کے انعامات تقسیم کئے۔ ۳ فروری ۱۹۸۷ء کے سالانہ ڈرامیٹک فنکشن کو ڈائریکٹر آرمی ایجوکیشن کرنل ایس ایم اے جعفری نے اپنی موجودگی سے نوازا۔ اس موقع پر ڈنر کے علاوہ فینسی ڈریس اور تمبولا کا اہتمام کیا گیا تھا۔ ہاؤس نے نوزائیدہ انٹر ہاؤس ان ڈور کھیلوں کے لئے کالج کو ایک شیلڈ بھی پیش کی۔ ڈرائینگ اور پینٹنگ ہاؤس کی مقبول ترین ہابی رہی۔ ڈرائینگ اور پینٹنگ کی نمائش کا اہتمام ادائیگی منصب کی رسم کے موقع پر کیا گیا تھا۔ فوٹو گرافک کلب نے ہاؤس کی تمام سرگرمیوں کا البم بنایا۔ کچھ تصویریں کامن روم میں لگائی گئیں۔ ہاؤس کے وال پیپر کا نام ''نونہال'' تھا۔

۱۹۵۷ـ۵۸ء

ہاؤس ماسٹر مسٹر عین الدین علوی، ہاؤس آفیسر کیپٹن محمد قسیم صدیقی، اور مسٹر فضل حق حیدری، ہاؤس پریفیکٹ ۲۲۴۴ محمد اسحاق۔

ہاؤس میوزیم قائم کیا گیا۔ انڈور گیمز میں ٹیبل ٹینس اور باکسنگ کا اضافہ کیا گیا۔ نیا کوئز بورڈ بھی بنا۔ اس سال ڈرائنگ کے بجائے ڈرامہ کا زور رہا۔ ہاؤس کے سالانہ ڈرامیٹک شو پر تین کھیل پیش کئے گئے۔ ''دوستی'' اور ''مطب میں وکالت'' اردو میں اور Philemon and Bancis انگریزی میں۔ اس کے علاوہ ونٹر بریک سے پہلے ورائٹی پروگرام میں دو تمثیلچے Fish Queen انگریزی میں اور ''خوجی کے کارنامے'' اردو میں سٹیج کئے گئے۔ مزید برآں ہلال نے ایک مقابلہ کہانی سنانے کا، ایک مقابلہ کہانی لکھنے کا، دو مذاکرے اردو میں اور بیت بازی کا ایک انٹر بلاک مقابلہ کرایا۔ ہفتہ کی شام کے تمام ورائٹی شو اپنی جگہ جاری رہے۔ ہاؤس نے اپنا میوزک کلب ''صدا کار'' کے نام سے جاری کیا۔ لڑکوں کو بانسری اور ماؤتھ آرگن کلب نے مہیا کئے۔

اسپورٹس کے میدان میں ہاؤس نے انٹر ہاؤس کرکٹ، فٹ بال، باسکٹ بال، پی ای اور کراس کنٹری مقابلے جیتے۔ ہاؤس کے محمد معروف نے کراس کنٹری میں پہلی پوزیشن حاصل کی اور بہترین اتھلیٹ قرار دیئے جانے کا اعزاز بھی پایا۔ ہاؤس نے انڈور گیمز ٹرافی جیتی۔ صفائی اور سلیقہ کا ہاؤس کپ اور اکیڈیمک بینر نمبر ون

ڈارم نے حاصل کیا۔ ہاؤس جگو ہیڈ، روہتاس قلعہ مطالعہ کے لئے اور پبی پہاڑیوں میں ہائیک کے لئے گیا۔ ہاؤس کی تعداد ۹۲ ہی رہی۔ اس ہاؤس کا ماٹو Birdies Never tell a lie اور رنگ ہلکا نیلا تھا۔

۱۹۵۸۔۵۹ء

ہاؤس ماسٹر مسٹر عین الدین علوی، ہاؤس پریفیکٹ اصغر علی خان

دسمبر ۱۹۵۸ء میں برڈوڈ ہاؤس کی تاریخ میں اہم موڑ آیا کہ پورا ہاؤس ایک نئے ہاؤس میں، جسے بعد میں اورنگ زیب ہاؤس کا نام ملا، وہائٹ ہاؤس کے عارضی نام سے منتقل ہوگیا۔ لیکن جونیئر ہی رہا اور تربیت کی اسپرٹ بھی وہی رہی جو پرانے ہاؤس میں تھی۔ البتہ ہاؤس ماسٹر ضرور بدلے۔ مسٹر عین الدین علوی نئے ہاؤس ماسٹر مقرر ہوئے۔ آنر سسٹم بھی جاری رہا۔ لاکرز اور بکس اب بھی بغیر تالے کے رہے۔ ہم نصابی سرگرمیوں کے ادارے ہلال کے سیکرٹری منیر اختر (سینئر) منتخب ہوئے۔ ۷ جون ۱۹۵۸ء کے ہاؤس کے سالانہ ڈرامیٹک شو میں ''ہلال'' کے زیر اہتمام انگریزی کا کھیل Magic Lollipops تھا اور اردو کے مزاحیہ کھیل کا نام ''لینے کے دینے'' تھا۔ ان ڈراموں میں جن لڑکوں نے اداکاری کے جوہر دکھائے وہ یہ تھے۔

ظفر، احسان قادر، اقبال فرید، واحد، اعجاز رفیع، شمیم احمد جاوید، منیر اور اشتیاق

ہلال نے رسول ہیڈ ورکس کے پانچ روزہ کیمپ کے ورائٹی پروگراموں میں ونٹر بریک سے پہلے کے فنکشن اور بعد از تفریحی پروگرام میں مزاحیہ خاکوں اور موسیقی کے آئیٹموں کا انتظام کیا۔ ہفتہ کی شام کی بیت بازیاں، میجک شو، مزاحیہ خاکے، مذاکرے، کورس علیحدہ جاری رہے، ہاؤس میں ٹکٹ جمع کرنے کی ایک نئی ہابی کا اضافہ ہوا۔ انٹر ہاؤس اور اردو مباحثہ میں محمد اسحاق نے پہلی پوزیشن لی۔ انگریزی میں تاج محمد اور عامر ضیاء بھی خوب بولے۔ انگریزی اردو مقابلہ خطابت میں اقبال فرید اور سلطان مسعود بالترتیب اوّل رہے۔ کالج کے انگریزی ڈرامے میں خالد کیانی، تاج محمد، اقبال فرید، عامر ضیاء بھی خوب بولے۔ انگریزی اردو مقابلہ خطابت میں اقبال فرید اور سلطان مسعود بالترتیب اوّل رہے۔ کالج کے انگریزی ڈرامے میں خالد کیانی، تاج محمد، اقبال فرید، عامر ضیاء، امیر اقبال، اعجاز حسین، سلطان مسعود، عبدالرزاق نے اور اردو ڈرامہ میں واحد، اصغر، وزیر، زمان اور حفیظ نے حصہ لیا۔ اصغر اور ظفر نے عید میلادؐ کے فنکشن پر تقریریں بھی کیں۔ اسپورٹس کے میدان میں برڈیز نے ہاکی، سافٹ بال، سوئمنگ، پی ٹی، اسالٹ کورس اور کراس کنٹری میں کامیابیاں حاصل کیں۔ اتھلیٹکس میں محمد ناظم کو جونیئرز کا بہترین اتھلیٹ قرار دیا گیا۔ منیر حسین، ریاض، واحد، منیر اور شفیق اللہ کی کارکردگی بھی قابل تعریف تھی۔ اکیڈیمکس میں ہاؤس اکیڈیمک بینر پرانے ہاؤس کی ڈرام ون اور نئی ڈرام سی نے جیتا۔ جن لڑکوں نے اپنی اپنی کلاسوں میں امتیازات حاصل کئے وہ یہ تھے۔

پرویز افضل، ظہور احمد سلیم اکبر، تاج محمد، عبدالحفیظ، اقبال فرید، عامر ضیاء، منیر حسین، اخلاق احمد اور محمد قیوم بیرون در (آؤٹ ورڈ باؤنڈ) سرگرمیوں کبنگ، کیمپنگ، اسکاؤٹنگ، ہائیکنگ میں بھی ہاؤس کی بھرپور نمائندگی رہی۔ کبنگ کے کیمپ میں اقبال فرید، ریاض، خالد کیانی، اقبال احمد، خالد عمر، ظہور احمد، قدرت شاہ، محمد قیوم، محمد مشتاق، اعجاز رفیع اور اقبال نے شرکت کی۔ اسکاؤٹنگ کے سالانہ کیمپ کے لئے عبدالرزاق، عبدالواحد، پرویز افضل، منیر اختر گئے۔ وادی کاغان کی ہائیک میں برڈوڈ ہاؤس کے منیر احمد اور ملک محمد سالم نے حصہ لیا۔

ہاؤس گورنمنٹ

بحیثیت ہاؤس پریفیکٹ محمد اسحاق کی جگہ اصغر علی نے لی۔ عبدالرزاق اور عبدالوحد بالترتیب بلاک ون اور ٹو کے اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ تھے۔ ڈارم پریفیکٹس یہ تھے۔ اے تاج محمد، بی پرویز انور، سی گل زمان ڈی سلطان مسعود، ای محمد خالق، ایف محمد زمان، جی مجید، ایچ عبدالغفور، ہاؤس سیکرٹری محمد یاسین، سوشل سیکرٹری منیر اختر، ایڈیٹر ''نونہال'' پرویز افضل، اسپورٹس سیکرٹری افتخار احمد، میس سیکرٹری سیف الرزاق۔

۱۹۵۹۔۶۰ء

ہاؤس ماسٹر ایف ایچ حیدری، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر، سیکنڈ لیفٹیننٹ عبدالرشید اور مسٹر عبدالریشد

اس سال ہاؤس کو مشہور مغلیہ بادشاہ سلطان محی الدین اورنگ زیب عالمگیر کے نام پر اورنگ زیب ہاؤس سے موسوم کیا گیا۔ ہاؤس بدستور جونیئر ہاؤس رہا۔ دوسرا اہم واقعہ یہ تھا کہ مسٹر حیدری نے ہاؤس سانگ لکھا۔ ہاؤس کلر وہی پرانا نیلا تھا اور تعداد طلباء ۷۳ تھی۔

ہاؤس کی لٹریری سوسائٹی ''ہلال'' نے تقریروں اور ادبی مجلسوں کی تنظیم جاری رکھی۔ ایک اردو مذاکرہ میں ہاؤس کے ۳۷ لڑکوں میں سے ۲۸ نے حصہ لیا۔
ہاؤس کا ہفتہ وار پیپر ''نونہال'' محمد شیراز کی ادارت میں کامیابی سے جاری رہا۔ عزیز الحق نے بہ حیثیت ریڈنگ روم سیکرٹری کام کیا اور عامر ضیاء نے اس کی معاونت کی۔
انٹر ہاؤس مباحثوں اور خطابت کے مقابلوں میں تاج محمد نے انگریزی میں اور اقبال فرید نے اردو میں ٹاپ پوزیشن حاصل کی۔ عامر ضیاء، محمد مشتاق، افتخار احمد نے انگریزی اور سرفراز اور خالد مسعود نے اردو میں امتیازی کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ کالج کے سالانہ مقابلہ خطابت میں اقبال فرید نے انگریزی میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔ اردو میں تاج محمد اور اعجاز حسین نے دوسری اور تیسری پوزیشن۔ کالج کے سالانہ ڈراموں میں محمد مشتاق، اقبال فرید، تاج محمد اور اعجاز حسین نے ہاؤس کی نمائندگی کی۔
گیمز اور اسپورٹس کے میدان میں ہاؤس نے انٹر ہاؤس اتھلیٹکس، باکسنگ اور پی ٹی کے مقابلے جیتے۔ اتھلیٹکس میں ریاض، عبدالرزاق، شفیق اللہ، مقصود احمد، ادریس، عارف، اصغر، سعد گوہر، اکرم، قدرت شاہ اور مشتاق کی کارکردگی امتیازی رہی۔ افتخار احمد کو سال کا بہترین اتھلیٹ (جونیئر) قرار دیا گیا۔ سیکنڈ کوارٹرلی امتحان میں ہاؤس ٹاپ پر رہا اور شاہد عزیز عبدالحفیظ اور سجاد احمد نے بالترتیب آٹھویں نویں، دسویں میں ٹاپ کیا۔
ہاؤس میں نئی ہابی مکینو بہت مقبول رہی۔ ہاؤس کے عہدیدار یہ تھے:
ہاؤس پریفیکٹ اصغر علی خان، بلاک پریفیکٹس عبدالرزاق، محمد یاسین، ہاؤس سیکرٹری ظہور جمال، سوشل سیکرٹری عزیز الحق، ڈارم پریفیکٹس تاج محمد، پرویز انور، گل زمان، قدرت شاہ، محمد اقبال، شفیق اللہ، وزیر احمد، حفیظ احمد، ایڈیٹر ''نونہال'' محمد شیراز، گیمز سیکرٹری افتخار احمد، میس سیکرٹری منیر حسین

۱۹۶۰ـ۶۱ء

ہاؤس ماسٹر مسٹر ایف ایچ حیدری، لیفٹیننٹ عبدالرشید، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر مسٹر عبدالرشید، ہاؤس ٹیوٹر مسٹر توقیر افضل
ہاؤس نے کامیاب شیلڈ اور کالج بینر جیتنے کا اعزاز حاصل کیا۔ علاوہ ازیں اردو انگریزی کی ڈیبیٹنگ شیلڈ اور ان ڈور گیمز شیلڈ بھی حاصل کی۔ سال کے انفرادی اعزازات یہ تھے۔
بیسٹ اتھلیٹ محمد ریاض، بیسٹ باکسر شفیق اللہ، بہترین مقرر (انگریزی) تاج محمد، بہترین مقرر (اردو)، جاوید اختر، پہلا انعام ڈرامہ لاہور بورڈ، محمد ریاض، بہترین ایلوکیشن خالد محمود کیانی، بورڈ کے امتحانات، ڈرامہ، اقبال فرید، محمد مشتاق، محمد تاج، اعجاز حسین، مغربی موسیقی خالد محمود کیانی، اردو خطابت سرفراز انور، آٹھویں کلاس میں اوّل، شاہد عزیز، نہم کلاس میں اوّل محبوب الظفر میٹرک کے سارے لڑکے فرسٹ ڈویژن میں پاس ہوئے۔ ہاؤس نے کالج بینر جیتا اس لئے فینسی ڈنر اور ورائٹی شو کا اہتمام کیا۔ ہاؤس پیپر ''عالمگیر'' نکلتا رہا۔ ایڈیٹر محمد شیراز تھے۔ لیفٹیننٹ رشید نے ریڈنگ روم کو آرٹ گیلری بنا دیا۔ ڈراموں میں حصہ دار یہ تھے۔
اقبال فرید، ریاض، خالد کیانی، اعجاز رفیع، مشتاق فرید، خالد مسعود، تاج محمد، جاوید اختر، ریاض ملک اور اشتیاق۔
سکاؤٹنگ میں بھی ہاؤس کی کارکردگی امتیازی رہی۔ ۲۶ کیڈٹس سکاؤٹ کیمپ میں گئے۔ نیشنل جمبوری میں ۱۰ کیڈٹس شامل ہوئے۔ عہدے دار یہ تھے۔
ہاؤس پریفیکٹ عبدالحفیظ، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ گل زمان، اسپورٹس سیکرٹری محمد ریاض، ہاؤس سیکرٹری، میس سیکرٹری اور ایڈیٹر ''عالمگیریز'' محمد شیراز، سیکرٹری ڈرامیٹک سوسائٹی اقبال فرید، سیکرٹری ہابیز خالد مسعود۔

۱۹۶۱ـ۶۲ء

ہاؤس ماسٹر ایف ایچ حیدری، معاونین مسٹر عبدالرشید، لیفٹیننٹ نثار حسین، ہاؤس پریفیکٹ محمد ریاض۔ ہاؤس نے اکیڈیمک شیلڈ، کامیاب شیلڈ، انڈور گیمز شیلڈ اور کالج بینر جیتا۔ مزید اعزازات یہ تھے۔
بہترین تیراک ریاض نور، بہترین اتھلیٹ اخلاق احمد، پہلا انعام امتحان نہم محبوب الظفر، پہلا انعام کالج ڈرامہ محمد ریاض پہلا انعام موسیقی خالد کیانی، پہلا انعام ڈرامہ لاہور بورڈ محمد ریاض، پاکستان جونیئر لیگ محمود ریاض۔
آرٹ ڈرامہ کی سوسائٹیاں، ہاؤس یونین، فوٹوگرافی، باغبانی، ایرو ماڈلنگ، سٹیمپ کلیکٹنگ، ہابی کے شعبے کام کرتے رہے پیپر ''عالمگیرین'' نکلتا رہا۔ عہدے دار یہ تھے:
ہاؤس پریفیکٹ، محمد ریاض، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ اخلاق احمد، بلاک پریفیکٹ شفیق اللہ، سوشل سیکرٹری خالد مسعود، ہاؤس سیکرٹری اقبال فرید، میس

سیکرٹری محمد شیراز، اسپورٹس سیکرٹری سعید گوہر ہاؤس یونین سیکرٹری خالد کیانی، ہاؤس ڈرامیٹک کلب اعجاز رفیع ایڈیٹر ''عالمگیرین'' محمد شیراز۔ اس سال آرٹ کلب لیفٹیننٹ رشید کے تبادلے کی وجہ سے ان کی خدمات سے محروم ہو گیا۔

۱۹۶۲-۶۳ء

ہاؤس ماسٹر مسٹر ایف ایچ حیدری، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر لیفٹیننٹ آغا نسیم احمد، مسٹر شفیق احمد، منسلک آفیسرز کیپٹن عبدالرحمٰن، لیفٹیننٹ اکبر علی شاہ، ہاؤس پریفیکٹ ایم وجاہت اللہ۔ ہاؤس کا میٹرک رزلٹ اس بار بھی سو فیصد رہا۔ نوے فیصد نے فرسٹ ڈویژن لی۔ اس میں پچاس فیصد سے زیادہ نے ۷۰۰ سے زیادہ نمبر لئے۔ ایک اورنگ زیبیئن مسعود الحسن نوری نے ۷۷۵ نمبر لے کر بورڈ میں تیسری اور تمام پبلک اسکولوں میں پہلی پوزیشن لی دو زیبیئن ذوالفقار ارشد اور قاضی طارق بالترتیب بیسٹ سینئر اسکاؤٹ اور جونیئر اسکاؤٹ قرار دیئے گئے۔ ایک اور زیبیئن اسکاؤٹ شہاب ناصر کو یونان کی ورلڈ اسکاؤٹ جمبوری میں منتخب کیا گیا۔ گیمز اور اسپورٹس میں کرکٹ، باسکٹ بال اور سوئمنگ کی ٹرافیاں ہاؤس نے جیتیں۔ ریاض نور کو بیسٹ سوئمر قرار دیا گیا۔

بورڈ کے انٹر سکول ڈرامیٹک مقابلہ میں دو زیبیئن ریاض نور اور خالد کیانی نے پہلا اور تیسرا انعام حاصل کیا۔ کالج کے انگریزی ڈرامہ میں اعجاز رفیع نے پہلا اور ریاض نور اور خالد کیانی نے دوسرا انعام حاصل کیا۔ اور مغربی موسیقی کا پہلا انعام اعجاز رفیع نے اور دوسرا خالد کیانی نے حاصل کیا۔

ہم نصابی سرگرمیاں، ڈرامہ، ڈیبیٹ، لیکچر، بریز ٹرسٹ، موسیقی، فوٹو گرافی، انڈور گیمز اور ہاؤس میگزین ''دی عالمگیرین'' جاری رہیں۔ ہاؤس کی آرٹ گیلری میں مزید اضافہ ہوا۔ برآمدوں کے نئے شوکیس میں ہاؤس کی مختلف النوع سرگرمیوں کے فوٹو گراف لگائے گئے اور ڈارمیٹریوں کی کھڑکیوں میں پردے آویزاں کئے گئے۔ اور دیواروں کو خوبصورت کلاسیکی تصویروں سے آراستہ کیا گیا۔ گارڈننگ کے ذریعے ہاؤس لان کو گل وگلزار بنایا گیا۔

۱۹۶۲-۶۳ء

اس سال کے لئے اورنگ زیب ہاؤس کا رول آف آنر یہ تھا۔

ہاؤس پریفیکٹ ایم وجاہت اللہ، بلاک پریفیکٹ اور اسپورٹس سیکرٹری مسعود پرویز، بلاک پریفیکٹ اور میس سیکرٹری حامد محمد علی، بہترین مقرر مسعود الحسن نوری، بہترین اسکاؤٹ ایم زید ارشد، ایڈیٹر عالمگیریز جاوید اختر، سیکرٹری ڈرامیٹک کلب ریاض نور، ہاؤس سیکرٹری شوکت نذیر، سیکشن پریفیکٹس ریاض نور قاضی طارق محمود، شیخ ابراہیم آصف حیات۔

۱۹۶۳-۶۴ء

ہاؤس ماسٹر مسٹر ایف ایچ حیدری، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر آغا نسیم احمد، لیفٹیننٹ اکبر علی شاہ، منسلک آفیسرز کیپٹن محمد اسلم، مسٹر شفیق احمد، مسٹر مسعود رضوی، ہاؤس پریفیکٹ ریاض نور۔ میٹرک کے امتحان میں ہاؤس کے شاہد سعید نے کالج میں پہلی اور محمد شاہد نے دوسری پوزیشن حاصل کی۔ شہاب ناصر کی کارکردگی یونان کی ورلڈ جمبوری میں قابل قدر رہی۔

اسپورٹس میں ہاؤس نے صرف ہاکی، فٹ بال اور شوٹنگ کے مقابلے جیتے۔ ہاؤس کے ڈرامیٹک کلب نے آخری سیشن میں چھ ڈرامے اسٹیج کئے۔ ان کی ایک خصوصیت یہ بھی تھی کہ ان کو لکھا اور پروڈیوس بھی کیڈٹس ہی نے کیا تھا۔ اس شعبہ میں غلام نبی، قیصر نقوی، طارق جاوید، فرید ناصر، واجد نواز، غضنفر اعظم کی کاوشیں پردہ کے سامنے اور پردہ کے پیچھے قابل تعریف رہیں۔ ہاؤس کے عہدے یہ تھے :

ہاؤس پریفیکٹ ریاض نور بلاک پریفیکٹس آصف حیات، قاضی طارق محمود، مظہر پرویز، سیکشن پریفیکٹس عارف نواز، شہاب ناصر، ارشاد حسین، غلام نبی، سلطان محمود اشرف شیخ حسین، رب نواز ہاؤس سیکرٹری شفقت حیات۔

۱۹۶۴-۶۵ء

ہاؤس ماسٹر کیپٹن عنایت علی، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر مسٹر عین الدین علوی، منسلک آفیسر مسٹر مظہر علی خان، لیفٹیننٹ فاروقی اور مسٹر عباسی ہاؤس کے عہدے یہ ہیں۔

ہاؤس پریفیکٹ سعادت علی، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ عارف نواز، میس سیکرٹری پرویز اختر، اسپورٹس سیکرٹری غلام نبی شاہ، سیکشن پریفیکٹس آغا سہیل، اختر

جنجوعہ طارق جاوید، افتخار احمد شاہ، شاہد سلیم اور طارق عمر

۶۶-۱۹۶۵ء

ہاؤس ماسٹر کیپٹن عبدالستار، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر کیپٹن آئی آر صدیقی، منسلک آفیسر مسٹر عین الدین علوی، لیفٹیننٹ ظہور احمد، مسٹر مظہر علی خان، مسٹر لطیف عباسی۔ ہاؤس نے اس سال اسپورٹس کی کامیاب شیلڈ جیتی۔

بیسٹ سوئمر وقار بشیر، بیسٹ کراس کنٹری رنر ارشد محمود، بیسٹ ڈائیور خالد حسن، بیسٹ باکسر عتیق الرحمٰن، بیسٹ شاٹ فرخ گیلانی، بیسٹ لوزر خالد حسن۔

تقریروں کے شعبہ میں ہاؤس نے اردو برجستہ تقریری مقابلہ کی ٹرافی حاصل کی اقبال اکبر خان اور طارق ترین دونوں نے پہلی پوزیشن اور واجد نواز نے دوسری پوزیشن لی۔ انگلش ڈیبیٹ میں واجد نے اوّل اور داؤد مظہر نے دوسری پوزیشن حاصل کی۔ انگریزی کے برجستہ تقریری مقابلہ میں داؤد مظہر اوّل رہے اور واجد نواز نے دوسری پوزیشن لی۔ ہر ہفتہ ڈرامیٹک کلب لڑکوں کا اپنا لکھا ہوا کھیل پیش کرتا رہا۔ ہاؤس کے عہدے ہاؤس پریفیکٹ اقبال اکبر، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ اور گیمز سیکرٹری عتیق الرحمٰن، بلاک پریفیکٹس داؤد مظہر اور زبیر احمد، میس سیکرٹری غضنفر علی، سوشل سیکریٹری واجد نواز، ہاؤس سیکرٹری جاوید اسد، سیکشن پریفیکٹس مجید عصمت، اشفاق احمد، طلعت مسعود کیانی، وقار بشیر، فرخ گیلانی، عبید ضیاء، سیف الاسلام، ارشد محمود، انچارج کامن روم جہانزیب خان آفریدی، انچارج ریڈنگ روم جاوید اسلم طاہر۔

۶۷-۱۹۶۶ء

ہاؤس ماسٹر کیپٹن آئی آر صدیقی، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر مسٹر محمد ایوب خان (مقیم) مسٹر عین الدین علوی، مسٹر مظہر علی خان، لیفٹیننٹ ممتاز علی، ہاؤس پریفیکٹ زبیر احمد۔

اس سال بھی ہاؤس کا رزلٹ سو فیصد رہا ایک کے سوا جو سیکنڈ ڈویژن میں آیا باقی نے فرسٹ ڈویژن لی۔ امتیاز احمد اور محمد افضل ملک کالج میں بالترتیب فرسٹ اور سیکنڈ آئے۔ آٹھویں کے سالانہ امتحان میں اشفاق نے فرسٹ اور ریاض احمد نے سیکنڈ پوزیشن لی انٹر ہاؤس تقریری مقابلوں میں ہاؤس نے چار میں سے تین ٹرافیاں اردو تیار اور برجستہ انگریزی، برجستہ اردو حاصل کیں۔ انفرادی اعزازات یہ تھے۔

انگریزی مباحثہ زبیر احمد دوم، اردو مباحثہ جاوید ضیاء اوّل، طلعت مسعود دوم، فرخ سعید دوم، انگریزی مباحثہ برجستہ زبیر احمد اوّل انگریزی مباحثہ برجستہ جاوید ضیاء اوّل، طارق ترین دوم۔

اسپورٹس میں اس سال ہاؤس نے صرف باکسنگ ٹرافی جیتی۔ شعیب یاسین کو بہترین باکسر (جونیئرز) قرار دیا گیا۔ ہاؤس کے دو اتھلیٹس شکیل خالد اور جاوید اقبال نے چار فٹ گیارہ انچ کلیئر کر کے کالج میں جونیئرز کا نیا ریکارڈ قائم کیا۔ اگرچہ جاوید اقبال نے یہ بلندی دوسری کوشش میں عبور کی۔ ارشد امیر کو نشانہ بازی میں کالج کا بیسٹ شاٹ قرار دیا گیا۔

ہاؤس میں ڈرامہ، فوٹوگرافی، مصوری کی اختیاری سرگرمیاں جاری رہیں۔ زبیر، جاوید ضیاء، پرویز اختر، ساجد بھٹی نے کالج کے اسٹیج پر ہاؤس کی نمائندگی کی۔ زاہد اور جاوید اقبال نے ہاؤس کا کارڈ بورڈ کا ماڈل بنایا جو ہاؤس کے کامن روم کی زینت بنا۔ ممتاز اور قمر نے ''کہکشاں'' کی کامیابی سے ادارت کی۔ تین زبیئن زبیر مجید، طارق اور طارق امین نے چوتھی پاکستان نیشنل کراچی میں کالج کی نمائندگی کی۔ ہاؤس کے لڑکے سائیکلیں لیکر اور ہائیکنگ کیلئے رسول ہیڈ ورکس تک (سائیکلوں پر) اور ۳۰ پہاڑ تک (پیدل) گئے۔ علاوہ ازیں پورا ہاؤس منگلا، لاہور ار چھانگا مانگا تعلیمی سیاحت پر گیا۔ ہاؤس نے ہاؤس ڈے بڑے اہتمام سے منایا۔ ورائٹی شو میں ہاؤس کے ہیرو اورنگ زیب عالمگیر پر ایک خصوصی فیچر تھا۔ اس سال ہاؤس میں ہفتہ کا خیال (Thought of the week) کا سلسلہ بھی شروع کیا گیا۔ ہاؤس بیڈ تیار کروائے گئے۔ کمال شوکت کے زیر نگرانی اورنگ زیب بینک بھی کھولا گیا۔ ہاؤس نئے خیالات اور نئے تجربات کی لیبارٹری بنا رہا۔ ہاؤس کے عہدیداروں کو ہاؤس کونسل کا نام دیا گیا۔

سوشل سیکرٹری طلعت کیانی، اسپورٹس سیکریٹری جہاں زیب آفریدی، میس سیکرٹری خالد محمود، سیکشن پریفیکٹس محمد افضل ملک، امتیاز احمد، اشفاق کیانی افتخار احمد، شکیل کیانی، منظور حسین، شعیب یاسین، منصور احمد۔

۶۸-۱۹۶۷ء

ہاؤس ماسٹر کیپٹن آئی آر صدیقی، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر مسٹر ایوب خان (ریذیڈنٹ) مسٹر عین الدین علوی، مسٹر مظہر علی خان۔ بر سہا برس سے اورنگ زیب جونیئرز ہاؤس چلا آرہا تھا۔ اپریل ۱۹۶۸ء میں ہاؤسوں کی تشکیل کی نئی ہاؤس پالیسی کے تحت اورنگ زیب بھی شیر شاہ کو چھوڑ کر باقی تینوں ہاؤسوں کی طرح سینئر ہوگیا اور چاروں ہاؤسوں کے مقابلہ میں مباحثوں کی چاروں ٹرافیاں انگریزی برجستہ، انگریزی تیار، اردو تیار، اردو برجستہ جیت کر اورنگ زیب ہاؤس نے جناب علوی کی نظر کیمیا اثر کے فیض سے قابل فخر ریکارڈ قائم کیا۔ انفرادی اعزازات یہ تھے۔

انگریزی مباحثہ فضل محمود سوم انگریزی مباحثہ برجستہ طارق احمد دوم، اردو مباحثہ جاوید ضیا دوم، انگریزی مباحثہ برجستہ جاوید اقبال عتیق انور انگریزی مباحثہ برجستہ زبیر احمد اوّل۔

جنرل نالج کے کھلے مقابلہ میں انٹر کلاسز میں زبیر احمد نے دوسری اور زاہد حسین نے میٹرک گروپ میں پہلی پوزیشن لی۔ کالج انگلش ڈرامہ میں زبیر احمد نے پہلی اور جاوید ضیاء نے دوسری، اردو ڈرامہ میں زبیر احمد نے پہلی اور جاوید ضیاء نے دوسری، اردو ڈرامہ میں طارق اقبال نے پہلی اور عتیق انور نے دوسری پوزیشن حاصل کی۔ انٹر ہاؤس اسپورٹس چیمپئن شپ اورنگزیب ہاؤس کی ''سی'' ٹیم سب پر غالب رہی۔

مئی ۱۹۶۸ء میں یوم اورنگ زیب پر جو ڈرامہ مسٹر علوی کی نگرانی میں پیش کیا گیا اور اس کے اردو کھیل ڈاکٹر صاحب میں طارق اقبال نے غضب کی اداکاری کی۔ اس طرح انگریزی کھیل ''دی آؤٹ لاز'' (The Out Laws) میں فضل محمود نے تمثیل کاری کے جوہر دکھائے۔ ہاؤس کے عہدیدار یہ تھے۔

ہاؤس پریفیکٹ طارق اقبال، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ امتیاز حسین، بلاک پریفیکٹس امتیاز حسین، شکیل احمد، ہاؤس سیکرٹری محبوب علی صوفی، میس سیکرٹری اشفاق کیانی، گیمز سیکرٹری خالد چوہدری، سوشل سیکرٹری جاوید اقبال، سیکشن پریفیکٹس ایس ایم اے کاظمی، ندیم احمد، خالد نواز، جاوید مجتبیٰ، فضل محمود، طاہر اقبال، جاوید امتیاز، جاوید حسین۔

اورنگ زیب ڈے

مئی ۱۹۶۷ء میں ہاؤس نے یوم اورنگ زیب منایا، جس میں اورنگ زیب عالمگیر کی زندگی کے بارے میں ایک مکالمہ اور مختلف ڈرامے جو علوی صاحب نے خاص اسی موقع کے لئے لکھے تھے پیش کئے گئے۔

۶۹-۱۹۶۸ء

ہاؤس ماسٹر کیپٹن شیر افضل، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر مسٹر محمد ایوب خان ریذیڈنٹ، مسٹر عین الدین علوی، سیکنڈ لیفٹیننٹ سلیم اقبال، سیکنڈ لیفٹیننٹ بشیر احمد مرزا۔

اس سال ہاؤس سینئر ہاؤسوں کی صف میں شامل ہوگیا۔ لیکن مقرروں کا ہاؤس "The House of Orators" ہونے کی شہرت قائم رکھی۔ اردو اور انگریزی کے چاروں انٹر ہاؤس تقریری مقابلے جیت کر ایک ریکارڈ قائم کیا۔ اسپورٹس میں ہاؤس کی ''سی'' ٹیم فرسٹ آئی۔ ہاؤس کے پندرہ لڑکوں نے اسکاؤٹس کے گھوڑا گلی ٹریننگ کیمپ میں شرکت کی۔ پندرہ لڑکوں نے مری، ایبٹ آباد چیلنج ہائیک میں حصہ لیا۔ اور سندات حاصل کیں۔ ہاؤس نے اس سال بھی بڑے اہتمام سے مسٹر علوی کی نگرانی میں ہاؤس ڈے منایا۔ اردو ڈرامہ ڈاکٹر صاحب اور انگریزی ڈرامہ ''دی آؤٹ لاز'' پیش کیا۔

انفرادی امتیازات

پرویز اختر انگریزی مباحثہ دوم، فضل محمود انگریزی مباحثہ جاوید ضیاء اردو مباحثہ دوم، ایس ایم کاظمی کمانڈانٹ کا خصوصی انعام، زبیر احمد انگریزی برجستہ اوّل، طارق اقبال انگریزی مباحثہ اوّل، جاوید اقبال انگریزی برجستہ عتیق انور اردو برجستہ اوّل، زبیر احمد جنرل نالج سینئرز دوم، زاہد حسین جنرل نالج جونیئرز اوّل، زبیر احمد انگلش ڈرامہ اوّل، طارق اقبال اردو ڈرامہ اوّل، جاوید ضیاء انگلش ڈرامہ دوم عتیق انور اردو ڈرامہ دوم جاوید اقبال کوہ پیمائی کلر، اشفاق پرویز کیانی کوہ پیمائی کلر، طارق ترین ٹروپ لیڈر، طاہر اعوان پٹرول لیڈر۔ ہاؤس کے عہدیدار یہ تھے:

ہاؤس پریفیکٹ طارق اقبال، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ امتیاز حسین، بلاک پریفیکٹس امتیاز حسین، شکیل خالد ہاؤس سیکرٹری محبوب علی صوفی، میس سیکرٹری اشفاق کیانی، اسپورٹس سیکرٹری خالد چوہدری، سوشل سیکرٹری جاوید اقبال، سیکشن پریفیکٹس ایس ایم اے کاظمی، ندیم احمد، خالد نواز جاوید مجتبیٰ، فضل محمود، طاہر اقبال، جاوید

امتیاز، جاوید حسین۔

۷۰-۱۹۶۹ء

ہاؤس ماسٹر میجر ایس ایم وانچو، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر کیپٹن شیر افضل، سیکنڈ لیفٹیننٹ عبدالغفور، مسٹر شفیق احمد، مسٹر محمد ایوب خان (ریذیڈنٹ)۔ ہاؤس نے انٹر ہاؤس فٹ بال، ہاکی، باسکٹ بال، شوٹنگ اور اتھلیٹکس جیت کر "اسپورٹس کامیاب شیلڈ" حاصل کی اور ڈیبیٹ کے چار انٹر ہاؤس مقابلوں میں سے تین (اردو انگریزی برجستہ اور تیار) کی ٹرافیاں حاصل کیں۔ ۷۰-۱۹۶۹ء آئی سی پی ایس ٹی میٹ میں کالج کے دستے کے ۴۸ کھلاڑیوں میں سے ۲۳ اورنگ زیب کے تھے۔ وہاں جن پانچ ایم سی کھلاڑیوں کو کلر دیئے گئے، ان میں سے زیبئین یہ تھے:

۲۹۴۷ ممتاز علی کلر شوٹنگ، ۲۹۱۲ زبیر احمد کلر باسکٹ بال، ۲۹۹۷ شکیل خالد کلر اتھلیٹکس۔

شکیل نے آئی سی پی ایس ٹی میں لانگ جمپ کا ایک نیا ریکارڈ قائم کیا۔ کالج کلرز ان زیبئین کو ملے۔

شوٹنگ ممتاز علی، جاوید حسن، باسکٹ بال، زبیر احمد، ایم خالد خان، ہاکی شکیل خالد، فٹ بال، زاہد حسین، اشتیاق الٰہی جوہری، کوہ پیائی پرویز اختر، زبیر احمد، اتھلیٹکس شکیل خالد، کرکٹ خالد نواز، شکیل خالد کو ۱۹۶۹ء کا بیسٹ اتھلیٹ قرار دیا گیا۔

دوسرے انفرادی اعزازات یہ تھے:

طلعت مسعود انٹر ہاؤس اتھلیٹکس فائنل اوّل، خالد چوہدری ایف ایس سی فائنل دوم، زبیر احمد فرسٹ ایئر آرٹس دوم، عابد حیدری کاظمی میٹرک (کالج میں) دوم، ممتاز علی اردو آرٹس اوّل، جاوید ضیاء، اردو ڈیبیٹ زبیر احمد انگریزی، برجستہ اوّل، جاوید اقبال انگریزی برجستہ زبیر احمد انگریزی خطابت اوّل، ممتاز علی اردو خطابت کوکب عزیز قرأت اوّل۔

سات زیبئین پی ایم اے کے لئے منتخب ہوئے۔

اشفاق پرویز، محمد افضل ملک، پرویز الطاف، کیانی سلیم، مراد آغا، جاوید اقبال (۲۸۱۰) طارق اقبال بٹ، طلعت مسعود کیانی۔ ہاؤس کے عہدیدار یہ تھے۔

جاوید اقبال ۱۹۲۴ ہاؤس پریفیکٹ، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ ممتاز علی، میس سیکرٹری جاوید حسن، ہاؤس سیکرٹری جاوید اختر، سوشل سیکرٹری پرویز اختر، اسپورٹس سیکرٹری غلام مرتضیٰ۔

۷۱-۱۹۷۰ء

ہاؤس ماسٹر میجر ایس ایم الیاس، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر کیپٹن شیر افضل خان، مسٹر شفیق احمد، مسٹر محمد ایوب (ریذیڈنٹ)، مسٹر ممتاز احمد، پریفیکٹ شکیل احمد خالد۔ اس سال ہاؤس صرف ایک ٹرافی جیت سکا۔ یعنی ایک اردو تقریری مباحثہ کی۔ ہاؤس انٹر ہاؤس ہاکی اور شوٹنگ میں رنر اپ رہا انفرادی اعزازات یہ تھے:

عابد حیدر ایف ایس سی فائنل ظفر اقبال یاز دہم ایف ایس سی اوّل، سرفراز حسن اوّل اور ایس ایم جمیل سوئم۔ کامن روم انچارج اعجاز خان۔

۷۲-۱۹۷۱ء

ہاؤس ماسٹر میجر سید الیاس، ہاؤس پریفیکٹ نسیم الغنی۔

امتیازات: کامیاب شیلڈ، سی این سی شیلڈ

ہاؤس اکیڈیمک میں بہتر رہا۔ محمود الحق نہم سالانہ امتحان ظفر اقبال دواز دہم سہ ماہی امتحان میں اوّل۔

ساری کلاس دہم نے بورڈ کے امتحان میں درجہ اوّل حاصل کیا۔ مقصود احمد اردو مباحثہ دوم، مقصود اکبر یاز دہم اردو برجستہ دوم، شوکت چاند نا، نہم، انگریزی مباحثہ دوم، نسیم غنی کلر ہاکی، خواجہ ندیم اعجاز خان کالج کلر فٹ بال، عبداللطیف کلر کرکٹ۔

۷۳-۱۹۷۲ء

ہاؤس ماسٹر میجر ایس ایم الیاس، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر کیپٹن ضرغام حیدر نقوی، مسٹر محمد ایوب خان (ریذیڈنٹ) مسٹر ممتاز احمد۔ ہاؤس کا ماٹو Excelsior رائج ہوا۔ ہاؤس نے اس سال کمانڈر انچیف شیلڈ اور اکیڈیمک شیلڈ جیتنے کا اعزاز حاصل کیا۔ ہاؤس کے تمام لڑکوں نے میٹرک فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا اور چار لڑکوں

مسعود خان، سرفراز حسین، ایس ایم جمیل اور محمود اختر نے بورڈ کا سکالر شپ حاصل کیا۔ نہم کے امتحان میں جاوید قمر نے دوسری پوزیشن لی۔

سپورٹس میں ہاؤس نے ہاکی، کرکٹ، سوئمنگ اور شوٹنگ کے مقابلے جیتے۔ اتھلیٹکس میں ۸۰۰ میٹر کی دوڑ محمد امین نے جیتی، طارق محمود نے ڈسکس تھرو میں اوّل پوزیشن لی۔ احمد نواز نے ہاکی، شوٹنگ اور بیڈمنٹن میں کالج کلرز لئے۔ یہی اعزازات فٹ بال میں ایس ایم جمیل نے اور سکاؤٹنگ میں خالد نذیر نے حاصل کئے۔ انٹر ہاؤس اردو برجستہ مباحثے میں فاروق پرویز اور اردو تیار میں احمد نواز نے اوّل پوزیشن حاصل کی۔ کالج کے انگریزی ڈرامہ میں ظفر اقبال، شوکت چاندنا اور سجاد غنی کو علی الترتیب اوّل، دوم اور سوم قرار دیا گیا۔ اردو میں خالد نذیر نے امتیازی کارکردگی دکھائی۔

ہاؤس کے ہفتہ وار سوشل فنکشنز کے علاوہ ہاؤس کا ''کہکشاں'' کلب خوب فعال رہا اور فاروق پرویز کی صدارت میں مجلس ''فکر و عمل'' کی سرگرمیاں بھی جاری رہیں۔ پی ایم اے کے لئے طارق سرور، شاہین پرویز، شکیل خالد، قیصر مہدی، مقصود احمد، پرویز اکبر، خالد نواز، ظفر اقبال اور جاوید اقبال منتخب ہوئے۔

ہاؤس انتظامیہ یہ تھی: ہاؤس پریفیکٹ احمد نواز، اسسٹنٹ پریفیکٹ وجاہت حسین، میس سیکرٹری مقصود احمد، ہاؤس سیکرٹری نثار احمد، سوشل سیکرٹری وجاہت حسین، اسپورٹس سیکرٹری جاوید نصر، کامن روم سیکرٹری اسرار حسین، ریڈنگ روم سیکرٹری فاروق پرویز، پریفیکٹ برائے نہم شجاع خان۔

۱۹۷۳ء۔۷۴

ماٹو: ایکسیلشیئر (Excelsior)

ہاؤس ماسٹر میجر محمد بشیر احمد، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر، کیپٹن ضرغام حیدر نقوی، مسٹر محمد ایوب خان (ریذیڈنٹ)، مرزا مختار احمد۔ دوسرے ہاؤسوں کی طرح اورنگ زیب ہاؤس میں بھی آنر سسٹم کا اور آنر شاپ کا تجربہ کیا گیا۔ تمام زیبیئنز (Zebians) میٹرک کے امتحان میں فرسٹ ڈویژن اور انٹرمیڈیٹ میں سیکنڈ ڈویژن میں کامیاب ہوئے۔ کالج کی سطح کے امتحانوں میں خالد نذیر نور حسین، ایس ایم جمیل، محمود الحق اور جاوید قمر کی کارکردگی قابل تعریف رہی۔ انٹر ہاؤس تقریری مقابلوں میں ہاؤس نے انگریزی مباحثہ کی ٹرافی جیتی اور انگریزی برجستہ میں دوسرے نمبر پر رہا۔ خالد نذیر اور شوکت چاندنا انگریزی مباحثہ میں علی الترتیب اوّل اور دوم آئے۔ حسن قرأت کے مقابلہ میں جاوید قمر کا نمبر دوسرا تھا۔ اسپورٹس کے میدان میں ہاؤس نے فٹ بال اور باکسنگ کی ٹرافی جیتی۔ اسکاؤٹس کی نیشنل جمبوری میں کالج کی نمائندگی خالد نذیر، وقار، احسان الحق، ذوالفقار حسین شاہ، ندیم احمد نے کی، خالد نذیر کو سال کا بہترین اسکاؤٹ قرار دیا گیا۔ کالج کے انگریزی ڈرامے میں شوکت چاندنا، ظفر اقبال، ہاشم صدیقی نے اور اردو ڈرامے میں خالد نذیر نے امتیازی پرفارمنس کا مظاہرکیا۔ ان زیبیئنز نے کالج کلر لیا: ایس ایم جمیل فٹ بال، شاہد نذیر فٹ بال، محمد امین اتھلیٹکس، طارق محمود اتھلیٹکس، خالد نذیر اسکاؤٹنگ۔ پی ایم اے کے لئے ایس ایم کاظمی، شجاع خان، اشتیاق چوہدری، جاوید اقبال، اسرار حسین، مسعود اکبر اور محمد اقبال منتخب ہوئے۔ ہاؤس کے عہدیدار یہ تھے:

ہاؤس پریفیکٹ مسعود احمد خان، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ خالد نذیر، میس سیکرٹری افتخار الحق، ہاؤس سیکرٹری محمد امین، سوشل سیکرٹری شاہد نذیر، اسپورٹس سیکرٹری طارق محمود، ریڈنگ روم سیکرٹری مراد خان، کامن روم سیکرٹری آفتاب احمد۔

۱۹۷۴ء۔۷۵

ماٹو: ایکسیلشیئر (Excelsior)

ہاؤس ماسٹر میجر غلام عباس، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر کیپٹن ضرغام حیدر نقوی، مسٹر محمد ایوب خان (ریذیڈنٹ)، مسٹر مختار احمد، اس سال ہاؤس سینئر ہاؤس ہوگیا۔ کالج کے نئے مینوئل لیبر پروگرام میں ہاؤس نے رسمی انداز میں بڑے جوش وخروش سے حصہ لیا اور ہاتھوں سے کام کو پاکستان کی خدمت کی علامت سمجھا۔ ہاؤس کا میٹرک کا اور انٹر کا رزلٹ سو فیصد رہا۔ میٹرک کے سارے لڑکے فرسٹ ڈویژن میں اور انٹر کے پہلی کوشش میں پاس ہوئے۔ ہاؤس نے اردو انگریزی دونوں مباحثے جیتے۔ انفرادی امتیازات یہ تھے:

شوکت چاندنا انگلش ڈیبیٹ اوّل، فرقان اعظم اردو ڈیبیٹ اوّل، ظفر مسعود اردو ڈیبیٹ دوم، عبدالعزیز طارق اردو برجستہ دوم، اسپورٹس میں ہاؤس کوئی ٹرافی تو نہیں لے سکا لیکن کالج کے دوران بیسٹ اتھلیٹ طارق محمود اور عادل جہاں، زیبیئن ہی تھے اور کالج کلرز ان زیبیئنز کو ملے۔

عادل جہاں، منیر اقبال، برہان الحق اور طارق محمود کلر فٹ بال، جاوید اسلم اور افتخار الحق کلر ہاکی، رب نواز کلر ہائیکنگ، محمود احمد خان کلر جمناسٹک، طارق محمد

کراس کنٹری، رانا اشرافت علی اور محمد الیاس کلر باسکٹ بال۔

پی ایم اے کے لئے چھ ز بیٹمین جمیل خان، شاہد نذیر بٹ، شاہد نذیر مسعود احمد خان، افتخار الحق اور نور عمران منتخب ہو گئے۔ ہاؤس کے عہدیدار یہ تھے:

ہاؤس پریفیکٹ طارق محمود، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ ناصر محمود، میس سیکرٹری رب نواز، اسپورٹس سیکرٹری عادل جہاں، کامن روم انچارج سہسر خان ریڈنگ روم انچارج سید اکمل حسین۔

۷۶۔۱۹۷۵ء

ماٹو: ایکسیلشیئر (Excelsior)

ہاؤس ماسٹر میجر افتخار عالم، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر محمد ایوب خان (ریذیڈنٹ)، لیفٹیننٹ رضاء الرحمٰن، مسٹر محمد مشتاق،

۸ ستمبر ۱۹۵۷ء کو وائی کیڈٹ اسکیم کے تحت ہاؤس میں ۳۰ وائی کیڈٹس آئے۔ ہاؤس نے اکیڈیمک ٹرافی کے علاوہ اردو تیار اور برجستہ کی دونوں ٹرافیاں اور اسپورٹس میں فٹ بال، باکسنگ، کراس کنٹری اور ڈرل ٹرافیاں جیتنے کا اعزاز حاصل کیا۔ انفرادی امتیازات یہ تھے:

طارق ملک فرسٹ ایئر اوّل، ندیم شوکت اردو برجستہ اوّل، خالد حمزہ انگلش تیار اوّل، احسان اللہ اردو برجستہ دوم، فرقان اعظم اردو تیار اوّل، شہزادہ امتیاز حسن قرأت اوّل، گلفام عالم اردو تیار اوّل، منیر اقبال ڈرامہ انگلش اوّل، احمد ازور انگلش، برجستہ اوّل، شبیر حسین ڈرامہ انگلش اوّل، خالد محمود، فٹ بال کلر، فرقان اعظم وائس پریذیڈنٹ، طارق بٹ باسکٹ بال کلر، خالد حمزہ سیکرٹری، شکیل احمد باسکٹ بال کلر، احمد ازور کرکٹکلر، خالد محمود باکسنگکلر، مشتاق خٹک کراس کنٹری کلر۔

ہاؤس کے عہدیدار یہ تھے:

ہاؤس پریفیکٹ محمد ظفر، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ وقار حسین، میس سیکرٹری طارق ملک، ہاؤس سیکرٹری طارق جاوید، اسپورٹس سیکرٹری خالد حمزہ، سوشل سیکرٹری احمد ازور، ریڈنگ روم انچارج خالد محمود، کامن روم سیکرٹری طارق محمود۔

۷۷۔۱۹۷۶ء

ماٹو: ایکسیلشیئر (Excelsior)

ہاؤس ماسٹر میجر افتخار عالم، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر کیپٹن منظور ظفر (ریذیڈنٹ)، کیپٹن رضاء الرحمٰن۔

اس سال اگست میں تقریباً دس سال ریذیڈنٹ اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر رہنے کے بعد مسٹر ایوب خان نے ریٹائر ہو کر ہاؤس کو خدا حافظ کہا۔ انہوں نے ناقابل فراموش خدمات سرانجام دیں۔ ان کے جانے پر ہاؤس کو شدید احساس محرومی ہوا۔ بہر حال انہیں پورے اعزاز کے ساتھ اور بڑے خلوص سے رخصت کیا گیا۔ انٹر میڈیٹ اور میٹرک دونوں سطحوں پر ہاؤس کا رزلٹ سو فیصد رہا۔ ارشد جیلانی نے انٹر میں پہلی پوزیشن لی اور کمانڈانٹ میڈل حاصل کیا۔ منصور احمد اسی امتحان میں ہاؤس میں دوم رہے۔ تقریریوں اور مباحثوں میں ہاؤس نے انگلش برجستہ مباحثے کی ٹرافی جیتی۔ اسپورٹس کے میدان میں ہاؤس کے حصے میں کرکٹ، باسکٹ بال، ٹرافیاں اور اتھلیٹکس اور انٹیریئر اکانومی کی شیلڈز آئیں۔ انفرادی اعزازات یہ تھے:

سمیر حسنین انگلش تیار اوّل، طارق نعیم راجہ انگریزی تیار اوّل، عظیم آصف اردو تیار اوّل، شہزادہ امتیاز قرأت اوّل، شہزادہ امتیاز اردو تیار دوم، شاہد رفیق بیسٹ لوزر، سعید ڈار بیسٹ اتھلیٹ، کالج بلوان کو عطا ہوئے:

شہریار حسن فٹ بال، خالد عزیز ناصر باسکٹ بال، ناصر حمید ہاکی، غلام دستگیر اتھلیٹکس، اعجاز حسین ملک سٹوفکیٹ ہائیکنگ۔

ہاؤس کے عہدیدار یہ تھے:

ہاؤس پریفیکٹ غلام دستگیر، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ گوہر شریف، میس سیکریٹری طارق نعیم راجہ، ہاؤس سیکرٹری ارشد جیلانی، اسپورٹس سیکرٹری اعجاز حسین ملک، سوشل سیکرٹری امجد زمان

۱۹۷۷-۷۸ء

ماٹو: ایکسیلشیئر (Excelsior)

ہاؤس ماسٹر میجر افتخار عالم، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر میجر منظور احمد ظفر، کیپٹن رضا الرحمٰن۔

ہاؤس کا اکیڈیمک رزلٹ سو فیصد رہا۔ عظیم آصف نے ایف ایس سی میں تھرڈ پوزیشن لی۔ اسپورٹس میں ہاؤس نے انٹر ہاؤس کراس کنٹری، باکسنگ، ہاکی، فٹ بال جیت کر اسپورٹس کی شیلڈ حاصل کی۔ انٹیریئر اکانومی شیلڈ بھی ہاؤس کے حصے میں آئی۔ اختر علی اور خالد عثمانی نے فٹ بال میں، سعید ڈار نے سوئمنگ میں، اظہر حمید نے ہاکی میں، عظیم آصف نے باکسنگ میں غیر معمولی کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ ۱۹۷۷-۷۸ء کے انٹرمیڈیٹ امتحان میں اوّل آنے پر ارشد گیلانی کو کمانڈانٹ میڈل دیا گیا۔ ہاؤس کے عظیم آصف کو وائس پریذیڈنٹ کالج ڈیبیٹنگ یونین کے طور پر مقرر کیا گیا۔ سیکرٹری یونین بننے کا اعزاز طارق ندیم کو ملا۔ ہاؤس کے عہدیدار یہ تھے:

ہاؤس پریفیکٹ اختر علی طارق، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ تنویر احمد چوہدری، میس سیکرٹری فاروق ناصر۔

۱۹۷۸-۷۹ء

ماٹو: ایکسیلشیئر (Excelsior)

ہاؤس ماسٹر میجر ایم افتخار عالم، کیپٹن طاہر احمد، کیپٹن سلیم اقبال۔

ہاؤس کی آنرز کونسل نے اپنا کام جاری رکھا۔ اس ادارہ سے ہاؤس کی ڈسپلنری فضا بہتر رہی۔ تقریری میدان میں ہاؤس کا ستارہ گردش میں رہا۔ تاہم اسپورٹس میں ہاؤس نے انٹر ہاؤس فٹ بال، باسکٹ بال، سوئمنگ، باکسنگ، کراس کنٹری، پی ای ٹسٹ کی ٹرافیاں جیتیں۔ انفرادی انعامات یہ تھے:

ممتاز سائنس گروپ اوّل، خالد عزیز کالج بلوز فٹ بال، امجد علی سائنس گروپ دوم، فصیح حسین بیسٹ کراٹے، اسرار حسین آرٹس گروپ حبیب الرحمٰن، بیسٹ شاٹ، زاہد اقبال کالج بلو فٹ بال، زاہد اقبال امتیازی کارکردگی سوئمنگ اور باکسنگ، امجد علی بیسٹ لوزر، منظور حسین بیسٹ لوزر (نوآموز) ہاؤس کے زاہد اقبال کا کالج پریفیکٹ کے طور پر اور وجاہت حسین کا سیکرٹری ڈرامہ کلب کی حیثیت سے تقرر ہوا۔ ہاؤس کے عہدیدار یہ تھے:

ہاؤس پریفیکٹ منظور حسین، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ احمد فصیح حسین، میس سیکرٹری امجد علی

۱۹۷۹-۸۰ء

ماٹو: ایکسیلشیئر (Excelsior)

ہاؤس ماسٹر میجر طاہر احمد، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر کیپٹن جواد صادق، کیپٹن سلیم اقبال، سیکنڈ لیفٹیننٹ ممتاز خان۔

یہ سال ہاؤس کیلئے کامیابیوں کا سال تھا۔ ہاؤس نے سی او اے ایس شیلڈ جیت کر چیمپئن ہاؤس قرار دیے جانے کا اعزاز حاصل کیا۔ اکیڈیمک شیلڈ، چار میں سے تین، تقریری مقابلوں انگلش تیار، اردو تیار اور برجستہ کی شیلڈیں، اسپورٹس میں باکسنگ، اتھلیٹکس، کراس کنٹری، ہاکی، باسکٹ بال اور کرکٹ کی ٹرافیاں بھی ہاؤس نے جیتیں۔ انفرادی امتیازات یہ تھے:

ممتاز حسین ایف ایس سی اوّل، طلعت کرامت فرسٹ ایئر سائنس گروپ اوّل، ارشد محمود فرسٹ ایئر آرٹس گروپ اوّل، عمران حسیب بیسٹ اتھلیٹ، شاہد حیات کالج بلوز ہاکی، طلعت کرامت انگلش ڈیبیٹ اوّل، تاج محمد خان اردو ڈیبیٹ اوّل، ارشد محمود اردو ڈیبیٹ دوم۔ ہاؤس کے کالج اپائنٹمنٹ ہولڈرز یہ تھے:

کالج پریفیکٹ لطیف کرامت، سیکرٹری کالج یونین تاج محمد خان، سیکرٹری ڈرامہ کلب توفیق الرحمٰن، سیکرٹری بزم ادب مسعود ارشد۔ ہاؤس کے عہدیدار یہ تھے:

ہاؤس پریفیکٹ عمران حسیب وائیں، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ ارشد محمود، میس سیکرٹری صابر حسین۔

۱۹۸۰-۸۱ء

ماٹو: ایکسیلشیئر (Excelsior)

ہاؤس ماسٹر میجر طاہر احمد، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر کیپٹن جواد صادق، کیپٹن سلیم اقبال، لیفٹیننٹ محمد ممتاز، سیکنڈ لیفٹیننٹ محمد اقبال۔

اس سال ایک بار پھر ہاؤسوں میں سینئر اور جونیئر کا فرق ختم کر دینے سے سارے مقابلے چاروں ہاؤسوں میں ہوئے اور سخت تر ہوئے۔ اس کے باوجود ہاؤس نے سی او اے ایس شیلڈ جیت کر اس سال بھی چیمپئن ہاؤس ہونے کا اعزاز حاصل کیا اور اکیڈیمک شیلڈ بھی جیتی۔ تقریروں کے میدان میں ایک بار پھر ہاؤس نے چار میں سے تین انگلش برجستہ، اردو تیار اور برجستہ ٹرافیاں حاصل کیں۔ البتہ اسپورٹس میں صرف ہاکی اور اتھلیٹکس کی ٹرافیاں لینے میں کامیابی ہوئی۔ انفرادی اعزازات یہ تھے:

طلعت کرامت ایف ایس سی اوّل، مسعود ارشد ایف ایس سی دوم، عبدالمتین انٹر آرٹس اوّل، تاج محمد انٹر آرٹس دوم، فخر الاسلام، فرسٹ ایئر سائنس اوّل، مظہر ملک کلر کرکٹ، شعیب ڈار کلر ہاکی، ممتاز بیسٹ آل راؤنڈر اور کراس کنٹری دوم، ذوالفقار علی بیسٹ لوزر فخر الاسلام اردو برجستہ اوّل، اور مقابلہ خطابت دوم اور سیکرٹری کالج یونین، عابد حمزہ، انگلش تیار اوّل، ساجد محمود انگریزی برجستہ دوم ہاؤس کے عہدیدار یہ تھے:

ہاؤس پریفیکٹ فخر الاسلام، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ مظہر ملک، میس سیکرٹری شعیب ڈار، ہاؤس سیکرٹری ایم زاہد، سوشل سیکرٹری عرفان اکبر۔

۱۹۸۱-۸۲ء

ماٹو: ایکسلشیئر (Excelsior)

ہاؤس ماسٹر میجر عبدالخالق، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر کیپٹن سید حسن امام، لیفٹیننٹ تحسین اختر، لیفٹیننٹ محمد اقبال۔ بدھ کی شام کے فنکشن بہت پابندی اور بہت اہتمام سے انٹرسیکشن بنیاد پر کیے گئے تاکہ زیادہ سے زیادہ کیڈٹس حصہ لے سکیں۔ نصابی تعلیم میں حسین عباسی نے نہم کے امتحان میں دوسری اور ساجد شکور نے آٹھویں میں پہلی پوزیشن لی۔ اسپورٹس میں ہاؤس نے سوئمنگ اور شوٹنگ میں کامیابی حاصل کی۔ انٹر ہاؤس انگلش ڈیبیٹ تیار اور برجستہ میں اوّل آیا انفرادی امتیازات یہ تھے عابد حمزہ انگلش تیار اوّل، محمود انگلش برجستہ اوّل، حسین عباس انگلش برجستہ ڈیبیٹ دوم، ممتاز ملک کالج پریفیکٹ، بیسٹ آل راؤنڈ، بیسٹ ڈائیور صداقت علی، بیسٹ شاٹ، مسعود حسین بیسٹ اتھلیٹ، کالج کلر فٹ بال، نوید اختر کالج کلر کرکٹ۔ ہاؤس کے عہدیدار یہ تھے:

ہاؤس پریفیکٹ اقبال حیدر، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ غلام رضا، میس سیکرٹری علی فاخر ہاؤس سیکرٹری سلیم قادر، اسپورٹس سیکرٹری فہیم انور۔

۱۹۸۲-۸۳ء

ماٹو: ایکسلشیئر (Excelsior)

ہاؤس ماسٹر میجر عبدالخالق، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر کیپٹن حسن امام کیپٹن تحسین اختر۔

نومبر ۱۹۸۱ء سے ہاؤس جزوی طور پر جے سی ونگ تھا۔ اپریل ۱۹۸۲ء سے ہاؤس مکمل طور پر جے سی ہو گیا اور جے سی ۱۱، جے سی ۱۲ اور جے سی ۱۳ کے جونیئر کیڈٹس ہاؤس میں فروکش ہوئے۔ پی ایم اے کے زیر اہتمام اینڈ ٹرم امتحانات کے نتائج یہ تھے۔

جے سی گیارہ کے جے سی الطاف جے سی عبدالقیوم اور جے سی ۱۳ کے جے سی محمود الٰہی نے اپنے اپنے ٹرم میں انگریزی میں پہلی پوزیشن لی۔ اور جے سی ۱۲ کے جے سی عابد مہناس نے بھی یہ اعزاز سیکنڈ ٹرم میں حاصل کیا۔ انٹر ہاؤس اسپورٹس میں ہاؤس نے شوٹنگ، سوئمنگ اور ہاکی کی ٹرافیاں جیتیں۔ انٹر ہاؤس تقریری مقابلوں میں ہاؤس نے انگلش تیار اور برجستہ اردو ڈیبیٹ تیار تین مباحثوں کی ٹرافیاں حاصل کیں۔ انفرادی امتیازات یہ تھے:

جے سی عبدالقیوم بیسٹ جمناسٹ، جے سی نعمان ہاشمی بیسٹ سوئمر اور ڈائیور جے سی ونگ، جے سی فرحت عباس ثانی بیسٹ باکسر، جے سی عبدالقیوم اتھلیٹکس اوّل، جے سی امجد کیانی اتھلیٹک ایونٹ اوّل، اعجاز اسلم اتھلیٹک ایونٹ اوّل، جے سی طارق محمود اتھلیٹک ایونٹ اوّل، جے سی اعجاز شوٹنگ دوم، فرحت عباس انگلش برجستہ اوّل، جے سی امجد کیانی اردو تیار اوّل، جے سی نعمان ہاشمی، انگلش تیار اوّل

کیڈٹ عہدیدار یہ تھے:

کالج پریفیکٹ جے سی عدنان یعقوب، ہاؤس پریفیکٹ جے سی عدنان یعقوب، اسپورٹس سارجنٹ فرسٹ ٹرم، جے سی نعمان ہاشمی، اسپورٹس سارجنٹ سیکنڈ ٹرم جے سی عبدالقیوم۔

۸۴-۱۹۸۳ء

ماٹو: ایکسیلشیئر (Excelsior)

ہاؤس ماسٹر میجر عبدالخالق، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر کیپٹن غلام فرید، کیپٹن تحسین اختر، کیپٹن محمد ممتاز، لیفٹیننٹ ڈی کے اسلم، لیفٹیننٹ ہدایت اللہ، مسٹر طارق محمود۔

مارچ اپریل ۱۹۸۳ء میں جے سی ونگ کے کالج سے رخصت ہونے کے بعد ایک بار پھر اورنگ زیب ہاؤس سینئر ہاؤس ہوگیا۔ گو عملی طور پر فرسٹ ایئر میں داخلہ نہ کھلنے کی وجہ سے نویں و دسویں تک ہی محدود رہا۔ ہاؤس میں ٹرسٹ سسٹم رائج ہوا۔ نصابی امتحانات میں اعجاز حسین اصغر اور ظفر نے اپنی اپنی کلاس میں نمایاں کارکردگی دکھائی۔ انٹر ہاؤس جنرل نالج ٹیسٹ میں نہ صرف اوّل رہا بلکہ پہلی دس پوزیشنیں بھی زیبیئنز ہی کی تھیں۔ اورنگ زیب ہاؤس نے انٹر ہاؤس جوک شو اور اقبالیات میں اقبال کوئز جیتا۔ انٹر ہاؤس تقریری مقابلوں میں ہاؤس نے اردو انگریزی برجستہ کے مباحثوں میں کامیابی حاصل کی۔ اسپورٹس کے میدان میں ہاؤس نے سوئمنگ، ایتھلیٹکس اور پی ای ٹیسٹ کے مقابلے جیتے اور انٹر ہاؤس حسن قرأت کے مقابلہ میں دوز یبیئن ہی سرخرو ہوئے۔ انفرادی اعزازات کی تفصیل یہ ہے:

شفقت جی کے اوّل، آصف اسحاق انگلش تیاراوّل اور اسکاؤٹنگ محمد اصغر جی کے دوم، محمد صغیر حسن قرأت اوّل، محمد ظفر، جی کے حافظ عبدالغفور حسن قرأت دوم، اللہ نواز اردو ڈیبیٹ اوّل، اللہ نواز کالج پریفیکٹ اور سیکرٹری بزم ادب بیسٹ شاٹ، بیسٹ بوائے، امان اللہ اردو ڈیبیٹ محمد زبیر انگلش برجستہ اوّل، تصدق بیسٹ لوزر، محمد ظفر انگلش برجستہ سوئم۔ کیڈٹ عہدیدار یہ تھے:

ہاؤس پریفیکٹ ایاز مسعود، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ محمد زبیر، میس سیکرٹری شہزاد قیصر، سوشل سیکرٹری عمر مرزا، ہاؤس سیکرٹری محمد اصغر، اسپورٹس سیکرٹری آصف اسحاق۔

۸۵-۱۹۸۴ء

ماٹو: ایکسیلشیئر (Excelsior)

ہاؤس ماسٹر کیپٹن ریاض احمد انجم، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر کیپٹن سلطان علی (ریذیڈنٹ)، کیپٹن ایم اقبال منور، کیپٹن انعام الرحمٰن شیرانی، پروفیسر نسیم اختر بھٹی۔
اس سال اورنگ زیب ہاؤس آٹھویں کے لئے پریپ ہاؤس بنا دیا گیا۔ (جو پچھلے سال باہر تھا) کچھ لڑکے نویں کے بھی ہاؤس میں رہے۔ ہاؤس نے اس سال بھی سی او اے ایس شیلڈ جیتی۔ اکیڈیمک شیلڈ بھی حاصل کی۔ زیبیئن محمد زبیر نے میٹرک میں اوّل آ کر اختر احسن گولڈ میڈل حاصل کیا۔ تقریری مقابلوں میں ہاؤس نے اردو تقریر برجستہ کی دو ٹرافیاں جیتیں اور تیسری انگلش تقریر، ٹیپو ہاؤس کے ساتھ شیئر کی۔ اسپورٹس میں فٹ بال، ایتھلیٹکس، کرکٹ اور پی ای ٹیسٹ میں کامیابی ہوسکی۔ پانچ زیبیئنز نے اسکاؤٹنگ کیمپ میں حصہ لیا۔ انفرادی اعزازات یہ تھے:

فیصل بشیر بیسٹ باکسر، طارق محمود بیسٹ ایتھلیٹ دوم، ارمغان اظہر اردو تقریر اوّل، امتیاز اردو برجستہ دوم، عمر بخاری انگلش تقریر دوم،

ہاؤس کے عہدیدار یہ تھے:

ہاؤس پریفیکٹ شہزاد نذیر، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ نعمان راشد، میس سیکرٹری فیصل بشیر، سوشل سیکرٹری آصف اللہ خان چٹھہ۔

۸۶-۱۹۸۵ء

ماٹو: ٹروتھ فل نیس (Truthfulness)

ہاؤس ماسٹر کیپٹن ریاض انجم، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر کیپٹن سلطان علی، کیپٹن جاوید اقبال نعیمی، کیپٹن محمد اقبال منور، لیفٹیننٹ قاضی سیف اللہ۔ اس سال ایک بار پھر چاروں ہاؤس مخلوط کر دیئے گئے۔ نتیجہ اورنگ زیب ہاؤس بھی نویں سے بارہویں تک کے لئے سینئر ہاؤس ہوگیا۔

ہاؤس نے اس سال اکیڈیمک شیلڈ اور چیمپئن شپ شیلڈ، سی او اے ایس شیلڈ جیتنے کا اعزاز حاصل کیا۔ اسپورٹس کے میدان میں ہاؤس نے کراس کنٹری اور شوٹنگ کی ٹرافیاں جیتیں۔ محمد نعیم کو سال کا بیسٹ سوئمر قرار دیا گیا۔ انٹر ہاؤس تقریری مقابلوں میں ہاؤس نے انگریزی برجستہ مقابلے میں دوسری پوزیشن لی۔ تاہم نصابی امتحانات بہت بہتر رہے۔ ساجد شریف نے نویں کے امتحان میں، آصف فاروق نے آٹھویں کے سالانہ امتحان میں ٹاپ کیا۔ منوچہر نے فرسٹ ایئر کے امتحان میں

یہی اعزاز حاصل کیا۔ ہاؤس پریفیکٹ اظہر صادق، میس سیکرٹری عالم زیب ستی، اسپورٹس سیکرٹری فیصل بشیر، سوشل سیکرٹری عشرت اللہ خان۔

۸۷-۱۹۸۶ء

ماٹو: ٹروتھ فلنس

ہاؤس ماسٹر کیپٹن محمد بشیر، ڈپٹی ہاؤس ماسٹر کیپٹن سلطان علی، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر کیپٹن جاوید اقبال، کیپٹن اقبال منور، کیپٹن قاضی سیف اللہ، ہاؤس پریفیکٹ اظہر حسین۔ ہاؤس نے اس سال اکیڈمیک شیلڈ اسپورٹس اور سی او اے ایس شیلڈ جیت کر چیمپئن ہاؤس قرار دیئے جانے کا اعزاز حاصل کیا۔ اسپورٹس میں انٹر ہاؤس سوئمنگ، باکسنگ، ہاکی اور کرکٹ کی ٹرافیاں لیں۔ ہاؤس انٹر ہاؤس جنرل نالج مقابلہ میں بھی فرسٹ آیا۔ انفرادی اعزازات یہ تھے:

آصف ایوب کیانی کالج کلر سوئمنگ، سعید انور، سرٹیفکیٹ باکسنگ، اظہر حسین کلر باکسنگ، مرتضیٰ سرور میرٹ سرٹیفکیٹ باکسنگ، جمیل اختر میرٹ سرٹیفکیٹ باکسنگ، عامر نجم سرٹیفکیٹ باکسنگ، مظہر محمود میرٹ سرٹیفکیٹ باکسنگ، فیصل اسلام انگریزی مضمون اوّل، انوار العلیم نہم اردو مضمون اوّل، امجد پرویز دہم اردو مضمون دوم، علی اسد نہم اردو مضمون دوم، آصف فاروق دہم انگلش بک ریویو اوّل، سرور سعید دہم اردو بک ریویو دوم، آصف ایوب کیانی کراس کنٹری دوم، سرٹیفکیٹ آف میرٹ، کراس کنٹری اور فٹبال، اظہر حسین ہاکی کلر، احسن کیانی ہاکی کلر، مظہر محمود ہاکی کلر، خالد سلطان جی کے دواز دہم اوّل، آصف فاروق دہم جی کے دوم، عاکف مشتاق انگلش ڈرامہ اوّل، عامر نجم انگلش ڈرامہ دوم، علی بن ہادی اردو ڈرامہ اوّل، آصف فاروق میٹرک ۱۹۸۷ء دوم۔

۸۸-۱۹۸۷ء

ماٹو: ٹروتھ فلنس (Truthfulness)

ہاؤس ماسٹر میجر محمد بشیر، ڈپٹی ہاؤس ماسٹر کیپٹن سلطان علی، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر، کیپٹن جاوید اقبال نعیمی، کیپٹن حافظ غلام قادری، کیپٹن اقبال منور، کیپٹن قاضی سیف اللہ، ہاؤس پریفیکٹ کیڈٹ آصف محمود۔ ہاؤس نے اس سال بھی سی او اے ایس شیلڈ جیت کر تیسرے سال مسلسل چیمپئن ہاؤس ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔ اس سال اکیڈمیک ٹرافی بھی جیتی۔ انٹر ہاؤس پی ای ٹیسٹ میں بھی فرسٹ آیا۔ ہاؤس کو تقریری مباحثوں جنرل نالج کے مقابلوں میں اوّل آنے کا امتیاز حاصل ہوا۔ انفرادی اعزازات یہ تھے:

بلال حمید باسکٹ بال کلر، قیصر علی کیانی انگلش مضمون دوم، اردو مضمون، علی دواز دہم انگریزی مضمون اوّل، غلام نبی دہم انگریزی مضمون اوّل، آصف نسیم عباسی نہم انگریزی، مضمون اوّل، محمود اختر نہم انگریزی مضمون دوم، ہارون بخاری دواز دہم اردو مضمون، محمد مقبول دہم اردو مضمون اوّل، علی دواز دہم اردو مضمون دوم، محمود اختر نہم اردو مضمون اوّل، محمد انور اردو مضمون دوم، نعمان کیانی بیسٹ سوئمر کلر سوئمنگ، محمد مقبول سرٹیفکیٹ باکسنگ، قیصر علی کیانی سرٹیفکیٹ باکسنگ، علی اسد دہم انگلش بک ریویو اوّل، جاوید اسلام دہم انگلش بک ریویو دوم، آصف نسیم عباسی نہم انگلش بک ریویو اوّل، ذوالفقار علی انگلش بک ریویو دوم، قیصر علی کیانی سرٹیفکیٹ فٹ بال، بلال حمید ہاکی کلر، محمد فیصل سرٹیفکیٹ ہاکی، ظفر اقبال سرٹیفکیٹ کراس کنٹری، سرور سعید سرٹیفکیٹ کراس کنٹری، قیصر علی کیانی دواز دہم اردو بک ریویو دوم، ہارون بخاری دواز دہم اردو بک ریویو اوّل، شاہد پرویز دہم اردو بک ریویو اوّل، ظفر اقبال نہم اردو بک ریویو اوّل، محمود اختر نہم اردو بک ریویو دوم، اسحاق خٹک سرٹیفکیٹ اتھلیٹکس، سجاد رشید دواز دہم جنرل نالج اوّل، ہارون بخاری دواز دہم جنرل نالج دوم، افتخار احمد ایاز دہم جنرل نالج اوّل، عمران جبار اردو مباحثہ، جہانزیب اصغر دواز دہم۔

۸۹-۱۹۸۸ء

ہاؤس ماسٹر میجر محمد بشیر، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر میجر سلطان علی، ہاؤس آفیسرز میجر حافظ غلام قادری، کیپٹن جاوید اقبال نعیمی، کیپٹن اقبال منور، کیپٹن قاضی سیف اللہ، تین سال متواتر چیمپئن ہاؤس رہنے کے بعد اس سال سی او اے ایس شیلڈ کے لئے دوسرے نمبر پر آیا۔ انٹر ہاؤس کراس کنٹری اور پی ای ٹیسٹ کی ٹرافیاں جیتیں۔ ہم نصابی سرگرمیوں کے میدان میں ہاؤس نے جنرل نالج کے علاوہ انگریزی کے دونوں مقابلے انٹر ہاؤس انگریزی مباحثہ اور انگریزی مقابلہ خطابت بڑے امتیاز سے جیتے۔ انفرادی امتیازات یہ تھے:

نعمان کیانی کالج سوئمنگ کلر، آصف نسیم کالج باسکٹ بال کلر، خرم نواز کالج ہاکی کلر، طلعت باکسنگ کلر، آفتاب رمیض اقبالیات اوّل، عاکف مشتاق انگریزی مباحثہ اوّل ظفر اقبال اردو مباحثہ اوّل۔

اس سال بھی ہاؤس ماسٹر میجر محمد بشیر نے لیڈر شپ اور اقبالیات پر اپنے ہفتہ وار لیکچرز کا سلسلہ جاری رکھا اور ہاؤس نے ڈسپلن اور Neat & Clean ہونے کا اپنا روایتی معیار برقرار رکھا۔ ہاؤس کے لڑکوں نے انگریزی اردو بک ریویو اور انگریزی اردو مضمون نگاری میں ریکارڈ پوزیشنز حاصل کیں۔

کیڈٹ عہدیدار یہ تھے:

ہاؤس پریفیکٹ خاور وسیم، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ جہان زیب اصغر، میس سیکرٹری خرم نواز۔

برڈووڈ ہاؤس / اورنگزیب ہاؤس ایک نظر میں

نوٹ:۔ سال کے ساتھ پریفیکٹ کا نام دیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ درج ذیل امتیازات قابل ذکر ہیں۔

۱۹۴۷_۴۸ء	ہاؤس ماسٹر اقبال احمد، کامیاب شیلڈ۔
۱۹۴۸_۴۹ء	کیپٹن محمد اسماعیل (ہاؤس آفیسر)
۱۹۴۹_۵۰ء	کیپٹن محمد اسماعیل۔
۱۹۵۰_۵۱ء	کیپٹن محمد اسماعیل۔
۱۹۵۱_۵۲ء	کیپٹن محمد اسماعیل۔
۱۹۵۲_۵۳ء	کیپٹن کے اے کے لودھی۔
۱۹۵۳_۵۴ء	کیپٹن وقار نقوی۔
۱۹۵۴_۵۵ء	کیپٹن وقار نقوی۔
۱۹۵۵_۵۶ء	کیپٹن اے اے مختار۔
۱۹۵۶_۵۷ء	کیپٹن این ڈی احمد، ہاؤس پریفیکٹ شفقت علیم۔
۱۹۵۷_۵۸ء	کیپٹن قسیم صدیقی، ہاؤس پریفیکٹ محمد اسحاق۔
۱۹۵۸_۵۹ء	مسٹر عین الدین علوی، ہاؤس پرفیکٹ اصغر علی خان۔
۱۹۵۹_۶۰ء	مسٹر ایف ایچ حیدری، ہاؤس پریفیکٹ اصغر علی خان۔
۱۹۶۰_۶۱ء	مسٹر ایف ایچ حیدری، ہاؤس پریفیکٹ عبدالحفیظ۔
۱۹۶۱_۶۲ء	مسٹر ایف ایچ حیدری۔ ہاؤس پریفیکٹ محمد ریاض امتیاز: کالج بینر۔
۱۹۶۲_۶۳ء	مسٹر فضل حق حیدری، ہاؤس پریفیکٹ ریاض نور امتیازات: اکیڈیمک شیلڈ، کالج بینر۔
۱۹۶۳_۶۴ء	مسٹر فضل حق حیدری، ہاؤس پریفیکٹ ریاض نور امتیازات: اکیڈیمک شیلڈ، کالج بینر۔
۱۹۶۴_۶۵ء	کیپٹن محمد عنایت۔
۱۹۶۵_۶۶ء	کیپٹن عبدالستار، ہاؤس پریفیکٹ اقبال امتیاز کامیاب شیلڈ۔
۱۹۶۶_۶۷ء	کیپٹن آئی آر صدیقی، ہاؤس پریفیکٹ زبیر احمد۔
۱۹۶۷_۶۸ء	کیپٹن آئی آر صدیقی۔
۱۹۶۸_۶۹ء	کیپٹن شیر افضل خان ہاؤس پریفیکٹ طارق اقبال۔
۱۹۶۹_۷۰ء	میجر ایس ایم وانچو، ہاؤس پریفیکٹ جاوید اقبال امتیاز: کامیاب شیلڈ۔
۱۹۷۰_۷۱ء	میجر سید محمد الیاس، ہاؤس پریفیکٹ شکیل خالد۔
۱۹۷۱_۷۲ء	میجر سید محمد الیاس، ہاؤس پریفیکٹ نسیم الغنی، امتیازات: کامیاب شیلڈ، سی این سی شیلڈ۔
۱۹۷۲_۷۳ء	میجر سید محمد الیاس، ہاؤس پریفیکٹ احمد نواز۔

۷۴۔۱۹۷۳ء میجر میاں بشیر احمد خان، ہاؤس پریفیکٹ مسعود احمد خان۔
۷۵۔۱۹۷۴ء میجر غلام عباس، ہاؤس پریفیکٹ طارق محمود۔
۷۶۔۱۹۷۵ء میجر افتخار عالم ہاؤس پریفیکٹ محمد ظفر، امتیاز: اکیڈیمک شیلڈ
۷۷۔۱۹۷۶ء میجر افتخار عالم، ہاؤس پریفیکٹ غلام دستگیر۔
۷۸۔۱۹۷۷ء میجر افتخار عالم، ہاؤس پریفیکٹ اختر علی طارق
۷۹۔۱۹۷۸ء میجر افتخار عالم، ہاؤس پریفیکٹ منظور حسین، امتیاز: کامیاب شیلڈ۔
۸۰۔۱۹۷۹ء میجر طاہر احمد ہاؤس پریفیکٹ عمران حسیب وائیں، امتیازات: اکیڈیمک شیلڈ، سی اواے ایس شیلڈ۔
۸۱۔۱۹۸۰ء میجر طاہر احمد ہاؤس پریفیکٹ فخر الاسلام، امتیازات: اکیڈیمک شیلڈ، سی اواے ایس شیلڈ۔
۸۲۔۱۹۸۱ء میجر عبدالخالق، ہاؤس پریفیکٹ اقبال حیدر۔
۸۳۔۱۹۸۲ء میجر عبدالخالق، ہاؤس پریفیکٹ جے سی عدنان یعقوب، جے سی ونگ
۸۴۔۱۹۸۳ء میجر عبدالخالق، ہاؤس پریفیکٹ ایاز محمود، امتیازات: اکیڈیمک، سی اواے ایس شیلڈ۔
۸۵۔۱۹۸۴ء کیپٹن ریاض انجم، ہاؤس پریفیکٹ شہزاد نذیر، امتیاز: اکیڈیمک شیلڈ۔
۸۶۔۱۹۸۵ء کیپٹن ریاض انجم، ہاؤس پریفیکٹ اظہر صادق، امتیازات: اکیڈیمک سی اواے ایس شیلڈ۔
۸۷۔۱۹۸۶ء کیپٹن محمد بشیر، ہاؤس پریفیکٹ اظہر حسین، امتیازات: اکیڈیمک شیلڈ، کامیاب شیلڈ، سی اواے ایس شیلڈ۔
۸۸۔۱۹۸۷ء کیپٹن محمد بشیر، ہاؤس پریفیکٹ آصف محمود، امتیازات: اکیڈیمک شیلڈ، سی اواے ایس شیلڈ
۸۹۔۱۹۸۸ء میجر محمد بشیر۔ ہاؤس پریفیکٹ خاور وسیم

رابرٹس / محمود غزنوی ہاؤس

رابرٹس ہاؤس انڈین آرمی اور برٹش آرمی کے ایک سابق کمانڈران چیف فیلڈ مارشل لارڈ فریڈرک، رابرٹس آف قندہار کے نام پر ۱۹۲۵ء میں قائم ہوا تھا اس کے پہلے ہاؤس ماسٹر صوبیدار ولایت شاہ اور ہاؤس ہیڈ بوائے سکول نمبر ۲ سلطان محمد تھے۔ ۱۹۴۵ء میں اسے پانچویں درجے سے آٹھویں درجے تک کے جونیئر کیڈٹس کے لئے مختص کر کے جونیئر ہاؤس بنا دیا گیا اور بے بی ہاؤس کے عرف سے معروف ہوا۔ اس حیثیت میں اس کے پہلے ہاؤس ماسٹر وارنٹ آفیسر مسٹر ولی تھے۔ دوسرے مسٹر ایف ایچ حیدری تھے۔ اور اس کا پہلا کمپنی کمانڈر (ہاؤس پریفیکٹ) ہونے کا امتیاز کیڈٹ آفیسر ۸۶۰ محمد بشیر کو حاصل ہوا۔

۱۹۲۵ء سے ۱۹۴۷ء تک کے رابرٹس ہاؤس کے وہ طلبا جنہوں نے آگے چل کر بہت نام پایا یہ تھے:

۱۸۳ بریگیڈیئر رب نواز، ۳۷۰ لیفٹیننٹ کرنل فضل الرحمٰن ایم سی، ۴۰۲ کرنل حضور احمد خان ایم اسی، ۴۶۰ میجر جنرل خداداد خان، ۴۶۹ لیفٹیننٹ جنرل محمد اکبر خان، ۸۸۸ میجر جنرل غلام محمد، ۸۵۲ لیفٹیننٹ کرنل رشید کیانی ستارۂ جرأت، ۹۱۴ میجر عاقل ستارۂ جرأت، ۱۰۱۸ لیفٹیننٹ کرنل اصغر علی ستارۂ جرأت، ۱۲۹۸ لیفٹیننٹ کرنل محمد رفیق ستارۂ جرأت، ۱۳۳۳ لیفٹیننٹ جنرل محمد اقبال، ۱۵۲۳ میجر کاظم کمال شہید ستارۂ جرأت ۱۵۲۷ لیفٹیننٹ جنرل محمد صفدر۔

۴۸۔۱۹۴۷ء

۴۸۔۱۹۴۷ء میں رابرٹس ہاؤس جونیئر ہاؤس ہی تھا۔ اگست ۱۹۴۷ء سے کیپٹن عبدالحمید ابراہیم اس کے ہاؤس آفیسر تھے اور کمپنی کمانڈر یا ہاؤس پریفیکٹ ۱۲۲۳ کیڈٹ آفیسر محمد اکرم ظفر تھے۔ اس میں کالج کی ساتویں آٹھویں دو پلاٹونیں (ونگ یا بلاک) تھیں۔ ساتویں پلاٹون ون، ٹو، تھری، تین سیکشنوں اور نمبر آٹھ پلاٹون فور، فائیو، سکس پلاٹون پر مشتمل تھی۔ ہاؤس میں تمام اسپورٹس کے مقابلے انٹر سیکشن اور انٹر پلاٹون، لیگ سسٹم پر ہوتے تھے۔

۴۸۔۱۹۴۷ء کی کامیاب باکسنگ شیلڈ نمبر آٹھ پلاٹون نے جیتی۔ نمبر ون سیکشن ہاکی، فٹ بال، باسکٹ بال کی شیلڈیں جیت کر نمبر ون رہی۔ نمبر چار سیکشن نے اتھلیٹکس میں اور چھ نے والی بال میں کامیابی حاصل کی۔

۱۹۴۸ـ۴۹ء

ہاؤس آفیسر کیپٹن منظور الرحمٰن، ہاؤس ماسٹر عبدالمجید قریشی، کمپنی کمانڈر سی او ۱۹۲۱ محمد خالد۔ اس سال ہاؤس کو بے بی ہاؤس کی حیثیت سے توڑ دیا گیا۔ سارے جونیئرز کو چاروں ہاؤسوں میں برابر تقسیم کر دیا گیا۔ اس طرح ہاؤس میں ایک سیکشن جونیئرز کی رہ گئی۔ باقی سینئرز دوسرے ہاؤسوں سے آئے۔ کیپٹن رحمان کے آنے سے ہاؤس کی سیچر ڈے نائٹ مجالس چمک اٹھیں۔ وہ خود ہارمونیم لے کر ان مجلسوں میں شریک ہوتے تھے اور گانا سکھاتے تھے۔ ہاؤس کی سالانہ رپورٹ میں لکھا گیا۔

Our weekly House activites in the way of debates or dramatic interludes or general knowledge competitions or current affairs discussions have developed a mounting popularity. Every body is offered a healthy opportunity to express himself in various ways.

۱۹۵۰ـ۵۱ء

ہاؤس آفیسر کیپٹن منظور الرحمان اور کیپٹن محمد شفیق، ہاؤس ماسٹر صوبیدار عریف الحسن اور اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر مظہر علی خان۔

ہاؤس نے انٹر ہاؤس اور انٹر پلاٹون باسکٹ بال اور والی بال، سینئرز اور جونیئرز کی انٹر پلاٹون باسکٹ بال انٹر پلاٹون، باکسنگ اور جونیئرز کراس کنٹری جیتی، ناردرن آرمی ایفی شینسی شیلڈ بھی ہاؤس نے حاصل کی۔

ہفتہ کی شاموں کی رونقیں کیپٹن رحمان کے جانے سے کچھ کم ہو گئیں۔ تاہم ڈراموں، تقریروں اور لطیفوں کا سلسلہ جاری رہا۔ ہاؤس کے ریڈنگ روم کے ذخیرے اور مقبولیت میں اضافہ ہوا۔

۱۹۵۱ـ۵۲ء

ہاؤس آفیسر کیپٹن محمد شفیع، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر مسٹر سعید راشد، کمپنی کمانڈر ۱۳۷۴ سی او محمد گل، دوسرے عہدیدار یہ تھے: ۱۵۹۵ سی ایس ایم محمد صادق، ۱۴۶۹ سی ایس ایم منظور، ۱۷۱۷ سی ایس ایم محمد ارشاد، ۱۶۹۰ کیڈٹ سارجنٹ محمد ریاض، ۱۶۱۱ سی ایس ایم گل اعظم، ۱۶۷۷ سی کیو ایم ایس غلام ربانی۔ طلبا کی تعداد ۹۶ میں سے ہاؤس کے تین لڑکوں نے سالانہ ڈرامہ میں انعامات حاصل کئے۔ ہاؤس نے ہیلتھ اینڈ ہائیجین کپ جیتا۔ اسپورٹس میں والی بال، فٹ بال، باسکٹ بال اور سوئمنگ میں امتیاز حاصل کیا۔ ہاؤس کے دو کیڈٹس کو ۵۲-۱۹۵۱ء سیشن کے ہاکی اور فٹ بال میں کالج کلرز ملے۔ ہاؤس کے ایک این سی او کو سال کا بہترین این سی او منتخب کیا گیا۔

۱۹۵۲ـ۵۳ء

ہاؤس آفیسر کیپٹن ایس اے بخاری، ہاؤس ماسٹر صوبیدار عریف الحسن خان، کمپنی کمانڈر ۱۳۳۴ کیڈٹ آفیسر رشید احمد ہاؤس نے انٹر ہاؤس انگریزی اور اردو ڈیبیٹنگ شیلڈز جیتیں۔ انٹر پلاٹون ڈرل مقابلے میں پہلی دو پوزیشنیں حاصل کیں۔ اس سال کے بہترین جونیئر اور بہترین سینئر کیڈٹ کا تعلق بھی رابرٹس ہاؤس سے تھا۔ ہاکی، والی بال باسکٹ بال اور سوئمنگ کی ٹرافیاں ہاؤس کی نمبر سات پلاٹون نے حاصل کیں۔

۱۹۵۳ـ۵۴ء

ہاؤس آفیسر کیپٹن مرتضیٰ حسین، ہاؤس ماسٹر سلطان حسین شمسی، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر مسٹر ایوب خان۔

۱۸۶۶ کیڈٹ کارپورل محمد قربان نے آرمی اسپیشل کے امتحان میں ٹاپ کیا۔

۱۹۵۴ـ۵۵ء

ہاؤس آفیسر کیپٹن این ڈی حسن، ہاؤس ماسٹر مسٹر سلطان حسین شمسی اور اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر مسٹر ایوب خان۔

۱۹۵۵ـ۵۶ء

ہاؤس آفیسر کیپٹن این ڈی حسن، ہاؤس ماسٹر مسٹر سلطان حسین شمسی، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر مسٹر ایوب خان۔

آرمی سپیشل کے امتحان میں اوّل آنے کا اعزاز ۱۹۸۱ء عبدالحکیم کو ملا۔ انٹر ہاؤس انگلش ڈیبیٹ چیمپئن شپ کے علاوہ ہاؤس کے ۲۰۳۹ محمد قاسم نے اوّل اور ۱۸۷۰ سلطان جہانگیر نے دوسری پوزیشن لی۔ ہاؤس کے ڈرامیٹک کلب نے ہفتہ کی شاموں کو پر رونق رکھا اور جارج برنارڈ شاہ کا ڈرامہ جان آف آرک (Joan of Arc) اسٹیج بھی کیا۔ جس میں محمد باقر، محمد اقبال، عبدالحکیم اور محمد افسر نے کامیاب اداکاری کی۔ ڈیبیٹنگ کلب نے مقابلہ انٹر ڈارم مباحثوں اور تقریروں کا اہتمام بھی کیا۔ انٹر ہاؤس اسپورٹس میں ہاؤس نے سوئمنگ، کراس کنٹری، فٹ بال، باسکٹ بال اور کرکٹ چیمپئن شپس جیتیں۔ سوئمنگ میں محمد اعظم اور عبدالمالک نے ڈائیونگ میں محمد اسلم نے اور محمد اسلم، سجاد حسین، اختر اور اورنگ زیب نے باکسنگ میں اور بادشاہ گل نے کراس کنٹری میں امتیازی پوزیشنیں لیں۔ ہاؤس نے روہتاس کے قلعہ، منگلا، ہیڈ ورکس اور گجراتی پاٹری ورکس کی مطالعاتی سیر کی۔

۱۹۵۶_۵۷ء

ہاؤس ماسٹر سیکنڈ لیفٹیننٹ سلطان حسین شمسی، ہاؤس آفیسر کیپٹن مرتضیٰ حسین، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر مسٹر بلگرامی

چونکہ ۱۹۵۷ء میں میٹرک اور انٹرمیڈیٹ کے کیڈٹس نے پہلی بار پنجاب بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن کا امتحان دیا تھا۔ اس لئے رابرٹس ہاؤس کو یہ اعزاز ملا کہ میٹرک اور انٹر کے لڑکے دوسرے ہاؤس سے بھی امتحان کی تیاری کے لئے یہاں اکٹھے کر دیئے گئے۔ چودہ لڑکوں میں سے نو نے فرسٹ ڈویژن اور پانچ نے سیکنڈ ڈویژن لی۔ ہاؤس نے اسپورٹس کی کامیاب شیلڈ بھی جیتی۔ ہفتہ کی شاموں کو عام ورائٹی شوز کے علاوہ دو ڈرامے انگریزی میں شیکسپیئر کے ڈرامہ کنگ جان کا ایک منظر اور اردو میں ایک کھیل ''حادثہ'' اسٹیج کیا۔ ہاؤس میں پھولیاتی سرگرمی بھی مقبول رہی۔ ہر ڈارم کا اپنا پھولوں کا پلاٹ تھا۔

۱۹۵۷_۵۸ء

ہاؤس آفیسر کیپٹن مرتضیٰ حسین، ہاؤس ماسٹر سیکنڈ لیفٹیننٹ سلطان حسین شمسی، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر مسٹر بلگرامی

دسویں کے لڑکوں کے علاوہ اس سال بھی میٹرک اور انٹر فائنل کے لڑکے امتحان کی تیاری کے لئے ہاؤس میں رکھے گئے اسپورٹس میں ہاؤس نے باکسنگ، ہاکی، سافٹ بال، کرکٹ، کراس کنٹری اور اتھلیٹکس چیمپئن شپ جیتی اور کالج بینر بھی حاصل کیا۔ جگو اور رسول ہیڈ ورکس پر کیمپنگ کی اور دسمبر میں سینئرز شوٹنگ پر گئے۔ ہفتے کی شام کے فنکشنز بھی جاری رہے۔ کامن روم میں ٹیبل ٹینس کا اضافہ ہوا۔ انگریزی کے دو اخبار پاکستان ٹائمز، ڈان اور السٹریٹڈ ویکلی آف پاکستان کامن روم میں آتے رہے۔ ہاؤس میں پھولیاتی سرگرمیوں پر پوری توجہ رہی۔

۱۹۵۸_۵۹ء

ہاؤس ماسٹر کیپٹن ایم کیو صدیقی۔

۷ دسمبر ۱۹۵۸ء کو رابرٹس ہاؤس پرانے برڈورڈ ہاؤس کی عمارت میں منتقل ہو گیا۔ اس سال بھی ہاؤس میں نویں کے علاوہ دسویں اور فرسٹ ایئر کے لڑکے بورڈ کے امتحان کی تیاری کے پیش نظر اکٹھے رہے۔ اسپورٹس میں ہاؤس نے کامیاب شیلڈ اور مجموعی بہترین کارکردگی کے لئے کالج بینر بھی حاصل کیا۔ ہفتہ کی شاموں کے پروگرام کے علاوہ کالج کے جشن تمثیل میں ہاؤس نے دو انگریزی اور دو اردو کے کھیل پیش کئے۔ منگلا ڈیم، ۲۰ کی پہاڑیوں میں کالج کے زیر اہتمام تعلیمی سیاحتوں اور تفریحی سفروں کے علاوہ ہاؤس نے ایکٹنگ ہاؤس ماسٹر لیفٹیننٹ آئی آر صدیقی کے زیر اہتمام ۱۹ اکتوبر ۱۹۵۸ء کو جگو ہیڈ پر دوروزہ پکنک منائی۔ اس سال کالج یونین کے وائس پریذیڈنٹ محمد سعید کا تعلق رابرٹس ہاؤس سے تھا۔ ہاؤس کے فوٹو گرافی کلب نے ہاؤس البم تیار کیا۔ ہاؤس کا وال پیپر ''کہکشاں'' پابندی سے شائع ہوتا رہا۔ ہاؤس کے عہدیدار یہ تھے:

ہاؤس پریفیکٹ شربت خان، بلاک پریفیکٹ عبدالغفار، ایوب خان سیکشن پریفیکٹس ذوالفقار علی، محمد حنیف، محمد اشرف، فوڈ پریفیکٹ ایم شاہپال، سوشل سیکرٹری افتخار جعفر، اسپورٹس سیکرٹری فہیم درانی، ایڈیٹر کہکشاں ضمیر حسین (اردو) ایم سعید، (انگریزی) ہاؤس فوٹو گرافر علی احمد جان۔

۱۹۵۹_۶۰ء

ہاؤس ماسٹر عین الدین علوی، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر سیکنڈ لیفٹیننٹ آئی آر صدیقی ہاؤس پریفیکٹ افتخار جعفر

اس سال ہاؤس کو معروف بت شکن مجاہد سلطان محمود غزنوی کے نام سے منسوب کر کے محمود غزنوی ہاؤس کا نام ملا۔ ہاؤس بورڈ کے امتحانات میں پچھلی

کارکردگی کے باعث بڑی حد تک فائنل ایئر کلاسز، میٹرک اور سیکنڈ ایئر طلباء کے لئے مختص رہا۔ کھیلوں کے میدان میں ہاؤس نے اتھلیٹکس، باسکٹ بال، سافٹ بال، کرکٹ، پی ٹی ٹیسٹ اور اسالٹ کورس جیتے۔ انٹر ہاؤس انگریزی مباحثہ میں ہاؤس نے چاروں پوزیشنیں جیتیں۔ افتخار جعفر کو اوّل آنے کا اعزاز ملا۔ انٹر کالجیٹ ڈبیٹنگ کمپیٹیشن رسالپور اور کیمبلپور کے مقابلوں میں محمود غزنوی ہاؤس کے مقرروں نے کالج کی نمائندگی کی۔ مری کے یوتھ ہاسٹلنگ کے کورس میں ایف ایوب خان نے نمائندگی کی۔ محمود غزنوی ہاؤس ہی کے شربت خان اور جمشید بھی اس کے ساتھ شامل تھے۔ انہوں نے انعامات جیتے اور ایم جی ہاؤس کے ہی ہاؤس ماسٹر لیفٹیننٹ صدیقی نے انسٹرکٹر آل راؤنڈ بیسٹ پرفارمنس شیلڈ حاصل کی۔ ہر ہفتہ کی شام کے ورائٹی شو اور اتوار کے دن کی آؤٹنگز بھی جاری رہیں۔ منگلا، لالہ موسیٰ تک سائیکلوں پر ٹرپ بھی لگتے رہے۔ ہاؤس فوٹو گرافی کلب نے ہاؤس البم کو تصویروں کے ذریعہ ہاؤس کی تاریخ بنانے کا عزم جاری رکھا۔ ہاؤس کے ایک سپوت ۲۲۱۱ محمد بشیر کے انتقال پر ہاؤس میں تعزیتی جلسہ ہوا۔ اور ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی کی گئی اور تعزیتی قرارداد بشیر کے والدین کو بھیجی گئی۔ ہاؤس کے عہدیدار یہ تھے:

ہاؤس پریفیکٹ افتخار جعفر، بلاک پریفیکٹس عبدالغفار، محمد ایوب، سیکشن پریفیکٹس ذوالفقار علی، محمد حنیف، محمد اقبال، شفقت علی، فوڈ پریفیکٹ فدا حسین، سوشل سیکرٹری ممتاز اختر، اسپورٹس سیکرٹری، فہیم درانی، ایڈیٹر کہکشاں ضمیر حسین، ہاؤس فوٹو گرافر علی احمد خان۔

۱۹۶۰ـ۶۱ء

ہاؤس ماسٹر مسٹر عین الدین علوی ہاؤس پریفیکٹ فہیم درانی

ہاؤس نے اکیڈیمک ٹرافی جیتی۔ اسپورٹس میں کرکٹ، باسکٹ بال اور سوئمنگ چیمپئن شپ انٹر ہاؤس ٹرافیاں جیتیں۔ باکسنگ میں سردار محمد نے بیسٹ باکسر اور اظہار الحق نے بیسٹ لوزر کا اعزاز حاصل کیا۔ پاکستان انٹر اسکول اتھلیٹکس میٹ لاہور میں سردار، وکیل خان، ادیب انور اور ایوب کی کارکردگی امتیازی رہی۔ وکیل خان نے انٹر ہاؤس ۱۱۰ میٹرز ریس میں اوّل آ کر میڈل لیا۔ جون ۱۹۶۰ء گورنمنٹ کالج لاہور کے شوٹنگ مقابلہ میں شجاعت، سعید جاوید اور نسیم الحق کی کارکردگی نمایاں رہی۔ ہاؤس نے انٹر ہاؤس شوٹنگ مقابلہ بھی جیتا اور شجاع کو بہترین نشانہ باز قرار دیا گیا۔ انٹر ہاؤس انگلش ڈبیٹ کی میجر محمد اسماعیل شیلڈ، ہاؤس نے جیتی۔ ممتاز اختر نے پہلی اور سلیم اختر نے دوسری پوزیشن لی۔ اردو مباحثہ میں ممتاز اختر دوسرے نمبر پر رہے۔ ہاؤس کے دوسرے ممتاز مقرر یہ تھے۔ احمد شاہد پرویز، ایوب ملک اور شمس الحق مولا، ممتاز اختر، نائب صدر کالج یونین نے رسالپور میں کالج کی نمائندگی کی۔ سلطان مسعود نے لاہور کی سکاؤٹس جمبوری کے تقریری مقابلہ میں اوّل آنے کا امتیاز حاصل کیا۔ ڈرامہ کے میدان میں بھی ہاؤس نے اپنی روایتی برتری برقرار رکھی۔ علی امداد جان نے لاہور بورڈ کے انٹر اسکول، ڈرامائی مقابلہ میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔ کالج کے اسٹیج پر سلطان مسعود، عبدالرزاق، عبدالواحد، محمد ایوب، محمد اقبال، ظاہر شاہ، اعجاز خان، شفقت علیم نے ہاؤس کی نمائندگی کی۔ ایوب ملک نے مری کے یوتھ ہاسٹلنگ کے کورس میں تیسری پوزیشن حاصل کی۔ لاہور بورڈ کے مضمون نگاری اور جی کے کے مقابلہ میں خالد نواز، ادیب انور، شمس الدین مولا اور منیر مرزا نے کالج کی نمائندگی کی۔ موسم سرما کی تعطیلات سے پہلے ہاؤس میں آرٹ کی نمائش اور ڈنر کا اہتمام کیا گیا۔ ہاؤس کے عہدیدار یہ تھے:

ہاؤس پریفیکٹ محمد فہیم درانی، اسسٹنٹ پریفیکٹس ایم ایوب خان، علی احمد جان، ہاؤس سیکرٹری ایوب شہاب، گیمز سیکرٹری سردار محمد، میس سیکریٹری احمد حنیف سوشل سیکرٹری شمس الحق مولا، ایڈیٹر ہاؤس میگزین ضمیر حسین، کامن روم وارڈن منیر مرزا، ریڈنگ روم وارڈن ساجد احمد۔

۱۹۶۱ـ۶۲ء

ہاؤس ماسٹر مسٹر عین الدین علوی، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹرز کیپٹن آئی آر صدیقی، معاونین مسٹر ریحان بلگرامی، کیپٹن عارف چوہان، مسٹر سعید راشد، لیفٹیننٹ ایچ آر صدیقی، ہاؤس پریفیکٹ محمد ایوب۔ ۱۹۶۱ء کے ایف ایس سی کے امتحان میں کالج سے جن تین کیڈٹس منیر اختر، ممتاز اختر اور خالد نواز نے فرسٹ ڈویژن حاصل کی۔ ان کا تعلق غزنوی ہاؤس سے تھا۔ ۱۶ میں سے صرف ایک ناکام رہا۔ اسپورٹس میں ہاؤس نے کرکٹ، ہاکی، باسکٹ بال، شوٹنگ، ٹرافیاں جیتیں اور انڈور گیمز ٹرافی اور ہیلتھ اینڈ ہائیجین کپ بھی ہاؤس کی فتوحات میں شامل ہیں۔ انفرادی اعزازات یہ تھے:

بہترین اتھلیٹ سردار محمد، کرکٹر مشتاق مرزا، سعید جاوید، سلیم کیانی، زونل ہاکی میں امتیازی کارکردگی سردار، رزاق، سلیم رضا، ایوب شہاب، شاہد، خالق، باسکٹ بال میں امتیازی کارکردگی اشرف اور افضل، سوئمنگ میں امتیازی کارکردگی محمد یعقوب، حکیم خان، کالج کی آرٹ کی نمائش یعقوب محسود، حکیم خان لاہور اتھلیٹکس میٹ وکیل خان، سردار محمد، کالج ڈرامہ حکیم خان، شاہد پرویز، عزیز الحق، اقبال، نسیم الحق، اعجاز خان، سلیم کیانی، ہاؤس لٹریری اور ڈسکشن کلب کے اجلاس مسٹر سعید راشد کی

نگرانی میں ہر ہفتے میں ہوتے رہے۔ ضمیر حسین، سلیم کیانی، احمد زمان محمد یعقوب محسود، شمس الحق مولا، جمشید نیازی، احمد شاہد پرویز، ایم ایوب شہاب اور اقبال اس کلب کے مستقل اراکین تھے۔ کلب کے سیکرٹری شمس الحق مولا نے یوم آزادی پر ایک تقریب کا اہتمام بھی کیا۔ ہاؤس کا وال پیپر کہکشاں پابندی سے نکلتا رہا۔ ہاؤس کے عہدیدار ہاؤس پریفیکٹ محمد ایوب خان، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹس علی احمد جان، ایوب شہاب، زمرد خان، گیمز سیکرٹری عبدالرزاق، میس سیکرٹری سردار محمد، سوشل سیکرٹری شمس الحق، ہاؤس سیکرٹری محمد افضل، کامن روم انچارج محمد اقبال، ریڈنگ روم انچارج ایم زمان ایڈیٹر کہکشاں سعید بیگ۔

۶۳-۱۹۶۲ء

ہاؤس ماسٹر عین الدین علوی، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر کیپٹن آئی آر صدیقی، مسٹر سعید راشد، منسلک آفیسر کیپٹن ایم اے چوہان، مسٹر لطیف عباسی، ہاؤس پریفیکٹ، محمد زمرد خان۔ ہاؤس نے آل راؤنڈ بیسٹ پرفارمنس کا کالج بینر حاصل کیا اور اکیڈیمک شیلڈ بھی۔ ۱۹۶۲ء کے بورڈ امتحانات میٹرک اور انٹر کا رزلٹ سو فیصد رہا۔ زیر تبصرہ عرصے میں کالج میں پی ایم اے کے لئے منتخب ہونے والے آٹھ کیڈٹس میں سے سات، ایوب شہاب، جمشید نیازی، اکرم، زمان ادیب انور، رزاق، سردار محمد کا تعلق محمود غزنوی سے تھا۔ محمود غزنوی ہاؤس نے اس سال بھی کالج کو ہیڈ بوائے دینے کی روایت برقرار رکھی۔ انٹر ہاؤس گیمز اور اسپورٹس مقابلوں میں ہاؤس نے اتھلیٹکس، ہاکی، کرکٹ باسکٹ بال، بیس بال ٹرافیاں جیتیں۔ ان کھیلوں اور مقابلوں کے انفرادی امتیازات یہ تھے:

اتھلیٹکس منیر اختر اور محمد ریاض، کرکٹ سلیم اختر اور مشتاق نیازی سوئمنگ سلطان مسعود کالج کی ہاکی الیون میں جس نے آئی ایس ٹی میں ہاکی ٹرافی جیتی۔ اس میں سے آٹھ کھلاڑی ایم جی ہاؤس کے تھے۔ کالج کی اتھلیٹک ٹیم وکیل خان، منیر اختر، اظہار الحق اور طاہر لطیف جس نے لاہور میں نیشنل جونیئر اتھلیٹک چیمپئن شپ جیتی کا تعلق بھی محمود غزنوی ہاؤس سے تھا۔ منیر اختر کو ویسٹ پاکستان کا بیسٹ جونیئر اتھلیٹ قرار دیئے جانے کا اعزاز نصیب ہوا۔ چاروں ہاؤسوں کے کھلاڑیوں نے انٹر سروسز اسپورٹس ٹورنامنٹ کی پریذیڈنٹ شیلڈ جیتی۔ ان میں سے نسیم الحق، رزاق فائق، ریاض، ادیب انور، علی احمد خان، افتخار سلیم کیانی، سلیم رضا، منیر اختر، وکیل خان، احمد شاہد، سعید اقبال، اظہار الحق، مشتاق نیازی، مشہود احمد، اسحاق مقصود، طاہر لطیف محمود غزنوی ہاؤس کے تھے۔ اس کے علاوہ کالج نے پیرامیٹ جہلم میں جو بوائز چیلنج شوٹنگ شیلڈ جیتی اس کے معمار نسیم الحق، حکیم خان، یعقوب مسعود اور علی احمد جان بھی محمود غزنوی ہاؤس کے نشانہ باز ہی تھے۔

ہاؤس میں جمعہ اور ہفتہ کی شام کو تقریری مباحثے اور کرنٹ آفیئرز پر مذاکرے ہوتے رہے۔ سلیم اختر اور اقبال فرید نے ایبٹ آباد پبلک سکول میں منعقدہ کالج کی انٹر پبلک اسکول انگلش ڈیبیٹ ٹرافی جیتی۔ ان کا تعلق بھی غزنوی ہاؤس سے تھا۔

لیفٹیننٹ حامد رضا صدیقی کے زیر نگرانی اور کیڈٹ خالد مسعود کی سیکرٹری شپ میں فوٹو گرافی کلب بھی بہت فعال رہا۔ ہاؤس کے آرٹ کلب نے ہاؤس کے ریڈنگ روم اور کامن روم کو اپنی تصویروں سے سجایا اور یعقوب محسود اور حکیم خان کی تصویریں کالج کی آرٹ نمائش میں ناظرین کی توجہ کا مرکز رہیں۔ کالج کی سائنس کی نمائش میں ہاؤس کی نمائندگی شفیق الرحمٰن، عزیز الحق اور امین نے کی۔ کالج ڈرامہ میں جو فن کار ستارے چمکے، ان میں سے علی احمد جان، سلیم کیانی، اقبال فرید، حکیم خان، تاج خٹک، طاہر لطیف، سعید اقبال اور اعجاز خان غزنوی ہاؤس کے تھے۔ کالج کے لئے یوتھ ہاسٹلنگ ٹرافی جیتنے میں غزنوی ہاؤس کے وکیل خان اور خالد بشیر نے کلیدی کردار ادا کیا۔ وہ تین کوہ پیما جو کالج کے لئے کلائمبرز ٹرافی لائے۔ ان میں سے دو علی احمد جان اور اقبال فرید غزنوی ہاؤس ہی کے تھے۔ غزنوی ہاؤس کے محمد اسلم کیانی کو ورلڈ جمبوری کیلئے منتخب کیا گیا۔ ہاؤس کے عہدیدار یہ تھے:

ہاؤس پریفیکٹ ایم زمرد خان، اسسٹنٹ پریفیکٹ عبدالغفور ڈوگر، ڈارم پریفیکٹ سلیم کیانی، ظاہر شاہ مشہود، امین اور ریاض، سوشل سیکرٹری سلیم کیانی، اسپورٹس سیکریٹری وکیل خان، میس سیکریٹری محبوب سلطان، افتخار احمد، کامن روم انچارج، عزیز الحق، ایڈیٹر شمیم جاوید۔

۶۴-۱۹۶۳ء

ہاؤس ماسٹر مسٹر عین الدین علوی، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر کیپٹن اے رحمان، مسٹر سعید راشد، منسلک آفیسرز کیپٹن ایم عنایت علی، کیپٹن ایم اے چوہان، مسٹر لطیف عباسی۔ ہاؤس پریفیکٹ اخلاق احمد، ایف ایس سی کے فائنل کے امتحان میں غزنوی ہاؤس کے محمد امین نے کالج میں پہلی پوزیشن لی اور سلیم کیانی نے انٹرمیڈیٹ کے پارٹ ون میں دوسری۔ اسپورٹس کے میدان میں ہاؤس نے کرکٹ، فٹ بال، سافٹ بال اور اتھلیٹک کے مقابلے جیتے۔ انفرادی اعزاز یہ تھے:

بیسٹ اتھلیٹ اظہار الحق، بیسٹ ڈائیور احمد ضیاء، بیسٹ باکسر افتخار احمد، بیسٹ لوزر احمد ضیاء، کراس کنٹری رنر احمد نواز، بیسٹ شاٹ اقبال فرید، کالج کے

جس اسپورٹس کانٹی جنٹ نے اس سال تیسری بار آئی ایس ایس ٹی ٹی کی پریذیڈنٹ شیلڈ جیتی۔ اس سال بھی اس کے چالیس کھلاڑیوں میں سے ۲۳ محمود غزنوی اور باقی سترہ دوسرے ہاؤسوں کے تھے۔

اردو اور انگلش مباحثوں کے مقابلے غزنوی ہاؤس نے جیتے۔ انگلش ڈیبیٹ میں سلیم کیانی نے، اردو مباحثہ میں اقبال فرید نے اوّل آنے کا اعزاز حاصل کیا۔ جاوید اختر کی اردو مباحثہ میں دوسری پوزیشن تھی۔ پی اے ایف کالج رسالپور کے انٹر کالجیٹ تقریری مقابلہ میں کالج کی نمائندگی غزنوی ہاؤس کے سلیم کیانی اور اقبال فرید نے کی اور سیکنڈ پرائز لیا۔ ہاؤس نے کالج کو نائب صدر اور کالج کو پریفیکٹ دینے کی روایت بھی قائم رکھی۔ اس سال یہ اعزاز سلیم اختر کیانی کے حصے میں آیا۔ کالج ڈرامہ میں ہاؤس کے سلیم کیانی، اقبال فرید، مشتاق فرید، ظہیر احمد، مجیب بختیار اور جاوید اختر نے امتیازی کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ اسکاؤٹنگ میں غزنوی ہاؤس کے جن کیڈٹس نے نام پیدا کیا وہ یہ تھے۔ خالد مسعود، سلیم کیانی، غضنفر اعظم، محمود اسلم، ذوالفقار ارشد۔

اس سال پورے کالج سے پی ایم اے کے لئے چونتیس کیڈٹس منتخب ہوئے، ان میں سے پندرہ غزنوی ہاؤس کے تھے۔ وکیل خان، احمد شاہد پرویز، عزیز الحق سلطان مسعود، نصیر عابد، محمد خالق، یعقوب محمود، حکیم خان، منیر اختر، مشتاق، محبوب سلطان، شفیق الرحمٰن، خادم حسین، نذیر احمد اور رشید ملک، ہاؤس کے عہدوں کے حامل کیڈٹس یہ تھے:

ہاؤس پریفیکٹ اخلاق احمد، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹس محمد ریاض، سلیم اختر صدیقی، ڈارم پریفیکٹس مشتاق نیازی، عبدالقیوم، زاہد فاروق، مسعود پرویز، سوشل سیکرٹری افتخار شاہ، میس سیکرٹری خالد مسعود، اسپورٹس سیکرٹری افتخار احمد، ہاؤس سیکرٹری اقبال فرید، ریڈنگ روم انچارج، افتخار شاہ، کامن روم انچارج مجیب بختیار، ایڈیٹر "منزل" محمد ذوالفقار ارشد۔

۱۹۶۴-۶۵ء

ہاؤس ماسٹر کیپٹن عبدالرحمٰن، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر لیفٹیننٹ اللہ بخش، منسلک آفیسرز کیپٹن محمد اسلم، مسٹر شفیق احمد، مسٹر ایف ایچ حیدری، مسٹر سعید راشد، ۱۹۶۴ء کے انٹر سائنس کے امتحان میں غضنفر اعظم نے اوّل اور احسان الحق نے دوسری پوزیشن لی۔ فاروق گل فرسٹ ایئر کے سالانہ امتحان میں اوّل آیا۔ اسپورٹس میں ہاؤس نے کامیاب شیلڈ حاصل کی اور باکسنگ میں بیسٹ لوزر کا اعزاز لیا۔ نعیم الدین اور عصمت اللہ کو ۱۹۶۴-۶۵ء کا بہترین اتھلیٹ قرار دیا گیا۔

۱۹۶۵-۶۶ء

ہاؤس آفیسر لیفٹیننٹ محمد رحمان، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر لیفٹیننٹ اللہ بخش، منسلک آفیسرز کیپٹن محمد اسلم، مسٹر شفیق احمد، مسٹر ایف ایچ حیدری، مسٹر سعید راشد ۱۹۶۵-۶۶ء میں نو غزنویوں کو کمیشن کے لئے منتخب کیا گیا۔ ہاؤس کے دو اولڈ بوائز ادیب انور اور مشتاق نیازی نے پی ایم اے میں اعزازی تلوار لی۔ ایک اور اولڈ بوائے سلیم اختر نے گورنمنٹ کالج لاہور میں سیکرٹری کا منصب سنبھالا اور ایک دوسرے اولڈ بوائے شمس الدین نے یونیورسٹی پوسٹ گریجویٹ سطح پر امتیاز حاصل کیا۔

اس سال پھر ہاؤس اسپورٹس کی کامیاب شیلڈ حاصل کی گئی۔ اتھلیٹکس، سوئمنگ اور شوٹنگ میں پہلی تین پوزیشنیں غزنویوں نے حاصل کیں۔ بورڈ اور آئی ایس ایس ٹورنامنٹ میں کالج کی فٹ بال، ہاکی، کرکٹ اور اتھلیٹک ٹیموں کی کپتانی علی الترتیب جمیل ناصر، پرویز اختر، جمیل احمد اور عصمت اللہ نے کامیابی سے کی۔ اپریل ۱۹۶۶ء میں لاہور میں منعقدہ پاکستان جونیئر اتھلیٹکس میں ۶ غزنویوں نے نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ طارق کلیم کو بہترین اتھلیٹ قرار دیا گیا اور عصمت اللہ نے ۱۰۰ میٹر کی دوڑیں جیتیں۔ انٹر ہاؤس اردو ڈیبیٹ ٹرافی اور انگلش ڈیبیٹ برجستہ ٹرافی ہاؤس نے حاصل کی۔ انفرادی اعزازات یہ تھے:

ظہیر احمد دوسرا انعام انگریزی مباحثہ، ظہیر احمد پہلا انعام اردو مباحثہ، غلام مصطفیٰ دوسرا انعام اردو مباحثہ، ظہیر احمد پہلا انعام انگریزی مباحثہ، ظہیر احمد پہلا انعام انگریزی مباحثہ، ظہیر احمد دوسرا انعام اردو برجستہ، مشتاق نواز، سجاد حیدر باسکٹ بال فیصل نواز لودھی، اشفاق احمد، طارق عمر ہاؤس کے عہدیدار یہ تھے:

ہاؤس پریفیکٹ غلام نبی شاہ، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ شاہد احمد، ہاؤس سیکرٹری نعیم اختر حسین، میس سیکرٹری نسیم فاروق، گیمز مشتاق انور، سوشل سیکرٹری آصف خورشید، بلاک پریفیکٹس فیصل نواز لودھی، فاروق اقبال۔

۶۷-۱۹۶۶ء

ہاؤس ماسٹر کیپٹن غلام عباس، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر لیفٹیننٹ شجر حسین، لیفٹیننٹ خیبر زمان، مسٹر شفیق احمد، ہاؤس پریفیکٹ غلام نبی۔ گیارہویں کے امتحان میں جاوید اسلم طاہر نے دوسری پوزیشن لی۔ انٹر ہاؤس تقریری مقابلوں میں محمود غزنوی ہاؤس نے انگریزی، اردو تیار کی ٹرافیاں حاصل کیں۔ انفرادی اعزازات یہ تھے: انگریزی تیار طارق عمر اوّل، انگریزی تیار نوید ناصر دوم، اردو مباحثہ جاوید اسلم طاہر اوّل، اردو مباحثہ مشتاق نواز دوم، اردو مباحثہ برجستہ اقبال اکبر خان اوّل، قرات جاوید اسلم طاہر اوّل اسپورٹس کے میدان میں ہاکی، فٹ بال، کرکٹ کی ٹرافیاں ہاؤس نے جیتیں۔

۶۸-۱۹۶۷ء

ہاؤس ماسٹر کیپٹن غلام عباس، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر کیپٹن احسان الحق، لیفٹیننٹ افتخار عالم (ریذیڈنٹ)، سیکنڈ لیفٹیننٹ نعیم تقی جعفری ریذیڈنٹ۔ اپریل ۱۹۶۸ء میں ہاؤسوں کے ادغام سے محمود غزنوی ہاؤس مضبوط تر ہاؤس کی شکل میں ابھرا۔ نصابی تعلیم کے دائرہ میں ہاؤس نے یہ امتیازات حاصل کئے۔ انٹرمیڈیٹ سائنس اظہر حسین فرسٹ، انٹرمیڈیٹ سائنس سیکنڈ جاوید اسلم طاہر، انٹرمیڈیٹ آرٹس فرسٹ غلام نبی شاہ، سیکنڈ مشتاق نواز فرسٹ ایئر آرٹس میں پہلی تینوں پوزیشنیں علی الترتیب ایم جی ہاؤس کے طلعت مسعود کیانی، غلام حیدر، تجمل حسین نے حاصل کیں۔ انٹر ہاؤس ڈیبیٹ کے مقابلہ میں ہاؤس کوئی ٹرافی نہیں لے سکا۔ اور صرف ایک دوسرا انعام آفتاب حیدر نے اردو کے برجستہ مقابلے میں لیا۔ حسن قرأت کے مقابلہ میں شاہد احمد کو دوسرا انعام ملا۔ جنرل نالج کے مقابلہ میں میٹرک گروپ میں ہاؤس کے قمر زمان نے دوسری پوزیشن لی۔ اسپورٹس میں ہاؤس کراس کنٹری میں ٹاپ پر رہا۔ خالد نذیر نے پہلی پوزیشن لی۔ باسکٹ بال کی سی ٹیم نے ٹرافی جیتی۔ آئی ایس ٹی ٹی میں ہاؤس نے حسن ابدال کالج کی میزبانی کی۔ کالج کے کانٹی جنٹ میں ہاؤس کی نمائندگی سیف الاسلام، تجمل حسین، غلام حیدر، نعیم اختر منہاس، عبدالظہور راشد، امیر ذوالفقار علی، امجد خورشید، اختر بخاری اور خالد نسیم نے کی، ہاؤس کے عہدے یہ تھے: ہاؤس پریفیکٹ سیف الاسلام، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ اور بلاک پریفیکٹ منیر تجمل حسین، بلاک پریفیکٹ جونیئر اشفاق احمد، ہاؤس سیکرٹری نوید اکبر حسین، اسپورٹس سیکرٹری شعیب یاسمین، میس سیکرٹری سید آفتاب حیدر۔

۶۹-۱۹۶۸ء

ہاؤس ماسٹر میجر غلام عباس، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر کیپٹن احسان الحق، کیپٹن افتخار عالم، سیکنڈ لیفٹیننٹ منظور احمد، سیکنڈ لیفٹیننٹ اظہر حسین۔ ہاؤس نے اکیڈیمک ٹرافی جیتی، ہاؤس میں ڈیبیٹ اور ڈرامے جاری رہے، ہاؤس میں یوم قائداعظم منایا گیا۔ جس کے آخر میں ہاؤس ماسٹر میجر غلام عباس نے قائداعظم کی سوانح حیات پر روشنی ڈالی۔ علاوہ ازیں پاکستان انٹر کالجیٹ انگلش اردو ڈیبیٹ منعقدہ گورنمنٹ انٹر کالج جہلم، پولی ٹیکنک انسٹیٹیوٹ راولپنڈی اور گورنمنٹ کالج گوجرانوالہ سے غزنوی ہاؤس کے ظہیر احمد اور شہاب ناصر نے بالترتیب پہلی اور دوسری پوزیشن حاصل کیں۔ انہوں نے ایک انگریزی اور ایک اردو کی ٹرافی حاصل کی۔ ہاؤس کے ایک اولڈ بوائے ۲۱۸۰ افتخار جعفر نے جنگ ستمبر ۱۹۶۵ء میں شہادت کا رتبہ پایا اور میجر ۱۷۳۷ سلطان احمد نے ستارۂ جرأت حاصل کیا۔ ہاؤس کے عہدیدار یہ تھے۔

ہاؤس پریفیکٹ امتیاز احمد، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ مظہر الحق، بلاک پریفیکٹ رفعت رانا، ہاؤس سیکرٹری طارق یعقوب، میس سیکرٹری مجیب بختیار، سوشل سیکرٹری ظہیر احمد، اسپورٹس سیکرٹری پرویز اختر۔

۷۰-۱۹۶۹ء

ہاؤس ماسٹر میجر غلام عباس، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر کیپٹن سیف الدین، مسٹر شفیق احمد، لیفٹیننٹ خیبر زمان، سیکنڈ لیفٹیننٹ سید شجر حسین (ریذیڈنٹ) امید علی خان نے میٹرک کے امتحان میں کالج میں ٹاپ پوزیشن حاصل کی۔ انٹر ہاؤس مباحثوں میں ہاؤس نے انگریزی، اردو، تیار، اور برجستہ کی تین ٹرافیاں حاصل کیں۔ انفرادی اعزازات یہ تھے اردو مباحثہ غلام مصطفیٰ اوّل، جاوید اسلم طاہر دوم، انگریزی برجستہ، مظہر الاسلام دوم، اردو مباحثہ برجستہ اقبال اکبر خان، غلام مصطفیٰ، کالج کی مختلف ٹیموں میں محمود غزنوی ہاؤس کی نمائندگی اس طرح تھی۔ ہاکی غلام نبی کیپٹن، ممتاز علی، اشفاق احمد، سہیل رانا، طارق عمر، فیصل نواز غلام حیدر، فٹ بال طارق محمود، خالد سعید، مشتاق نواز ارشد محمود، سیف الاسلام، فہیم اختر، تجمل حسین، کرکٹ حسن فاروق (کیپٹن) نعیم اختر حسین، غلام نبی شاہ، شاہد احمد، عصمت علی، فرخ شہید۔ ہاؤس کھیوڑہ تعلیمی سیاحت کے لئے گیا اور جگو ہیڈ تک ہائیکنگ کی۔ امتیازی امتیازات یہ تھے:

اعجاز حسین مرزا بیسٹ اسکاؤٹ برائے ۷۰-۱۹۶۹ء خالد نسیم کراس کنٹری اوّل، شاہد احمد قرأت جونیئرز اوّل، امجد خورشید کلر ہاکی، ذوالفقار علی کلر فٹ بال،

اور اعجاز خان کو عطا ہوئے۔ پرویز سلطان نے کالج کرکٹ ٹیم کی اور اعجاز خان نے باسکٹ بال کی کپتانی کی۔ ہاؤس کے سوشل فنکشنز جاری رہے۔ ہابیز میں پینٹنگ شروع کی گئی۔ پی ایم اے کے لئے فخر الاسلام، محمد طاہر محمد آزاد، ریاض احمد، سعادت علی شاہ، محمد عارف منتخب ہوئے۔ ہاؤس کی انتظامیہ یہ تھی۔

ہاؤس پریفیکٹ اعظم خورشید، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ شاہد وہاب راؤ، میس سیکرٹری ناصر محمود، سوشل سیکرٹری احسان حفیظ ہاؤس سیکرٹری فرحت پرویز، ریڈنگ روم سیکرٹری امتیاز ایوب، کامن روم سیکرٹری اعجاز احمد خان۔

۱۹۷۳ء۔۷۴

ماٹو: ''ورک از ورشپ'' ہاؤس ماسٹر میجر محمد بشیر اور کیپٹن زیڈ ایچ نقوی، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر کیپٹن سرفراز حسین، ریذیڈنٹ مسٹر محمد مشتاق، تقریروں، مذاکروں، معلوماتی مقابلوں، اسکٹس، نظموں اور گانوں پر مشتمل فرائڈے ایوننگ کا ورائٹی پروگرام مستقل طور سے جاری رہا۔ دو وال پیپرز اردو، انگریزی میں محمود غزنوی ہاؤس میں شروع کئے گئے۔ اس سال ہاؤس میں انڈور گیمز کے انٹر ڈارم مقابلے بھی کرائے گئے۔ ہاؤس اکیڈیمک ٹرافی کے لئے دوسرے نمبر پر رہا۔ شاہد وہاب راؤ نے انٹر آرٹس میں فرسٹ پوزیشن لی۔ سعید خالد اور فضل عباس ایف ایس سی فرسٹ ایئر میں علی الترتیب فرسٹ اور سیکنڈ آئے۔ فرسٹ ایئر آرٹس میں عاشق حسین نے سیکنڈ پوزیشن لی۔ نویں میں احمد از ور اور آٹھویں میں طارق نعیم اور امان اللہ اوّل دوم آئے۔ ظفر مسعود، آصف عبداللہ اور شفیق الرحمٰن نے میٹرک میں سرگودھا بورڈ کا سکالرشپ لیا۔ ڈیبیٹس میں ہاؤس نے اردو انگریزی برجستہ تقریری مقابلوں میں دوسری پوزیشن لی۔ سعید خالد اردو مباحثہ میں سیکنڈ آیا۔ اسپورٹس میں باسکٹ بال ٹرافی میں دوسرے تین ہاؤسوں کے ساتھ شرکت کی۔ سوئمنگ میں واٹر پولو میچ جیتا۔ کالج ڈرامہ میں ہاؤس کے سعید خالد اور عثمان طارق نے حصہ لیا۔ دوسرے اعزازات یہ تھے۔ طارق محمود بیسٹ اتھلیٹ برائے ۷۴۔۱۹۷۳ء راولپنڈی ڈویژن اتھلیٹکس میں ۸۰۰ میٹرز میں فرسٹ، وقت ایک منٹ ۶ سیکنڈ اس میٹ میں ۱۵۰۰ میٹرز، ۸۰۰ میٹرز اور لانگ جمپ میں سیکنڈ پوزیشن لی اور ڈویژن کا بیسٹ اتھلیٹ قرار دیا گیا۔ کالج میں کراس کنٹری میں بھی فرسٹ رہا۔ شفیق الرحمٰن فرسٹ ڈسکس تھرو، سیکنڈ ۴۰۰ میٹرز۔ ظفر اقبال مرزا فرسٹ جیولن تھرو، رحم شیر سیکنڈ ڈسکس تھرو۔ ظفر محمود فرسٹ بیک اسٹروک سوئمنگ۔ ہارون جمیل فرسٹ فری سٹائل سوئمنگ، نصیر علی بیسٹ شاٹ برائے ۷۴۔۱۹۷۳ء۔

کالج کلرز

طارق محمود ہاکی، سعید خالد فٹ بال، شفیق الرحمٰن فٹ بال، قمر الزمان کرکٹ، منیر اقبال کرکٹ، منصور اشرف باسکٹ بال، خورشید احمد باسکٹ بال، طارق محمود اتھلیٹکس، نصیر علی سوئمنگ، پی ایم اے کے لئے غلام عباس، اعظم خورشید، صلاح الدین، حامد محمود امتیاز ایوب، ناصر محمود، شاہد وہاب راؤ، محمد اشفاق احسان حفیظ، فرحت پرویز منتخب ہوئے۔ ہاؤس کے عہدیدار یہ تھے:

ہاؤس پریفیکٹ فضل عباس، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ محمد داؤد، میس سیکرٹری عاشق حسین، ہاؤس سیکرٹری خلیل احمد، سوشل سیکرٹری لیاقت علی خان، اسپورٹس سیکرٹری طارق محمود، ریڈنگ روم سیکرٹری عثمان طارق، کامن روم سیکرٹری محمد نواز۔

۱۹۷۴ء۔۷۵

ماٹو: ''ورک از ورشپ'' ہاؤس ماسٹر میجر حامد رضا صدیقی، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر کیپٹن محمد علی، کیپٹن سعید سرفراز حسین، ریذیڈنٹ کیپٹن شوکت علی رندھاوا، مسٹر محمد مشتاق، اپریل ۱۹۷۴ء میں ہاؤسوں کی نئی تشکیل کے نتیجے میں محمود غزنوی ہاؤس نویں دسویں کے لڑکوں کے لئے جونیئرز ہاؤس ہو گیا۔ اس سال ہاؤس کو سی این سی شیلڈ جیتنے اور اکیڈیمک شیلڈ کا اعزاز ملا۔

علاوہ جونیئرز کی انٹر ہاؤس کی اردو ڈیبیٹنگ شیلڈ ہاکی، فٹ بال، کرکٹ، باکسنگ اور پی ای ٹی کی ٹرافیاں، ڈرل اور انٹریئر اکانومی کی شیلڈیں بھی ہاؤس کی فتوحات میں شامل تھیں۔ انفرادی اعزازات یہ تھے: سعید خالد فرسٹ ایف ایس سی فائنل اور کمانڈانٹ میڈل اور بہترین اداکار فضل عباس سیکنڈ، احسان اللہ سیکنڈ میٹرک۔ امان اللہ فرسٹ نہم، اشتیاق احمد فرسٹ ہشتم، شہزادہ امتیاز بہترین قاری، سعید ڈار بیسٹ اتھلیٹ اور جمناسٹک (جونیئرز) عظیم آصف فرسٹ اردو ڈیبیٹ، عبدالمنعم سیکنڈ اردو ڈیبیٹ، بلال بن حبیب کالج کلر جمناسٹک، پی ایم اے کے لئے سعید خالد، محمود داؤد، طارق محمود اور منصور اشرف منتخب ہوئے۔ ہاؤس کے عہدیدار یہ تھے:

ہاؤس پریفیکٹ امان اللہ، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ طارق نعیم راجہ، میس سیکرٹری عبدالمنعم علی، اسپورٹس سیکرٹری خالد خان سوشل سیکرٹری عبدالقدوس خان، ریڈنگ روم انچارج ظفر عباس، کامن روم انچارج عامر حیدر۔

۱۹۷۵۔۷۶ء

ماٹو: ''ورک از ورشپ''۔ ہاؤس ماسٹر میجر محمد عارف چوہان، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر کیپٹن محمد علی، مسٹر طارق محمود چودھری۔ ہاؤس میں فرائیڈے ایوننگ تواتر سے جاری رہے۔ جن کے نتیجے میں ہاؤس نے اردو برجستہ اور انگریزی برجستہ مباحثے جیتے۔ اسپورٹس میں ہاؤس کو ٹرافی نہیں ملی لیکن انٹر ہاؤس اکانومی شیلڈ اور انٹر ہاؤس ڈرل شیلڈ ضرور حاصل کی۔ انفرادی اعزازات یہ تھے:

امان اللہ نے میٹرک کے سرگودھا بورڈ کے امتحان میں بورڈ میں چھٹی پوزیشن اور کالج میں فرسٹ پوزیشن لی۔ طارق نعیم راجہ کالج میں سیکنڈ پوزیشن، وحید احمد خان سیکنڈ انگلش تیار، شفقت نواز سیکنڈ انگلش برجستہ، ساجد یعقوب فرسٹ اردو برجستہ، عظیم آصف سیکنڈ اردو تیار۔ ہاؤس کے عہدیدار یہ تھے:

ہاؤس پریفیکٹ سلیم نواز ملک، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ اشتیاق احمد، میس سیکرٹری جاوید قمر، ہاؤس سیکرٹری محمد شفیق ڈار، اسپورٹس سیکریٹری وحید احمد خان، سوشل سیکرٹری عظیم آصف، کامن روم انچارج طارق محمود، ریڈنگ روم انچارج نیر عباس۔

۱۹۷۶۔۷۷ء

ماٹو: آئی ول نیور فیل (I will never fail)

ہاؤس ماسٹر میجر محمد عارف چوہان اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر کیپٹن شوکت علی رندھاوا، مسٹر مرزا عبداللطیف۔ ہاؤس ماسٹر میجر عارف چوہان نے ہاؤس کو ایک ولولہ تازہ دینے کے لئے ہاؤس کا ماٹو ''آئی ول نیور فیل'' کردیا۔ ہاؤس میں میجر چوہان کے کمٹمنٹ کی وجہ سے خاصی ذہنی اور کرداری ہماہمی رہی۔ انہوں نے عصر کی نماز باجماعت خود پڑھانے کا سلسلہ بھی شروع کیا۔ ہاؤس آنر سسٹم، آنر کونسل اور آنر شاپ کو زندہ کیا گیا۔ ہاؤس میں تقریری، ڈراموں وغیرہ کے جمعہ کی شام کے فنکشنز تواتر سے ہوئے۔ ۱۶ جنوری ۱۹۷۷ء کو ہاؤس کے سالانہ جلسہ تقسیم انعامات کے مہمان خصوصی کمانڈانٹ کرنل ظہور الحق تھے۔ اس موقع پر ٹکٹوں اور سکوں کی نمائش کے علاوہ ایک انگریزی اور دو مختصر کھیلوں پر مشتمل اسٹیج شو بھی پیش کیا گیا۔ ایک فیچر ''محمود بت شکن'' کے عنوان سے تھا۔ ہاؤس نے اس سال دو تعلیمی سیاحتیں بھی کیں۔ پورا ہاؤس قلعہ روہتاس دیکھنے گیا۔ مسٹر رشید نے قلعہ کی تاریخ پر روشنی ڈالی۔ دوسرا مطالعاتی دورہ منگلا ڈیم کا تھا۔ تعلیمی میدان میں بھی ہاؤس سربلند رہا اور دسویں نویں کے اینڈ سمسٹر (End Semester) امتحان میں اشتیاق احمد بٹ اور ارشد الاسلام آرمڈ فورسز ایجوکیشن بورڈ کے امتحان میں علی الترتیب فرسٹ اور سیکنڈ آئے۔ انٹر ہاؤس تقریری مباحثوں میں ہاؤس نے چاروں مقابلے (اردو مباحثہ تیار و برجستہ اور انگریزی تیار و برجستہ) جیت کر ایک ریکارڈ کامیابی حاصل کی۔ ہاؤس کے مقرروں نے اوّل اور دوم انعامات حاصل کئے۔ اسپورٹس میں ہاؤس کا ستارہ گردش میں رہا۔ صرف ایک ٹرافی کرکٹ کی ایک شیلڈ انٹر ہاؤس اکانومی کی ہاؤس کے حصے میں آئی تاہم اتھلیٹکس میں اعجاز نعمت نے جیولن تھرو کا ریکارڈ بہتر کیا۔ انفرادی اعزازات یہ تھے:

طارق محمود انگلش تیار اوّل، جمیل یوسف انگلش تیار دوم، اعجاز نعمت انگلش تیار دوم، عمران بشیر اردو تیار دوم، ثقلین افضل انگلش برجستہ اوّل شفقت نواز انگلش برجستہ دوم، راشد امین اردو تیار اوّل، سیف الدین اردو ڈرامہ اوّل۔

۱۹۷۷۔۷۸ء

ماٹو: آئی ول نیور فیل (I will never fail)

ہاؤس ماسٹر میجر افتخار عالم، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر کیپٹن شوکت علی رندھاوا، سیکنڈ لیفٹیننٹ سبطین عباس۔ ہاؤس نے اپنی تربیتی ترجیحات کو قائم رکھتے ہوئے آنر سسٹم، آنر کونسل اور آنر شاپ کو قائم رکھا۔ جمعہ کی شام کو تقریروں، مباحثوں، مذاکروں، ڈراموں، اسکٹس اور موسیقی کے ورائٹی پروگرام جاری رہے۔ جن میں ہاؤس کے بیشتر لڑکوں نے بار بار حصہ لیا۔ ۲۰ جنوری ۱۹۷۸ء کو ہاؤس کے سالانہ جلسہ تقسیم انعامات کے مہمان خصوصی ایک ممتاز عالمگیرین بریگیڈیئر ایم اسلم جنجوعہ ستارۂ جرأت تھے۔ اس موقع پر ہاؤس نے ٹکٹوں، سکوں اور مصوری کی ایک نمائش کا اہتمام بھی کیا۔ اس سال ہاؤس کے ایک ونگ کا نام راشد منہاس ونگ اور دوسرے کا عزیز بھٹی ونگ رکھا گیا۔ ہاؤس نے سی او اے ایس شیلڈ اور اکیڈیمک شیلڈ جیتنے کا اعزاز حاصل کیا۔ جسمانی تربیت کے شعبہ میں ہاکی اور فٹ بال کی ٹرافیوں کے علاوہ پی ای

ٹیسٹ اور ڈرل کی ٹرافیاں بھی جیتیں۔ انٹیریئر اکانومی کی شیلڈ بھی ہاؤس نے حاصل کی۔ تقریروں اور مباحثوں کے میدان میں ہاؤس نے اردو تیار انگریزی تیار اور برجستہ کی ٹرافیاں جیتنے کا اعزاز حاصل کیا۔ ہاؤس کے دو ونگوں کے نام نشانِ حیدر کے نام پر رکھے گئے۔ انفرادی امتیازات یہ تھے:

ارشد الاسلام میٹرک اوّل، ثاقب رضا نہم اوّل، زبیر خورشید ہشتم دوم، اقبال نعیم بیسٹ باکسر (جونیئرز)، طارق علی فرسٹ جیولن تھرو اور شاٹ پٹ، پچھلا ریکارڈ بھی بہتر کیا۔ گلستاسپ نواز انگلش تیار اوّل، راشد ولی انگریزی برجستہ اوّل، راشد امین اردو برجستہ اوّل کیڈٹ عہدیدار یہ ہیں:

ہاؤس پریفیکٹ گلستاسپ نواز، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ راشد امین خان، میس سیکرٹری طارق علی، ہاؤس سیکرٹری راشد ولی اسپورٹس سیکرٹری اقبال نسیم، سوشل سیکرٹری راشد امین، ریڈنگ روم انچارج سعید افضل، کامن انچارج افتخار احمد، ونگ کیپٹن راشد منہاس، نوید کمال، ونگ کیپٹن عزیز بھٹی، عمران بشیر۔

۱۹۷۸ـ۷۹ء

ماٹو: ''آئی ول نیور فیل''۔ ہاؤس ماسٹر میجر منصور بخت، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر کیپٹن ولی محمد، کیپٹن رضا الرحمٰن، لیفٹیننٹ سجاد حسین، لیفٹیننٹ شوکت علی۔ ہاؤس کی آنر کونسل گو کم فعال تھی لیکن قائم رہی۔ کونسل کے زیرِ نگرانی آنر شاپ نے بھی کام کیا۔ بدھ کی رات کے ہفتہ وار فنکشن برابر ہوتے رہے۔ ہاؤس نے اس سال سی او اے ایس شیلڈ جیت کر چیمپئن ہاؤس ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔ تقریروں میں انگریزی تیار اور انگریزی برجستہ دونوں مقابلے جیتے۔ اسپورٹس میں ہاؤس نے ہاکی، فٹ بال، اتھلیٹکس، کراس کنٹری، باکسنگ، شوٹنگ کی ٹرافیاں حاصل کیں۔ میٹرک کے امتحان میں ہاؤس کے عزیز احمد نے کالج میں فرسٹ پوزیشن حاصل کی۔ نویں کے سالانہ امتحان میں پہلی تین پوزیشنیں بھی غزنوی ہاؤس نے لیں۔ دوسرے انفرادی امتیازات یہ تھے: یوسف خان بیسٹ شاٹ (جونیئرز)، محمد وحید فرسٹ کراس کنٹری، ریاض عظیم بیسٹ رائیڈر، فخر الزمان فرسٹ اردو ڈرامہ، ریاض عظیم فرسٹ انگلش ڈرامہ، محمد علی سیکنڈ، انگلش ڈرامہ ہاؤس کے عہدیدار یہ تھے:

ہاؤس پریفیکٹ ہدایت الرحمٰن، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ سرفراز عالم، میس سیکرٹری زبیر خورشید، ہاؤس سیکرٹری عزیز احمد قریشی، اسپورٹس سیکرٹری محمد وحید، سوشل سیکرٹری فخر الزمان، ونگ کیپٹن راشد منہاس، ونگ کیپٹن رضوان، ونگ کیپٹن عزیز بھٹی ونگ، اختر پرویز، انچارج آنر شاپ منوچہر آزاد۔

۱۹۷۹ـ۸۰ء

ماٹو: اسٹرائیو ٹل ڈیتھ (Strive till Death)

ہاؤس ماسٹر پروفیسر شفیق احمد، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر مسٹر محمد مشتاق، لیفٹیننٹ اے اے علوی، لیفٹیننٹ سلطان زیب۔ ہاؤس کا نیا ماٹو نئے ہاؤس ماسٹر کے عزم اور ویژن کا آئینہ دار تھا۔ ہاؤس کے عزیز احمد نے ۱۹۷۹ء کے میٹرک کے امتحان میں کالج میں پہلی پوزیشن لی۔ ہاؤس نے اردو برجستہ تقریری مقابلہ جیتا۔ اور انگلش ڈیبیٹ کو بابر ہاؤس کے ساتھ برابر کیا۔ اسپورٹس میں ہاؤس نے کرکٹ کی شیلڈ اور سوئمنگ کی ٹرافی تیسرے سال جیتی۔ ہاؤس نے پی ای ٹیسٹ اور ڈرل کمپٹیشن کی شیلڈیں بھی حاصل کیں۔ ہاؤس کے نو کیڈٹس نے اسکاؤٹنگ ٹروپ میں شرکت کی۔ فاروق احمد نے وہاں دو تقریری مقابلوں میں فرسٹ پوزیشن حاصل کی۔ عقیل رضا کوئز مقابلہ میں اوّل آئے۔ ایس ایم امر نے بھی اردو تقریری مقابلے میں خصوصی انعام حاصل کیا۔ دوسرے انفرادی امتیازات یہ تھے: عامر ولی ہشتم اوّل، غلام مصطفیٰ نہم اوّل، مدثر ہاشمی اردو برجستہ اوّل، علی مظفر اردو برجستہ دوم، غلام مصطفیٰ بیسٹ سوئمر (جونیئرز) ہاؤس عہدیدار یہ تھے:

ہاؤس پریفیکٹ سید وقار علی، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ جاوید اقبال، میس سیکرٹری ضیاء الدین، ہاؤس سیکرٹری سمریز سالک، ونگ پریفیکٹ زاہد کلیم۔

۱۹۸۰ـ۸۱ء

ماٹو: ''اسٹرائیو ٹل ڈیتھ'' (Strive till Death)

ہاؤس ماسٹر میجر عبدالخالق، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر لیفٹیننٹ احمد امین احسن علوی، لیفٹیننٹ سلطان زیب، لیفٹیننٹ خالد محمود، مسٹر محمد مشتاق۔ اس سال ہاؤس نے سینئر ہاؤس کی حیثیت سے مقابلوں میں حصہ لیا۔ اسپورٹس میں سوئمنگ، باسکٹ بال اور پی ای ٹیسٹ ٹرافیاں، تقریروں میں صرف اردو تیار مباحثہ کی ٹرافی لی جاسکی۔ انفرادی اعزازات: غلام مصطفیٰ فرسٹ، میٹرک ۱۹۸۰ء اسد اللہ۔ ہاؤس کے عہدیدار یہ تھے:

ہاؤس پریفیکٹ ظفر اقبال ستی، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ بابر عزیز، میس سیکرٹری عرفان ہاشمی، اسپورٹس سیکرٹری جمیل مسعود، سوشل سیکریٹری مدثر ہاشمی۔

۱۹۸۱-۸۲ء

ماٹو: ''اسٹرائیو ٹل ڈیتھ'' "Strive till Death"

ہاؤس ماسٹر مسٹر شفیق احمد، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر کیپٹن ملازم حسین خان، مسٹر محمد مشتاق، لیفٹیننٹ شاہد محمود۔ ہاؤس نے اس سال جنرل اقبال کی عطا کردہ نئی اسپورٹس چیلنج شیلڈ جیتنے کا اعزاز حاصل کیا اور ہاکی، اتھلیٹکس، واٹر پولو، کراس کنٹری کی ٹرافیاں حاصل کیں۔ تقریری مقابلوں میں انٹر ہاؤس اردو تیار کے علاوہ اردو ڈیکلے میشن کی ٹرافی بھی حاصل کی۔ اکیڈیمکس میں میٹرک کا رزلٹ تو سو فیصدی رہا۔ انٹر کا توقع سے بہت کم رہا۔ انفرادی امتیازات یہ تھے:

فاروق احمد صدیقی کالج اردو ڈیکلے میشن اوّل، منگلا زون اردو ڈیبیٹ اوّل، جہانگیر اردو تیار فواد علی انگلش تیار ڈیبیٹ سوم مشفیق الرحمٰن مقابلہ قرأت دوم، اعجاز بیسٹ سوئمر، عدنان سرور بیسٹ باکسر، ایس ایم عامر بیسٹ کراس کنٹری، مسعود اختر خان کالج کلر ہاکی، جہانگیر انور سیکرٹری کالج یونین، محمد تاج سیکرٹری بزم ادب۔

ہاؤس کے عہدیدار یہ تھے: ہاؤس پریفیکٹ حبیب احمد خان، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ سید ریاض منظور، میس سیکرٹری مسعود اختر خان، اسپورٹس سیکرٹری اعجاز احمد عباسی، سوشل سیکرٹری فارق احمد صدیقی، ہاؤس سیکرٹری عامر ایوب کیانی۔

۱۹۸۲-۸۳ء

ماٹو: ''ورک از ورشپ'' Work is Worship

ہاؤس ماسٹر کیپٹن تاج محمد، مسٹر محمد مشتاق، لیفٹیننٹ ممتاز خان، لیفٹیننٹ محمد اقبال۔ اس سال ہاؤس کا پرانا ماٹو ''ورک از ورشپ'' دوبارہ رائج کیا گیا۔ دوسری بنیادی تبدیلی یہ ہوئی کہ ہاؤس سینئر ہاؤس سے آٹھویں نویں کے لئے مخصوص جونیئر ہاؤس کر دیا گیا۔ اس طرح ہاؤس کے مقابلے تین جونیئر ہاؤسوں سے ہوئے۔ ان میں غزنوی ہاؤس نے ہاکی، فٹ بال، کرکٹ، اتھلیٹکس، باکسنگ اور ٹیبل ٹینس کی ٹرافیاں جیت کر اسپورٹس شیلڈ حاصل کی۔ اردو انگریزی کے چار تقریری مقابلوں کی چار ٹرافیوں میں سے تین اردو تیار انگریزی تیار اور برجستہ کی ٹرافیاں حاصل کیں۔ اس سال کے انفرادی انعامات یہ تھے:

سلمان ناصر بیسٹ سوئمر، نعیم مسعود بیسٹ لوزر، عمر قریشی اردو ڈیبیٹ اوّل، احمد سلمان انگلش ڈیبیٹ اوّل، فواد علی انگلش ڈیبیٹ برجستہ دوم، مسعود احمد سوم، خرم حسنین اردو ڈیبیٹ سوم، ندیم عامر انگلش ڈیبیٹ سوم، ہاؤس کے عہدیدار یہ تھے: ہاؤس پریفیکٹ وقار حسین شاہ، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ محمد حفیظ، میس سیکرٹری اشرف علی، ہاؤس سیکرٹری عامر خان، اسپورٹس سیکرٹری توقیر فاضل۔

۱۹۸۳-۸۴ء

ماٹو: ''ورک از ورشپ''

ہاؤس ماسٹر پروفیسر سعید راشد، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر کیپٹن سالار، مسٹر محمد مشتاق، مسٹر طارق محمود چودھری، لیفٹیننٹ اعجاز حسین۔ مئی ۱۹۸۳ء سے ہاؤس نے آٹھویں درجے کی نئی انٹری کے لئے پریپ ہاؤس کے طور پر کام کرنا شروع کیا۔ جو کام پہلے شیر شاہ ہاؤس کے سپرد تھا۔ شیر شاہ ہاؤس کا سٹاف بھی محمود غزنوی کو دیا گیا۔ پہلا مقصد تو یہ تھا کہ ہاؤس کو گھر کا آنگن بنا کر نئے بچوں کو پبلک سکول کے لائف اسٹائل سے بتدریج مانوس کیا جائے۔ دوسرا مقصد یہ تھا کہ خصوصی تعلیمی و تربیتی پروگراموں کے ذریعے نئے طلباء کی صلاحیتوں کو دریافت اور اجاگر کیا جائے، خاص طور پر اسلام اور پاکستان کے حوالے سے ان کی اقداری تربیت کی جائے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے ہاؤس لائبریری کھولی گئی۔ بدھ اور جمعہ کی رات فنکشن شروع کئے گئے۔ جونیئرز کو باری باری قیادتی ذمہ داریاں دی گئیں اور ڈسپلن کے لئے ٹرسٹ سسٹم اپنایا گیا۔ طلباء سے ہر ماہ انٹرویو اور ان کے والدین سے مسلسل رابطہ رکھا گیا۔ بہرحال ایک مشکل اور صبر آزما کام کی خلوص سے ابتدا کی گئی۔ ان تمام کاراوئیوں کا ایک ٹھوس نتیجہ یہ نکلا کہ اس سال کوئی ڈراپ آؤٹ کہیں نہیں ہوا۔ ہاؤس وال پیپر غزنوی بھی زندہ کیا گیا۔ انٹر ہاؤس تقریری مقابلوں میں ہاؤس نے چار مقابلوں میں سے تین اردو برجستہ انگریزی تیار اور برجستہ میں کامیابی حاصل کی۔ اسپورٹس میں صرف شوٹنگ ٹرافی حاصل ہو سکی۔ ہاؤس نے انٹر ہاؤس، جوک شو، اقبالیات، جی کے کمپٹیشن میں بھی حصہ لیا۔ جمعہ کو چھوٹی چھوٹی آؤٹنگز بھی جاری رہیں۔ انفرادی امتیازات یہ تھے:

صالح محمد بیسٹ جونیئر اتھلیٹ، آصف خان اردو، برجستہ اوّل، مبین حسن انگلش برجستہ اوّل، ارشد محمود انگلش تیار اوّل، راحت نسیم انگلش تیار اوّل، آصف خان بیسٹ شاٹ جونیئرز، اختر بیسٹ لوزر، مبشر سعید بیسٹ باکسر، فرید احمد بیسٹ سپیکر، وقار اظہار ٹیبل ٹینس چیمپئن۔ اس سال ہاؤس کے تمام لڑکوں نے ایک منٹ کے

دوراؤنڈ کی نوآموزوں کی باکسنگ بھی کی۔ جوڑے صرف وزن دیکھ کر نہیں بندہ کو خود دیکھ کر کمانڈانٹ نے بنائے اور ہر لڑکے سے پوچھا کہ اس سے لڑو گے۔ ہاؤس کے ٹیم کیپٹن یہ تھے:

ہاکی قدیر احمد، فٹ بال زاہد احمد، باسکٹ بال فرید احمد، اتھلیٹکس مبین حسن، کرکٹ سلمان احمد خان، شوٹنگ آصف خان، ٹیبل ٹینس محمد وقار، ڈرل کامران عزیز، پی ای ٹیسٹ عشرت اللہ۔ اس سال ہر گیم کی اے بی سی ڈی چار ٹیمیں بنائی گئیں تاکہ عملاً ہر لڑکا مقابلے میں آئے۔ یہ سال ہاؤس کے لئے سرگرمیوں کے لحاظ سے ایک تاریخی سال تھا۔ ہاؤس کے عہدیدار یہ تھے: ہاؤس پریفیکٹ عمر قریشی، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ سہیل فاروق، میس سیکرٹری ندیم عارف، سوشل سیکرٹری زاہد محمد۔

۸۵-۱۹۸۴ء

ماٹو: ''ورک از ورشپ'' Work is worship

ہاؤس ماسٹر میجر صہیب احمد صدیقی، مسٹر محمد مشتاق ریذیڈنٹ ہاؤس ماسٹر، کیپٹن ماجد حسین، کیپٹن شبیر حسین، کیپٹن محمد سالار، مسٹر طارق محمود چوہدری۔ اس سال ایک بار پھر سینئر ہاؤس ہوا۔ اور چیمپئن ہاؤس قرار دیا گیا۔ اسپورٹ کے گیارہ مقابلوں میں سے نو میں ٹرافیاں لے کر اسپورٹس ٹرافی جیتی۔ ندیم عارف نے ہائی جمپ کا نیا ریکارڈ ۴ فٹ ۱۰ انچ قائم کیا۔ پچھلا ۴ فٹ ۶ انچ تھا۔ تقریری میدان میں چار میں سے تین اردو برجستہ اور تیار انگریزی مباحثوں میں کامیابی حاصل کی۔ انٹر ہاؤس جنرل مقابلے میں فرسٹ پوزیشن لی۔ اردو انگریزی مضمون نگاری اور بک ریویو کے مقابلوں میں ہاؤس کی کارکردگی قابل فخر رہی۔ یہ سال غزنوی ہاؤس کے لئے مباحثوں کا سال تھا۔ ہاؤس کا ماٹو ''موونگ اسپرٹ'' تھا۔ ہاؤس کے اسکاؤٹس نے امتیازات حاصل کئے۔ انفرادی امتیازات یہ تھے:

خرم حسنین بیسٹ کیڈٹ ۸۴-۱۹۸۳ء سی جے ایس سی میڈل ونر، عتیق الرحمٰن بیسٹ اتھلیٹ، ارشد محمود بیسٹ کراس کنٹری، مبشر حسن بیسٹ شاٹ، فرید احمد بھٹی جی کے اوّل، ظفر احمد جی کے فرسٹ ایئر اوّل، خرم حسنین جے سی فرسٹ ایئر دوم، عبدالرشید جی کے دہم، عتیق الرحمٰن دہم جی کے دوم، آصف نہم جی کے دوم، اظہر اقبال عباسی دہم اردو مضمون اوّل، جمیل اختر دہم اردو مضمون دوم، آصف سعید نہم فرسٹ انگریزی مضمون، احمد کمال سیکنڈ انگریزی مضمون، سہیل فاروق فرسٹ اردو تیار، فرید احمد بھٹی فرسٹ انگریزی تیار، حامد رضا سیکنڈ انگریزی تیار، آصف خان فرسٹ اردو برجستہ، اظہر اقبال عباسی سیکنڈ اردو برجستہ، آصف سعید سیکنڈ انگریزی بک ریویو۔ ہاؤس میں ایک اینٹی روم دوسرے ہاؤسوں کی طرح نئے سرے سے آراستہ کیا گیا۔ نیا فرنیچر، نیا فرش، نئے پردے اور کلر ٹیلی ویژن سیٹ انڈور گیمز، اس پر مستزاد یہ سب کچھ نئے کمانڈانٹ بریگیڈیئر عثمان شاہ کی خصوصی توجہ سے ہوا۔ ہاؤس کے درو دیوار کو سفید رنگ و روغن کیا گیا۔ ہاؤس کے عہدیدار یہ تھے۔ ہاؤس پریفیکٹ سید خرم حسنین، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹس ندیم عارف، فیصل الاسلام، سوشل سیکرٹری اظہر اقبال عباسی، اسپورٹس سیکرٹری اظہر حسین، میس سیکرٹری فیاض حسین۔

۸۶-۱۹۸۵ء

ماٹو: ''ورک از ورشپ''

ہاؤس ماسٹر پروفیسر محمد مشتاق، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر، کیپٹن محمد شعیب قدوس، کیپٹن محمد سالار (ریذیڈنٹ) کیپٹن انعام الرحمٰن۔ گزشتہ سال غزنوی ہاؤس کالج کلاسز کا سینئر ہاؤس تھا۔ اس سال نویں سے بارہویں تک کا باقی تین ہاؤسوں کی طرح مخلوط ہاؤس رہا۔ ہاؤس نے اپنی توجہ دینی سرگرمیوں پر مرکوز رکھی۔ ہاؤس نے انٹر ہاؤس اقبالیات میں اقبال کوئز اور اقبال بیت بازی جیت کر اقبالیات شیلڈ حاصل کی اور انٹر ہاؤس پاکستانیات میں ہاؤس سیکنڈ آیا۔ کالج کی بزم ادب کے زیر اہتمام انگلش بک ریویو کے مقابلہ میں فرید احمد بھٹی نے اور انگریزی مضمون نگاری میں آصف سعید راشد نے کالج میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔ انٹر ہاؤس تقریری مقابلوں میں ہاؤس اردو انگریزی دونوں مباحثوں میں اوّل آیا۔ سات انفرادی انعامات یہ تھے: فرید احمد بھٹی انگلش ڈیبیٹ اوّل، آصف سعید راشد انگلش ڈیبیٹ دوم، محمد وقار اردو مباحثہ دوم، زاہد محمود اردو برجستہ دوم۔

۸۷-۱۹۸۶ء

ماٹو: ''ورک از ورشپ''

ہاؤس ماسٹر میجر سلیم راحت، ڈپٹی ہاؤس ماسٹر مسٹر محمد مشتاق، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر کیپٹن مقبول احمد، کیپٹن محمد سالار، کیپٹن محمد اقبال خان، ہاؤس پریفیکٹ اظہر شاہ سینئر ہاؤس کی حیثیت سے محمود غزنوی ہاؤس نے کراس کنٹری اور پی ای ٹیسٹ میں پہلی اور جنرل نالج مقابلہ میں دوسری پوزیشن حاصل کی۔ انٹر

ہاؤس پاکستانیات اور انٹر ہاؤس اقبالیات میں محمود غزنوی نے اپنا کردار برقرار رکھا:

امتیاز احمد کلر فٹ بال اور میرٹ سرٹیفیکیٹ باکسنگ، عتیق سخاوت میرٹ سرٹیفیکیٹ باکسنگ، نصر حیات، یاز دہم انگریزی مضمون نگاری اوّل، عنایت حسین دہم انگریزی مضمون نگاری اوّل، انگلش بک ریویو دوم اور آصف سعید راشد یاز دہم انگلش بک ریویو اوّل، ندیم اشرف دواز دہم اردو بک ریویو اوّل، خرم اعجاز نہم اردو بک ریویو دوم، طاہر حسین کلر فٹ بال، مختار احمد سرٹیفیکٹ فٹ بال، ذکاء اللہ خٹک سرٹیفیکیٹ فٹ بال، زاہد محمود کلر ہاکی، معظم اسحاق جی کے اوّل، شاہد اقبال یاز دہم، ریحان مشتاق نہم دوم عنایت حسین میٹرک اوّل، محمد رفیق اردو تیار سوم، ادیب الرحمٰن اردو تیار، آصف خان اردو برجستہ سوم۔

علاوہ ازیں ہاؤس کے فرید احمد بھٹی اور عاصم سلمان نے آل پاکستان انٹر پبلک سکول ڈیبیٹ منعقدہ فیصل آباد میں کالج کی نمائندگی کی اور علی الترتیب پہلی اور تیسری پوزیشن لے کر کالج کے لئے ٹرافی جیتی۔ مزید برآں گھوڑا گلی اسکاؤٹنگ کیمپ میں ہاؤس کے عنایت حسین اور راشد محمود نے سیرت النبی ﷺ اور تحریک پاکستان کے موضوع پر تقریری مقابلوں میں فرسٹ پوزیشن حاصل کی۔ جسمانی تربیت کے میدان میں ہاؤس نے باسکٹ بال، کرکٹ اور پی ای ٹیسٹ کے مقابلے جیتے۔ کامران کیانی نے تیسرے سال بھی جیولن تھرو میں اوّل پوزیشن حاصل کی۔ زاہد احمد نے ہائی جمپ میں پچھلے سال کا ریکارڈ بہتر کیا۔ ان کے علاوہ جن غزنویوں کو کالج بلوز اور میرٹ سرٹیفیکیٹ عطا ہوئے وہ یہ تھے: علیم راؤ جمناسکٹ اور ڈائیونگ، علیم تفضل جمناسٹک امتیاز احمد فٹ بال، زاہد احمد فٹ بال، زاہد محمود ہاکی، کیڈٹ عہدیدار ہاؤس پریفکٹ علیم راؤ، میس سیکرٹری سیف اللہ، اسپورٹس سیکرٹی کامران کیانی، سوشل سیکرٹری آصف خان، سیکرٹری کالج بزم ادب آصف سعید راشد۔

۱۹۸۷ـ۸۸ء

ماٹو: "Work is Worhisp"

ہاؤس ماسٹر پروفیسر محمد مشتاق، ڈپٹی ہاؤس ماسٹر کیپٹن محمد جمیل، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر کیپٹن محمد منیر، کیپٹن محمد اسلم، کیپٹن محمد اقبال خان، کیپٹن محمد سالار کیپٹن وقار الحسن، ہاؤس پریفیکٹ راجہ محمد سعید۔ تین سال کے بعد ایک بار پھر محمود غزنوی ہاؤس آٹھویں کی نصف نئی انٹری کے لئے پریپریٹری ہاؤس رہا۔ ہاؤس نے جونیئرز میں چیمپئن ہاؤس ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔ اکیڈیمک ٹرافی بڑے امتیاز سے ملی۔ آٹھویں کے سالانہ امتحان میں گیارہویں کے سوا پہلی پندرہ پوزیشنیں لیکر غزنویوں نے ایک ریکارڈ قائم کیا۔ اردو، انگریزی مقابلہ خطابت اور انگریزی مباحثہ، جنرل نالج اور انٹریئر اکانومی کی شیلڈیں بھی حاصل کیں۔ اسپورٹس میں کراس کنٹری کی ٹرافی حاصل کی۔ ہاؤس نے آل کالج انٹر ہاؤس پاکستانیات میں دوسری پوزیشن حاصل کی اور ہاؤس کا وال پیپر، بت شکن تھا۔ ہاؤس میں بدھ کی شام کے فنکشن بھی ہوئے۔ ہاؤس کے جونیئرز نے اردو انگریزی مضمون نگاری اور اردو انگریزی بک ریویو کے مقابلوں میں حصہ لیا۔ انفرادی اعزازات یہ تھے:

فیصل احمد انگریزی مضمون نگاری اوّل، رضا بخاری انگریزی مضمون نگاری اوّل، آصف میر انگریزی، مضمون دوم، احمد شیر اردو مضمون نگاری دوم، احمد شبیر انگلش بک ریویو اوّل، زمان مہدی انگلش بک ریویو دوم، احمد جواد اردو خطابت اوّل، کلیم اشرف انگریزی خطابت اوّل، شارق مشتاق اردو بک ریویو دوم، ہمایوں جمیل نہم جی کے اوّل، محمد عامر نہم جی کے دوم، عاطف عمران اردو مباحثہ اوّل، علی اصغر اردو مباحثہ دوم، زمان مہدی انگریزی مباحثہ دوم، فیصل احمد ہشتم اوّل، عبداللہ بخاری ہشتم دوم۔

۱۹۸۸ـ۸۹ء

ماٹو: "Work is Worship"

ہاؤس ماسٹر پروفیسر محمد مشتاق، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر کیپٹن محمد جمیل ہاؤس آفیسرز میجر محمد اسلم، کیپٹن محمد منیر، کیپٹن محمد اقبال خان، کیپٹن وقار الحسن بخاری۔ ہاؤس نے میجر اکرم نشان حیدر جونیئر چیمپئن شپ شیلڈ مسلسل تیسرے سال بھی جیت کر ایک ریکارڈ کامیابی حاصل کی۔ اکیڈیمک ٹرافی اور اسپورٹس ٹرافی (بابر ہاؤس کی شراکت میں) ہاؤس کے حصے میں آئی۔ ہاؤس نے کراس کنٹری، ایتھلیٹکس، پی ای ٹیسٹ، جی کے، انٹیریئر اکانومی، انگریزی مباحثہ، مقابلہ خطابت، اردو خطابت، کل گیارہ شیلڈیں اور ٹرافیاں حاصل کیں۔ ہاؤس کی لائبریری میں اس سال مزید کتابوں کا اضافہ ہوا۔ ہاؤس وال پیپر وقفے وقفے سے شائع ہوتا رہا۔ ہاؤس کے عہدیدار یہ تھے:

ہاؤس پریفیکٹ راجہ محمد سعید، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ محمد کلیم، میس سیکرٹری ندیم احمد خان، اسپورٹس سیکرٹری محمد فیصل رانا

رابرٹس/محمود غزنوی ہاؤس کا ایک نظر میں جائزہ

نوٹ: ہر سال کے ساتھ پہلے ہاؤس ماسٹر کا نام اور پھر ہاؤس پریفیکٹ کا نام دیا گیا ہے۔ بعد میں کوئی امتیاز ہو تو اسکا ذکر کیا گیا ہے۔

۱۹۴۷ـ۴۸ء کیپٹن عبدالمجید ابراہیم، ہاؤس پریفیکٹ ۱۲۲۳ محمد اکرم ظفر، امتیاز کامیاب شیلڈ

۱۹۴۸ـ۴۹ء کیپٹن منظور الرحمٰن، ہاؤس پریفیکٹ ۹۲۱ محمد خالد

۱۹۴۹ـ۵۰ء کیپٹن منظور الرحمٰن، ہاؤس پریفیکٹ ۹۲۱ محمد خالد

۱۹۵۰ـ۵۱ء کیپٹن محمد شفیع، امتیاز کامیاب شیلڈ

۱۹۵۱ـ۵۲ء کیپٹن محمد شفیع، ہاؤس پریفیکٹ ۱۳۸۴ محمد گل

۱۹۵۲ـ۵۳ء کیپٹن ایس اے بخاری، ہاؤس پریفیکٹ ۱۳۳۴ رشید احمد، امتیاز: کامیاب شیلڈ

۱۹۵۳ـ۵۴ء کیپٹن مرتضیٰ حسین، امتیاز: کامیاب شیلڈ

۱۹۵۴ـ۵۵ء کیپٹن این ڈی حسن

۱۹۵۵ـ۵۶ء کیپٹن این ڈی حسن

۱۹۵۶ـ۵۷ء کیپٹن مرتضیٰ حسین، امتیاز: کامیاب شیلڈ

۱۹۵۷ـ۵۸ء کیپٹن مرتضیٰ حسین، امتیاز: کامیاب شیلڈ، کالج بینر

۱۹۵۸ـ۵۹ء کیپٹن قسیم صدیقی، ہاؤس پریفیکٹ ۲۰۵۳ شربت خان، کامیاب شیلڈ، امتیاز: کالج بینر

۱۹۵۹ـ۶۰ء مسٹر عین الدین علوی، ہاؤس پریفیکٹ افتخار جعفر

۱۹۶۰ـ۶۱ء مسٹر عین الدین علوی، ہاؤس پریفیکٹ فہیم درانی

۱۹۶۱ـ۶۲ء مسٹر عین الدین علوی، ہاؤس پریفیکٹ محمد ایوب

۱۹۶۲ـ۶۳ء مسٹر عین الدین علوی، ہاؤس پریفیکٹ زمرد خان، امتیاز: اکیڈیمک شیلڈ، کالج بینر

۱۹۶۳ـ۶۴ء مسٹر عین الدین علوی، ہاؤس پریفیکٹ اخلاق احمد

۱۹۶۴ـ۶۵ء کیپٹن عبدالرحمٰن

۱۹۶۵ـ۶۶ء لیفٹیننٹ محمد رحمان، ہاؤس پریفیکٹ امتیاز احمد

۱۹۶۶ـ۶۷ء کیپٹن غلام عباس، ہاؤس پریفیکٹ غلام نبی شاہ

۱۹۶۷ـ۶۸ء کیپٹن غلام عباس، ہاؤس پریفیکٹ سیف الاسلام

۱۹۶۸ـ۶۹ء کیپٹن غلام عباس، ہاؤس پریفیکٹ سیف الاسلام

۱۹۶۹ـ۷۰ء میجر غلام عباس، ہاؤس پریفیکٹ ضیاء زاہد، امتیازات اکیڈیمک شیلڈ، سی این سی شیلڈ

۱۹۷۰ـ۷۱ء میجر غلام عباس، ہاؤس پریفیکٹ محمد اشفاق، امتیازات: اکیڈیمک شیلڈ، کامیاب شیلڈ، سی او اے ایس شیلڈ

۱۹۷۱ـ۷۲ء میجر محمد بشیر، ہاؤس پریفیکٹ فخر الاسلام، امتیازات: اکیڈیمک شیلڈ، سی او اے ایس شیلڈ

۱۹۷۲ـ۷۳ء میجر محمد بشیر، ہاؤس پریفیکٹ اعظم خورشید، امتیاز: اکیڈیمک شیلڈ

۱۹۷۳ـ۷۴ء میجر محمد بشیر، ہاؤس پریفیکٹ فضل عباس

۱۹۷۴ـ۷۵ء میجر حامد رضا صدیقی، ہاؤس پریفیکٹ امان اللہ، امتیازات: اکیڈیمک، سی او اے ایس شیلڈ

۱۹۷۶ـ۷۷ء میجر محمد عارف چوہان، ہاؤس پریفیکٹ سلیم نواز

۱۹۷۷ـ۷۸ء میجر افتخار عالم، ہاؤس پریفیکٹ گلستاسب نواز، امتیازات: اکیڈیمک، سی او اے ایس شیلڈ

۷۹-۱۹۷۸ء میجر منصور بخت، ہاؤس پریفیکٹ ہدایت الرحمٰن، امتیاز اکیڈیمک

۸۰-۱۹۷۹ء مسٹر شفیق احمد ہاؤس پریفیکٹ، سید وقار علی

۸۱-۱۹۸۰ء میجر عبدالخالق ہاؤس پریفیکٹ، ظفر اقبال ستی

۸۲-۱۹۸۱ء پروفیسر شفیق احمد ہاؤس پریفیکٹ، حبیب احمد خان، امتیاز: اکیڈیمک

۸۳-۱۹۸۲ء کیپٹن تاج محمد، ہاؤس پریفیکٹ وقار حسین شاہ، امتیاز: اکیڈیمک

۸۴-۱۹۸۳ء پروفیسر سعید زاشد، ہاؤس پریفیکٹ عمر قریشی (جونیئر ہاؤس)

۸۵-۱۹۸۴ء میجر حبیب احمد، ہاؤس پریفیکٹ خرم حسنین، امتیازات: اکیڈیمک، سی او اے ایس شیلڈ، (سینئر ہاؤس)

۸۶-۱۹۸۵ء مسٹر محمد مشتاق، ہاؤس پریفیکٹ علیم راؤ، (سینئر ہاؤس)

۸۷-۱۹۸۶ء میجر سلیم راحت، ہاؤس پریفیکٹ اظہر شاہ۔

۸۸-۱۹۸۷ء پروفیسر محمد مشتاق، ہاؤس پریفیکٹ راجہ محمد سعید، جونیئرز

۸۹-۱۹۸۸ء پروفیسر محمد مشتاق۔

اسکین ہاؤس/ ٹیپو ہاؤس

اپریل ۱۹۲۸ء کو چیف آف جنرل سٹاف لیفٹیننٹ جنرل اینڈریو سکین نے سکول کے تیسرے ہاؤس کا سنگ بنیاد رکھا اور انہی کے نام پر سکین ہاؤس رکھا گیا۔ ۱۹۲۹ء میں اس نے آرمی پلاٹون کے طور پر کام کرنا شروع کیا۔ اس کے پہلے ہاؤس ماسٹر رسالدار محمد عبداللطیف ایم اے تھے۔ ۱۹۲۹ء سے ۱۹۴۷ء تک وہ سکینز جنہوں نے اس ہاؤس کا نام روشن کیا یہ تھے۔ ۲۶۱ لیفٹیننٹ جنرل رحمان گل ایم سی، ۵۷۳ بریگیڈیئر سعید اکبر حسین ستارۂ جرأت، ۵۶۶ میجر جنرل محمد بشیر خان، ۸۵۶ میجر جنرل ممتاز علی ستارۂ جرأت دوبار، ۱۶۶۰ میجر علی عابد حسین شہید۔ اس عرصے میں صوبیدار عالم شاہ، جمعدار سید غلام جعفر، صوبیدار غلام احمد مرزا، سلطان حسین شمسی وغیرہ ہاؤس ماسٹر رہے۔

۴۸-۱۹۴۷ء

ہاؤس آفیسر لیفٹیننٹ صدیقی، کمپنی کمانڈر (ہاؤس پریفیکٹ) ۱۳۰۵ کیڈٹ آفیسر حق نواز، ہاؤس کی نوائیدہ ڈیبیٹنگ سوسائٹی بہت فعال رہی۔ ایک انٹرسیکشن ڈیبیٹ کا عنوان Should there be Co-education in Pakistan تھا جس میں کثیر تعداد نے جوش وخروش سے حصہ لیا۔ ہاؤس کے ہائیکنگ کلب نے ۲۰ مارچ ۱۹۴۸ء کو ہاؤس کالج سے آٹھ میل کے فاصلہ پر بنی بنگلہ تک ہائیک کا انتظام کیا۔ اس میں ہاؤس آفیسرز کے علاوہ ۲۵ کیڈٹس نے حصہ لیا۔ شیخ صاحب کے بھنگڑا ڈانس کی بہت شہرت ہوئی اسپورٹس کے میدان میں ہاؤس کی نمبر دو پلاٹون نے انٹر پلاٹون باسکٹ بال اور نمبر ون نے انٹر پلاٹون والی بال شیلڈ جیتی۔ تین معزز مہمانوں جنرل ڈگلس ڈی گریسی، فیلڈ مارشل سر کلاڈ آکنلک اور انسپکٹر آف ایجوکیشن لیفٹیننٹ کرنل سید ماجد علی جعفر نے ہاؤس کا معائنہ کیا۔

۴۹-۱۹۴۸ء

ہاؤس آفیسر کیپٹن ایم اے خان، ہاؤس ماسٹر مسٹر ایف ایچ حیدری۔ اس سال ہاؤس میں ہفتہ کی شام کی سرگرمیاں اپنے شباب پر رہیں۔ ہاؤس کے مبصر نے سالانہ رپورٹ میں لکھا:

Enthusiastic participation of our cadets in our Saturday night meetings where we sing and dance, debate and lecture. Dramatic shots and comical acts, not only have favourably disturbed the movement of a routine life but also opened new vistas where we experience in different forms and thus derive the pleasure of self discoveries, feelings that enliven our creative and manipulative spirits.

ہفتہ کی شاموں کی یہ گرم بازاری یقیناً مسٹر حیدری کی وجہ سے تھی۔ اسپورٹس کے میدان میں ہاؤس نے ہاکی اور فٹ بال کی انٹر پلاٹون چیمپئن شپ جیت لی۔ لیکن انٹر کمپنی مقابلوں میں بات نہیں بنی۔ تاہم ہاؤس کو صحت وصفائی کیلئے ہاؤس فلیگ تین بار ملا۔ ہاؤس کو دو معزز مہمانوں اے جی میجر جنرل این اے ایم رضا اور اقوام

متحدہ کے مبصر اور امریکن آرمی کے کرنل میکون کی پذیرائی کا اعزاز بھی ملا۔

۱۹۴۹ـ۵۰ء

اس سال بھی ہاؤس کی سرگرمیاں حسب سابق رہیں۔

۱۹۵۰ـ۵۱ء

ہاؤس ماسٹرز، مسٹر حیدری، ہاؤس آفیسرز کیپٹن ایس کے بخاری، مسٹر حمید، کمپنی کمانڈر ۱۲۳۲ سی او امام دین

کھیل کے میدان میں ہاؤس نے چودہ امتیازات حاصل کئے۔ سال کا بیسٹ ریکروٹ، بیسٹ ریکروٹ کمانڈر، بیسٹ سکواڈ بھی اس ہاؤس سے تھا۔ ہفتہ کی شام کی محفلوں کو جن کیڈٹس نے خاص طور سے گرمائے رکھا وہ یہ تھے۔

ہارمونیم نواز ۷۶۰ نور محمد، کامیڈین ۱۷۳۲، نغمہ کار ۱۷۱۰ یونس کیانی، سٹیج کے ہرفن مولا ۱۶۲۷ گل بادشاہ اور ہاؤس کی فوٹوگرافی کلب کے کرتا دھرتا ۱۵۲۲ عبدالحمید نے ہاؤس کے ہر لا کر کو سب سے کم قیمت پر فوٹوؤں سے سجایا۔

۱۹۵۱ـ۵۲ء

ہاؤس ماسٹر مسٹر فضل حق حیدری، ہاؤس آفیسر کیپٹن ایس اے بخاری، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر مسٹر عبدالحمید، کمپنی کمانڈر ۱۳۹۵ کیڈٹ آفیسر محمد امیر۔ طلباء کی تعداد ۱۰۴

نیا پریپ خوب چلا۔ ہاؤس لائبریری نے نصاب سے باہر پڑھنے کی عادت کو راسخ کیا۔ ہفتے کی شام کے وارئٹی پروگرام ایف اے سی سی کی تربیت کی وجہ سے اور بھی زیادہ پرکشش رہے۔ سب اسپورٹس اور کھیلوں میں انٹر ہاؤس ہاکی اور انٹر پلاٹون، ہاکی، باکسنگ، اتھلیٹکس جیتی۔ انڈور گیمز لائٹس آؤٹ سے پہلے اور چھٹی کے دن بہت مقبول ہے۔ ہاؤس کے عہدیدار کیڈٹس یہ تھے:

۱۲۲۶ سی او عبدالرزاق، ۱۳۳۴ کمپنی سارجنٹ میجر رشید احمد، ۱۳۹۵ سی او محمد امیر، ۱۶۹۷ سی او عنایت اللہ پلاٹون کمانڈر، ۱۵۲۲ کیڈٹ سارجنٹ عبدالحمید، ۱۵۲۸ کیڈٹ سارجنٹ محمد عنایت، ۱۶۸۱ کیڈٹ سارجنٹ سلطان قالب، ۱۶۳۳ اے کی ایم ایس مشتاق حسین ۱۶۹۳ کمپنی کوارٹر ماسٹر سارجنٹ امان اللہ۔

۱۹۵۲ـ۵۳ء

ہاؤس ماسٹر مسٹر حیدری، ہاؤس آفیسر کیپٹن محمد شفیع اور اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر مسٹر سعید راشد، کمپنی کمانڈر ۱۸۰۵ء فضل الرحمان اس سال ہاؤس کو پانچویں سے آٹھویں تک کے جونیئرز کے لئے مختص کر دیا گیا۔ تمام سرگرمیاں انٹر سیکشن کی بنیاد پر شروع ہوئیں۔ عہدیدار سینئر ہی رہے۔

۱۹۵۳ـ۵۴ء

ایکٹنگ ہاؤس ماسٹر آفیسر صوبیدار عریف الحسن، مسٹر مظہر علی خان، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر مسٹر سعید راشد، ہاؤس کو سینئر بنا دیا گیا۔

۱۹۵۴ـ۵۵ء

لیفٹیننٹ (نیوی) ای آئی ہاشمی، ہاؤس ماسٹر مظہر علی خان، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر مسٹر سعید راشد۔

۱۹۵۵ـ۵۶ء

ہاؤس ماسٹر مظہر علی خان، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر مسٹر سعید راشد، ہاؤس آفیسر لیفٹیننٹ (نیوی) اے ایم سلونکی

اکتوبر ۱۹۵۵ء کو ہاؤس کو ایک بار پھر پانچویں سے ساتویں تک طلباء کے لئے مختص کر دیا گیا۔ تاکہ وہ نسبتاً کھلی فضا میں اپنے ہم عمروں کے ساتھ بڑوں کے دباؤ کے بغیر نشوونما پا سکیں۔ ہاؤس کو اے اور بی بلاک میں تقسیم کر کے تمام مقابلے ان دو بلاکوں کے درمیان شروع ہوئے۔ دسمبر ۱۹۵۵ء میں بی بلاک نے اردو ایلو کیوشن کے مقابلہ میں اے بلاک کو شکست دی۔ فروری ۱۹۵۶ء میں بی بلاک کو اتھلیٹکس میں مات دی۔ اس طرح یہ سلسلہ دوسرے مقابلوں میں چلتا رہا۔ ڈیبیٹ، ڈراموں، نظم خوانی پر خاصا زور رہا۔ ہاؤس نے اپنا ہفتہ وار وال پیپر ''آواز'' نکالنا شروع کیا۔ ہاؤس کے جمالیاتی ذوق کی تربیت کے لئے ہر ڈارم کو ایک ایک قطعہ پھلواری کا دیا گیا۔

۱۹۵۶_۵۷ء

ہاؤس ماسٹر مظہر علی خان، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر مسٹر سعید راشد ہاؤس نے کالج کے سالانہ فنکشن پر اکیڈیمک ایفی شنسی ٹرافی حاصل کرنے کا اعزاز پایا۔ ہاؤس نے جونیئرز کا مقابلۂ خطابت بھی جیت لیا۔کھیل کے میدان میں نو میں سے سات میچ جیتے۔ ہاؤس نے ایک ڈرامیٹک شو ستمبر ۱۹۵۶ء میں اور دوسرا فروری ۱۹۵۷ء میں اسٹیج کیا جسکے مہمان خصوصی ایک عالمگیرین لیفٹیننٹ کرنل شیر محمد ستارۂ جرأت تھے۔ ہاؤس لائبریری کا افتتاح ہوا۔ انٹر ڈارم ایفی شنسی ٹرافی کے ہفتہ وار مقابلے ہوئے۔ آرٹ سرکل نے آرٹ کی نمائش اور ورائٹی پروگرام کا اہتمام کیا۔ ہاؤس وال پیپر ''آواز'' کے نام سے شائع ہوا۔

۱۹۵۷_۵۸ء

ہاؤس ماسٹر کیپٹن میاں محمد انور، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر مسٹر مظہر علی خان، مسٹر سعید راشد، معاونین: سیکنڈ لیفٹیننٹ غلام رسول تسلیم، مسٹر محمد حسن، مسٹر اے ایچ قاضی، ہاؤس پریفیکٹ ۲۴۰۳ سعید نواز۔

۲۰ اپریل ۱۹۵۷ء کو نئے طلبا کیلئے استقبالیہ کا اہتمام کیا گیا۔ اور تین علامتی تحائف قرآن حکیم، بک آف نالج اور ہاکی اسٹک دیئے گئے۔ مئی ۱۹۵۷ء کے سالانہ ڈرامے میں ایک نیا کھیل ''آنرشاپ'' پیش کیا گیا۔ ہفتہ کی شام کے پروگرام میں برجستہ مذاکروں کو بھی جگہ دی گئی۔ ویک اینڈ پکنکس جگو ہیڈ سے شروع ہوئے۔ انہی کے ساتھ ہائیکنگ بھی شامل کی گئی۔ انٹر ہاؤس اردو ڈبیٹ ہاؤس نے تیسرے سال بھی جیتی۔ سلیم اختر نے اردو، انگریزی دونوں میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔ ۳۳۱۹ ممتاز اختر اور ۲۴۳۳ نے سینئرز میں بھی پہلی پوزیشن حاصل کی ممتاز اختر نے مضمون نگاری کے مقابلہ میں بھی پہلا انعام حاصل کیا۔ اسپورٹس میں صرف فٹ بال، ہاکی، باکسنگ جیت سکے۔ شہزادہ بہرام کو بیسٹ لوزر کپ ملا۔ ۲۲۲۳ محمد رؤف اور ۲۱۶۹ محمد اشرف ہاپ اسٹیپ اور ہائی جمپ میں اوّل آئے۔

۱۹۵۸_۵۹ء

ہاؤس ماسٹر مسٹر ایلون مور، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر مظہر علی خان، مسٹر سعید راشد، انٹر ہاؤس اردو مباحثہ میں سوم، انگریزی مذاکرے میں سات انعام، جنرل نالج مضمون نگاری، مقابلہ خطابت میں امتیازات حاصل کئے۔ اقبال ڈے، قائداعظم ڈے، عید میلاد النبی ﷺ میں حصہ لیا۔ ہاؤس ڈرامیٹک شو میں بریگیڈیئر نثار احمد قریشی مہمان خصوصی تھے۔ فٹ بال، باسکٹ بال، کرکٹ، باکسنگ، ایتھلیٹکس میں ہاؤس کامیاب ہوا۔ ہاؤس پریفیکٹ محمد نعیم، بلاک پریفیکٹ اشفاق حسین، ادیب انور، محمد اشرف، ڈارم پریفیکٹس اے محمد اشرف، بی ایم یعقوب، سی زمرد خان، ڈی احمد رضا۔ ای ایم حیات، ایف افتخار احمد، ہاؤس سیکرٹری محمد اسلم، سوشل سیکرٹری سلیم اختر، اسپورٹس سیکرٹری شہزادہ بہرام، میس سیکرٹری خالد۔

۱۹۵۹_۶۰ء

مسٹر ایلن مور ہاؤس ماسٹر، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر مسٹر مظہر علی خان، لیفٹیننٹ سعید کرامت اللہ۔ ہاؤس کے ناموں کو پاکستانی بنانے کے سلسلہ میں اسکین ہاؤس کو نامور مجاہد آزادی اور جرنیل سلطان فتح علی ٹیپو کے نام پر ٹیپو سلطان ہاؤس کا نام دیا گیا۔ ایک بڑا ''چیلنج ہاؤس'' بدستور رہا۔ اسپورٹس میں ہاؤس نے انٹر ہاؤس فٹ بال، سافٹ بال، کراس کنٹری، اسالٹ کورس اور سوئمنگ کے مقابلے جیتے۔ ہفتہ کی شام کے پروگرام جاری رہے۔ جن میں مذاکروں کا اضافہ ہوا۔ ہاؤس کے ایک فرزند محمود اختر شاہین کو کالج یونین کا سیکرٹری منتخب کیا گیا۔ ہاؤس کے کچھ لڑکے لاہور اور پنڈی ٹیسٹ میچ دیکھنے گئے۔ لاہور میں انگلینڈ کی تھیٹریکل کمپنی آکسفورڈ پلیئرز کے ڈرامے دیکھنے گئے۔ ہاؤس پریفیکٹس نے صبح کے انسپکشن جاری رکھے۔ ہاؤس پریفیکٹ محمد اشرف بلاک پریفیکٹ تاج محمد، سلیم اختر سوشل سیکرٹری احمد شاہد پرویز، اسپورٹس سیکرٹریس سینئر ڈارم پریفیکٹس وقار، افتخار، اظہار، یعقوب، ایس ایچ مولا، اشرف، اسحاق، یونس۔

۱۹۶۰_۶۱ء

ہاؤس ماسٹر مسٹر ایلن مور، معاون کیپٹن اعجاز اکبر، ہاؤس نے انٹر ہاؤس ہاکی، کرکٹ، باسکٹ بال اور شوٹنگ چیمپئن شپ جیتی۔ ڈبیٹنگ میں بات نہیں بنی۔ تاہم ہیلتھ اینڈ ہائجین کپ حاصل کیا۔ روزانہ اور ہفتہ وار انسپکشن اور ہفتہ کے فنکشن جاری رہے۔ ہاؤس کے عہدیدار یہ تھے: ہاؤس پریفیکٹ یعقوب خان، بلاک پریفیکٹ امین خان اور حفیظ ایاز، سوشل سیکرٹری مشتاق، میس سیکرٹری محمد ریاض، اسپورٹس سیکرٹری جہانگیر خان، ہاؤس سیکرٹری سکندر حیات جنرل سیکرٹری احمد ضیاء۔

۶۲-۱۹۶۱ء

ہاؤس ماسٹر کیپٹن محمد اعجاز اکبر، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر کیپٹن محمد اسلم، لیفٹیننٹ اجمل فاروقی، ہاؤس پریفیکٹ سکندر حیات میٹرک کے امتحان میں سب لڑکے پاس ہوئے اور یعقوب محسود نے کالج میں پہلی پوزیشن لی۔ اسپورٹس میں ہاؤس نے سوئمنگ اور شوٹنگ چیمپئن شپ جیتی۔ احمد ضیاء اور ریاض احمد نے سوئمنگ میں، امتیاز اور فرید نواز نے شوٹنگ میں اور سکندر حیات اور محمد ریاض نے اتھلیٹکس میں امتیازی کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ انٹر ہاؤس مقابلوں کے فوراً بعد اگلے سال کی تیاری کے سلسلہ میں آؤٹ ڈور اسپورٹس گیمز، ڈیبیٹ، ڈرامہ، خطابت مضمون نگاری کے انٹر بلاک اور انٹر ڈارم مقابلے شروع کئے گئے۔ ہاؤس میں وڈ ورک، باغبانی، آرٹ ٹکٹ جمع کرنے کے مشاغل منظم کئے گئے۔ ہاؤس کے سامنے کے میدان کو چمن زار بنانے کے لئے مجاہد کریم، ظفر اقبال ملک اور خالد بشیر نے اہم کردار ادا کیا۔ ریڈنگ روم کی فن کارانہ آرائش میں افتخار احمد، جمشید اقبال اور احمد ضیاء نے جان لڑا دی۔ بختیار اور احمد ضیاء نے سکے اور ٹکٹ جمع کئے۔ کامن روم کی تزئین میں مسٹر مصطفیٰ کمال نے کمال دکھایا۔ برقی بورڈوں میں ریاضی کے فارمولوں کا بورڈ معزز مہمانوں کی توجہ کا مرکز رہا۔

ہاؤس وال پیپر ''شہید'' کے انگریزی سیکشن کی کامیاب ادارت میں مقصود الحسن نے سلیم اختر کی معاونت کی۔ اردو کی ادارت فضل کریم نے ہارون رشید کے تعاون سے کی۔ ہاؤس کے عہدیدار یہ تھے:

ہاؤس پریفیکٹ سکندر حیات، بلاک پریفیکٹس محمد ریاض ملک، عبدالقیوم، ہاؤس سیکرٹری مشتاق حسین، سوشل سیکرٹری افتخار احمد، میس سیکرٹری ظفر اقبال ملک، اسپورٹس سیکرٹری محمد ریاض۔

۶۳-۱۹۶۲ء

ہاؤس ماسٹر کیپٹن محمد بشیر، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر لیفٹیننٹ نور محمد خان خالد، منسلک آفیسرز لیفٹیننٹ محمد اجمل فاروقی، لیفٹیننٹ محمد علی، مسٹر آر اے بلگرامی، مسٹر مسعود رضوی، ہاؤس پریفیکٹ امتیاز الحق، ماٹو ''ڈیوٹی فرسٹ''۔

میٹرک کے امتحان میں ہاؤس کے تیرہ لڑکوں سے بارہ نے فرسٹ ڈویژن لی۔ صرف ایک سیکنڈ ڈویژن میں آیا۔ کیڈٹ گل شیر نے ۷۹۲، احسان الحق نے ۷۸۸ اور نسیم حسین نے ۷۲۰ مارکس لئے۔ جمیل الرحمٰن، ظہیر اور عمر نواز نے کالج کے امتحانات میں امتیازی کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ گیمز اور اسپورٹس کے میدان میں ہاؤس نے کامیابی حاصل کی۔ انفرادی اعزازات یہ تھے۔ زاہد فاروق اور داؤد الرحمٰن دونوں کو سال کا بہترین جونیئر اتھلیٹ قرار دیا گیا۔ بیسٹ جونیئر ڈائیور محمد اسلم، بیسٹ شاٹ فرید نواز۔ ہابیز میں باغبانی، ڈرائنگ، مصوری، فوٹو گرافی اور ٹکٹ جمع کرنے کے معاملے میں مختلف پتھروں کے جمع کرنے کے شوق کا اضافہ ہوا۔ ریڈنگ روم، کامن روم کی آرائش میں ہارون الرشید، امتیاز زمان کی کوشش شامل تھی۔ برآمدے کے شوکیسوں میں ہاؤس کی زندگی اور سرگرمیاں دکھائی گئیں۔ ہاؤس آرٹ کلب نے ٹیپو کی لائف سائز پورٹریٹ بنائی۔ ہاؤس کے وال پیپر شہید کے انگریزی سیکشن کی ادارت محمد اسلم نے اور اردو کی ادارت خالد فاروق نے کی۔ لٹریری سرکل نے اردو انگریزی مباحثے کراوئے۔ جمیل اور توقیر ممتاز رہے۔ تعلیم سیاحت کے لئے ہاؤس منگلا گیا۔ لیفٹیننٹ فاروقی کی زیرنگرانی ہاؤس نے مری اور جگو ہیڈ تک ہائیکنگ کی۔ عہدے دار یہ تھے: ہاؤس پریفیکٹ امتیاز الحق، بلاک پریفیکٹس ضیاء الرحمٰن، محمد انور خان، سیکشن پریفیکٹس نصیر حسین، جہانگیر نواز، قمر الزمان محمود اسلم، شمشیر عالم، طاہر اے ارشد، عمر نواز اسپورٹس سیکرٹری مشتاق خٹک، میس سیکرٹری توقیر احمد، سوشل سیکرٹری آصف امام۔

۶۴-۱۹۶۳ء

ہاؤس ماسٹر کیپٹن محمد اعجاز اکبر، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر کیپٹن محمد بشیر، لیفٹیننٹ ایم خالد وٹو، منسلک آفیسرز لیفٹیننٹ محمد اجمل فاروقی، لیفٹیننٹ مجیب الرحمٰن، مسٹر آر اے بلگرامی، ہاؤس پریفیکٹ کیڈٹ عمر نواز۔

یہ سال ہاؤس کے لئے کامیابیوں کا سال تھا۔ ہاؤس نے اکیڈیمک شیلڈ، اسپورٹس کی کامیاب اور آل راؤنڈ بیسٹ کا کالج بینر جیتا۔ آٹھویں اور نویں کے لوکل امتحان میں تینوں فرسٹ پوزیشنز ٹیپو ہاؤس نے جیتیں۔ ذاکر علی کو نویں میں فرسٹ آنے کا امتیاز حاصل ہوا۔ میٹرک میں ہاؤس نے سو فیصد رزلٹ کی روایت برقرار رکھی۔ جمیل الرحمٰن اور صولت عباس ڈسٹنکشن مارکس لیکر کامیاب ہوئے۔ اسپورٹس میں ریاض، مقصود، کریم اللہ، عمر نواز سرفراز اور توقیر کی کارکردگی قابل تعریف رہی۔ ہاؤس نے ہیلتھ اینڈ ہائجین ٹرافی بھی حاصل کی۔ انٹر ہاؤس اردو ڈیبیٹ میں ہاؤس نے نہ صرف ٹرافی جیتی بلکہ چاروں سپیکرز نے پرائز لیکر ایک ریکارڈ قائم کیا۔ خالد سمیع

اور جمیل الرحمٰن دونوں فرسٹ آئے اور سال کے جونیئر میں اردو کے بہترین مقرر قرار دیئے گئے۔ ذاکر نے دوسری اور صولت نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ انگلش ڈیبیٹ میں توقیر نے دوسری اور مظہر نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ کالج ڈرامہ میں ہاؤس کی نمائندگی حسنین، صالح، خالد سعید اور طارق اقبال نے کی۔ اسکاؤٹنگ کیمپ میں نہ صرف ہاؤس نے سب سے زیادہ اسکاؤٹس بھیجے بلکہ بہترین جونیئر اسکاؤٹ ہونے کا اعزاز بھی حاصل کیا۔ جو ٹیپو ہاؤس کے فیصل لودھی کو ملا۔ ہفتہ کی شام کے فنکشن انٹر سیکشن بنیاد پر منعقد کیے گئے۔ گارڈننگ کلب نے ہاؤس کے لانوں میں پھولوں کے تختوں کو گل و گلزار بنائے رکھا۔ آرٹ کلب نے آرٹ گیلری کو حسین تر بنایا۔ فوٹو گرافی کلب نے ہاؤس کے نئے شوکیسوں کو ہاؤس کی سرگرمیوں کی تصویروں سے سجایا۔ ان کیسوں میں ٹکٹ اور سکے بھی رکھے گئے۔ ہاؤس کے برآمدوں اور ریڈنگ روم میں ٹیپو سلطان کے اقوال اور اردو انگریزی میں پینل پر لگائے گئے۔ ہاؤس کا نیم ماہی ''شہید'' صولت اور شمیم کی ادارت میں اردو انگریزی میں پابندی سے نکلتا رہا۔ اس سال ٹیپو ڈے کی تقریبات سہ پہر کو براس بینڈ کے پس منظر میں جمخانہ کے کھیلوں سے شروع ہوئیں اور شام کو آرٹ ڈرائینگ کی نمائش، پھر ڈنر اور آخر میں ورائٹی پروگرام ہوا۔ جس میں جہانگیر اقبال، فیصل لودھی، توقیر اور خالد ہاشمی کی اداکاری کو بہت سراہا گیا۔ ہائیکنگ اور پکنک کے لئے ہاؤس ایک دن کے لئے لیفٹیننٹ خالد وٹو کے زیر انتظام پبی کی پہاڑیوں پر گیا اور دوبار منگلا گیا۔ ہاؤس میں ذمہ داریوں کی تقسیم یہ تھی:

ہاؤس پریفیکٹس عمر نواز، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹس مقصود الٰہی اور آغا محمد حسنین، ہاؤس سیکرٹری جمیل الرحمٰن، گیمز سیکرٹری محمد ریاض، میس سیکرٹری توقیر احمد، ایڈیٹر صولت عباس اور شمیم احمد، سوشل سیکرٹری آصف امام، سیکشن پریفیکٹ، سرفراز علی، طاہر انجم ارشد، صولت عباس، توقیر احمد، نعیم الحسن، خالد افتخار، ضیاء القمر، مجاہد کریم، انچارج کامن روم شمشیر عالم، انچارج ریڈنگ روم احمد جان، ہاؤس سیکرٹری محمود ذاکر۔

۱۹۶۴ء۔۶۵

ہاؤس ماسٹر کیپٹن محمد اعجاز اکبر، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر کیپٹن غلام سرور۔ منسلک آفیسر مسٹر آر اے بلگرامی، مسٹر ایس ایم رضوی، مسٹر مصطفیٰ کمال، لیفٹیننٹ مجیب الرحمٰن ہاؤس پریفیکٹ توقیر احمد۔ ہاؤس نے دوسرے سال بھی کالج بینر جیتا۔

۱۹۶۵ء۔۶۶

ہاؤس ماسٹر کیپٹن ایم اعجاز اکبر، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر کیپٹن غلام سرور، منسلک آفیسرز لیفٹیننٹ مجیب الرحمٰن، مسٹر مسعود رضوی، نائب صوبیدار محمد رمضان، مسٹر مصطفیٰ کمال۔

ہاؤس نے اس سال مسلسل تیسری بار آل راؤنڈ بیسٹ ہاؤس ہونے کا بینر جیتنے کا ریکارڈ قائم کیا۔ اکیڈیمک شیلڈ بھی حاصل کی۔ جو سال کے تینوں امتحانوں میں بہترین اوسط اور سب سے زیادہ کلاس پوزیشنز حاصل کرنے پر دی جاتی تھی۔ ہاؤس سے میٹرک کا امتحان ۲۶ لڑکوں نے دیا۔ سب کے سب پاس ہوئے۔ توحید احمد نے کالج میں پہلی اور محمود ذاکر نے دوسری پوزین حاصل کی۔ منیر اکبر سلیم مسعود، تنویر اسماعیل، قاضی رضا محمد اور ریاض اللہ نے اپنی اپنی کلاسوں میں مختلف امتحانوں میں امتیازی نمبر حاصل کیے۔ اسپورٹس کے میدان میں ہاؤس نے فٹ بال، کراس کنٹری اور اتھلیٹکس کی ٹرافیاں جیتیں۔ انور فہیم، فیصل، شہباز، احتشام، آل راؤنڈ اسپورٹس مین بن کر ابھرے۔ ویسٹ پاکستان جونیئر اتھلیٹک میٹ لاہور میں کالج کی نمائندگی ٹیپو ہاؤس کے رفیق، ظہور، طارق، ضیاء اور جمیل نے بھی کی۔ انٹر ہاؤس اتھلیٹکس میں ظہور کو بہترین اتھلیٹ قرار دیا گیا۔ رشید اسلم اور نجف نے باکسنگ میں اپنے جوہر دکھائے۔ ہاؤس کو ڈسپلن میں بیسٹ قرار دیئے جانے کا شرف ملا۔ صحت اور صفائی کے شعبہ میں ہاؤس نے ہیلتھ اینڈ ہائی جین ٹرافی اور انٹیریئر اکانومی شیلڈ بھی حاصل کی۔ ہاؤس نے اردو مباحثہ میں کامیابی حاصل کی۔ خالد سعید کو اردو کا بہترین مقرر قرار دیا گیا۔ عبید اللہ نے انگریزی ڈیبیٹ میں دوسری پوزیشن لی۔ خالد اسماعیل قاضی نے اردو وال پیپر ''شہید'' اور بدر الزمان نے ''ٹیپو ٹائمز'' کی ادارت کا حق ادا کیا۔ انوار الحق کی انگریزی نظمیں بہت پسند کی گئیں۔ مجاہد جلیل کا مزاحیہ مضمون (مائی بائیسکل) نثر میں بہت سراہا گیا۔ ہاؤس بیسٹ فوٹو گرافر ہونے کا اعزاز فوٹو گرافی کلب کے سیکرٹری احتشام ضمیر کو ملا۔ مجاہد جلیل، شوکت اور شاہد حیات کی آوازوں نے موسیقی کلب کی رونقوں کو قائم رکھا۔ ہفتہ کی شام کے فنکشنوں میں یوں تو سب ہی نے کم از کم ایک بار حصہ لیا لیکن اس شعبہ میں رفعت علی آغا، خالد سعید، شوکت اور سلطان حنیف نمایاں رہے۔ تعلیمی سیاحتوں (ایکس کرشن) کے لئے ہاؤس منگلا، رسول، ہیڈ ورکس گیا اور ہائیکنگ کے لئے پبی کی پہاڑیوں میں گیا۔ ہاؤس میں ذمہ داریوں کی تقسیم یوں تھی:

ہاؤس پریفیکٹ عبید اللہ، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ مشتاق نواز، بلاک پریفیکٹ فیصل نواز لودھی، سیکشن پریفیکٹس ظہور احمد، عبدالغفور، فہیم اختر، شوکت علی،

عبدالخالد، محمد بشارت ہاؤس، سیکرٹری رضا محمد خان، میس سیکرٹری انوار الحق، سوشل سیکرٹری خالد سعید، گیمز سیکرٹری محمد رفیق، انچارج کامن روم رفعت علی آغا، انچارج ریڈنگ محمد سلیم، ایڈیٹر ''شہید'' خالد سعید، ''ٹیپو ٹائمز'' بدرالزمان۔

۶۷۔۱۹۶۶ء

ہاؤس ماسٹر کیپٹن محمد اعجاز اکبر، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر کیپٹن ظہور احمد، منسلک انسٹرکٹرز کیپٹن احسان الحق، مسٹر جاوید ربانی، مسٹر مصطفیٰ کمال۔ ہاؤس نے اس بار پھر اکیڈیمک شیلڈ جیتنے کا اعزاز حاصل کیا۔ میٹرک کے لڑکوں میں سوائے ایک کے جس نے تھرڈ ڈویژن لی، باقی سب فرسٹ ڈویژن میں کامیاب ہوئے۔ ان کے علاوہ کالج کے مختلف امتحانوں میں منیر اکبر، خالد قاضی، تنویر، رضا محمد، اسلم نون، طارق قاضی، لیاقت اور اختر بخاری نے ٹاپ پوزیشنیں لیں۔ اس سال تعلیمی سیاحتوں کا دائرہ خاصا وسیع رہا۔ ہاؤس نے کھیوڑہ کی نمک کی کان، روہتاس کے قلعہ اور کلر کہار کے علاقہ کی مطالعاتی سیر کی اور ہارس اینڈ کیٹل شو سے واپسی پر شیخوپورہ میں مشہور ہرن مینار بھی دیکھا۔ اتوار کے دن ہاؤس میں ہائیکنگ، فشنگ، سائیکلنگ اور شوٹنگ کی ہابیز مقبول ہوئیں۔ سالانہ تقریب کے موقع پر ہاؤس کے ہابیز مقبول نے سکوں کا ایک مجموعہ اور موئن ہال کا کارڈ بورڈ کا بڑا ماڈل نمائش کے لئے رکھا۔ خالد اسماعیل قاضی نے ایک چھوٹا سا ٹرائز سٹر بنایا۔ ریاض اللہ طارق محبوب، انوار شاہ نے ہابیز سینٹر کو آ اد رکھا۔ ہفتہ کی شام کی محفلوں میں حسب روایت مباحثے، مذاکرے، ڈرامے، گانے مزاحیہ خاکے ہوتے رہے ہر لڑکے کو ایک ٹرم میں کم از کم ایک بار ضرور اسٹیج پر آنے کا موقعہ ملا۔ ان پروگراموں کو کامیاب بنانے میں احتشام، فرخ، طارق حبیب، شوکت، شاہجہاں، رضا محمد، ریاض اللہ اور فاروق عزیز نے خصوصی کردار ادا کیا۔

ٹیپو ڈے

ٹیپو ڈے کی تقریبات کا آغاز سہ پہر کو جم خانے سے ہوا۔ شام کو فینسی ڈریس ہوا۔ رات کو ڈنر کے بعد ایک شاندار ورائٹی پروگرام پیش کیا گیا۔ جس میں ٹیپو سلطان کی زندگی پر فیچر کے علاوہ چند مزاحیہ خاکے، قوالیاں انگریزی ڈرامہ Inspite of Himself (Physician) تھا۔ رضا محمد خان، ریاض اللہ، شاہجہاں اور خالد محمود نے انگریزی اردو ڈراموں میں خصوصی انعامات حاصل لئے۔ غلام محمد نے ہاؤس وال پیپر ''ٹیپو ٹائمز'' ، ایڈٹ کیا اور ''شہید'' کی ادارت منیر اکبر نے کی۔

ہاؤس کے عہدے یہ تھے:

ہاؤس پریفیکٹ احتشام ضمیر، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ خالد اسماعیل قاضی، بلاک پریفیکٹس فرخ شہید اور شوکت علی، میس سیکرٹری جاوید اقبال، سوشل سیکرٹری طارق محبوب، گیمز سیکرٹری طارق عدنان، ایڈیٹر شہید منیر اکبر، ایڈیٹر ٹیپو ٹائمز، غلام محمد، انچارج ریڈنگ روم تنویر امد، انچارج کامن روم سلیم مراد، سیکشن پریفکٹس محمد بشارت، عبدالخلیل، نسیم اختر، طارق ارشد، نصر اللہ خان، رضا محمد، خالد منظور۔

۶۸۔۱۹۶۷ء

ہاؤس ماسٹر کیپٹن اعجاز اکبر، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر کیپٹن احسان الحق، مسٹر مصطفیٰ کمال ۔ ہاؤس نے ایک بار پھر اکیڈیمک ٹرافی کالج شیلڈ جیتی۔ نویں کلاس میں رضا محمد خان نے اوّل پوزیشن لی۔ مباحثوں میں ہاؤس نے اردو مباحثہ کی ٹرافی جیتی۔ انگریزی مباحثہ میں شوکت علی نے پہلی پوزیشن لی اردو مباحثہ میں شاہجہان حیدر اور فاروق عزیز دوسرے نمبر پر آئے۔ انگریزی کے برجستہ مباحثہ میں رضا خان نے دوسری پوزیشن لی اور اردو برجستہ میں شفاعت احمد کا دوسرا نمبر تھا۔ انٹر ہاؤس اسپورٹس میں ہاؤس نے فٹ بال، کراس کنٹری اور سوئمنگ کی ٹرافیاں جیتیں۔ انفرادی اعزازات میں عزیز الرحمٰن کو جونیئرز کا بیسٹ سوئمر اور کراس کنٹری میں نصر اللہ کو بیسٹ رنر قرار دیا گیا۔ نومبر ۱۹۶۷ء میں پورا ہاؤس دو روزہ تعلیمی و تفریحی دورے پر منگلا گیا ڈیم اور بجلی گھر کے علاوہ ہاؤس نے پرانے میر پور کے علاقے میں جھیل کو بنتے اور اس میں پانی بھرتے ہوئے دیکھا۔ انہوں نے یہاں کشتی رانی کی۔

۶۹۔۱۹۶۸ء

ہاؤس ماسٹر کیپٹن محمد علی، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر کیپٹن خیبر زمان (ریذیڈنٹ) لیفٹیننٹ فقیر اختر جعفری، مسٹر شفیق اکتوبر ۱۹۶۸ء میں کیپٹن اعجاز اکبر کی پروموشن پر تبادلے سے ٹیپو ہاؤس کی تاریخ کا ایک تاریخ ساز دور ختم ہوگیا۔ ان کی جگہ کیپٹن شہزادہ خرم نے لے لی۔ چند ماہ بعد دسمبر میں انہوں نے بھی ہاؤس کو خیر باد کہا اور کالج ایڈجوٹنٹ کی ذمہ داریاں سنبھالیں تو کیپٹن محمد علی چغتائی ٹیپو ہاؤس کے سربراہ مقرر ہوئے۔ یہ سال بھی ٹیپو ہاؤس کے لئے قابل فخر کامیابیوں کی نوید لے کر آیا۔ ہاؤس نے اکیڈیمک ٹرافی اور آل راؤنڈ بیسٹ ہاؤس کی کمانڈر انچیفس شیلڈ جیتی۔ فرسٹ ایئر سائنس میٹرک، نہم، آٹھویں کے سالانہ امتحانوں میں ٹیپو ہاؤس کے سلیم مراد، آغا

رضا محمد خان، طارق اسماعیل قاضی اور فاروق عزیز علی الترتیب فرسٹ آئے۔ رضا محمد خان میٹرک میں کالج میں فرسٹ آئے۔ کمانڈانٹ کا سلور میڈل بھی عطا ہوا۔ انٹر ہاؤس انگلش ڈیبیٹ میں رضا محمد خان نے ٹاپ کیا۔ اردو کے مباحثہ میں فاروق عزیز نے اردو کے برجستہ مباحثے میں شفاعت احمد نے تیسری پوزیشن لی۔ اکتوبر ۱۹۶۸ء میں ری یونین اوراس کے بعد آئی ایس ایس بی کی تیاریوں کی وجہ سے انٹر ہاؤس اسپورٹس میں صرف سوئمنگ کا مقابلہ ہوا جوایک بار پھر ٹیپو ہاؤس نے جیتا۔ امین الرحمٰن کوسال کا بہترین تیراک قرار دیا گیا۔ عزیز الرحمٰن اور خالد حسن نے بھی امتیازی کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔

سال کا سب سے بڑا فنکشن ٹیپو ڈے ہاؤس نے ۹ مئی ۱۹۶۸ء کو منایا۔ یہ آخری شاندار تحفہ تھا۔ جو جناب اعجاز اکبر نے بحیثیت ہاؤس ماسٹر ٹیپو ہاؤس کو عطا کیا۔ پروگرام کا آغاز سہ پہر کو جم خانہ کھیلوں سے ہوا۔ جس کے آخر فینسی ڈریس کا اہتمام کیا گیا تھا۔ بہترین بہروپ بھرنے پر ارشد کیانی کو پہلا اور ظفر کو دوسرا انعام ملا۔ رات کے ڈنر کے بعد جس میں سارے اسٹاف اور سینئر پریفیکٹس کو دعوت دی گئی تھی۔ ہاؤس کے ورائٹی پروگرام کا آغاز موسیٰ ہال میں سلطان فتح علی ٹیپو شہید کی زندگی اور کارناموں پر ایک شعلہ بار تقریر سے ہوا جس کے بعد سرنگا پٹم کے قلعہ میں سلطان کی شہادت کے منظر کو علامتی انداز میں پیش کیا گیا۔ سہیل حامد اور سلیم مراد نے اس ڈرامائی منظر میں اپنے کرداروں کومہارت سے ادا کیا۔ اس کے بعد انگریزی کے دو ایکٹ پلے دی بلیز "The Bullies" اور ''کنگ ٹام'' اسٹیج کیے گئے۔ ان کھیلوں میں غلام محمد، محمد تنویر، نسیم حسن، ظفر اقبال اور محمد اقبال نے موثر اداکاری کی۔ لیکن جان محفل پنجابی کے تین مزاحیہ اسکٹ ''میر صاحب'' تارآئی'' اور ''ڈاکٹر صاحب'' ثابت ہوئے۔ ہنس ہنس کر ناظرین کا براحال ہوگیا۔ عتیق انور نے اپنی اداکاری کا جادو'' تارآئی'' اور ''میر صاحب'' میں جگایا۔ ''مظفر نے ڈاکٹر صاحب'' میں جان ڈال دی۔ صحرا نوردی یا سائیکلنگ کے لئے ہاؤس ایک بار جگو ہیڈ تک گیا۔ بارہویں کے لڑکوں نے ایک بار کھاریاں اور دوسری بار رسول ہیڈ ورکس تک سائیکلنگ کی۔ ہابیز، فشنگ، سائیکلنگ، کارڈ بورڈ ماڈلنگ، فوٹو گرافی، ٹکٹ اور سکے جمع کرنا جاری رہا۔ امین الرحمٰن اور زاہد حسین نے موٹر اور پروپیلر سے آراستہ ایک منی بوٹ بنائی۔ طارق قاضی کا لیدر ورک اور انور شاہ کا وڈ ورک کالج کی سالانہ نمائش میں رکھا گیا۔

جمعہ کی رات کے فنکشن کے مذاکرے، مباحثے، اسکٹ اپنی جگہ چلتے رہے۔ ہاؤس کے عہدے دار یہ تھے: ہاؤس پریفیکٹ رفیق احمد کیانی، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ شہباز حسین، بلاک پریفیکٹس شوکت علی، ظفر اقبال، ہاؤس سیکرٹری نسیم حسن، میس سیکرٹری سہیل حامد رضا، گیمز سیکرٹری مظفر احمد، سیکشن پریفیکٹس خالد حسن، شوکت علی، نصر اللہ، عبداللہ خان، ظفر اقبال، فاروق عزیز انچارج کامن روم خالد حسن، انچارج ریڈنگ روم ظفر سعید بخاری۔

۷۰-۱۹۶۹ء

ہاؤس ماسٹر میجر عبدالرحمٰن، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹرز کیپٹن خیر زمان، کیپٹن محمد علی، لیفٹیننٹ سلیم اقبال، مسٹر عبدالرشید

سلیم مراد آغا نے ایف ایس سی میں اور طارق فیروز خواجہ نے میٹرک میں کالج فرسٹ ڈویژن لی۔ اور گولڈ میڈل حاصل کیے۔ جنرل نالج کے مقابلے میں خالد منظور سینئرز میں اور حامد علی شاہ جونیئرز میں فرسٹ آیا۔ ہاؤس نے انٹر ہاؤس انگلش ڈیبیٹ جیتی۔ نوید کمال نے جونیئرز میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔ نصر اللہ نے اردو ڈیبیٹ سینئرز میں پہلی اور اردو مقابلہ خطابت میں دوسری پوزیشن لی۔ اسپورٹس کے میدان میں ہاؤس سوئمنگ میں چیمپئن رہا۔ کیڈٹ امین الرحمٰن کو سال کا بیسٹ سوئمر اور ڈائیور قرار دیا گیا۔ اور توقیر گیلانی کو ہائیکنگ کا خصوصی انعام ملا۔ ہاؤس نے اس سال رسول ہیڈ ورکس، کھیوڑہ، کلر کہار، قلعہ روہتاس تک چار ایکس کرشن کئے۔ مضافات جو ہائیکیں کیں وہ علیحدہ تھیں۔ کیڈٹ عہدیدار یہ تھے:

ہاؤس پریفیکٹ شوکت حیدر، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ خالد منظور، ہاؤس سیکرٹری اسلم لون، میس سیکرٹری شفاعت احمد، گیمز سیکرٹری نصر اللہ خان، سوشل سیکرٹری شیر خان، کامن روم سیکرٹری احمد توقیر، ریڈنگ روم سیکرٹری ظفر سعید۔

۷۱-۱۹۷۰ء

ہاؤس ماسٹر میجر عبدالرحمٰن، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر کیپٹن سلیم اقبال، کیپٹن بشیر احمد مرزا اور ریذیڈنٹ مسٹر عبدالرشید۔

اکیڈیمکس میں بشیر احمد نے انٹر ہاؤس اور طارق فیروز خواجہ نے ایف ایس سی میں کالج میں ٹاپ کیا۔ ہاؤس کے فاروق عزیز نے بھی میٹرک کے گزشتہ امتحان میں اعزاز حاصل کیا۔ صہیب محمد عبداللہ دوسرے نمبر پر آیا۔ ہاؤس نے انٹر ہاؤس جنرل نالج ٹرافی بھی جیتی۔ حامد علی شاہ سینئرز میں اور خالد محمود جونیئرز میں فرسٹ آئے۔ علاوہ ازیں ہاؤس نے اس سال اردو وانگریزی مباحثوں کی ٹرافیاں بھی جیتیں۔ انگریزی مباحثہ میں ظفر اقبال اور نوید بن کمال سیکنڈ آئے۔ اردو برجستہ

میں اعجاز غنی فرسٹ آئے۔ امجد زمان اور عتیق احمد نے آرٹ کلب اور سائنس کلب کے لئے کام کیا۔ ہاؤس پہلی کی پہاڑیوں پر ہائیک کے لئے گیا۔ ہاؤس نے ہر جمعہ کو تقریروں اور ڈراموں اور گانوں پر مبنی ورائٹی پروگرام کرنے کا سلسلہ جاری رکھا۔ ۲۶ مارچ ۱۹۷۱ء کو انٹرمیڈیٹ سینئر کیڈٹس کو الوداعی ڈنر دیا گیا۔ انہوں نے ہاؤس کو ایک تحفہ دیا۔ ہاؤس نے نویں درجہ کے نئے لڑکوں کے لئے ایک استقبالیہ کا اہتمام بھی کیا۔ ہاؤس کے عہدیدار یہ تھے:

ہاؤس پریفیکٹ امین الرحمٰن، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ طارق وحید، میس سیکرٹری اشفاق احمد، ہاؤس سیکرٹری تنویر راشد، سوشل سیکرٹری خواجہ عمر فاروق، ریڈنگ روم انچارج بشیر چیمہ، کامن روم انچارج محمد اقبال۔

۱۹۷۱۔۷۲ء

ہاؤس ماسٹر میجر عبدالرحمٰن، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر کیپٹن بشیر احمد، سیکنڈ لیفٹیننٹ اظہر محمود، مسٹر عبدالرشید۔ انٹر کے امتحان میں ہاؤس کے طارق فیروز خواجہ نے سائنس گروپ میں پہلی پوزیشن اور انور شاہ نے آرٹس گروپ میں دوسری پوزیشن لی۔ مقید الحسن نہم میں سیکنڈ آیا۔ انٹر ہاؤس انگلش ڈیبیٹ میں ہاؤس نے ٹرافی جیتی۔ نوید بن کمال نے فرسٹ پوزیشن لی۔ اسلام آباد کی آل پاکستان انگلش ڈیبیٹ میں ہاؤس کے خالد پرویز نے کالج کی نمائندگی کرتے ہوئے، دوسری پوزیشن لی۔ اسپورٹس میں ہاؤس صرف باسکٹ بال جیت سکا۔ لیکن انفرادی امتیازات کافی تھے۔ طارق ملک کو ہاکی میں اور اعجاز حسین شاہ کو فٹ بال اور جمناسٹکس میں کالج کلر ملا۔ اعجاز کراس کنٹری میں سیکنڈ آیا۔ ظفر الاسلام اور ظہیر احمد کی کارکردگی اتھلیٹکس میں قابل تعریف تھی۔ ہاؤس انتظامیہ یہ تھے:

ہاؤس پریفیکٹ اشفاق احمد، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ طارق وحید، ہاؤس سیکرٹری تنویر راشد، بلاک پریفیکٹ اکبر محمود، میس سیکرٹری اشفاق احمد، سوشل سیکرٹری عمر فاروق، اسپورٹس سیکریٹری طارق ملک، ریڈنگ روم انچارج بشیر احمد چیمہ، کامن روم انچارج اقبال خان۔

۱۹۷۲۔۷۳ء

ہاؤس ماسٹر میجر عبدالمنان، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر کیپٹن بشیر احمد (پریذیڈنٹ) لیفٹیننٹ اظہر محمود، مسٹر عبدالرشید ہاؤس ماٹو (Duty First) دوبارہ رائج ہوا۔ اکیڈیمکس میں گلفام عالم نے نویں میں فرسٹ اور مقید الحسن نے دسویں کے امتحان میں دوسری پوزیشن لی۔ پانچ نے میٹرک میں بورڈ کا وظیفہ لیا۔ انٹر ہاؤس انگریزی مباحثہ میں ہاؤس نے چوتھی بار ٹرافی جیتی۔ نوید بن کمال پہلی اور راشد عزیز نے دوسری پوزیشن لی۔ نوید کمال نے انٹر پبلک سکول انگلش ڈیبیٹ میں تیسرے نمبر پر آیا۔ اسپورٹس کے میدان میں ہاؤس نے باسکٹ بال ٹرافی تیسری بار جیتی۔ اعجاز پاشا نے باسکٹ بال میں کالج کلر اور ظہیر الدین نے کرکٹ اور فٹ بال میں کالج کلر لیا۔ ظہیر نے کالج فٹ بال کی کپتانی بھی کی۔ اور کراس کنٹری ریس میں تیسرے نمبر پر آیا۔ نوید بن کمال نے بورڈ کے زونل ہاکی ٹورنامنٹ میں کالج کی نمائندگی کی ہاؤس سوئمنگ چیمپئن شپ بھی جیتی۔ کیڈٹ سجاد اصغر اپنے گروپ میں جی کے میں فرسٹ اور مقید الحسن سیکنڈ آیا۔ ہاؤس انتظامیہ یہ تھی:

ہاؤس پریفیکٹ نوید بن کمال، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ ارشد، ہاؤس سیکرٹری فرخ اقبال، بلاک پریفیکٹس اورنگ زیب خان، خالد محمود، میس سیکرٹری خالد ندیم، سوشل سیکرٹری فرخ اقبال، اسپورٹس سیکرٹری اعجاز پاشا، ریڈنگ روم سیکرٹری منور محمود، کامن روم سیکرٹری رضوان احمد حیدری۔

۱۹۷۳۔۷۴ء

ماٹو: ''ڈیوٹی فرسٹ''۔ ہاؤس ماسٹر میجر این ایم خالد وٹو، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر کیپٹن بشیر احمد، مسٹر محمود علی شاہد، مسٹر محمد صفدر ستار ہاؤس کے پرویز خالد بابر نے فرسٹ ایئر آرٹس میں فرسٹ اور مقید الحسن نے میٹرک میں سیکنڈ پوزیشن لی۔ کیڈٹ گلفام عالم، سہسر خان اور انعام اللہ خان کی کارکردگی بھی قابل تعریف رہی۔ ہاؤس نے نئی پی ای ٹرافی اور باسکٹ بال ٹرافی چوتھی بار جیتی۔ انفرادی اعزازات یہ تھے:

افتخار بیسٹ باکسر، پرویز خالد بابر انگریزی برجستہ اوّل، فرقان اعظم آل پاکستان سیکنڈری سکول ڈیبیٹ اسلام آباد اوّل اور اردو برجستہ دوم، مقید الحسن کالج ڈرامہ، آصف گل کالج ڈرامہ، منصور اسلم کلر ہاکی، اعجاز احمد کلر ہاکی، عتیق احمد ملک کلر فٹ بال، منور احمد ملک کلر فٹ بال، سیف اللہ فضل کلر فٹ بال، باسکٹ بال، کامران حسین کرکٹ، افتخار زر باکسنگ۔ اس سال ہاؤس میں پہلی ریسٹ ہاؤس تک دوبارہ آؤٹنگ کی۔ پی ایم اے کے لئے ظہیر الدین، اورنگ زیب، خالد محمود، اعجاز پاشا، رضوان حیدری، اشرف اعوان، عابد زمان منتخب ہوئے۔ ہاؤس کے عہدیدار یہ تھے۔ ہاؤس پریفیکٹ سیف اللہ، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ منصور عالم، ہاؤس سیکرٹری عتیق احمد، میس سیکرٹری عرفان الرشید، سوشل سیکرٹری آر ایم اشرف اسپورٹس سیکرٹری اعجاز احمد، ریڈنگ روم سیکرٹری خالد پرویز، کامن روم سیکرٹری عمران خواجہ۔

۷۵-۱۹۷۴ء

ماٹو:''ڈیوٹی فرسٹ''۔ ہاؤس ماسٹر میجر محمد ذکریا، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹرز کیپٹن سلیم اقبال (ریذیڈنٹ) کیپٹن بشیر احمد، مسٹر صفدر ستار چوہدری اس سال ہاؤس سینئر ہو گیا۔ ہاؤس نے اسپورٹس کی کامیاب شیلڈ جیتی اور اردو انگریزی برجستہ مباحثوں کی ٹرافیاں حاصل کیں۔ انفرادی امتیازات یہ تھے:

مقید الحسن اوّل فرسٹ ایئر، محمود الحق دوم، خالد پرویز بیسٹ اسکاؤٹ، افتخار زر بیسٹ باکسر، عبدالشکور کلر باسکٹ بال، طارق، چوہدری کلر باسکٹ بال، سجاد اصغر کلر ہاکی، سلیم نواز کلر ہاکی، نور عمران کلر جمناسٹک، اعظم خورشید کلر جمناسٹک، اخلاق حسین کلر جمناسٹک، شفیق الرحمٰن فٹ بال، آصف عبداللہ......، ادریس عالم کلر کرکٹ، غلام مرتضیٰ ہائیکنگ، مقید الحسن انگلش ڈیبیٹ اوّل، طاہر مسعود انگلش ڈیبیٹ دوم، وسیم ظفر انگلش ڈیبیٹ سوم، ظاہر شاہ اردو برجستہ اوّل، اظہر علی اردو، برجستہ سوم، آصف عبداللہ انگلش ڈیبیٹ دوم، سیف اللہ انگلش ڈیبیٹ سوم سرگودھا بورڈ انٹر کالجیٹ مقابلوں میں ہاؤس کے امتیازات یہ تھے: سجاد اصغر جنرل نالج، آصف گل سائنس کوئز روم، عبدالشکور اقبالیات دوم ہاؤس کے عہدیدار یہ تھے۔

ہاؤس پریفیکٹ شفیق الرحمٰن، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ طاہر مسعود، ہاؤس سیکرٹری محمود الحق، میس سیکرٹری حبیب اللہ، سوشل سیکرٹری عبدالشکور، اسپورٹس افتخار زر، ریڈنگ روم مقید الحسن، کامن روم انچارج جمیل اصغر۔

۷۶-۱۹۷۵ء

ماٹو: ''ڈیوٹی فرسٹ''۔

ہاؤس ماسٹر میجر حامد رضا صدیقی، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹرز کیپٹن سلیم اقبال (ریذیڈینٹ)، مسٹر محمد اشرف شرف، مسٹر محمد صفدر ستار۔ ہاؤس نے اپنی ڈسپلن اور لیڈر شپ کی روایات کو قائم رکھنے کے علاوہ انٹر ہاؤس انگلش تیار اور برجستہ دونوں ٹرافیاں جیتیں۔ اسپورٹس میں ہاکی، باسکٹ بال، کرکٹ، پی ای ٹیسٹ، شوٹنگ، باکسنگ اور اتھلیٹکس کی ٹرافیاں جیتیں اور کامیاب شیلڈ حاصل کی۔ سال کے انفرادی اعزازات یہ تھے:

ظاہر شاہ اوّل انٹرمیڈیٹ، محمود الحق انٹرمیڈیٹ دوم، طارق محمود دھم دوم، نور عمران انگلش ڈیبیٹ تیار دوم، طاہر انگلش تیار دوم، سجاد غنی برجستہ اردو سوم، ریاض احمد خان انگلش ڈرامہ دوم، نور عمران کلر فٹ بال اور اتھلیٹکس، سلیم نواز ملک کلر ہاکی اور شیلڈ شوٹنگ، سجاد غنی کلر کرکٹ، مشتاق خٹک سند ہائیکنگ۔ ہاؤس کے عہدیدار یہ تھے: ہاؤس پریفیکٹ ذوالفقار حسین شاہ، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ ظفر اقبال، میس سیکرٹری ضیاء محمود، ہاؤس سیکرٹری طارق محمود، اسپورٹس سیکرٹری اظہر علی، سوشل سیکرٹری وقار احسان حق، ریڈنگ روم انچارج سجاد غنی، کامن روم انچارج احسان اللہ، آنر شاپ سیکرٹری ظہیر احمد راشد۔

۷۷-۱۹۷۶ء

ماٹو: ''ڈیوٹی فرسٹ''۔

ہاؤس ماسٹر میجر حامد رضا صدیقی، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹرز لیفٹیننٹ محمد رفیق، مسٹر محمد مشتاق۔ یہ سال ہاؤس کے لئے کامیابیوں کا سال رہا۔ ہاؤس نے کمانڈر انچیف شیلڈ، اکیڈیمک شیلڈ اور کامیاب شیلڈ (جونیئر ہاؤس بابر ہاؤس سے شیئر کرتے ہوئے) جیتیں۔ اس کے علاوہ انگریزی تیار کی شیلڈ اور اردو تیار اور برجستہ دونوں مقابلوں کی شیلڈ جیتنے کا غیر معمولی اعزاز بھی حاصل کیا۔ اسپورٹس میں ہاکی، فٹ بال، باکسنگ، کراس کنٹری، سوئمنگ، شوٹنگ،، ڈرل اور پی ای ٹیسٹ کی ٹرافیاں حاصل کیں۔ آرمڈ فورسز بورڈ کے ہائر سیکنڈری کے فائنل امتحان کی پہلی پوزیشن حاصل کرنے کا اعزاز بالترتیب جاوید قمر، طارق عزیز اور سجاد غنی نے حاصل کیا۔ جاوید قمر کو امتیازی کارکردگی پر کمانڈانٹس میڈل بھی عطا کیا گیا۔ فرسٹ ایئر کی پہلی دو پوزیشن ضرغام مرزا اور غلام مصطفیٰ پاشا نے حاصل کیں۔ ۲۴ اور ۲۵ دسمبر ۱۹۷۶ء کو قائداعظم کے صد سالہ جشن ولادت کی تقریبات میں ہاؤس نے بھرپور حصہ لیا۔ قائداعظم کوئز میں صلاح الدین عادل نے پہلی اور ریاض احمد خان نے دوسری پوزیشن لی۔ قائداعظم پر مضمون میں صلاح الدین عادل کو دوسرا انعام ملا۔ کالج ڈرامہ میں عابد پرویز کو پہلا اور ریاض احمد خان کو دوسرا انعام دیا گیا اور اردو ڈرامہ میں جمشید لطیف کو دوسرے انعام کا مستحق قرار دیا گیا۔ دوسرے انفرادی اعزازات یہ تھے: جمشید لطیف اکبر اردو برجستہ اوّل، افتخار علی اردو برجستہ دوم، اختر نواز اردو تیار سوم، عابد پرویز انگریزی برجستہ دوم، جاوید اقبال انگریزی برجستہ دوم، ریاض احمد خان بیسٹ سوئمر، طارق حبیب خٹک بیسٹ باکسر، جی ایم پاشا کراس کنٹری اوّل، عطا اللہ کراس کنٹری دوم۔ کالج کلر ان کھلاڑیوں کو عطا ہوئے: کرکٹ عابد پرویز، جمشید لطیف، جنید رحمت، باسکٹ بال جاوید اقبال، فٹ بال غلام مصطفیٰ، کراس کنٹری غلام مصطفیٰ پاشا،

اتھلیٹکس غلام مصطفیٰ پاشا، سوئمنگ ریاض احمد خان، جمناسٹک ریاض احمد خان، باکسنگ طارق حبیب خٹک پی ایم اے کیلئے یہ کیڈٹس منتخب ہوئے:
ذوالفقار حسین، سجاد غنی، طارق عزیز، ظہیر نواز ملک، افتخار علی، ذوالفقار رفیق، وقار بیگ، اظہر علی چودھری، علاوہ ازیں ظفر اقبال پاکستان نیوی کے لئے اور وقار احسان حق سویلین اسکالرشپ اسکیم کے لئے منتخب ہوئے۔ ہاؤس کے عہدیدار یہ تھے: ہاؤس پریفیکٹ جاوید اقبال، اسسٹنٹ پریفیکٹ عابد پرویز، میس سیکرٹری طارق حبیب خٹک، ہاؤس سیکرٹری خالد بشیر، اسپورٹس سیکرٹری غلام مصطفیٰ پاشا، انچارج ہاؤس لائبریری مظاہر حسین

۱۹۷۷ـ۷۸ء

ماٹو: ڈیوٹی فرسٹ

ہاؤس ماسٹر میجر حامد رضا صدیقی، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹرز کیپٹن محمد رفیق، مسٹر محمد مشتاق اس سال وائی کیڈٹس کے جلد پی ایم اے جانے کی ضرورت کی وجہ سے سیشن میں نصابی سرگرمیوں پر زور رہا۔ آرمڈ سروسز بورڈ کے انٹرمیڈیٹ کے امتحان میں اختر نواز ملک کو اوّل اور صلاح الدین عادل کو دوم کا اعزاز ملا۔ پانچ میں سے چار نقد انعامات ٹیپو سلطان کے اختر نواز، صلاح الدین، باسم خان اور محمد عارف کے حصے میں آئے۔ اکیڈیمک شیلڈ اس سال بھی ہاؤس کے پاس رہی۔ اسپورٹس کے مقابلے کم ہوئے۔ بہرحال ہاؤس نے باسکٹ بال ٹرافی جیتی اور سوئمنگ کی ٹرافی بھی ہاؤس ہی میں رہی۔ ہاؤس نے نومبر ۱۹۷۷ء میں علامہ اقبال کی پیدائش کے صد سالہ جشن کی تقریبات میں بھرپور حصہ لیا۔ انفرادی امتیازات یہ تھے۔

مظہر سعید بیگ بیسٹ باکسر اور فرسٹ پرائز اقبالیات، سند باسکٹ بال، اختر نواز ملک بیسٹ ڈائیور اور سرٹیفکیٹ ہاکی، عطاء اللہ خان نیازی فرسٹ کراس کنٹری اور سند ہاؤس کے اختر نواز، صلاح الدین عادل اور خالد خان نے سیکرٹری بزم ادب کی ذمہ داریاں سنبھالیں۔ ایک ٹیپیئن ظاہر شاہ نے اکتوبر ۱۹۷۷ء میں پی ایم اے کی پاسنگ آؤٹ پریڈ میں اعزازی تلوار، پرائم منسٹر میڈل اور انجینیئرز میڈل لینے کا اعزاز حاصل کیا۔ اپریل ۱۹۷۸ء میں ہاؤس کے طارق عزیز نے پرائم منسٹرز میڈل اور انجینیئر میڈل لیا۔ جی سی غلام مصطفیٰ کو پی ایم اے میں بیسٹ باکسر قرار دیا گیا۔ اختر الاسلام کو رائل نیول اکیڈمی میں تربیت کیلئے منتخب کیا گیا۔ ۱۹۷۶ـ۷۷ء کا کمانڈانٹ میڈل ریاض احمد کو عطا ہوا۔ ہاؤس پریفیکٹ مظہر سعید بیگ، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ باسم خان، میس سیکرٹری ایم نعیم کیانی، اسپورٹس عطا اللہ خان نیازی، ہاؤس سیکرٹری امیر بہادر۔

۱۹۷۸ـ۷۹

ماٹو: ''ڈیوٹی فرسٹ''

ہاؤس ماسٹر میجر منظور احمد، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر میجر ایم رئیس احمد، لیفٹیننٹ سلطان علی۔ ہاؤس نے اس سال اکیڈیمک شیلڈ مسلسل تیسری بار جیتی، تقریری مقابلوں کی چاروں شیلڈیں (اردو تیار اور برجستہ، انگریزی تیار اور برجستہ) حاصل کر کے اس میدان میں امتیاز حاصل کیا۔ اسپورٹس کے میدان میں ہاؤس نے کرکٹ اور ہاکی کی ٹرافیاں لیں۔ انفرادی امتیازات یہ تھے۔

جاوید افضل انگلش تیار اوّل، شفقت نواز انگلش برجستہ اوّل، مسرور زمان اردو برجستہ اوّل، محمد عطا اللہ اردو تیار اوّل، تسنیم افضل اردو، برجستہ دوم، محمد اعظم اردو تیار دوم، شاہد نیاز انگریزی برجستہ سوم، زبیر حمید انگریزی تیار سوم، جاوید افضل بیسٹ اتھلیٹ، اجمل خان کالج بلوفٹ بال، ۵۹ پی ایم اے میں ہاؤس کے ریاض اسد خان نے اعزازی تلوار حاصل کی۔ گزشتہ سال ۵۷ پی ایم اے میں یہ اعزاز ہاؤس کے ظاہر شاہ نے حاصل کیا تھا۔ ہاؤس کے عہدے یہ تھے:
ہاؤس پریفیکٹ زبیر حمید، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ طاہر منظور، میس سیکرٹری عبداللہ، ہاؤس سیکرٹری امتیاز کاردار، اسپورٹس سیکرٹری اجمل خان۔

۱۹۷۹ـ۸۰ء

ماٹو: ''ڈیوٹی فرسٹ''

ہاؤس ماسٹر میجر منظور احمد ظفر، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر کیپٹن محمد دین، لیفٹیننٹ سلطان علی، لیفٹیننٹ وسیم رضا ہاؤس نے تقریروں کی ایک ٹرافی برجستہ اور اسپورٹس کی گیارہ میں سے فٹ بال، شوٹنگ، پی ای، اور ڈرل کی پانچ ٹرافیاں اور شیلڈیں جیتیں۔ اسکاؤٹس ٹروپ میں ہاؤس کے لڑکے تھے۔ بورڈ کے زونل ٹورنامنٹوں میں ہاؤس کے آٹھ لڑکوں نے کالج کی نمائندگی کی۔ زاہد نعیم نے باسکٹ بال ٹیم کی کپتانی بھی کی۔ انفرادی اعزازات یہ تھے۔ آصف احمد خان بیسٹ شاٹ، عبدالرؤف

بیسٹ سوئمر، رؤف انگلش برجستہ دوم، زاہد اشرف انگلش برجستہ سوم، پرویز اقبال انگلش ڈیبیٹ دوم، ندیم احمد انگلش ڈیبیٹ سوم، مسرور زماں اردو برجستہ اوّل، مسعود اشرف اردو تقریر اوّل (اسکاؤٹنگ کیمپ) ہاؤس کے عہدیدار یہ تھے:

ہاؤس پریفیکٹ ندیم احمد، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ زاہد نعیم، میس سیکرٹری زاہد اشرف، ہاؤس سیکرٹری خالد محمود، اسپورٹس سیکرٹری مظہر اقبال، سوشل سیکرٹری طاہر بیگ۔

۱۹۸۰ـ۸۱ء

ہاؤس ماسٹر میجر منظور احمد ظفر، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹرز کیپٹن محمد دین، لیفٹیننٹ سلطان علی، لیفٹیننٹ وسیم رضا

اس سال ہاؤس کی تشکیل نو کے نتیجہ میں ہاؤس ایک مخلوط ہاؤس ہوگیا۔ چنانچہ چاروں ہاؤسوں کے مقابلوں میں ہاؤس نے کامیاب شیلڈ حاصل کی۔ اور فٹ بال، کرکٹ، کراس کنٹری اور شوٹنگ کی ٹرافیاں جیتیں۔ انٹر ہاؤس اردو انگریزی تقریری مقابلوں میں ہاؤس کوئی پوزیشن نہیں لے سکا۔ لیکن انٹر ہاؤس ڈیکلے میشن کنٹیسٹ کی شیلڈ جیتنے کا اعزاز ہاؤس کو حاصل ہوا۔ اور شجاعت علی قاضی نے اس مقابلہ خطابت میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔ شجاعت علی کو وائس پریذیڈنٹ کالج یونین بھی منتخب کیا گیا۔ ہاؤس کے عہدیدار یہ تھے:

ہاؤس پریفیکٹ شجاعت علی قاضی، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ حمید اللہ، میس سیکرٹری ناصر علی قاضی، ہاؤس سیکرٹری مسعود اشرف سوشل سیکرٹری ریاض احمد۔

۱۹۸۱ـ۸۲ء

ماٹو: ''ڈیوٹی فرسٹ''

ہاؤس ماسٹر میجر ایس ایم الیاس، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹرز کیپٹن محمد دین، کیپٹن سلیم اقبال، کیپٹن سلطان علی، کیپٹن غلام فرید، کیپٹن وسیم رضا خان۔ اس سال ہاؤس کو سی او اے ایس شیلڈ جیتنے پر چیمپئن ہاؤس ہونے کا اعزاز حاصل ہوا۔ اور اکیڈیمک شیلڈ بھی جیتی۔ ہاؤس کے محمد امین نے میٹرک ۱۹۸۱ء کے امتحان میں پہلی اور آصف حسین نے دوسری پوزیشن لی۔ انٹر کے امتحان میں کالج میں محمد ریاض آرٹس گروپ میں اوّل اور عبدالحئی سائنس گروپ میں دوم آیا۔ نہم میں ظفر اقبال نے اور یاز دہم میں انیس الدین علوی نے ٹاپ کیا۔ تقریری مقابلوں میں ہاؤس صرف اردو برجستہ مقابلہ کی ٹرافی لے سکا۔ اسپورٹس میں فٹ بال کی ٹرافی اور ڈرل کی شیلڈ جیتی۔ انٹر ہاؤس قرأت مقابلہ میں ہاؤس کی دوم پوزیشن تھی۔ ہاؤس کے سات کیڈٹس نے اسکاؤٹنگ کیمپ میں اور آٹھ نے گلگت کے علاقہ میں ہائیکنگ میں حصہ لیا۔ انفرادی امتیازات یہ تھے:

آصف انور بیسٹ لوزر، عامر شہزاد کالج بلو باسکٹ بال، یاور حسین کالج بلو کرکٹ، افتخار احمد اردو برجستہ سوم، فہیم احمد حسن قرأت دوم، وائی کیڈٹ راحت قدیر بٹ سیکرٹری ڈرامہ کلب ہاؤس کے عہدیدار یہ تھے:

ہاؤس پریفیکٹ ریاض احمد، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ اعجاز حسین، میس سیکرٹری شفقت نذیر، سوشل سیکرٹری وقار علی، ہاؤس سیکرٹری طارق احمد، اسپورٹس سیکرٹری جاوید خٹک۔

۱۹۸۲ـ۸۳ء

ہاؤس ماسٹر میجر محمد دین، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر کیپٹن سلیم اقبال، کیپٹن غلام فرید، کیپٹن وسیم رضا نومبر ۱۹۸۱ء سے ہاؤس جزوی طور پر جے سی ونگ تھا۔ اپریل ۱۹۸۲ء سے ہاؤس مکمل طور پر جے سی ۱۱، جے سی ۱۲، جے سی ۱۳ کے لئے مخصوص رہا۔ ایک پبلک سکول میں جے سی ونگ کے تجربے سے ان جے سینز نے دونوں نظاموں کے بہترین عناصر سے استفادہ کیا۔ جے سی نے نومبر ۱۹۸۲ء کی ری یونین اور کالج ڈراموں میں بھرپور حصہ لیا۔ دیگر ہم نصابی سرگرمیوں انٹر ہاؤس مباحثے، مذاکرے، یوم اقبال، یوم قائداعظم، یوم دفاع، عید میلاد النبی میں بھی سرگرم رہے۔ انٹر ہاؤس اسپورٹس میں ہاؤس نے باکسنگ، ایتھلیٹکس، سوئمنگ اور فٹ بال کی چیمپئن شپس جیتیں، تقریری مقابلوں میں ہاؤس صرف اردو برجستہ مباحثے میں اوّل آیا۔ جے سی عابد منہاس نے انگریزی برجستہ مباحثہ میں فرسٹ پوزیشن لی۔ اینڈ سمسٹر امتحانات میں جے سی نسیم حسن نے فزکس اور پاک اسٹڈیز میں جے سی عابد منہاس نے انگلش میں اوّل پوزیشن لی اور جے سی حسین عباسی نے پہلے اینڈ سمسٹر میں اوسطاً سیکنڈ پوزیشن حاصل کی۔ ہاؤس کے عہدیدار یہ تھے: ہاؤس پریفیکٹ جے سی نعمان ہاشمی، اسپورٹس سارجنٹ جے سی ایم معظم۔

۸۴-۱۹۸۳ء

ہاؤس ماسٹر میجر ایم ریئس احمد، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر کیپٹن ماجد حسین، کیپٹن شبیر حسن، کیپٹن تاج محمد، کیپٹن عبدالقیوم، مرزا عبداللطیف۔ جے سیز کے جانے کے بعد اپریل ۱۹۸۳ء میں ہاؤس ایک بار پھر سینئر ہاؤس کی حیثیت سے ابھرا۔ یاز دہم میں داخلے شروع نہ ہوسکنے کی وجہ سے اس سال ہاؤس میں کیڈٹس نویں دسویں کے تھے۔ اور اس سال مقابلہ میں صرف اورنگ زیب ہاؤس تھا۔ ہاؤس نے اسپورٹس کے دس مقابلے ہاکی، فٹ بال، باسکٹ بال، کرکٹ، باکسنگ، شوٹنگ، واٹر پولو، کراس کنٹری، ڈرل، ٹیبل ٹینس جیت کر اسپورٹس کی چیلنج شیلڈ حاصل کی۔ اور ایک ریکارڈ قائم کیا۔ تقریری مقابلوں میں ہاؤس نے انگلش تیار اور اردو برجستہ کی ٹرافیاں حاصل کیں۔ انفرادی امتیازات یہ تھے: ندیم عامر انگلش ڈیبیٹ اوّل، عاطف منیر انگلش ڈیبیٹ اوّل، خرم ہمدانی اردو برجستہ اوّل، احمد سلمان اردو ڈیبیٹ دوم، عمر قریشی اردو ڈیبیٹ دوم، فخر سلطان اردو برجستہ دوم، سہیل فاروق انگلش برجستہ دوم، سلمان ناصر بیسٹ سوئمر، اظہر فاروق بیسٹ باکسر سہیل اسلم بیسٹ کراس کنٹری، اظہر حسین ٹیبل ٹینس چیمپئن، خرم ہمدانی وائس پریذیڈنٹ کالج ڈیبیٹنگ سوسائٹی، ندیم عامر سیکرٹری ڈیبیٹنگ سوسائٹی ہاؤس میں نئی تعلیمی و تربیتی ترجیحات کے تحت ٹرسٹ سسٹم شروع کیا گیا۔ ہاؤس کے عہدیدار یہ تھے: ہاؤس پریفیکٹ زاہد رسول، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ احمد سلمان، میس سیکرٹری عبدالعلیم راؤ، سوشل سیکرٹری فخر سلطان، کامن روم انچارج اظہر حسین۔

۸۵-۱۹۸۴ء

ہاؤس ماسٹر پروفیسر سعید راشد، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر کیپٹن تاج محمد (ریذیڈنٹ)، کیپٹن ڈھولن خان اسلم، مسٹر مرزا عبدالطیف، لیفٹیننٹ محمد اقبال خان اس سال ٹیپو ہاؤس نے آٹھویں کی نصف نئی انٹری لے کر پبلک سکول کے پریپریٹری سکول کے طور پر کام کیا۔ لڑکے نویں کے بھی تھے۔ ''فرام ڈسکوری ٹو ڈویلپمنٹ'' کے رہنما اصول کے تحت ہم نصابی پروگرام ترتیب دیئے گئے۔ تربیتی ترجیحات میں اخلاقی قدروں اور رویوں کی تشکیل کو خصوصی اہمیت دی گئی۔ شعور کو فروغ دینے کے لئے ہاؤس لائبریری کی بنا ڈالی گئی اور اسے اوپن شیلف لائبریری کے طور پر رکھا گیا۔ بدھ کی شب کے فنکشن تواتر سے ہوئے۔ انٹر ہاؤس مقابلوں کے حوالے سے سی او اے ایس شیلڈ کے لئے ہاؤس کی پوزیشن دوسری رہی۔ انٹر ہاؤس تقریری مقابلوں میں ہاؤس نے انگریزی کے برجستہ کی ٹرافی جیتی اور انگریزی تیار میں حریف ہاؤس سے مقابلہ برابر رہا۔ چاروں مقابلوں کے انفرادی امتیازات یہ تھے: عنایت حسین انگریزی، برجستہ اوّل، عاکف مشتاق انگریزی تیار دوم، زہیر اعظم اردو برجستہ اوّل، راشد محمود انگریزی برجستہ دوم، محمد وقار اردو تیار دوم۔ جنرل نالج مقابلہ کی ٹرافی ہاؤس نے جیتی۔ عنایت حسین نے پہلی اور عامر شہزاد نے دوسری پوزیشن حاصل کی۔ ہاؤس نے انٹر ہاؤس اقبالیات میں بھرپور حصہ لیا۔ اس مقابلہ کے تین حصے تھے۔ اقبال کوئز، اقبال بیت بازی، اقبال شو، ہاؤس نے اقبال بیت بازی اور اقبال شو کے آئیٹم اور اقبالیات کی شیلڈ جیتی۔ اقبال بیت بازی کی ٹیم یہ تھی: آصف ارشاد، محمد یونس، نصر حیات اور عامر رضا اور اقبال شو میں عمر فاروق، عنایت حسین، عاکف مشتاق، عامر شہزاد، وقار، زبیر قدیر، مبین اور نعمان صدیق نے حصہ لیا۔ آٹھویں درجہ کے لئے اردو مضمون نگاری کے مقابلہ میں طارق نیازی نے پہلی اور ارشد محمود نے دوسری پوزیشن لی۔ انگریزی مضمون میں عنایت حسین فرسٹ آیا۔

انٹر ہاؤس اسپورٹس میں ہاؤس نے باسکٹ بال، سوئمنگ، شوٹنگ، کراس کنٹری، باکسنگ، ہاکی کے مقابلے جیت کر اسپورٹس شیلڈ حاصل کرنے کا اعزاز حاصل کیا۔ انفرادی اعزازات یہ تھے: وقار لطیف بیسٹ سوئمر، مبین حسن بیسٹ شاٹ اور بیسٹ اتھلیٹ، محمد فاضل شاہ بیسٹ کراس کنٹری رنر، ممتاز مسرور بیسٹ لوزر ٹیم کیپٹن یہ تھے: سوئمنگ محمد وقار، باسکٹ بال قدیر احمد، شوٹنگ زہیر اعظم، باکسنگ مبین حسن، ہاکی قدیر احمد۔ اتھلیٹکس میں امتیازات یہ تھے: بختیار علی ۱۰۰ میٹرز اوّل، مبین حسن ۲۰۰ میٹرز اوّل، عاقل شاہ ۸۰۰ میٹرز اوّل، قدیر احمد ڈسکس تھرو اوّل، خاور وسیم جیولن تھرو اوّل انٹر ہاؤس سوئمنگ میں صورت حال یہ تھی:

فری اسٹائل اوّل وقاص لطیف، بیک سٹروک اوّل وقار اظہار، ڈائیونگ اوّل مبین حسن، انٹر ہاؤس کراس کنٹری میں شروع کی دس پوزیشنوں میں سے پانچویں اور نویں کے سوا باقی آٹھ ٹیپو ہاؤس کی تھیں:

عاقل شاہ اوّل، ذوالفقار دوم، جہانگیر سوم، راحت نسیم چہارم، سلیم رضا ششم، عتیق سخاوت ہفتم، مبین حسن ہشتم اور بختیار دہم۔ ہاؤس نے آل کالج مقابلہ میں انٹیریئر اکانومی کی شیلڈ بھی جیتی۔ ہاؤس کے کامن روم کو نیا رنگ روپ، فرنیچر اور نیا نام ملا۔ کلر ٹی وی بھی دیا گیا۔ اور ہاؤس کے بام و در آف وائٹ اور کھڑکیاں دروازے سفید روغن سے مزین ہوئے۔ ہاؤس کے عہدیدار یہ تھے: ہاؤس پریفیکٹ صلاح الدین، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ مشتاق، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ احمد

ضیاء، شہید ونگ، میس سیکرٹری محمد وقار، ہاؤس سیکرٹیری ارشاد، ایڈیٹر شہید یاسر عبداللہ۔

۸۶-۱۹۸۵ء

ہاؤس ماسٹر میجر صہیب احمد صدیقی، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر کیپٹن محمد بشیر، کیپٹن عبدالقیوم، کیپٹن محمد اسلم، مسٹر نسیم اختر بھٹی اکیڈیمکس میں زاہد اقبال نے نویں کلاس میں اور بلال اشرف نے آٹھویں میں دوم پوزیشن لی۔ اس کے علاوہ ہاؤس نے انٹریئر اکانومی شیلڈ جیتی، اسپورٹس میں ہاکی کی ٹرافی لی اور انٹر ہاؤس تقریری مقابلوں میں اردو مباحثہ میں دوم آیا۔

انفرادی اعزازات یہ تھے:

اللہ نواز ملک کالج ہیڈ بوائے، بیسٹ بوائے آف دی ایئر، سی جے سی ایس سی گولڈ میڈل، اوّل پوزیشن اردو مباحثہ، بیسٹ کمپنی کمانڈر، بیسٹ فائرر، بیسٹ کیڈٹ این سی سی، بیسٹ اتھلیٹ کالج کلر، اتھلیٹکس اور ہاکی سیکنڈ، جی کے اور بک ریویو یاسر عبداللہ تیسری پوزیشن اردو برجستہ، قدیر احمد کالج کلر ہاکی اور فرسٹ شاٹ پٹ، قمر ضیا کلرفٹ بال اور تھرڈ بک ریویو، بلال حمید دوم پوزیشن مقابلہ نعت منعقدہ ایچیسن کالج، ایرج احمد سیکنڈ جی کے اور بک ریویو نہم۔ کیڈٹ عہدیدار یہ تھے:

کالج پریفیکٹ اللہ نواز، ہاؤس پریفیکٹ صلاح الدین طارق، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ صغیر احمد، اسپورٹس سیکرٹری قدیر احمد، میس سیکرٹری نجیب احمد، سوشل سیکرٹری حسنین حیدر۔

۸۷-۱۹۸۶ء

ہاؤس ماسٹر میجر صہیب احمد صدیقی، ڈپٹی ہاؤس ماسٹر کیپٹن سبطین عباس، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹرز کیپٹن محمد اسلم، کیپٹن فقیر تاج، مسٹر نسیم اختر بھٹی، ہاؤس پریفیکٹ کیڈٹ صغیر احمد، ہاؤس نے چاروں سینئر ہاؤسوں میں تیسری پوزیشن حاصل کی۔ انٹر ہاؤس اسپورٹس میں باسکٹ بال اور واٹر پولو میں اوّل اور سوئمنگ میں دوم آیا۔ انفرادی اعزازات یہ تھے: صغیر احمد میرٹ سرٹیفکیٹ باسکٹ بال، کلر سوئمنگ، ندیم ارشاد بیسٹ لوزر اور دوم انگلش بک ریویو اور اوّل اردو بک ریویو۔ ناصر محمود اکبر اوّل اردو مضمون نگاری سیکنڈ ایئر، بلال اشرف دواز دہم اردو مضمون نگاری اوّل، بلال اشرف اردو مضمون نگاری اور اردو بک ریویو اوّل، فیصل بشیر انگلش بک ریویو نہم اوّل، زاہد اختر کراس کنٹری اور سرٹیفکیٹ اتھلیٹکس اوّل، عادل نذیر سرٹیفکیٹ ہاکی، امجد رشید میٹرک اوّل، سفیان احمد صدیقی اردو ڈرامہ سوم، وقار علی یاز دہم دوم۔ سمیر نواز میٹرک ۱۹۸۷ء سوم۔

۸۸-۱۹۸۷ء

ہاؤس ماسٹر میجر سبطین عباس، ڈپٹی ہاؤس ماسٹر کیپٹن احمد امین احسن علوی، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹرز کیپٹن مفتاح الحق ضیاء، کیپٹن محمد اسلم، کیپٹن فقیر تاج، مسٹر نسیم اختر بھٹی، ہاؤس پریفیکٹ کیڈٹ سہیل انور اس سال سینئرز کے انٹر ہاؤس مقابلے تین سینئر ہاؤسوں اورنگزیب ہاؤس، شیر شاہ اور ٹیپو ہاؤس میں ہوئے۔ ٹیپو ہاؤس نے باکسنگ میں پہلی اور اتھلیٹکس میں دوم پوزیشن لی۔ انفرادی امتیازات یہ تھے:

ایرج احمد سرٹیفکیٹ باسکٹ بال، ابرار حسین انگلش مضمون نگاری اوّل دواز دہم، راشد محمود سرٹیفکیٹ باکسنگ، فاروق زمان سرٹیفکیٹ باکسنگ، تنویر خان سرٹیفکیٹ باکسنگ، ایرج احمد سرٹیفکیٹ باکسنگ، عبدالستار باکسنگ، فیصل بشیر انگلش بک ریویو دہم، ندیم اختر انگلش بک ریویو دوم، سفیان احمد صدیقی اردو خطابت اوّل، امیر اجمل اردو خطابت دوم، عادل نذیر سرٹیفکیٹ ہاکی، تنویر خان سرٹیفکیٹ ہاکی، نثار حسین یاز دہم جنرل نالج دوم۔

۸۹-۱۹۸۸ء

ماٹو: ''ڈیوٹی فرسٹ''

ہاؤس ماسٹر میجر سبطین عباس، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر میجر امداد حسین کاظمی، ہاؤس آفیسرز کیپٹن فقیر تاج، کیپٹن مقصود احمد، کیپٹن ارشد، کیپٹن محمد سلیم، مسٹر نسیم اختر بھٹی۔ ہاؤس نے اس سال صرف دو انٹر ہاؤس مقابلے جیتے۔ باسکٹ بال اور ڈرل۔ ہم نصابی سرگرمیوں کا بازار بھی سرد رہا۔ لیکن ان سرد بازاریوں کی کسر میٹرک اور آئی ایس ایس بی کے شاندار رزلٹ نے نکال دی۔ ہاؤس کے بیشتر لڑکے اے ون گریڈ میں آئے اور ہاؤس کے کافی لڑکے آئی ایس ایس بی میں سلیکٹ ہوئے۔ یعنی فیصد سلیکشن کا تناسب جو کالج میں سب سے اچھا رہا۔ ہاؤس اپائنٹمنٹس یہ تھیں۔ ہاؤس پریفیکٹ عمر مجید، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ جلیل آصف، میس سیکرٹری نثار احمد،

اسپورٹس سیکرٹری فاروق کیانی۔

اسکین ہاؤس/ٹیپو سلطان ہاؤس جائزہ سالہائے گزشتہ ایک نظر میں

نوٹ: سال کے ساتھ ہاؤس ماسٹر کا نام اسکے بعد ہاؤس پریفیکٹ کا نام اور حاصل کردہ امتیازات درج کئے گئے ہیں۔

۱۹۴۷-۴۸ء	لیفٹیننٹ صدیقی، ہاؤس پریفیکٹ ۱۳۰۵ حق نواز
۱۹۴۸-۴۹ء	کیپٹن ایم اے خان
۱۹۵۰-۵۱ء	کیپٹن ایس کے بخاری، ہاؤس پریفیکٹ ۱۳۳۲ امام دین
۱۹۵۱-۵۲ء	کیپٹن ایس کے بخاری، ہاؤس پریفیکٹ ۱۳۹۵ محمد اسیر، کامیاب شیلڈ
۱۹۵۲-۵۳ء	کیپٹن محمد شفیع، ہاؤس پریفیکٹ ۱۸۰۵ افضل الرحمٰن (جونیئر ہاؤس)
۱۹۵۳-۵۴ء	صوبیدار عریف الحسن
۱۹۵۴-۵۵ء	لیفٹیننٹ نیوی ای آئی ہاشمی (جونیئر ہاؤس)
۹۵۵-۵۶ء	لیفٹیننٹ نیوی اے ایم سلونکی (جونیئر ہاؤس)
۱۹۵۶-۵۷ء	مسٹر مظہر علی خان (جونیئر ہاؤس)
۱۹۵۷-۵۸ء	کیپٹن میاں محمد انور، ہاؤس پریفیکٹ ۲۴۰۳ سعید نواز (جونیئر ہاؤس)
۱۹۵۸-۵۹ء	مسٹر ایلن مور، کامیاب شیلڈ (جونیئر ہاؤس)
۱۹۵۹-۶۰ء	مسٹر ایلن مور، (جونیئر ہاؤس)
۱۹۶۰-۶۱ء	مسٹر ایلن مور، (جونیئر ہاؤس)
۱۹۶۲-۶۳ء	کیپٹن اعجاز اکبر، ہاؤس پریفیکٹ عمر نواز امتیازات: اکیڈیمک شیلڈ، کامیاب شیلڈ، کالج بینر (جونیئر ہاؤس)
۱۹۶۳-۶۴ء	کیپٹن اعجاز اکبر، ہاؤس پریفیکٹ عمر نواز، امتیازات: اکیڈیمک شیلڈ، کامیاب شیلڈ (جونیئر ہاؤس)
۱۹۶۴-۶۵ء	کیپٹن اعجاز اکبر
۱۹۶۵-۶۶ء	کیپٹن اعجاز اکبر، ہاؤس پریفیکٹ عبیداللہ، امتیازات: اکیڈیمک شیلڈ، کمانڈر انچیفس شیلڈ (جونیئر ہاؤس)
۱۹۶۶-۶۷ء	کیپٹن اعجاز اکبر ہاؤس پریفیکٹ احتشام ضمیر، اکیڈیمک، کامیاب شیلڈ
۱۹۶۷-۶۸ء	کیپٹن اعجاز اکبر، کیپٹن شہزاد خرم (سینئر ہاؤس)
۱۹۶۸-۶۹ء	کیپٹن محمد علی، ہاؤس پریفکٹ رفیق احمد کیانی، اکیڈیمک شیلڈ، کمانڈر انچیف شیلڈ (سینئر ہاؤس)
۱۹۶۹-۷۰ء	میجر عبدالرحمٰن، ہاؤس پریفیکٹ شوکت حیدر (سینئر ہاؤس)
۱۹۷۰-۷۱ء	میجر عبدالرحمٰن، ہاؤس پریفیکٹ انیس الرحمٰن
۱۹۷۱-۷۲ء	میجر عبدالرحمٰن، ہاؤس پریفیکٹ اشفاق احمد
۱۹۷۲-۷۳ء	میجر عبدالمنان، ہاؤس پریفیکٹ نوید بن کمال
۱۹۷۳-۷۴ء	میجر نور محمد خالد وٹو، ہاؤس پریفیکٹ سیف اللہ طفیل
۱۹۷۴-۷۵ء	میجر محمد ذکریا، ہاؤس پریفیکٹ شفیق الرحمٰن، کامیاب شیلڈ
۱۹۷۵-۷۶ء	میجر حامد رضا صدیقی، ہاؤس پریفیکٹ ذوالفقار حسین شاہ امتیاز: کامیاب شیلڈ
۱۹۷۶-۷۷ء	میجر حامد رضا صدیقی ہاؤس پریفیکٹ جاوید اقبال، امتیازات: اکیڈیمک شیلڈ، سی او اے ایس شیلڈ
۱۹۷۷-۷۸ء	میجر حامد رضا صدیقی ہاؤس پریفیکٹ مظہر سعید ملک، امتیاز: اکیڈیمک شیلڈ

۷۹-۱۹۷۸ء میجر منظور احمد ظفر، ہاؤس پریفیکٹ زبیر احمد، امتیاز: اکیڈیمک شیلڈ
۸۰-۱۹۷۹ء میجر منظور احمد ظفر، ہاؤس پریفیکٹ ندیم احمد
۸۱-۱۹۸۰ء میجر منظور احمد ظفر، ہاؤس پریفیکٹ شجاعت علی قاضی، امتیازات: کامیاب شیلڈ، سی او اے ایس شیلڈ
۸۳-۱۹۸۲ء میجر سید محمد الیاس، ہاؤس پریفیکٹ ریاض احمد امتیازات: اکیڈیمک شیلڈ، کامیاب شیلڈ، سی او اے ایس شیلڈ
۸۴-۱۹۸۳ء میجر محمد دین، ہاؤس پریفیکٹ جے سی نعمان ہاشمی
۸۴-۱۹۸۵ء میجر رئیس احمد، ہاؤس پریفیکٹ زاہد رسول، امتیاز: اسپورٹس شیلڈ
۸۲-۱۹۸۵ء پروفیسر سعید راشد، ہاؤس پریفیکٹ صلاح الدین (جونیئر ہاؤس)
۸۷-۱۹۸۶ء میجر صہیب احمد صدیقی، ہاؤس پریفیکٹ اللہ نواز (جونیئر ہاؤس)
۸۸-۱۹۸۷ء میجر صہیب احمد صدیقی، ہاؤس پریفیکٹ صغیر احمد
۸۹-۱۹۸۸ء میجر سبطین عباس، ہاؤس پریفیکٹ سہیل انور
۹۰-۱۹۸۹ء میجر سبطین عباس

آکنلک ہاؤس/بابر ہاؤس

آکنلک ہاؤس کالج کی مسجد کے سامنے بائیں طرف سرائے عالمگیر کی مہے روڈ کے متوازی ایک کچا ہاؤس تھا۔ جسے جنگ عظیم دوم کے دوران ۱۹۴۲ء میں جنگی اغراض کے پیش نظر توسیعی داخلوں کے لئے بنایا گیا تھا۔ ہاؤس نے فروری ۱۹۴۳ء سے کام کرنا شروع کردیا تھا۔ لیکن اس کا رسمی افتتاح کمانڈر انچیف سر کلاڈ آکنلک نے جن کے نام سے یہ موسوم تھا، نومبر ۱۹۴۳ء میں کیا۔ اس کے پہلے ہاؤس ماسٹر صوبیدار فتح خان تھے اور پہلا کمپنی کمانڈر یا ہاؤس پریفیکٹ ہونے کا اعزاز ۶۰۷ محمد اسلم جنجوعہ کے حصے میں آیا۔ ۱۹۴۳ء سے ۱۹۴۷ء تک کے آکینز میں ۱۰۳۹ بریگیڈیئر محمد خان، ۱۱۸۷ جنرل محمد اقبال خان، ۱۳۳۲ لیفٹیننٹ جنرل محمد اقبال، ۱۳۶۸ لیفٹیننٹ جنرل سعادت علی خان، ۱۴۲۷ بریگیڈیئر محمد اشرف قابل ذکر ہیں۔

۴۸-۱۹۴۷ء

ہاؤس آفیسر کیپٹن عجائب گل ۔ ہاؤس کی نمبر تین اور چار پلاٹون نے انٹر پلاٹون فٹ بال اور ہاکی میں امتیازی کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ ہاؤس نے مجموعی بہترین کارکردگی کا ہاؤس فلیگ دوبارہ جیتا۔ ہاؤس نے اپنے کچن گارڈن کی آمدنی سے Indoor Games کا سامان اور گراموفون ریکارڈ خریدے۔

۴۹-۱۹۴۸ء

ہاؤس آفیسر کیپٹن ولی اللہ، کیپٹن اے احمد، ہاؤس ماسٹر مسٹر اقبال احمد۔ ہاؤس آفیسر کی ذاتی کوششوں سے ہاؤس میں ریڈنگ روم قائم ہوا۔ اور انگریزی کے دو اخبار سی اینڈ ایم جی اور پاکستان ٹائمز اور ویکلی میگزین ہاؤس میں آنے لگے۔ ہاؤس کی جنرل نالج سوسائٹی بھی مسٹر اقبال کی نگرانی میں فعال رہی۔ ہاؤس کی سیٹر ڈے نائٹ مجالس میں بیت بازی، مذاکرے، مزاحیہ خاکے اور گانے چلتے رہے۔ اسپورٹس کے میدان میں اس سیشن میں قسمت نے آکینز کا ساتھ نہیں دیا۔ وہ صرف سینئرز انٹر ہاؤس کراس کنٹری کپ جیت سکے۔ ہاؤس گارڈن سے اس سال سو روپے کی آمدنی ہوئی جو ریڈنگ روم اور کامن روم پر صرف ہوئی۔

۵۰-۱۹۴۹ء

سرگرمیاں حسب سابق رہیں۔

۵۱-۱۹۵۰ء

ہاؤس آفیسر کیپٹن ایم کے عامل، ہاؤس ماسٹر ضمیر احمد صدیقی، کمپنی کمانڈر ۱۳۶۰ کیڈٹ آفیسر عبدالوحید ہاؤس نے سالانہ انٹر ہاؤس انگلش ڈیبیٹ میں فرسٹ پرائز لیا۔ اسپورٹس میں انٹر پلاٹون اور انٹر کمپنی والی بال شیلڈ اور سینئرز کا کراس کنٹری کپ حاصل کیا۔ ہاؤس نے ہاؤس فلیگ مسلسل چھ ماہ تک جیتنے کا ریکارڈ اعزاز

حاصل کیا ایک فنکشن پر فیلڈ مارشل آکنلک کی موجودگی میں یہ بات کی گئی تو یہ سن کر ہاؤس کے سرپرست فیلڈ مارشل آکنلک نے کہا
Auckinlect remains the best house اوران کی آواز پرزور، پرشور تالیوں میں ڈوب گئی۔

۱۹۵۱ـ۵۲ء

ہاؤس آفیسر کیپٹن اے اے سید، ہاؤس ماسٹر مسٹر زیڈ اے صدیقی، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر مسٹر محمد ایوب خان، کمپنی کمانڈر ۱۶۹۲سی او مہدی حسن طلباء کی تعداد ۹۶، ہاؤس کا عرف ''شیش محل'' ہاؤس فلیگ ہوم سک نیس کی وجہ سے بعض لڑکوں کے اے ڈبلیو ایل ہونے سے چھن گیا۔ کھیل کے میدان میں ہاؤس باکسنگ، کرکٹ، والی بال جیتا اور ڈرل مقابلہ میں اوّل آیا۔ ہاؤس کے ممتاز کیڈٹس یہ تھے۔ ۱۶۰۶سی او محمد یونس، ۱۶۹۲سی او مہدی حسن ۱۳۵۹ کمپنی سارجنٹ میجر فضل الرحمٰن ۱۳۷۵ عبدالقدوس، ۱۴۲۷ کیڈٹ سارجنٹ محمد یوسف، اے کیو ایم ایس ۱۵۰۰ محمد صفدر ۱۶۲۲ کیڈٹ سارجنٹ محمد نذیر۔

۱۹۵۲ـ۵۳ء

ہاؤس آفیسر کیپٹن اے اے سعید، ہاؤس ماسٹر ضمیر احمد صدیقی، اسسٹنٹ مسٹر محمد ایوب خان، کمپنی کمانڈر ۱۷۱۷سی او ایم ارشاد ہفتہ کی شامیں ورائٹی پروگراموں میں اور اتوار کے دن سیر وسفر میں گزرے، اسپورٹس میں ہاؤس نے باکسنگ اور اتھلیٹکس جیتی۔ ہاؤس فلیگ سال میں پانچ بار حاصل کیا۔

۱۹۵۳ـ۵۴ء

ہاؤس آفیسر کیپٹن غلام حیدر خان، ہاؤس ماسٹر عین الدین علوی، اسسٹنٹ مسٹر ابوالحسن

۱۹۵۴ـ۵۵ء

ہاؤس آفیسر کیپٹن غلام علی خان نور خان، ہاؤس ماسٹر عین الدین علوی، اسسٹنٹ مسٹر شفیق احمد

۱۹۵۵ـ۵۶ء

ہاؤس آفیسر کیپٹن این ڈی احمد، ہاؤس ماسٹر عین الدین علوی، اسسٹنٹ مسٹر شفیق احمد ہاؤس نے اسٹیج سرگرمیوں کی تنظیم کے لئے ''گلفشاں کلب'' منظم کیا۔ گلفشاں نے ہاؤس میں ہفتے کے ورائٹی پروگراموں کے علاوہ تقریری مباحثوں نظم خوانی اور بیت بازی کا اہتمام کیا اور اپنے گارڈن فنڈ سے انعامات تقسیم کئے۔ دسمبر ۱۹۵۵ء میں گلفشاں نے ایک تاریخی اردو کھیل ''پورس'' اسٹیج کیا۔ جس میں اصغر، طارق اسلم، اللہ داد اور جمشید نے بہت اچھی اداکاری کی۔

ہاؤس نے اپنی حکومت آپ کے اصول کے تحت ایک منتخب آکنیز آنز کونسل قائم کی اور ہاؤس کے عہدیداروں کی مجلس انتظامیہ نے ہاؤس کے انتظامی معاملات کو چلانے کی ذمہ داری لی۔ اکتوبر ۱۹۵۵ء کے بعد کی پالیسی کے تحت کونسل کو ہاؤس کورٹ میں بدل دیا گیا۔ چونکہ مقصد اور طریق کار ایک ہی تھا۔ اتھلیٹکس میں ان طلبا نے امتیاز حاصل کیا: محمد صدیق، محمد احمد، محمد شریف، محمد ایوب، شوکت علی اور عبدالحکیم

۱۹۵۶ـ۵۷ء

ہاؤس آفیسر کیپٹن اے اے مختار ''شیش محل'' نے اس سال باکسنگ اور اتھلیٹکس میں اپنی روایتی برتری برقرار رکھی، رسول ہیڈ ورکس، کھیوڑہ تک تین دو روزہ تعلیمی سیاحتیں کیں۔ بنی کیمپ اور نہر کے کنارے دو ہائیکس (Hikes) کیں۔ ہاؤس نے بڑے پیمانے پر عید میلاد النبی ﷺ کی تقریب منعقد کی۔

۱۹۵۷ـ۵۸ء

ہاؤس آفیسر اے اے مختار۔ شیش محل یا شیروں کی کچھار پہلے دو سہ ماہی ششماہی امتحانوں میں اپنے حریفوں سے بہت آگے رہا۔ ۸۴ فیصد آکنیر نے کالج یونین کے مباحثوں میں حصہ لیا۔ ایک آکنیز نذر حسین کو یونین کا نائب صدر منتخب کیا گیا۔ کالج اسٹیج پر ہاؤس نے دو کھیل ٹریجڈی آف کشمیر اور What is Lie پیش کئے۔ جس میں تین چوتھائی لڑکوں نے حصہ لیا اس سال پھر ہاؤس نے میلاد النبی ﷺ پر ڈنر کے بعد ایک تقریب منعقد کی۔ جس میں دوسرے ہاؤسوں کے چیدہ چیدہ لڑکوں اور پورے اسٹاف کو دعوت دی گئی۔ اس سال ایک نئی روایت کی بنیاد رکھی گئی کہ انٹر فائنل کے طلباء کے اعزاز میں ایک الوداعی پارٹی دینے کی اچھی روایت تھی۔ جس کی ابتداء آکنیر نے کی۔ انٹر ہاؤس کھیلوں میں ہاؤس کے ۹۳ لڑکوں نے حصہ لیا اور فٹ بال، باسکٹ بال اور اتھلیٹکس کی ٹرافیاں بھی جیتیں۔ ہاؤس پریفیکٹ ۱۹۳۱

عطا محمد کو کالج کا بہترین اتھلیٹ قرار دیا گیا۔ گجرات ڈسٹرکٹ اتھلیٹک میٹ میں بھی عطا محمد نے یہ اعزاز حاصل کیا۔ ۲۱۱۴ فضل حسین شاٹ پٹ لانگ اور ہائی جمپ میں پہلی پوزیشن لی۔ ۲۱۱۲ صغیر نے کراس کنٹری اور ۸۰۰ میٹرز میں اوّل آنے کا امتیاز حاصل کیا۔ تعلیمی سیاحت کرداری اور قیادتی تربیت کے لئے پورے ہاؤس نے جگو ہیڈ ورکس، قلعہ روہتاس میں ایک دن رات کیمپ کیا۔ اور مہمانوں کو بھی دعوت دی۔ طلباء کی تعداد ۹۶ تھی۔

۱۹۵۸_۵۹ء

ہاؤس کلر قرمزی (Maroon) ماٹو :Hard Work, Simple Living and High Thinking ہاؤس ماسٹر کیپٹن عبدالعزیز ہاشمی ہاؤس کے لئے اس سال کا سب سے اہم واقعہ تو یہی تھا کہ ۷ دسمبر ۱۹۵۸ء کو شیش محل کو خیر باد کہا اور پرانے اسکین ہاؤس کو آ کنلک ہاؤس کی حیثیت سے آباد کیا۔ اس سال سوشل فنکشن یہ تھے۔ کیپٹن ممتاز صاحب کے اعزاز میں الوداعی ڈنر اور نئے ہاؤس ماسٹر کیپٹن ہاشمی کی خدمت میں استقبالیہ کا اہتمام کیا گیا۔ اس طرح لیفٹیننٹ شمسی اور لیفٹیننٹ غلام رسول کو الوداعی پارٹی دی گئی۔ اکتوبر ۱۹۵۸ء کے فن فیئر میں ہاؤس نے اپنے سٹال لگائے۔ کالج کے جشن تمثیل میں ہاؤس نے اپنے ڈرامیٹک شو میں انگریزی کھیل King Alfred (کنگ الفریڈ) اور اردو کھیل ''جھوٹا خواب'' اسٹیج کیا۔ اس سال مندرجہ ذیل سیریں کی گئیں: نویں کلاس کے لڑکے سائیکلوں پر منگلا، رسول اور جگو ہیڈ گئے۔ دسویں کے کچھ لڑکے سائیکلوں پر منگلا اور گجرات گئے۔ اسپورٹس میں ہاؤس نے کرکٹ، کراس کنٹری، شوٹنگ اور اتھلیٹکس کی ٹرافیاں جیتیں۔ کالج کا بیسٹ اتھلیٹ ہونے کا اعزاز تیسرے سال بھی عطا محمد کو ملا۔ امتحانات کے اوسط میں بھی آ کنلک ہاؤس فرسٹ رہا اور انٹر ہاؤس ڈبیٹنگ بھی جیتی۔ آنرسسٹم کے تحت ہاؤس کورٹ نے اپنا کام جاری رکھا۔ ہاؤس کی انتظامیہ کے عہدیدار یہ تھے:۔

ہاؤس پریفیکٹ قربان ملک، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹس محمد تسلیم اور محمد انور، سیکشن پریفیکٹس اکرام الحق، حسن شاہ، محمد نذیر، سلطان حیدر، عبدالرحیم، ہاؤس سیکرٹری، منظور حسین، سوشل سیکرٹری خالد علی گیمز سیکرٹری محمد شریف، میس سیکرٹری احمد علی۔

۱۹۵۹_۶۰ء

ہاؤس ماسٹر مسٹر محمد ایوب خان، معاونین مسٹر عبدالحمید، لیفٹیننٹ احسان الحق۔ اس سال آ کنلک ہاؤس کو ہندوستان میں مغلیہ سلطنت کے بانی مشہور فاتح ظہیر الدین بابر کی نسبت سے بابر ہاؤس نام ملا۔ ہاؤس نے اپنا پرانا ماٹو Hard Work, Simple living and high thinking باقی رکھا۔ ہاؤس نے اس سال اکیڈیمک شیلڈ جیت کر اس شعبہ میں امتیاز حاصل کیا۔ اسپورٹس کے میدان میں ہاؤس نے ہاکی، فٹ بال، باکسنگ، سوئمنگ اور کراس کنٹری چیمپئن شپ جیتی۔ صغیر حسین نے کراس کنٹری میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔ ہاؤس کے محمد حنیف اور احمد رضا نے لاہور میں منعقدہ آل پاکستان جونیئر اتھلیٹک میٹ میں انعامات حاصل کئے۔ احمد رضا نے میٹ کا ۸۰۰ میٹرز کا ریکارڈ توڑ کر بیسٹ اتھلیٹ کا کلر حاصل کیا۔ ہاؤس کے سلطان حیدر اور محمد ارشد رانا نے سیکنڈری بورڈ کے زیر اہتمام کیمبلپور میں انگریزی اردو مباحثوں میں حصہ لیا اور بالترتیب دوسری اور چوتھی پوزیشن حاصل کی۔ ہاؤس کے عہدیدار یہ تھے:

ہاؤس پریفیکٹ احمد علی، اسسٹنٹ پریفیکٹس عبدالعزیز، محمد یعقوب، سیکشن پریفیکٹس محمود علی، محمد نذیر، اکرام الحق، محمد صغیر، محمد معروف، سوشل سیکرٹری منظور حسین، ہاؤس سیکرٹری محمد یامین، میس سیکرٹری منظور حسین، اسپورٹس سیکرٹری محمد شریف۔

۱۹۶۰_۶۱ء

ہاؤس ماسٹر محمد ایوب خان، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹرز، مسٹر مظہر علی خان، مسٹر عبدالحمید قریشی۔ ہاؤس میں بیشتر کیڈٹس کالج کلاسز کے تھے۔ میٹرک میں ۲۴۲۶ کیڈٹ فہیم اکبر خان نے ۸۰۱ نمبر لے کر کالج میں فرسٹ پوزیشن حاصل کی۔ اسپورٹس میں کامیابی شیلڈ اور نگ زیب کے اشتراک میں حاصل کی۔ اتھلیٹکس میں رانا ارشد اور امان اللہ نیازی کو بیسٹ اتھلیٹ قرار دیا گیا۔ ارشد رانا کو پاکستان جونیئر ز اتھلیٹک میٹ میں بیسٹ اتھلیٹ ہونے کا اعزاز بھی ملا۔ محمد ارشد، امان اللہ، احمد علی نے بالترتیب سونے چاندی اور کانسی کے تمغے لئے۔ ہاؤس کے تین نشانہ بازوں سلطان حیدر، محمد ارشد اور سردار حسن نے پاکستان آرمی رائفل ایسوسی کے مقابلہ میں کالج کی نمائندگی کی۔ ہاؤس نے انڈور گیمز کے بیشتر مقابلے جیتے، ہاؤس کے کامن روم کو ہاؤس کے تین آرٹسٹوں، غلام سرور، محمود اختر شاہین اور محمد تسلیم کی کاوشوں سے مزین کیا گیا۔ ان کی یہ تصاویر کالج کی آرٹ کی نمائش میں توجہ کا مرکز رہیں۔ ہاؤس نے اردو ڈبیٹ ٹرافی جیتی اور سلطان حیدر اور محمد اسحاق نے پہلی اور دوسری پوزیشن حاصل کی۔ مقابلہ خطابت میں اوّل آنے کا اعزاز محمد ارشد کو ملا۔ جونیئرز ڈبیٹ میں بابر ہاؤس کے جاوید نے تیسری پوزیشن لی۔ سلطان حیدر نے پی اے ایف رسالپور

اکیڈمی کی ڈیبیٹ میں کالج کی نمائندگی کی۔ اس سال ہاؤس سے کیپٹن اعجاز اکبر، کیپٹن محمد بشیر، لیفٹیننٹ غلام سرور اور لیفٹیننٹ آغا احمد نسیم معاون ہاؤس ماسٹر کی حیثیت سے منسلک ہوئے، ہاؤس کے کیڈٹ عہدیدار یہ تھے: ہاؤس پریفیکٹ سلطان حیدر، اسسٹنٹ پریفیکٹس محمد یعقوب، منیر احمد، میس سیکرٹری منظور حسین، ہاؤس سیکرٹری نعیم اکبر خان، سوشل سیکرٹری خالد علی خان، اسپورٹس سیکرٹری محمد معروف۔

۱۹۶۱ـ۶۲ء

ہاؤس ماسٹر محمد ایوب خان، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر مظہر علی خان، مسٹر عبدالحمید قریشی، معاونین کیپٹن محمد بشیر کیپٹن غلام سرور، لیفٹیننٹ آغا نسیم احمد ہاؤس پریفیکٹس مظاہر حسین۔ ہاؤس نے فٹ بال اور سوئمنگ کی ٹرافیاں جیتیں۔ انفرادی اعزازات یہ تھے: کالج کلر فٹ بال، احمد علی، بہرام، صغیر، نذیر، تسلیم، بیسٹ ڈائیور محمد زمان، بیسٹ اتھلیٹ امان اللہ خان نیازی، کلرز اتھلیٹکس احمد علی، امان اللہ لٹریری سوسائٹی محمد اختر شاہین، آرٹ کلب غلام سرور، محمد تاج، محمود اختر شاہین، محمد تسلیم۔
محمد تسلیم کا بنایا ہوا جنرل موسیٰ کا پنسل اسکیچ سالانہ تقریب پر انہیں پیش کیا گیا۔ ہاؤس کے عہدیدار یہ تھے: ہاؤس پریفیکٹ مظاہر حسین شاہ، بلاک پریفیکٹس خوش دولت خان، محمد صغیر، میس سیکرٹری تنویر حسین، ہاؤس سیکرٹری محمد شیراز، اسپورٹس سیکرٹری محمد بہرام، سوشل سیکرٹری محمد اختر شاہین۔

۱۹۶۲ـ۶۳ء

ہاؤس ماسٹر مسٹر محمد ایوب خان، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹرز مسٹر مظہر علی خان، مسٹر عبدالحمید منسلک آفیسرز، کیپٹن علی ناصر زیدی، کیپٹن غلام سرور، مسٹر عبدالرشید ہاؤس پریفیکٹ مظاہر حسین۔
اس سال بابر ہاؤس میں بھی فلش سسٹم اور ڈارمیٹریوں میں ۲۰ پنکھے لگ گئے اور چند نئے لان بنائے گئے۔ ہاؤس کے اصغر علی خان اور محمد تسلیم نے ایف ایس سی کا اور محمود اختر شاہین نے انٹر آرٹس کا امتحان فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا۔ ستمبر ۱۹۶۲ء کے ضمنی امتحان میں محمد تسلیم اور اختر نے انٹر کا امتحان فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا۔ انٹر ہاؤس اسپورٹس میں ہاؤس نے فٹ بال، سوئمنگ اور شوٹنگ کی ٹرافیاں جیتیں۔ سردار حسن کو سال کا بہترین نشانہ باز منتخب کیا گیا۔ آئی ایس پی ایس ایس ٹی میں اپنی کارکردگی کی بنا پر مندرجہ ذیل بابرائٹس کو کالج کلرز دیئے گئے۔ فٹ بال ملازم حسین، عبدالوحید، محمد صغیر، یار افضل آفریدی، جمناسٹکس ملازم حسین اور محمد زمان باسکٹ بال محمد زمان، باکسنگ ملازم حسین اور محمد زمان۔ سکاؤٹنگ میں ہاؤس کے اعجاز رفیع کو عالمی جمبوری میں راولپنڈی ڈویژن سے پاکستان کی نمائندگی کے لئے چنا گیا۔
ہاؤس کے عہدیدار یہ تھے: ہاؤس پریفیکٹ مظاہر حسین، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ، محمد یعقوب اور محمد شیراز، میس سیکرٹری خالد محمود، ہاؤس سیکرٹری گل زمان، اسپورٹس سیکرٹری ملازم حسین، سیکشن پریفیکٹس اقبال شاہین، عبدالقیوم، محمد رفیق، کرم الٰہی اور عبدالواحد۔

۱۹۶۳ـ۶۴ء

ہاؤس ماسٹر مسٹر محمد ایوب خان، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر مسٹر عبدالحمید قریشی، مسٹر مظہر علی خان، منسلک آفیسرز کیپٹن ایس اے این زیدی، کیپٹن غلام سرور، مسٹر عبدالرشید، ہاؤس پریفیکٹ یار افضل۔ اسپورٹس کے میدان میں ہاؤس نے ہاکی، باسکٹ بال، سوئمنگ، کراس کنٹری، باکسنگ اور شوٹنگ کی ٹرافیاں جیتیں۔ آئی ایس پی ایس ایس ٹورنامنٹ پشاور میں ہاؤس کی طرف سے یہ کھلاڑی گئے:
عبدالرشید، خالد کیانی، محمد اقبال، خالد عمر، سعید گوہر، پرویز انور، عارف علی، شاہ ناصر، یار افضل، محبوب المظفر، داؤد الرحمٰن، جاوید عزیز اور امتیاز شاہین کھلاڑی خوب کھیلے اور شیلڈ جیتی۔ کالج ڈرامہ میں ہاؤس کے اسد کمال نے ہاؤس کا نام روشن کیا اور رائیٹنز کی اسکاؤٹ ورلڈ جمبوری میں ہاؤس کے اعجاز رفیع نے پاکستان کے دستے کے رکن کی حیثیت سے شرکت کی۔ ہاؤس میں باغبانی ہابی کے طور پر کافی مقبول رہی۔ ہاؤس کے سامنے کے لانوں کے حاشیوں پر گلاب لگائے گئے تھے۔ ہاؤس میں انتظامی ذمہ داریوں کی تقسیم اس طرح تھی:
ہاؤس پریفیکٹ یار افضل، بلاک پریفیکٹس اقبال شاہین، جاوید اختر، میس سیکرٹری گل زمین، اسپورٹس سیکرٹری شاہ ناصر، سیکشن پریفیکٹس ریاض الحق، سجاد نور، نجیب رسول، عبدالقیوم، شفیق اللہ۔

۶۵-۱۹۶۴ء

ہاؤس ماسٹر کیپٹن شوکت خورشید، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر کیپٹن احسان الحق، لیفٹیننٹ سید ممتاز علی شاہ، منسلک آفیسرز مسٹر عبدالرشید، مسٹر عبدالحمید قریشی، مسٹر محمد ایوب خان، ہاؤس پریفیکٹ محمد یعقوب۔

۶۶-۱۹۶۵ء

ہاؤس ماسٹر کیپٹن احسان الحق، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر لیفٹیننٹ سید ممتاز علی شاہ، منسلک آفیسرز کیپٹن نواب دین، مسٹر عبدالرشید، مسٹر عبدالحمید قریشی، مسٹر محمد ایوب خان، ہاؤس پریفیکٹ قمر زمان۔ انٹرمیڈیٹ کے بورڈ کے امتحان میں شوکت نذیر اور وجاہت اللہ فرسٹ ڈویژن لے کر کالج میں بالترتیب اوّل اور دوم آئے۔ میٹرک کے امتحان میں توحید احمد نے کالج میں ٹاپ کیا۔ شاہد احمد نے نویں کے امتحان میں اوّل پوزیشن لی۔ دوسرے امتحانوں میں محمد توقیر، محمد ظریف، محمد ذاکر نے امتیازی کارکردگی دکھائی۔ اسپورٹس میں ہاؤس نے کرکٹ، باسکٹ بال، باکسنگ، کراس کنٹری اور پی ای ٹرافیاں جیتیں۔ انفرادی اعزازات یہ تھے:

بیسٹ ڈائیور غلام شبیر، بیسٹ باکسر سید شاہد احمد، بیسٹ لوزر سید تنویر حسین، بیسٹ اسکور پی ای ٹیسٹ محمد نواز خان بیسٹ کراس کنٹری محمد افسر۔ اتھلیٹکس میں افسر جہاں زیب، سلیم اختر اور طلعت عمر کی کارکردگی میں امتیازی پوزیشن رہی۔ اس سال کالج نے بورڈ کے ہاکی، فٹ بال، باسکٹ بال اور کرکٹ کے انٹر زونل مقابلوں اور انٹر سروسز پبلک سکولز اسپورٹس ٹورنامنٹ میں کامیابی حاصل کی۔ فاتح ٹیموں میں بابر ہاؤس کی نمائندگی یہ تھی۔ ہاکی ندیم، آصف، ریاض، افتخار، جاوید اشرف، فٹ بال جہانزیب ریاض، کرکٹ ریاض، آصف، طلعت سرفراز، باسکٹ بال سعید انور (کیپٹن) سلیم اختر شاہد، جہاں زیب، محمد سلیم خان ہاؤس کے طلعت عمر کو ٹورنامنٹ کا بہترین شاٹ قرار دیا گیا اور کرکٹ میں بھی اس نے شاندار پرفارمنس دی۔ انٹر ہاؤس انگلش اور اردو ڈیبیٹس کی ٹرافیاں ہاؤس نے جیتیں۔ سلیم اختر اور ناصر اللہ کو بالترتیب انگلش اور اردو کا بہترین مقرر قرار دیے جانے کا اعزاز ملا۔ جہلم انٹر کالج میں منعقد انگلش ڈیبیٹ میں جاوید اشرف نے دوسرا، گورنمنٹ پولی ٹیکنیک کالج راولپنڈی میں منعقدہ انگلش ڈیبیٹ میں حوصلہ افزائی کا انعام لیا۔ ہفتہ کی شام کے فنکشنوں میں تقریباً سب ہی لڑکوں نے حصہ لیا۔ ہاؤس کے عہدیدار یہ تھے:

ہاؤس پریفیکٹ قمر الزمان، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ سید شاہد احمد، آصف امام، سیکشن پریفیکٹس توقیر احمد، ایم ریاض، شمشیر عالم، ایم سلیم خان، اسد کمال، میس سیکرٹری ایم نواز خان سوشل سیکرٹری ناصر اللہ، ہاؤس سیکرٹری ایم سلیم خان اسپورٹس سیکرٹری سرفراز چیمہ۔

۶۷-۱۹۶۶ء

ہاؤس ماسٹر کیپٹن غلام سرور، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹرز لیفٹیننٹ محمد طفیل (ریذیڈنٹ)، کیپٹن محمد حفیظ مسٹر عبدالرشید، مسٹر عبدالحمید، ہاؤس پریفیکٹ توقیر احمد۔ اس سال بحیثیت مجموعی بہترین کارکردگی پر ہاؤس سی این سی شیلڈ سے سرخ رو ہوا۔ ہاؤس نے اکیڈیمک شیلڈ بھی حاصل کی۔ شاہد احمد نے انٹرمیڈیٹ کے امتحان میں کالج میں فرسٹ پوزیشن حاصل کی۔ فرسٹ ایئر میں ظریف کی پہلی اور فضل الٰہی نے دوسری پوزیشن حاصل کی۔ اسپورٹس کے میدان میں ہاؤس نے باسکٹ بال، شوٹنگ، کرکٹ، سوئمنگ، کراس کنٹری اور اتھلیٹکس کی پانچ ٹرافیاں جیتیں۔ اسپورٹس میں انفرادی اعزازات یہ تھے:

بیسٹ سوئمر وقار بشیر، بیسٹ ڈائیور شبیر حسین، بیسٹ اتھلیٹ کلیم اللہ، بیسٹ جمناسٹ ضیاء القمر، بیسٹ شاٹ فرخ گیلانی، بیسٹ کوہ پیما عارف کچلو، بیسٹ اسکاؤٹس لیڈر شپ شمیم احمد خان، تقریری مقابلوں کے شعبہ میں ہاؤس نے انگریزی برجستہ مقابلہ کی ٹرافی جیتی دو انفرادی اعزازات حاصل کیے۔ انگریزی کے برجستہ مقابلہ میں توقیر احمد فرسٹ اور اردو برجستہ میں ذاکر سیکنڈ آئے۔ انٹر ہاؤس جنرل نالج کے مقابلہ میں زاہد عمر نے سینئرز میں فرسٹ پوزیشن حاصل کی۔ انٹر سروسز پبلک سکولز اسپورٹس ٹورنامنٹ میں غلام شبیر، کریم اللہ، کلیم اللہ، شمشیر عالم، ضیاء القمر، علی احمد جان، خالد حمید، توقیر احمد، ظریف خان اور افتخار شاہ نے ہاؤس کی طرف سے کالج کی نمائندگی کی۔ علاوہ ازیں وہاں ریاض خان، ندیم احسن، محمد اسلم اور فرخ گیلانی نے بالترتیب فٹ بال، ہاکی، باسکٹ بال اور شوٹنگ کی کپتانی کی۔

ہاؤس کے عہدیدار یہ تھے: ہاؤس پریفیکٹ توقیر احمد، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ شمشیر عالم، بلاک پریفیکٹ محمد ریاض، عارف کچلو، میس سیکرٹری عمر نواز، گیمز سیکرٹری محمد ریاض، ہاؤس سیکرٹری ظریف خان، سوشل سیکرٹری شمیم احمد خان۔

۶۸-۱۹۶۷ء

ہاؤس ماسٹر کیپٹن غلام سرور، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹرز لیفٹیننٹ محمد طفیل (ریذیڈنٹ)، مسٹر عبدالحمید، کیپٹن محمد حفیظ۔ اس سال ہاؤس نے اسپورٹس کی کامیاب

شیلڈ (ٹیپو ہاؤس کے ساتھ) حاصل کی۔ انٹرمیڈیٹ کے امتحان میں بابر ہاؤس کے فضل الٰہی نے کالج میں فرسٹ پوزیشن لی اور دوسری بھی بابر ہاؤس ہی کے فرزند محمد ذاکر نے حاصل کی۔ گیارہویں میں بابر ہاؤس کے محمد عمر خان کا نمبرون رہا۔ مباحثوں کے مقابلوں میں ہاؤس نے تین ٹرافیاں، اردو تیار اور برجستہ حاصل کیں۔ انفرادی اعزازات یہ تھے: اردو تیار اوّل اصغر علی، انگریزی برجستہ اوّل عبید اللہ، انگریزی برجستہ دوم غلام محمد، اردو دوم طارق ترین، بیسٹ سوئمر فاروق احمد، بیسٹ ڈائیور شبیر احمد، بیسٹ اتھلیٹ کریم اللہ، بیسٹ کراس کنٹری رنر عمر خان۔

۱۹۶۸ـ۶۹ء

ہاؤس ماسٹر کیپٹن محمد حفیظ، معاونین کیپٹن محمد طفیل (ریذیڈنٹ) سیکنڈ لیفٹیننٹ محمد معظم، مسٹر عبدالرشید انٹرمیڈیٹ کے بورڈ کے امتحان میں طارق ملک نے کالج میں تیسری پوزیشن لی۔ فرسٹ ایئر سائنس کے امتحان میں سلیم مراد، محمد خالد، سید اظہر علی نے علی الترتیب پہلی دوسری تیسری پوزیشن لی۔ محمد حنیف اور کزئی نویں میں تیسری پوزیشن پر رہے۔ رانا لیاقت اور اعظم سعید آٹھویں کے امتحان میں دوسرے اور تیسرے نمبر پر آئے۔ انٹر ہاؤس جنرل نالج ٹیسٹ میں ہاؤس سرخ رو ہوا۔ او رمنیر اکبر نے پہلی پوزیشن حاصل کی اور ہاؤس کو ٹرافی جیتنے کی تیاری کرائی۔ انٹر ہاؤس مقابلوں میں ہاؤس کے سید اظہر علی نے اردو مباحثہ میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔ انگریزی کے برجستہ مباحثے میں منیر اکبر، انگریزی تیار میں ریاض اللہ نے دوسری پوزیشن لی۔ حسن قرأت کے مقابلے میں اوّل آنے کا اعزاز سید اظہر علی کے حصے میں آیا۔ اور تیسرے نمبر پر ساجد مجید بھٹی آئے۔ ایک عرصہ کے بعد ماہانہ انٹر ہاؤس فلیگ آف آنر کی روایت تازہ ہوئی۔ اور بابر ہاؤس کو پہلا فلیگ آف آنر جیتنے کا اعزاز حاصل ہوا۔ اس طرح ہاؤس نے ڈسپلن کی شیلڈ بھی جیتی۔ کالج کے جشن تمثیل میں ہاؤس نے موسیٰ ہال کے اسٹیج پر ہاؤس نے تین ڈرامے اسٹیج کئے۔ طارق رسول، منیر اکبر، علی عابد، خالد، مظہر، خطیب مبارک اور تنویر نے اپنے اپنے کردار مہارت سے ادا کئے۔ ہاؤس نے اس عرصے میں تین سیاحتیں کیں، منگلا ڈیم، رسول ہیڈ ورکس اور جگو ہیڈ۔ ہاؤس کے عہدے یہ تھے:

ہاؤس پریفیکٹ خالد اسماعیل قاضی، بلاک پریفیکٹس علی عابد، خالد محمود، ہاؤس سیکرٹری شاہد عباس، اسپورٹس سیکرٹری الطاف حسین بھٹی، میس سیکرٹری افتخار احمد، سوشل سیکرٹری طارق رسول انچارج کامن روم نسیم اختر، انچارج ریڈنگ روم پرویز ستی، سیکشن پریفیکٹس شاہد عباس، علی عابد، اظہر علی الطاف بھٹی، فاروق احمد، جہانزیب آفریدی، خالد محمود، کمال شوکت، رانا لیاقت، عظمت حنیف، تنویر نواز۔

۱۹۶۹ـ۷۰ء

ہاؤس ماسٹر میجر سیف الدین تمغۂ امتیاز، معاونین کیپٹن محمد حفیظ، کیپٹن محمد معظم، لیفٹیننٹ بشیر احمد مرزا، سیکنڈ لیفٹیننٹ افتخار الدین حسن۔ ہاؤس نے کمانڈر انچیف شیلڈ اور جنرل نالج ٹرافی جیتی۔ اسپورٹس میں رنرز اپ رہا۔ انفرادی امتیازات یہ تھے: رضا محمد خان سی این سی میڈل ۷۰ـ۱۹۶۹ء فاروق احمد جنرل نالج اوّل، رضا محمد خان انگلش برجستہ مباحثہ اوّل، ساجد مجید بھٹی اردو برجستہ مباحثہ اوّل، کمال شوکت سیکنڈ پرائز اردو مقابلہ خطابت شاہد علی دوم، رضا محمد خان انگلش برجستہ دوم۔ اسپورٹس مین کیڈٹس کو کلرز عطا ہوئے وہ یہ تھے: نعیم عابد باسکٹ بال، فردوس احمد جمناسٹکس، قمر الٰہی سوئمنگ، فیض احمد ہاکی، کمال شوکت شوٹنگ اور کرکٹ، رضا محمد خان، اسکاؤٹنگ، ساجد مجید بھٹی، قمر الٰہی کوہ پیمائی۔ ہاؤس کے عہدیدار یہ تھے:

ہاؤس پریفیکٹ نعیم عابد قریشی، بلاک پریفیکٹس طارق امین، (سینئرز) برکت علی اور تنویر نواز (جونیئرز) سیکریٹری ہاؤس تسکین اختر، اسپورٹس سیکرٹری فردوس احمد، میس سیکرٹری افتخار احمد، سوشل سیکرٹری ساجد مجید۔

۱۹۷۰ـ۷۱ء

ہاؤس ماسٹرز میجر سیف الدین تمغۂ امتیاز، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹرز کیپٹن نواب دین کیپٹن محمد معظم (ریذیڈنٹ)، سیکنڈ لیفٹیننٹ افتخار الدین حسن، سیکنڈ لیفٹیننٹ صادق علی۔ اس سال ہاؤس نے انٹر ہاؤس اردو مباحثہ کی ٹرافی جیتی۔ لیکن انفرادی امتیازات یہ تھے:

رضا محمد خان ایف ایس سی اوّل، خالد محمود یاز دہم اور وائس پریذیڈنٹ کالج ڈیبیٹنگ یونین، انجم سعید اردو، برجستہ مباحثہ اوّل خالد محمود اردو برجستہ مباحثہ دوم، طاہر ترین اردو تیار مباحثہ دوم، کامل شمیم انگریزی مباحثہ سوم، عظمت حنیف انگریزی برجستہ مباحثہ اوّل، انیس الرحمٰن انگریزی برجستہ مباحثہ دوم، فیض احمد کلر ہاکی، آصف مجید کلر ہاکی، شاہد احمد کلر ہاکی عبدالقیوم کلر فٹ بال، کمال شوکت کلر کرکٹ، سید مبارک علی شاہ کلر کراس کنٹری، خالد محمود قریشی کلر کوہ پیمائی۔ اس سال ہاؤس تعلیمی

سیاحت کے لئے تربیلا ڈیم دیکھنے گیا او ہائیکنگ جگو ہیڈ ورکس تک کی۔ چار بابرائٹ پی ایم اے کے لئے منتخب ہوئے۔ رضا محمد خان، نعیم عابد، ساجد مجید بھٹی، عبدالقیوم۔ ہاؤس کے عہدیدار یہ تھے: ہاؤس پریفیکٹ خالد محمود، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ عبدالقیوم، ہاؤس سیکرٹری عظمت حنیف، میس سیکرٹری آصف حمید، اسپورٹس سیکرٹری فیض احمد، سوشل سیکرٹری کمال شوکت، کامن روم سیکرٹری شاہد احمد خان، ریڈنگ روم سیکرٹری سید ارشد اشفاق۔

۱۹۷۱ء۔۷۲

ہاؤس ماسٹر میجر سیف الدین تمغۂ امتیاز۔ اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر میجر نواب دین، میجر نور محمد خان (ریزیڈنٹ)، سیکنڈ لیفٹیننٹ عابد حسین، مسٹر محمد اشرف شرف (ریذیڈنٹ) اکیڈیمکس میں ہاؤس کی سیکنڈ پوزیشن آئی۔ کیڈٹس انجم سعید، شاہد علی، طارق منصور، طاہر شاہ نے امتیازی کارکردگی کا مظاہرہ کیا انٹر ہاؤس انگریزی برجستہ اور اردو مباحثہ میں شاہد علی، انیس الرحمٰن، علی الترتیب اوّل، دوم، سوم آئے۔ اردو برجستہ میں انجم سعید نے پہلی اور طارق منصور نے تیسری پوزیشن لی اور اردو مباحثہ میں طاہر ترین کی پہلی پوزیشن تھی۔ اسپورٹس کے میدان میں ہاؤس نے فٹ بال اور سوئمنگ میں فرسٹ پوزیشن لی۔ ہاؤس کے عہدیدار یہ تھے:

ہاؤس پریفیکٹ لیاقت علی، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ اصغر نواز، میس سیکرٹری اسد علی، کامن روم سیکرٹری امتیاز اکرم، ریڈنگ روم سیکرٹری زاہد بٹ، سوشل سیکرٹری نسیم بھٹی اسپورٹس سیکرٹری طارق رشید۔

۱۹۷۲ء۔۷۳

ہاؤس مسٹر میجر سیف الدین، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر میجر این ایم کے وٹو (ریذیڈنٹ) ہاؤس کا ماٹو: Courage & Conviction معاونین مسٹر محمد اشرف (ریذیڈنٹ) مسٹر محمد انور چوہدری۔ ہاؤس اکیڈیمکس میں دوسرے نمبر پر آیا۔ محمد رفیق نے انٹر آرٹس میں اوّل اور انجم سعید نے سائنس میں دوسری پوزیشن لی۔ توقیر احمد یاز دہم سائنس گروپ میں اوّل آیا۔ میٹرک میں ہاؤس کے سارے کیڈٹس نے ہائی فرسٹ ڈویژن لی۔ سرگودھا بورڈ کے کالج کے اسکالرشپ میں سے چھ بابر ہاؤس نے حاصل کئے۔ انگریزی کے انٹر ہاؤس برجستہ مباحثے میں ہاؤس اوّل آیا۔ ہاؤس کی نمائندگی شاہد علی، عتیق احمد چودھری، عادل جہاں اور آصف علی نے کی، شاہد علی نے فرسٹ پوزیشن لی۔ انٹر ہاؤس اردو تیار مباحثے میں ہاؤس دوم آیا۔ ہاؤس کی ٹیم میں کرار حسین، طاہر ترین، طاہر شاہ اور سلیم نواز شامل تھے، اردو برجستہ کی ٹیم طارق منصور، ذوالفقار حیدر، شوکت محمود، ارشد محمود پر مشتمل تھی۔ طارق نے دوسری اور ذوالفقار نے تیسری پوزیشن لی۔ انگلش تیار میں ادریس قاضی، طارق مجید، سعید حبیب اللہ اور نور عمران نے حصہ لیا۔ کالج کے سالانہ ڈرامہ میں ہاؤس کے زاہد امین نے پہلی اور نعیم اختر نے دوسری پوزیشن حاصل کی۔ اتھلیٹکس میں عامر صفدر نے ۵ فٹ ۹ انچ جمپ کلیئر کر کے کالج میں اوّل آیا۔ شاٹ پٹ میں شمس الامین، اکبر خان اور عادل جہاں نے علی الترتیب پہلی دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کی۔ کالج کلرز فٹ بال میں محمد سعید، محمد سلیم نے باسکٹ بال میں اور پرویز اختر نے ہاکی میں حاصل کئے اس سال ہاؤس میں انڈور گیمز کے مقابلے بھی ہوئے۔ ٹیبل ٹینس میں سلیم نواز اوّل اور جاوید محمود دوم اور ڈبل میں آصف علی اور عادل جہاں اوّل، نعیم اختر اور طاہر ترین دوم آئے۔ کیرم بورڈ کے سنگلز میں جلیل قریشی اوّل اور توقیر حسین کمانڈانٹ کے جنرل انسپکشن پر بابر ہاؤس بار بار اوّل آیا ہاؤس کی انتظامیہ یہ تھی: ہاؤس پریفیکٹ طارق منصور، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ جلیل قریشی، میس سیکرٹری ذوالفقار حیدر، ہاؤس سیکرٹری عامر صفدر، ریڈنگ روم سیکرٹری محمد اکبر، کامن روم سیکرٹری محمد سعید، اسپورٹس سیکرٹری محمد سلیم، سوشل سیکرٹری شاہد علی۔

۱۹۷۳ء۔۷۴

ماٹو: کریج اینڈ کن وکشن ہاؤس ماسٹر میجر نواب دین، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر کیپٹن سلیم اقبال، مسٹر ولی محمد (ریذیڈنٹ)، مسٹر طارق محمود چودھری (ریذیڈنٹ) یہ بابر ہاؤس کا سال تھا۔ ہاؤس نے اکیڈیمک شیلڈ، کامیاب شیلڈ اور سب سے بڑھ کر سی این سی شیلڈ جیتی۔ ٹاپ طلبا کے لئے کمانڈانٹ کے تینوں میڈل حاصل کئے۔ نہ صرف یہ بلکہ آنر سسٹم رائج کرنے میں پہل کی۔ آنر کورٹ قائم کی۔ آنر شاپ کھولی۔ جس کو تنویر جیلانی، طاہر شاہ اور غلام یزدانی پر مشتمل آنر کمیٹی نے چلایا۔ علاوہ ازیں تقریروں، مذاکروں، انٹرویوز کوئز مقابلوں، موسیقی، اسکٹ، لطائف مزاحیہ تمثیلوں پر بھی جمعہ کی شب کے فنکشن تواتر سے جاری رہے۔ اتوار کو انڈور گیمز، آؤٹنگز، ہابیز کا چرچا رہا۔ ہاؤس اپنے ماٹو کریج اینڈ کن وکشن کے نتیجہ میں Will to Work کی عملی آماجگاہ بنا رہا۔ ہاؤس نے ثابت کیا کہ قیادت باشعور اور جاندار ہو تو کیا نہیں ہوسکتا۔

ہاؤس نے اسپورٹس میں ہاکی، کراس کنٹری، شوٹنگ، سوئمنگ، باسکٹ بال کی ٹرافیاں جیتنے کے علاوہ انٹر ہاؤس انٹیریئر اکانومی اور انٹر ہاؤس ڈرل کمپیٹشن کی

شیلڈیں بھی حاصل کیں۔ مزید برآں انگریزی اور اردو برجستہ مباحثوں میں اوّل آنے کا امتیاز بھی بابر ہاؤس کو ملا۔ میٹرک کے امتحان میں اوّل آنے پر کمانڈانٹ سلور میڈل ظاہر شاہ کو انٹرمیڈیٹ کے امتحان میں ٹاپ کرنے پر کمانڈانٹ کا گولڈ میڈل کیڈٹ محمد اکبر کو ملا اور اس سال کے بحیثیت مجموعی بہترین کیڈٹ کا میڈل بھی ایک بابرائیٹ شمس الامین نے حاصل کیا۔ بابرائٹس کو پانچ کالج بلوز بھی عطا ہوئے۔ شمس الامین ہاکی، جاوید اسلم ہاکی، جاوید فٹ بال، عادل جہاں فٹ بال، ظفر محمود سوئمنگ، دوسرے انفرادی اعزازات یہ تھے: محمد اکبر انٹر سائنس اوّل، شاہد علی انٹر ہاؤس دوم، ذوالفقار انٹر آرٹس گروپ، ظاہر شاہ اوّل میٹرک، طاہر خان ترین اردو مباحثہ اوّل، عتیق احمد انگریزی برجستہ دوم، ظاہر شاہ اردو برجستہ دوم، شہزاد امتیاز حسن قرأت اوّل پریفیکٹوریل ذمہ داریاں یہ تھیں: ہاؤس پریفیکٹ شمس الامین، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ طارق مجید، میس سیکرٹری نسیم اختر، ہاؤس سیکرٹری ظفر محمود، سوشل سیکرٹری عتیق چودھری، اسپورٹس سیکرٹری جاوید محمود، ریڈنگ روم سیکرٹری محمد طارق، کامن روم سیکرٹری جاوید رفیق۔

۷۵-۱۹۷۴ء

ہاؤس ماسٹر میجر خبیر زمان، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹرز مسٹر ولی محمد (ریذیڈنٹ) مسٹر طارق محمود (ریذیڈنٹ) کرداری تربیت کو ہاؤس کی ترجیحات میں اولین حیثیت حاصل رہی۔ چنانچہ ہاؤس آنر کونسل نے اپنا کام جاری رکھا۔ آنر شاپ بھی کھلی رہی۔ ہفتہ وار مینوئل لیبر کو فٹیگ کے طور پر نہیں ایک تربیتی ایکسرسائز کے طور پر کیا گیا۔ جس کے نتیجہ میں ہاؤس کے سوکھے لان سبزہ زار اور پھولوں کی کیاریاں کھل اٹھیں۔

ہاؤس کی ایک ترجیح پبلک اسپیکنگ بھی تھی۔ چنانچہ ہاؤس نے انٹر ہاؤس مباحثوں کی چار ٹرافیوں میں سے تین (انگلش تیار، اردو برجستہ) ٹرافیاں اور آٹھ اوّل اور دوم پوزیشنز میں چھ اوّل، دوم حاصل کیں اور ایک مقابلہ میں چاروں پوزیشنز جیت کر ایک ریکارڈ قائم کیا۔ میٹرک میں سارے بابرائٹس فرسٹ ڈویژن میں پاس ہوئے اور انٹر میں کالج کی کل دس فرسٹ ڈویژنز میں سے چار بابرائٹس کے حصے میں آئیں۔ اسپورٹس میں باسکٹ بال، ایتھلیٹکس، کراس کنٹری اور باکسنگ کی ٹرافیاں حاصل کیں۔ انفرادی اعزازات یہ تھے: طارق منیر انگلش ڈیبیٹ اوّل، سمیر حسین انگلش ڈیبیٹ دوم، ریاض احمد خان انگلش برجستہ اوّل، سکندر اقبال انگلش برجستہ دوم، شاہد احمد نواز اردو برجستہ اوّل، طارق حسین اردو برجستہ دوم، طارق منیر کلر ایتھلیٹکس پی ایم اے کے لئے شمس الامین، جاوید رفیق، شہزاد حسین منتخب ہوئے ہاؤس کی انتظامیہ یہ تھی: ہاؤس پریفیکٹ طارق منیر، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ حمید اللہ خان، میس سیکرٹری مسعود اقبال، ہاؤس سیکرٹری ریاض احمد خان، اسپورٹس سیکرٹری طارق نیاز، ہاؤس کونسل پریذیڈنٹ سمیر حسین، کامن روم انچارج ظفر اللہ خان، ریڈنگ روم انچارج صابر حسین۔

۷۶-۱۹۷۵ء

ہاؤس ماٹو: کریج اینڈ کن وکشن

ہاؤس ماسٹر میجر محمد ذکریا، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر لیفٹیننٹ محمد رفیق، مسٹر ولی محمد۔ ہاؤس نے شعوری طور پر ٹیم اسپرٹ کو پروان چڑھایا اور ہاؤس ماٹو کو ہاؤس کی پہچان بنانے کی کوشش کی۔ چنانچہ سی این سی شیلڈ پھر جیت لی۔ اکیڈیمک ٹرافی اور کامیاب شیلڈ کو دوسرے ہاؤسوں سے شراکت میں حاصل کیا، علاوہ ازیں اردو انگریزی تیار مباحثوں کی ٹرافیاں جیتیں۔ اسپورٹس مین جونیئرز کی باسکٹ بال، کرکٹ، فٹ بال، کراس کنٹری، ایتھلیٹکس، شوٹنگ، پی ای ٹیسٹ ٹرافیاں بھی ہاؤس کے حصہ میں آئیں۔ انفرادی اعزازات یہ تھے: محمد وحید انگلش تیار، دبیر احمد سلاریہ انگلش برجستہ اوّل، طارق حسین اردو برجستہ دوم، مظہر سعید اردو تیار اوّل، دبیر احمد سلہریا انگلش ڈرامہ اوّل ہاؤس کے عہدیدار یہ تھے: ہاؤس پریفیکٹ خالد پرویز، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ صغیر اکبر، ہاؤس سیکرٹری اختر نواز، اسپورٹس سیکرٹری اختر علی، سوشل سیکرٹری طارق حسین، کامن روم انچارج دبیر احمد سلاریہ، ریڈنگ روم انچارج جہانزیب، آنر شاپ انچارج عبدالستار۔

۷۷-۱۹۷۶ء

ماٹو: کریج اینڈ کن وکشن

ہاؤس ماسٹر میجر سلیم اقبال، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر کیپٹن ولی محمد (ریذیڈنٹ) کیپٹن کریم حیدر بخاری، ہاؤس نے جونیئرز میں سی این سی شیلڈ، اکیڈیمک شیلڈ اور کامیاب شیلڈ جیتنے کا اعزاز حاصل کیا اس طرح پچھلے چار سال میں تین بار ہاؤس نے چیمپئن ہاؤس ہونے کا اعزاز حاصل کیا، ہاؤس کی مجموعی فضا تعاون اور ڈسپلن کی رہی۔ فرائیڈے ایوننگ تواتر سے تو نہیں ہوسکیں لیکن جب بھی ہوئیں دلچسپ معلوماتی تھیں۔ نویں اور دسویں کے لڑکے شیر و شکر ہوکر رہے، اینڈ سمسٹر امتحانات میں خالد

محمود، سرفراز خان، اظہر اقبال اپنی اپنی کلاسوں میں تیسرے چوتھے اور پانچویں نمبر پر آئے۔

تقریری میدان میں ہاؤس اس سال پیچھے رہا۔کوئی ٹرافی نہیں ملی۔صرف دو کیڈٹس نے پوزیشنز لیں۔ندیم فضل نے اردو تیار میں پہلی اور مسرور زمان نے برجستہ میں دوسری۔قرأت کے مقابلہ میں ناصر عباس کا نمبر دوسرا رہا۔اسپورٹس میں ہاؤس نے ہاکی، فٹ بال، باسکٹ بال، اتھلیٹکس، باکسنگ، پی ای ٹیسٹ، ڈرل، کراس کنٹری، شوٹنگ کے مقابلوں کی ٹرافیاں اور شیلڈیں لیں، دوسرے انفرادی اعزازات یہ تھے: محمود سلطان بیسٹ باکسر جونیئرز، بیسٹ اتھلیٹ جونیئرز، فرسٹ کراس کنٹری، زاہد اقبال بیسٹ سوئمر جونیئرز، منظور حسین بیسٹ لوزر جونیئرز ہاؤس کے عہدیدار یہ تھے: ہاؤس پریفیکٹ زاہد اقبال، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ محمود سلطان، میس سیکرٹری عطا اللہ، ہاؤس سیکرٹری عبدالخالد، اسپورٹس سیکرٹری اظہر اقبال، سوشل سیکریٹری علی عباس فخر، ریڈنگ روم انچارج امجد علی، کامن روم انچارج قیصر وقار۔

۱۹۷۷۔۷۸ء

ماٹو: کریج اینڈ کن وکشن۔ہاؤس ماسٹر میجر سلیم اقبال، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹرز کیپٹن ولی محمد، کیپٹن کریم حیدر بخاری، سیکنڈ لیفٹیننٹ علی محمد خان۔ہاؤس نے اس سال اپنے تربیتی پروگرام میں Fair Play، تعلقات میں برداشت Tolerance اور فراخدلی پر توجہ مرکوز رکھی۔تاکہ ہاؤس کا ایک تشخص ابھرے۔ہاؤس میں جمعہ کی شب کے فنکشنز پر خصوصی توجہ دی گئی۔ہاؤس نے اپنا یوم والدین (یوم سالانہ) تو مارچ ۱۹۷۸ء کو منایا۔جس میں اقبال کی زندگی پر ایک فیچر اور ایک ایک اردو انگریزی کھیل شامل تھا۔ہاؤس نے نومبر ۱۹۷۷ء کے جشن اقبال میں بھی بھرپور حصہ لیا۔اور جشن اقبال نمائش میں حصہ لیا۔ہاؤس انٹر ہاؤس تقریری مقابلوں میں صرف اردو برجستہ مقابلے کی ٹرافی لے سکا۔لیکن اسپورٹس کے میدان میں ہاؤس نے انٹر ہاؤس کراس کنٹری، باکسنگ، باسکٹ بال، سوئمنگ، اتھلیٹکس مقابلے جیت کر کامیاب شیلڈ حاصل کرنے میں کامیابی حاصل کی۔انفرادی اعزازات یہ تھے: عامر سلیم بیسٹ ڈائیور جونیئرز، ریاض احمد خان بیسٹ اتھلیٹ جونیئرز کیڈٹ عہدیدار یہ تھے:

ہاؤس پریفیکٹ ریاض احمد خان، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ مسرور خان، میس سیکرٹری محمود بیگ، ہاؤس سیکرٹری ندیم فضل، اسپورٹس سیکرٹری عامر سلیم، سوشل سیکرٹری شاہد آفتاب، کامن روم انچارج شمیم غضنفر، ریڈنگ روم انچارج عباس حسین۔

۱۹۷۸۔۷۹ء

ماٹو: کریج اینڈ کن وکشن Courage & Conviction ہاؤس ماسٹر میجر مطیع الرحمٰن، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹرز مسٹر عبدالرشید، لیفٹیننٹ حسن امام، مسٹر مرزا عبدالطیف، جونیئر ہاؤس کی حیثیت سے ہاؤس نے اپنی توجہ بدھ کی رات کے فنکشنز پر مرکوز رکھی، جو تربیت اور تفریح کا ذریعہ بنے رہے۔ہاؤس نے دریائے جہلم کے کنارے ایک دو آؤٹنگز بھی کیں۔ہاؤس نے اردو کے تیار اور برجستہ دونوں مباحثوں کے مقابلے جیتے، اسپورٹس میں باسکٹ بال اتھلیٹکس پی ای ٹیسٹ او ڈرل کمپیٹشن کی ٹرافیاں لیں۔ہاؤس کے شاہد حیات کو بیسٹ باسکر اور عامر خان کو بیسٹ اتھلیٹ قرار دیئے جانے کا اعزاز ملا۔ہاؤس کے کیڈٹس نے سالانہ جلسہ تقسیم انعامات کے موقع پر گھڑسواری کے مظاہرہ میں بھی حصہ لیا۔ہاؤس کے عہدیدار یہ تھے:

ہاؤس پریفیکٹ عتیق الرحمٰن، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ امیر الحسن، میس سیکرٹری، بابر بلال، ہاؤس سیکرٹری شاہد حیات اسپورٹس سیکرٹری علی عامر، سوشل سیکرٹری نعیم یوسف کامن روم انچارج زبیر سلمان، ریڈنگ روم انچارج مبشر احمد۔

۱۹۷۹۔۸۰ء

ماٹو کریج اینڈ کن وکشن۔ہاؤس ماسٹر میجر مطیع الرحمٰن، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر مسٹر عبدالرشید، لیفٹیننٹ حسن امام، مسٹر مرزا عبداللطیف۔جونیئرز کی تربیت کے لئے بدھ کی شب کے پروگرام حد درجہ پابندی سے منعقد کئے جاتے رہے، ان فنکشنوں کی تقریروں کے عنوانات بہت احتیاط سے منتخب کئے جاتے تھے۔بیچ بیچ میں مزاحیہ اسکٹ، کھیل اور گانے بھی ہوتے تھے، تقریری تربیت کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہاؤس نے انگلش برجستہ اردو تیار مباحثے جیتے اور انگلش تیار محمود غزنوی ہاؤس کے ساتھ برابر رہا۔اسپورٹس میں ہاؤس نے فٹ بال، ہاکی، باسکٹ بال، شوٹنگ کی ٹرافیاں باکسنگ اور اتھلیٹکس جیت کر جونیئرز سینئرز کی کامیاب شیلڈ حاصل کی۔کیڈٹ عامر خان کو ۱۹۷۹۔۸۰ء کا جونیئرز میں بیسٹ باکسر اور اتھلیٹ قرار دیئے جانے کا اعزاز ملا۔ہاؤس نے اپنی دسویں کلاس کے اعزاز میں بڑے جوش اور خلوص سے الوداعی تقریب

منعقد کی۔ ہاؤس کے عہدیدار یہ تھے:

ہاؤس پریفیکٹ اشرف گل، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ ظفر اقبال باجوہ، میس سیکرٹری شجاعت علی راٹھور، ہاؤس سیکرٹری ولیم ولی اسپورٹس سیکرٹری عامر خان، سوشل سیکرٹری ندیم احمد۔

۸۱۔۱۹۸۰ء

ہاؤس ماسٹر میجر مطیع الرحمٰن، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر مسٹر عبدالرشید، لیفٹیننٹ حسن امام، لیفٹیننٹ طاہر ملہی، مسٹر مرزا عبداللطیف۔ کالج میں اسپورٹس کے معیار کو بہتر بنانے کے لئے ہاؤسوں کو مخلوط کرنے کی پالیسی کے تحت بابر ہاؤس بھی نویں سے بارہویں تک کے کیڈٹس کا مخلوط ہاؤس ہوگیا۔ نئی تشکیل ہاؤس کو فوری طور پر راس نہیں آئی۔ اسپورٹس میں ہاؤس باکسنگ اور ڈرل کی صرف دو ٹرافیاں لے سکا۔ تقریری مقابلوں میں بھی بات نہیں بنی۔ صرف انگلش ڈیبیٹ تیار میں دوسری پوزیشن آسکی۔ ہاؤس پریفیکٹ احمر دلشاد، اسسٹنٹ پریفیکٹ منظور حسین، میس سیکرٹری عمران الحق، ہاؤس سیکرٹری نسیم حسین، سوشل سیکرٹری عامر اسلم۔

۸۲۔۱۹۸۱ء

ہاؤس ماسٹر میجر طاہر احمد، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹرز کیپٹن شاہ نواز طور، لیفٹیننٹ محمد ممتاز، مسٹر عبدالرشید، مسٹر مرزا عبداللطیف۔ پبلک اسپیکنگ اور کردار سازی ہاؤس کی تربیتی ترجیحات میں سب سے اوپر رہیں۔ بدھ کی شب کے سوشل فنکشنز بڑے اہتمام سے ترتیب دیئے گئے۔ تقریری مقابلوں میں ہاؤس پیچھے رہا۔ صرف انگلش تیار میں دوسری پوزیشن آئی۔ اسپورٹس میں باسکٹ بال، کرکٹ، باکسنگ کی ٹرافیاں جیتیں۔ انفرادی اعزازات یہ تھے: قاسم علی انگلش تیار دوم، راجہ رشید انگلش تیار سوم، سہیل اظہر انگلش تیار، طارق احسان بہترین قاری ۸۳۔۱۹۸۲ء طاہر جنجوعہ کلر باسکٹ بال سعید طارق بیسٹ جمناسٹ کیڈٹ عہدیدار یہ تھے: ہاؤس پریفیکٹ طاہر محمود جنجوعہ، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ آفتاب اقبال، میس سیکرٹری راجہ رشید احمد، سوشل سیکرٹری نصیر احمد، ہاؤس سیکرٹری سہیل اظہر، اسپورٹس طاہر صادق۔

۸۳۔۱۹۸۲ء

ہاؤس ماسٹر میجر طاہر احمد، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر کیپٹن محمد اجمعین، لیفٹیننٹ احمد شاہ، مسٹر مرزا عبداللطیف۔ کالج سیکشن کے جے سی ونگ بن جانے سے بابر ہاؤس کے معیار میں پھر تبدیلی واقع ہوئی۔ اس سال ہاؤس میں شیر شاہ، محمود غزنوی کی طرح آٹھویں سے نویں دسویں تینوں کلاسز کے لڑکے رہے اور ان تینوں ہاؤسوں کے آپس میں مقابلے ہوئے اور ہاؤس نے سی او اے ایس شیلڈ حاصل کرنے کا اعزاز حاصل کیا۔ ہاؤس کے سہیل اطہر صدیقی نے پورے راولپنڈی بورڈ میں چوتھی اور کالج میں پہلی پوزیشن لینے کا امتیاز حاصل کیا۔ تقریروں میں ہاؤس زیادہ کامیاب نہ رہا۔ صرف دو مقابلوں انگلش، برجستہ اردو تیار میں ہاؤس دوسرے نمبر پر آیا۔ البتہ چار انفرادی انعامات لئے۔ اس سال کے نئے مقابلہ انٹر ہاؤس اقبالیات میں ہاؤس کے امان اللہ نے پہلی پوزیشن لی۔ انٹر ہاؤس جنرل نالج مقابلے میں ہاؤس دوسرے نمبر پر آیا۔ مقابلہ حسن قرأت میں ہاؤس کے دو کیڈٹس نے پہلی اور دوسری پوزیشن حاصل کی۔ اسپورٹس کے میدان میں ہاؤس دو مقابلوں انٹر ہاؤس کراس کنٹری اور پی ای ٹیسٹ میں ٹاپ پر رہا۔ ہاؤس کے انفرادی اعزازات یہ تھے: امان اللہ اردو تیار دوم، وسیم افتخار دوم، وسیم افتخار اردو برجستہ دوم، آصف اسحاق انگلش تیار دوم، طارق احسان انگلش برجستہ دوم، شفقت علی خان انگلش سوم، صغیر احمد مقابلہ حسن قرأت اوّل، طارق احسان مقابلہ حسن قرات دوم، طارق محمود سینئر پریفیکٹ سکول سیکشن، نعیم اشرف سیکرٹری کالج یونین، امتیاز اللہ بیسٹ اتھلیٹ، عثمان خلیل کلر جمناسٹک، عامر جاوید کلر فٹ بال، عابد حسین کلر ہاکی، زاہد اسحاق بیسٹ رائڈر اور بیسٹ ڈائیور۔ ہاؤس کے عہدے دار یہ تھے:

ہاؤس پریفیکٹ شاہد اکبر، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ عثمان خلیل، میس سیکرٹری زاہد اسحاق، ہاؤس سیکرٹری عبدالرحمٰن، اسپورٹس سیکرٹری عابد حسین، سوشل سیکرٹری طارق احسان۔

۸۴۔۱۹۸۳ء

ہاؤس ماسٹر کیپٹن محمد اجمعین، اسسٹنٹ کیپٹن محمد ممتاز خان، کیپٹن علی شیر، لیفٹیننٹ انعام الرحمٰن شیرانی، لیفٹیننٹ اقبال منور، اس سال ہاؤس محمود غزنوی ہاؤس کی طرح آٹھویں کی نئی انٹری کے لئے پریپیریٹری ہاؤس بنا دیا گیا۔ سینئر پریفیکٹوریل ذمہ داریوں کے لئے صرف چار کیڈٹس جماعت نہم سے لئے گئے اور ان کے معاونین کے طور پر آٹھویں کے چار کیڈٹس زیر تربیت رکھے گئے۔ ہاؤس میں تربیت کی بنیاد ٹرسٹ سسٹم بنایا گیا اور شخصیتی نشو ونما کے لئے بدھ کی شب کے فنکشن ایک

بار پھر زندہ کئے گئے اور آؤٹ ورڈ باؤنڈ سرگرمیوں کو متحرک کیا گیا۔ انٹر ہاؤس مقابلوں میں ہاؤس کا مقابلہ دوسرے پریپ ہاؤس (محمود غزنوی) سے ہوا۔ ہاؤس نے اکیڈیمک شیلڈ اور اسپورٹس شیلڈ جیتی اور جونیئر ہاؤسوں میں چیمپئن ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔ ہاؤس کے لڑکوں نے آٹھویں پوزیشن لی۔ اقبالیات کے مقابلہ میں ہاؤس دوسرے نمبر پر آیا۔ تقریری مقابلوں میں صرف اردو مباحثے کی ٹرافی ہاؤس لے سکا۔ حسن قرأت کے مقابلہ میں بابرائٹ راجہ سعید نے جونیئرز اوّل اور کالج میں سوم آنے کا اعزاز حاصل کیا۔ اسپورٹس میں ہاؤس کا علم بہت بلند رہا۔ فٹ بال، ہاکی، کرکٹ، باسکٹ بال، باکسنگ، کراس کنٹری، پی ٹی، ڈرل، ایتھلیٹکس اور سوئمنگ میں ہاؤس نے فرسٹ پوزیشن لی۔ صرف ٹیبل ٹینس اور شوٹنگ میں دوسری جگہ ملی۔ اس کی تلافی عامر ریاض نے شوٹنگ کے اپلی کیشن فائر میں اوّل آ کر کرائی۔

ہاؤس کے عہدیدار یہ تھے: ہاؤس پریفیکٹ سینئرز ندیم رضا، جونیئرز ارمغان اظہر، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ سینئرز احمد سعید جونیئرز فیصل بشیر، میس سیکرٹری سینئرز صغیر احمد، جونیئرز نعمان راشد، اسپورٹس سیکرٹری سینئرز وسیم عامر، جونیئرز ساجد شریف خان، عامر ریاض۔

۸۵۔۱۹۸۴ء

ہاؤس ماسٹر میجر ایم رئیس احمد صدیقی، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر کیپٹن تسلیم خان، کیپٹن شعیب قدوس، کیپٹن علی شیر، اپریل ۱۹۸۴ء میں بابر ہاؤس پھر سینئر ہاؤس ہوگیا نومبر ۱۹۸۴ء میں دو سال کے بعد کیڈٹس دوبارہ داخل ہوئے تو ان میں سے نصف بابر ہاؤس میں آئے۔ اس طرح ہاؤس میں نویں سے یازدہم تک کے کیڈٹس تھے، اس سال ہاؤس میں کچھ نئے تجربے ہوئے، ہاؤس کے ساجد شریف نے اٹھویں میں عرفان عالم نے نویں میں اوّل پوزیشن لی۔ ظفر اقبال نے دسویں کے ٹرمینل امتحانوں میں ٹاپ کیا۔ ان کے علاوہ بحیثیت مجموعی بھی امتحانی نتائج بہتر رہے اور ہاؤس کو اکیڈیمک شیلڈ عطا کی گئی۔ تقریری مقابلوں میں ہاؤس نے صرف انگریزی برجستہ میں مباحثے کی ٹرافی لی۔ لیکن اس میں پہلی چاروں پوزیشنیں جیت کر ایک ریکارڈ قائم کیا۔ چاروں مقابلوں میں ہاؤس نے سات انعامات لئے۔ اسکاؤٹنگ کیمپ گھوڑا گلی کے تقریری مقابلوں میں دو کیڈٹس نے اوّل اور دوم پوزیشن لی۔ ہاؤس نے انٹر ہاؤس اقبالیات میں اقبال بیت بازی میں پہلی پوزیشن لی۔ اور انٹر ہاؤس جنرل نالج مقابلہ میں ہاؤس دوسرے نمبر پر آیا۔ اسپورٹس کے میدان میں ہاؤس صرف انٹر ہاؤس سوئمنگ کی ٹرافی لے سکا۔ گو چھ انفرادی انعامات ہاؤس کھلاڑیوں نے لئے۔ اس سال سے کالج میں اردو انگریزی مضمون نگاری اور بک ریویو کے مقابلے شروع ہوئے۔ ان ادبی مقابلوں میں ہاؤس کے نوخیز ادیبوں نے چھ انعامات حاصل کئے۔ اس سال ہاؤس نے سالانہ امتحان کے بعد انڈور گیمز کے مقابلے بھی کرائے۔ ان مختلف میدانوں کے انفرادی امتیازات یہ تھے:

محمد اصغر اقبال بیت بازی اوّل، ابرار حسین بیت بازی دوم، ظفر اقبال انگلش برجستہ اوّل، عارف زمان اردو برجستہ دوم، زاہد محمود اردو تیار دوم، عمر مرزا اسکاؤٹنگ اوّل، آصف اسحاق اردو اسکاؤٹنگ دوم، امتیازات بیسٹ باکسر، نثار خٹک بیسٹ لوزر، نعیم مسعود بیسٹ ڈائیور، احمد سعید بیسٹ سوئمر، احمد سعید بیسٹ شاٹ، زاہد نسیم اکبر دوم بیسٹ اتھلیٹ، ساجد شریف بک ریویو اردو اوّل حارث احمد بک ریویو دوم ساجد شریف اردو مضمون اوّل، زاہد نسیم اکبر انگریزی مضمون اوّل، ظفر اقبال انگریزی مضمون دوم، ثاقب جہانگیر انگریزی مضمون دوم، اللہ نواز بیڈمنٹن اوّل، علیم راؤ بیڈمنٹن دوم، علیم تفضّل ٹیبل ٹینس اوّل، ذوالفقار انور ٹیبل ٹینس دوم، محمد ادریس کریم دوم، ظفر اقبال شطرنج اوّل، علی ناصر شطرنج دوم۔ ہاؤس نے ایک نئی روایت کی بنیاد ڈالی، سال کے آخر میں ہاؤس کے ان موتیوں کے اعزاز میں ایک خصوصی تقریب تقسیم انعامات منعقد کی جو ہاؤس کی آبرو تھے: بیسٹ بوائے آف دی ہاؤس برائے ۸۵۔۱۹۸۴ء محمد اصغر، ڈسپلن میں یکتا محمد اصغر، جنٹلمین آف دی ہاؤس حسیب اعظم، بیسٹ آل راؤنڈر زاہد نسیم اکبر، سب سے ذمہ دار آصف محمود، آرٹس آف دی ہاؤس برائے ۸۵۔۱۹۸۴ء اظہر شاہ ان انعامات کی نوعیت سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ ہاؤس کی تعلیمی و تربیتی ترجیحات کیا تھیں۔ ہاؤس کے کیڈٹس عہدے کالج کی سطح پر یہ تھے کالج پریفیکٹ اللہ نواز، سیکرٹری ڈیبیٹنگ سوسائٹی وسیم عامر، سیکرٹری بزم ادب زاہد محمود، سیکرٹری مسجد حافظ عبدالغفور ہاؤس کے عہدیدار یہ تھے: ہاؤس پریفکٹ عبدالعلیم راؤ، اسسٹنٹ ہاؤس پریفکٹ احمد سعید محمد اصغر، میس سیکرٹری عمر مرزا، اسپورٹس سیکرٹری آصف اسحاق۔

۸۶۔۱۹۸۵ء

ہاؤس ماسٹر میجر محمد رفیع بٹ/ میجر محمد رئیس، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر کیپٹن محمد تسلیم خان، کیپٹن علی شیر، کیپٹن محمد اقبال، کیپٹن ہدایت اللہ۔ اس سال باقی تینوں ہاؤسوں کی طرح پھر بابر ہاؤس سینئر ہاؤس ہوگیا۔ کرداری اور قیادتی تربیت کے لئے ہاؤس میں ہاؤس پریفیکٹ کی صدارت میں آنر کورٹ قائم کی گئی۔ اور اس کورٹ کے ذریعے ڈسپلن کی پرابلمز کو حل کرنے کا تجربہ کیا گیا، آنر شاپ بھی کھولی گئی۔ ہاؤس کے امتحانی نتائج اچھے رہے۔ محمد ظفر اقبال نے میٹرک کے امتحان میں فرسٹ

پوزیشن لی اور اختر احسن گولڈ میڈل حاصل کیا۔ خرم حسنین ہمدانی نے یاز دہم میں دوم پوزیشن لی۔ انٹر ہاؤس تقریری مقابلوں میں ہاؤس نے اردو برجستہ اور انگریزی برجستہ دونوں مباحثے جیتے، انگریزی برجستہ مقابلہ میں عامر ریاض نے اوّل، سہیل فاروق نے دوسری پوزیشن لی، خرم ہمدانی اردو برجستہ میں اوّل آیا۔ اسپورٹس کے میدان میں ہاؤس نے فٹ بال، سوئمنگ، اتھلیٹکس کے مقابلے جیتے اور کامیاب شیلڈ حاصل کی۔ انٹر ہاؤس کراس کنٹری ریس میں ارشد محمود پہلے اور خالد محمود دوسرے نمبر پر آیا۔ انٹر ہاؤس اقبالیات اور انٹر ہاؤس پاکستانیات میں ہاؤس پیچھے رہا۔ لیکن انٹر ہاؤس جنرل نالج مضمون نگاری اور بک ریویو میں یہ امتیازات حاصل کئے۔ آصف سلیم اوّل جی کے دہم، آصف ارشاد اردو مضمون دہم اوّل، احمد کمال انگریزی مضمون دہم دوم، سہیل فاروق انگریزی اور اردو بک ریویو دہم اوّل، عرفان علی ہاشمی اردو بک ریویو دہم سوم، خرم حسنین اردو بک ریویو اور انگریزی بک ریویو دواز دہم اوّل، طلحہ طارق انگریزی مضمون نہم دوم، ہابیز میں جن بابرائٹس کو خصوصی انعامات ملے وہ یہ تھے:

ثاقب جہانگیر دہم سائنس کلب، عمر خطاطی، حارث احمد ایئر و ماڈلنگ، فوٹو گرافی وقاص سائنس کلب، ندیم ہائیکنگ، عقیل ہائیکنگ، خرم ہمدانی ہائیکنگ، حارث احمد ہائیکنگ کلب۔ ہاؤس کے عہدیدار یہ تھے: ہاؤس پریفیکٹ ندیم نصیب، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ سہیل فاروق، اسپورٹس سیکرٹری ارشد محمود، میس سیکرٹری اسد نذیر، سوشل سیکرٹری ثاقب جہانگیر مرزا۔

۸۷_۱۹۸۶ء

ہاؤس ماسٹر میجر محمد رفیع بٹ، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹرز کیپٹن محمد ریاض شاہین، کیپٹن محمد سلیم، کیپٹن مختار احمد، کیپٹن وقار الحسن ہاؤس پریفیکٹ حافظ عبدالغفور۔ ہاؤس نے انٹر ہاؤس مقابلوں میں اوّل پوزیشن صرف اتھلیٹکس میں حاصل کی۔ کراس کنٹری اور کرکٹ میں دوم رہے، انفرادی اعزازات یہ تھے: ارشد محمود کالج کلر فٹ بال، وقاص لطیف سرٹیفکیٹ سوئمنگ، جاوید اسلام انگلش مضمون نگاری نہم اوّل، طلحہ طارق دہم مضمون نگاری دوم، آصف منیر نہم انگلش مضمون نگاری دوم، سہیل فاروق کلر فٹ بال، بختیار علی بیسٹ اتھلیٹ، کلر ہاکی، اتھلیٹکس اور سرٹیفکیٹ فٹ بال، جاوید اسلام نہم جی کے دوم، ابرار اجمل نہم ۱۹۸۷ء اوّل۔

۸۸_۱۹۸۷ء

ماٹو: کریج اینڈ کن وکشن۔ ہاؤس ماسٹر میجر سید جواد علی شاہ، ڈپٹی ہاؤس ماسٹر میجر مقبول احمد، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر کیپٹن یوبرک مارون کارنیلئس، کیپٹن محمد ریاض شاہین، کیپٹن مختار احمد، کیپٹن مرزا محمد اسلم، مسٹر مرزا عبداللطیف۔ ہاؤس پریفیکٹ کیڈٹ ابرار حسین، کیڈٹ مسعود سلیم۔ ہاؤس تین سال کے بعد پھر آٹھویں کا جونیئر ہاؤس بنا دیا گیا۔ انٹر ہاؤس مقابلوں میں دوسرا جونیئر ہاؤس (محمود غزنوی ہاؤس) اس کا حریف تھا۔ اسپورٹس میں بابر کی کارکردگی بہتر رہی، ہاؤس نے سوئمنگ، ہاکی، فٹ بال، اتھلیٹکس کی ٹرافیاں جیتیں، انگریزی مباحثہ میں اوّل آیا۔ انٹر ہاؤس پاکستانیات میں ہاؤس کا تیسرا نمبر تھا۔ انفرادی انعامات یہ تھے: کامران سلیم انگریزی مضمون نگاری اوّل، ظفر اقبال اردو خطابت دوم، جواد زیب انگریزی خطابت دوم، کاشف ضیاء اردو بک ریویو اوّل، عابد محمود جنرل نالج اوّل، احسن وقاص انگریزی مباحثہ اوّل۔

۸۹_۱۹۸۸ء

ہاؤس ماسٹر میجر سید جواد علی شاہ، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر میجر مقبول احمد۔ ہاؤس آفیسرز میجر یوبرک مارون کارنیلئس، کیپٹن محمد ریاض شاہین کیپٹن مختار احمد، مسٹر مرزا عبداللطیف ہاؤس نے اسپورٹس میں فٹ بال، ہاکی اور اتھلیٹکس کی تین ٹرافیاں جیتیں۔ انفرادی اعزازات یہ تھے: وسیم حیدر اردو مباحثہ اوّل، یاسر رفیق انگریزی مقابلہ خطابت، مصطفیٰ علی بیسٹ سوئمر (جونیئرز)، ندیم شہزاد بیسٹ اتھلیٹ (جونیئرز) طاہر فاروق انگریزی مضمون اوّل، محمد کاشف اردو مضمون اوّل۔ ہاؤس کے عہدیدار یہ تھے: ہاؤس پریفیکٹ کاشف مشتاق، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ حبیب اللہ، میس سیکرٹری نوازش ممتاز۔

آ کنلک ہاؤس/بابر ہاؤس، سال بہ سال ترقی ایک نظر میں

نوٹ: سال کے ساتھ ہاؤس ماسٹر اور پریفیکٹ کا نام درج کیا جا رہا ہے ہاؤس کا امتیاز اسکے بعد دیا جا رہا ہے۔

۴۸_۱۹۴۷ء کیپٹن عجائب گل Courage and conviction

۴۹_۱۹۴۸ء کیپٹن ولی اللہ (آ کنلک ہاؤس)

۵۰۔ ۱۹۴۹ء کیپٹن اے احمد
۵۱۔ ۱۹۵۰ء کیپٹن ایم کے عامل، ہاؤس پریفیکٹ ۱۳۲۰اسی او عبدالوحید
۵۲۔ ۱۹۵۱ء کیپٹن اے اے سید، ہاؤس پریفیکٹ ۱۶۹۲اسی او مہد حسن
۵۳۔ ۱۹۵۲ء کیپٹن اے اے سعید، ہاؤس پریفیکٹ ۷۱۷اسی او ایم ارشاد
۵۴۔ ۱۹۵۳ء کیپٹن غلام حیدر خان
۵۵۔ ۱۹۵۴ء کیپٹن غلام علی خان نور خان
۵۶۔ ۹۵۵ء کیپٹن این ڈی احمد
۵۷۔ ۱۹۵۶ء کیپٹن اے اے مختار
۵۸۔ ۱۹۵۷ء کیپٹن اے اے مختار، ہاؤس پریفیکٹ کیڈٹ ۱۹۳۱عطا محمد
۵۹۔ ۱۹۵۸ء کیپٹن عبدالعزیز ہاشمی، ہاؤس پریفیکٹ قربان حسین
۶۰۔ ۱۹۵۹ء مسٹر محمد ایوب خان، ہاؤس پریفیکٹ احمد علی
۶۱۔ ۱۹۶۰ء مسٹر محمد ایوب خان، ہاؤس پریفیکٹ ۲۱۶۶ سلطان حیدر (بابر ہاؤس)
۶۲۔ ۱۹۶۱ء مسٹر محمد ایوب خان، ہاؤس پریفیکٹ مظاہر حسین، امتیاز کامیاب شیلڈ
۶۳۔ ۱۹۶۲ء مسٹر محمد ایوب خان، ہاؤس پریفیکٹ مظاہر حسین
۶۴۔ ۱۹۶۳ء مسٹر محمد ایوب خان، ہاؤس پریفیکٹ کیڈٹ یار افضل
۶۵۔ ۱۹۶۴ء کیپٹن شوکت خورشید، ہاؤس پریفیکٹ کیڈٹ قمر زمان
۶۶۔ ۱۹۶۵ء کیپٹن احسان الحق، ہاؤس پریفیکٹ قمر زمان
۶۷۔ ۱۹۶۶ء کیپٹن غلام سرور، ہاؤس پریفیکٹ توقیر احمد
۶۸۔ ۱۹۶۷ء ہاؤس ماسٹر کیپٹن غلام سرور، کامیاب شیلڈ
۶۹۔ ۱۹۶۸ء کیپٹن محمد حفیظ خالد، ہاؤس پریفیکٹ اسماعیل قاضی کامیاب شیلڈ
۷۰۔ ۱۹۶۹ء میجر سیف الدین، ہاؤس پریفیکٹ نعیم عابد
۷۱۔ ۱۹۷۰ء میجر سیف الدین، ہاؤس پریفیکٹ خالد محمود
۷۲۔ ۱۹۷۱ء میجر سیف الدین، ہاؤس پریفیکٹ لیاقت علی
۷۳۔ ۱۹۷۲ء میجر نواب دین، ہاؤس پریفیکٹ طارق منصور
۷۴۔ ۱۹۷۳ء میجر نواب دین، پریفیکٹ شمس الامین، امتیازات: اکیڈیمک شیلڈ، کامیاب شیلڈ، سی او اے ایس شیلڈ
۷۵۔ ۱۹۷۴ء میجر خیبر زمان، ہاؤس پریفیکٹ طارق عامر
۷۶۔ ۱۹۷۵ء میجر محمد ذکریا، ہاؤس پریفیکٹ خالد محمود، امتیازات: کامیاب شیلڈ، سی او اے ایس شیلڈ
۷۷۔ ۱۹۷۶ء میجر سلیم اقبال، ہاؤس پریفیکٹ زاہد اقبال، امتیازات: اکیڈیمک شیلڈ، کامیاب شیلڈ، سی او اے ایس شیلڈ
۷۸۔ ۱۹۷۷ء میجر سلیم اقبال، ہاؤس پریفیکٹ ریاض احمد خان، امتیازات: کامیاب شیلڈ، سی او اے ایس شیلڈ
۷۹۔ ۱۹۷۸ء میجر مطیع الرحمٰن ہاؤس، ہاؤس پریفیکٹ عتیق الرحمٰن، امتیازات: کامیاب شیلڈ
۸۰۔ ۱۹۷۹ء میجر مطیع الرحمٰن، ہاؤس پریفیکٹ اشرف گل، امتیاز: کامیاب شیلڈ
۸۱۔ ۱۹۸۰ء میجر مطیع الرحمٰن، ہاؤس پریفیکٹ احمر دلشاد

۱۹۸۱_۸۲ء	میجر طاہر احمد، ہاؤس پریفیکٹ طاہر محمود جنجوعہ
۱۹۸۲_۸۳ء	میجر طاہر احمد، ہاؤس پریفیکٹ شاہد اکبر
۱۹۸۳_۸۴ء	کیپٹن محمد اجمعین، ہاؤس پریفیکٹ ندیم رضا
۱۹۸۴_۸۵ء	میجر رئیس احمد، ہاؤس پریفیکٹ عبدالعلیم راؤ
۱۹۸۵_۸۶ء	میجر رفیع بٹ، ہاؤس پریفیکٹ ندیم نصیب
۱۹۸۶_۸۷ء	میجر محمد رفیع بٹ، ہاؤس پریفیکٹ حافظ عبدالغفور
۱۹۸۷_۸۸ء	میجر سید جواد علی شاہ، ہاؤس پریفیکٹ ابرار حسین، مسعود سلیم
۱۹۸۸_۸۹ء	میجر سید جواد علی شاہ

شیر شاہ ہاؤس

کالج کا پانچواں ہاؤس شیر شاہ ہاؤس شیر شاہ سوری کے نام پر قائم کیا گیا جو السلطان العادل کے لقب سے ۱۵۴۰ء سے ۱۵۴۵ء تک فرمانروائے ہند رہا تھا۔ پرانے رابرٹس ہاؤس کی عمارت میں جو دسمبر ۱۹۵۸ء سے رابرٹس ہاؤس کے پرانے برڈووڈ ہاؤس کی عمارت میں منتقل ہو جانے سے خالی پڑی تھی، اگست ۱۹۶۷ء میں قائم ہوا۔ اس کے بانی ہاؤس ماسٹر مسٹر فضل حق حیدری اس کی وجہ تاسیس اور تشکیل کے بارے میں لکھتے ہیں:

SHER SHAH HOUSE

The Senior School, traditionally and for good reasons, consists of classes 9th to 12th. So our eight class boys who form the Junior most class in the college, happens to be really an odd group, not yet mature enough to fit in comfortably with the rest of the four classes. Besides, a majority of these boys come from ordinary day-schools, mostly from rural areas, and therefore have little idea of life in a residential school, much less in a public school . Consequently, when they are mixed up with boys of higher classes - as has been the practice so far - they find it hard to adjust themselves to their new life, more or less drift on for a whole year as riff-raff, being too young to be reckoned with for participation - except as spectator -in the social and cultural activities of the House to which they belong and are unavoidably neglected during Inter-House tournaments and competitions.

In the absence of regular preparatory school for the purpose of smooth graduation of the boys from one level to the other, the solution to the problem lies in treating the Eighth class as a group of
apprentices" or candidates for admission to the upper school and concentrating exclusive attention on their initial training to fit them into the desirable pattern of a public school.

With this end in view, it was decided that they should be isolated from the existing Houses and form a new House with three or four of the best boys from 9th class to act as their guides in addition to the House staff. Thus, in an atmosphere free from dominance of senior boys and abounding in opportunity for unshadowed growth, each individual of this homogeneous group is likely to find a much wider scope for self-expression as well as training in all fields of activity. Consequently when he passes on to the next class, he will definitely be more sure of himself physically, intellectually, socially and emotionally than his fore-runners. In the long run, this improvement in the initial stage, it is hoped, will bring about a gradual rise in the existing standards of the College Society as a whole.

The experiment has been underway for over four months now, and whatever has been achieved so far, has not only well rewarded the efforts of those responsible for it, but also deserved most encouraging appreciation of the Commandant who is ever so proud of his promising baby-the Sher Shah House.

The "Baby House " is a self-contained unit for all purposes-daily games, sports competitions, P.T. , prep, extra-curricular activities etc. To foster team spirit and healthy rivalry among its inmates, it is composed of two wings-the Sir Sayyad wing and the Iqbal wing . Each wing consists of two sections-Sparks and Heralds, Eagles and Radiants, their initial letters spelling the name of the House Symbol - SHER,

مسٹر حیدری بمبئی کے ایک اعلیٰ پارسی پبلک سکول کا تجربہ رکھتے تھے، ۱۹۴۵ء میں جب رابرٹس ہاؤس کو ایک جونیئر ہاؤس کے طور پر پانچویں سے آٹھویں کلاس تک کے بچوں کے لئے مخصوص کیا گیا تو بھی مسٹر حیدری اس سے متعلق تھے۔ ۱۹۵۷ء میں جب وہ انگلستان کے تعلیمی دورے پر گئے، برٹش پبلک سسٹم کو خود دیکھ کر آئے۔ اس پس منظر میں کالج میں ایک پریپ ہاؤس قائم کرنے کا تصور ان کا اپنا تصور تھا جو اس وقت کے کمانڈانٹ کرنل مرتضیٰ حسین کی پرخلوص تائید اور عملی سرپرستی سے شیر شاہ ہاؤس کی صورت میں معرض وجود میں آیا۔ آئندہ برسوں میں شیر شاہ ہاؤس نے بحیثیت ایک جونیئر ہاؤس کے کالج میں جو تاریخی کردار ادا کیا اس عظیم خدمت کو ممکن بنانے کا کریڈٹ ان ہی دو اولین بنیاد کاروں کو جاتا ہے۔ ہاؤس کو آئیڈیل اور اس عزم سے شروع کیا گیا کہ یہاں سے ایک نیا کالج ہی نہیں ایک نیا پاکستان پیدا ہوا۔ ہاؤس کا جو بہت ہی پرمغز اور پرعزم ماٹو منتخب کیا گیا وہ I can, I will تھا اور تربیت کا رہنما اصول Discovery to Development اور صبح و شام کی دعا رب زدنی علماً ہر لاکر پر صرف تین اسٹکرز نظر آتے تھے سب سے اوپر بیضوی دائرے میں رب زدنی علماً۔ اس سے نیچے I can, I will اور اس سے نیچے نسبتاً چوڑی پٹی پر From Discovery to Development تربیتی تصورات کو اجاگر کرنے کے لئے لڑکوں کو بک مارک دیئے گئے تھے ان کے ایک طرف یہ عبارت درج تھی۔

Sher Shah House. The Sun - Shine House!
Sher Shah Boys, The Sun - Shine Boys. Always on the move,
in search of light.

اور دوسری طرف دو یہ جملے تھے:

A sun - shine boy is fair, firm, kind and considerate. He goes all out to serve Pakistan in whatever way he can.

تعلیم کے معلوماتی پہلو کی توسیع کے لئے ہاؤس میں ہاؤس لائبریری کھولی گئی۔ اخباروں، رسالوں کا پڑھنا اور خبروں کا سننا لازمی قرار دیا گیا۔ اقداری کردار (Value Orientation) کو ابھارنے کے لئے آج کا خیال، آج کا شعر، آج کی حدیث، آج کی آیت کا سلسلہ شروع کیا گیا اور اقبالیات اور پاکستانیات کو تربیتی پروگرام کا قلبی حصہ بنایا گیا۔ کھلی لائبریری کھلے لاکرز کھلے پریپ آنر سسٹم کو عملی زندگی میں رائج کیا گیا۔ زبان کھولنے اور ذہن کو بیدار کرنے کے لئے جمعہ کی شب کے فنکشن میں تقریریں، مذاکرے، نظمیں، طبع زاد کہانیاں، مضامین اور ہفتے کی شب ڈرامے مزاحیہ خاکے، ملی ترانے رکھے گئے اور ان تقریبات میں باری باری ہر ایک کے لئے حصہ لینا لازمی قرار دیا گیا۔ قیادت کا عملی تجربہ دینے کے لئے ہاؤس کے بارہ عہدے دار ہر ہفتے تبدیل کئے جاتے تاکہ ہر ایک کام کو کرنے اور سیکھنے کا موقع ملے۔ ڈیوٹی کیپٹن آف دی ڈے کا طریقہ رائج کیا گیا۔ جسمانی تربیت کے لئے کالج کے سارے گیمز اور اسپورٹس کے مقابلے انٹرونگ کی بنیاد پر کرائے گئے۔ تاکہ ہر لڑکا کم از کم تین مقابلوں میں ضرور حصہ لے۔ اقبال کی نظم خودی کا سرنہاں لا الہ اللہ کو ہاؤس کے ترانے کی حیثیت حاصل تھی۔ ہر فنکشن کا آغاز اسی کورس سے ہوتا تھا۔ ہاؤس کے تشخص کو ابھارنے کے لئے حیدری صاحب ہی نے انگریزی میں ہاؤس سانگ لکھا۔ (ہاؤس سانگ، تربیت ۶۷۔۶۶، صفحہ ۳۸، ۳۹)

SONG OF THE SHER SHAH HOUSE

BY

Mr. F. H. Hydri

(Set to the Music of "London Bridge")

We are the boys of Sher Shah House;
Sher Shah House;
She Shah House;
We are the boys of Sher Shah House--
Great House: Great boys:
Full of spunk and full of spark--

Great House! Great boys!
HEARALDS of a brave new world--
Great House ! Great boys!
Soaring high like EAGLES all --
Great House! Great boys!
Cheerful, bright and radiant all--
Great House! Great boys!
SHER SHAH. SAYYAD and IQBAL
Are our guiding angels all
HEARALDS, RADIANTS, EAGLES, SPARKS--
Great House! Great boys!
Rule of our life's : I CAN .. I WILL
Golden rule -- I CAN .. I WILL
Think aright
Speak aright
Do the right and do it well;
Great House! Great boys!

طلبا کو جو تربیتی پروگرام دیا گیا، وہ سوالنامہ کی شکل میں تھا:

شیر شاہ ہاؤس

اپنی تربیت کا خود جائزہ لیجئے:

حصہ اوّل

۱۔ صحت کیسی رہتی ہے؟ ۲۔ پچھلے ایک مہینے میں کتنی بار کالج اسپتال گئے؟ ۳۔ خوب بھوک لگتی ہے؟ ۴۔ گہری نیند سوتے ہو؟ ۵۔ دوپہر کا ریسٹ پابندی سے کرتے ہو؟ ۶۔ پی ٹی کے بعد زیادہ تھکن تو محسوس نہیں ہوتی؟ ۷۔ کونسا کھیل بہت اچھا کھیلتے ہو؟ ۸۔ ہاتھوں اور پیروں کے ناخن تراشتے ہو؟ ۹۔ دن میں دانت کتنی بار صاف کرتے ہو؟ ۱۰۔ انڈرویئر، موزے رومال ہفتے میں کم از کم دو بار بدلتے ہو؟ ۱۱۔ خوش لباس ہو؟ اسمارٹ نظر آتے ہو؟

حصہ دوم

۱۔ کتنے وقت کی نماز پابندی سے پڑھتے ہو؟ قرآن حکیم کی کتنی سورتیں زبانی یاد ہیں؟ ۳۔ تلاوت کرنے کی عادت ہے؟ ترجمے سے/بغیر ترجمے سے؟ ۴۔ سیرت النبی ﷺ پر کوئی کتاب پڑھی ہے؟ ۵۔ احادیث کی چند مشہور کتابوں کے نام بتا سکتے ہو؟ ۶۔ اسلامی تاریخ پر کوئی کتاب پڑھی ہے؟ ۷۔ تاریخ پاکستان پر کوئی کتاب نظر سے گزری ہے؟ ۸۔ قائداعظم اور اقبال کی زندگی پر کچھ پڑھا ہے؟ ۹۔ قومی ترانہ زبانی یاد ہے؟

حصہ سوم

۱۔ ملٹری کالج اور شیر شاہ ہاؤس کے بارے میں بنیادی باتیں جانتے ہو؟ ۲۔ ملٹری کالج کے پچیس سال نامی کتاب دیکھی ہے؟ ۳۔ ملٹری کالج کے شہداء ستارۂ جرأت پانے والوں اور ممتاز عالمگیرین کے ناموں سے واقف ہو؟ ۴۔ ملٹری کالج کا ترانہ اور شیر شاہ ہاؤس کا ترانہ زبانی یاد ہے؟ ۵۔ ہاؤس کے ہیرو، شیر شاہ سوری کی زندگی اور کارناموں سے واقف ہو؟ ۶۔ کالج اور ہاؤس کے لئے اب تک تم نے کیا کیا ہے؟ کیا کچھ کر سکتے ہو؟ کچھ کرنے کی ضرورت بھی ہے یا نہیں؟

حصہ چہارم

۱۔ کونسا اخبار پابندی سے پڑھتے ہو؟ ۲۔ اور کون کون سے رسالے ۳۔ اخبار اور رسالوں کے تراشے لیتے ہو یا نوٹس بناتے ہو؟ ۴۔ کس کس موضوع پر کتابیں پڑھتے ہو؟ پچھلے دو ایک مہینوں میں پڑھی ہوئی چند کتابوں کے نام لکھو۔ ۵۔ آداب زندگی، آواز دوست، سو بڑے آدمی، سو تاریخی واقعات، مسلمان موجد اور سائنس دان، مشہور مسلمان سپہ سالار، دس ولی، دس سلطان، مسدس حالی، روشنی، الہامی افسانے، شاہ نامہ اسلام ایسی کتنی کتابیں دیکھی یا پڑھی ہیں؟ ۶۔ اچھی کتابوں کو پڑھ کر ان پر کوئی تبصرہ بھی لکھتے ہو؟ یا ان سے نوٹس لیتے ہو؟ ۷۔ کوئی مزاحیہ کتاب بھی پڑھی ہے؟ ۸۔ خود بھی کوئی کہانی، افسانہ یا نظم لکھ سکتے ہو؟ ۹۔ اردو یا انگریزی میں بے جھجک تقریر کر سکتے ہو؟ ۱۰۔ ڈراموں میں حصہ لینے کا شوق ہے؟ ۱۱۔ انگریزی کی کتنی تقریریں اور نظمیں یاد ہیں؟ ۱۲۔ منزل ہے کہاں تیری اے لالہ صحرائی یاد ہے؟ ۱۳۔ اقبال کے کتنے اشعار زبانی سنا سکتے ہو؟ ۱۴ پچھلے امتحان میں سب مضمونوں میں پاس تھے؟ ۱۵۔ اردو انگریزی کا خط اچھا ہے؟ کتابیں کاپیاں صاف ستھری رکھتے ہو؟

حصہ پنجم

۱۔ ہاؤس فال ان، ریسٹ، پریپ میس کا Behaviour ٹھیک ہے؟ ۲۔ کلاس میں وقت پر جا بیٹھتے ہو؟ Punctual ہو؟ ۳۔ کبھی شارٹ کٹ تو نہیں کرتے؟ ۴۔ محنت کرنے میں مزہ آتا ہے؟ کام سے بھاگتے تو نہیں؟ ۵۔ اخلاقی جرأت (Moral Courage) رکھتے ہو؟ غلطی کر کے اس کا اعتراف کرنے کا حوصلہ ہے؟ ۷۔ غصہ ضبط کر سکتے ہو؟ مخالفت برداشت کرنے کا مادہ ہے؟ جلد مایوس تو نہیں ہو جاتے؟ شکایت سن کر بھڑک تو نہیں اٹھتے؟ ۸۔ شکر ادا کرنا جانتے ہو؟ ایثار احسان کی لذت سے واقف ہو؟ ۹۔ خوش مزاج ہو؟ ۱۰۔ فاصلے پر رہنا اور فاصلے پر رکھنا جانتے ہو؟ ۱۱۔ Bullying کی کمزوری میں مبتلا تو نہیں؟ ۱۲۔ انصاف کر سکنے کا حوصلہ رکھتے ہو؟ ۱۳۔ تم اپنے دل میں اپنے آپ کو کیسا سمجھتے ہو؟ ۱۴۔ تمہیں اپنی شخصیت کے کس پہلو پر فخر ہے؟ ۱۵۔ کم از کم کن تین باتوں میں تم اپنے جونیئرز سے بہتر ہو؟ ۱۶۔ تمہارے ideals کیا ہیں؟ اور ہیروز؟ ۱۷۔ کیا تم خود بھی کسی میدان میں ہیرو بننے کا

شوق اور حوصلہ رکھتے ہو؟ ۱۸۔ اقبال کے اس شعر کا کیا مطلب ہے؟

نگہ بلند، سخن دلنواز، جاں پرسوز
یہی ہے رخت سفر میر کارواں کے لئے

۱۹۶۷ء۔۶۸

شیرشاہ کا تاسیسی اسٹاف یہ تھا:

ہاؤس ماسٹر مسٹر ایف ایچ حیدری، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر مسٹر سعید راشد (ریذیڈنٹ)، مسٹر عبدالحمید قریشی، لیفٹیننٹ اشرف الزماں، نائب صوبیدار ایم عبداللہ، مسٹر محمد لطیف عباسی طلباء میں ذمہ داریوں کی تقسیم کچھ اس طرح تھی:

ہاؤس کیپٹن ۲۹۷۰ ظفر اقبال (نہم)، اسسٹنٹ ہاؤس کیپٹن ۳۰۱۹ محمد اشفاق (نہم) اقبال ونگ کیپٹن، ۲۱۲۰ رانا لیاقت علی (ہشتم)، سرسید ونگ کیپٹن ۳۰۵۵ محمد مصدق، ہاؤس سیکرٹری ۳۰۷۳ سید محمد عباس کاظمی، (ہشتم)، میس سیکرٹری ۳۰۸۸ اعجاز حسین مرزا (ہشتم)، ڈارم کیپٹن سپارکس ۳۰۷۴ ظفر اقبال (ہشتم)، ہیرالڈز ۳۱۵۰ احتشام انور ۳۰۹۴، ایگلز ۳۰۹۴ ناصر جاوید، ریڈینٹس ۳۱۰۵ طارق رشید۔

سرگرمیوں کا جائزہ

ہاؤس کی ہم نصابی سرگرمیوں کا آغاز ہاؤس آڈیٹوریم میں ۱۸ اگست ۱۹۶۷ء کی شام ہاؤس کے ایک نامور اولڈ بوائے لیفٹیننٹ کرنل حق نواز کیانی کے توسیعی لیکچر سے ہوا۔ لیکچر سے پہلے ایک ینگ شیرین محمد مصدق نے ان کا انٹرویو لیا۔ جس میں ۱۹۶۵ء کی جنگ میں مقبوضہ کشمیر میں ان کی تگ وتاز کا ذکر بھی آیا۔ کرنل کیانی نے اپنے لیکچر میں کچھ تذکرہ اپنے زمانے کے کالج کا کیا اور حاضرین کی درخواست پر اس کمانڈو ایکشن کی تفصیلات بتائیں۔ جس پر انہیں ستارۂ جرأت کا اعزاز عطا ہوا تھا۔

نومبر ۱۹۶۷ء میں ہاؤس ٹیپو سلطان ہاؤس کے اشتراک سے دو دن کی تعلیمی سیاحت پر منگلا گیا۔ منگلا ڈیم اور میر پور کی سیاحت کی۔ دسمبر ۱۹۶۷ء میں ہاؤس نے اپنا پہلا ورائٹی پروگرام پیش کیا۔ جس میں ہاؤس کے سارے لڑکوں نے حصہ لیا۔ کمانڈانٹ اور اسٹاف اور سینئر کیڈٹس نے فنکشن میں شرکت کی۔ انٹرونگ اور انٹر ڈارم مقابلوں کے نتائج یہ تھے: سرسید ونگ: آل راؤنڈ پرافیشنسی شیلڈ، اکیڈیمک پرافیشنسی کپ اردو انگریزی ڈیبیٹنگ کپ، فٹ بال، باسکٹ بال، اتھلیٹکس اور کراس کنٹری چیمپئن شپ۔ اقبال ونگ: اردو انگریزی مباحثے برجستہ، ٹیبل ٹینس، ہاکی، کرکٹ اور سوئمنگ چیمپئن شپ، ریڈینٹس: انٹر ڈارم ایفی شنسی کپ انفرادی اعزازات یہ تھے:

۳۱۴۰ عمر فاروق سمارٹ نیس۔ ۳۰۹۴ ناصر جاوید رویہ۔ ۲۹۷۰......اسکوائش، سوئمنگ۔ ۳۰۵۶ امین ڈرائینگ، ڈرامہ انگریزی، تقریر برجستہ، ۳۱۲۰ لیاقت علی، نصاب تعلیم، انگریزی تقریر برجستہ، ۳۰۱۹ اشرف نصابی تعلیم، ۳۱۰۹ طارق وحید اتھلیٹکس ۳۰۶۶......کراس کنٹری، انگریزی تقریر، ۳۰۲۹ محمد طاہر جمناسٹکس۔ ۳۰۸۵ محمد ریاض ٹیبل ٹینس، انگریزی ڈیبیٹ۔ ۳۰۷۳ کاظمی اردو مباحثہ۔ ۳۱۰۵ طارق رشید اردو برجستہ، موسیقی، ۳۰۹۵ شاہد احمد قرأت اور ڈرامہ۔ ۳۰۸۱......اردو مباحثہ۔ ۳۱۱۸ محمد اقبال اور ۳۱۳۲ عرفان دیانت داری، ۳۸ ڈی ایس عرفان حیدری ہابیز۔ ۳۱۴۱ انجم نصابی تعلیم۔ ۳۰۶۰......نصابی تعلیم انٹرونگ مقابلوں کے نتائج یہ تھے: اکیڈیمکس ٹرافی: سرسید ونگ رانا لیاقت علی اول، انجم سعید دوم، انگلش ڈیبیٹ ٹرافی سرسید ونگ، اعجاز حسین اوّل، ریاض احمد دوم، اردو ڈیبیٹ ٹرافی سرسید ونگ مظہر عباس اوّل، رئیس احمد اقبال دوم، انگلش برجستہ ٹرافی اقبال ونگ امین الرحمٰن اقبال اوّل، رانا لیاقت علی دوم، اردو برجستہ ٹرافی اقبال ونگ طارق رشید اوّل، نسیم اختر سرسید دوم، قرأت شاہد احمد اوّل، عمر فاروق دوم، ڈرامہ امین الرحمٰن اوّل، شاہد احمد دوم، ہابیز احمد رضوان حیدری۔ انٹرونگ اسپورٹس ٹرافیاں سرسید ونگ، فٹ بال، باسکٹ بال، اتھلیٹکس، کراس کنٹری۔ اقبال ونگ، ہاکی، کرکٹ، سوئمنگ، بیسٹ اتھلیٹ طارق وحید، بیسٹ کراس کنٹری رنر اعجاز حسین، بیسٹ سوئمر ظفر اقبال، بیسٹ ڈائیور امین الرحمٰن، بیسٹ جمناسٹ ایم طاہر، بیسٹ اسمارٹ نیس عمر فاروق، بیسٹ سیکشن ریڈینٹس، آل راؤنڈ بیسٹ ایفی شینسی شیلڈ سرسید ونگ۔

ہاؤس کا پہلا جلسہ تقسیم انعامات ۱۶ مارچ ۱۹۶۸ء کی سہ پہر کو ہاؤس کے سامنے کے لان میں منعقد ہوا۔ تقریب سے پہلے بیڈمنٹن کا فائنل ہوا۔ ہاؤس کی سالانہ رپورٹ ہاؤس پریفیکٹ ظفر اقبال نے پیش کی اور انعامات مہمان خصوصی کمانڈانٹ لیفٹیننٹ کرنل مرتضٰی حسین نے تقسیم کئے۔ (اس موقع کا گروپ فوٹو گراف ۱۹۶۶ء۔۶۷ کے تربیت میں شامل ہے) اس رات رسمی ڈنر کے بعد ہاؤس نے آڈیٹوریم میں پون گھنٹے کا ڈرامیٹک شو پیش کیا۔ جو ٹھیک نو بجے ختم ہوا۔ اور اس کے بعد

دوسرے دن کے سالانہ امتحان کے لئے پریپ بھی ہوا۔ دوسرے دن صبح پانچ منٹ کے لئے پی ٹی بھی ہوئی۔ ہاؤس اس اصول پر کام کر رہا تھا کہ تمام ضروری اور اہم ضروری کام اعتدال اور توازن کے ساتھ ہمیشہ جاری رہیں۔ ۱۰ فروری ۱۹۶۸ء کی سہ پہر کالج کی سالانہ تقریب تقسیم انعامات کے مہمان خصوصی میجر جنرل نوازش علی نے ہاؤس کا معائنہ کیا۔

۱۹۶۸_۶۹ء

ہاؤس ماسٹر مسٹر سعید راشد، لیفٹیننٹ میاں محمد معظم، صوبیدار محمد عبداللہ، مسٹر حکیم مرزا، مسٹر محمد مرزا، لیفٹیننٹ امتیاز احمد ہاؤس کیپٹن رضا محمد خان، لائبریری کے ذریعہ توسیعی مطالعہ کو ہاؤس کے تعلیمی پروگرام میں بنیادی حیثیت حاصل رہی۔ ''فرام ڈسکوری ٹو ڈویلپمنٹ'' کے رہنما اصول کی روشنی میں جمعے اور ہفتے کی شام کے پروگرام میں تقریریں، ڈرامے، نظم خوانی، کوئز، انٹر ڈارم بنیاد پر ہوئے۔ ہاؤس کے سالانہ اردو انگریزی انٹر ڈارم تقریری مقابلے موسیٰ ہال میں ہوئے۔ ان میں ہاؤس کے ۳۲ لڑکوں نے حصہ لیا۔ انگریزی مباحثے کی صدارت آٹھویں کے ارشد عزیز نے اور اردو مباحثے کی صدارت آٹھویں ہی کے طارق منظور نے کی، ان مقابلوں میں ارشد عزیز طارق منصور، احمد نواز، صلاح الدین شگری، پرویز سلطان، سلیم جان اور فاروق نے امتیازی کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ ہاؤس نے انگریزی وال پیپر ''شیرین'' کی ادارت صلاح الدین نے اور اردو کے ''روشنی'' کی ادارت طارق منصور نے کی۔ ہاؤس نے اس سیشن کا پہلا ورائٹی پروگرام موسیٰ ہال میں ۲۸ مئی ۱۹۶۸ء کی شب اسٹیج کیا۔ جسے ہاؤس نے اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر صوبیدار عبداللہ نے پروڈیوس کیا تھا۔ اسپورٹس اور انڈور گیمز مقابلے میں بھی زیادہ لڑکوں کو حصہ لینے کا موقع دینے کے لئے انٹر ڈارم بنیاد پر ہوئے۔ ہیرالڈ نے سوئمنگ اور اسپارکس نے فٹ بال کی چیمپئن شپ جیتی، اعظم خورشید کو ہاؤس کا بیسٹ سوئمر اور عتیق احمد کو بیسٹ ڈائیور قرار دیا گیا۔ احمد نواز نے ہاؤس نے بیسٹ فٹ بالر ہونے کا اعزاز پایا۔ ۱۵ اکتوبر ۱۹۶۸ء اولڈ بوائز ری یونین کے موقع پر ہاؤس کے پرانے باسی ہاؤس دیکھنے آئے جن میں اے جی میجر جنرل خداداد خان بھی تھے۔ ۱۶ نومبر ۱۹۶۸ء کی سہ پہر کو کالج کی سالانہ تقریب کے مہمان خصوصی میجر جنرل جمیل الدین احمد فاروقی نے ہاؤس کا معائنہ کیا۔ انہوں نے کھلے لاکرز اور کھلی لائبریری کے سسٹم کو بہت سراہا۔ ہاؤس نے ۱۸ فروری ۹۶۹ء کی شام سالانہ ڈرامیٹک شو منایا۔ شام کو ڈنر سے پہلے ہاؤس کے آرٹ کلب نے لیفٹیننٹ امتیاز کی نگرانی میں طلباء کی ڈرائنگز اور پینٹنگز کی نمائش کا اہتمام کیا، ڈنر کے بعد موسیٰ ہال میں ہاؤس کے ڈرامیٹک کلب نے ایک شاندار ڈرامیٹک شو پیش کیا۔ جس میں ترانوں، مزاحیہ خاکوں کے علاوہ ہاؤس کیپٹن رضا محمد خان کا پروڈیوس کیا ہوا انگلش پلے (Physician inspite of Himself) اور محمد مرزا صاحب کا ڈائریکٹ کیا ہوا مرزا ادیب کا اردو کھیل ''دو بھائی دو اجنبی'' بھی تھا۔ اس شو میں احمد نواز، صلاح الدین شاہد شگری، پرویز سلطان، انصر گیلانی، طارق منصور، اعظم خورشید، وہاب راؤ، نسیم احمد اور اشرف کی تمثیل کاری امتیازی رہی۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی ہاؤس کے بانی ہاؤس ماسٹر مسٹر حیدری تھے۔ انہی نے انعامات تقسیم کئے۔ ۲۵ مارچ ۱۹۶۸ء کی شام ہاؤس میں بہترین کارکردگی دکھانے پر پانچ کیڈٹس بحیثیت مجموعی اعظم خورشید، احمد نواز، صلاح الدین، طارق منصور اور انصر گیلانی کو ہاؤس کے سب سے بڑے اعزاز اسٹار بوائے کا اعزاز دیا گیا۔ اس سال انتظامی ذمہ داریوں کی تقسیم یہ تھی:

ہاؤس کیپٹن رضا محمد خان یاز دہم، اسسٹنٹ ہاؤس کیپٹن ادریس خان، انصر گیلانی، ہاؤس سیکرٹری احمد نواز، سوشل سیکرٹری طارق منصور، ونگ کیپٹن اعظم خورشید، صلاح الدین کمال کبریا، پرویز سلطان، ڈارم کیپٹن وہاب راؤ اور اشرف ریڈیئنٹس، شاہد شگری اور سلطان محمود ایگلز، شمیم احمد اور محمد شجاع ہیرالڈ، ذوالفقار علی اور ممتاز حسین سپارکس

۱۹۶۹_۷۰ء

ہاؤس ماسٹر مسٹر سعید راشد، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹرز مسٹر محمد مرزا، مسٹر مختار احمد، مسٹر منظور احمد ظفر۔ سال کی تربیتی سرگرمیوں کا آغاز ۲۹ اپریل ۱۹۶۹ء کو نئے کیڈٹس کے منگلا ٹرپ سے پیش کیا گیا جو دو انگریزی کے اور دو اردو کے کھیلوں، اقبالیات اور ترانوں پر مشتمل تھا۔ ۱۱ ستمبر ۱۹۶۹ء قائداعظم کی برسی پر قائداعظم کوئز کا اہتمام کیا گیا۔ ۱۰ ستمبر کو ہاؤس کی علیحدہ کراس کنٹری ریس میں محمد رزاق اوّل آیا۔ ۲۱ ستمبر کو انٹر سوئمنگ میں اقبال ونگ اوّل آیا اور امین الرحمٰن کو بہترین ڈائیور اور ظفر محمود کو بہترین سوئمر قرار دیا گیا۔ انٹر ونگ اتھلیٹکس میں سرسید ونگ جیتا اور محمد رزاق کو بہترین اتھلیٹ ہونے کا اعزاز ملا۔

۲۷ نومبر ۱۹۶۹ء کی شب چیف انسٹرکٹر میجر بشیر احمد ملک کے اعزاز میں الوداعی ڈنر اور ورائٹی شو کا اہتمام کیا گیا۔ ۲۹ نومبر کے اردو انگریزی ایلوکیوشن مقابلوں میں جاوید اقبال، طاہر ترین شمیم انور اور عتیق احمد کو امتیازی کارکردگی پر انعامات دیئے گئے۔ ۱۳ جنوری ۱۹۷۰ء کو ہاؤس کے بانی ہاؤس ماسٹر مسٹر حیدری کے اعزاز میں ڈنر

اور اسٹیج شو کا اہتمام کیا گیا۔ جنوری ۱۹۷۰ء لیفٹیننٹ افتخار جعفر شہید انگلش ڈیکلے میشن اور لیفٹیننٹ کرنل صاحب زادگل شہید اردو ڈیکلے میشن کانٹسٹ منعقد کئے گئے۔ ہر مقابلہ میں ہر ونگ سے ۱۶ کیڈٹس نے حصہ لیا۔ دونوں مقابلے سرسید ونگ نے جیتے۔ انگلش ڈیکلے مشن میں کامل شیمم اوّل اور شیمم انور دوم اور اردو ڈیکلے میشن میں سعید خالد اوّل اور طاہر ترین دوم آئے۔ فروری ۱۹۷۰ء کے انٹرونگ اسپورٹس مقابلے سرسید ونگ نے جیتے۔ جنرل نالج کے مقابلہ میں سرفراز حسین اور حسن قرأت کے مقابلے میں عثمان طارق اوّل آئے۔

اس سال ہاؤس میں توسیعی لیکچرز ہاؤس کے دو ممتاز اولڈ بوائز ۱۰۱۱ لیفٹیننٹ کرنل اصغر علی راجہ ستارۂ جرأت اور ۵۲۷ لیفٹیننٹ کرنل رشید کیانی ستارۂ جرأت نے دیئے اور اپنے اپنے ستارۂ جرأت کے ایکشن کی تفصیلات سے آگاہ کیا۔

۶۹۔۱۹۶۸ء کے اسٹار بوائز یہ تھے: رضا محمد خان، احمد نواز، صلاح الدین، نوید بن کمال، طارق منصور اور اعظم خورشید اور ہاؤس کی پریفیکٹوریل ذمہ داریاں ادا کرنے کا حق انہوں نے ادا کیا ہاؤس پریفیکٹ محمد جمیل، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ سرفراز حسین، سوشل سیکرٹری جاوید اقبال، اسپورٹس سیکرٹری طارق محمود، سیکرٹری ڈرامہ کلب خالد نذیر، ہاؤس سیکرٹری کرار حسین، سیکرٹری ہابیز عتیق احمد ملک

۷۱۔۱۹۷۰ء

ہاؤس ماسٹر مسٹر سعید راشد، ہاؤس ٹیوٹر مسٹر منظور احمد ظفر، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر زمحمد مرزا، مسٹر مختار احمد ہاؤس میں روایتی جمعہ اور اتوار کی شب کے فنکشن تمام سال بڑے تواتر سے جاری رہے۔ جمعہ کا پروگرام انگریزی اور اردو تقریری مباحثوں، مذاکروں اور اقبالیات کے لئے اور اتوار کا فنکشن اردو انگریزی کھیلوں، ترانوں اور لطائف کے لئے مخصوص رہا۔ اس طرح ہر مہینہ کم از کم ایک مرتبہ ہر لڑکے کو ہاؤس سٹیج پر آنے کا موقعہ ملا۔ ہر لڑکے کے لئے انگریزی کے تین اور اردو کے تین اور اقبالیات میں پچاس شعر یاد کرنا لازمی ٹھہرا۔ اردو انگریزی تقریر کے انٹرونگ مقابلے جنوری ۱۹۷۱ء میں ہوئے۔ ہر ایک میں چوبیس چوبیس لڑکوں نے حصہ لیا۔ ۱۷ مارچ ۱۹۷۱ء کے ورائٹی شو میں دو کھیل انگریزی کے رابن ہڈ اینڈ ایلین اے ڈیل اور ریڈ جوئیل اور دو اردو کھیل ''آرام وسکون'' اور ''سراغ رساں'' اسٹیج کئے گئے۔ شروع میں کورس اور آخر میں ہاؤس سانگ پیش کیا گیا۔ کمانڈانٹ کرنل این ڈی احمد مہمان خصوصی تھے۔ اس کے علاوہ ہاؤس نے یوم اقبال ''عید میلاد النبی ﷺ، شب معراج عاشورہ، یوم قائداعظم، ۶ ستمبر یوم دفاع پر خصوصی تقاریب کا اہتمام کیا۔ انٹرونگ اسپورٹس میں بیسٹ اتھلیٹ طارق محمود، بیسٹ معراج عاشورہ، یوم قائداعظم، ۶ ستمبر یوم دفاع پر خصوصی تقاریب کا اہتمام کیا۔ انٹرونگ اسپورٹس میں بیسٹ اتھلیٹ طارق محمود، بیسٹ ڈائیور ندیم بشیر، بیسٹ سوئمر زبیر خالد کو قرار دیا گیا۔ بیسٹ آل راؤنڈر اسپورٹس مین کا اعزاز بھی زبیر خالد کو ملا۔ ہاؤس کا سالانہ جلسہ تقسیم انعامات ۱۶ مارچ ۱۹۷۱ء کو منعقد ہوا۔ کمانڈانٹ کرنل احمد نے انعامات تقسیم کئے۔ اس موقع پر تقریباً ہر لڑکے کو کوئی نہ کوئی انعام دیا گیا۔ ۴ فروری ۱۹۷۱ء کو کالج کی سالانہ تقریب کے موقع پر مہمان خصوصی میجر جنرل محمد اکبر خان نے ہاؤس کا معائنہ کیا، وہ بطور خاص علم الدین ڈارم میں اپنا پرانا لاکر دیکھنے گئے۔ ڈائریکٹر آرمی ایجوکیشن بریگیڈیئر محمد شفیع جو ہاؤس کے ایک سابق ہاؤس ماسٹر بھی ہیں جنرل اکبر کے ہمراہ تھے۔ ۱۳ مارچ ۱۹۷۱ء کو لاگ ایریا کمانڈر بریگیڈیئر پی گیلانی نے بھی ہاؤس کا وزٹ کیا۔

ہاؤس گورنمنٹ

ہاؤس کیپٹن اعجاز بخشی، ظفر اقبال، وائس کیپٹن شاہد احمد، اسسٹنٹ ہاؤس کیپٹن مقید الحسن، ونگ کیپٹن شفیق الرحمٰن، رب نواز، ہاؤس سیکرٹری ہارون جمیل، اسپورٹس سیکرٹری زبیر خالد، میس سیکرٹری رانا شوکت علی، زاہد سوشل سیکرٹری ظل عباس، اسٹیوارڈ رریاض احمد۔

۷۲۔۱۹۷۱ء

ہاؤس ماسٹر سعید راشد، ہاؤس ٹیوٹر مسٹر منظور احمد ظفر، اسسٹنٹ ٹیوٹر مسٹر افتخار حسین شاہ۔ ینگ شیر یئنز کی شخصیتی تربیت کے لئے ایک Personality Development تیار کیا گیا جس کے مندرجات یہ تھے:

1. Guidance card No. 1 (General)
2. Guidance card No. 2 (For Class Room)
3. Some Do's and Dont's.
4. Self-assessment Questionnaire No. 1 (For First Term)

5. Self assessment Questionnaire No. 2 (For 2nd Term)
6. Self Education Questionnaire No. 3 (For 3rd Term)
7. Learning to Lean (General Reading)
8. Adventure in Knowledge.
9. Sports and Games
10. Health and Hygiene
11. Achievements and Failures.
12. Leadership through House appointments.
13. Honour System.
14. Syllabus for promotion tests for prefectorial appointments.

اس فولیو سے ہاؤس کے تربیتی پروگرام کو ایک فریم ورک مل گیا۔ اس سال میس کے لئے کھانا کھانے کے آداب پر ایک ہدایت نامہ جاری کیا گیا، اور صحت کے بارے میں دس بنیادی باتیں ریڈرز ڈائجسٹ کے ایک مضمون سے ہدایت نامے کی صورت میں لڑکوں کو دی گئیں۔

اس سال ہاؤس میں کئی اور سمتوں میں بھی پیش رفت ہوئی، ہاؤس کے تمام چودہ کے چودہ جونیئر عہدے ہر ہفتے تبدیل کرنے کی روایت شروع ہوئی اپنی خوشی سے ہر ماہ ڈارم تبدیل کرنے کا تجربہ بھی کیا گیا۔ عہدے تبدیل کرنے کی مصلحت یہ تھی کہ ہر لڑکے کو ہر سطح کی ذمہ داری، ٹائلٹ انچارج سے لے کر اسسٹنٹ ہاؤس کیپٹن تک کا تجربہ ہو۔ اسی طرح تمام لڑکوں کو تقریر کرنے، ڈرامہ کرنے اور نظم پڑھنے (ریسائٹ) کرنے کا تجربہ ہو اور ان تمام سرگرمیوں میں اقبالیات کے ذریعے نظریاتی اور کرداری تربیت رکھی گئی۔ حسب دستور جمعہ کی شب کے فنکشن میں انگریزی اردو تقریریں، مذاکرے، جی کے ٹیسٹ اور برینز ٹیسٹ کے پروگرام رکھے گئے۔ جبکہ اتوار کی شام فنکشن کو اردو انگریزی میں ڈرامہ کرنے، نظم خوانی، اسکٹ اور ترانوں کے لئے مخصوص رکھا گیا۔ یہ تمام فنکشن انٹر ڈارم بنیاد پر کئے گئے۔ تاکہ ہر فنکشن پر زیادہ سے زیادہ لڑکے ہاؤس کے اسٹیج پر آ سکیں۔ اس سال کے انٹرونگ اردو مقابلہ کے مہمان خصوصی میجر سید محمد الیاس تھے۔ اس مقابلہ میں ۳۲ کیڈٹس نے حصہ لیا۔ انگریزی کے تقریری مقابلے میں ۱۲ مقرروں نے حصہ لیا۔ تقریب کی صدارت مسٹر محمد ایوب خان نے کی۔ انٹرونگ ریسی ٹیشن اور ڈیکلے میشن مقابلہ کے مہمان خصوصی مسٹر محمد اشرف تھے۔ کالج کے حسن قرأت مقابلہ میں ہاؤس کے جاوید قمر نے پہلی اور محمد اشفاق نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ جاوید قمر نے انٹرونگ جنرل نالج مقابلہ میں ٹاپ کیا اور سالانہ امتحان میں فرسٹ آنے کا امتیاز بھی حاصل کیا، حسب روایت ہاؤس نے عید میلاد النبی ﷺ، شب معراج، شب قرآن، یوم عاشورہ، یوم قائداعظم، یوم دفاع، یوم پاکستان، ۲۳ مارچ پر خصوصی تقریبات کا اہتمام بھی کیا۔ ہاؤس میں توسیعی لیکچرز کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ کرنل این ڈی احمد نے شیر شاہ سوری پر لیکچر دیا۔ لیفٹیننٹ کرنل ایم سلیمی، لیفٹیننٹ کرنل اختر حسین (۱۶۲۳) لیفٹیننٹ کرنل منظور حسین، (۱۴۶۹) بریگیڈیئر امیر حمزہ اور مسٹر شکور احمد خان سی اے پی او ایف نے بھی ہاؤس کے اکرام شہید آڈیٹوریم میں ہاؤس کو خطاب کیا۔ اس سال کتاب میلہ بھی لگایا گیا۔ ہاؤس کی لائبریری کے لئے ۱۲۵ اردو انگریزی کی نئی کتابوں کا افتتاح مسٹر عین الدین علوی نے کیا۔ ہاؤس کی لائبریری آنر سسٹم پر کھلی رہی۔ ہاؤس لاکرز بھی آنر سسٹم پر ہر وقت کھلے رہے۔ اسپورٹس کے انٹرون مقابلے ہوئے جن میں بلا تخصیص سارے لڑکوں نے حصہ لیا۔ اس سال کے انفرادی اعزازات یہ تھے:

بیسٹ اسپیکر انگلش وقار احسان الحق، بیسٹ اسپیکر اردو سلیم نواز، بیسٹ ری سپشن ایم زمان، بیسٹ جنرل نالج جاوید قمر، بیسٹ اتھلیٹ سلیمان یعقوب، بہترین قاری جاوید قمر، بیسٹ ڈائیور سلیمان یعقوب۔ سال کے مہمانان گرامی میں ممتاز اولڈ بوائے کے علاوہ لاگ ایریا کمانڈر بریگیڈیئر اقبال شفیع اور بریگیڈیئر محمد شفیع ڈی اے ای شامل تھے، اس سال ہاؤس کا میس بھی شروع ہوا۔

ہاؤس گورنمنٹ

ہاؤس کیپٹن شاہد احمد، وائس کیپٹن سلیم نواز، ونگ کیپٹن سر سید ونگ نعیم زمان، ونگ کیپٹن اقبال فرقان اعظم، ہاؤس سیکرٹری خالد پرویز، میس سیکرٹری عمران حیدر، اسپورٹس سیکرٹری اختر حسین، سوشل سیکرٹری وقار الحسن الحق، اسٹیوارڈ خالد محمود۔

۱۹۷۲۔۷۳ء

ہاؤس ماسٹر سعید راشد، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹرز مسٹر منظور احمد ظفر (ریذیڈنٹ) اور مسٹر محمد مشتاق، اس سال ہاؤس میں کلب، ادبی مجلس، اسکریبل کلب کا

اضافہ ہوا۔ ہارس ڈیبیٹنگ یونین ڈرامہ کلب اور آرٹ بدستور مقبول رہے۔ لیڈر شپ کی تربیت کو ڈیوٹی کیپٹن آف دی ڈے اور ہر ڈارم کے کیڈٹ آف دی ڈے کا، سلسلہ شروع ہوا۔ جمعہ اور اتوار فنکشن جاری رہے۔ ہاؤس لائبریری کی مقبولیت میں اضافہ ہوا۔ ہر لڑکے کے لئے کم از کم پانچ کتابیں پڑھنا لازم قرار دیا گیا۔ اس ہاؤس نے معمول کے فنکشنوں میں سرسید ڈے شب معراج، شب قرآن کا اضافہ کیا اور یوم آئین ۱۳ اپریل کو منایا۔ ہاؤس نے یوم والدین فروری ۱۹۷۳ء میں منایا۔ جس کی دو نشستیں تھیں۔ صبح کی نشست میں اردو انگریزی تقریریں، مذاکرے، اقبال بیت بازی، نظمیں اور ترانے پیش کئے گئے، دوسری مجلس میں اردو اور انگریزی ڈرامے اسٹیج کئے گئے۔ آخر میں کمانڈانٹ کرنل احمد نے انعامات تقسیم کئے۔ فنکشن میں ہاؤس کے تمام ۸۲ کیڈٹس نے حصہ لیا۔ انفرادی امتیازات یہ تھے:

بہترین مقرر انگریزی خالد مقبول اور طارق منیر، بہترین مقرر اردو عبدالمنعم، شاہد احمد نواز، بیسٹ جی کے ارشد جیلانی، حسن قرأت امتیاز حسین، بیسٹ انگلش ڈرامہ ریاض احمد خان، خالد مقبول، بیسٹ اردو ڈرامہ امان اللہ، خالد محمود غزنی، بیسٹ آرٹسٹ عبدالمنعم، بیسٹ موسیقار عبدالقدوس، بیسٹ اتھلیٹ سجاد عالم اور محمد سعید، بیسٹ سوئمر اور ڈائیور ریاض احمد خان، ہاؤس کلرز ہاکی، طارق نیاز، شکیل احمد، ہاؤس کلرز فٹ بال طارق نیاز، طارق منیر، ہاؤس کلرز باسکٹ بال طارق امیر، ہاؤس کلرز کرکٹ طارق امیر اور اظہر ضمیر، ہاؤس کلرز لیڈر شپ عبدالمنعم، طارق امیر، واحد حسین، عبدالقدوس، ہاؤس کلرز اکیڈیمکس طارق نعیم راجہ۔

۱۹۶۷ء سے ہاؤس میں جو انگریزی اردو تقریریں ہو رہی تھیں انہیں الگ الگ اردو کی بیس اور انگریزی کی دس تقریروں کے مجموعوں کی شکل میں سائیکلو اسٹائل کر کے لڑکوں میں بانٹا گیا۔ POEMS FOR YOUNG SHERIANS کے نام سے نرسری رائمز اور دوسری نظموں کا سولہ صفحے کا ایک مجموعہ چھپوایا گیا۔ یہ چھ نظمیں ہر ایک کے لئے یاد کرنا اور فنکشن میں حصہ لینا لازمی ٹھہرا۔

Big Things and Small Things
Drive the Nail Aright
A Nation's Strength
Lives of Great Men
Speak Gently
National Anthem (English Version)

بعد میں ان نظموں میں ایک حب وطن سے معمور نظم

I Vow to The My Country

کا اضافہ کیا گیا۔ اسی سال اردو اور انگریزی ڈراموں کا ایک ایک مجموعہ مرتب کیا گیا۔ انگریزی مجموعہ میں یہ دس کھیل تھے:

1. Half and Apple
2. The Red Jewel
3. No Time to Waste
4. Robin Hood
5. Demon and Pythieas
6. The Money Changer
7. Democles Sword
8. On the Telephone
9. The Black-wood House
10. The Shop Assistant

انگریزی تقریروں کے عنوانات یہ تھے:

1. Education.
2. Discipline
3. Freedom
4. Advantages of Public School Education
5. Thorns of Public School Education
6. Let's have free week-ends (For and Against)

7. P.T. or no P.T, that's the question (For and Against)
8. Punishment is Useless (For and Against)
9. Examinations are No Examinations (for and Against)
10. Not gold, but only men can make a country great and strong.

اردو ڈراموں کے مجموعے میں امتیاز علی تاج کے دو کھیلوں آرام وسکون، بیگم کی بلی کے علاوہ سینما، سراغ رساں، ٹکٹ کھو گئے، بنگال کا قاضی، افریقہ والے چچا اور ملا نصیر الدین کے مزاحیہ خاکے شامل تھے۔ (اردو تقریروں کا مجموعہ شاد باد منزل مراد کے نام سے چھپ چکا ہے) انتخاب کلام اقبال کے دو مجموعے بنائے گئے ایک بانگ درا اور بال جبرئیل کی نظموں اور غزلوں کا مجموعہ تیار ہوا۔ دوسرا کلام اقبال کے ۵۰۰ اشعار کا مجموعہ حروف تہجی کے اعتبار سے ترتیب دیا گیا تاکہ یہ اشعار بیت بازی میں استعمال کئے جاسکیں اقبال ونگ میں اقبال کی تصویر اور سرسید ونگ میں سرسید کی بڑے سائز کی تصاویر ان کے حالات زندگی کے ساتھ آویزاں کی گئیں۔

ہاؤس گورنمنٹ کے ارکان یہ تھے: ہاؤس کیپٹن شیر محمد، وائس کیپٹن سید کرار حسین، اسسٹنٹ وائس کیپٹن (آٹھویں سے)، عبدالقدوس، ونگ کیپٹن سرسید ونگ سید واجد حسین، ونگ کیپٹن اقبال ونگ، طارق منیر، ہاؤس سیکرٹری خالد بن کریم سوشل سیکرٹری شاہد احمد، سیکرٹری محمد زمان اسٹوارڈ فدا حسین۔

۷۴-۱۹۷۳ء

ہاؤس ماسٹر پروفیسر سعید راشد، ہاؤس ٹیوٹر مسٹر منظور احمد ظفر (ریذیڈنٹ)، ہاؤس ٹیوٹر مسٹر ایم اشرف شرف۔

ہاؤس کے روایتی، انسپکشن اتوار کی صبح (اس زمانہ میں چھٹی کا دن) جاری رہے۔ جس کے آخر میں بیسٹ لاکر، بیسٹ ڈارم اور بیسٹ ونگ کے کپ دیئے جاتے تھے، انسپکشن کے لئے عموماً سینئر ہاؤس کے پریفیکٹ کو دعوت دی جاتی۔ انسپکشن کے نتائج کے اعلان کے آخر میں اس ہفتے کے تمام نئے جونیئر عہدے (کل چودہ) تبدیل کر دیئے جاتے، تاکہ ہر ایک کو تربیت مل سکے، یہ تمام آٹھ سے نو بجے تک ختم ہو جاتا۔ اس کے بعد لڑکے فری ہوتے، والدین کو ہاؤس میں آنے ڈارمز کو دیکھنے کی اجازت تھی، ہاؤس ماسٹر ہاؤس آفس میں والدین سے ملاقات کرتے، خواتین ہاؤس ماسٹر کی بیگم سے ملتیں۔ یہ روایتی روٹین اس سال بھی چلتا رہا۔ اس سال نئے طلبا کے والدین کو ہاؤس ماسٹر کی طرف سے پبلک سکول طرز تعلیم کے بارے میں ایک مطبوعہ خط دیا گیا۔ اور نئے طلبا کے لئے ایک تعارفی سوالنامہ تیار کیا گیا اور سال جونیئر پریفیکٹس کی تربیت اور رہنمائی کے لئے اے، بی اور سی گریڈ میں تین Personality Development ٹیسٹ اور پروموشن ٹیسٹ مرتب کئے گئے۔ تاکہ منزل اور رستے ہر دم طلبا کے سامنے رہیں۔ تمام طلباء مسلسل زیر مطالعہ رہے اور ہر ماہ کے آخر میں ہر ایک لڑکے سے انٹرویو کرنے کی ہاؤس کی پرانی روایت ہاؤس ماسٹر نے جاری رکھی۔ آنر سسٹم پر ہاؤس لائبریری کی الماریاں ہر وقت حسب سابق کھلی رہیں۔ گزشتہ سال جو آنر سسٹم جاری کیا گیا تھا وہ جاری رہا۔ ہاؤس کے تمام لاکر ہر وقت کھلے رہے، لائبریری کھلی رہی۔

اس سال بھی حسب روایت ہاؤس نے سوشل فنکشنز کا آغاز پہلے دن کی شب تعارف سے ہوا۔ جس میں نو واردوں نے اپنا اپنا مختصر تعارف کرایا۔ اور ہاؤس کے سینئر پریفیکٹس نے ہاؤس کے گزشتہ سال کے فنکشنز کی جھلکیاں پیش کیں۔ شب تعارف کے انعامات مسز ہاؤس ماسٹر نے تقسیم کئے۔ ہاؤس کی روایت کے مطابق ہاؤس ماسٹر کی بیگم بچوں کی مادرانہ دیکھ بھال میں مصروف رہیں۔ ہاؤس کے خصوصی فنکشنوں کا آغاز ۱۹۷۳ء کے عید میلاد النبی ﷺ کے فنکشن سے ہوا جس میں سیرت النبی ﷺ کو ایک کوئز کی شکل میں پیش کیا گیا۔ اس سوال و جواب میں ۳۲ لڑکوں نے حصہ لیا۔ حالی کی نعت ''وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا'' پورے ہاؤس نے کورس کی شکل میں پڑھی اور زبانی یاد کی، ۲۱ اپریل ۱۹۷۳ء کو یوم اقبال کے سلسلہ میں ایک تقریب ہوئی۔ اقبال بیت بازی اور اقبال کوئز میں ۳۰ لڑکوں نے حصہ لیا۔ ''ماں کا خواب'' پردے پر عکس کے ذریعے سے پیش کیا گیا۔ نظم ہمدردی اور جبرئیل وابلیس کا مکالمہ ٹیبلو کی شکل میں اسٹیج کیا گیا، ۱۴ اگست ۱۹۷۳ء کی شام یوم استقلال منایا گیا۔ جس میں ملی ترانوں کا مقابلہ ہوا۔ شب معراج اسٹیج کا فنکشن ۲۶ اگست کو ہوا۔ ۶ ستمبر ۱۹۷۳ء سے یوم دفاع کے موقع پر ہاؤس کے شہیدوں پر خصوصی فیچر ان کی تصویروں کے ساتھ پیش کیا گیا۔ اس موقع پر ہاؤس کی ڈارمیٹریوں کے نام ہاؤس کے شہیدوں کے نام پر رکھنے کا اعلان کمانڈانٹ کرنل این ڈی احمد نے کیا۔ شہید جس ڈارم میں فروکش رہا تھا، اس ڈرام کو اس کے نام سے موسوم کیا گیا۔ نمبر ون ڈارم، اسپارکس میں ۴۱-۱۹۴۰ء ۸۴۵ حق نواز کیانی جونیئر پریفیکٹ رہے تھے۔ اسے حق نواز کیانی شہید ڈارم کا نام دیا گیا۔ اس طرح نمبر تین ڈارم ہیرالڈز سے افتخار شہید، نمبر چار ایگلز سے علم الدین شہید، نمبر پانچ ریڈینٹس سے صاحب زاد گل شہید ڈارم ہوئی۔ چھٹی ڈارم کے دو حصے تھے۔ ایک احمد ضیاء شہید، دوسرا حنیف شہید کے نام سے موسوم ہوا۔ ہاؤس کا آڈیٹوریم ہاؤس کے اولڈ بوائے میجر اکرم نشان حیدر کے نام پر اکرم نشان حیدر آڈیٹوریم کہلایا۔ ۱۱ ستمبر ۱۹۷۳ء کو یوم قائداعظم منایا گیا۔ اس فنکشن پر قائداعظم کوئز میں سوال و جواب کی شکل میں ۳۰ لڑکوں نے حصہ لیا۔ ۱۷ اکتوبر

۱۹۷۳ء کو ہاؤس نے سرسید کی برسی پر ایک خصوصی پروگرام کیا اور ۲۴ اکتوبر کی شام کو یو این او کا یوم تاسیس کا آدھ گھنٹے کا فنکشن ہوا۔ رات کو شب نزول قرآن کے سلسلہ میں مختصر تقریب ہوئی۔ اکتوبر، نومبر میں انٹرونگ اردو انگریزی مباحثے کے مقابلے ہوئے۔ خطابت جنرل نالج اور حسن قرأت کے مقابلے بھی ہوئے۔ ۳ فروری ۱۹۷۴ء بروز عاشورہ شہید اعظم کے عنوان سے ایک تقریب ہوئی۔ ہاؤس ڈے ۱۰ فروری ۱۹۷۴ء کو اتوار کے دن منایا گیا۔ حسب روایت تمام کیڈٹس کے والدین کو شرکت کی دعوت دی گئی تھی۔ فنکشن کا آغاز آرٹ اور کرافٹ کی نمائش سے ہوا۔

مہمان خصوصی ایکٹنگ کمانڈانٹ کرنل محمد اکرم نے نمائش کا افتتاح کیا۔ فنکشن کا پہلا دور ساڑھے دس بجے سے ایک بجے تک چلا تھا۔ جو تقریروں، ترانوں اور فیچروں پر مشتمل تھا۔ شیر شاہ سوری پر ایک خصوصی فیچر پیش کیا گیا تھا۔ اس طویل فنکشن میں ایک دومنٹ کے لئے تمام ساٹھ کے ساٹھ لڑکوں نے حصہ لیا۔ فنکشن میں کالج کے سٹاف اور کیڈٹس نے بھی شرکت کی۔ مہمانوں کے لئے لنچ کا انتظام کیا گیا تھا۔ تین بجے سہ پہر کو فنکشن کا دوسرا دور شروع ہوا۔ جس میں دو انگریزی کے اور دو اردو کے مختصر کھیل ہاؤس کے صحن میں آراستہ اسٹیج پر پیش کئے گئے۔ انگریزی کھیل The New Shop Assistant اور اردو کھیل ''مہمان'' بہت پسند کئے گئے۔ نظم

''کبھی بھول کر نہ آنا مری سرحدوں کی جانب''

بہت موثر رہی۔ انعامات مہمان خصوصی نے تقسیم کئے۔ اکیڈیمکس اشتیاق احمد اوّل، انگلش ڈیبیٹ عبدالمنعم علی اوّل، اردو تقریر نوشاد حمید اوّل، مظہر سعید اوّل، انگریزی مباحثہ برجستہ دبیر احمد خان سلاریہ اوّل، اردو تقریر اوّل پرائز ایاز حسین مرزا، انگلش ڈرامہ اوّل پرائز طارق منیر، اردو ڈرامہ اوّل پرائز مسعود احمد، خالد غزنی اور عظیم آصف، انگلش ریسپشن شبیر حسین اوّل، اردو نظم شاہد احمد اوّل، حسن قرأت ناصر عباس اوّل، جنرل نالج ارشد جیلانی اوّل۔ میڈل آل راؤنڈ بیسٹ بوائے آف دی انٹری اشتیاق احمد۔ کمانڈانٹ شیلڈ فار آل راؤنڈ بیسٹ ونگ سرسید ونگ کو عطا ہوئی۔ یہ تمام فنکشن ہاؤس اسٹاف کی نگرانی میں اوّل تا آخر کیڈٹس نے ایک تربیتی ایکسر سائز کے طور پر سرانجام دیا۔ ۲۲ ستمبر ۱۹۷۳ء کو کالج کے ایک سابق کمانڈانٹ بریگیڈیئر محمد رفیق نے اور ۳۰ ستمبر کو ڈائریکٹر آرمی ایجوکیشن نے ہاؤس کو ایڈریس کیا۔

ہاؤس پریفیکٹوریل انتظامیہ یہ تھی۔ ہاؤس کیپٹن پرویز خالد، وائس کیپٹن وسیم ارشد، ونگ کیپٹن سرسید ونگ مظہر سعید، ونگ کیپٹن اقبال ونگ خالد غزنی، سوشل سیکرٹری ایاز حسین مرزا، ہاؤس سیکرٹری سمیر حسین، میس سیکرٹری ارشد جیلانی، اسپورٹس سیکرٹری زاہد رسول۔

۱۹۷۴-۷۵ء

ہاؤس ماسٹر سعید راشد، ہاؤس ٹیوٹر مسٹر منظور احمد ظفر (ریذیڈنٹ)، ہاؤس ٹیوٹر مسٹر ایم اشرف شرف، اس سال بھی ہاؤس کا تربیتی پروگرام تاریخ کی ترمیم کے ساتھ وہی رہا جو پچھلے سال تھا۔ جمعہ اور اتوار کی شب کے فنکشن اور دوسرے خصوصی فنکشن اس ترتیب سے منعقد ہوئے۔ اس سال ہاؤس کی لائبریری میں مزید تین سو فیصد کتابوں کا اضافہ ہوا۔ جن میں بیشتر Longmans کی Abridged سیریز تھیں۔ لائبریری کی کتابیں پڑھنے پر ترجیحی بنیادوں پر زور دیا گیا۔ ہاؤس کی ادبی مجلس کے اجلاس جمعہ کی سہ پہر کو ہوئے۔ انگلش ڈیکلے میشن کا ٹیسٹ جنوری میں ہوا۔ اس کے مہمان خصوصی اور چیف جج مسٹر ولی محمد تھے۔ فروری ۱۹۷۴ء اردو تقریری مقابلے کے مہمان خصوصی اور چیف جج پروفیسر عین الدین علوی تھے۔ ان مقابلوں میں ہاؤس کے تمام ۶۷ لڑکوں نے حصہ لیا۔ (تقریر کا وقت دومنٹ ہوتا تھا) ہاؤس کا یوم والدین اور سالانہ جلسہ تقسیم انعامات ۹ فروری کو منعقد ہوا۔ پروگرام کی نوعیت وہی ہوتی تھی جو گزشتہ سال تھی۔ آرٹ کی نمائش کا مہمان خصوصی کرنل ظہور الحق نے افتتاح کیا۔ دوسری مجلس میں انگریزی کے ڈرامے پچھلے سال کے تھے اور اردو میں ایک نیا طنزیہ مزاحیہ ڈرامہ ''پیسہ بولتا ہے'' اسٹیج کیا گیا۔ دونوں مجلسوں میں ہاؤس کے تمام ۶۷ لڑکوں نے حصہ لیا۔ انعامات یہ تھے۔

اکیڈیمکس خالد محمود، عطا اللہ، نعیم احمد، انگریزی تقریری مقابلہ واجد علی، ثقلین افضل، عطاء اللہ، عظمت شفیع اردو تقریر، ثقلین افضل، نعیم احمد، ایم شفقت، عظمت شفیع، زبیر عالم، زاہد حسین، ندیم اختر، ڈرامہ شوکت ایم شعیب، وجاہت حسین، آرٹ شوکت علی، اعتزاز حسین، قرأت جاوید صادق، اقبالیات ایم عارف، اظہر اقبال، گلوکاری اظہر اقبال، اسٹار بوائز نعیم احمد، خالد محمود، طارق محمود ارشد الاسلام، ساجد یعقوب۔ اس سال آج کا خیال، آج کا شعر کے سلسلے میں آج کی حدیث اور آج کی آیت کا اضافہ ہوا۔ یہ چار بورڈ کاریڈور میں آویزاں تھے، ہرصبح ان پر نئے خیال نئے شعرنئی آیت اور نئی حدیث آجاتی۔ اس سال ہاؤس کے اردو وال پیپر کا نام ''روشنی'' سے ''شیرئین'' کردیا گیا۔ انگریزی میں پہلے سے ''دی شیرئین'' ہی تھا۔ ڈیوٹی پریفیکٹ آف دی ڈے کو نیا پروفارما جاری کیا گیا۔

SHER SHAH HOUSE
Duty Captain's Report

Name:-------------------------Appt:--------------------Date:-----------------Day:------------------------

1 SECURITY

A. Duty orderly's presence in the house to be checked during the following timings:-

/ P.T 2. Lunch 3. Juma prayers 4. Games

5. Maghrab prayers 6. Dinner 7. House functions

/Musa Hall functions / Cinema Observations ---------

B. Dorms are to be locked whenever the boys move out unlock i. e. for classes, meals, prayers, games, functions, etc. If not /done, give details --------------

C. The main back-door & side bathroom - doors are also to be closed & bolted during the rest time / functions & after lights out.

D. Did you check that all movable House Property on the House premises - lotas, coolers, drums, looking glasses, panes, picture frames, water hoses, gamlas, water shower, were intact & in good condition '? ---- if not, give details --- -- - .

E. Was the furniture in the dorms & in the Mess & the Auditorium complete & in serviceable condition ?----- -- - .

F. Were the bulbs / fans in the dorms & elsewhere, of right power and complete & serviceable? ---------- .

G. Were House lawns / Plants well watered ? --- - --- .

2. CLEANLINESS AND MAINTENANCE

a. Did the dustman report on time ? -- - --- - - .

b Were the dorms, verandahs, courtyard. Mess cleaned properly & all waste-bins emptied ? ---------

c. Were the toilets cleaned and washed with phenyl in the morning and in the evening before Maghrab prayers ?

d. Did you find loose pieces of paper, wrappers, peelings or dirt any where on the House premises & what action did you take ?

e. Were all the flushes, urinals & bath-showers in working condition ?

f. Were the wash-basins properly cleaned ?

g. Was the Mess (inside/outside) all well done-up ?

h. Was the House office properly cleaned & dusted ?

j. Did you check the dorms at odd times for orderliness and tidiness ?

3-

a. Were the coolers/hot-water drums full with cool/hot-water at the right, times ? b. Did any body miss his meals ? If so, why ? c. Did the CH boys get the right food at the right time ? d. Were the things wanted by the CMH boys, if any, sent to them ?

e. Did all meals in the Mess go well ? f. Any Mess problems (including behaviour) ------- g. Did you visit CH

boys? any problems ------. 4. OTHER POINTS TO BE NOTED
a. Get up time today ---- Lights-off time ----.
b. How many boys did morning exercise, if not P.T. day -
c. How did the excused boys utilize their time ? -----.
d. Was the College routine observed
punctually, P.T. , classes, meals, rest, games, Mus-a Hall
function, prep & light out ? ------.
e. If washing day, was all correct? Any reports -------
(attach statements from wing capts). -f. Was the radio played at the right time ? ------. g. Was the bath-room parade done properly ? ------. h. Was any boy/boys improperly dressed for classes, P.T.. games, functions and prayers ? --------. j. Was the quilt at both times done in an organized manner?
k. If Saturday, were the week-end boys sent in time and in
proper dress '.' --- .
l. If Sunday, were the guests received properly & looked-
after well in the guest room ? ------.
m. If not a visiting day, did any body's visitor come '.? ---
what happened ? ------.
n. Was the mail distributed properly? --------.
o. Were the games properly supervised ? --------.
p. Any incident on the play ground ? --------.
q. Was the extra class held at the right time ? -----
r. Did hobby boys go and come on time ? -----.
s. Give the name of the boys that were punished in the
class-room ? --------.
t. Any important event in the House ? ------'--.
u. Any important observation, suggestion ? -------.
v, State of home work, details ? ---------.
H.C. Sig -------
(Duty capt)
H.M. Dated -----

۷۴ـ۱۹۷۵ء

پریفیکٹوریل عہدے یہ تھے: ہاؤس کیپٹن امجد حسین دہم، مسعود احمد خان دہم، اسسٹنٹ ہاؤس کیپٹن ارشد الاسلام ہشتم، ونگ کیپٹن اقبال ونگ ساجد یعقوب، ونگ کیپٹن سرسید ونگ، واجد علی، ہاؤس سیکرٹری شفقت نواز ہشتم، میس سیکرٹری شوکت علی ہشتم، اسپورٹس سیکرٹری شفقت نواز ہشتم۔

۷۵ـ۱۹۷۶ء

ہاؤس ماسٹر مسٹر سعید راشد، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر مسٹر منظور احمد ظفر، مسٹر مرزا عبداللطیف۔

اس سال بھی تمام جونیئر اپائنٹمنٹس ہر ہفتے تبدیل کرنے کی پالیسی جاری رہی۔ جمعہ کی انسپکشن جیسی روایتی سرگرمیاں جاری رہیں اسکریپ بک بنانے کا مقابلہ ہوا۔ سب لڑکوں کو آٹوگراف بک دلوائی گئی۔ تاکہ گولڈن جوبلی کے موقع پر وہ ممتاز اولڈ بوائز سے آٹوگراف لے سکیں۔ شام آٹھ بجے رات ریڈیو سے انگریزی کی خبریں سننا بھی گزشتہ سالوں کی طرح لازمی رہا۔ جمعہ کی نماز کے بعد دس منٹ قرآن خوانی کی روایت بھی جاری رہی۔ ہاؤس کا یوم والدین اور سالانہ جلسہ تقسیم انعامات ۲۲ فروری ۱۹۷۶ء بروز اتوار صبح دس بجے ہاؤس کے کوٹ یارڈ میں منعقد ہوا۔ اس کا پروگرام یہ تھا:۔

یوم والدین، شیر شاہ ہاؤس، ۲۲ فروری ۱۹۷۶ء

۱۔ استقبال مہمان خصوصی ہاؤس ماسٹر کیپٹن احسان اللہ

۲۔ تلاوت سیکرٹری ندیم فضل، ترجمہ ثاقب رضاء۔

۳۔ خودی کا سرنہاں (کورس) سیکرٹری ندیم فضل، حصہ لینے والے ہاؤس کے تمام طلبا

۴۔ قرآن حکیم اور ہماری زندگی سیکرٹری ندیم فضل، حصہ لینے والے فاروق افتخار، طیبب، ارشد، زاہد، محبوب حیدر

۵۔ خطبہ حجتہ الوداع سیکرٹری وقار اختر، حصہ لینے والا راشد امین

۶۔ صحاح ستہ کا تعارف سیکرٹری عامر سلیم، حصہ لینے والے صابر، امتیاز، طارق اقبال، آصف اقبال، عمر فاروق، فرخ اعجاز اوصاف، اختر زاہد حسین، خالد امین، ایاز، سرور، منصور، طلعت، شہزاد، امجد، ریاض، اشرف، شفقت، اعجاز۔

۷۔ سلام: سیکرٹری طارق علی، حصہ لینے والا طارق خورشید۔

۸۔ معراج النبی ﷺ کی اہمیت سیکرٹری عمر فاروق، حصہ لینے والا محمد ثاقب رضا

۹۔ رمضان کا پس منظر سیکرٹری خالد محمود، حصہ لینے والے عامر سلیم، جمیل سرور

۱۰۔ المیہ کربلا کا تجزیہ سیکرٹری عابد محمود، حصہ لینے والے راشد ولی، ارشد زاہد، عمران

۱۱۔ نظریہ پاکستان سیکرٹری خالد اشرف، حصہ لینے والے رضوان، گلتاسب، شاہد آفتاب

۱۲۔ قائداعظم کی عظمت کا مطالعہ سیکرٹری طارق منیر، حصہ لینے والے طارق علی، مسعود، عابد، گلتاسب، حیدر

۱۳۔ قائداعظم سے عالم خیال میں ملاقات سیکرٹری ارشد زاہد، حصہ لینے والے ندیم، محمود بیگ

۱۴۔ حیات اقبال کا ایک ورق سیکرٹری نذر حسین، حصہ لینے والے محمود بیگ، توفیق، عابد، منیر

۱۵۔ اقبال سے خیالی انٹرویو سیکرٹری سعید احمد حصہ لینے والے ندیم، افتخار

۱۶۔ مکالمہ ابلیس و جبرئیل سیکرٹری جمیل سرور، حصہ لینے والے عمران، افتخار

۱۷۔ سائنس کی محفل سیکرٹری ثاقب رضا، حصہ لینے والے نذر، طیب، عامر، طارق علی، نوید کمال، امتیاز، زاہد، اعجاز پرویز عباس، اشرف، وقار، خالد محمود، فضل

۱۸۔ منزل ہے کہاں تیری اے لالہ صحرائی سیکرٹری سیف الدین، حصہ لینے والے طارق منیر، فاروق، تصور

۱۹۔ ایک ترانہ ایک قول و قرار سیکرٹری طارق اقبال، حصہ لینے والے سعید امین، آفتاب، عباس سلیمان

۲۰۔ ہم ہیں وطن کے پاسبان سیکرٹری اوصاف علی، حصہ لینے والے شفقت، تصور، عبدالرؤف

۲۱۔ گمنام مجاہدوں کو سلام سیکرٹری اشفاق احمد، حصہ لینے والے زاہد اشرف، سلیم جہانگیر، طارق ملک

۲۲۔ گمنام مجاہدوں کو سلام سیکرٹری تصور حسین، حصہ لینے والے طلعت محمود، اقبال نعیم

۲۳۔ پانچ سچے موتی سیکرٹری جمیل سرور، حصہ لینے والے محبوب حیدر، افتخار، نظر، فاروق

۲۴۔ زمانہ (کورس) سیکرٹری نوید کمال، حصہ لینے والے طارق خورشید، گلتاسب، ارشد زاہد، فاروق، راشد ولی

۲۵۔ بیت بازی سیکرٹری ایاز الرشید، حصہ لینے والے صابر، اختر خٹک، آصف، خالد اشرف، شہزاد جہانگیر، امجد، شفقت اشفاق نسیم واوصاف

۲۶۔ انگریزی کی پانچ تقریریں سیکرٹری سعید، افضل، رحمان، حصہ لینے والے شمیم، عابد، مسعود، عمران، ندیم، ثاقب، ولی، سیکرٹری زاہد، فاروق، حصہ لینے والے افضل، طارق منیر

۲۷۔ انگریزی کی تین نظمیں سیکرٹری شاہد نیاز، حصہ لینے والے محمود بیگ، اعظم، کمال، نیاز سعید افضل

۲۸۔ طارق کی دعا سیکرٹری فرخ اعجاز، حصہ لینے والے طارق خورشید، گلتاسب، محبوب، ثاقب، ارشد زاہد

۲۹۔ آمر عدالت میں سیکرٹری ریاض احمد، حصہ لینے والے منصور، سرور، توفیق، اعظم، شمیم، کرامت، سیف

۳۰۔ شاعران کرام عدالت میں سیکرٹری شمیم غضنفر، حصہ لینے والے خورشید، نوید، اعظم، طلعت، کرامت، سیف، فضل، ندیم، توفیق،

۳۱۔ اختتامیہ ہاؤس کیپٹن احسان اللہ

دوسری مجلس

۱۔ تعارف سیکرٹری محبوب حیدر

۲۔ کورس سوہنی دھرتی، سیکرٹری خالد محمود حصہ لینے والے خورشید اور ہمنوا۔

۳۔ پختگی کی تلاش میں ڈرامہ سیکرٹری ریاض، حصہ لینے والے سیف الدین، طارق خورشید، ثاقب، عابد، منا

۴۔ کورس، جب عشق سکھاتا ہے سیکرٹری سلیمان

۵۔ سراغ (ڈرامہ) سیکرٹری شاہد آفتاب، حصہ لینے والے طارق خورشید، نوید اعظم، راشد ولی

۶۔ کورس ''چاند میری زمین'' سیکرٹری امتیاز

۷۔ دماغ کا آپریشن (ڈرامہ) سیکرٹری عامر سلیم، حصہ لینے والے ندیم، مسعود، توفیق، ریاض، طارق علی، عمران، طلعت کرامت۔

۸۔ تقسیم انعامات

۹۔ خطاب مہمان خصوصی

اس سال کے انعام یافتگان یہ تھے:

اکیڈیمکس ندیم فضل، راشد امین، آرٹ اقبال نسیم، طارق خورشید، قرأت ثاقب رضا، گلوکار طارق خورشید، اقبالیات ندیم فضل، محبوب حیدر، فاروق احمد، لیڈرشپ طارق منیر، ندیم فضل، ارشد زاہد، عابد محمود، سعید افضل۔

پریفیکٹوریل انتظامیہ

ہاؤس کیپٹن احسان اللہ، وائس کیپٹن افتخار علی خان، اسسٹنٹ وائس کیپٹن طارق منیر، ونگ کیپٹن اقبال ونگ ندیم فضل، ونگ کیپٹن ارشد، زاہد، ہاؤس سیکرٹری عابد محمود، میس سیکرٹری توفیق الرحمٰن، اسپورٹس سیکرٹری اختر محمود۔

۱۹۷۶ء۔۷۷

ہاؤس ماسٹر سعید راشد، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر: طارق محمود چوہدری، مرزا عبداللطیف

اس سال ہاؤس کو دو نئے اعزاز ملے، ہاؤس کو کالج کے موسیٰ ہال فنکشنز میں نمائندگی دی گئی اور کالج کے انٹر ہاؤس مقابلوں کے ساتھ ہی شیر شاہ ہاؤس کے منتخب مقرروں کو بھی بولنے کا موقع دیا گیا۔ ہاؤس نے انٹر ہاؤس انٹیریئر اکانومی شیلڈ آل کالج کھلے مقابلے میں جیتی ہاؤس کا سالانہ فنکشن ۲۷ فروری ۱۹۷۷ء کو ہوا۔ کمانڈانٹ کرنل ظہور الحق مہمان خصوصی تھے۔ اس موقع پر جو پروگرام والدین اور مہمانوں میں تقسیم کیا گیا یہ تھا:

۲۷ فروری ۱۹۷۷ء پروگرام یوم والدین، شیر شاہ ہاؤس

۱۔ استقبال مہمان خصوصی اور رپورٹ خالد

۲۔ تلاوت صدر محفل شجاعت علی حصہ لینے والا عارف اللہ

۳۔ خودی کا سرنہاں (کورس) صدر محفل فخر السلام، حصہ لینے والے شاہد حیات، عتیق قریشی، ندیم سلیم، شجاعت علی، عزیز قریشی

۴۔ قرآن حکیم اور غور و ذکر صدر محفل نعیم یوسف، حصہ لینے والے افضال، مبشر، عتیق قریشی، اختر، پرویز، ظفر ستی

۵۔ خطبہ حجتہ الوداع صدر محفل زاہد نوید، حصہ لینے والے زاہد ممتاز، نعیم سلیم۔

۶۔ رسول اللہ بحیثیت معلم صدر محفل منیر احمد، حصہ لینے والے فخر الاسلام، آصف، اختر عباسی، نعیم یوسف، سرفراز محمود، وحید

۷۔ نعت وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا صدر محفل محمد یونس، حصہ لینے والے شجاعت علی قاضی

۸۔ روزے کے اثرات جسم و جان پر، صدر محفل فہیم العزیز، حصہ لینے والے فاروق، رضوان، فہیم، طارق عبداللہ، ہارون، آصف، نوید یونس، شعیب اشرف

۹۔ نظریہ پاکستان اور قائداعظم، صدر محفل ہدایت الرحمٰن، حصہ لینے والے نعیم سلیم، ہارون ستی، ہدایت، سرفرام محمود، اختر پرویز

۱۰۔ سوہنی دھرتی (ترانہ) صدر محفل طارق اکبر، حصہ لینے والے شاہد حیات اور ہمنوا

۱۱۔ حیات قائد کی جھلکیاں، صدر محفل شعیب اشرف، حصہ لینے والے بابر متین، عارف اللہ، اختر عباس، افضال، جاوید اسلم، فہیم، نعیم، عزیز، ہارون، سرفراز عالم، ناصر محمود، زبیر خورشید، عزیز، شعیب ڈار، طارق اکبر، عارف کرم داد، طارق رحمان، شمیم اکرم، فخر اسلام، ظفر اقبال، امیر محسن، طاہر یاسین، عتیق الرحمٰن، علی عامر، طارق عبداللہ، صادق علی، فخر الزمان، ہارون، رضوان، زاہد ممتاز، تنویر، نعیم یوسف، عتیق قریشی، مبشر، بابر بلال، صادق ریاض، عتیق الرحمٰن، احسان، رئیس، طارق ملک، ہاشمی، شجاعت علی، آصف خان، زبیر خورشید۔

۱۲۔ اگر کج رو ہیں انجم (قوالی) صدر محفل ممتاز احمد، حصہ لینے والے عزیز اور ہمنوا

۱۳۔ شیر شاہ ہاؤس کا نثری ترانہ، صدر محفل شیر خان حصہ لینے والے فاروق، عارف اللہ، نعیم سلیم

۱۴۔ رب زدنی علما، صدر محفل احسان علی، حصہ لینے والے منوچہر، صادق علی، مبشر، شیر جان

۱۵۔ مکمل تعلیم، صدر محفل زبیر سلیمان، حصہ لینے والے زبیر سلیمان، عزیز، بابر، نعیم عزیز، سرفراز عالم، شاہد حیات۔

۱۶۔ سقراط سرائے عالمگیر میں، صدر محفل اختر عباس، حصہ لینے والے اختر عباس، ریاض عظیم، عتیق قریشی، عتیق الرحمٰن، عارف اللہ۔

۱۷۔ ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں (غزل) صدر محفل زاہد نعیم، حصہ لینے والا عزیز

۱۸۔ سائنس کی محفل، صدر محفل شاہد حیات، حصہ لینے والے امیر محسن، شمیم اکرم

۱۹۔ جبرئیل و ابلیس کا مکالمہ، صدر محفل رئیس احمد، حصہ لینے والے عارف اللہ، عتیق الرحمٰن

۲۰۔ انگریزی کی دو تقریریں، صدر محفل شمیم اکرم، حصہ لینے والے مبشر احمد، محمد علی، شمیم اکرم، متین احمد، زاہد نوید، منوچہر، طارق عبداللہ، ہدایت اللہ، وحید۔

۲۱۔ یہ پیام دے گئی ہے (غزل)، صدر محفل اسلم پرویز، حصہ لینے والے شاہد حیات

۲۲۔ دکان آئینہ ساز سے ملاقات پروگرام کا پہلا حصہ، صدر محفل ریاض، اختر عباس، حصہ لینے والے عزیز، اسلم پرویز، شجاعت علی، عتیق الرحمٰن، سرفراز عالم، امیر محسن

۲۳۔ پانچ سچے موتی، صدر محفل طارق عبداللہ، حصہ لینے والے نعیم سلیم، فاروق، وحید، شجاعت علی، زبیر سلیمان، ناصر محمود۔

۲۴۔ (کبھی بھول کے نہ آنا۔ کورس) صدر محفل محمد سلیم، حصہ لینے والے عزیز، عتیق، نعیم سلیم، شجاعت علی، شاہد حیات۔

۲۵۔ ملاقات کا دوسرا حصہ، صدر محفل عتیق الرحمٰن، حصہ لینے والے شاہد حیات، محمد علی، شرف نواب، ریاض عظیم، اختر عباس، رضوان ہاشمی، ہدایت الرحمٰن تنویر الحق، فخر الاسلام۔

۲۶۔ حیات اقبال کی جھلکیاں، صدر محفل نعیم عزیز، حصہ لینے والے نعیم عزیز، فخر الزمان، زبیر خورشید، ناصر محمود، مشرف نواب، شعیب ڈار، طارق اکبر، منوچہر، طارق ہمدانی، عارف اللہ، نعیم یوسف، ممتاز احمد، زبیر خورشید، سرفراز عالم، طارق ہمدانی، عتیق قریشی، عتیق الرحمٰن، عزیز، تنویر الحق، مشرف نواب، زاہد نعیم، شعیب اشرف، زاہد نوید، شوکت علی، سرفراز جاوید اسلم، زاہد نعیم، ہارون، اختر پرویز، شیر جان، ریاض اختر، باس، بابر بلال۔

۲۷۔ غلامی میں نہ کام آتی ہیں (غزل) صدر محفل احسان علی، حصہ لینے والا عزیز

۲۸۔ مجلس اقبال صدر محفل تنویر الحق، حصہ لینے والے افضال، فخر السلام، محمد وحید، ظفر اقبال ستی۔

۲۹۔ آمر عدالت میں (فیچر) صدر محفل اسلم پرویز حصہ لینے والے نعیم عزیز، منوچہر، متین، عرفان، صادق علی، امیر محسن، عزیز۔

۳۰۔ تو رہ نورد شوق ہے (قوالی) صدر محفل مشرف نواب، حصہ لینے والے عتیق، شاہد حیات، نعیم سلیم، عارف ناہید۔

۳۱۔ اختتامیہ، صدر محفل بابر بلال، حصہ لینے والے شجاعت اور ہمنوا۔

دوسری مجلس

۱۔ تعارف ریاض عظیم

۲۔ چاند میری زمین (کورس)، صدر محفل شوکت علی، حصہ لینے والے شاہد حیات، عتیق قریشی، شجاعت علی، نعیم سلیم۔

۳۔ دماغ کا آپریشن، صدر محفل ظفر اقبال، پیش کار فہیم العزیز، شجاعت علی، بابر بلال، عارف اللہ، اختر عباس، نعیم عزیز، سرفراز، عالم، علی عامر۔

۴۔ انشاء جی اٹھو اب کوچ کرو، صدر محفل عارف کرم داد، پیش کار عتیق قریشی۔

۵۔ شاپ اسسٹنٹ (انگریزی ڈرامہ) صدر محفل زاہد نوید حصہ لینے والے ریاض، نعیم عزیز، مبشر احمد، فخر الزمان، ہدایت الرحمٰن، محمد علی، سہیل اشرف، سلیم، اسلم پرویز۔

۶۔ متاع بے بہا ہے (غزل) صدر محفل طارق ملک، حصہ لینے والا عزیز قریشی

۷۔ پیسہ بولتا ہے (اردو ڈرامہ) صدر محفل افضال علی، حصہ لینے والے بابر بلال، ریاض عظیم، علی عامر، اختر عباس، عتیق الرحمٰن، فخر الزمان، صادق علی، شعیب ڈار۔

۸۔ پریشاں ہو کے میری خاک، صدر محفل شعیب اشرف، حصہ لینے والے شاہد حیات، شجاعت علی، نعیم سلیم، عتیق قریشی۔

۹۔ وہی میری کم نصیبی، صدر محفل جاوید اسلم، حصہ لینے والے شجاعت علی، نعیم، سلیم، عتیق قریشی۔

۱۰۔ اسکٹ ''پنکی''، صدر محفل منوچہر، حصہ لینے والے شجاعت علی اور ریاض عظیم۔

۱۱۔ ہاؤس کا انگریزی ترانہ، صدر محفل زبیر سلیمان، حصہ لینے والے شاہد حیات، شجاعت علی، نعیم سلیم، عتیق قریشی۔

۱۲۔ تقسیم انعامات

۱۳۔ خطاب مہمان خصوصی۔

انعامات یہ تھے:

اکیڈیمکس: امیر محسن، زبیر خورشید، عزیز قریشی، شجاعت علی، سرفراز عالم، قرأت، عارف اللہ، اردو تقریر: عتیق الرحمٰن، فہیم العزیز، نعیم سلیم، محمد فاروق، سہیل اشرف، انگریزی خطابت: ریاض عظیم، نعیم سلیم، مبشر احمد، محمد علی، زاہد نوید، زبیر سلیمان، جاوید اسلم، سرفراز عالم، سرفراز محمود، تنویر الحق۔

آرٹ: عزیز قریشی، عرفان ہاشمی، امیر حسن۔ موسیقی عزیز قریشی، شجاعت علی، شاہد حیات، نعیم سلیم، عتیق قریشی، لٹریچر: اختر عباس، عتیق الرحمٰن، عتیق قریشی، ریاض عظیم، عارف اللہ، رضوان رانا، جنرل نالج: سرفراز عالم، ریاض عظیم، جاوید اسلم، زاہد عظیم، فخر الاسلام، ڈرامہ: فخر الزمان، ریاض عظیم، محمد علی، فہیم العزیز، نعیم عزیز، شجاعت علی، عارف اللہ، علی عامر، بابر بلال، اختر عباس، عتیق الرحمٰن، مبشر احمد۔ لیڈر شپ: سردار عالم، ریاض عظیم، زبیر خورشید، عارف کرم داد، شیر جان، ہدایت الرحمٰن، انٹر ڈارم: ہفتہ وار انسپکشن کے لئے میجر رانا نے ہاؤس کو ایک شیلڈ عطیہ کے طور پر دی۔

پریفیکٹوریل ذمہ داریاں

ہاؤس کیپٹن خالد محمود، اسسٹنٹ ہاؤس کیپٹن عارف کرم داد، میس سیکرٹری زاہد نوید، ونگ کیپٹن سرسید ونگ، زبیر خورشید، ونگ کیپٹن اقبال ونگ، سرفراز عالم، ہاؤس سیکرٹری عارف اللہ۔

۱۹۷۷ـ۷۸ء

ہاؤس ماسٹر پروفیسر سعید راشد، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹرز مسٹر طارق محمود چودھری، سیکنڈ لیفٹیننٹ غلام علی، مسٹر مرزا عبد الطیف۔

اس سیشن میں طلباء کو ذہنی تربیت کے لئے کالج کے ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ سیل کے تعاون سے سوچنے کی مشقوں کا ہفتہ وار پروگرام شروع کیا گیا۔ Exercises in Thinking یہ تھیں۔

پہلی منزل

تفکّر اور تدبّر کے لئے ابتدائی مشقیں

جاننے اور سمجھنے میں کیا فرق ہے؟ مثالیں دیجئے۔ معلومات اور علم میں کوئی فرق ہے؟ تفکر اور تدبیر کا کیا مطلب ہے؟

پڑھے لکھے لوگ تو بہت مل جاتے ہیں کیا سب پڑھے لکھے لوگ سوچنے کے عادی بھی ہوتے ہیں؟ کیوں یا کیوں نہیں؟

بہت سے لوگ اپنی آراء اور اپنے خیالات اپنے دوستوں سے لیتے ہیں۔ ان کی کوئی اپنی رائے نہیں ہوتی۔ کیا یہ رائے صحیح ہے؟ ہے تو کیا وجہ ہے؟ اکثر ایک خبر اردو اخبارات میں موٹے حروف میں نمایاں طور پر پہلے صفحے پر چھپتی ہے اور وہی خبر پاکستان ٹائمز میں دوسرے یا تیسرے صفحے پر کم اہم خبر کے طور پر شائع ہوتی ہے۔ کیوں؟ اردو اور انگریزی صحافت میں فرق کیوں ہے؟ پھر اردو کے سب اخبارات بھی خبروں کے مواد اور نقطہ نظر کے لحاظ سے یکساں کیوں نہیں ہوتے؟ جنگ، امروز، مشرق اور نوائے وقت ایک دوسرے سے کن باتوں میں مختلف ہیں؟ ان میں سے کون سا اخبار زیادہ چھپتا ہوگا۔ کیوں؟ عام ہوٹلوں، بس، ریل اور دکانوں پر کون سے اخبار کے زیادہ ملنے کا امکان ہے؟ اور سکولوں اور سنجیدہ پڑھے لکھے گھروں میں کونسا؟ بعض اخباروں میں قتل، ڈاکے، اغوا کے واقعات دوسری سنسنی خیز خبریں اور ہیجان انگریزی کیوں؟ اشتہارات اتنے اہتمام سے کیوں شائع کئے جاتے ہیں؟ پاکستانی اور ہندوستانی صحافت میں کوئی فرق ہوگا یا ہونا چاہیے؟

آج کل ایک خاص قسم کے مصور رسالے اور ڈائجسٹ بہت عام ہو رہے ہیں۔ ان کی مقبولیت کا کیا راز ہے کیا چین میں بھی اس قسم کے رسالے اور سنسنی خیز ڈائجسٹ چلتے ہوں گے؟ کیوں یا کیوں نہیں؟ اردو میں سائنس میگزین شائع کیوں نہیں ہوتے؟ کیا بچوں کے لئے علیحدہ فلمیں بنی چاہئیں؟

ذہین بچے ہی زندگی میں زیادہ کامیاب ہوتے ہیں؟ کیا یہ خیال صحیح ہے؟ بحث کیجئے۔ ایک ہی کلاس میں پڑھنے والے کالج کے یکساں ماحول میں پرورش پانے والے کم وبیش یکساں ذہنی معیار کے حامل لڑکے، یکساں یا کم وبیش کامیاب کیوں نہیں ہوتے۔ بعض لڑکوں کو دو چار مہینے کے بعد بھی گھر بہت یاد آتا ہے اور آتا رہتا ہے؟ ہوم سک، جو لڑکا پڑھائی میں کمزور ہوتا ہے وہی عموماً ڈسپلن کی پرابلم بھی پیدا کرتا ہے یا جو لڑکا ڈسپلن پرابلم ہوتا ہے وہی پڑھائی میں بھی کمزور ہوتا ہے، کون سا بیان صحیح ہے یا دونوں؟ کیسے؟ زود حس اور زود رنج میں کیا فرق ہے؟

ذہانت، قابلیت، وفاداری (Loyalty) اور دیانت، ان صفات کو ان کی اہمیت کے لحاظ سے ترتیب دیجئے۔

ہے دوڑتا اشہب زمانہ　　　کھا کھا کے طلب کا تازیانہ

شاہد اور شہید دونوں لفظ شہادت سے تعلق رکھتے ہیں۔ دونوں میں کیا فرق ہے؟ عموماً لوگ اتنے برے نہیں ہوتے جتنے برے وہ دور سے نظر آتے ہیں یا حقیقت اس کے برعکس ہے؟ ایک دانشور نے کہا ''عزت تو ایک پھل ہے'' پھل ہے تو کس پیڑ کا؟ One who laughs lasts کیا یہ صحیح ہے، کیوں، ہنسنے سے عمر کا کیا تعلق ہے؟ اکثر موٹے لوگ زیادہ ہنستے ہیں یا ہنستے ہیں تو موٹے ہو جاتے ہیں۔ کونسی بات صحیح ہے اور کیوں؟ ''روتے کیوں ہو'' ؟ ''صورت ہی ایسی ہے'' رونے اور صحت کا کیا رشتہ ہے؟

''ہنسی علاج غم ہے'' علاج ہے یا پردہ کیا یہ صحیح نہیں کہ اکثر بلند قہقہے کے پیچھے ایک دکھی انسان ہوتا ہے لیکن باحوصلہ۔ بعض لڑکے اپنی چیزوں کو جتنی احتیاط سے استعمال کرتے ہیں، ہاؤس یا کالج کی (قومی) چیزوں کو اتنی ہی بے دردی سے ضائع کرتے ہیں۔ اس رویے (Attitude) کا ان کا ماضی سے کیا تعلق ہوتا ہے؟ کیا اس رویے کا اثر ان کے مستقبل پر بھی پڑے گا؟ کیسے؟ استاد کے تین کام ہیں، بتانا، سکھانا، بنانا، کس کام کی اہمیت زیادہ ہے؟ اور کیوں؟

ہر طالب علم کو دو باتیں ضرور سیکھنی چاہئیں۔ سیکھنا سیکھنا، Learning to Learn سوچنا سیکھنا Learning to Think ذرا وضاحت کیجئے۔

بعض لڑکے مسجد میں بھی بے ادبی سے باز نہیں آتے۔ یہ جرم Offence ہے یا گناہ Sin یا دونوں میں فرق ہے؟

کسی ایسے کام کی مثال دیجئے جو جرم ہو لیکن گناہ نہ ہو اور ایسے کام کی بھی جو گناہ ہو لیکن جرم نہ ہو اور ایسے کی بھی جو گناہ بھی ہو اور جرم بھی بعض اچھے لڑکے بھی یہ نہیں چاہتے کہ کوئی ان سے کوئی بات سیکھ لے اور زیادہ نمبر لے لے، کیوں؟ حسد اور خود غرضی میں کیا تعلق ہے؟ جرأت کی کتنی قسمیں ہیں؟ کس قسم کی جرأت زیادہ اہمیت اور قیمت رکھتی ہے؟ کیوں؟ جرات کا جسمانی طاقت یا تن وتوش سے کیا تعلق ہے؟ جب کوئی لڑکا کوئی اچھا قدم اٹھاتا ہے تو عموماً اس کی مخالفت کیوں ہوتی ہے اور ہوتی بھی ہے یا نہیں؟ کیا وجہ ہے کہ برے لڑکے اپنی تعداد بڑھانے میں جس سرگرمی سے کام لیتے ہیں اچھے لڑکے اپنی تعداد میں اضافہ کرنے میں اتنی تگ ودو نہیں

کرتے؟

روئی ٹھنڈی ہوتی ہے اور اون گرم، کس بچے کا یہ سبق ٹھیک ہے؟

کھانے کی میز پر آدمی پہچانا جاتا ہے۔ کیسے؟

کھانا کھانے میں بدتمیزی کی وجہ غریبی ہوتی ہے یا ابتدائی غلط تربیت؟

کسی لڑکے کے لباس، کتابوں، خط، بستر اور لاکر کا اس کے ماضی اور مستقبل سے کیا تعلق ہے؟

جو اپنے آپ سے ہار گیا وہ کسی اور سے کیا جیت سکے گا، مطلب؟

صنوبر باغ میں آزاد بھی ہے پا بہ گل بھی ہے،
انہی پابندیوں میں حاصل آزادی کو تو کرلے

پابندیوں سے آزادی کا رشتہ ہے؟ Being an Officer & Becoming an Officer میں یا بننے اور ہونے میں کیا فرق ہے؟

آدمی کا شیطان آدمی ہے، پریم چند نے ایک افسانہ میں لکھا ہے، کیا یہ ٹھیک ہے؟ کس طرح؟ اور غلط ہے تو کیوں؟

شاہیں کبھی پرواز سے تھک کر نہیں گرتا، پردم ہے اگر تُو تو نہیں خطرۂ افتاد

پرواز اور پردم ہونے سے کیا مراد ہے؟

تھنکنگ کی ایکسر سائز کا طریقہ یہ تھا کہ ہر ہفتہ ان مجوزہ سوالات میں سے چند سوالات سارے ہاؤس کو دیئے جاتے، پھر سوال و جواب ہوتے، یہ سقراطی طریق تعلیم کا تجربہ تھا جو زیادہ کامیاب نہیں ہوسکا۔ اس سال ہاؤس نے کیڈٹ غلام مصطفیٰ کی قیادت میں کالج یونین کے زیر اہتمام اقبال کے صد سالہ جشن پیدائش کی تقریبات میں دوسرے سینئر ہاؤسوں کے پہلو بہ پہلو حصہ لیا۔ اقبال کوئز میں ہاؤس کی تیسری پوزیشن آئی اور اقبال شو میں ہاؤس نے اقبال کی نظم ''ماں کا خواب''، ''عکس اور روشنی'' (Pantominre) میں پیش کیا اور تقریب کے مہمان خصوصی بریگیڈیئر منظور احمد خان غوری لاگ ایریا کمانڈر نے اس ڈرامے کے خاص کردار نوید تبسم کو خصوصی انعام سے نوازا، اس سال ہاؤس کے تین کھلاڑی اشرف گل، وقار علی اور صلاح الدین کالج کی فٹ بال اور ہاکی الیون میں کھیلنے کے لئے منتخب ہوئے۔ کالج کے جوڈو کراٹے اور رائڈنگ کلب میں بھی ہاؤس کے جونیئرز نے حصہ لیا۔ ہاؤس کا یوم والدین اور جلسہ تقسیم انعامات ۲۷ فروری کو ہاؤس میں ہوا۔ اسٹیج بھی ہاؤس میں بنایا گیا۔ فنکشن کے پہلے دور میں تقریروں، مذاکروں، ترانوں کے علاوہ شیر شاہ سوری، قائداعظم اور اقبال پر خصوصی فیچر پیش کیے گئے۔ لنچ کے بعد تین کھیل ''الٹ پلٹ''، آرام وسکون اور ''دماغ کا آپریشن'' اردو میں اور ''ریڈ جوئیل'' اور ''رابن ہڈ اینڈ ایلن آ ڈیل'' انگریزی میں اسٹیج کیے گئے، اس فنکشن کی ایک خصوصیت یہ تھی کہ اس میں ہاؤس کے تمام ۸۱ لڑکوں نے حصہ لیا ہر لڑکا کم از کم ایک بار ایک منٹ کے لئے اسٹیج پر ضرور آیا۔ تمام کیڈٹس کے والدین بلکہ خاندان نے فنکشن میں شرکت کی، خواتین کی میزبانی ہاؤس ماسٹر کی بیگم اور بیٹیوں نے کی۔ مہمان خصوصی کمانڈانٹ کرنل اکرام امین نے انعامات تقسیم کیے۔

لیڈرشپ، اشرف، ریاض احمد، اکیڈیمکس غلام مصطفیٰ، ارشد گھمن، علی فاخر، اقبالیات غلام مصطفیٰ، قرأت نوید تبسم، ہاؤس کلر اشرف گل، فٹ بال صلاح الدین اور ثاقب رضا، ہاکی جاوید اختر، کرکٹ عامر خان، اتھلیٹکس باکسنگ انتصار رضوان اور جاوید اصغر، سوئمنگ غلام مصطفیٰ، آرٹ شہاب ثاقب، جاوید اقبال، موسیقی جاوید اقبال، نوید تبسم، ادب شفیق الرحمٰن، غلام مصطفیٰ، مظہر صبور

خطاطی زاہد کلیم، کارٹون سازی عامر خان، انگریزی خطابت زاہد مقصود، نعمان احمد، ندیم احمد، جاوید اختر، اردو خطابت علی فاخر نوید، تبسم، ممتاز ملہی، ارشد امین، انگلش ڈرامہ شجاعت علی راٹھور، اشرف گل، اردو ڈرامہ عابد رفیق، شفیق الرحمٰن، ارشد امین، ممتاز ملک، کمانڈانٹ شیلڈ علم الدین شہید ڈارم۔

اس سال افتخار شہید ڈرام نے ڈارم کیپٹن اشرف گل کی قیادت میں علامہ اقبال کی یاد میں پاکستان کی عملی خدمت کرنے کی علامت کے طور پر، ہاؤس کے دائیں طرف کیفے ٹیریا اور اس کے پیچھے کا سارا علاقہ ہموار کر کے اور ایک لان کی شکل دے کر کالج کی نذر کیا پچھلے سال ۱۹۷۶ء میں قائداعظم کی پیدائش کے صد سالہ جشن کے موقع پر اسی طرح کالج کے مین گیٹ کے بازو کا جو سارا علاقہ ویران پڑا تھا اسے گل و گلزار بنا کر قائداعظم کی یاد میں کالج کی نذر کیا گیا تھا۔ یہ تمام کوششیں اس امر کے لئے تھیں کہ شیر شاہ ہاؤس سے نیا کالج اور کالج سے نیا پاکستان ابھرے۔

پریفیکٹوریل ذمہ داریاں

ہاؤس پریفیکٹ عابد محمود (دہم)، اسسٹنٹ وائس کیپٹن اشرف گل، ونگ کیپٹن سرسید ونگ ریاض احمد، ونگ کیپٹن اقبال ونگ علی طٰہٰ، ہاؤس سیکرٹری جاوید اقبال، میس سیکرٹری ظفر اقبال، اسپورٹس سیکرٹری نعیم الدین ستی، سوشل سیکرٹری ارشد امین۔

۱۹۷۸۔۷۹ء

ہاؤس ماسٹر پروفیسر سعید راشد، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر، مسٹر طارق محمود چوہدری (ریذیڈنٹ) لیفٹیننٹ غلام علی، (میسنگ آفیسر) لیفٹیننٹ احمد امین احسن علوی، مسٹر مرزا عبداللطیف۔ ہاؤس نے اس سال تیسری بار کھلے مقابلے میں کالج کی انٹیریئر اکانومی شیلڈ جیت کر کالج کا صاف ترین اور پھولوں اور لانوں کے اعتبار سے خوبصورت ترین ہاؤس ہونے کا اعزاز برقرار رکھا اور کراس کنٹری شیلڈ کے کھلے مقابلہ میں ہاؤس کے ایک ونگ سرسید ونگ نے اوّل آ کر ریکارڈ کامیابی حاصل کی۔ ۱۱ ستمبر کو قائداعظم کی برسی کی تقریب پر کمانڈانٹ کرنل سعید کھوکھر صاحب نے ہاؤس کی لائبریری کے لئے خصوصی گرانٹ کا اعلان کیا اور ہاؤس کے اشفاق اور لیاقت محمود کی نمائشی باکسنگ دیکھ کر ڈائریکٹر آرمی ایجوکیشن بریگیڈیئر سید نصیر الدین نے پورے ہاؤس کو خصوصی نقد انعام عطا فرمایا۔

۱۶ مارچ ۱۹۷۹ء کو ہاؤس نے اپنا یوم والدین اور سالانہ جلسہ تقسیم انعامات منعقد کیا۔ کالج کے ممتاز اولڈ بوائے ڈپٹی ایم ایس بریگیڈیئر آر ڈی بھٹی (کالج رول نمبر ۱۸۶۲، حال لیفٹیننٹ جنرل اور کور کمانڈر) مہمان خصوصی تھے۔ ایک اور ممتاز عالمگیرین ۱۷۴۹ بریگیڈیئر محمد یونس نے بحثیت مہمان فنکشن میں شرکت کی۔ تاریخ کے لئے پروگرام کا وہ اسکرپٹ نقل کیا جاتا ہے جو اس دن استعمال ہوا۔

یوم والدین شیر شاہ ہاؤس

۱۶ مارچ ۱۹۷۹ء

پہلی مجلس

۱۔ استقبالیہ ریاض عظیم، ہاؤس کیپٹن۔ سر! اگر اجازت ہو تو فنکشن شروع کیا جائے، مہمان خصوصی جناب بریگیڈیئر آر ڈی بھٹی، خواتین و حضرات، میں شیر شاہ ہاؤس کی طرف سے آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے زحمت کی اور اس تقریب کو نوازا۔

خواتین و حضرات، شیر شاہ ہاؤس کالج کا بے بی ہاؤس ہے۔ یہاں آٹھویں درجے کے نئے طلبا سال بھر رہتے ہیں اور سب سکول کے طرز تعلیم و تربیت سے مانوس ہونا سیکھتے ہیں، آج کی تقریب بھی ان کی تربیت کا ایک حصہ ہے۔ اس لئے میں شیر شاہ ہاؤس کے کیڈٹ سوشل سیکرٹری سے کہوں گا کہ وہ میزبانی کے فرائض سنبھال لیں، سوشل سیکرٹری!

۲۔ ابتدائیہ مسعود اشرف ۔ خواتین و حضرات، مسعود اشرف سلام عرض کرتا ہے، اس سے پہلے کہ پروگرام شروع ہو میں چند باتیں واضح کرتا ہوں، ہم کالج میں ۱۹، ۲۰ مئی ۱۹۷۸ء کو داخل ہوئے تھے۔ اس وقت سے اب تک ہم نے جو فنکشن کئے ان کی جھلکیاں اس مجلس میں پیش کی جا رہی ہیں۔ کالج میں ہماری تربیت کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ ساری تعلیمی سرگرمیوں میں لڑکوں کو حصہ لینے کا موقع دیا جاتا ہے۔ چنانچہ اس پروگرام میں بھی ہاؤس کے تمام ۴۷ لڑکے حصہ لے رہے ہیں۔ ہاؤس کا ہر لڑکا کم از کم دو بار اسٹیج پر آئے گا۔ اسی اہتمام کی وجہ سے پروگرام قدرے لمبا ہو گیا ہے۔ شاید آپ کو یہ بورنگ بھی لگے، خواتین و حضرات! میں آپ سے درخواست کروں گا کہ آپ ہماری تربیت کی خاطر یہ زحمت اٹھائیں۔

۳۔ خواتین و حضرات! تقریب کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوگا۔ خالد اقبال تلاوت کریں گے۔

۴۔ کورس۔ فرید اقبال، خودی کا سرنہاں ایک کورس سنئے۔

۵۔ قرآن حکیم اور ہماری زندگی۔ طاہر محمود

۶۔ خطبہ حجتہ الوداع، نعیم

۷۔ نعت، فدا حسین، خواتین و حضرات، فدا حسین سے نعت کے چند اشعار سنئے۔

۸۔ روشنی، تیمور نعیم

۹۔ نظریہ پاکستان، فرخ افتخار

۱۰۔ روشنی (نمبر۲)، افتخار حیدر

۱۱۔ کبھی اے نوجواں مسلم، قیوم، خواتین وحضرات، اقبال کی ایک نظم فرحت سے سنیئے۔

۱۲۔ شیر شاہ ہاؤس کا نثری ترانہ فدا حسین۔

۱۳۔ منزل ہے کہاں تیری اے لالہ صحرائی، اشتیاق کیانی

۱۴۔ تعلیم کیا ہے؟ یوسف، خواتین وحضرات، تعلیم کیا ہے۔اس موضوع پر ایک انگریزی تقریر سنیئے۔

۱۵۔ آنر کونسل، نذیر

۱۶۔ غلامی میں نہ کام آتی ہیں، عامر اکرام، خواتین وحضرات، فدا حسین سے ایک غزل سنیئے۔غلامی میں نہ کام آتی ہیں شمشیریں نہ تدبیریں۔

۱۷۔ ڈسپلن، عتیق، ڈسپلن پر انگریزی میں ایک تقریر پیش کی جاتی ہے۔

۱۸۔ آزادی، نسیم، آزادی کیا ہے، انگریزی کی ایک اور تقریر سنیئے۔

۱۹۔ پانچ سچے موتی، آفتاب

۲۰۔ شیر شاہ کا انصاف، اکمل ندیم

۲۱۔ تقریب ملاقات، نوین وعاطف، خواتین وحضرات، نوین وعاطف اپنے پروگرام ''تقریب ملاقات'' کے ساتھ حاضر ہیں، سامعین اس پروگرام میں ہم آپ کی ملاقات ہاؤس کی ممتاز شخصیتوں سے کرائیں گے۔(نسیم، عامر رضا، احمد ندیم، مسعود، فدا اسلم)

۲۲۔ پریشاں ہو کے میری خاک.........ندیم صادق، خواتین وحضرات، فرحت عباس سے اقبال کی ایک غزل سنیئے۔

۲۳۔ کاروان اقبال، ہارون، فرید روحیل

۲۴۔ اختتامیہ، مسعود اشرف

خواتین وحضرات! یہاں پہلی مجلس ختم ہوتی ہے۔کھانے اور نماز کے بعد دوسری مجلس جمے گی۔شکریہ!

دوسری مجلس

۱۔ ابتدائیہ، طاہر محمود۔ خواتین وحضرات، دوسری مجلس میں، میں آپ کا خیر مقدم کرتا ہوں۔اب آپ ہماری تربیت کا ایک اور رخ دیکھیئے۔

۲۔ سوہنی دھرتی، جاوید یوسف، خواتین وحضرات، سب سے پہلے ایک کورس پیش خدمت ہے سوہنی دھرتی۔

۳۔ قرطبہ کا قاضی، عمران شیر۔خواتین وحضرات، اسلامی عدل وانصاف کے ایک تاریخی واقعہ پر مبنی امتیاز علی تاج کا ڈرامہ قرطبہ کا قاضی پیش خدمت ہے۔
اداکار ہیں مسعود اشرف، عاطف ضیاء، ہارون عباس۔

۴۔ کب میرا نشیمن، فدا حسین، قمر جلالوی کی غزل کے چند اشعار سنیئے۔

۵۔ ملا نصیر الدین، مسرت، خواتین وحضرات، جب تک سٹیج سیٹ ہو، ایک اسکٹ ملاحظہ فرمایئے، عنوان ہے ملا نصیر الدین۔

۶۔ شاپ اسسٹنٹ، مدثر

خواتین وحضرات! انگریزی کا ایک مختصر ڈرامہ پیش خدمت ہے، ایک چالاک دکاندار کو ایک مددگار کی ضرورت ہے وہ اخبار میں اشتہار دیتا ہے تو چند امیدوار انٹرویو کے لئے آتے ہیں۔

۷۔ انشاء جی اٹھو، فرحت عباس، انشا جی کی ایک غزل سنیئے۔

۸۔ ملا نصیر الدین، اشفاق، خواتین وحضرات، ایک اور اسکٹ ملاحظہ کیجئے۔

۹۔ الٹ پلٹ، عاطف۔خواتین وحضرات، اس مجلس کا آخری ڈرامہ الٹ پلٹ پیش خدمت ہے یہ ایک مزاحیہ کھیل ہے۔ایک کھیل، میاں اور متوقع داماد کی

بدحواسی کی داستان، ملاحظہ فرمائیے۔ الٹ پلٹ!

۱۰۔ سالانہ رپورٹ، ہاؤس کیپٹن۔ بریگیڈیئر آر ڈی بھٹی، خواتین وحضرات میں آپ سب کا اور خاص طور پر مہمان خصوصی کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے ہماری، یوم والدین کی تقریب کو رونق بخشی شیر شاہ ہاؤس نے اس سال بھی اپنے امتیازات کو برقرار رکھا۔ کالج کی انٹیریئر اکانومی شیلڈ اس بار پھر ہم نے حاصل کی، کالج کے انٹر ہاؤس کراس کنٹری مقابلے میں ہمارے ونگ سرسید ونگ نے نمایاں کامیابی حاصل کی۔ اس ہاؤس میں سال بھر جو فنکشن ہوئے ان کی جھلک آپ دیکھ چکے ہیں۔ اس ہاؤس میں غیر نصابی مطالعے کو اور تخلیقی مشاغل کو بہت اہمیت دی جاتی ہے، پڑھواور سوچو ہمارے راہنما اصول ہیں۔ چنانچہ اس سال بھی ہاؤس لائبریری سے لڑکوں نے بہت فائدہ اٹھایا۔ ۱۱ستمبر ۱۹۷۸ء کو ہم نے یوم قائداعظم منایا تھا۔ اس موقع پر ہمارے کمانڈانٹ کرنل سعید کھوکھر صاحب نے ہاؤس لائبریری کو دوسو روپے عطا کیئے تھے۔ ان کی کتابیں خرید لی گئی ہیں۔ لیکن ابھی الماری کا ایک شیلف خالی ہے، ہمارے ہاؤس کی ادبی مجلس نے اس سال بڑا کام کیا، پندرہ بیس لڑکوں نے ادبی چیزیں تخلیق کی ہیں۔ آرٹ کلب اور ڈرامہ کلب کی کارکردگی بھی بہت اچھی ہے، آخر میں، میں ایک بار پھر مہمان خصوصی اور دوسرے مہمانوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اب میں مہمان خصوصی بریگیڈیئر آر ڈی بھٹی سے درخواست کروں گا کہ وہ انعامات تقسیم فرمائیں۔ سر تشریف لائیے۔ بریگیڈیئر بھٹی زندہ باد، ملٹری کالج تابندہ باد، پاکستان پائندہ باد۔ اسپورٹس اور ڈرامہ کے انعامات یہ تھے:

ہاؤس کلرز اتھلیٹکس طارق محمود، کراٹے اشفاق احمد، فٹ بال تیمور، کرکٹ منیر رفیع، سوئمنگ جمیل مسعود، جمناسٹکس عبدالقیوم، کراس کنٹری باکسنگ لیاقت محمود، ہاکی نعمان عنایت، بیسٹ ڈرامہ کیانی شہید کمانڈانٹ شیلڈ سرسید ونگ اس موقع پر ایک خصوصی انعام ہاؤس کے ڈسٹ مین سیموئیل مسیح کو دیا گیا۔

پریفیکٹوریل ذمہ داریاں

ہاؤس کیپٹن ریاض عظیم، وائس کیپٹن فدا حسین، اسسٹنٹ وائس کیپٹن، خالد عباس، ہاؤس سیکرٹری منیر رفیع، میس سیکرٹری جمیل مسعود، اسپورٹس سیکرٹری حامد اقبال۔

۱۹۷۹ء۔۸۰

ہاؤس ماسٹر مسٹر سعید راشد۔ اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹرز مسٹر طارق محمود چودھری، لیفٹیننٹ طاہر ملہی۔ ہاؤس کی سرگرمیوں کا سائیکل معمول کے مطابق چلا۔ جمعہ اور بدھ کے فنکشنوں کے علاوہ خصوصی تقریبات ۶ستمبر، ۱۱ستمبر (یوم قائداعظم)، ۹نومبر (یوم اقبال) ۱۷ اکتوبر (یوم سرسید)، ۲۴اکتوبر یو این اوڈے، یوم عاشورہ اور عید میلادالنبی ﷺ کے موقع پر منعقد ہوئیں ہاؤس کی سوسائٹی، ڈرامہ کلب اور ادبی مجلس میں جو کیڈٹس زیادہ فعال رہے وہ یہ تھے:

فاروق احمد صدیقی، عزیز حامد، ندیم اکبر، قاسم غلام علی، ایس ایم عامر، عامر شہزاد، سلیم قادر، شفیع الزمان، افتخار احمد، رضوان حمید، طارق محمود اکبر، جنید اکرم، اور جنید شمیم۔ کالج کی سالانہ تقریب کے موقع پر کالج کی ہم نصابی سرگرمیوں کی جھلکیوں میں کالج کی نمائندگی شیر شاہ ہاؤس کے فاروق صدیقی نے کی۔ ہاؤس کا آرٹ کلب بھی تمام سال متحرک رہا۔ عامر شہزاد، عدنان سرور، منصور شیرازی اور عمران ضیاء کی فنکارانہ سرگرمیاں ممتاز رہیں۔ اسپورٹس کے میدان میں امتیازی کارکردگی کا مظاہرہ ان کیڈٹس نے کیا:

اتھلیٹکس میں مبین الرحمٰن، آصف نبی، عدنان سرور، نیئر عباسی، اکمل، وسیم مبین کو بیسٹ اتھلیٹ ہونے کا اعزاز ملا۔ کراس کنٹری میں ایس ایم عامر اوّل اور مبین دوم آیا۔ باکسنگ میں سعید طارق اوّل اور رضوان حمید دوم رہا، کراٹے میں نیر عباسی اور عدنان سرور نمایاں رہے۔ رائڈنگ میں نفیس، عامر ملک، ندیم اکبر نے امتیاز حاصل کیا۔ کرکٹ میں طاہر محمود اکبر، نوید اختر، سید گل یاور، عباس سلیم طاہر بہتر رہے، فٹ بال میں مبین اور اکمل نے، ہاکی میں رضوان، عزیز، سعید طارق، باسکٹ بال میں عامر شہزاد، عامر ملک نے امتیازی کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔

پریفیکٹوریل عہدے

ہاؤس کیپٹن ریاض احمد، وائس کیپٹن قاسم غلام علی، میس سیکرٹری عامر ملک، ہاؤس سیکرٹری ندیم اکبر، اسپورٹس سیکرٹری اکمل خان، سوشل سیکرٹری فاروق احمد صدیقی۔ ہاؤس کے خدمت گار ہاؤس اردلی، محمد لطیف، محمد منیر، واشر مین محمد سعید، ڈسٹ مین جان صادق، میس حوالدار شہادت علی، کک محمد ولایت۔

۸۱-۱۹۸۰ء

ہاؤس ماسٹر پروفیسر سعید راشد، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹرز مسٹر طارق محمود چوہدری، لیفٹیننٹ ممتاز خان۔ سیشن کی ابتداء منگلا ڈیم اور بجلی گھر کی سیاحت سے ہوئی۔ ۲۰ مئی کو ہاؤس نے اقبال ڈے منایا۔ جس کے مہمان خصوصی ڈائریکٹر آرمی ایجوکیشن سید نصیر الدین تھے۔ اس سال تقریروں، ڈراموں اور موسیقی، ورائٹی پروگرام بدھ کی شب کو ہوا۔ البتہ یوم دفاع، یوم قائداعظم، یوم اقبال، عاشورہ محرم اور میلاد النبی ﷺ کے فنکشن روایتی اہتمام سے ہوئے جن میں ہر بار ایک کثیر تعداد نے حصہ لیا۔ انٹر ہاؤس سوئمنگ میں عامر شوکت نے بیک اور بریسٹ سٹروک میں اور نعیم اور شجاع ڈوگر نے ریلے میں اوّل پوزیشن لی۔ عامر شوکت کو سال کا بیسٹ سوئمر ہونے کا اعزاز ملا۔ انٹرونگ اتھلیٹکس میں عبدالحکیم ۱۰۰ میٹرز، ہائی جمپ میں غلام حسین ۲۰۰ میٹرز میں اور ہاپ اسٹپ اینڈ جمپ میں، عامر جاوید لانگ جمپ میں اوّل آئے، کراس کنٹری میں ساجد شکور نے اوّل اور عابد حسین نے دوم پوزیشن لی۔ اس سال سالانہ جلسہ تقسیم انعامات کے موقع پر کالج کی ہم نصابی سرگرمیوں کی جھلکیوں کے پروگرام میں اردو میں نعیم اشرف نے اور فواد علی نے انگریزی میں تقریر کی۔ نعیم اشرف کی تقریر کا عنوان تھا ''عشق رسول نفسیاتی نقطہ نظر سے'' فواد علی کا موضوع تھا، '' قائداعظم اینڈ ایجوکیشن'' جس میں قائداعظم کی تقریروں کے مختصر اقتباسات پیش کئے گئے تھے۔ گزشتہ کی طرح اس سال بھی ہاؤس ڈے منانے کا سلسلہ نئی مرکزی پالیسی کے تحت منقطع رہا۔ پریفیکٹوریل عہدیدار یہ تھے: ہاؤس پریفیکٹ سعید گل، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ وحید ممتاز، میس سیکرٹری شاہد بھٹی، ہاؤس سیکرٹری ساجد شکور، سوشل سیکرٹری انعام اشرف۔

۸۲-۱۹۸۱ء

ہاؤس ماسٹر پروفیسر سعید راشد، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر مسٹر طارق محمود چوہدری، لیفٹیننٹ محمد ممتاز، لیفٹیننٹ انعام الرحمٰن شیرانی۔ ہاؤس کی روایتی سرگرمیوں کا سلسلہ، بشمول بدھ کے فنکشن اور خصوصی تقریبات کا سلسلہ روایتی اہتمام سے چلا اس کا مظاہرہ کالج کے سالانہ جلسہ تقسیم انعامات پر ہوا۔ اردو انگریزی تقریروں میں کالج کی نمائندگی کا اعزاز اللہ نواز اور احمد سلمان کے حصے میں آیا۔ اللہ نواز کی تقریر کا عنوان تھا اقبال کا خطاب نوجوانوں سے اور احمد سلمان نے The Making of Pakistan کے موضوع پر تقریر کی۔ جون ۱۹۸۱ء کی انٹرونگ سوئمنگ میں سلمان ناصر نے ہاؤس کے بیسٹ سوئمر ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔ امجد حسین، اظہر صادق، اعجاز احمد دوسرے مقابلوں میں اوّل آئے۔ انٹرونگ کراس کنٹری اللہ نواز، زاہد رسول اور محمد خان اوّل، دوم اور سوم آئے۔ نومبر ۱۹۸۱ء انٹرونگ اتھلیٹکس میں اللہ نواز کو سال کا بیسٹ اتھلیٹ قرار دیا گیا۔ سیف اللہ ملک، عاطف ڈار، سلمان ناصر، محمد خان، ذکاء الحسن، زاہد رسول، احمد سلیمان نے مختلف ٹریک اور فیلڈ مقابلوں میں پہلی، دوسری پوزیشن حاصل کی۔ اظہر صادق اور علیم نے نمائشی باکسنگ باؤٹ میں حصہ لیا۔ ہاؤس نے انٹر ہاؤس چیلنج ٹرافی جیتنے کا اعزاز بھی پایا۔

پریفیکٹوریل عہدیدار۔ ہاؤس پریفیکٹ سعید افسر، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ منیر الحق، میس سیکرٹری عبدالعلیم۔

۸۳-۱۹۸۲ء

ہاؤس ماسٹر پروفیسر سعید راشد، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر مسٹر طارق محمود چوہدری، لیفٹیننٹ ممتاز خان، لیفٹیننٹ انعام الرحمٰن شیرانی، لیفٹیننٹ ہدایت اللہ۔ ۶۸-۱۹۶۷ء سے ۸۲-۱۹۸۱ء تک شیر شاہ ہاؤس کالج کے پریپریٹری ہاؤس کے طور پر صرف آٹھویں کی نئی انٹری کے لئے مخصوص رہا اور اس نے اس نسبت سے تعلیم و تربیت کے نئے تجربے کئے اور بحثیت مجموعی تاریخی رول ادا کیا۔ اپریل ۱۹۸۲ء میں ہاؤس کی یہ امتیازی حیثیت ختم کر دی گئی۔ اس سال ہاؤس میں نئی انٹری کے صرف ایک تہائی لڑکے آئے۔ نویں دسویں کے باقی دو تہائی دوسرے ہاؤسوں محمود غزنوی اور بابر سے یہاں منتقل کئے گئے۔ اس طرح شیر شاہ ہاؤس بھی محمود غزنوی ہاؤس اور بابر ہاؤس کی طرح کا آٹھویں سے دسویں تک کا جونیئر ہاؤس ہوگیا۔ اس ٹوٹ پھوٹ کے باوجود ہاؤس کے تربیتی تشخص کو بچانے کی کوشش کی گئی اور ہاؤس کے ماٹو '' آئی کین آئی ول'' اور تربیتی رہنما اصول ''فرام ڈسکوری ٹو ڈویلپمنٹ'' کی روشنی میں ہاؤس کا تربیتی پروگرام آٹھویں نویں کے لئے رکھا گیا دسویں کو ہاؤس کی لائبریری سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کرنے کا موقع دیا گیا۔

جونیئر انٹر ہاؤس مقابلوں میں ہاؤس کی کارکردگی بری نہیں رہی۔ ۲۵ مئی کو انٹر ہاؤس شوٹنگ کے مقابلے میں ہاؤس نے ٹرافی جیتی اور ٹیم کیپٹن آفتاب احمد خان کو سال کا بیسٹ شاٹ قرار دیا گیا۔ ۲۷ مئی کے انٹر ہاؤس جنرل نالج مقابلے میں نہ صرف ہاؤس اوّل آیا بلکہ پہلی دو پوزیشن بھی دو شیرینز اشرف اور سلطان مبارز نے حاصل کیں۔ جون میں ہاؤس کو تیسری کامیابی انٹر ہاؤس سوئمنگ جیتنے سے ہوئی۔ ہاؤس کے اعجاز کو بیسٹ سوئمر قرار دیا گیا۔ موسم گرما کی تعطیل کے بعد ہاؤس نے

انٹر ہاؤس باسکٹ بال اور ڈرل مقابلوں میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔ ڈرل کمانڈر امجد علی کو بہترین ڈرل کمانڈر قرار دیا گیا۔ ہاؤس نے انٹر ہاؤس اقبالیات کا مقابلہ جیتنے کا اعزاز حاصل کیا۔ البتہ تقریری مقابلوں میں ہاؤس صرف اردو برجستہ مباحثہ میں کامیابی سے ہمکنار ہوا۔ ہاؤس کے انفرادی اعزازات یہ تھے:

اظہر شاہ اردو برجستہ اوّل، زاہد محمود ڈرامہ اردو برجستہ، محمد زبیر انگریزی برجستہ اوّل، حامد سجاد کلر ہاکی پوزیشن اوّل، ٹیبل ٹینس، ساجد شکور سالانہ امتحان نہم اوّل، محمد اظہر قرات، امتیازات بیسٹ اتھلیٹ جونیئرز، آصف انور بیسٹ باکسر، حماد احمد کلر جمناسٹکس، محمد یوسف کلر باسکٹ بال۔ آٹھویں کے طلبا کو پہلے سال ہی ملا دینے کا تجربہ کچھ مشکلات سے دوچار ہوا تو ۲ دسمبر ۱۹۸۲ء کے سالانہ جلسہ تقسیم انعامات کے فوراً بعد آٹھویں کے طلباء شیر شاہ ہاؤس سے نکال کر محمود غزنوی اور بابر ہاؤس میں بھیج دیئے گئے اور ان دونوں ہاؤسوں کے دسویں کے طلباء شیر شاہ ہاؤس میں اکٹھے کر دیئے گئے۔ اس میں ایک مصلحت یہ تھی کہ وہ فائنل ٹرم میں یکجا رہ کر بہتر تیاری کر سکیں۔ تیسری ٹرم میں ہاؤس میں صرف امتحان کی تیاری جاری رہی۔ دوسری سرگرمیاں معطل رہیں۔

کیڈٹ اپائنٹمنٹس

ہاؤس پریفیکٹ حامد سجاد، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ محمد یوسف، میس سیکرٹری محمد افضل

۱۹۸۳-۸۴ء

ہاؤس ماسٹر میجر رئیس احمد، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر مسٹر شفیق احمد، مسٹر طارق محمود چودھری ریذیڈنٹ ہاؤس ماسٹر۔ اپریل ۱۹۸۳ء میں شیر شاہ ہاؤس ٹیپو ہاؤس اور اورنگ زیب ہاؤس کے جے سی ۱۱ اور جے سی ۱۲ کے منتقل ہو گئے۔ اس طرح ہاؤس چند ماہ کے لئے جے سی ہاؤس ہو گیا۔ جے سی ۱۱-۱۲ کے یہاں منتقل ہونے سے پہلے اپنے تمام اسپورٹس مقابلے اور دوسرے مقابلے ختم کر چکے تھے۔ جولائی ۱۹۸۳ء میں دونوں کورسوں کے جے سیز پی ایم اے چلے گئے اور ہاؤس خالی رہ گیا۔ جے سیز کے اپائنٹمنٹس یہ تھے: کالج پریفیکٹ جے سی فرحت عباس ثانی، ہاؤس پریفیکٹ سر سید ونگ (جے سی ۱۱) جے سی نعمان ہاشمی، ہاؤس پریفیکٹ اقبال ونگ (جے سی ۱۲) جے سی عدنان یعقوب، اسپورٹس سارجنٹ عبدالقیوم قریشی، جے سی معظم مرزا، کارپورل جے سی عابد منہاس، جے سی امجد محمود۔

۱۹۸۴-۸۵ء

جولائی ۱۹۸۳ء سے مارچ ۱۹۸۵ء تک ہاؤس زیر مرمت ہونے کی وجہ سے بند رہا۔

۱۹۸۵-۸۶ء

ہاؤس ماسٹر پروفیسر سعید راشد، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹرز مسٹر طارق محمود چودھری، مسٹر مرزا عبداللطیف، کیپٹن شبیر حسین خان۔ چار سال کے تعطل کے بعد ایک بار پھر شیر شاہ ہاؤس کا پرانا اسٹیٹس بحال ہو گیا اور ہاؤس نے آٹھویں کی نئی انٹری کے لئے پریپریٹری ہاؤس کے طور پر دوبارہ کام شروع کیا۔ اس بار بھی ہاؤس کی ترجیحات میں روشنی کی تلاش اور پاکستان کے حوالے سے کرداری تربیت کو سب سے اوپر رکھا گیا۔ ہاؤس کے ہر لاکر پر صرف تین اسٹکر ہوتے تھے، سب سے اوپر خط طغریٰ میں دائرہ میں رب زدنی علما، اس کے نیچے ماٹو I Can I Will اور اس کے نیچے رہنما اصول From Discovery to Development سب لڑکوں کو جو بک مارک دیئے گئے، ان کے ایک طرف یہ عبارت تھی (I Can I Will) اور اس کے نیچے کالج کریسٹ اور یہ عبارت

Sher Shah House the sun - shine House.
Sher Shah boys the sun - shine boys.
Always on the move in search of light.

اس بک مارک کے دوسرے طرف یہ لکھا تھا۔

A sun shine boy is fair, firm, kind and considerate.
He goes all out to serve Pakistan in what ever way he can.

ہاؤس کے پرانے تربیتی پروگرام کو زندہ کیا گیا۔ ڈیبیٹنگ کلب، ڈرامہ کلب، آرٹ سوسائٹی، ادبی مجلس کے زیر اہتمام ہم نصابی سرگرمیاں شروع ہوئیں۔ پرانا سوالنامہ ''اپنی شخصیتی ترقی کا خود جائزہ لیجئے''۔ دوبارہ جاری کیا گیا۔ لڑکوں میں تحقیق و جستجو اور جذبہ تحریر و تقریر پیدا کرنے کے لئے پورے سال کا جو پروگرام موضوعات اور اشارات کی شکل میں دیدیا گیا وہ یہ تھا:

۱۔ کیمپس کے پھولوں کا مشاہدہ ۲۔ کیمپس کے درختوں کا مطالعہ ۳۔ سوشل سروس پروجیکٹ ۴۔ اقبالیات، اقبال کی زندگی وکلام پر ایک کوئز پروگرام، ۵۔ اقبالیات، اقبال کے اشعار پر مبنی بیت بازی، ۶۔ سیرت النبی ﷺ پر مبنی کوئز پروگرام ۷۔ خلفائے راشدین پر ایک کوئز پروگرام، ۸۔ قائداعظمیات کوئز پروگرام ۹۔ ارشادات قائداعظم، ۱۰۔ پاکستانیات کوئز پروگرام ۱۱۔ کردار قائداعظم، مکالمے، ۱۲۔ کردار اقبال، مکالمے ۱۳۔ میری پسندیدہ کتاب/ ٹی وی ڈرامہ/ کہانی ٹی وی پروگرام ۱۴۔ مشاہیر کی دلچسپ باتیں ۱۵۔ مشاہیر کے لطیفے ۱۶۔ طبع زاد کہانی/ نظم/ مضمون/ مزاحیہ خاکہ ۱۷۔ آؤ ایکٹنگ سیکھیں۔ ۱۸۔ شکرنامہ لکھنا، پرانے استادوں کو ۱۹۔ دلچسپ مشغلہ کی باتیں ۲۰۔ بچپن کی یادیں۔ ۲۱۔ آٹوگراف بک سے/ اسکریپ بک سے ۲۲۔ میرے خواب/ میری امنگیں ۲۳۔ مزاحیہ خاکے/ تقریریں۔ ۲۴۔ کچھ پالتو جانوروں کے بارے میں ۲۵۔ دوستوں کی دلچسپ باتیں، عادتیں ۲۶۔ مجھے کس دوست کی کیا بات پسند ہے۔ ۲۷۔ مجھے فخر ہے ۲۸۔ میس کا مزاحیہ خاکہ ۲۹۔ ملی ترانے ۳۰۔ آواز کی موسیقی ۳۱۔ ناقابل فراموش واقعات ۳۲۔ خود احتسابی۔ اپنی ترقی کا جائزہ ۳۳۔ خبرنامہ سائنس۔ ۳۴۔ دس برس کے بعد میں کہاں ہوں گا۔ ۳۵۔ میری محسن شخصیت ۳۶۔ ناقابل فراموش واقعات ۳۷۔ بربیز ٹرسٹ۔ ۳۸ پاکستان سے محبت کی چند مثالیں۔ ۳۹۔ احسان وایثار کی چند مثالیں۔ ۴۰۔ طلباء کی بلند کرداری، چند واقعات ۴۱۔ میری حماقتیں/ میرے پچھتاوے ۴۲۔ اگر میں ہاؤس پریفیکٹ/ ہاؤس ماسٹر/ کمانڈانٹ/ صدر ہوتا ۴۳۔ ایک روز میں ایک لاکھ روپیہ کیسے صرف کرونگا ۴۴۔ کسی مہمان کا انٹرویو اس سال کی سالانہ رپورٹ میں ہاؤس کے مشن اور کام کے بارے میں لکھا گیا:

Here in Sher Shah house, the stress has tradionally been on the development of personality, through a series of well planned and graded creative activities and leadership building exercises, inculcating a whole - some life style has been the first priority. It is on this bed-rock that a worthy character and promising career is built.

A special feature of the year under review has been book reading and book review writing on a mass scale. Each boy has gone a long way in search of light. Their book-reviews are still preserved in the house office. While 12 cadets have produced small theses and research papers on Joan of Arc, Mujadid Alf - Sani and Jamaluddin Afghani.

Great house : Great boys:

ہزار کتابوں پر مشتمل ہاؤس کی لائبریری دن رات کھلی رہتی تھی لڑکوں کو تخلیقی تعلیم (Creative Education) سے روشناس کرایا گیا۔ یہ مطالعے اور پھر لکھنے کے اس ذوق کا نتیجہ تھا کہ جب کالج میں اردو انگریزی مضمون نگاری کے مقابلوں کا اعلان ہوا تو تقریباً پورا ہاؤس ان مقابلوں میں ذوق شوق سے حصہ لینے کے لئے موجود تھا۔ انفرادی انعامات یہ تھے۔

اردو مضمون نگاری اسد علی اوّل، انوار علیم دوم، نعیم پرویز سوم، انگریزی مضمون نگاری، ہارون اقبال اوّل، علی اسد دوم، غلام نبی سوم، ہاؤس نے پاکستانیات کے نئے انٹر ہاؤس مقابلے میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔ پاکستانیات کا مقابلہ قائداعظم کوئز، تحریک پاکستان کوئز، قومی ترانوں اور قائداعظم کی زندگی اور تقاریر پر مبنی قائداعظم شو پر مشتمل تھا۔ انفرادی طور پر پاکستانیات میں جاوید اسلام نے پہلی اور ہارون اقبال نے دوسری پوزیشن حاصل کی۔ انٹر ہاؤس اقبالیات میں بھی ہاؤس نے حصہ لیا۔ جو اقبال کوئز، اقبال بیت بازی اور اقبال شو پر مشتمل تھا۔ ہاؤس کی ٹیم میں شامل سفیان احمد صدیقی، ہارون اقبال اور عمران احمد کی کارکردگی نمایاں رہی اس کے علاوہ انٹرونگ جنرل نالج مقابلے میں معظم اسحاق نے پہلی اور جاوید اسلام نے دوسری پوزیشن لی۔ بدھ کی شب کے فنکشن میں تقریروں، ڈراموں، ترانوں کا سلسلہ جاری رہا۔ یوم اقبال، یوم قائداعظم، یوم دفاع، عید میلاد النبی ﷺ کی تقریبات بھی منعقد کی گئیں۔ انٹر ڈارم اردو انگریزی تقریری مقابلوں اور ڈراموں میں آصف منیر، محمد مقبول اور ہارون اقبال اوّل آئے۔ ہاؤس کے ایک اور ہونہار کیڈٹ امیر اجمل نے آل پاکستان انٹر پبلک سکول ڈیبیٹ اسلام آباد میں دوم پوزیشن حاصل کی۔ اکیڈیمکس میں جن لڑکوں نے اے پلس لے کر آٹھویں کا امتحان پاس کیا وہ یہ تھے: خرم اعجاز، عبدالستار، فیصل بشیر، امیر اجمل، علی اسد، محمد مقبول اور حامد مسعود انٹرونگ اسپورٹس مقابلوں کے انفرادی اعزازت یہ تھے: بیسٹ سوئمر عبدالستار، بیسٹ اتھلیٹ ریحان مشتاق، ہاؤس کلرز باسکٹ بال ریحان مشتاق، فٹ بال عبدالستار، ہاکی جاوید اسلام، اتھلیٹکس رضوان الحق۔ ۸۵۔۱۹۸۴ء کے دوران ہاؤس کے دوروم بوائز انور اور اکبر تھے اور صفائی ستھرائی کی ذمہ داری بشیر مسیح کے سپرد تھی۔

کیڈٹ عہدیدار

ہاؤس پریفیکٹ یہ تھے: ہاؤس پریفیکٹ صہیب بھٹی، میس سیکرٹری خاور وسیم، سوشل اور اسپورٹس سیکرٹری رضوان حسین۔

۸۷-۱۹۸۶ء

ہاؤس ماسٹر پروفیسر سعید راشد، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹرز، مسٹر طارق محمود چودھری، مسٹر مرزا عبداللطیف کیپٹن شبیر حسین خان کیپٹن عطامحی الدین۔

بحیثیت پریپ ہاؤس کے شیر شاہ ہاؤس کا یہ آخری سال تھا۔ ہاؤس کا روشنی کا سفر مختلف سمتوں میں جاری رہا ''کتاب'' اس سال بھی روشنی کا منبع رہی۔ انگریزی مضمون نگاری کے مقابلے میں عاصم رضا نے پہلی، فرید ارشاد نے دوسری اور طارق مظفر نے تیسری پوزیشن لی۔ جنرل نالج کے کھلے انٹر ہاؤس مقابلے میں شیر شاہ تیسرے نمبر پر آیا۔ آٹھویں میں طارق مظفر نے پہلی، تنویر الیاس نے دوسری اور احتشام الحق نے تیسری پوزیشن لی۔ اردو مضمون نگاری میں محمد انور نے پہلی، سید عاصم رضا نے دوسری اور راشد محمود نے تیسری پوزیشن لی۔ انگریزی بک ریویو میں ندیم احمد خان نے پہلی، ندیم اختر نے دوسری اور امان اللہ نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ بک ریویو میں سکندر سلطان اوّل، عاصم رضا دوم اور ندیم اختر سوم آیا۔ ۱۱ ستمبر ۱۹۸۶ء کی شب موسیٰ ہال میں بزم ادب کے زیر اہتمام انٹر ہاؤس پاکستانیات کے کھلے مقابلے میں شیر شاہ ہاؤس نے آٹھویں کلاس کے جونیئر ہاؤس ہوتے ہوئے پاکستانیات شیلڈ دوسری بار جیتی۔ پاکستانیات کا مقابلہ قائداعظم کوئز قائداعظم کی تقریروں اور اقوال کے اقتباسات اور قومی ترانوں کے مقابلہ پر مشتمل تھا۔ شیر شاہ ہاؤس کا یہ مقابلہ جیتنا محض اتفاق نہ تھا۔ جب شیر شاہ ہاؤس کا ایک نوخیز شیر پاکستان کے ستارۂ ہلال والے سبز پرچم تلے کھڑا پاکستان کو مخاطب کر کے یوں نغمہ سرا تھا۔

تو ہے میری آنکھ کا تارا	اتنا پیارا جیسے ماں
تو میرا گھر آنگن،	تجھ سے سارے بندھن
تجھ سے ساری خوشیاں	تجھ بن میں کہاں
میں صدقے، میں قربان	میرا دل، میری جان
پرچم ترا میں، دیکھوں	سجدے میں گر جاؤں
نام بھی سن لوں تیرا میں	میں دل میں ورد کروں
میں صدقے، میں قربان	میرا دل میری جان

تو یہ سارے ہاؤس کی آواز تھی، اس پاکستانیت کی بازگشت تھی جو ہاؤس میں ان کی تربیت کی پہلی ترجیح تھی۔ ہاؤس نے اپنا یادگار سالانہ ڈرامیٹک شو ۱۶ دسمبر ۱۹۸۶ء کی شب موسیٰ ہال میں پیش کیا۔ کمانڈانٹ بریگیڈیئر عثمان شاہ مہمان خصوصی تھے۔ تقریب کا آغاز ہمایوں جمیل اور ہمنوا۔ کمال انور، ایاز خان، احسن وقاص اور کلیم اشرف کے ملی ترانے سے ہوا۔ جو نام وہی پہچان۔

جو نام وہی پہچان	پاکستان پاکستان
ہمارا دیس پاکستان	ہمارا دیس پاکستان
پاکستان کو جان و دل سے	پاکستان بنانا ہے
کر دینا ہے پاکستان پر	تن من دھن قربان
جو نام وہی پہچان	پاکستان پاکستان

سقراط کی زندگی، پیغام اور طریق تعلیم کو شیر شاہ ہاؤس میں خصوصی مطالعہ کا موضوع بنایا گیا تھا۔ اس لئے سقراط پر ایک خصوصی فیچر ڈرامائی شکل میں ''سقراط کی موت'' کے عنوان سے پیش کیا گیا۔ اس میں سقراط کا کردار اسد علی نے زینوفن کا سکندر سلطان نے اور داروغۂ جیل کا کردار ادریس نے ادا کیا۔ راوی لیاقت تھا۔ سقراط کے مریدوں کا رول جنید، ذوالفقار، راشد محمود، اسد رفیق، مغیث اور امان اللہ نے ادا کیا۔ لڑکوں نے انسائیکلو پیڈیا دیکھ کر خود ہی یونانی لباس وضع کئے تھے۔ یہ بڑا موثر ڈرامائی فیچر تھا۔ اور ہاؤس کے تشخص کا آئینہ دار۔ اس فیچر کے بعد اقبال کی نظم ''ہمدردی، ٹہنی پہ کسی شجر کی تنہا بلبل تھا کوئی اداس بیٹھا'' کو ڈرامائی مکالمے کے انداز میں

سفیان صدیقی اور ہمایوں جمیل نے ترنم سے اسٹیج پر پیش کیا۔ چندمنٹ کے اس ٹیبلو نے ایک سماں باندھ دیا۔ آخری شعر

ہیں لوگ وہی جہاں میں اچھے

آتے ہیں جو کام دوسروں کے

حاضرین کے دل میں اتر گیا۔ اس کے بعد خرگوش اور کچھوے کی دوڑ پر مبنی پرانی کہانی کا چندمنٹ کا ایک تمثیلچہ دوسری بار پیش کیا گیا۔ پلاٹ یہ تھا کہ دوڑ ختم ہونے کے بعد شیر نے تقسیم انعامات کی تقریب میں ہارے ہوئے خرگوش کو بھی شرکت کی دعوت دی۔ جو اس نے یہ کہہ کر رد کر دی کہ دوڑ میں میرے ساتھ دھوکا کیا گیا، مجھے نشہ آور شربت پلایا گیا۔ جس سے مجھے نیند آ گئی۔ اس پر شہباز نے جو دعوت نامہ لے کر گیا تھا، جواب دیا، ''میاں خرگوش! یہ تمہاری دوسری ہار ہے'' اس دلچسپ اور معنی خیز چھوٹے سے کھیل کے کردار یہ تھے:

راوی، آفتاب، شیر طاہر علی، شہباز اظہر، خرگوش، غفران حمید، دوسری ہار کے بعد انگریزی کا کھیل The Red Jewel دکھایا گیا۔ اس کے کردار یہ تھے ٹام فرہاد عالم، باب نوازش ممتاز مسٹر بیل عاطف اقبال، مسٹر بلیک اصغر خان، جان ہمایوں جمیل، ملازم کلیم۔ اسکو حمید اللہ نے ڈائریکٹ کیا اور ایم ظفر خان نے پروڈیوس کیا۔ اس کھیل کے بعد ملی ترانہ۔

میرا دیس ہے راحت رساں

میرا دیس ہے جان جاں

مہمان فنکار محمد ناصر نے سنایا۔ اس کے بعد ایک اور انگریزی کھیل Robin Hood and Allan A-Dale سٹیج کیا گیا۔ اس میں عمر صدیق نے رابن ہڈ کا، نعمان کیانی نے لٹل جان کا، عاصم رضا نے ایلن اے ڈیل کا، حنیف نے میری کا، علاؤ الدین نے بوڑھے دولہا کا اور انور نے باپ کا کردار ادا کیا۔ کھیل کو ذوالفقار علی نے ڈائریکٹر اور خالد خان نے پروڈیوس کیا۔ کھیل کے بعد ایک پر معنی پر اثر ملی نغمہ ''موسم ٹھہرا بھی نہ جا''

ذرا تھم تھم جا

ہوائیں ایسی لا...... کھل اٹھے من سب کا

ہریالی پھیلا دے میرے دیس میں، میرے دیس میں

خوشبوئیں برسا دے، میرے دیس میں، میرے دیس میں

موسم ٹھہرا بھی نہ جا، موسم ٹھہرا بھی نہ جا

سنایا گیا۔

ترانے کے بعد ایک مزاحیہ اسکٹ ملا نصیر الدین اور پلاؤ احمد جواد، ندیم احمد، راشد بشیر، مبشر حسین، اعجاز احمد نے پیش کیا، اس اسکٹ کے بعد ایک اور ملی ترانہ

شانے اپنے ملا کے بڑھتے جائیں، بڑھتے جائیں

راہیں نئی نکالیں ایسی کمندیں ڈالیں

مستقبل کی دنیا میں ہم سب کا ایک سپنا

شانے اپنے ملا کر بڑھتے جائیں، بڑھتے جائیں

سائنس اور جدید علم میں حصہ دار ہوجائیں

ایک قطار میں ضم ہوجائیں ایک قطار رہیں

شانے اپنے ملا کے بڑھتے جائیں، بڑھتے جائیں

ہمایوں جمیل، کلیم، ایاز اور کمال کی آوازوں میں سنایا گیا۔ اس کی پیشکش کا انداز یہ تھا کہ ہاؤس کے پندرہ لڑکے پاکستان کے چھوٹے چھوٹے پرچم لے کر اسٹیج کے پیچھے کھڑے ہوگئے تھے جب یہ انترہ آتا:

شانے اپنے ملا کے بڑھتے جائیں، بڑھتے جائیں

تو یہ لڑکے پاکستان کا پرچم اٹھائے ایک قدم آگے بڑھتے اور ٹھیک اس وقت ان پر پھولوں کی پتیاں نچھاور کی جاتیں۔(یہ گویا آگے بڑھنے کا خراج تحسین تھا) اس طرح ہر بار انترہ پر یہ پرچم بردار قدم بہ قدم آگے بڑھتے جاتے اور یوں یہ ترانہ زبردست تالیوں کی گونج میں اختتام کو پہنچا۔ اس کے بعد ایک مزاحیہ لیکن بامقصد مختصر انگریزی کھیل ''دی نیو شاپ اسسٹنٹ'' اسٹیج کیا گیا۔ اس میں ایک سادہ لیکن ایماندار نیا سیلز مین آخر کار بددیانت دوکاندار کو کیفر کردار کو پہنچاتا ہے۔ اس مزاحیہ کھیل میں منیجر کا کردار آصف منی اور مس ویلنٹ کا کردار ظفر اقبال نے مسٹر وہائٹ کا رول فیصل رانا نے ادا کیا۔ دوسرے کردار عاصم، محمود، عامر محسن اور نوید نے ادا کئے۔ اس کے بعد اس شو کا خصوصی آئیٹم ایک قومی ماہیا سے شروع کیا گیا۔

کبھی ہم بھی جواں ہوں گے
دیس کی سرحدو! ہم تم پہ فدا ہوں گے
کیا بات سجن کی ہے
اپنی تو محبوبہ آزادی وطن کی ہے
ہم رکنا کیا جانیں، ہم رکنا کیا جانیں
کفن سروں پہ ہیں ہم ڈرنا کیا جانیں
محنت میں عظمت ہے
محنت میں عظمت ہے آنکھ اٹھا کر دیکھو
میرا دیس تو جنت ہے، آنکھ اٹھا کر دیکھو
میرا دیس تو جنت ہے، نہروں میں پانی ہے
آنکھ اٹھا کر دیکھو، میرا دیس تو جنت ہے
طوفانوں سے کھیلیں گے
طوفانوں سے کھیلیں گے
جان وطن کو ہم ہنس ہنس کر دیدیں گے
جان وطن کو ہم ہنس ہنس کر دیدیں گے
کبھی ہم بھی جواں ہوں گے
دیس کی سرحدو، ہم تم پہ فدا ہوں گے
دیس کی سرحدو، ہم تم پہ فدا ہوں گے

اس ماہیئے میں آواز ہارون اقبال کی اور لوک رقص احسن وقاص کے تھے۔ چراغ ہاتھ میں لئے ایک قطار لڑکوں کی تھی۔ جو انترہ کبھی ہم بھی جوان ہوں گے پر ایک قدم آگے بڑھتے تھے۔ یہ فن کارانہ پیش کش ہاؤس کے اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر کیپٹن شبیر حسین خان کی تھی اس ماہیئے کے بعد ایک طنزیہ مزاحیہ اردو ڈرامہ ''پیسہ بولتا ہے'' پیش کیا گیا۔

اس کی تھیم یہ تھی کہ کس طرح ایک امیر خاندان کے لوگ اپنے خاندان کے ایک غریب لڑکے کو دھتکارتے ہیں۔ ملازم سے کم تر سمجھتے ہیں۔ لیکن جب اس کے نام کی لاٹری نکلنے کی خبر ملتی ہے تو اس کی بڑی آؤ بھگت کرتے ہیں وہ خبر غلط ہونے کا شبہ ہوتا ہے تو پھر اس کو ذلیل کرتے ہیں۔ لیکن جب بالآخر ٹکٹ کا نمبر صحیح ثابت ہو جاتا ہے تو پھر سب اس سے لاڈ شروع کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ اس سے بیٹی رضیہ کی شادی کی بھی پیش کش کرتے ہیں وہ بولتا ہے ''لعنت ہے تم پر اور اس ٹکٹ پر'' یہ کہہ کر

نکٹ پھاڑ کر نکل جاتا ہے اس کے کردار یہ تھے۔ امیر باب خالد مبین، بڑا بھائی سہیل، چھوٹا بھائی ظفر اقبال، گاما احسن وقاص، ملک صاحب طلعت، عدنان اظہر امین، ''امان صارم'' بڑا دلچسپ ڈرامہ تھا، بڑی بھرپور داد دی گئی۔ فنکشن کے آخر میں خاص اس شو کے لئے کیپٹن شبیر حسین خان کا تیار کرایا ہوا ترانہ ''ایم سی جے تو زندہ باد، زندہ باد، اے شیر شاہ'' پیش کیا گیا۔ زندہ باد، زندہ باد

ایم سی جے تو زندہ باد، زندہ باد اے شیر شاہ
تو نے اک سماں دیا، اک نیا جہاں دیا
زندہ باد ایم سی جے زندہ باد، زندہ باد اے شیر شاہ
تو نے ہم کو دے دیئے ہیں ولولے ایمان کے
تو نے ہم کو دے دیئے ہیں حوصلے طوفان کے
ایم سی جے زندہ باد، زندہ باد اے شیر شاہ
دل میں شمعیں علم کی ہیں لب پہ نغمے پیار کے
ترے در پر آگئے ہم ساری دنیا وار کے
تو نے اک سماں دیا اک نیا جہاں دیا
ایم سی جے تو زندہ باد زندہ باد اے شیر شاہ
ترے سینے میں ہزاروں زندگی کے راز ہیں
عظمتوں کے گیت ہیں اور الفتوں کے ساز ہیں
سینکڑوں ہی جاں فروش اور غازیوں کے ناز ہیں
جن سے کانپے یہ زمانہ وہ تیری آواز ہیں
ایم سی جے تو زندہ باد، زندہ باد اے شیر شاہ

ایم سی جے تو زندہ باد

تقسیم انعامات اور مہمان خصوصی کے خطاب پر ڈیڑھ گھنٹے کی یہ یادگار تقریب جو ہاؤس کے سال بھر کے جمعہ کی شب کے فنکشنوں کے انتخاب پر مشتمل تھی، پر جوش تالیوں کی گونج میں اپنے اختتام کو پہنچی۔ لیکن ابھی انگریزی تقریروں، مذاکروں، ادبی مجلس اور مضمون نگاری اور بک ریویو کا جلوہ باقی تھا۔

جنوری ۱۹۸۷ء کی سات تاریخ کی شب موسیٰ ہال میں سوا گھنٹے کے پروگرام میں انگریزی اور اردو تقریریں، مذاکرے، ہاؤس کی لٹریری سوسائٹی کی تخلیقات، نظمیں اور انشائیے اور اردو انگریزی کے بک ریویوز پیش کئے گئے۔ سی ایم ایچ جہلم کے کمانڈانٹ کرنل سعادت مہدی مہمان خصوصی تھے۔

سوا گھنٹے کے پروگرام میں ذوالفقار علی اور طارق مظفر نے اپنی انگریزی نظم صارم بن فخر نے اپنی اردو نظم سنائی۔ ظفر اقبال اور ظفر اقبال خان، ندیم خان، عمر صدیق نے اردو میں عاصم رضا، ہمایوں جمیل اور احمد جواد نے انگریزی میں تقریریں کیں اور ندیم احمد خان، ندیم اختر اور امان اللہ نے عاصم رضا نے اور سلطان سکندر، ندیم عاصم حسنین نے اردو میں بک ریویوز سنائے۔ علی اسد اور ساتھیوں نے انگریزی کی نظم I LIKE BOYS THE BEST ٹیبلو کی شکل میں پیش کی۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی سی ایم ایچ جہلم کے کمانڈانٹ کرنل مہدی تھے۔ یہ شیر شاہ ہاؤس کا آخری فنکشن تھا۔ جو بک ریویوز اور دوسری ذہنی تخلیقات پر مبنی تھا۔

کیڈٹ عہدیدار

ہاؤس پریفیکٹ ابرار حسین، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ ذوالفقار احمد، میس سیکرٹری عامر اسد

۸۸_۱۹۸۷ء

ماٹو: آئی کین آئی ول I Can, I Will

ہاؤس ماسٹر میجر سلیم راحت، ڈپٹی ہاؤس ماسٹر میجر احسان اللہ خان اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹرز مسٹر طارق محمود چوہدری، کیپٹن امداد علی، کیپٹن رضا المصطفیٰ، کیپٹن عطا محی الدین، کیپٹن فرخ محمود اس سال محمود غزنوی اور بابر ہاؤس کے جونیئر ہاؤس بن جانے سے شیر شاہ ہاؤس کو اورنگ زیب اور ٹیپو کی طرح میٹرک اور انٹر کلاسز کے لئے سینئر ہاؤس بنا دیا گیا۔

اس سال یوں تو ہاؤس سی او اے ایس شیلڈ کے لئے دوسرے نمبر پر رہا۔ لیکن ہاؤس نے انٹر ہاؤس پاکستانیات شیلڈ مسلسل تیسری بار جیت کر ایک ریکارڈ کامیابی حاصل کی۔ اس مقابلہ میں

اے وطن تو ذرا سن
تیری راہوں میں جاں تک لٹا جائیں گے
تیری راہوں میں ہم مرچلے بھی تو کیا
زندگی کی نشانی تو دے جائیں گے

ہارون اقبال اور آصف منیر نے پیش کیا۔ قائداعظم کوئز میں عمران، خرم اعجاز اور جاوید اسلام نے حصہ لیا۔ پاکستانیات شیلڈ جیتنے میں ہاؤس کے سوشل سیکرٹری آصف کی کاوشوں کو خصوصی دخل تھا۔ انٹر ہاؤس اسپورٹس مقابلوں کا آغاز اپریل ۱۹۸۷ء کے اواخر میں باسکٹ بال کے لیگ میچوں سے ہوا۔ باسکٹ بال کا فائنل ہاؤس نے ایک سنسنی خیز مقابلے میں جیتا۔ ہاؤس کے غضنفر کامران اور ریحان مشتاق کو باسکٹ بال میں میرٹ سرٹیفکیٹ دیا گیا۔ مئی میں انگریزی مضمون کا مقابلہ ہوا۔ اس کے انٹر گروپ میں ہاؤس کے دو کیڈٹس خرم اعجاز اور ریحان مشتاق میٹرک میں سیکنڈ آئے۔ سوئمنگ میں پھر شیر شاہ نے پہلی پوزیشن لی اور فیصل رانا اور امتیاز حسین نے سوئمنگ میں میرٹ سرٹیفکیٹ حاصل کیا۔ باکسنگ میں ہاؤس دوسرے نمبر پر آیا۔ لیکن ہاؤس کے ذوالفقار احمد نے کالج کلر حاصل کیا اور علیم تفضل، ذکا اللہ خٹک، خرم اعجاز کو سرٹیفکیٹ عطا کئے گئے۔ انگلش بک ریویو میں شاہد اقبال اوّل اور آصف سعید راشد دوم آئے انگلش ڈیکلے میشن کانٹیسٹ میں آصف سعید راشد نے اوّل پوزیشن حاصل کی۔ ہاؤس دوسرے نمبر پر رہا۔ ستمبر میں فٹ بال کا ٹورنامنٹ ہوا۔ اس میں بھی شیر شاہ کو اوّل آنے کا اعزاز ملا۔ اور ذکاء اللہ خٹک نے کالج بلو حاصل کیا۔ اور ہاؤس کے تین کھلاڑی علیم تفضل، شاہد اقبال اور ہارون اقبال کو سرٹیفکیٹ دیئے گئے۔ ۶ اکتوبر کی کی ٹرافی کے لئے معرکہ آرائی ہوئی۔ اس میں بھی شیر شاہ سرخ رو ہوا۔ وقار بخاری، اصغر نواز نے میرٹ سرٹیفکیٹ لئے ۱۵ اکتوبر کو کراس کنٹری ریس میں تاب و توانائی کا امتحان ہوا۔ اور اس مقابلہ میں بھی اپنی برتری قائم رکھی۔ فیصل مشتاق نے میرٹ سرٹیفکیٹ حاصل کیا۔

اکتوبر ہی میں اردو بک ریویو کے مقابلے ہوئے اور شاہد اقبال نے انٹر گروپ میں سیکنڈ پوزیشن لی۔ ۱۹_۱۸ اکتوبر کو ایتھلیٹکس میں بھی شیر شاہ کا پرچم بلند رہا۔ علیم تفضل نے کالج بلو لیا اور شفقت حسین، خرم اعجاز، آفتاب اکبر، ریحان مشتاق، ذکاء اللہ خٹک نے میرٹ سرٹیفکیٹ حاصل کئے۔ نومبر کے جنرل نالج کے مقابلہ میں ہاؤس دوسرے نمبر پر رہا۔ یاز دہم کے فیض احمد نے پہلی، میٹرک میں معظم اسحاق نے پہلی اور قمر الاسلام نے دوسری پوزیشن لی۔ اردو ڈیبیٹ میں ہاؤس دوسرے نمبر پر رہا اور علیم تفضل کی پوزیشن بھی دوسری تھی۔ لیکن انگلش ڈیبیٹ شیر شاہ ہاؤس نے جیتی، آصف منیر نے پہلی اور حماد رضا نے دوسری پوزیشن لی۔ اس طرح ہاؤس بحیثیت مجموعی دوسرے نمبر رہا۔ یاز دہم کے امتحان میں فیصل صدیق کی پوزیشن پہلی تھی۔

ہاؤس اپائنٹمنٹس

ہاؤس پریفیکٹ علیم تفضیل، شاہد اقبال۔

۸۹_۱۹۸۸ء شیر شاہ ہاؤس چیمپئن ہاؤس

ہاؤس ماسٹر میجر احسان اللہ، اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر مسٹر طارق محمود چوہدری، ہاؤس آفیسرز میجر محمد سرور، میجر احمد امین احسن علوی کیپٹن عطا محی الدین چشتی، کیپٹن فرخ محمود۔ یہ سال ہاؤس کے لئے کامیابیوں اور سرفرازیوں کا سال تھا۔ ہاؤس نے انٹر ہاؤس مقابلوں کی اکیڈیمک اسپورٹس شیلڈ اور سب سے بڑھ کر سی او اے

ایس شیلڈ جیتی اور اس سال کا چیمپئن ہاؤس ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔ اسپورٹس کے تقریباً سب مقابلے باکسنگ، شوٹنگ، سوئمنگ، واٹر پولو، فٹ بال، ایتھلیٹکس جیتے۔ ہم نصابی سرگرمیوں کے میدان میں بھی ہاؤس پیچھے نہیں رہا۔ انٹر ہاؤس اردو مباحثہ خطابت اور اقبالیات کی ٹرافیاں حاصل کیں۔ انفرادی اعزازات یہ تھے۔

عمر صدیق میٹرک کے امتحان میں بورڈ میں اوّل، فیصل صدیق، ندیم احمد خان، حماد رضا، ناصر مجید چشتی بیسٹ شاٹ ۸۹۔۱۹۸۸ء خالد خان، کلرفٹ بال ہاؤس کا آئی ایس ایس کا نتیجہ بھی بہت اچھا رہا۔ میٹرک کا نتیجہ تو سو فیصد تھا۔

ہاؤس کے عہدیدار

کالج پریفیکٹ فیصل صدیق، ہاؤس پریفیکٹ حماد رضا، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ آفتاب اکبر، میس سیکرٹری جمیل احمد، اسپورٹس سیکرٹری شاہد نواب

شیر شاہ ہاؤس۔ سال ہائے گزشتہ کا جائزہ ایک نظر میں

۶۸۔۱۹۶۷ء	مسٹر فضل حق حیدری، ہاؤس پریفیکٹ ظفر اقبال، ماٹو I Can, I Will (جونیئر ہاؤس)
۶۹۔۱۹۶۸ء	مسٹر سعید راشد، ہاؤس پریفیکٹ رضا محمد خان
۷۰۔۱۹۶۹ء	مسٹر سعید راشد، ہاؤس پریفیکٹ محمد جمیل
۷۱۔۱۹۷۰ء	مسٹر سعید راشد، اعجاز بخشی، ہاؤس پریفیکٹ ظفر اقبال
۷۲۔۱۹۷۱ء	مسٹر سعید راشد، ہاؤس پریفیکٹ شاہد احمد
۷۳۔۱۹۷۲ء	مسٹر سعید راشد، ہاؤس پریفکٹ شیر محمد
۷۴۔۱۹۷۳	مسٹر سعید راشد، ہاؤس پریفیکٹ پرویز خالد، بابر
۷۵۔۱۹۷۴ء	مسٹر سعید راشد، ہاؤس پریفیکٹ امجد حسین
۷۶۔۱۹۷۵ء	مسٹر سعید راشد، ہاؤس پریفیکٹ احسان اللہ
۷۷۔۱۹۷۶ء	مسٹر سعید راشد، ہاؤس پریفیکٹ خالد محمود
۷۸۔۱۹۷۷ء	مسٹر سعید راشد، ہاؤس پریفیکٹ عابد محمود
۷۹۔۱۹۷۸ء	مسٹر سعید راشد، ہاؤس پریفیکٹ ریاض عظیم
۸۰۔۱۹۷۹ء	مسٹر سعید راشد، ہاؤس پریفیکٹ ریاض احمد
۸۱۔۱۹۸۰ء	مسٹر سعید راشد، ہاؤس پریفیکٹ وحید ممتاز
۸۲۔۱۹۸۱ء	مسٹر سعید راشد، ہاؤس پریفیکٹ سعید افسر
۸۳۔۱۹۸۲ء	مسٹر سعید راشد، ہاؤس پریفیکٹ حامد سجاد
۸۴۔۱۹۸۳ء	میجر رئیس احمد، ہاؤس پریفیکٹ نعمان ہاشمی، فرحت عباس
۸۴۔۱۹۸۵ء	(ہاؤس مرمت کے باعث خالی رہا)
۸۶۔۱۹۸۵ء	پروفیسر سعید راشد، ہاؤس پریفیکٹ حبیب بھٹی (جی سی ونگ)
۸۷۔۱۹۸۶ء	پروفیسر سعید راشد، ہاؤس پریفیکٹ ابرار حسین (جونیئر ہاؤس)
۸۸۔۱۹۸۷ء	میجر سلیم راحت، ہاؤس پریفیکٹ علیم تفضل، شاہد اقبال (جونیئر ہاؤس)
۸۹۔۱۹۸۸ء	میجر احسان الحق، ہاؤس پریفیکٹ فیصل صدیق (سینئر ہاؤس)

جونیئر ہاؤس

پبلک سکولوں میں روایتی طور پر تین مدارج میں تعلیم دی جاتی ہے۔ پریپ (Preparatory) اسکول کی ابتدائی جماعتوں کے لئے جونیئر سکول پانچویں

سے آٹھویں تک کے طلبا کے لئے اور سینئر سکول نویں یعنی ۱۴ سال کی عمر سے سکستھ فارم یعنی انٹرمیڈیٹ تک کے لئے اس اہتمام سے لڑکے اپنی عمر کے گروپ میں رہتے ہوئے درجہ بدرجہ آگے بڑھتے ہیں اور سینئر اسکول پہنچتے پہنچتے وہ پبلک سکول کے طرز تعلیم و تربیت سے آشنا، اس کے لائف سٹائل سے مانوس اور ذہنی اور نفسیاتی طور پر اتنے پختہ ہو جاتے ہیں کہ وہ سینئر اسکول کے تربیتی تقاضوں سے عہدہ برآ ہو سکیں۔

جونیئر اور سینئر سکول کا تصور (Concept) جونیئر اور سینئر ہاؤسز کی شکل میں شروع سے یہاں رائج رہا۔ ۱۹۲۵ء میں یہاں داخلہ پرائمری جماعتوں سے شروع ہوا تھا۔ ۱۹۲۹ء میں جب ان میں سے پچیس تیس لڑکے ۱۵ اور ۱۶ سال کی عمر کو پہنچے اور قد کاٹھ کے بھی اچھے تھے، انہیں سینئر ہاؤس، اسکین ہاؤس میں منتقل کر دیا گیا۔ انہیں آرمی پلاٹون کا نام دیا گیا۔ ان کی ٹریننگ کا پروگرام بھی مختلف تھا ۱۹۳۲ء سے داخلہ جب چھٹی کلاس میں ہونے لگا تو یہ جونیئر سینئر کا سسٹم بھی ختم کر دیا گیا۔

۱۹۴۳ء اور ۱۹۴۴ء میں جب توسیعی داخلے ہوئے تو ان میں سے کچھ میٹرک بھی پاس تھے۔ یعنی ۱۶ سال کی عمر کے، ۱۹۴۵ء میں جب دوبارہ پانچویں میں ۹ اور ۱۰ سال کی عمر کے لڑکے داخل ہونا شروع ہوئے تو عمر کا تفاوت اور بھی بڑھ گیا۔ ان سب کو ٹریننگ میں ایک ساتھ رکھنا ممکن نہیں رہا تھا۔ اس لئے ۱۰ سال سے ۱۴ سال تک کی عمر کے یعنی پانچویں سے آٹھویں کلاس تک کے کیڈٹس کے لئے ایک ہاؤس (رابرٹس ہاؤس) مخصوص کر دیا گیا۔ وارنٹ آفیسر مسٹر ولی جونیئر ہاؤس کے پہلے ہاؤس آفیسر تھے۔ پھر ان سے مسٹر حیدری نے چارج لیا۔ جونیئر ہاؤس کی پی ٹی پریڈ علیحدہ ہوتی تھی۔ اس کا وقت بھی کم تھا۔ ان کے اسپورٹس کے مقابلے ان کی دو پلاٹون کے درمیان ہوتے تھے۔ مسٹر حیدری نے ان کی ذہنی اور کلچرل تربیت کے لئے کو کری کیولر سرگرمیوں ڈیبیٹ، ڈرامہ، نغمہ کاری اور ایجوکیشن، ایکسکرشن کا خصوصی اہتمام کیا۔ اور اس طرح جونیئر ہاؤس نے پبلک اسکولوں کے روایتی جونیئر اسکول کا کردار ادا کیا۔ اور مزید برآں جونیئرز سینئرز کی روایتی (Bullying) اور چھوٹی بڑی عمر کے لڑکے کے ایک ساتھ رہنے کی دوسری ممکنہ قباحتوں سے بھی محفوظ رہا۔ جس کا کالج کے ڈسپلن اور امیج پر اچھا اثر پڑا۔ اس اعتبار سے یہ تجربہ بہت کامیاب رہا۔ اس کامیابی کا انحصار اس امر پر بھی تھا کہ ہاؤس ماسٹر مسٹر حیدری ایسے باکمال اور (Devoted) استاد تھے، جنہوں نے اپنا سارا وقت اور تمام فن کارانہ صلاحیتیں ہاؤس کے لئے وقف کر رکھی تھیں، ان کے علاوہ بچوں کی روزانہ کی دیکھ بھال اور گھر کا سا ماحول دینے کے لئے میٹرن سدھو کو ہاؤس سے منسلک کر دیا گیا تھا۔ جونیئر ہاؤس کا سلسلہ کئی سال چلا۔ اپریل ۱۹۴۸ء میں جونیئر ہاؤس توڑ کر اسے چاروں ہاؤسوں میں ضم کر دیا گیا۔ یعنی چاروں ہاؤسوں میں ایک ایک جونیئر ڈارم قائم کر دی گئی۔ اور انٹر پلاٹون مقابلے جونیئر اور سینئر کی بنیاد پر ہونے لگے، ہاؤسوں کی اس تشکیل سے اسپورٹس کے معیار کو ضرور فائدہ پہنچا۔ لیکن جونیئرز، جونیئر ہاؤس کے فوائد سے محروم ہو گئے اور دوسری قباحتیں بڑھ گئیں۔ جولائی ۱۹۵۲ء میں نئے کمانڈانٹ لیفٹیننٹ کرنل محمد رفیق نے جونیئر ہاؤس کے سسٹم کو بحال کیا، اس بار اسکین ہاؤس کو پانچویں سے آٹھویں جماعت تک کے طلباء کے لئے مخصوص کیا گیا اور مسٹر حیدری ہی اس کے ہاؤس ماسٹر مقرر ہوئے، مسٹر مظہر علی خان اور مسٹر سعید راشد ان کے معاون تھے جو ۱۹۵۳ء کے تربیت میں دوبارہ جونیئر ہاؤس قائم کرنے کی یہ توجیہہ کی گئی:

The idea was to rid the younger lot of the not frequently depressing influence of the over bearing seniors and thus create a more homogeneous atmosphere in all the houses for a more smooth and free development of personality.

لیکن اپریل ۱۹۵۳ء میں کمانڈانٹ کے تبادلے کے ساتھ ہی یہ انتظام بھی درہم برہم ہو گیا اور جونیئر ہاؤس کو ایک بار پھر توڑ دیا گیا۔ جنوری ۱۹۵۴ء میں کالج کو پبلک اسکول بنانے کا اعلان ہوا اور کالج کو ایک سسٹم سے دوسرے سسٹم میں بدلنے کا صبر آزما اور فراست طلب دور شروع ہوا۔ سال ڈیڑھ سال اسی جدوجہد میں گزرا۔ کچھ بات بنی، کچھ نہیں بنی، تا آنکہ اکتوبر ۱۹۵۵ء میں کالج کی کمانڈ دوبارہ لیفٹیننٹ کرنل رفیق کے سپرد کی گئی کہ وہ اس تبدیلی کو پایہ تکمیل تک پہنچائیں۔ کرنل رفیق نے آتے ہی منجملہ دوسرے اقدامات کے ایک اقدام یہ کیا کہ اسکین ہاؤس کو بحیثیت جونیئر ہاؤس کے بحال کیا۔ نہ صرف یہ بلکہ اپریل ۱۹۵۶ء میں برڈوڈ ہاؤس کو بھی جونیئر ہاؤس بنا دیا۔ کمانڈانٹ نے ان دونوں ہاؤسوں کا سٹاف چن کر مقرر کیا۔ اسکین ہاؤس کو اس کے پرانے ہاؤس ماسٹرز مسٹر مظہر اور مسٹر راشد واپس ملے اور برڈوڈ ہاؤس کو ہاؤس آفیسر کیپٹن این ڈی احمد کے علاوہ مسٹر حیدری اور مسٹر علوی بھی دیئے گئے۔ کرنل رفیق کا خیال تھا کہ کالج ایک پبلک سکول کے طور پر ان جونیئر ہاؤسوں سے ہی ابھرے گا۔ نئی روایتیں پیدا ہوں گی۔ چنانچہ انہوں نے جونیئر ہاؤسوں کے چھٹی ساتویں اور آٹھویں کے جونیئر لڑکوں پر اس طرح بھرپور توجہ کی جس طرح بابائے پبلک سکول ڈاکٹر آرنلڈ آف بورگبی کی توجہ اپنی سینئر موسٹ کلاس، سکستھ فارم پر تھی۔ پبلک سکول کی نظر شخصیت کے ارتقا Total Development پر رہتی تھی اور اس کی ترجیحات میں قیادتی تربیت کو اولیت حاصل ہوتی ہے۔ یہ مقصد جونیئر ہاؤسوں نے کس طرح حاصل کیا، اس کا اندازہ ان سرگرمیوں کے جائزہ سے ہوسکتا ہے جو صرف اس ایک سال ۵۷-۱۹۵۶ء میں جونیئر ہاؤسوں نے کس طرح حاصل کیا، اس کا اندازہ ان سرگرمیوں کے جائزہ سے ہوسکتا ہے جو صرف اس ایک

سال ۵۷۔۱۹۵۶ء میں جونیئر ہاؤسوں میں ہوئیں۔مثلاً برڈوڈ ہاؤس میں:

۱۔ آنرسسٹم کے نفاذ کے سلسلہ میں ڈارمیٹریوں میں تالوں کا استعمال ترک کر دیا گیا۔

۲۔ ماہانہ امتحانات آنرسسٹم کے تحت بغیر براہ راست نگرانی کے ہوئے۔

۳۔ نصابی تعلیم کو بہتر بنانے کے لئے انٹرڈارم اکیڈیمک بینراور ہاؤس کی صفائی ستھرائی کے لئے انٹرڈارم ایفی شنسی کپ کے مقابلے شروع کئے گئے۔

۴۔ ہاؤس کا ہفتہ وار پیپر ''نونہال'' جاری کیا گیا۔

۵۔ ہاؤس کی تمام کو کری کیولر سرگرمیوں کو منظم کرنے کے لئے ہلال کلب قائم کیا گیا اور ہلال کلب کے زیراہتمام یہ فنکشن ہوئے:

(الف) کہانی لکھنے کا مقابلہ

(ب) چار انٹرڈارم مباحثے، دو مذاکرے، ایک اردو میں، دوسرا انگریزی میں

(ج) شام لطائف

(د) چار، ون ایکٹ کے کھیل اردو میں

(ر) دو، ون ایکٹ کھیل انگریزی میں (1. Tit for Tat, 2. Cheating Never Pays)

(س) ایک انٹرڈارم مقابلہ ڈرائینگ اور تصویرکشی کا

(ص) انڈور گیمز کے انٹرڈارم مقابلے

۳۰ اکتوبر ۱۹۵۶ء کو ہاؤس کے سالانہ ڈرامیٹک شو کے مہمان خصوصی اے جی میجر جنرل امراؤ خان تھے۔۱۸ نومبر ۱۹۵۶ء کو آرٹ کی نمائش کا افتتاح کمانڈانٹ نے کیا،۳ فروری ۱۹۵۷ء کی شب ہاؤس کے ورائٹی پروگرام کے موقع پر ہاؤس کی تمام نصابی اور ہم نصابی سرگرمیوں کے انعامات ڈائریکٹر آرمی ایجوکیشن، کرنل سید ماجد علی جعفری نے تقسیم کئے۔

سینئر کلاس کے ایک پریفیکٹ کو چھوڑ کر باقی سارے پریفیکٹوریل عہدے جونیئر ز کے پاس تھے، حیدری صاحب کا لکھا ہوا ہاؤس کا ترانہ Birdies Never Tell a Lie ہر روز رات کو لائٹس آؤٹ سے پہلے کورس کی شکل میں گایا جاتا تھا۔ یہ سرگرمیاں تو ہاؤس کے اندر تھیں۔اس کے علاوہ انٹر ہاؤس مباحثے، اسپورٹس وغیرہ ان پر مستزاد تھے۔ ہر اتوار کو تعلیمی سیر ایکسکرشن، راہ نوردی، ہائیکنگ اور دوسری ہابیز علیحدہ رکھیں۔

دوسرے جونیئر ہاؤس، سکین ہاؤس نے ایک ورائٹی پروگرام ستمبر ۱۹۵۶ء میں اسٹیج کیا اور دوسرا ۱۹۵۷ء میں جس کے مہمان خصوصی لیفٹیننٹ کرنل شیر محمد ستارۂ جرأت تھے، ہاؤس کی اپنی لائبریری شروع کی گئی۔ ہاؤس بک کلب نے اپنی سرگرمیاں جاری رکھیں۔ آرٹ کلب نے تصویرکشی کا مقابلہ منعقد کیا، فروری ۱۹۵۷ء میں ہاؤس کی گورنمنٹ مکمل طور پر جونیئرز کے سپرد کی گئی۔ ہاؤس کا اپنا ترانہ نہیں تھا، قومی ترانہ ہی رات کو ہر روز گایا جاتا تھا۔

مئی ۱۹۵۷ء میں برڈوڈ ہاؤس نے اپنے سالانہ ڈرامیٹک شو میں دو۔ ون ایکٹ پلے ''دوستی'' اور ''مطب و وکالت'' اردو میں ''Philemon and Bancin'' انگریزی میں اسٹیج کئے۔اکتوبر ۱۹۵۷ء میں ورائٹی شو میں انگریزی کا کھیل Fish Queen اور اردو کا اسکٹ خوجی کے کارنامے شامل تھے۔اس کے علاوہ ہاؤس کے سٹرڈے ایوننگ فنکشنز میں تقریریں، مذاکرے، بیت بازی، مزاحیہ خاکے، نغمے شامل ہوتے تھے اس کے علاوہ ہاؤس کے سٹرڈے ایوننگ فنکشنز میں تقریریں، مذاکرے، بیت بازی، ماؤتھ آرگن اور بینجو کا انتظام کیا گیا، یہ نیا کلب اس سال بہت مقبول رہا۔

مئی ۱۹۵۷ء میں اسکین ہاؤس نے اپنے سالانہ فنکشن میں انگریزی کے پلے The Magic Lollipops کے علاوہ اردو کے دو کھیل ''دماغ کا آپریشن'' اور ''آنرشاپ'' پیش کئے، جن کو ڈرامہ کلب کے سیکرٹری سلیم اختر کیانی (۲۳۱۹) اور (۲۴۳۳) ممتاز اختر نے ڈائریکٹ اور پروڈیوس کیا تھا۔

۷ جون ۱۹۵۸ء کی شب برڈوڈ ہاؤس نے اپنے سالانہ ڈرامیٹک شو میں انگریزی کا پلے The Magic Lollipops پیش کیا گیا۔اردو کھیل کا نام ''لینے کے دینے'' تھا۔۵ جون ۱۹۵۸ء کی شب سکین ہاؤس نے اپنا سالانہ ڈرامیٹک شو پیش کیا۔جس کے مہمان خصوصی بریگیڈیئر احمد قریشی تھے۔

دسمبر ۱۹۵۸ء میں برڈوڈ ہاؤس نئے اورنگ زیب ہاؤس میں اور اسکین ہاؤس ٹیپو ہاؤس میں منتقل ہوا۔۶۱۔۱۹۶۰ء میں اورنگ زیب ہاؤس نے کالج بینر جیتا

اور فینسی ڈریس ڈنر کے بعد ایک ورائٹی پروگرام پیش کیا، جس میں سارا کالج سٹاف اور پریفیکٹس شامل ہوئے، ہاؤس کا ریڈنگ کم ریکریئیشن روم (Reading Cum Recreation) لیفٹیننٹ رشید نے تصویر خانہ بنا رکھا تھا۔ ۶۲-۱۹۶۱ء میں اورنگ زیب ہاؤس نے مسٹر حیدری کی ہاؤس ماسٹری کی روشنی میں کالج بینر، کامیاب شیلڈ اور اکیڈیمک شیلڈ دوسری بار جیتی۔ ہاؤس کے ڈرامیٹک کلب نے ڈرامے اور ہاؤس یونین نے مباحثے اور ایلوکیوشن کا اہتمام کیا۔ فوٹو گرافی ایرو ماڈلنگ اور سکاؤٹنگ بھی جاری رہی۔ ہاؤس وال پیپر ''عالمگیر'' کے نام سے نکلا۔

۶۱-۱۹۶۰ء میں ٹیپو ہاؤس کے ہاؤس ماسٹر کیپٹن اعجاز اکبر مقرر ہوئے۔ وہ کام میں اور انتظام میں مسٹر حیدری کی طرح جینئس تھے ان کی ہاؤس ماسٹری کے دور میں جونیئر ہاؤس کو چار چاند لگے، سال بہ سال اورنگ زیب ڈے اور ٹیپو ڈے کے فنکشنوں نے ایک لی جنڈ کی صورت اختیار کر لی اور کری کیولر اور کوکری کیولر سرگرمیوں اور اپنی پبلک سکولی فضا کے لحاظ سے یہ دور جونیئر ہاؤسوں کی زندگی کا بہترین دور تھا۔ (اس کی تفصیلات ان ہاؤسوں کی تاریخ میں دی گئی ہیں)

دو جونیئر ہاؤس اور دو سینئر ہاؤس کا سلسلہ ۱۹۶۷ء تک چلا، اگست ۱۹۶۷ء میں جونیئر ہاؤس کے تصور کو آگے بڑھاتے ہوئے پرانے رابرٹس ہاؤس کی عمارت میں شیر شاہ ہاؤس کے نام سے ایک اور جونیئر ہاؤس قائم کیا گیا۔ ۶۷-۱۹۶۶ء کے تربیت میں شیر شاہ ہاؤس کے ہاؤس ماسٹر مسٹر حیدری نے لکھا:

The house composed of the newly admitted class 8th and was specially established to play the role which Preparatory School plays in the British Public School system i.e., preparing boys for senior school. And the senior school, traditionally and for good reason, consists of classes from 9th to 12th. So far eight class boys, who form the junior most class in the college, happen to be really an odd group, not yet mature enough to fill in comfortably with the rest of the four classes. Besides, a majority of these come from ordinary day school, mostly from rural areas and therefore have little knowledge of what life is in a residential school, much less in a public school. Consequently, when they are mixed up with boys of higher classes - as has been the practice, so far they find it hard to adjust themselves to their new life, and more or less drift on for a whole year as riff-raff being too young to be reckoned with for participating except as spectators - in the social and cultural activities of the house to which they belong and are unavoidably neglected during Inter-House tournaments and competitions.

In the absence of a regular preparatory school for the purpose of a smooth graduation of the boys from one level to the other, the solution to the problem lay in treating the Eighth class as a group of apprentices or candidates for admission to the upper school and concentrating exclusive attention on their initial training to fit them into desirable pattern of a public school .

اس وضاحت کے بعد حیدری صاحب نے مزید لکھا:

''اس مقصد کو ملحوظ رکھتے ہوئے یہ فیصلہ کیا گیا کہ ان کو موجودہ ہاؤسوں سے علیحدہ کر کے ایک علیحدہ گروپ کی شکل میں منظم کیا جائے اور نویں کے تین چار بہترین لڑکے ان کی تربیت کے لئے ہاؤس سٹاف کے علاوہ رکھے جائیں۔''

Thus in atmosphere free from the dominance of senior boys and abounding in an opportunity for un - shadowed growth, each individual of this homogeneous group is likely to find a much wider scope for self - expression as well as training in all fields of activity. Consequently when he passes on to the next class, he will definitely be more sure of himself physically, intellectually, socially and emotionally than his fore - runners.

In the long run this improvement in the initial stage, it is hoped, will bring about a gradual rise in the existing standard of the college society as a whole.

The Baby House is a self - contained unit for all purposes i.e. daily games, sports competitions, P.T., Prep, extra - curricular activities etc. to foster team spirit and healthy rivalry among its inmates, it is composed of two wings, the Sir Sayyad wing and Iqbal wing.

ہر ونگ دو سیکشنوں پر مشتمل تھا۔ اسپارکس اور ہیرالڈ، ایگلز اور ریڈینٹس جن کے ابتدائی حروف سے ہاؤس کا نام شیر بنتا تھا شیر شاہ ہاؤس کلاس نہم کے پانچ

سینئر کیڈٹس ظفر اقبال، اشفاق، کمال شوکت، قمر زمان، رحیم اللہ سے شروع ہوا تھا۔ سال گزرتے گزرتے ان میں سے تین کی ضرورت نہ رہی اور ان کی ذمہ داریاں آٹھویں درجہ کے کیڈٹس نے سنبھال لیں۔ انٹر ہاؤس مقابلوں کے دوران شیر شاہ ہاؤس نے متوازی طور پر نئے انٹر ونگ مقابلے منعقد کئے جن میں ہاؤس کے ۴۰ کے ۴۰ لڑکوں نے حصہ لیا، کوئی بچا نہیں۔ ہاؤس میں جمعہ کی شام ورائٹی پروگرام ہوتا تھا۔ اتوار آؤٹنگ کے لئے مخصوص تھا۔ ہاؤس مین اقبالیات کے ذریعے نظریاتی تربیت کا اہتمام کیا گیا۔ ہاؤس کا ماٹو I Can I Will تھا اور سٹاف کا ماٹو تھا From Discovery To Development ہاؤس سانگ مسٹر حیدری نے لکھا تھا۔ ہر روز لائٹس آؤٹ سے پہلے گایا جاتا تھا۔ شیر شاہ ہاؤس کے جونیئر ہاؤس بن جانے سے دو جونیئر ہاؤسوں اورنگ زیب اور ٹیپو کی ضرورت ختم ہوگئی تھی۔ اس لئے اپریل ۱۹۶۸ء میں کمانڈانٹ کرنل مرتضیٰ کے ایماء پر چاروں ہاؤسوں میں سینئر جونیئر کا فرق ختم کر دیا گیا چاروں میں نویں سے بارہویں تک یعنی ۱۳ سال کی عمر کے گروپ کے لڑکے یکجا کر دیئے گئے تھے۔ اپریل ۱۹۷۴ء میں کمانڈانٹ ظہور الحق کے ایماء پر ایک بار پھر سینئر اور جونیئر ہاؤس بنائے گئے۔ اس بار محمود غزنوی ہاؤس اور بابر ہاؤس جونیئر اور اورنگ زیب اور ٹیپو ہاؤس سینئر ہوئے اور پانچواں شیر شاہ ہاؤس بدستور آٹھویں کی نئی انٹری کے لئے مخصوص رہا۔ یہ تبدیلی اکیڈیمکس اور ڈسپلن کو بہتر بنانے کی غرض سے عمل میں آئی۔

۱۹۷۹ء میں کرنل سعید کھوکھر نے کالج کا چارج لیا تو اسپورٹس کو اپنی ترجیحات میں خاصا اوپر رکھا اور کالج نے ایک عرصے کے بعد بورڈ کے اسپورٹس ٹورنامنٹ میں حصہ لیا۔ پالیسی کی اسی تبدیلی کے نتیجے میں ہاؤسوں میں ایک بار پھر سینئر، جونیئر کا فرق ختم کر دیا گیا۔ تاکہ انٹر ہاؤس اسپورٹس کا معیار بہتر ہو اور بہتر ٹیمیں تیار ہو سکیں۔ بایں ہمہ شیر شاہ ہاؤس اسی طرح آٹھویں کے لئے مخصوص رہا۔ یہ انتظام ۱۹۸۲ء تک چلا۔ اپریل ۱۹۸۳ء میں آٹھویں میں نئے داخلوں کی تعداد چونکہ نارمل سے زیادہ تھی۔ اس لئے آٹھویں کے لئے دو جونیئر ہاؤس محمود غزنوی ہاؤس اور بابر ہاؤس رکھے گئے اور باقی دو اورنگ زیب اور ٹیپو میں جونیئر کیڈٹ کے ونگ ہوگئے۔ اگلے سال ۸۵-۱۹۸۴ء اورنگ زیب ہاؤس اور ٹیپو ہاؤس آٹھویں کے لیے مخصوص رہے اور محمود غزنوی اور بابر سینئر رہے ۸۵-۱۹۸۵ء میں شیر شاہ مرمت کیلئے بند رہا۔ ۸۶-۱۹۸۵ء میں چونکہ آٹھویں کی انٹری تقریباً ۸۰ کیڈٹس کی تھی۔ اس لئے ایک بار پھر شیر شاہ ہاؤس آٹھویں کے لئے مخصوص کیا گیا۔ ۸۶-۱۹۸۷ء میں ایک بار پھر تبدیلی رونما ہوئی۔ محمود غزنوی اور بابر آٹھویں کے جونیئر ہاؤس اور باقی تین ہاؤس شیر شاہ اورنگ زیب، ٹیپو سلطان نویں سے بارہویں تک سینئرز کے لئے مخصوص کر دیئے تھے۔ ۸۹-۱۹۸۸ء میں ہاؤسوں کی یہی تنظیم جاری تھی۔

اس جائزہ سے ایک تو یہ حقیقت ابھر کر سامنے آتی ہے کہ ہاؤسوں کی تنظیم جیسے اہم معاملے میں کالج ایڈہاک ازم کا شکار رہا ہے۔ کمانڈانٹ کے ساتھ کالج کی تعلیمی تربیتی ترجیحات بھی تبدیل ہوتی رہیں اور نتیجتاً ہاؤسوں کی تنظیم بھی بار بار بدلتی رہی۔ کالج میں جونیئر ہاؤسوں کی تاریخ کے مطالعہ سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ جونیئر سینئر کا انتظام کالج کے داخلہ کی مخصوص نوعیت کو ملحوظ رکھتے ہوئے بہت زیادہ افادیت کا حامل تو ضرور ہے لیکن اس کی افادیت کا انحصار بڑی حد تک متعلقہ اسٹاف کے تجربے صلاحیت اور ذوق شوق پر ہے۔

☆☆☆☆☆

سوشل فنکشن اور ورائٹی پروگرام

۱۹۲۵ء سے اسکول میں جمعہ اور ہفتہ کو ہاف اور اتوار کو پوری چھٹی ہوتی تھی۔ جمعہ اور ہفتے کی شب پر یپ بھی نہیں ہوتے تھے، لڑکوں کے نقطہ نظر سے ہفتہ کی شب گولڈن نائٹ تھی اور اسی نام سے مشہور تھی۔ دن بھر کی بھاگ دوڑ کے بعد اپنی مرضی سے سونے یا جاگنے یا باہمی گپ شپ کرنے کے کام آتی تھی کچھ لڑکے اپنے طور پر گا بجا بھی لیا کرتے تھے۔ ۱۹۴۲ء میں مسٹر حیدری، مسٹر بلدیو کمار جیسے آرٹسٹ استادوں کے بعد سیچر ڈے نائٹ میں ہلکے پھلکے تفریحی پروگرام کئے جانے لگے، جن میں بتدریج اضافہ ہوتا گیا۔

فروری ۱۹۴۸ء سے کالج کے نئے رول کے پیش نظر کالج کے کری کیولم میں کوکری کیولم سرگرمیوں کا باقاعدہ اضافہ کیا گیا۔ کالج ڈرامیٹک سوسائٹی قائم ہوئی۔ فائن آرٹس اینڈ کلچرل سینٹر کا افتتاح ہوا اور کالج کے نئے تربیتی پروگرام کے تحت ہر ہاؤس میں سیچر ڈے ایوننگ ورائٹی شو تواتر کے ساتھ کیا جانے لگا۔ ۵۳-۱۹۵۲ء میں پہلا جونیئر ہاؤس قائم ہوا۔ ۱۹۵۶ء میں اسکین ہاؤس برڈوڈ ہاؤس جونیئر ہاؤس ہوگئے۔ ان میں سیچر ڈے ایوننگ فنکشن خاص طور پر مقبول تھے۔ ۱۹۵۸ء میں یہ دونوں ہاؤس اورنگ زیب ہاؤس اور ٹیپو ہاؤس میں منتقل ہوگئے۔ وہاں بھی سیٹر ڈے ایوننگ بڑی پابندی اور ورائٹی سے ہوتے رہے۔ خاص طور پر اس وجہ سے کہ ٹیپو ہاؤس کے ہاؤس ماسٹر کیپٹن اعجاز اکبر اورنگ زیب ہاؤس کے ہاؤس ماسٹرز مسٹر حیدری اور مسٹر عین الدین علوی ڈرامہ اور تقریروں میں خصوصی دلچسپی لیتے تھے اور ان سرگرمیوں کو اپنے تربیتی پروگرام میں خصوصی اہمیت دیتے تھے۔ اواخر ۱۹۶۷ء میں آٹھویں کی نئی انٹری کیلئے ایک جونیئر ہاؤس شیر شاہ ہاؤس قائم کیا گیا تو وہاں نو واردوں کی تربیت کے لئے جمعہ اور ہفتہ کی دوشاموں کو یہ پروگرام ہونے لگے۔ جمعہ تقریروں و مذاکروں، نظموں، اقبالیات کے لئے اور ہفتہ کی شب ڈراموں کے لئے مخصوص رہی۔ دوسرے ہاؤسوں میں ہفتے کی شام کے روایتی ورائٹی شو کم وبیش تواتر کے ساتھ گومختصر پیانے پر منعقد کئے جاتے رہے۔ ۱۹۷۵ء میں سمسٹر سسٹم آنے پر، پھر وائی کیڈٹ سکیم آنے پر سینئر ہاؤسوں میں یہ پروگرام تواتر سے نہیں ہوسکے۔ لیکن جونیئر ہاؤسوں میں وہ تسلسل سے منعقد کئے جاتے ہے۔ جیسا کہ ہاؤسوں کی تاریخ میں مذکور ہے پھر ۹۵-۱۹۸۳ء کے عرصے میں ان پر زیادہ زور رہا۔ ۱۹۸۵ء سے ۱۹۸۸ء تک سینئر ہاؤسوں میں ریڈینٹس ڈے ایوننگ منایا جاتا رہا۔ ۱۹۷۷ء سے چھٹی جمعے کو ہونے لگی تھی اس لئے سوشل فنکشن بدھ کو کیے جانے لگے۔ فنکشنز پر کم توجہ رہی۔ بلکہ کم وبیش ختم ہوگئے۔ ۱۹۸۹ء میں ایک بار پھر ہاؤس فنکشن کی بہت قیمتی روایت کو تازہ کرنے کی کوشش کی گئی۔ یہ فنکشنز تعلیمی تفریح اور تقریری تربیت کا بہت موثر ذریعہ تھے، ہاؤسوں میں ٹیلی ویژن آجانے سے ان کی افادیت اور تواتر از خود ختم ہوگئے، دوسرے پہلوؤں پر بھی توجہ کم ہوگئی۔

ہاؤس ڈے اور یوم والدین

ہاؤس کے تشخص ابھارنے اور ہاؤس کی سطح پر ہم نصابی سرگرمیوں کا دائرہ وسیع کرنے اور ان میں زیادہ سے زیادہ لڑکوں کو حصہ لینے کا موقع دینے کی غرض سے ہاؤس ڈے منانے کا سلسلہ کرنل رفیق کے زمانے میں ۱۹۵۶ء میں شروع ہوا۔ ۳۰ اکتوبر ۱۹۵۶ء کو جونیئر ہاؤس برڈوڈ ہاؤس نے اپنا ہاؤس ڈے منایا۔ جسکے آخر میں ڈرامیٹک شو اسٹیج کیا گیا۔ جس کے مہمان خصوصی ایڈجوٹینٹ جنرل میجر جنرل امراؤ خان تھے۔ فروری ۱۹۵۷ء میں دوسرے جونیئر ہاؤس اسکین ہاؤس نے اپنا ہاؤس ڈے منعقد کیا۔ جس کے مہمان خصوصی کالج کے سابق طالب علم نمبر ۳۸۰ لیفٹیننٹ کرنل شیر محمد ستارۂ جرأت تھے۔ ۳ جون سے ۸ جون ۱۹۵۸ء تک چاروں ہاؤسوں نے اپنے ہاؤس ڈے منائے اور کالج ہال میں اپنے اپنے ڈرامیٹک پروگرام اسٹیج کئے۔

اس کے بعد ۱۹۶۶ء میں دو جونیئر ہاؤسوں ٹیپو سلطان ہاؤس اور اورنگ زیب ہاؤس نے علی الترتیب ۴ مئی اور ۱۱ مئی کو اپنے اپنے ہاؤس ڈے منائے جو فینسی ڈریس جم خانہ مقابلوں، ڈنر، آرٹ کی نمائش اور رات کو ڈرامیٹک شو پر مشتمل تھا۔ (جن کی تفصیل ہاؤسوں کی اپنی تاریخ میں مذکور ہے)

۷ مئی ۱۹۶۷ء کو ٹیپو ڈے منایا گیا۔ ۱۹۶۸ء میں ٹیپو ہاؤس نے یوم ٹیپو ۹ مئی کو منایا۔ شیر شاہ ہاؤس نے ہاؤس ڈے منایا۔ ۲۸ مئی کو اورنگ زیب ہاؤس نے ہاؤس ڈے منایا۔ آئندہ چند سالوں میں صرف شیر شاہ نے اپنا ہاؤس ڈے منایا۔ ۱۸ فروری ۱۹۶۹ء کمانڈانٹ کرنل این ڈی احمد نے ایک بڑا انقلابی تجربہ کیا۔ کالج کا سالانہ یوم والدین اور جلسہ تقسیم انعامات برائے نام رکھا اور پانچوں ہاؤسوں کو اپنا اپنا یوم والدین منانے کا موقع دیا۔ چنانچہ ۴ فروری کو محمود غزنوی، بابر ہاؤس نے ۱۱ فروری ٹیپو، اورنگ زیب اور شیر شاہ ہاؤس نے ۱۸ فروری کو یوم والدین اور ہاؤس ڈے منایا۔ شیر شاہ ہاؤس نے صبح ۱۰ بجے سے شام ۴ بجے تک کا پروگرام مرتب کیا جس

میں ہاؤس کے تمام لڑکوں کے والدین بلکہ خاندانوں کے سامنے ہاؤس کے تمام لڑکوں نے تقریریں کیں۔ ڈرامے کئے، گانے گائے، مذاکروں میں حصہ لیا، مہمانوں کے لئے دوپہر کے کھانے کا انتظام بھی تھا۔ والدین، اساتذہ اسٹاف کو ایک دوسرے سے ملنے اور ایک دوسرے کو سمجھنے کا قرار واقعی موقع ملا۔ شیر شاہ ہاؤس میں یوم والدین اور ہاؤس ڈے منانے کا سلسلہ ۷۹۔۱۹۷۸ء تک چلا۔ اس نوعیت کا آخری یوم والدین ۱۶ مارچ ۱۹۷۹ء کو منعقد ہوا تھا۔ جس کے مہمان خصوصی ۱۸۶۲ء بریگیڈیئر (بعد میں لیفٹیننٹ جنرل) آر ڈی بھٹی تھے۔

۲۰ جنوری ۱۹۷۸ء کو محمود غزنوی ہاؤس نے بھی ایک بار اپنا ہاؤس ڈے منایا، اس کے مہمان خصوصی ایک ممتاز عالمگیرین ۱۲۲۱ بریگیڈیئر محمد اسلم جنجوعہ ستارۂ جرأت تھے۔ ۲۰ فروری ۱۹۷۸ء کو شیر شاہ ہاؤس کے یوم والدین کا پروگرام یہ تھا:

شیر شاہ ہاؤس۔ یوم والدین۔ ۲۰ فروری ۱۹۷۸ء

۱۔ استقبال مہمان خصوصی اور ہاؤس کی رپورٹ

۲۔ تلاوت سٹیج سیکرٹری عباس علی، حصہ لینے والا نوید تبسم

۳۔ خودی کا سرنہاں (کورس)، سیکرٹری مظہر صبور ج پیش کار محمد جاوید اقبال، نوید تبسم، ظفر باجوہ، حبیب اللہ، علی فاخر

۴۔ خطبہ حجۃ الوداع، سیکرٹری انیس علوی، پیش کار علی فاخر

۵۔ رسول اللہ بحیثیت معلم، سیکرٹری صلاح الدین، پیش کار صلاح الدین، علی فاخر، محمد اسلم، زاہد مقصود، نوید تبسم، جہانگیر۔

۶۔ نعت، سیکرٹری عصمت شکیل خٹک، پیش کار نوید تبسم

۷۔ رسول کریم ﷺ کے اخلاق و عادات، سیکرٹری طاہر سلیم، پیشکار خرم نواز، جاوید احمد ملک، سلیم نعمان احمد، غلام رسول، ثمریز سالک، جمیل احمد، محمد اقبال، انتثار رضوان، بشارت، جہانگیر خان، قیوم جاوید۔

۸۔ المیہ کربلا کا پس منظر، سیکریٹری منظور الحسن، پیشکار قاضی منظور الحسن، غلام مصطفیٰ، شجاعت علی، ارشد حسین۔

۹۔ نظریہ پاکستان اور قائداعظم، سیکرٹری ولیم ولی، پیشکار ولیم ولی، نوید تبسم، خالد احمد، ریاض احمد، ممتاز احمد، شعیب احمد۔

۱۰۔ سوہنی دھرتی (کورس)، سیکرٹری محمد زبیر، پیشکار نوید تبسم اور ہمنوا۔

۱۱۔ شیر شاہ سوری (فیچر)، سیکرٹری زاہد مقصود، پیشکار زاہد، محمد اختر، نوید، ادریس، علی طاہر، شجاعت، علی مظفر، غلام مصطفیٰ، انتثار عمران، شفیق الرحمٰن، ارشد امین، اعجاز یوسف، حبیب، ضیاء الدین، جاوید، نعیم، خرم نواز، خالد فرید، زاہد مقصود۔

۱۲۔ غزل، سیکرٹری ندیم، پیشکار جاوید اقبال

۱۳۔ حیات قائداعظم، سیکرٹری ثمریز سالک، پیشکار طاہر سلیم، ادریس نعمان، یوسف، غلام رسول، آصف ارشد حسین، ظفر عامر، ارشد، خالد سعید، اشرف گل، اعجاز، شجاعت، رضوان، اعجاز، غلام مصطفیٰ، زبیر، ماجد، ریاض، قاضی منظور، اشتیاق، ثاقب عباس، ضیاء زاہد کلیم، وہاب، وقیع فاروق، جاوید، فرید، ظفر باجوہ، مرزا مظفر، عطا محمد، عصمت وقار، خالد سعید، عباس، شہاب، وہاب، اشرف گل، وقار، ولیم ولی۔

۱۴۔ منزل ہے کہاں تیری، سیکرٹری عابد حسین

۱۵۔ شیر شاہ ہاؤس کا نثری ترانہ، سیکرٹری ماجد عبداللہ، پیشکار خالد، ارشد امین، بشارت، ممتاز، صلاح الدین، محمد اختر۔

۱۶۔ مکمل تعلیم کیا ہے، سیکرٹری مظہر صبور، پیشکار مظہر صبور، جمیل، شعیب، ثمریز، ادریس، حبیب، غلام رسول

۱۷۔ انشا جی اٹھو اب کوچ کرو، سیکرٹری ندیم، پیشکار نوید تبسم

۱۸۔ طلباء کی ترقی میں فرق کیوں، سیکرٹری طارق اکرم، پیشکار طارق اکرم، عابد، اعجاز، زاہد کلیم، اشتیاق، رشید، عصمت شکیل، خضر اسد، طارق اکرم، ریاض۔

۱۹۔ انگریزی کی ایک تقریر، سیکرٹری ظہیر الدین بابر، پیشکار ندیم، اصغر نواز، نعمان

۲۰۔ تقریب ملاقات، سیکرٹری شفاعت حسین، پیشکار انتثار، عامر خان، شفیق الرحمٰن، شفاعت حسین، محمد جاوید اقبال، اشرف گل، شہاب، غلام مصطفیٰ، خالد احمد، نوید تبسم، عابد رفیق، زاہد کلیم، محمد ادریس۔

۲۱۔ انگریزی کی دوسری تقریر، سیکرٹری محمد اسلم، پیشکار انتشار، رضوان علی طاہر، سلیم، ذوالفقار

۲۲۔ پانچ سچے موتی، سیکرٹری عبدالقدوس، پیشکار قدوس، نوید، اصغر علی فاخر، جاوید اختر

۲۳۔ انگریزی کی تیسری تقریر، سیکرٹری نواز بیگ، پیشکار عابد رفیق، ظہیر الدین، زاہد مقصود

۲۴۔ پریشاں ہو کے میری خاک، سیکرٹری آصف جہانگیر

۲۵۔ تصویر کے دو رخ، سیکرٹری شفیق، پیشکار شجاعت، طارق، نواز غلام مصطفیٰ، نعیم الدین، شجاعت، طاہر عثمان، علی طاہر، علی مظفر، ارشد، ظفر اقبال، جمیل، غلام رسول، جاوید اختر، نعمان، خضر اسد، حبیب، محمد اختر فاروق، وقار، عامر، نعیم حیدر، جاوید اختر، ظفر اقبال، خرم نواز، طارق نواز، انتشار، نعیم الدین، غلام رضا، شعیب، سلیم، ذوالفقار، ارشد امین، رضوان، غلام مصطفیٰ، وہاب علی فاخر، نعیم حیدر، شفیق الرحمٰن

۲۶۔ آمرِ عدالت میں، سیکرٹری محمد اقبال، پیشکار قدوس، ریاض، جاوید اختر علی طاہر، طارق اکرم، طارق نواز، شفیق، علی مظفر، خضر اسد۔

۲۷۔ تو رہ نوردِ شوق ہے منزل نہ کر قبول، سیکرٹری عطا محمد

۲۸۔ اختتامیہ، سیکرٹری رفیع الدین

دوسری مجلس

۱۔ تعارف، سیکرٹری ندیم

۲۔ چاند میری زمیں، سیکرٹری شکیل خٹک، پیشکار جاوید اقبال اور ہمنوا

۳۔ دماغ کا آپریشن، سیکرٹری فاروق حسن، پیشکار ارشد امین، عابد رفیق، ثاقب، ظفر محمود، طاہر عثمان، ممتاز، صلاح الدین۔

۴۔ غزل، سیکرٹری رشید احمد، پیشکار نوید تبسم

۵۔ شاپ اسسٹنٹ (انگریزی ڈرامہ)، سیکرٹری اغضر نواز پیشکار وقار، عامر ثاقب، اشرف گل، ریاض، طارق نواز، نعیم الدین، غلام رضا۔

۶۔ غزل (اقبال)، سیکرٹری عباس علی، پیشکار جاوید اقبال

۷۔ میاں کا کتا، سیکرٹری اعجاز حسین، پیشکار خرم نواز، ارشد امین، عابد رفیق، ظفر باجوہ

۸۔ غزل اقبال، سیکرٹری محمد یوسف، پیشکار نوید تبسم

۹۔ آرام و سکون، سیکرٹری ضیاء الدین، پیشکار طاہر عثمان، شفیق، غلام مصطفیٰ، نوید، ساجد رفیق، طارق نواز۔

۱۰۔ ہاؤس کا ترانہ، سیکرٹری علی طاہر، پیشکار ہاؤس کے تمام طلباء

۱۱۔ تقسیم انعامات

۱۲۔ خطاب مہمان خصوصی، سیکرٹری کرنل اکرام امین

ہاؤسوں کی سہولتیں

ہاؤسوں میں بجلی ۱۹۳۷ء میں آئی۔ اس سے پہلے اسکول میں مٹی کے تیل کے بڑے لیمپ استعمال کئے جاتے تھے۔ اسی سال ہاؤسوں کے باتھ رومز میں رننگ واٹر دیا گیا تھا۔ ڈے اینڈ نائٹ لیٹرین انڈین ٹائپ تھے۔ ڈے لیٹرین ہاؤس سے باہر اور نائٹ ہاؤس کے اندر تھے۔ جاڑوں میں ڈارمیٹریوں کی انگیٹھیوں میں کوئلہ جلتا تھا۔ جاڑوں میں غسل کے لئے گرم پانی دینے کا رواج ۵۳۔۱۹۵۲ء سے ہوا۔ ۱۹۵۸ء میں اورنگ زیب ہاؤس اور ٹیپو ہاؤس بنے، ان میں جدید سہولتیں، پنکھے، شاور، فلش سسٹم مہیا کی گئیں۔ تین پرانے ہاؤسوں میں بجلی کے پنکھے ۱۹۶۴ء میں لگے اور فلش سسٹم ۱۹۶۳ء میں جاری ہوا۔ لیکن جاڑوں میں ڈارمیٹریوں میں کوئلہ جلانے کا رواج جو ۱۹۴۷ء کے بعد معطل ہو گیا تھا، پھر رائج نہیں ہوا۔ صرف گرم پانی ملتا رہا۔

گیزر اور بجلی کا واٹر کولر سب سے پہلے شیر شاہ ہاؤس میں ۱۹۷۹ء میں لگایا گیا۔ ۸۸۔۱۹۸۷ء سے یہ سہولت تمام ہاؤسوں کو مہیا کی گئی۔ پانچوں ہاؤسوں میں

رنگین ٹی وی، نئے فرنیچر، پردوں اور فرش سے آراستہ پیراستہ اینٹی روم ۸۶-۱۹۸۵ء میں قائم کئے گئے۔ یہی کمرے کامن روم، انفارمیشن روم اور انڈور روم کے طور پر بھی کام آئے۔

اورنگ زیب ہاؤس اور ٹیپو ہاؤس میں ڈارمیٹریاں پہلے سے چھوٹی آٹھ آٹھ لڑکوں کے لئے تھیں۔ پرانے تین ہاؤسوں کی ۱۶، ۱۶ لاکرز کی ڈارمیٹریوں کو بھی دیواریں کھڑی کر کے چھوٹی ڈارمیٹریوں میں تبدیل کر دیا گیا۔ اور ہر ہاؤس میں ایک کمرہ کو ہاؤس آفس کے طور پر آراستہ کیا گیا۔

۱۹۸۶ء سے کالج ٹیلی فون ایکسچینج کے ذریعہ ہاؤسوں کو مقرر اوقات میں ٹیلیفون کی سہولت بھی مہیا کی گئی۔

کیڈٹس میس

۱۹۲۵ء سے ۱۹۳۲ء تک تینوں ہاؤسوں کے کچھوں کے ساتھ کوئی ڈائننگ ہال نہ تھا۔ کچھوں کے باہر ہاؤسوں کے برآمدوں میں لانوں میں صبح شام چٹائیاں بچھا دی جاتی تھیں۔ دو قطاروں میں بڑی لمبی چوکیوں پر آمنے سامنے بیٹھ کر لڑکے کھانا کھاتے تھے۔ ۱۹۳۳ء میں تمام پلاٹونوں کے کچھوں سے ملحق ڈائننگ ہال بنے، اسی سال کھانے کی چوکیوں کی جگہ ۶ فٹ لمبی اور ۴ فٹ چوڑی لکڑی کی ٹاپ اور لوہے کی ٹانگوں والی میزوں نے لی۔ چٹائیوں کے بجائے لکڑی کی ٹاپ اور لوہے کی ٹانگوں والی لمبی میزیں استعمال ہونے لگیں۔ کھانے کے برتن ایک گول سینی، ایک پیالہ نما پلیٹ، ایک چپٹی پلیٹ اور ایک گلاس پر مشتمل تھے، یہ سب برتن تانبے اور پیتل کے ہوتے ہیں۔ شروع شروع میں لڑکے اپنے برتن خود دھوتے تھے اور تانبے کا گلاس اپنے لاکر میں رکھتے تھے، ۱۹۷۰ء سے یہ پریکٹس ختم ہوگئی۔ میس کا یہ فرنیچر اور برتنوں کا سیٹ ۱۹۵۵ء تک چلا۔ برتنوں میں تبدیلی ۱۹۵۵ء میں آئی اور چائنا کراکری کا استعمال بھی شروع ہوا۔

۱۹۵۵ء میں بینچوں کی جگہ کرسیوں نے لی اور تانبے پیتل کے برتنوں کی بجائے گجراتی چینی کی کراکری استعمال ہونے لگی۔ پہلی بار کٹلری اور نیپکن کا استعمال شروع ہوا۔ ۱۹۶۴ء میں فارمیکا ٹاپ میزوں کا استعمال شروع ہوا۔ ۱۹۷۲ء میں اسٹین لیس اسٹیل کی پلیٹیں اور گلاس مستعمل ہوئے۔ چائے کی پیالیاں بدستور دیسی چائنا کی رہیں۔ ۱۹۸۲ء سے میسوں میں ہاٹ بکسوں اور ہاٹ پاٹ ڈونگوں کا استعمال شروع ہوا۔ بی میس میں ڈیپ فریز آیا۔ ۱۹۸۴ء میں ہر میس کو پہلے بلیک اینڈ وہائٹ اور پھر ۱۹۸۶ء میں رنگین ٹی وی دیا گیا۔

راشنز

۱۹۲۵ء سے کیڈٹس کا میسنگ الاؤنس ساڑھے گیارہ روپے ماہانہ فی کیڈٹ تھا اس رقم سے کمانڈانٹ اپنے طور پر ایک راشنز کمیٹی کے ذریعے میسنگ کا بندوبست کرتے تھے۔ ٹھیکے کا انتظام ایسا تھا کہ دودھ کا ٹھیکیدار اپنی بھینس کالج ہی میں باندھتا تھا اور بکرے کالج ہی میں ذبح ہوتے تھے۔ ۱۹۳۳ء سے یہ رقم سوا گیارہ روپے ماہانہ ہوگئی تھی۔ کے جے آر آئی ایم ایس ریگولیشنز مجریہ ۱۹۳۹ء میں ہر روز فی طالب علم کے حساب سے جو راشن سکیل دیا گیا تھا وہ یہ ہے:

آٹا ایک پونڈ ۶ اونس، سرما میں ایک پونڈ ۴ اونس، موسم گرما میں پلاؤ کے دن ۶ اونس کم اور زردہ کے دن ۴ اونس کم (۲) گھی دو اونس (۳) شکر......اونس (۴) دودھ ایک پاؤنڈ، (۵) جلانے کی لکڑی ۳ پونڈ، (۶) گوشت ایک پاؤنڈ ۲ اونس فی ہفتہ (۷) سبزی ۳ اونس گوشت کے ساتھ اور چار اونس گوشت کے بغیر (۸) آلو: دو اونس گوشت کے ساتھ، ۳ اونس گوشت کے بغیر (۹) دالیں ۴ اونس فی ہفتہ (۱۰) مصالے ایک اونس فی ہفتہ (۱۱) نمک چھ اونس بیس دن کے لئے (۱۲) دھنیا ایک اونس ۲۰ دن کیلئے (۱۳) ہلدی ۱ اونس ۲۰ دن کے لئے (۱۴) مرچ ۱ اونس ۲۰ دن کے لئے (۱۵) لہسن ۲ اونس ۲۰ دن کے لئے (۱۶) پیاز تازہ ۱۸ اونس ۲۰ دن کے لئے، خشک ۶ اونس ۲۰ دن کے لئے (۱۷) چائے ۱ اونس ۲۰ دن کے لئے (۱۸) زرد رنگ ۲ اونس ۱۰۰ لڑکوں کے لئے (۱۹) چاول ۲ اونس فی ہفتہ پلاؤ کے لئے، ۴ اونس فی ہفتہ زردہ کے لئے (۲۰) شکر زردہ ۲ اونس فی ہفتہ زردہ کے لئے (۲۱) خشک فروٹ ۱ اونس فی ہفتہ ۲۴ لڑکوں کے لئے (۲۲) ناریل ۴ اونس فی ہفتہ ۹۶ لڑکوں کے لئے (۲۳) مکھن ایک اونس ہفتہ میں تین بار (۲۴) انڈا ایک ہفتہ میں تین بار (۲۵) تازہ پھل ۴ اونس ہفتہ میں دو بار۔

یہ سکیل ایک رہنما کی حیثیت رکھتا تھا۔ کمانڈانٹ اپنی صوابدید سے اس میں کمی وبیشی کرنے کے مجاز تھے۔ مثلاً کمانڈانٹ نے آدھا اونس مکھن ہر روز اور صرف جاڑوں میں انڈا ہر روز کر رکھا تھا۔ بنیادی شرط یہ تھی کہ ماہانہ خرچ فی کیڈٹ سوا گیارہ روپیہ سے زیادہ نہ ہو، یہ انتظام اور یہ سکیل ۱۹۴۸ء تک چلتا رہا۔ ۶ دسمبر ۱۹۴۸ء کے گورنمنٹ لیٹر نمبر ۱۳ ایجوکیشن/ایم ٹی/۷۰/۶۸۲۳ کے تحت راشنز الاؤنس کی جگہ راشنز کی سپلائی گورنمنٹ نے لے لی۔ معمولی تبدیلیوں کے ساتھ یہ سکیل

نافذ العمل رہا۔۱۹۸۴ء میں گورنمنٹ لیٹر نمبر (۸۴۔۷۔اے) ۲۲ ڈی/۳۳۷/ ۱ایف/۱۳ ایجوکیشن/۲۰/۴۰۵ مورخہ ۱۲ دسمبر ۱۹۸۴ء منسٹری آف ڈیفنس کے تحت کیڈٹس کا نظر ثانی شدہ راشنز اسکیل یہ تھا:

(۱) آٹا یا چاول ۴۰۰ گرام (۲) بریڈ ۱۲۰ گرام (۳) سوجی ۲۰ گرام (۴) بناسپتی گھی ۵۶ گرام (۵) مکھن ۲۰ گرام (۶) تازہ گوشت ۱۳ گرام یا اس قیمت کا چکن یا مچھلی (۷) شکر ۶۳ گرام (۸) آلو ۹۰ گرام (۹) دال ۴۰ گرام (۱۰) پیاز ۳۵ گرام (۱۱) نمک ۱۴ گرام (۱۲) چائے ۴ گرام (۱۳) مصالحے ۱۵ گرام (۱۴) تازہ دودھ ۷۰۰ گرام (۱۵) تازہ فروٹ ۲۰۰ گرام (۱۶) سبزیاں ۱۷۰ گرام (۱۷) انڈا ایک (۱۸) جام ۱۵ گرام (۱۹) جلانے کی لکڑی ۲ کلو گرام (۲۰) بریک فاسٹ دلیہ وغیرہ ۲۸ گرام (۲۱) جلانے کی لکڑی ۹۰۷ گرام فی ہفتہ فی کیڈٹ۔ ۱۰ اکتوبر سے ۱۵ اپریل تک!

اس آخری آئیٹم کا اضافہ مئی ۱۹۸۹ء میں ہوا۔اس سکیل کے علاوہ کالج ۴۰ روپے ماہانہ پر کیڈٹ سے چارج کرتا تھا تا کہ مسینگ کے معیار کو مزید بہتر بنایا جاسکے۔

کھانے کا مینو

۱۹۲۵ء سے ۱۹۴۸ء تک کھانے کا مینو کم وبیش یہ تھا: صبح پراٹھا، مکھن، بدھ پلاؤ جمعہ کے دن ڈنر پر زردہ سرو کیا جاتا تھا۔ان دونوں ڈشوں کے لئے خصوصی اہتمام کیا جاتا تھا۔۱۹۴۷ء کے بعد ہفتہ کی شام کے ڈنر کو اہمیت حاصل ہوگئی۔جس میں پلاؤ کے ساتھ چنے کی دال کا حلوہ دیا جانے لگا گو کھانے کا عام مینو وہی رہا جو پہلے تھا۔

۱۹۶۰ء سے ایکسٹرا میسنگ کے چارج کے نافذ ہونے کے بعد مینو کی کوالٹی مزید بہتر ہوئی۔اور بہتری کا یہ سلسلہ ایکسٹرا میسنگ کی رقم میں اضافے کے ساتھ ساتھ چلتا رہا۔۱۹۸۴ء میں نئے راشنز اسکیل آنے سے صورت حال مزید بہتر ہوئی۔ مارچ ۱۹۸۹ء میں ''اے، بی اور سی'' میس میں کھانے کا مروجہ مینو یہ تھا۔

ہفتہ

جام، ڈبل روٹی، مکھن، انڈا، چائے، سویٹ، دودھ۔ملک بریک میں سینڈوچ چائے، لنچ میں دال چپاتی۔فروٹ، سبزی ڈنر میں مٹن کری چپاتی سویٹ۔

اتوار

جام، ڈبل روٹی مکھن، انڈا چائے سویٹ دودھ، ملک بریک، سموسے اور چٹنی، لنچ دال چپاتی، فروٹ سبزی، ڈنر، مٹن کری چپاتی، سویٹ۔

سوموار

جام، ڈبل روٹی، مکھن، انڈا، آملیٹ چائے سویٹ، ملک بریک، آلو کٹلس چٹنی چائے، لنچ آلو قیمہ سبزی چپاتی، فروٹ، ڈنر مٹن کری، چپاتی سویٹ، قیمہ کوفتے۔

منگل

جام ڈبل روٹی، مکھن، انڈا، چائے، سویٹ دودھ، ملک بریک، پکوڑے، چٹنی چائے، لنچ، دال چپاتی فروٹ سبزی، ڈنر چکن کری چپاتی سویٹ، چنا پلاؤ۔

بدھ

جام ڈبل روٹی، مکھن، انڈا، چائے، سویٹ دودھ،، ملک بریک، چنا چاٹ، لنچ دال، سبزی چپاتی فروٹ، ڈنر مٹن کری، چنا پلاؤ، سویٹ۔

جمعرات

جام ڈبل روٹی، مکھن، انڈا، چائے، سویٹ دودھ، ملک بریک، چپل کباب، چٹنی، چائے، لنچ دال سبزی چپاتی فروٹ، ڈنر، مٹن کری، چنا پلاؤ، سویٹ۔

جمعہ

جام ڈبل روٹی، پراٹھا، مکھن، انڈا، آملیٹ، سویٹ دودھ / حلوہ پوری، لنچ بریک، دال سبزی، فروٹ چپاتی چاول، ڈنر مٹن کری، چپاتی، سویٹ

باب چہارم

☆ کالج کے بارے میں ضروری معلومات

☆ دلچسپ معلومات

☆ غمناک واقعات

کالج کے بارے میں ضروری معلومات

کالج کا علاقہ اور رقبہ

۱۹۲۳ء میں اسکول (اولڈ کیمپس) کا رقبہ ۱۵۰ بیگھے (۷۵ ایکڑ) تھا۔ ۱۹۳۹ء میں جب اسکول میں توسیعی داخلوں کی ضرورت محسوس ہوئی تو جرنیلی سڑک کے بائیں طرف نہر اپر جہلم سے سرائے عالمگیر کی مسجد تک ریلوے لائن کے متوازی ۱۰۰ بیگھے (۱۵۰ ایکٹر) زمین حاصل کی گئی۔ ۱۹۵۶ء میں کالج اس زمین تک محدود تھا جہاں آجکل اورنگ زیب ہاؤس، ٹیپو ہاؤس، کھیل کے میدان اور پانی کی ٹینکی واقع ہیں۔ ۱۹۶۶ء میں کالج میں راجڑ گاؤں کی زمین کا وہ حصہ شامل کیا گیا، جہاں ۱۹۸۹ء میں آفیسر کے بنگلے بنے اور کھیل کے دو میدان بھی ہیں۔ ۱۹۸۶ء میں کالج کے توسیعی منصوبے کی تکمیل کے لئے ۱۹۸۷ء میں مزید ۱۳۵ ایکٹر (دوسو چوراسی کنال ایک مرلہ) زمین حاصل کی گئی جو کالج کے پیچھے بہنے والے نالے سے ملحق ہے۔ یہاں دو نئے ہاؤس اور تعمیر ہوئے۔ ۱۹۸۹ء میں کالج کا کل رقبہ ۱۶۰ ایکٹر تھا۔

کالج کریسٹ اور ماٹو

۱۹۳۸ء تک کراؤن ہی اسکول کریسٹ تھا۔ اس وقت تک اسکول کا کوئی بھی ماٹو نہیں تھا۔ ۱۹۳۸ء میں لاطینی زبان کا فقرہ Vertue Non Verbis (کردار، گفتار نہیں) سکول ماٹو کے طور پر منتخب کیا گیا اور سکول کا کریسٹ ڈیزائن ہوا۔ ماٹو کے تین الفاظ کے اوپر سکول کے رائل فاؤنڈیشن ہونے کی علامت کے طور پر رائل کراؤن کا نشان رکھا گیا اور نیچے کے جی آر آئی ایم سکول لکھا گیا تھا۔

۱۹۴۴ء سے کریسٹ میں سکول کے لفظ کی بجائے کالج کا لفظ آ گیا۔ ۱۹۴۷ء سے کریسٹ میں آئی کی جگہ ''پی'' نے لے لی۔ جولائی ۱۹۴۸ء میں کالج کا ماٹو ''توانا بود ہر کہ دانا بود'' (جو دانا ہوتا ہے وہی توانا ہوتا ہے) کر دیا گیا۔ یہ نیا ماٹو کالج کے نئے رول اور اس کے نتیجہ میں نئی ترجیحات کا غماز تھا۔ کالج کے کریسٹ میں رائل کراؤن تو پاکستان کے برٹش ڈومینین ہونے کی وجہ سے بدستور موجود رہا لیکن تلوار و قلم کی نئی علامتوں کا اضافہ ہوا۔

۲۳ مئی ۱۹۵۶ء کو پاکستان کے اسلامی جمہوریہ بننے پر کالج کا ماٹو ''علم و عمل'' کر دیا گیا۔ اور کالج کریسٹ میں کراؤن کی جگہ کتاب اور اس پر ہاتھ میں جلتی ہوئی شمع نے لی۔ ۱۹۵۶ء سے یہی ماٹو اور کریسٹ چلا آ رہا ہے۔

کالج کے پرانے کریسٹ میں سب سے نمایاں چیز برطانوی تاج تھا جو اس کے رائل فاونڈیشن ہونے کی علامت تھا۔ اس کا ماٹو اس وقت کا نظریہ (Objective) ظاہر کرتا تھا کہ زور (Virtue) کردار اور عملی زندگی پر تھا۔ ۱۹۴۹ء میں فارسی کے جس فقرہ توانا بود ہر کہ دانا بود کو اختیار کیا گیا، وہ آزادی کے بعد کالج کے مقصد میں وسعت اور ترجیحات میں تبدیلی کے باعث ضروری تھا، یعنی دانائی و علم کو اولین قدر سمجھا گیا اور قوت کو بھی علم سے مشروط کیا گیا۔ یہ مقصد کے تصور کی بنیادی تبدیلی تھی۔ ۱۹۵۶ء کے ماٹو میں پرانے ماٹو اور نئے ماٹو کو ملا کر علم و عمل کی شکل میں مربوط کر دیا گیا ہے۔ توانا بود ہر کہ دانا کی معانوی گہرائی چونکہ فارسی میں تھی اور ماٹو کے لحاظ سے ذرا طویل بھی، غالباً اسلئے اسے علم و عمل میں تبدیل کیا گیا۔

ہاؤس کلر اور ماٹوز

چونکہ ۱۹۲۵ء سے ۱۹۴۷ء تک مقابلوں کی بنیاد پلاٹون تھی۔ اسلئے سکول کی سطح کے بیشتر مقابلے انٹر پلاٹون ہوتے تھے۔ چنانچہ ہر پلاٹون کا اپنا رنگ تھا۔ پھر جو مقابلے انٹر کمپنی یا انٹر ہاؤس ہوتے تھے ان کے لئے کمپنی یا ہاؤس کلر تھا۔ ہاؤسوں کے تشخص کو مزید ابھارنے کے لئے کرنل رفیق کے زمانے (۱۹۵۷ء) میں ہاؤس کے رنگ کی ہاؤس ٹائی کو رواج دیا گیا جو ہر روز ڈنر پر ہاؤس فنکشنز پر استعمال ہوتی تھی۔ ہاؤس سے باہر کالج ٹائی باندھی جاتی تھی۔ اس زمانہ میں برڈوڈ ہاؤس نے اپنے ترانہ کے مصرع Birdies don't tell a lie کو اپنا ماٹو بنایا۔ اس وقت برڈوڈ ہاؤس کے ہاؤس ماسٹر کیپٹن این ڈی احمد تھے اور اسسٹنٹ ہاؤس ماسٹر مسٹر حیدری، جنہوں نے ہاؤس کا ترانہ لکھا تھا۔ ۱۹۷۰ء میں جب احمد صاحب کرنل کے رینک میں کمانڈانٹ ہو کر آئے تو انہوں نے پبلک سکولوں کی روایت کے مطابق ہاؤسوں کی اناٹومی، حکومت خود اختیاری اور انفرادیت کو زیادہ سے زیادہ ابھارنے کی پالیسی کے تحت جہاں دوسرے بہت سے دوررس اہمیت کے اقدامات کئے (ہاؤس ڈے وغیرہ) ان میں ایک اقدام یہ بھی تھا کہ ہر ہاؤس سے کہا گیا کہ وہ اپنا اپنا رہنما اصول متعین کرے۔ شیر شاہ ہاؤس کا ماٹو I Can, I Will تھا، جو اسکے بانی ہاؤس ماسٹر مسٹر

حیدری نے منتخب کیا تھا۔۷۳۔۱۹۷۲ء میں باقی ہاؤسوں کے ماٹو یہ تھے:

اورنگ زیب ہاؤس Excelsior، بابر ہاؤس Courage & Conviction، محمود غزنوی ہاؤس Work is worship، ٹیپو سلطان ہاؤس Duty First محمود غزنوی کا یہ ماٹو ۱۹۶۰ء میں بھی تھا جب مسٹر علوی اس کے ہاؤس ماسٹر تھے۔ ۱۹۷۶ء سے ۱۹۷۹ء تک محمود غزنوی ہاؤس کا ماٹو I will never fail اور ۱۹۷۹ء سے ۱۹۸۱ء تک Strive till Death بھی رہا تھا۔ اورنگ زیب ہاؤس نے ۱۹۸۶ء سے اپنا ماٹو Truthfulness کر لیا۔ ہاؤسز کے ماٹو ان کی ترجیحات کے آئینہ دار تھے۔

کالج اور ہاؤسوں کے رنگ

کالج کا رنگ شروع سے گہرا سبز چلا آ رہا تھا۔ ۱۹۴۸ء کے میگزین کے ٹائٹل کور پر بھی بائیں طرف آدھی انچ چوڑی گہری سبز پٹی دی گئی ہے، کالج بینر جو ۱۹۳۸ء سے ۱۹۶۳ء تک آل راؤنڈ بیسٹ ہاؤس کو دیا جاتا رہا سبز رنگ کا ہی تھا۔ ہاؤسوں کے اپنے رنگ تھے، برڈووڈ ہاؤس گہرا نیلا، رابرٹس ہاؤس کا سرخ، اسکین ہاؤس کا ہلکا پیلا اور آکنلک ہاؤس کا سرخ و سیاہ کا مرکب، میرون تھا۔ ۱۹۵۹ء برڈووڈ ہاؤس ٹیپو ہاؤس میں، اسکین ہاؤس اورنگ زیب ہاؤس، رابرٹس ہاؤس پرانے برڈووڈ ہاؤس میں منتقل ہوا تو ان ہاؤسوں کے رنگوں کو بھی ساتھ جانا چاہیے تھا لیکن ایسا نہیں ہوا۔ ۱۹۶۷ء میں شیر شاہ ہاؤس قائم ہوا تو اسے میرون رنگ ملا۔ ۱۹۸۹ء میں ہاؤس کے کلر یہ تھے: محمود غزنوی ہاؤس گہرا نیلا، بابر ہاؤس ہلکا پیلا، شیر شاہ ہاؤس قرمزی اورنگ زیب ہاؤس زرد، ٹیپو سلطان ہاؤس ہلکا سبز، کالج کا رنگ گہرا سبز۔

تاریخی اعتبار سے ہاؤسوں کے رنگ یہ ہونے چاہئیں تھے۔ بابر ہاؤس میرون، محمود غزنوی ہاؤس گہرا سرخ، شیر شاہ ہاؤس ہلکا نیلا، اورنگ زیب ہاؤس ہلکا پیلا، ٹیپو سلطان ہاؤس گہرا نیلا۔

وردی/یونیفارم/لباس

اگست ۱۹۴۷ء میں کیڈٹس اور کیڈٹ آفیسرز کی جو یونیفارم اور مختلف اوقات کو جو لباس تھا اسکی تفصیل ۱۹۳۶ء کے مستقل احکامات کے مطابق یہ ہے۔

کالج یونیفارم

براؤن چپل، خاکی موزے، فٹ لیس ہوز، گرین ہوز ٹاپ کے ساتھ، خاکی شارٹس، بیلٹ، سفید بنیان، خاکی شرٹ، ہاؤس کلر، ڈارک گرین بیرٹ کالج بیج کے ساتھ، سینئر پریفیکٹس ریڈ اور جونیئر پریفیکٹس گرین اسٹریس، ریڈ یا گرین ڈوری کے ساتھ لگاتے تھے۔

پریفیکٹ آف دی ڈے اسکارلٹ سیش پہنتا تھا۔ کیڈٹ آفیسرز کے سرخ اسٹریس پر سنہری اور کیڈٹ این سی اوز کے گرین اسٹرپس پر روپہلی پٹیاں ہوتی تھیں، سینئر پریفیکٹس کے پاس کالج کریسٹ کی ٹاپ کا کین ہوتا تھا۔ کلاسز کے بعد گرین شارٹس، ویسٹ، گرین شرٹ پہنی جاتی تھی کھیلوں کا لباس گرین شارٹس، ہاؤس کلر بنیان سفید پی ٹی شوز اور سیاہ ساکس تھا۔ نماز کے وقت سفید شلوار قمیض، سبز پگڑی خاکی کلاہ اور ہاؤس میں براؤن چپل۔ ۱۹۵۳ء سے پگڑی متروک ہوگئی تھی اس کی جگہ جناح کیپ نے لے لی۔ واکنگ آؤٹ کے لئے پہلے مفتی/ نماز کا لباس ہوتا تھا۔ ۱۹۵۰ء سے اس کی جگہ کالج یونیفارم نے لی۔ ہلکے جاڑوں میں خاکی رنگ کی جرسی اور زیادہ سردی میں رات کو پریپ کے وقت گریٹ کوٹ استعمال ہوتا تھا۔ رات کو سلیپنگ سوٹ ہلکا نیلا (پائجامہ اور کوٹ) پہنا جاتا تھا۔

یہ یونیفارم اور لباس وہی ہے جو کالج میں ایک عرصے سے ۱۹۳۵ء کے مستقل احکامات کے مطابق استعمال ہو رہا تھا۔ لباس میں پہلی تبدیلی ۱۹۴۹ء میں آئی جب مغرب اور جمعہ کی نماز کے وقت کلاہ اور سبز پگڑی کا استعمال متروک ہوا اور اسکی جگہ سفید دو پلی ٹوپی نے لی۔ خاکی یونیفارم جنوری ۱۹۵۴ء میں کالج پبلک سکول بننے کے اعلان کے بعد بھی تقریباً مزید دو سال مروج رہی۔ خاکی شرٹ، شارٹس خاکی، اسٹاکنگز، سبز ہوز ٹاپس کی جگہ مزری پتلون اور کالج ٹائی کے ساتھ سفید شرٹ کا استعمال ۱۹۵۶ء میں پہلی بار شروع ہوا۔ خاکی یونیفارم کے جاتے ہی کالج بیج کے ساتھ گرین بیرٹ کا استعمال بھی موقوف ہوا۔ کالج کریسٹ کے ساتھ کینوس کی بیلٹ اور خاکی موزوں کے ساتھ براؤن چپل بدستور زیر استعمال ہوتی رہی۔ جاڑوں میں خاکی جرسی کے بجائے وی شیپ گلے کی گہرے نیلے رنگ کی جرسی رائج ہوئی۔ دسمبر ۱۹۵۷ء کے سالانہ فنکشن کے موقع پر لڑکوں نے پہلی بار کالج کا نیا ونٹر ڈریس، کالج بیج کے ساتھ ڈارک بلو بلیزر اور اسٹیل گرے ورسٹڈ کی پتلون، ٹائی کے ساتھ سفید شرٹ، بلیک شوز، بلیک ساکس کیڈٹس نے استعمال کیا۔ گذشتہ سال سے بیرٹ کا استعمال موقوف ہو چکا تھا۔ جونیئرز کے لئے اسکاؤٹ کیپ کی چھجے دار گول ٹوپی رائج کی گئی اس سال سے لڑکے کلاسز کے ڈریس ہی میں واکنگ آؤٹ جانے لگے۔ مفتی یا نماز کے لباس میں باہر جانے کی روایت ختم ہوئی۔ ۱۹۵۷ء ہی سے پی ٹی اور گیمز پر گہرے سبز

رنگ کی پرانے دور کے نیکر کی بجائے مزری نیکر استعمال ہونا شروع ہوئی۔

۱۹۵۴ء سے رجمنٹل عہدے اوران کی علامتیں۔گرین اور ریڈ شولڈر اسٹرپٹس، گرین یا ریڈ ڈوری، کالج کریسٹ کی پٹی کے ساتھ بیٹن وغیرہ متروک ہو چکے تھے۔ان کی جگہ شرٹ کی بائیں جیب کے اوپر ہاؤس کے رنگ کے گول بیج نے لی۔ کالج ہیڈ بوائے کے بیج میں دائرے میں چار ہاؤسوں کے اور بیج میں سبز رنگ کالج کا ہوتا تھا۔۱۹۶۰ء سے یہ بیج بائیں بازو پر لگایا جانے لگا۔اسکے بعد دوبارہ پریفیکٹس کے لئے شولڈر اسٹرپس اوران پر روپہلی یا سنہری دھاریوں کا استعمال شروع ہوا۔ ۱۹۸۹ء میں ہاؤس کے پریفیکٹس اپنے اپنے ہاؤسوں کے رنگ شلوڈر اسٹرپٹس اور کالج کے اپائنٹمنٹس کالج کے رنگ کے اسٹرپس اپنے عہدے کی دھاریوں کے ساتھ استعمال کررہے تھے، جاڑوں میں بلیزر کی سنہری یا روپہلی ڈوری عہدے کے امتیازات کو ظاہر کرتی تھی۔۱۹۸۵ء سے گیمز اور پی ٹی کے وقت مزری شارٹس کی جگہ سفید شارٹس نے لے لی اور ۸۷۔۱۹۸۶ء سے مزری پتلون کی جگہ اسٹیل گرے سرکی پتلون استعمال ہونے لگی۔۸۹۔۱۹۸۸ء میں یونیفارم اور مختلف لباس یہ تھے:

یونٹ کا ڈریس موسم گرما کے لئے بوقت پی ٹی بغیر بازو سفید بنیان، نیکر، پی ٹی شوز، کینولیس اور سیاہ موزے۔

ڈریس موسم سرما کے لئے یہ تھا سفید شرٹ، کالی جرسی، سفید نیکر پی ٹی شوز کینولیس، سیاہ موزے۔

موسم گرما کی کلاسز کے لئے لباس یہ تھا: سفید شرٹ، گرے پتلون بمعہ بیلٹ، کالج بیج، نیم پلیٹ، کالے شوز کالی جراب۔

موسم سرما کی کلاس کے لئے لباس یہ تھا: سفید شرٹ، کالی جرسی یا بلیزر ٹائی، نیم پلیٹ، پتلون بمع شوز اور سیاہ موزے۔

موسم گرما میں پریڈ کیلئے لباس سفید شرٹ، پتلون مع بیلٹ، کالج بیج، نیم پلیٹ، کالے شوز بمع جراب تھا۔

موسم سرما میں پریڈ کیلئے لباس سفید شرٹ، کالی جرسی یا بلیزر ٹائی نیم پلیٹ، پتلون بمع بیلٹ شوز اور سیاہ موزے تھا۔

موسم گرما میں گیمز کیلئے بغیر بازو سفید بنیان، سفید نیکر، سفید کینوس شوز سیاہ موزے پہنے جاتے تھے (ہاکی سٹک، لان ٹینس یا سکوائش ریکٹ)

موسم سرما میں گیمز کا لباس سفید شرٹ اور نیکر، جرسی، سفید شوز، کینوس سیاہ موزے تھا (ہاکی سٹک، لان ٹینس یا سکوائش ریکٹ)

موسم گرما میں نماز کیلئے سفید شلوار قمیض، سیاہ پشاوری چپل اور کپڑے کی سفید ٹوپی پہنی جاتی تھی۔

موسم سرما میں نماز کے لئے سفید شلوار قمیض اوپر جرسی یا بلیزر، سفید ٹوپی چمڑے کی پشاوری، سیاہ چپل پہنے جاتے تھے۔

موسم گرما میں پریپ کیلئے سفید شرٹ گرے پتلون بمع بیلٹ، کالج بیج، نیم پلیٹ کالے شوز سیاہ موزے مقرر کیے گئے۔

موسم سرما میں پریپ کے لئے سفید شرٹ اوپر جرسی یا بلیزر، ٹائی، کالج بیج، نیم پلیٹ، پتلون بمع بیلٹ سیاہ موزے مقرر کیے گئے۔

موسم گرما میں شب خوابی کا لباس ہلکی نیلی شلوار قمیض، سوفٹی چپل تھا اور واکنگ کے لئے سفید شرٹ، کالج بیج، نیم پلیٹ، پتلون بیلٹ، سیاہ شوز، سیاہ موزے۔

موسم سرما میں شب خوابی کا لباس ہلکی نیلی شلوار قمیض، سوفٹی چپل پہنی جاتی اور واکنگ آوٹ کے لئے سفید شرٹ اوپر جرسی یا بلیزر، ٹائی کالج بیج، نیم پلیٹ، پتلون بمع بیلٹ، سیاہ موزے استعمال ہوتے تھے۔

کالج بلیزر، ٹائی اور ہاؤس ٹائی

کالج کے تشخص کو ابھارنے کے لئے کالج کا بیج کالج یونیفارم کی ٹوپی (بیرٹ) کے ساتھ لگایا جاتا تھا۔ (بیرٹ کالج کے رنگ کی تھی) جب ۱۹۵۷ء میں کالج کی پرانی یونیفارم اور اس کے ساتھ کالج بیرٹ کا استعمال متروک ہوا اور نئی یونیفارم گہرے نیلے رنگ کے بلیزر کا استعمال شروع ہوا تو نیا کالج بیج بلیزر جیب پر آ گیا۔ ۱۹۵۶ء سے مزری کی پتلون اور سفید قمیض کا استعمال شروع ہوگیا۔اس سال پہلی کالج ٹائی گہری نیلی زمین پر دولفظوں ایم سی کا مونوگرام تھا۔اس زمانے میں کمانڈانٹ کرنل رفیق نے ہاؤس کے رنگ کی ٹائی کو رائج کیا، جورات کے ڈنر پر، ہاؤس فنکشنز اور انٹر ہاؤس مقابلوں کے موقعوں پر استعمال ہوتی تھی۔۱۹۶۰ء سے نئی کمان کی ترجیحات کے نتیجے میں جہاں اور تبدیلیاں آئیں ان میں سے ایک یہ بھی تھی کہ ڈنر نائٹ اور ہاؤس ٹائی کا استعمال متروک ہوا اور کالج کی نئی ٹائی ڈیزائن ہوئی اس میں تین آڑی پٹیاں تھیں۔ پہلی سرخ آرمی کی، دوسری ہلکی نیلی ایئر فورس کی اور گہری نیلی نیوی کی۔ یہ نئی ٹائی کالج کے اس تعلق کو پروجیکٹ کرتی تھی جو اسے تینوں مسلح افواج سے ہے تقریباً تیس سال تک یہ ڈیزائن تینوں رنگوں کے شیڈ کی تبدیلی اور پٹیوں کی چوڑائی کی کمی وبیشی کے ساتھ چل رہا ہے، ۱۹۸۸ء میں کمانڈانٹ بریگیڈیئر نورالحق نے ٹائی میں کالج کے سبز رنگ کی زیادہ چوڑی پٹی کا اضافہ کیا۔

کالج فلیگ، کالج بینر، کمانڈر انچیفس شیلڈ، سی او اے ایس شیلڈ

انٹر ہاؤس اسپورٹس اور ڈرل کے مقابلے اسکول میں شروع ہوئے تھے جن کے کپ، ٹرافیاں اور شیلڈیں اس مقابلے کے فوراً بعد دے دیئے جاتے تھے۔ سال کے آخر میں سالانہ تقسیم انعامات پر ایک سادہ سی تقریب میں تعلیمی انعامات کتابوں کی شکل میں دے دیئے جاتے تھے، مجموعی کارکردگی کا کوئی علیحدہ انعام نہ تھا، ۱۹۳۸ء میں کرنل اسٹیپنگ نے ڈسپلن، صفائی اور ڈریس کا ماہانہ انٹر ہاؤس مقابلہ شروع کروایا۔ اس مقابلہ میں جیتنے والے ہاؤس کو کالج فلیگ دیا جاتا تھا۔ دو فٹ لمبے اور ڈیڑھ فٹ چوڑے گرین پیپرز کے ٹکڑے پر سنہرے دھاگوں سے کالج بیج کڑھا ہوا تھا۔ شیشے کے فریم میں محفوظ یہ کالج فلیگ ماہانہ مقابلوں کے لئے ۱۹۴۷ء تک زیر استعمال رہا۔ کالج کی تاریخ کے اس اہم دور میں یہ فلیگ کالج کے تربیتی پروگرام کا ستون تھا۔

اپریل ۱۹۴۸ء میں جدید طرز کا کالج کا پہلا سالانہ جلسہ تقسیم انعامات منعقد ہوا۔ انٹر ہاؤس مقابلوں میں تو بحیثیت مجموعی کارکردگی پر کالج فلیگ ذرا بہتر صورت میں کالج بینر کے نام سے دیا گیا۔ کالج بینر پہ عبارت کڑھی ہوئی تھی۔

College Banner
AWARDED TO THE ALL ROUND BEST HOUSE
OF THE YEAR

اس کے نیچے کالج کا نشان بنا تھا۔

آخری بار کالج بینر نومبر ۱۹۶۳ء کے سالانہ جلسہ تقسیم انعامات کے موقع پر مہمان خصوصی جنرل محمد موسیٰ نے ٹیپو ہاؤس کا عطا کیا اور اپنی صدارتی تقریر میں آل راؤنڈ بیسٹ ہاؤس کے لئے کمانڈر انچیفس شیلڈ کے عطیہ کا اعلان کیا۔

۶۵-۱۹۶۴ء سیشن سے کمانڈر انچیف شیلڈ کا اجراء ہوا۔ کمانڈر انچیف شیلڈ کے ایوارڈ کے قواعد وضوابط یہ تھے:

اکیڈیمک، سپورٹس، ہم نصابی سرگرمیاں

ان تینوں سرگرمیوں کی الگ الگ شیلڈز بھی تھیں اور ان کے ایوارڈ کے قواعد وضوابط وضاحت سے بیان کئے گئے تھے۔ ۷۴-۱۹۷۳ء کے سیشن تک آل راؤنڈ بیسٹ ہاؤس کو یہ کمانڈر انچیف شیلڈ ہی دی گئی۔ ۷۵-۱۹۷۴ء سے اس کا نام چیف آف آرمی سٹاف شیلڈ کر دیا گیا۔ ۸۹-۱۹۸۸ء کے سالانہ جلسہ تقسیم انعامات کے موقع پر چیف آف آرمی سٹاف شیلڈ، ایئر چیف مارشل حکیم اللہ نے شیر شاہ ہاؤس کو عطا کی۔

دوسری اہم شیلڈیں

اسپورٹس میں آل راؤنڈ بیسٹ پرفارمنس کے لئے ۱۹۳۷ء سے کامیاب شیلڈ دی جاتی تھی۔ کامیاب شیلڈ اس دور کے ہیڈ ماسٹر رسالدار میجر کامیاب خان کے نام سے موسوم تھی اور انہی نے عطیہ کے طور پر دی تھی۔ ۱۹۸۲ء تک کامیاب شیلڈ استعمال ہوتی رہی۔ ۱۹۷۹ء میں جی او سی ڈویژن میجر جنرل کلو نے انٹر ہاؤس کراس کنٹری کے لئے شیلڈ عطا کی۔

جنرل اعجاز عظیم اردو ڈیکلیمیشن شیلڈ

۸۱-۱۹۸۰ء میں کور کمانڈروں کور لیفٹیننٹ جنرل اعجاز عظیم نے انٹر ہاؤس اردو ڈیکلیمیشن کا نٹیسٹ شیلڈ عطا کی۔ ۷ ستمبر ۱۹۸۰ء کے پہلے مقابلۂ خطابت میں یہ شیلڈ ٹیپو ہاؤس نے حاصل کی۔

اقبالیات شیلڈ

نومبر ۱۹۸۴ء میں نئے انٹر ہاؤس مقابلے، اقبالیات کے لئے میجر عبدالخالق اے ای سی نے شیلڈ کالج کی نذر کی۔ اقبال کے عقاب یا شاہین کی شکل کی یہ شیلڈ پہلے سال ٹیپو سلطان ہاؤس نے حاصل کی۔

بریگیڈیئر مقصود پاکستانیات شیلڈ

۱۹۸۵ء میں انٹر ہاؤس پاکستانیات کے مقابلہ کا آغاز ہوا۔اس کے لئے مینار پاکستان کی شکل کی انعامی شیلڈ بریگیڈیئر مقصود الحسن، کالج رول نمبر ۲۴۲۸ نے کالج کی نذر کی، ۸۶۔۱۹۸۵ء سے مسلسل تین سال یہ شیلڈ شیر شاہ ہاؤس نے جیتی۔

فلیگ آف آنر اور پریذیڈنٹس شیلڈ

۱۹۲۶ء میں جہلم جالندھر کے جی آر سکولوں کے بانی سپرنٹنڈنٹ میجر اوایچ ریڈفورڈ نے کے جی آر سکولوں میں اسپورٹس کے سالانہ مقابلوں کی چیمپئن شپ کے لئے فلیگ آف آنر عطا کیا، دسمبر ۱۹۴۶ء کے آخری کے جی آر مقابلوں میں ملٹری کالج نے یہ فلیگ جیتا تھا، یہ فلیگ آف آنر مستطیل شکل کا تھا جو سفید رنگ کی زمین پر بائیں طرف یونین جیک بنا ہوا تھا اور دائیں طرف عبارت تھی۔

دسمبر ۱۹۶۱ء میں انٹر سروسز پبلک اسکولز اسپورٹس ٹورنامنٹ شروع کئے گئے جن کے لئے اس وقت کے صدر مملکت جنرل محمد ایوب خان نے چیمپئن شپ شیلڈ عطا کی جو پریذیڈنٹس شیلڈ کے نام سے موسوم ہوئی۔ ۶۹۔۱۹۶۸ء تک یہ اسپورٹس ٹورنامنٹ جاری رہا ۱۹۶۳ء میں مسلسل تیسری بار یہ ٹورنامنٹ جیت کر کالج نے یہ شیلڈ حاصل کی۔

کمانڈانٹ شیلڈ

اگست ۱۹۶۷ء میں شیر شاہ ہاؤس (جونیئر ہاؤس) قائم ہونے پر اس جونیئر ہاؤس میں آل راؤنڈ بہترین کارکردگی کے لئے کمانڈانٹ شیلڈ کا اجراء عمل میں آیا۔ ۶۸۔۱۹۶۷ء کے سیشن میں کمانڈانٹ شیلڈ سرسید ونگ کو عطا کی گئی۔ پھر یہ سلسلہ چلتا رہا۔ ۸۴۔۱۹۸۳ء میں دو جونیئر ہاؤس بنے تو کمانڈانٹس شیلڈ جونیئر ہاؤس کو دی جانے لگی۔

میڈل

۱۹۲۵ء سے ۱۹۸۹ء کے عرصے میں کالج میں دو قسم کے میڈل رائج رہے۔

(الف) لیڈر شپ میڈلز: (ا) گارڈنر میڈل (۲) کمانڈر انچیفس میڈل (۳) کمانڈانٹس میڈل (۴) چیئرمین جے سی ایس سی میڈل

(ب) تعلیمی میڈلز: (ا) کمانڈانٹس میڈل (۲) اختر احسن میڈل (۳) ڈائریکٹر آرمی ایجوکیشن میڈل

پہلا لیڈر شپ میڈل

چونکہ ایک عرصہ دراز تک اسکول کالج کی ترجیحات میں لیڈر شپ تربیت کو اولیت حاصل رہی اسلئے جو ۱۹۲۹ء میں پہلا میڈل گارڈنر میڈل کے نام سے جاری کیا گیا، وہ لیڈر شپ میڈل تھا جو قیادت کی کارکردگی اور کردار (Leadership effeciency and good conduct) کی بنیاد پر دیا جاتا تھا۔

گارڈنر میڈل

جہلم اسٹیشن کے کمانڈر بریگیڈیئر آر گارڈنر کے عطیہ سے جاری ہوا اور انہی کے نام سے موسوم ہوا۔ گارڈنر میڈل لیڈر شپ، اعلیٰ کارکردگی (Effeciency) اور کردار (Good Conduct) کے لحاظ سے سال کے بہترین طالب علم کو دیا جاتا تھا۔ ۱۹۳۷ء تک گارڈنر میڈل کے لئے نامزدگی ہوتی تھی، کمانڈانٹ سینئر موسٹ انٹری کے کسی طالب علم کو جو عموماً سکول کا ہیڈ بوائے ہوتا تھا اس اعزاز کے لئے نامزد کرتے تھے۔ سکول کی ایڈوائزری کمیٹی کی تصدیق کے بعد اسے گارڈنر میڈل دیا جاتا تھا۔ ۱۹۳۸ء سے اس میڈل کے لئے ووٹنگ کا طریقہ کار اختیار کیا گیا ہر لڑکے کا ایک ووٹ تھا۔ اساتذہ اور کمانڈانٹ کے ووٹوں کا وزن زیادہ تھا۔ ووٹنگ سے پہلے امیدواروں کو کنویسنگ کی اجازت بھی تھی۔ (ووٹنگ شہریت کی عملی تربیت کا ایک ذریعہ تھی) اس طریق انتخاب کے ذریعہ ہی عموماً سکول یا کالج ہیڈ بوائے کا انتخاب عمل میں آتا تھا۔ پہلا گارڈنر میڈل ۱۹۳۰ء میں سکول ہیڈ بوائے نمبر ۲۹ محمد زر کو ملا تھا۔ اور آخری ۶۰۔۱۹۵۹ء کے سیشن میں ہیڈ بوائے کالج پریفیکٹ رول نمبر ۱۹۳۱ عطا محمد نے حاصل کیا تھا۔ اس کے بعد گارڈنر میڈل کا ایوارڈ بند کر دیا گیا۔

دوسرا لیڈرشپ میڈل

دوسرا لیڈرشپ میڈل سال کے آل راؤنڈ بیسٹ کیڈٹ کے لئے کمانڈر انچیفس میڈل کے نام سے ۶۹۔۱۹۶۸ء میں جاری کیا گیا اور پہلا کمانڈر انچیفس میڈل کالج ہیڈ بوائے جمیل الرحمٰن کو دیا گیا۔ اس کے ایوارڈ کا فیصلہ کالج کونسل کرتی تھی اور اس کے ایوارڈ کا معیار وہی تھا جو گارڈز میڈل کا تھا اس فرق کے ساتھ کہ لیڈر شپ، کردار، کارکردگی کے علاوہ اس میں اکیڈیمک پرفارمنس کو بھی ملحوظ خاطر رکھا جاتا تھا۔ ۷۰۔۱۹۶۹ء میں کمانڈر انچیفس میڈل رضا محمد خان کو عطا ہوا۔

یہ میڈل صرف تین سال ۶۹۔۱۹۶۸ء اور ۷۰۔۱۹۶۹ء تک چلا۔ ۷۱۔۱۹۷۰ء کا میڈل محمد اشفاق کو دیا گیا ا ر ۷۲۔۱۹۷۱ء میں یہ میڈل کسی کو نہیں دیا گیا۔

تیسرا لیڈرشپ کمانڈانٹس میڈل کے نام پر ۷۳۔۱۹۷۲ء میں جاری ہوا۔ یہ بھی وہی چیز تھی ایوارڈ کا طریقہ بھی وہی تھی۔ صرف نام مختلف تھا۔ ۱۹۷۳ء اور ۱۹۷۴ء میں یہ لیڈرشپ میڈل علی الترتیب فخر الاسلام اور شمس الدین کو ملا۔ ۷۵۔۱۹۷۴ء میں کسی کو میڈل کا مستحق نہیں سمجھا گیا۔ ۷۶۔۱۹۷۵ء میں یہ اعزاز نور عمران کے حصے میں آیا۔ ۷۷۔۱۹۷۶ء پھر خالی گیا۔ ۷۸۔۱۹۷۷ء میں یہ کمانڈانٹس لیڈرشپ میڈل ریاض احمد خان کو عطا ہوا۔ ۸۵۔۱۹۸۴ء کے سیشن میں سال کے بہترین آل راؤنڈر کیڈٹ کے کمانڈانٹس میڈل کی جگہ چیئرمین جوائنٹ چیفس آف سٹاف کمیٹی گولڈ نے لے لی۔ اس کا معیار اور طریقہ انتخاب بھی وہی تھا جو کمانڈانٹس میڈل کا تھا لیکن اس میں تعلیمی کارکردگی کو بھی برابر کی اہمیت دی گئی۔ کردار، لیڈرشپ اور اکیڈیمک پرفارمنس ہم نصابی سرگرمیاں اسپورٹس ہر رخ کو ملحوظ رکھنے کا ایک پوائنٹ سسٹم وضع کیا گیا۔ کالج کے ایک ممتاز اولڈ بوائے جنرل محمد اقبال خان چیئرمین جوائنٹ چیفس آف سٹاف کمیٹی کے ایماء سے جاری شدہ یہ لیڈرشپ میڈل ۸۵۔۱۹۸۴ء میں خرم حسنین کو اور ۸۶۔۱۹۸۵ء میں ہیڈ بوائے اللہ نواز کو، ۸۷۔۱۹۸۶ء میں ہیڈ بوائے سہیل فاروق کو دیا گیا۔

تعلیمی میڈل

۶۹۔۱۹۶۸ء میں کمانڈانٹ لیفٹیننٹ کرنل مرتضیٰ حسین نے دو اکیڈیمک میڈل جاری کئے۔ پہلا انٹرمیڈیٹ کے سائنس اور آرٹس کے امتحان میں کالج میں فرسٹ آنے والے کیڈٹ کے لئے اور دوسرا میٹرک کے امتحان میں کالج میں پہلی پوزیشن لینے والے کیڈٹ کے لئے یہ دونوں کمانڈانٹس اکیڈیمک میڈل کہلائے۔
۶۹۔۱۹۶۸ء میں انٹر سائنس کا کمانڈانٹس میڈل اظہر حسین کو انٹر آرٹس کا غلام نبی شاہ کو اور میٹرک کا کمانڈانٹس میڈل رضا خان کو دیا گیا۔ دوسرے سالوں کے اعزاز یافتگان یہ تھے:

۶۹۔۱۹۶۸ء	کمانڈانٹس میڈل، انٹر سائنس سلیم مراد خان
۷۰۔۱۹۶۹ء	کمانڈانٹس میڈل، میٹرک طارق فیروز خواجہ
۷۱۔۱۹۷۰ء	کمانڈانٹس میڈل، انٹرمیڈیٹ رضا محمد خان، کمانڈانٹس میڈل، آرٹس سعید احمد، کمانڈانٹس میڈل، میٹرک فاروق عزیز
۷۲۔۱۹۷۱ء	کمانڈانٹس میڈل، انٹرمیڈیٹ طارق فیروز خواجہ، میٹرک طارق منصور
۷۳۔۱۹۷۲ء	کمانڈانٹس میڈل، انٹر سائنس صہیب محمد عبداللہ میٹرک سہیل عباس
۷۴۔۱۹۷۳ء	کمانڈانٹس میڈل، انٹر سائنس محمد اکبر، میٹرک ظاہر شاہ
۷۵۔۱۹۷۴ء	کمانڈانٹس میڈل، انٹر سائنس سعید خالد، میٹرک جاوید قمر
۷۶۔۱۹۷۵ء	کمانڈانٹس میڈل، انٹر سائنس ظاہر شاہ، میٹرک امان اللہ
۷۷۔۱۹۷۶ء	کمانڈانٹس میڈل، انٹر سائنس ارشد جیلانی، میٹرک ارشد الاسلام
۸۵۔۱۹۸۴ء	میں بورڈ کے فائنل امتحان میں بہترین کارکردگی کے لئے اختر احسن گولڈ میڈل کا اجراء عمل میں آیا۔ ۸۵۔۱۹۸۴ء کے میٹرک کے امتحان میں کالج میں پہلی پوزیشن لینے پہ پہلا اختر احسن گولڈ میڈل محمد عامر خان کو دیا گیا۔
۸۶۔۱۹۸۵ء	میں محمد زبیر کو ۸۷۔۱۹۸۶ء میں زاہد اقبال کو ۸۸۔۱۹۸۷ء میں عنایت حسین کو اور ۸۹۔۱۹۸۸ء میں اختر احسن ایوارڈ امتحان میٹرک میں کالج اوّل آنے پر خرم اعجاز کے حصے میں آیا۔
۸۷۔۱۹۸۶ء	میں انٹرمیڈیٹ سائنس بورڈ کے فائنل امتحان میں بہترین کارکردگی کے لئے کمانڈانٹس میڈل کی جگہ ڈائریکٹر آرمی ایجوکیشن

گولڈ میڈل جاری ہوا۔ ۸۷-۱۹۸۶ء میں یہ گولڈ میڈل منوچہر کو ۸۸-۱۹۸۷ء میں سہیل فاروق کو اور ۸۹-۱۹۸۸ء میں شاہد اقبال کو عطا ہوا۔

ٹی او اینڈ ای

کالج ۱۹۲۵ء میں کل ۳۰۳ طلبا کے لئے مڈل سکول کی حیثیت سے قائم ہوا تھا۔ کمانڈانٹ کی پوسٹ لیفٹیننٹ کی تھی۔ ۱۹۲۷ء میں کمانڈانٹ کو لوکل کیپٹن کا رینک ملا تھا۔ ۱۹۳۰ء میں یہاں میٹرک کی لوکل کلاسز شروع ہوئیں۔ ۱۹۳۲ء سے آرمی امتحانات کا آغاز ہوا اور کمانڈانٹ کی پوسٹ اپ گریڈ ہوئی۔ ۱۹۳۶ء سے آرمی میٹریکولیشن، آئی اے اسپیشل کا نصاب پڑھایا جانے لگا اور اسکول کو باقاعدہ طور پر ہائی سکول کا درجہ ملا۔ کے جی آر آئی ایم اسکولز کے ضوابط (Regulations) مجریہ ۱۹۳۹ء میں سکول کی جوٹی او اینڈ ای دی گئی ہے۔ اس کے مطابق منظور شدہ اسٹاف یہ تھا:

کمانڈانٹ کیپٹن اے ای سی، وارنٹ آفیسر انسٹرکٹرز اے ای سی ۲، ایڈ جوٹنٹ اینڈ کوارٹر ماسٹر (رسالہ یا انفنٹری)، ہیڈ ماسٹر، رسالدار میجر یا صوبیدار میجر ۱، ماسٹرز، رسالدار یا صوبیدار ۲، ماسٹر جمعدار ۴، اسسٹنٹ ماسٹر، دفعدار یا حوالدار ۲، کوارٹر ماسٹر دفعدار حوالدار، پی ٹی انسٹرکٹر، دفعدار یا حوالدار ۱، سینٹری دفعدار یا حوالدار، و رنا کولر ٹیچر ۱، سب اسسٹنٹ سرجن ۱، استاد دینیات ۱، ڈرائنگ ماسٹر ۱، کلرک ۳، وارڈ اردلی، اردلی ۸، ٹیلرز ۲، موچی ۲، دھوبی ۳، باربر ۲، کلاس فور ملازمین ۲۰۔

۱۹۴۰ء میں ٹی او اینڈ ای میں ایک سائنس ماسٹر کا اضافہ ہوا اور کمانڈانٹ میجر پر وموٹ ہوئے۔

۱۹۴۲ء سے کالج میں توسیعی داخلے شروع ہوئے اور طلباء کی تعداد ۳۰۳ سے ۴۱۰ ہوگئی۔ اسی سال چیف انسٹرکٹر کی پوسٹ پیدا کی گئی اور اے ای سی کے آفیسرز اور سویلین انسٹرکٹرز بھرتی کیے گئے۔ برٹش آفیسرز کے علاوہ برٹش سارجنٹس بھی پوسٹ ہوئے۔ ۱۹۴۴ء میں ٹریننگ آفیسر کی پوسٹ کا اضافہ ہوا۔ کمانڈانٹ لیفٹیننٹ کرنل پر وموٹ ہوئے لیکن ٹی او اینڈ ای میں پوسٹ میجر ہی کی رہی۔ ۱۹۴۲ء ہی سے میڈیکل آفیسر کی پوسٹ بھی اپ گریڈ ہوئی۔ اگست ۱۹۴۷ء میں چیف انسٹرکٹر کی پوسٹ کیپٹن کی اور کمانڈانٹ کی پوسٹ میجر کی تھی چنانچہ اگست ۱۹۴۷ء سے فروری ۱۹۴۸ء تک بلوچ رجمنٹ کے اورنگ زیب خان کمانڈانٹ رہے وہ میجر ہی تھے۔ ان سے پی اے ایس سی کے میجر سید فیاض حسین زیدی نے فروری ۱۹۴۸ء میں چارج لیا وہ ۱۹۵۰ء میں لیفٹیننٹ کرنل پر وموٹ ہوئے اور ان کے پروموشن آرڈر میں تحریر تھا کہ ان کے تقرر کی مدت تک یہ عہدہ لیفٹیننٹ کرنل کا رہے گا۔ جولائی ۱۹۵۲ء میں زیدی صاحب کے تبادلے پر پنجاب رجمنٹ کے میجر محمد رفیق کمانڈانٹ پوسٹ ہوئے وہ بھی اپریل ۱۹۵۳ء تک لوکل لیفٹیننٹ کرنل رہے اور تبادلہ پر جے ایس پی ایس پی سی ٹی میں میجر کے رینک میں چیف انسٹرکٹر پوسٹ ہوئے۔ ۱۹۴۸ء میں کالج میں سویلین انسٹرکٹرز کی دوبارہ تقرری شروع ہوئی ۱۹۵۲ء میں چیف انسٹرکٹر کی پوسٹ اپ گریڈ کر دی گئی۔ اس سال کمانڈانٹ کی پوسٹ بھی اپ گریڈ ہوئی ۱۹۵۲ء میں ۶ پوسٹیں سینئر ماسٹرز کی اور ۱۳ جونیئر ماسٹر کی پوسٹیں منظور ہوئیں۔ ۱۹۵۶ء میں کالج اسٹاف کو فوجیانے کا فیصلہ ہوا۔ ۱۹۶۹ء میں ہاؤس ماسٹر کی پوسٹس ۱۹۷۰ء میں کمانڈانٹ کی پوسٹ اور ۱۹۷۱ء میں چیف انسٹرکٹر کی پوسٹ اپ گریڈ ہوئی۔ ۱۹۸۰ء میں کمانڈانٹ کو بریگیڈیئر پروموٹ کیا گیا۔ چیف انسٹرکٹر بدستور لیفٹیننٹ کرنل ہی رہا۔ ۱۵ جولائی ۱۹۸۶ء کو نئی ٹی او اینڈ ای آئی جس کی رو سے طلباء کی تعداد ۳۴۰ سے ۵۰۰ اور ہر سطح کے اراکین اسٹاف میں معتد بہ اضافہ ہوا۔ آفیسرز کی تفصیل یہ ہے:

کمانڈانٹ بریگیڈیئر اے ای سی، چیف انسٹرکٹر اینڈ اسسٹنٹ کمانڈانٹ لیفٹیننٹ کرنل اے ای سی، اے کیو لیفٹیننٹ کرنل (آل آرمز)، ایڈ جوٹنٹ کیپٹن آل آرمز (اولڈ بوائے)، کوارٹر ماسٹر، کیپٹن/ میجر، میڈیکل آفیسر (کیپٹن/ میجر) اے ایم سی، ہاؤس ماسٹر میجرز، اے ای سی، اینڈ انسٹرکٹر کلاس بی ۱۳، سویلین اکیڈیمک انسٹرکٹرز/ کیپٹن لیفٹیننٹ اے ای سی ۲۵ انسٹرکٹر، کلاس سی۔

دوسری مدوں میں منظور شدہ تعداد یہ ہے: جے سی اوز ۵، حوالدار ۱۸، ادر رینکس ۱۸، غیر جدید سویلین ۱۷، سویلین کلاس فور ۸۶، دوسرے ملازمین کل ۱۷۰، مارچ ۱۹۸۹ء میں یہ ٹی او اینڈ ای پوری طرح نافذ تھی۔

(Standing Orders مستقل احکامات
And Regulations) اور قواعد و ضوابط

کنگ جارجز رائل انڈین ملٹری سکول جہلم کے پہلے اسٹینڈنگ آرڈرز کا اجراء ۱۹۲۶ء میں ہوا تھا۔ سولہ صفحے کے اس کے مندرجات یہ تھے۔ مندرجہ کی فہرست یہ تھے:

Table of Contents

سکول کے پہلے مفصل احکامات ایک مجلد کتاب کی صورت میں ۱۹۳۶ء میں جاری کئے گئے اس دستاویز کے پہلے صفحے کے مندرجات یہ تھے:

KING GEORGE'S
ROYAL INDIAN MILITARY SCHOOL,
JHELUM

CONTENTS

The Commandant directs careful study of these orders by all subordinate commanders and their explanation as necessary to pupils. Exact observance will obviate the constant publishing of detailed orders. Responsibility for observance rest largely on prefects, who are thus entursted with the welfare of their Royal school.

September 1936.

Sd/
Captain Commandant
K.G.R.I.M. School
Jhelum

۱۹۳۹ء میں جہلم، جالندھر اور اجمیر کے تینوں ملٹری سکولوں کے قواعد و ضوابط گورنمنٹ آف انڈیا نے شائع کئے۔

CREST

REGULATIONS FOR KING GEROGE'S

ROYAL INDIAN MILITARY SCHOOL,

JHELUM, JULLUNDUR AND AJMER

....

1939

PUBLISHED BY THE MANAGER OF PUBLICATION, DELHI

PRINTED BY THE MANAGER GOVERNMENT OF INDIA PRESS,

NEW DELHI

۱۹۳۹ء کے یہ مستقل احکامات اور قواعد وضوابط عہد بہ عہد ترامیم کے ساتھ نافذ رہے۔۱۹۷۲ء میں کرنل این ڈی احمد نے کیڈٹس کے لئے مستقل احکامات (Standing Orders for Cadets) کے نام سے دوبارہ مرتب کروائے، مندرجات کی فہرست یہ تھی:

TABLE OF CONTENTS

۱۹۷۰ء میں چیف انسٹرکٹر میجر ظہور الحق نے جو مستقل تعلیمی و انتظامی ہدایات جاری کیں وہ اور یہ احکامات مارچ ۱۹۸۹ء میں بعض ترامیم کے ساتھ نافذ العمل تھے۔

۱۹۳۹ء کے مستقل احکامات یا ۱۹۳۹ء کے قواعد وضوابط (Regulation) میں کہیں بھی یہ تصریح نہیں ہے کہ اسکول کا مقصد پڑھے لکھے سپاہی یا اچھے این سی اوز یا وی سی اوز تیار کرنا ہے۔ اس قسم کی کسی تجدید کے بغیر ۱۹۲۶ء کے احکامات میں (جو اس وقت رہنما اصول کی حیثیت رکھتے تھے) مقصد کے عنوان سے صرف یہ لکھا گیا ہے:

The object of the school curriculum is so to train a boy mentally and physically that he will ultimately be able to make his place in the Army possessed with the ability to prove himself as an efficient leader and a good instructor and to be able to think and act intelligently at all times.

اس عبارت میں ہر لفظ قبول ہے۔ ترتیب دینے میں Mentally کا لفظ Physically سے پہلے آیا ہے جو تربیت کی ترجیحات کا تعین کرتا ہے اس کے بعد Ultimately make his place in the Army کا فقرہ توجہ چاہتا ہے کہ آخرکار اسے آرمی میں اپنی جگہ بنانی ہے تو کہاں؟ کس حیثیت میں؟ اس کو مبہم چھوڑ دیا گیا۔ جگہ بنانے کے الفاظ میں بہت گنجائش ہے۔ اس طرح ۱۹۳۹ء کے ضوابط میں بھی مقصد تعلیم کی صرف توضیح کی گئی:

(The Object of the education is to fit boys for an Army Career) اس جملہ میں بھی fit اور ''آرمی کیریئر'' کے الفاظ بہت معنی خیز ہیں اور بڑے ambitious ہیں۔ اس طرح دونوں دستاویزوں میں کہیں ویلفیئر کا لفظ نہیں آیا۔ یونٹوں کو جنہیں شروع سے ۱۹۴۷ء تک اپنے کوٹے میں سے داخلوں کی نامزدگی کا اختیار تھا، واضح طور پر ہدایت کی گئی کہ وہ نامزدگی کے وقت صرف امیدوار کی اہلیت قابلیت اور امکانی ترقی کو ملحوظ رکھیں۔

Nominating authorities will select those boys whom they consider likely to develop into the best leaders irrespective of the rank of fathers.

البتہ انہی ضوابط میں ایک جملہ ایسا ضرور ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ بانیوں کی نظر میں طلبا کی منزل وائسرائے کمیشن تھا داخلے کی شرائط میں یہ شق ہے۔

He must not only belong to a class enlisted in the unit by which he has been nominated, but his family must also possess such social standing as would qualify him for the position of viceroys commissioned officer.

البتہ داخلہ کے وقت جنگ کے مقتولین یا معذوروں کے بچوں کو مشروط ترجیح دینے کو کہا گیا تھا۔

When two or more boys are considered equally suitable, preference will ordinarily be given to the sons of those killed in action, died of wounds secured, or disease contracted on active service.

انہی کے بچوں کی داخلہ کی شرط یہ ہے کہ والد کی کم سے کم دس سال کی سروس ہو یا جنگ میں کام آیا ہو یا معذور ہوا ہو۔ داخلہ کی شرائط عمر ۱۱ سال، کلاس ششم میں نامزدگی کا فلسفہ یہ تھا:

Nomination has been delegated to officers Commanding unit in order to foster regimental tradition, to ensure a career in their father's regiments to boys who are held to have qualified for this privilege, and to establish a direct interest and connection between regiment school.

یونٹ سے وفاداری

انڈین آرمی ظاہر ہے کہ قومی فوج نہیں تھی۔ یونٹ کو وفاداری کا مرکز بنایا گیا تھا اور اس کو مربی (Parent) کی امیج دی گئی تھی، یونٹ ہی ان کا ملجا و ماویٰ تھی۔ سسٹم میں یونٹ سے وفاداری اور تعلق کو بنیادی اہمیت حاصل تھی۔ انگریز اپنی یونٹ کے جوانوں کو ان کے علاقوں کو ان کے خاندانوں کو نہ صرف جانتے تھے بلکہ ان سے قریبی رابطہ رکھتے تھے۔ یہ روایت کالج کی زندگی میں پوری طرح جاری و ساری تھی۔ ہر لڑکا اپنی نامزد کنندہ آبائی یونٹ کا بیج اپنے لاکر اور ڈیسک پر لگاتا تھا۔ (۱۹۴۲ء سے پہلے تک) ہر یونٹ سے اپنے لڑکوں کو دیکھنے کے لئے یونٹ کا کوئی نہ کوئی آفیسر اسکول میں آتا تھا۔ ان لڑکوں کے رزلٹ بھی ان کی یونٹوں کو بھیجے جاتے تھے۔ آرمسٹس ڈے پر اپنی اپنی یونٹوں کی طرف سے وار میموریل پر پھول چڑھائے جاتے تھے۔ وی آئی پی مہمان بھی اپنی یونٹوں کے نامزد کردہ کو بطور خاص ملتے تھے، نومبر ۱۹۲۸ء میں فیلڈ مارشل لارڈ برڈوڈ یہاں آئے تو خاص طور پر پوچھا کہ کوئی لڑکا پروبن ہارس کا ہو تو سامنے آئے۔ ۱۷۳۳ رب نواز (بریگیڈیئر) سے وہ اسی حوالے سے ملے۔ علیٰ ہذا القیاس، فیلڈ مارشل آکنلک پنجاب رجمنٹ کی اپنی پرانی یونٹ کو یاد رکھے ہوئے تھے، اس یونٹ اسپرٹ کو برقرار رکھتے ہوئے سلیبی اور سٹیفنگ اپنی یونٹ (اسکول) کے گھر والوں سے بھی رابطہ رکھتے تھے۔

الاؤنسز (Allowances)

کے جی آر آئی ایم ایس ریگولیشنز مجریہ ۱۹۳۹ء میں جن الاؤنسز کا ذکر ہے وہ یہ ہیں:

۱۔ آفس /-۳۰۰ روپے سالانہ

۲۔ اتفاقی اخراجات (contigencies) -/۲۰۰۰ روپے سالانہ

۳۔ کتابیں اور اسٹیشنری -/۱۲ روپے سالانہ فی طالب علم

۴۔ میسنگ الاؤنس ۱۱/۴ روپے ماہانہ فی طالب علم

۵۔ کپڑے اور کٹ -/۸۰ روپے داخلہ کے سال بعد میں -/۲۰ روپے ہر سال فی طالب علم

۶۔ اسپورٹس اور کھیل کا سامان -/۵۵۰ روپے سالانہ

۷۔ انعامات -/۵۰ روپے سالانہ

۸۔ ڈاک -/۵۵۰ روپے سالانہ

۹۔ روشنی -/۲۰۰ روپے سالانہ

۱۰۔ کمانڈانٹس فنڈ -/۲۰۰ روپے سالانہ

۱۱۔ پانی نکالنے کے بیل اور ڈرائیور -/۶۷۵ روپے سالانہ

۱۲۔ دوائیں جتنی ضرورت ہو۔

پالیسی ہدایات

۱۹۷۳ء میں کالج کے انتظام، انصرام، نصاب، امتحانات اور دوسرے معاملات سے متعلق تفصیلی Directives کے نام سے پالیسی ہدایات جاری کی گئیں۔ اس احکام نامہ کا متن یہ تھا:

RESTRICTED

POLICY DIRECTIVE FOR MILITARY COLLEGE, JHELUM

Aim

1. This policy directive is designed to give guidelines to the Military College to ensure that the tone and standard of the College are set at levels commensurate with its mission.

2. This directive contains an elaboration of some of the existing policy decisions concerning the College and

seeks to specify some of the norms and practices which underlie life and training in such an institution.

3. The provisions of this directive will be deemed to have superceded existing orders/instructions ect., if there is a variation between the two.

Mission of the College

4. Military College, Jhelum is a quality residential institution designed to act as a feeder institution for the Pakistan Military Academy, by imparting sound education and effective character and leadership training.

Admissions

5. All admissions to the College are under a bond, making it incumbent on each student and his parents/guardian, that the student would undergo the process of selection for entry to the PMA and if selected, to join it.

6. The sources of intake and conditions of eligibility as specified from time to time will continue to operate.

7. As a rule, there is only one point of entry into the College and that is class 8th. This will continue to be so, subject to the following modifications :-

   a. All those who qualify in accordance with the procedure set out below will be granted admission to class 8th. No substandard cases will be granted admission.

   b. The remaining vacancies which may exist in the College at the time of the declaration of the Matriculation result will be filled in by intake into class llth. For this entry too, proper procedure will be followed as for class 8th. For this entry, no boy with less than a second division in his matriculation or equivalent examination, will be allowed admission to class 11th.

   c. There will be no other point of entry.

8. Admissions to class 8th are based on the performance of the candidates in the following :-

   a. Written examination in English, Urdu and Mathematics of approximately the level of class 7th, syllabus in each subject being specified by the college from time to time.

   b. Intelligence Tests, administered under arrangements of GHQ (PA Dte).

   c. Confirmatory academic test to be administered under college arrangements.

   d. Interviews by a Board of Officers constituted under GHQ orders.

   e. Medical Examination held under arrangements made by GHQ (Med Dte)

9. Setting and marking of question/answer papers and finalisation of results are entirely under college arrangements. The academic tests,however, are conducted under the arrangements made by GHQ (AE Dte) at stations convenient to the candidates and the administration.

10. The confirmatory academic test has been introduced to ensure that no unfair means are used in the conduct of academic tests or marking of answer papers. This test will thus include questions in Urdu, English, Maths and General Knowledge, and will be given and marked before the start of interviews. Interviews will thus aim at assessing only the suitability of candidate to fit in to a residential institution.

11. All the tests and interviews must be designed to ensure that a boy from an English medium School gets no advantage over the one from an Urdu medium school or a boy from an urban area over a boy from rural area or that there is no preference given to any individual. A candidate's position in the merit list may drop on the basis of the results of the confirmatory academic test. But it will under no circumstances be raised on this basis. Any performance at confirmatory test better than that on basic written test will be disregarded.

12. The written test, intelligence tests and interviews will constitute qualifying stages for which the standards may be prescribed by the college.

13. The final selection will be made by the board in accordance with the order of merit based on the combined

results of all the tests and interviews. The vacancies will be filled strictly on the basis of a candidate's position in the order of merit, ensuring representation to the sons of JCOs/ORs.

14. It is the students of class 7th who should apply for admission to class 8th. Sometimes, however, students studying in classes 8th and 9th also apply for and compete the students of class 7th for admission to class 8th in the next academic year. This places class 7th students at an obvious disadvantage. While making selection the board may take this point into consideration.

15. In case all students placed on the merit list have been admitted and there are still some vacancies, the same will remain unfilled until admissions to class 11th are made later on, in the year, in accordance with a procedure similar to the one stipulated for admission to class 8th. There will be no admissions to any other class.

16. It must be emphasised that the quality of intake into an institution is directly related to the general reputation of and the Board examination results achieved by it. Military College caters for hundreds of thousands of families. Such a large social group can surely produce a very large number of students of the required standard.

Nature of Courses

17. As already laid down, the college must be essentially a science college. There is thus no provision for subjects other than those allowed under the science group upto class 10th. A restricted number of students, however, is permitted to join the Humanities group in class 11th. This provision is made to extend continued education at the intermediate stage to such students of the college as may fail to show aptitude for science subjects in their school leaving certificate examination. Admission of such students in class 8th will be restricted to a maximum of 15. Additional vacancy may be created only with the approval of the GHQ.

Curricula and Text books

18. The curricula and syllabi for the various classes has, of necessity, to be the same as the one prescribed by the appropriate civil education authorities from time to time. The curricula and syllabi prescribed by these authorities, however, are the same for the quality institutions like Military College as for over-crowded, under-staffed and ill-equipped day schools and colleges in rural area. This offers no challenge to students of residential institutions. Military College should, therefore, take appropriate measures to ensure that its students are given adequate academic challenge. For this purpose it will prescribe additional textbooks for study for all classes. Such books should be relevant to the subjects of study and the mission of the college.

19. Additionally the college must promote an effective library habit in all its cadets.

Education in Nationalism / Patriotism

20. Every effort must be made to ensure that the college produces selfless individuals, brimming with the ideals of nationalism and patriotism. These ideals are nurtured by a vast variety of factors including the national situation, examples set by the college staff, books and literature made available to the students, etc. Over efforts must, however, be made to project positively and objectively the national aims, policies, etc. To this end, the following measures will be introduced :-

a. **Celebration of National days.**

Some of the national days must be celebrated by arranging debate,discussion, seminar, mehfal -e-milad, variety programmes, etc. coupled with illuminations on appropriate occasions, i.e. the Eid, besides, Eid-Miladun-Nabi, Pakistan Day, Independence Day, Iqbal Day, Defence of Pakistan Day and like, must also be celebrated with solemnity and enthusiasm.

b. **Ceremonial Opening of the College.**

Once a week , generally on the first working day, the college should open ceremonially. The ceremony should include recitation from the Holy Quran, unfurling of the Pakistan flag, singing of the National Anthem, inspection of cadets by Comdt or a visiting dignitary who may also address the cadets on a theme of topical interest or of relevance to the mission of the college. Visiting dignitary should normally be invited once a month.

Education in Leadership / Character Development

21. The development of character and leadership qualities should be a singularly important purpose of education at the college. One effective way to impart leadership / character training is to entrust students with responsibility and to achieve their maximum possible association with the organization of functions and co-curricular activities including games/sports. For instance, some institutions have established a system of college and House Courts for dealing with cases of breaches of discipline and misconduct, entirely by the cadets. Such and other systems after very careful analysis and sanction can be introduced in the college.

22. The students must be given opportunities to learn through trial and error. They must be offered a challenge to their mental, moral and physical resources at every stage. Every effort should thus be made to develop their potentialities and promise.

Sports and Games

23. Morning P.T. and rhythmic activities, athletics and games must form an integral part of life in a college. Organised Physical Training must cover each and every cadet and member of the staff. The college must reinforce / revive /organise activities like mountaineering, long hikes, social service programmes, camping, sports and games to be good with other residential institutions.

College Standing Order

24. The college must promulgate standing order, after GHQ approval. Among other things standing order must prescribe the duties, responsibilities tenable by the staff and cadets, specify nature of offences and commensurate punishments, modes of selection for or election to various offices and appointments, etc.

Records and Progress

25. Comprehensive records of the progress of a student during his stay in the college should be maintained. They should include accounts of proficiency in academics, co-curricular activities, sports and games: offices and appointments held: prizes, awards and distinctions won, physical growth and medical history sheet, etc. The records should also include an assessment of his personality and promise. Such a record should be available for reference in future on all cadets.

Withdrawals

26. In the future no withdrawals / discharges will be allowed from the college on any grounds expect with the prior approval of GHQ.

Improvement of Academic Standards and Character Development

27. The College is an academic institution. The effort. therefore, must be oriented towards the promotion of academic and other aspects of training for the fulfilment of the mission of the college. For the purpose -

a. The college must produce exemplary academic results.

b. Inculcate and maintain a high standard of self discipline and sense of responsibility among the students.

c. Students failing in two successive House Examinations will be reported to GHQ giving reasons for the failures, measures

taken to improve them, and recommending action to be taken against the cadets.

d. If a student fails in an annual examination, his case will be put up to GHQ for withdrawal.

28. Misconduct or unsatisfactory performance which can result in the removal of a student from the college should be known to students through standing and other orders.

Vacations and Holidays

29. The college should establish a balanced system of vacations and holidays keeping in view of the following:-

a The national and religious days, generally observed as holidays in most other schools and colleges, have to be celebrated in the college on an organized basis,

b. A long stretch of vacations is bad for the continued progress of the cadets.

30. The college may decide on the dates and duration of breaks, but these must not exceed the following :-

a. End term break - 8 weeks from mid Jun to mid Aug and 2 weeks in Dec to Jan every year,

b. Mid-term breaks - One week in each of the two semesters.

GHQ Rawalpindi
05 Feb 73
(Nazir Ahmed)

Sd/
Chief of the General Staff

تنظیمی ہدایات

۱۹۷۰ء میں اسسٹنٹ کمانڈانٹ اور چیف انسٹرکٹر میجر (اب کرنل) ظہور الحق نے نصابی تعلیم، ہم نصابی سرگرمیوں اور نظم و نسق (ایڈمنسٹریشن) پر ہدایات (انسٹرکشنز) کا ایک بہت مفید سلسلہ شروع کیا تھا۔ یہ ایک بنیادی نوعیت کا دقت طلب لیکن بہت ضروری کام تھا۔ اسے جناب ظہور الحق نے سرانجام دیا۔ تیس ہدایات اور ایک سو چالیس صفحات پر پھیلی ہوئی یہ دستاویزات اب میوزیم میں محفوظ ہیں۔ اس کے سرورق اور عنوانات کی فوٹو کاپی آئندہ صفحات میں نقل کی جاتی ہے۔

☆☆☆☆☆

MILITARY COLLEGE, JHELUM

INSTRUCTIONS

ON

STUDIES

EXTRA - CURRICULAR ACTIVITIES

AND ADMINISTRATION

VOL - 1

TABLE OF CONTENTS

کالج پراسپیکٹس (Prospectus)

کالج کے ہر پہلو کے بارے میں ضروری معلومات پر مشتمل یہ کتابچہ (prospectus) سب سے پہلے ۱۹۶۰ء میں چھاپا گیا تھا۔ اس وقت سے ۱۹۸۹ء تک وقتاً فوقتاً اس کے ترمیم شدہ ایڈیشن چھپتے رہے ہیں۔ ابتداً اس میں بنیادی معلومات کے علاوہ صرف آٹھویں میں داخلے کے امتحان کا نصاب دیا جاتا تھا۔ ۱۹۸۲ء سے پراسپیکٹس ہی میں داخلہ کا فارم بھی شامل کر دیا گیا۔ قیمت وہی پندرہ روپے رہی۔ ۱۹۸۹ء کے مطبوعہ پراسپکٹس میں ۳۶ عنوانات کے تحت جو مطلوبہ معلومات دی گئی ہیں وہ یہ ہیں:

1. History
2. Mission
3. Management
4. Staff
5. Academic Council
6. Classes
7. Nature of Courses
8. Entry
9. Procedure for Admission
10. Eligibility
11. Procedure for Selection
12. Appeal Medical Board
13. Guarantee Bond
14. Fees
15. Other charges
16. Pocket Money
17. Books, Stationery and Clothing
18. Results, Progress Reports
19. Academic Terms Exams and Holidays
20. Houses
21. Prefectorial System
22. Ideological Orientation
23. Games and Sports
24. Co - curricular Activities
25. Military Training
26. Medals
27. Library
28. Film shows
29. Medical Facility
30. Correspondence
31. Telephone
32. Parental co - operation
33. Visits
34. Leaves
35. Travel Arrangements
36. Discharge/Expuls ions/withdrawals

Appendix : A
Educational standard for the admission test"- 8th class: English, Mathematics, Urdu and Islamiat.
Appendix : B Application Form.

ٹریننگ پروگرام کی سالانہ ڈائری

تعلیمی سال کے آغاز میں سال کی روز بروز سرگرمیوں کی باقاعدہ منصوبہ بندی کا آغاز ۱۹۵۵ء میں کمانڈانٹ کرنل محمد رفیق نے کیا تھا۔تمام تربیتی پروگرام کی فورکاسٹ جیبی سائز کی ایک ڈائری کی شکل میں پہلی بار اپریل ۱۹۵۶ء میں شائع کی گئی۔جس کی ایک ایک کاپی ہر لڑکے اور ممبر آف سٹاف کو جاری کی گئی۔اس میں ہر روز کی نصابی ہم نصابی فورکاسٹ درج ہوتی تھی۔جس کی سختی سے پابندی کی جاتی تھی۔یہ سلسلہ کرنل رفیق کی کمان کے عرصے تک چلا۔۱۹۷۱ء میں کمانڈانٹ کرنل این ڈی احمد نے سال بھر کے پروگرام کو ایک سرکلر کی شکل میں ایشو کرنے کی ابتدا ڈالی۔۸۹-۱۹۸۸ء میں بھی یہ سلسلہ جاری رہا۔اس تعلیمی سال کے ٹریننگ پروگرام کی تفصیل یہ ہے:

فرسٹ ٹرم ۱۶اپریل تا۱۶جون ۱۹۸۸ء

۱۶ اپریل ۱۹۹۸ء تعلیمی سال کا پہلا دن ایڈم ڈے، میڈیکل چیک اپ۔۱۷ اپریل آٹھویں کی نئی انٹری کی آمد۔ ۱۸ اپریل آٹھویں کا تجرباتی ٹیسٹ۔ ۲۸اپریل انگریزی مضمون نگاری کا مقابلہ۔۵مئی اردو مضمون نگاری کا مقابلہ۔۱۳مئی جشن ختم قرآن۔۱۶مئی ۲۰مئی عیدالفطر کی تعطیل۔۲۹اور۳۰مئی انٹر ہاؤس شوٹنگ کمپیٹیشن (صرف دسویں اور بارہویں کے لئے)۔۵،۶جون انٹر ہاؤس سوئمنگ (تمام ہاؤسز)۔۸تا۱۶جون فرسٹ ٹرمینل ٹیسٹ ۱۷جون تا۲۴جون اسکاؤٹنگ کیمپ (مری)۔۱۷تا۲۶جون کوہ پیمائی، ہائیکنگ کاغان،سوات گلگت۔۱۴ اگست ۱۹۸۸ء یوم آزادی کی تقریب۔

سیکنڈ ٹرم ۲۷ اگست ۲۲ دسمبر ۱۹۸۸ء

۲۷ اگست ۱۹۸۸ء چھٹی کے بعد کالج کا پہلا دن ایڈم ڈے، میڈیکل چیک اپ۔۲۸اگست تا۳ستمبر ہوم ٹاسک ٹیسٹ۔۶ستمبر ۱۹۸۸ء یوم دفاع۔۱۱ستمبر یوم قائداعظم اور انٹر ہاؤس پاکستانیات۔۱۲اکتوبر انٹر ہاؤس اردو مقابلہ خطابت۔۳۔اکتوبر تا۵۔اکتوبر انٹر ہاؤس فٹ بال (سینئرز اور جونیئرز)۔۹۔اکتوبر انٹر ہاؤس انگریزی مقابلہ خطابت۔۱۰ تا ۱۲۔اکتوبر انٹر ہاؤس باکسنگ (صرف دسویں اور بارہویں کے طلباء کے لئے)۔۹۔اکتوبر انٹر ہاؤس انگریزی مقابلہ خطابت۔۱۰ تا ۱۲۔ اکتوبر انٹر ہاؤس باکسنگ (صرف دسویں اور بارہویں کے طلباء کے لیے)۔۱۶۔اکتوبر انٹر ہاؤس اردو مباحثہ۔۲۲ اکتوبر انٹر ہاؤس کراس کنٹری۔۲۴اکتوبر تقریب عید میلادالنبی ﷺ۔۲۶ تا ۲۷اکتوبر انٹر ہاؤس اتھلیٹکس۔۳۱اکتوبر تا یکم نومبر پی ای ٹیسٹ۔۳نومبر انٹر ہاؤس جی کے ٹیسٹ۔۶ نومبر انٹر ہاؤس انگریزی مباحثہ۔۹نومبر یوم اقبال، اقبالیات کی تقریب۔۲۱نومبر انٹر ہاؤس ڈرل۔۲۲نومبر فل ڈریس ریہرسل۔۲۴نومبر سالانہ جلسہ تقسیم انعامات۔یکم تا۸ دسمبر انٹر ہاؤس کرکٹ۔۱۲ تا۲۱ دسمبر فرسٹ ایئر کے لئے فرسٹ ٹرمینل اور باقی درجوں کیلئے سیکنڈ ٹرمینل ٹیسٹ۔۲۳دسمبر آٹھویں کی نئی انٹری کے لئے داخلہ کا امتحان۔۲۳ دسمبر ۶ جنوری ۱۹۸۹ء سرما کی تعطیلات۔

تھرڈ ٹرم ۷جنوری تا۳۰مارچ ۱۹۸۹ء

۷جنوری ۱۹۸۹ء سرمائی تعطیلات کے بعد پہلا دن۔ ۵ مارچ ۱۹۸۹ء سپلیمنٹری پرائز ڈسٹری بیوشن اور دسویں اور بارہویں کو الوداعی ڈنر۔۱۲ مارچ بورڈ کا امتحان برائے میٹرک۔۱۸مارچ آٹھویں نویں اور گیارہویں کے لئے سالانہ امتحان۔۲۳مارچ یوم پاکستان کی تقریب۔

نوٹ:۔ مجوزہ سالانہ پروگرام کی یہ ڈائری جو۱۲اپریل ۱۹۸۸ء کو چیف انسٹرکٹر کے دستخطوں سے جاری کی گئی تھی۔

اس کے آخر میں مندرجہ ذیل ہدایات بھی دی گئی تھیں۔

۱۔ بزم ادب کا اجلاس ہر ہاؤس میں ہر مہینہ کے آخر میں جمعرات کو ہوگا۔
۲۔ انگریزی اور اردو میں بک ریویوز ستمبر اور اکتوبر میں لکھے جائیں گے۔
۳۔ جب کبھی ممکن ہو تعلیمی سیاحتوں کا اہتمام کیا جائے گا۔
۴۔ توسیعی لیکچروں کے لئے ممتاز محققوں، دانش وروں اور سینئر عالمگیریز اور دوسرے افسروں کو دعوت دی جائے گی اور انہیں ہم نصابی سرگرمیوں کی تقریبات

میں مہمان خصوصی کے طور پر دعوت دی جائے گی۔

۵۔ گرمیوں کی چھٹیوں سے پہلے لڑکوں کو ہوم ٹاسک دیا جائے گا اور چھٹی ختم ہونے کے فوراً بعد اس ہوم ورک پر مبنی ہر مضمون میں ۸۰ نمبروں کا ٹیسٹ دیا جائے گا۔ باقی ۲۰ نمبر ہوم ورک کی کاپیوں کے لئے مختص ہوں گے اور ہر دو میں علیحدہ علیحدہ پاس ہونا ضروری ہوگا۔

۶۔ ایک کیڈٹ صرف ایک انٹر ہاؤس مباحثے یا خطاطی مقابلے اور دو انٹر ہاؤس کھیلوں اور اسپورٹس مقابلوں میں حصہ لینے کا مجاز ہوگا۔

۷۔ کیڈٹ کالج حسن ابدال، کیڈٹ کالج کوہاٹ اور آرمی برن ہال کالج ایبٹ آباد کے ساتھ دوستانہ مباحثوں اور کھیلوں کے مقابلوں کا اہتمام کیا جائے گا اور راولپنڈی ایجوکیشن بورڈ کے انٹر سکول اور انٹر کالج تقریری اور اسپورٹس مقابلوں میں بھی حصہ لینے کی کوشش کی جائے گی۔

اس ڈائری میں وضاحت کی گئی کہ فرسٹ ٹرم ۹ ہفتے یا ۵۴ دن، دوسرے ٹرم میں ۱۷ ہفتے ۹۳ دن تیسرے ٹرم میں ۱۳ ہفتے یا ۷۲ دن، اس سال میں کل ۳۸ ہفتے یا ۲۱۹ دن تدریس کے لئے دستیاب ہوں گے۔

کالج روٹین ٹائم ٹیبل (Routine Time Table)

کالج کے مخصوص تعلیمی وتربیتی مقاصد (Objectives) کے پیش نظر شروع سے کالج کا ایک سیٹ روٹین تھا۔ سورج نکلنے سے گھنٹہ سوا گھنٹہ پہلے ریوالی کے بگل سے اسکول کا دن شروع ہوتا تھا۔ جس کے آدھ گھنٹے بعد پی ٹی یا پریپ کا پیریڈ ہوتا۔ اس کے بعد ناشتہ اور انسپکشن، گرمیوں میں کلاسز شروع ہونے کا وقت سات بجے اور جاڑوں میں آٹھ بجے تھا۔ چالیس، چالیس منٹ کے چار پیریڈز کے بعد، جن کے درمیان پانچ، پانچ منٹ کا وقفہ ہوتا۔ گیارہ بجے کے قریب لنچ بریک ہوتا۔ کلاسز کے فوراً بعد گرمیوں میں ڈیڑھ گھنٹے اور جاڑوں میں اس سے کم وقت کا دوپہر کا آرام لازمی تھا۔ آرام کے بعد گرمیوں میں ڈیڑھ گھنٹے کا پریپ پھر شام کی چائے دودھ/کولڈ ڈرنک اور اس کے بعد شام کے ایک گھنٹے کے لازمی کھیل، کھیلوں کے کچھ دیر بعد ریٹریٹ کا بگل ہوتا۔ صبح ریوالی کے وقت ایک سیشن جھنڈا چڑھانے اور شام کو ریٹریٹ پر جھنڈا اتارنے کی ڈیوٹی پر متعین ہوتا۔ ریٹریٹ کے بگل کی آواز سن کر کھلے میں جو شخص جہاں ہوتا ریٹریٹ ختم ہونے تک وہیں ساکت (شن) کھڑا ہو جاتا۔ ریٹریٹ کے فوراً بعد سارے لڑکے نماز کے لباس میں پلاٹون وائز مارچ کرتے ہوئے مغرب کی نماز کیلئے کالج کی مسجد کی طرف روانہ ہو جاتے۔ جہاں مسجد کے باہر ہر پلاٹون کے لئے چپلیں رکھنے کی جگہ بھی مقرر تھی۔ نماز کے بعد ڈیوٹی کیڈٹ آف دی ڈے حاضری بھی لیتا تھا۔ نماز کے بعد لڑکے مارچ کرتے ہوئے واپس آتے پھر کالج ڈریس میں ڈنر ہوتا۔ جاڑوں میں ڈیڑھ گھنٹے کے پریپ پیریڈ (پریپ گرمیوں جاڑوں ہمیشہ کلاس رومز میں ہوتے، اسلئے کتابیں کاپیاں ہاؤسز میں لانے کا رواج نہ تھا) جاڑوں میں نو بجے اور گرمیوں میں دس بجے لائٹس آؤٹ کا لاسٹ پوسٹ بگل ہوتا۔ جس کے ساتھ تمام لائٹس آف کر دی جاتیں۔ لائٹس آؤٹ سے کچھ دیر پہلے آرڈرز سنائے جاتے اور دودھ پیریڈ بھی ہوتا تھا۔

کم وبیش یہ روٹین ۱۹۲۵ء سے ۱۹۵۴ء میں کالج کے پبلک سکول بننے تک معمولی تبدیلیوں کے ساتھ چلتا رہا مثلاً کرنل اسٹینگ کے زمانہ میں کیڈٹ آفیسر کی پی ٹی عام کیڈٹ سے پہلے ہوتی تھی۔ انہی کے زمانہ میں کیڈٹ آفیسرز کیلئے خاص طور سے جاڑوں میں پی ٹی سے پہلے دس منٹ کی سوئمنگ بھی لازمی تھی۔ کرنل سپننگ بھی ان کے ساتھ سوئمنگ کرتے تھے۔ ۵۳-۱۹۵۲ء میں کرنل رفیق نے جاڑوں میں صبح کی پی ٹی بجائے صبح کا پریپ شروع کیا اور پی ٹی/ پیریڈ کلاسز کے دوران ایک پیریڈ میں کی جاتی۔ جمعہ اور ہفتہ کو چار پیریڈ ہوتے تھے اور اتوار کو مکمل چھٹی کے دن لڑکے مقررہ لباس میں واکنگ آؤٹ پر جاتے تھے۔ ہفتہ کی شام کو ہر ہاؤس میں ورائٹی پروگرام کرنے کی بھی مستحکم روایت تھی۔ مہینے میں کم از کم ایک بار معلوماتی یا فیچر فلمیں دکھائی جاتی تھیں۔

۱۹۵۴ء کے بعد بھی کم وبیش یہ روٹین چلتا رہا اس فرق کے ساتھ کہ ۱۹۴۸ء سے لنچ کلاسز کے بعد ہونے لگا تھا۔ ۱۹۵۲ء سے چھ کے بجائے سات پیریڈ ہونے لگے۔ ۱۹۸۰ء کے بعد ریوالی اور ریٹریٹ بجانے کی روایت آہستہ آہستہ ختم ہوگئی۔ مسجد کو مارچ کرتے آنے جانے کا سلسلہ بھی متروک ہوا۔ ۱۹۷۷ء سے جمعرات ہاف ڈے اور جمعہ کو مکمل تعطیل شروع ہوئی۔ اس کے بعد کچھ اور تبدیلیاں رونما ہوئیں اور ہوتی رہیں۔ ۱۹۸۹ء میں کالج کا روٹین ٹائم ٹیبل یہ تھا۔

ROUTINE PROGRAMME STARTING FROM 1 JUN 88

START OF THE DAY

Rouser (Less Friday)	0415 hrs
Namaz - i - Fajr	0420 to 0440 hrs
PT (Sun to Wed)	0515 to 0545 hrs
Drill (Thu)	0545 to 0615 hrs
Breakfast (Sat to Thu)	0630 to 0700 hrs
Dress Inspection (Sat)	0710 to 0725 hrs
Morning Assembly (Sun to Thu)	0710 to 0725 hrs
Morning Sick Report	0700 to 0725 hrs
Breakfast (Fri/Holidays)	0730 to 0800 hrs

Note: (During the PT period one of the houses will under go drill training in rotation, for which separate weekly programme is being issued).

DAY'S PROGRAMME

Ist Period	0730 to 0805 hrs
2nd period	0805 to 0840 hrs
3rd period	0845 to 0920 hrs
4th period	0920 to 0955 hrs
Long Break (Less Thu)	0955 to 1020 hrs
5th period (on Thu 1000 to 1035 hrs)	1020 to 1055 hrs
6th period (Less Thu)	1055 to 1130 hrs
7th period (Less Thu)	1135 to 1210 hrs

Note: 1. 5 mins break after 2nd and 6th pds on normal working days.
2. 5 mins break after 2nd and 4th pds on Thu.

AFTERNOON/EVENING PROGRAMME

Lunch	1220 to 1250 hrs
Namaz-i-Zohr (In Houses)	1300 hrs
Namaz-i-Juma (In College Mosque)	1325 hrs
Rest	1315 to 1600 hrs
Ist Prep (Sat to Wed)	1615 to 1715 hrs
Namaz-i-Asr (In Houses)	1720 to 1730 hrs
Games/Extra class/Extra Drill (Sat to Wed)	1745

Note: Study period instead of games for cadets on Attend B/Excused Games in mini auditorium adjacant to Biology Lab under the supervision of College duty offr.

Club/House Social Activities (Thu)	1630 to 1830 hrs
Evening Sick Report	1755 to 1830 hrs
Namaz-i-Maghrib (In College Mosque)	After Sunset
Dinner	1945 to 2015 hrs
2nd Prep (Fri to Wed)	2030 to 2215 hrs
Namaz-i-Isha (In Houses)	After 2nd Prep
Lights Off	2230 hrs

Optional Prep with table lamps for class 10th & 12th	2230 to 2330 hrs
RECREATION PROGRAMME (THU)	
Film, etc	2030 hrs
LIBRARY TIMINGS	
Sun to Wed	0730 to 1330 hrs
Thu	0730 to 1200 hrs
Fri	0800 to 1200 hrs
SAt & Gazetted Holidays	Closed

Capt.
For Adjt
(Qazi Saif Ullah)

MILITARY COLLEGE, JHELUM
ROUTINE PROGRAMME W.E.F 1 MAR 89

START OF THE DAY	
Rouser (Less Fri)	0530 hrs
Fajr Prayers	0545 to 0555 hrs
Morning Prep (Sun to Thu)	0600 to 0730 hrs
Dress Inspection (Sat)	0700 to 0725 hrs
Morning Assembly	0730 to 0755 hrs
Morning Sick Report (Less Fri)	0730 to 0800 hrs
Breakfast	0800 to 0815 hrs
Morning Sick Report (Fri)	1000 hrs
DAY'S PROGRAMME (LESS FRI)	
Ist period	0825 TO 0905 hrs
2nd period	0905 to 0945 hrs
3rd period	0950 to 1030 hrs
4th period	1030 to 1110 hrs
Long Break	1110 to 1135 hrs
5th period	1135 to 1215 hrs
6th period (Less Thu)	1220 to 1300 hrs
7th period (Less Thu)	1305 to 1345 hrs
AFTERNOON/EVENING PROGRAMME	
Lunch (Sat to Wed)	1355 TO 1415 hrs
Lunch (Thu, Fri)	1230 to 1300 hrs
Zohr Prayers/Rest	1425 to 1555 hrs
Juma Prayers (In Mosque)	1330 hrs
Extra Drill (Sat to Wed)	1545 to 1615 hrs
Asr Prayer	Before Games
Games (Less Mon, Thu, Fri)	1645 to 1730 hrs
Spec Prep - Attend "B" Cadets and 10th class	1630 to 1745 hrs (In Prayers Dress)
Club Activities (Mon)	1645 to 1730 hrs
Maghrib Prayers (In Mosque)	After Sunset

Ist Prep (Less Thu)	1845 to 1930 hrs (In Prayers Dress)
Dinner	1945 to 2005 hrs
2nd Prep (Less Thu)	2015 to 2230 hrs
Isha Prayers	After 2nd Prep
Lights Off	2245 hrs
Optional Prep with table lamps	2245 hrs onward

Note: In case of inclement weather, Spec Prep will be held for all cadets instead of Games.

MISCELLANEOUS

Environmental Period (Fri)	0830 to 0930 hrs
Movie (Thu)	2030 hrs
Visitors (Fri and National Holidays)	0800 to 1700 hrs

LIBRARY TIMINGS

Sun to Thu	0830 to 1400 hrs
Fri	1000 to 1300 hrs
Sat and Gazetted Holidays	Closed

Capt.
Adjt
(Khalid Mahmood)

302/3/A of 26 Feb. 89.

To: ____________

(All Concerned)

کیڈٹس کونسل

کالج کے ان انتظامی امور میں جن کا تعلق کیڈٹس سے ہو، کیڈٹس کے نمائندوں سے صلاح مشورہ کرنے کا تصور شروع سے موجود رہتا تھا۔ کالج (اس وقت کے جی آر آئی ایم سکول) کے ابتدائی مستقل احکامات مجریہ ۱۹۲۶ء پر یفیکٹس کونسل کا ذکر واضح طور پر موجود ہے۔ پریفیکٹوریل سسٹم جو شروع سے کالج میں نافذ تھا، نام ہی کیڈٹس کی سیلف گورنمنٹ کا ہے۔ ۱۹۴۲ء میں جب کالج کو ایک بٹالین کے طور پر منظم کیا گیا تو گو سینئر کیڈٹس کا کالج کے انتظام و انصرام میں انکا کوئی مشاورتی رول کسی ادارہ کی شکل میں نہیں تھا۔ لیکن وہ اس سے براہ راست متعلق ضرور تھے اور کالج ہیڈ بوائے کمانڈانٹ کے بعد کالج کا سب سے زیادہ سے موثر اور با اختیار فرد تھا۔ ۱۹۵۲ء میں جب کمانڈانٹ لیفٹیننٹ کرنل محمد رفیق نے پہلی بار کالج میں آنرسسٹم رائج کیا تو کیڈٹس کی مشاورتی حیثیت کی بات کچھ آگے بڑھی۔ لیکن سیشن کے آخر میں اپریل ۱۹۵۳ء میں ان کے تبادلے سے یہ سلسلہ بھی تعطل کا شکار ہو گیا۔ ۱۹۵۵ء میں جب وہ دوبارہ کمانڈانٹ ہو کر آئے تو آنرسسٹم کو بھی نئی زندگی ملی۔ ہر ہاؤس میں آنر کونسل اور آنر کورٹ بنی۔ کالج کی سطح پر بھی یہی ادارے وجود میں آئے۔ ہاؤس آنر کونسل ہاؤس کے منتخب کیڈٹس پر مشتمل ہوتی تھی اور عموماً ہاؤس پریفیکٹ ہی کونسل کا چیئرمین ہوتا تھا۔

کالج آنر کورٹ کا ہر ممبر ہاؤس پریفیکٹ اور چیئرمین کالج ہیڈ بوائے ہوتا تھا۔ پہلی کالج آنر کورٹ کے چیئرمین ہونے کا اعزاز کالج بوائے ۲۰۹۲ رب نواز (بعد میں بریگیڈیئر) کو ملا تھا۔ ۱۹۵۹ء میں کرنل رفیق کے تبادلے کے بعد یہ سسٹم بھی متاثر ہوا۔ گو بعض ہاؤسوں میں آنر کونسلیں کام کرتی رہیں۔ ۷۲-۱۹۷۱ء میں کمانڈانٹ کرنل این ڈی احمد نے لائبریری کمیٹی، میس کمیٹی میں کیڈٹس کو نمائندگی دی۔ اس کے علاوہ پریفیکٹس کی میٹنگز بھی ہوتی تھیں۔ ۱۹۷۵ء میں کرنل ظہور الحق نے پریفیکٹس کے لئے جو Orientation Course چلایا اس میں ان کے مشاورتی رول کو اہمیت دی گئی اور پریفیکٹس کی ہفتہ وار میٹنگ کرنے کا سلسلہ شروع کیا۔ جس میں کیڈٹس کی تجاویز اور مشورے بھی زیر بحث آتے تھے۔ ۱۹۷۷ء میں ان کے جانے کے بعد یہ سلسلہ اس شکل میں باقی نہ رہ سکا۔

کیڈٹس کے مشاورتی رول کو ایک منظم اور ایک ادارہ کی صورت اپریل ۱۹۸۳ء میں کیڈٹس کونسل کی شکل میں ملی۔ اس ضمن میں ۸۳-۱۹۸۲ء کے تربیت کے

ادار یہ میں یہ تبصرہ کیا گیا۔

''کیڈٹ کونسل کا قیام باہمی مشورے کا ایک مفید مظہر ہے۔ اس میں ہر ہاؤس کے سات سات تعلیمی واخلاقی طور پر بہترین طلبا نمائندگی کر رہے ہیں۔ اس کونسل کا مقصد یہ ہے کہ انتظامی، تعلیمی اور معاشرتی امور میں جب بھی ان سے مشورہ کیا جائے۔ یہ اکیڈیمک کونسل طلبا کے نقطہ نظر اور مشوروں سے آگاہ کرے اور اس کے ارکان دوسرے طلبا کے لئے طرز عمل اور کارکردگی کا بہترین نمونہ پیش کریں اور رفتہ رفتہ ایک ایسی صحت منداخلاقی فضا تعمیر کریں جس میں طلبا خود بخود اچھے طرز عمل کی طرف مائل ہوں اور غلط روی پر شرمندگی محسوس کریں۔ پریفیکٹوں کا تقرر بھی کونسل کے ارکان میں سے کیا جاتا ہے۔ سٹاف کے ایک سینئر ممبر کو اس کا سربراہ مقرر کیا گیا ہے جو وقتاً فوقتاً اس کی راہنمائی کرتے رہتے ہیں۔ کالج ڈیبیٹنگ سوسائٹی (سابق ڈیبیٹنگ یونین) جو مباحثے مذاکرے اور قومی وملی تقریبات منعقد کرنے کی ذمہ دار ہے اب اسی کونسل کے ایک اہم شعبے کے طور پر کام کر رہی ہے۔''

کالج کونسل کے پہلے چیئرمین عین الدین علوی مقرر ہوئے تھے۔ فروری ۱۹۸۷ء میں اپنے انتقال تک وہ اپنے اس منصب پر فائز رہے۔ ان کے بعد اپریل ۱۹۸۸ء تک پروفیسر سعید راشد چیئرمین کیڈٹس کونسل رہے۔ ۸۹۔۱۹۸۸ء کے سیشن میں میجر سید جواد علی شاہ چیئرمین تھے۔ کونسل کا وائس چیئرمین کالج پریفیکٹ ہوتا تھا اور کونسل کے سیکرٹری کے طور پر کام کرتا تھا۔ ہر ہاؤس کے سات سات ممبروں کے علاوہ نویں سے بارہویں جماعتوں تک سے منتخب کئے جاتے تھے۔ کالج کے نو کیڈٹس عہدیدار بلحاظ عہدہ کونسل کے اراکین شمار کئے جاتے تھے۔ کونسل کا آئین اور کونسل کے قواعد وضوابط ۸۸۔۱۹۸۷ء میں باقاعدہ طور پر مرتب کئے گئے۔ آئین کی رو سے ایک ٹرم میں کم از کم ایک بار کونسل کی میٹنگ منعقد ہونا ضروری تھا۔ کمانڈانٹ کونسل کے سرپرست اعلیٰ کے طور پر اور کالج کونسل کے دوسرے اراکین بھی کیڈٹس کونسل کے اجلاسوں میں بلحاظ عہدہ شرکت کرتے تھے۔ کیڈٹس کونسل کے ہر رکن کو کونسل کا بیج لگانے کا استحقاق حاصل تھا۔

کالج کونسل اور اکیڈیمک کونسل

کالج کی پالیسی اور انتظامی امور میں کمانڈانٹ کو صلاح مشورہ دینے کے لئے اسٹاف میں سینئر ممبرز اور اسٹاف آفیسرز پر مشتمل ایک بے نام کالج کونسل شروع سے برسر کار رہی ہے۔ ۷۲۔۱۹۷۱ء میں کرنل احمد نے اسے کالج کونسل کا نام دیا۔ ان کے بعد کے سالوں میں کرنل ظہور الحق خاص طور پر ہر ہفتہ کالج کونسل کا اجلاس بڑی باقاعدگی سے بلاتے تھے۔ ان کے بعد یہ سلسلہ ضرورت ہونے کی بنیاد پر چلتا رہا۔ کالج کونسل میں صدر کمانڈانٹ اور نائب صدر اسسٹنٹ کمانڈانٹ اور چیف انسٹرکٹر کے علاوہ ہاؤس ماسٹرز اور اسٹاف آفیسرز پر مشتمل تھی۔ اس کے علاوہ ایک زمانہ سے صرف تعلیمی معاملات پر غور کرنے کے لئے ایک اور اکیڈیمک کمیٹی کمانڈانٹ، اسسٹنٹ کمانڈانٹ اور ہاؤس ماسٹرز پر مشتمل موجود تھی۔ اس کو ۱۹۸۳ء سے اکیڈیمک کونسل کا نام دیا گیا۔ جنرل اکیڈیمک کونسل میں تمام اکیڈیمک سٹاف شامل تھا جو صلاح مشورہ کا وسیع تر فورم تھا۔ پالیسی کے معاملات اور امتحانی نتائج وغیرہ جنرل اکیڈیمک کونسل میں زیر بحث آتے تھے۔

ڈیوٹی آفیسرز

۱۹۲۶ء کے مستقل احکامات کی رو سے ہر روز ایک انڈین آفیسر آف دی ڈے اور ایک این سی او آف دی ڈے ڈیوٹی پر ہوتا تھا ان کی ذمہ داریوں کی تفصیل مستقل احکامات میں دی گئی تھی۔ ۱۹۴۲ء میں جب کالج میں آفیسرز کی تعداد خاصی ہوگئی تو ڈیوٹی آفیسر آف دی ڈے سویلین اور ملٹری انسٹرکٹرز بھی ہونے لگے۔ ۱۹۴۷ء کے بعد ۱۹۵۸ء کے عرصے میں یہ دونوں ڈیوٹیاں بڑے اہتمام سے دی جاتی تھیں۔ ۱۹۶۰ء ڈیوٹی آفیسر آف دی ڈے کے بجائے ڈیوٹی آفیسر آف دی ویک کا سلسلہ چلا۔ بعد کے ادوار میں یہ ڈیوٹی رسمی ہو کر رہ گئی تھی۔ سسٹم بھی بدل گیا تھا۔ ہر ہاؤس کا اپنا ڈیوٹی آفیسر آف دی ڈے ہوتا تھا۔ مرکزی طور پر چیکنگ کا یہ سسٹم ۱۹۸۹ء آتے آتے بالکل غیر موثر اور غیر اہم ہو گیا تھا۔ گو اپنے طور پر کوئی کوئی ڈیوٹی آفیسر اس کام کو ذرا زیادہ سنجیدگی اور دلچسپی سے سرانجام دیتا تھا۔ ڈیوٹی این سی او آف دی ڈے کا سلسلہ ۱۹۸۹ء میں بھی جاری تھا۔

ڈیوٹی پریفیکٹس

۱۹۳۶ء کے مستقل احکامات کی رو سے ۱۹۴۷ء تک کیڈٹس کے مستقل عہدوں سکول ہیڈ بوائے، ہاؤس ہیڈ بوائے، پلاٹون کمانڈر، کمپنی کمانڈر، سیکشن کمانڈر، آر ایس ایم سی ایم کے علاوہ روز کی ذمہ داریاں باری باری سب کیڈٹس کو دی جاتی تھیں۔

پریفیکٹ آف دی ڈے، راشن پریفیکٹ، اسپتال پریفیکٹ، کچن ڈیوٹی بوائز، ملک ڈیوٹی بوائز، ان میں سے ہر ایک ذمہ داری کی تفصیلی وضاحت مستقل

احکامات میں کی گئی تھی۔ یہ ذمہ داریاں کیڈٹس کی قیادتی تربیت کی بہت ضروری مشقیں تھیں۔

یہ ڈیوٹیاں ۱۹۵۴ء میں کالج کے پبلک اسکول بننے تک پرانے سٹائل میں جاری تھیں۔ اکتوبر ۱۹۵۵ء سے اپریل ۱۹۵۹ء تک کے عرصے میں یہ تربیتی مشقیں بڑے اہتمام سے جاری رہیں۔ اس کے بعد آہستہ آہستہ یہ ڈیوٹیاں متروک ہوتی گئیں۔ ۱۹۷۰ء کے بعد سے کالج کی سطح پر یہ سلسلہ بالکل ہی ختم کر دیا گیا۔ ۷۲۔۱۹۷۱ء کے دوران صرف جونیئر ہاؤس شیر شاہ ہاؤس میں ڈیوٹی پریفیکٹ آف دی ڈے اور ڈیوٹی پریفیکٹ آف دی میس کی روایت کو زندہ رکھا گیا۔ اس کے بعد وہاں بھی یہ ایکسر سائز متروک ہوئی۔ لیڈرشپ کی تربیت بتدریج نئی ترجیحات کی نذر ہوتی گئی۔

جے سی سی / این سی سی

جنوری ۱۹۵۴ء میں کالج کے پبلک سکول بننے پر ٹریننگ کا رجمنٹل سسٹم ختم کیا گیا تو ڈرل پریڈ بھی ختم ہوئی۔ اس کی جگہ ۱۰ سے ۱۴ برس کی عمر کے لڑکوں کے لئے کبنگ اور اسکاؤٹنگ نے لی اور ۱۴ سال سے زیادہ عمر کے لڑکوں کے لئے جونیئر کیڈٹ کور کی ٹریننگ شروع کی گئی۔ خاکی یونیفارم میں جے سی سی کی ٹریننگ ڈرل پریڈ چھوٹے ہتھیاروں کے استعمال کی تربیت، ہفتے میں چار دن ہابی پریڈ میں ہوتی تھی۔ انہی لڑکوں سے شوٹنگ کلب بنایا گیا جو ہر اتوار کو شوٹنگ پر جاتے تھے۔ ۱۹۵۶ء کے سالانہ جلسہ تقسیم انعامات کے موقع پر جس کے مہمان خصوصی اے جی جنرل سید شاہد حامد تھے، کالج کے جے سی سی اسکواڈ نے مارچ پاسٹ کا مظاہرہ کیا۔ جے سی سی کا پہلا چار روزہ تربیتی کیمپ ۱۹۵۷ء میں مری کی پہاڑیوں میں لگایا گیا۔

۱۹۵۹ء سے ۱۹۶۷ء تک کے عرصے میں گو اسکاؤٹنگ کوہ پیمائی اور دوسری آؤٹ ڈور سرگرمیاں عروج پر رہیں۔ لیکن جے سی سی کی تربیت معرض التواء میں رہی۔ ۶۹۔۱۹۶۸ء کے سیشن میں اسے ترک کیا گیا۔ ۱۹ فروری ۱۹۶۹ء کو کمانڈر لاگ ایریا کھاریاں نے جے سی سی کی سالانہ پریڈ کا معائنہ کیا۔

کئی سال کے تعطل کے بعد ۷۹۔۱۹۷۸ء میں انٹرمیڈیٹ کے طلبا کے لئے فوجی ٹریننگ ای سی سی کے نام سے شروع ہوئی۔ سالانہ جلسہ تقسیم انعامات کے موقع پر این سی سی کی پاسنگ آؤٹ پریڈ بھی ہوئی اور این سی سی کے انعامات تقسیم کئے گئے۔ زاہد اقبال کو سال کا بیسٹ این سی سی کیڈٹ قرار دیا گیا۔ ۸۰۔۱۹۷۹ء کی پریڈ پر اعزاز کالج پریفیکٹ اور این سی سی بٹالین کمانڈر طلعت کرامت کو عطا ہوا۔ ۸۲۔۱۹۸۱ء میں بیسٹ این سی سی کیڈٹ ۳۸۳۹ کالج پریفیکٹ ممتاز ملک تھا۔ ۱۹۷۸ء سے کالج کے ٹریننگ آفیسر، ایڈجوٹنٹ کی نگرانی میں این سی سی کی ٹریننگ تسلسل سے جاری تھی۔ ۸۹۔۱۹۸۸ء میں این سی سی کی ٹریننگ کی ذمہ داری ایڈجوٹینٹ کیپٹن خالد محمود کالج نمبر ۴۲۸۲ کے سپرد تھی۔

کالج لاگ بک / ڈائجسٹ آف سروس

۱۵ ستمبر ۱۹۲۵ء کی صبح جب کالج نے کے جی آر آئی ایم سکول کے طور پر کام کرنا شروع کیا۔ اس دن سکول کے کمانڈانٹ لیفٹیننٹ ڈبلیو ایل کلارک نے اپنے ہاتھ سے سکول کھلنے کی روداد کالج کی لاگ بک میں لکھی، ۲۰ انچ لمبی اور ۱۴ انچ چوڑی اور چار انچ موٹی لیدر باؤنڈ سیاہ رنگ کی یہ ضخیم کتاب کالج کی پہلی مستند تاریخ تھی۔ اس میں سال کا ہر واقعہ، ہر قابل ذکر سرگرمی ہر ترقی (Development) یا تبدیلی، سینئر اسٹاف کی آمد و رفت اور وی آئی پی مہمان کی آمد وغیرہ ہر چیز کا اندراج کمانڈانٹ اپنے قلم سے آخری بار ۸ دسمبر ۱۹۶۸ء تک چلا اس کے بعد اس میں کوئی اندراج نہیں ہوا تھا۔ راقم الحروف نے اپنی آنکھوں سے اس لاگ بک کو آخری بار ۸ دسمبر ۱۹۶۸ء کی شب ہاؤس میں دیکھا تھا۔ اس کے بعد اس کا سراغ نہیں ملا۔

اگست ۱۹۴۶ء سے کالج کا ماہانہ سائیکلو اسٹائلڈ گزٹ شائع ہونا شروع ہوا تو کالج ڈائری، زندگی کے اہم واقعات گزٹ میں ریکارڈ ہونے لگے۔ (لاگ بک پالیسی میٹرز اور اہم واقعات کے لئے مخصوص رہی) اپریل ۱۹۴۸ء سے کالج میگزین تربیت چھپنا شروع ہوا تو کالج کی اہم سرگرمیوں اور واقعات کی سالانہ روداد اس رسالے میں چھپنے لگی۔ لیکن پالیسی کی تبدیلیوں کی توضیح اور توجیہہ بدستور لاگ بک کے لئے مخصوص رہی۔ مثلاً اپریل ۱۹۴۸ء میں نئے کمانڈانٹ میجر سید فیاض حسین زیدی نے جونیئر ہاؤس رابرٹس ہاؤس کو توڑا تو اس کی توضیح اپنے قلم سے لاگ بک میں کی۔ اس زمانہ میں جنرل گریسی کمانڈر انچیف کے ایماء کے مطابق کالج کو پبلک سکول کا رنگ دینے کے لئے جو ادارے ۔۔۔ فائن آرٹس اینڈ کلچر سینٹر، ایکسلرشن سوسائٹی، ڈیبیٹنگ یونین، سائنس سوسائٹی کالج میگزین ۔۔ قائم کئے گئے ان کی اہمیت اور ضرورت کی توضیح لاگ بک میں کی گئی۔

جنوری ۱۹۵۶ء میں کالج کا ہفتہ وار گزٹ نیوز اینڈ ویوز نئے کمانڈانٹ کرنل رفیق نے شروع کیا تو کالج کی ہفتہ وار ڈائری اس ویکلی اخبار میں چھپنے لگی۔ اس

دور میں آنرسسٹم وغیرہ کے جو نئے تجربے کئے گئے اور کالج کو پاکستانیات کا رخ دینے کے لئے اقدامات کئے گئے ان کی توجیہہ لاگ بک میں کی گئی تھی۔

۱۹۶۰ء میں ''نیوز اینڈ ویوز'' بند ہوگیا اور لاگ بک کا استعمال متروک ہوگیا تو کالج کی خبروں کا واحد ریکارڈ میگزین اور وزیٹرز بک رہی جو ۱۹۲۶ء میں شروع کی گئی تھی۔ لیکن کالج کا میگزین ''تربیت'' کے ایڈیٹرز مسٹر حیدری اور مسٹر علوی نے اس طرح مرتب کیا جیسے یہ کالج کی سالانہ تاریخ ہے۔ موجودہ تاریخ کا مرتب کرنا ممکن نہ ہوتا اگر سال بہ سال کی تاریخ تربیت کے صفحات میں محفوظ نہ ہوتی۔ لیکن لاگ بک کی اپنی اہمیت تھی۔ چنانچہ ۱۹۷۱ء میں کمانڈانٹ کرنل این ڈی احمد نے کالج کرانیکل کے نام سے کالج کی ڈائری شروع کروائی۔ مسٹر عین الدین علوی کالج کرانیکل کے مرتب اور ایڈیٹر تھے۔ اسی کا انتخاب تربیت میں شائع ہوتا تھا۔ ۱۹۶۸ء سے ۱۹۸۱ء تک ماہانہ کالج گزٹ نیوز اینڈ ویوز عالمگیرین نیوز سروے کے نام سے گاہے بگاہے شائع ہوتے رہے۔ ان میں بھی کالج کی خبریں شائع ہوتی تھیں۔ جنوری ۱۹۸۰ء میں دی عالمگیرین کے نام سے دو نیوز لیٹر بھی چھ چھ ماہ کے وقفے سے شائع ہوئے ۱۹۸۱ء سے تربیت ہی عالمگیرین کے نام سے چھپنے لگا۔ اس کے بعد کالج لاگ بک کی عدم موجودگی اور کالج کرانیکل کے تعطل کے پس منظر میں کالج کی خبروں کا منبع کالج میگزین عالمگیرین ہی رہا۔

اگست ۱۹۸۷ء میں نئے کمانڈانٹ بریگیڈیئر نورالحق نے ڈائجسٹ آف سروس کے نام سے کالج کرانیکل کی از سرنو بنیاد رکھی۔ پروفیسر سعید راشد نے ۳ مارچ ۱۹۲۲ء سے اگست ۱۹۸۷ء تک کے واقعات، سرگرمیوں، ارتقائی تبدیلیوں، اسٹاف کی آمد و رفت اور مہمانوں کی آمد کے کرانیکل کو ڈائجسٹ آف سروس کے لئے دو صفحات میں تاریخ وار مرتب کیا۔ اگست ۱۹۸۷ء سے ڈائجسٹ آف سروس کی تکمیل ایڈجوٹینٹ کیپٹن خالد محمود کی ذمہ داری ٹھہری۔ ڈائجسٹ آف سروس کا خلاصہ بدستور عالمگیرین میں چھپتا رہا۔

وائی کیڈٹ اسکیم

۱۹۶۰ء میں پہلی بار کالج میں وائی کیڈٹ داخل ہوئے جس کی تفصیل یہ ہے: ۱۹۸۳ء میں فائنل ایر میں ضیاع کو ختم کرنے کے لئے وائی کیڈٹ اسکیم نافذ کی گئی۔ اپریل ۱۹۷۳ء میں کالج میں ۱۴ وائی اور این کیڈٹ داخل ہوئے۔ یہ آئی ایس ایس بی پاس کر کے آئے تھے۔ ۱۹۷۵ء میں ایف ایس سی پاس کرنے پر صرف دوبارہ میڈیکل ٹیسٹ کے بعد پی ایم اے چلے گئے۔ یہ لڑکے فیس دیتے تھے۔ ۱۹۷۵ء میں وائی کیڈٹ اسکیم تھوڑی سی ترمیم کے ساتھ نافذ ہوئی۔ ستمبر ۱۹۷۵ء فرسٹ ایئر میں جو ۸۸ لڑکے داخل ہوئے وہ سب وائی کیڈٹ تھے اور آئی ایس ایس بی پاس کر کے آئے تھے۔ ۷۶-۱۹۷۵ء میں کالج آرمڈ سروسز بورڈ فار ہائر ایجوکیشن سے مربوط ہوا تھا۔ جس کے ۶۰ ویں لانگ کورس میں ۳۰ وائی کیڈٹس بروقت پی ایم اے جاسکے۔ ۱۹۷۵ء کے بعد یہ اسکیم یہاں معطل کر دی گئی اور ۱۹۷۶ء میں ایف ایس سی فرسٹ ایئر میں نارمل داخلے ہوئے۔ ۱۹۷۵ء میں جے سی بی کھل جانے کی وجہ سے وہ لڑکے داخل ہوئے جو آئی ایس ایس بی میں پہلی کوشش میں کامیاب نہ ہوسکے تھے۔ اس تلچھٹ کی وجہ سے کالج کا تعلیمی معیار اور آئی ایس ایس بی میں کامیابی کا تناسب متاثر ہوا اور کالج میں جے سی ونگ کھولنے کی زمین ہموار ہونی شروع ہوئی۔

عمارات

لائبریری

نئی لائبریری۔ اس وقت کے صدر عالمگیرین ایسوسی ایشن جنرل محمد اقبال خان کی کوششوں سے تعمیر ہوئی۔۱۹۸۲ء میں جنرل محمد اقبال نے ہی اس کا افتتاح کیا۔ لائبریری کی عمارت میں ایک ریسرچ اسٹڈی روم، لائبریری آفیسر کا دفتر اور ایک اسٹور روم بھی ہے۔ ٹائلٹ روم اس کے علاوہ ہے۔ لائبریری مکمل طور پر ایئر کنڈیشنڈ ہونے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ جس جگہ لائبریری بنی ہے یہاں کبھی سفیدے کے بلند و بالا درختوں کا ایک بہت گھنا جھنڈ ہوتا تھا۔ کالج کا باکسنگ رنگ بھی اسی جگہ ہوتا تھا۔

مسجد

سکول کی پرانی مسجد کی تعمیر ۱۹۲۶ء میں مکمل ہوئی تھی۔۱۹۸۲ء میں اسی کی توسیع شروع ہوئی تو ۱۹۸۴ء میں نئے نقشہ کے مطابق نئے سرے سے تعمیر شروع ہوئی۔ سنگ بنیاد جنرل محمد اقبال خان صدر عالمگیرین ایسوسی ایشن نے رکھا۔ ۱۹۸۷ء میں مسجد کی تعمیر اور تزئین مکمل ہوئی۔ ۵۰۰ نمازیوں کے لئے گنجائش ہے۔

پرانے درخت

۱۹۲۷ء میں موجودہ کیفے ٹیریا کے پیچھے اور موجودہ نئی لائبریری کے قطعے میں یوکلپٹس کے درختوں کے جھنڈ تھے۔ یہ دیوہیکل اور ڈیڑھ سوفٹ اونچے درخت کالج ہی کی نہیں اس پورے علاقے کی پہچان تھے۔ ۱۹۸۵ء میں انہیں بے دردی سے ان کی تاریخی اہمیت کا لحاظ کئے بغیر کٹوا دیا گیا۔ ۱۹۲۷ء ہی میں اسکول ہسپتال کے دائیں طرف اور رابرٹس ہاؤس موجودہ شیر شاہ ہاؤس اور کینٹین موجودہ کیفے ٹیریا کے درمیان کے حصے میں سکھ چین کے درختوں کے جھنڈ تھے جن میں سے ۱۹۸۹ء میں صرف چند درخت باقی رہ گئے تھے اسی علاقے میں چنار کے دو درخت بھی تھے۔ وہ بھی ۱۹۸۵ء کی صفائی کی نذر ہو گئے۔ پرانے وار میموریل موجودہ یادگار شہداء کے عقب میں جو بلند چیل کا درخت اب بھی کھڑا ہے یہ بھی ابتدائی زمانہ کا ہے۔

عالمگیری کنواں

صدیوں پرانی سرائے عالمگیر اسی جگہ تھی جہاں اب یادگار شہداء ہے اس کے پیچھے بائیں طرف پرانی سرائے کی یادگار پرانا عالمگیری کنواں ۱۹۸۰ء تک موجود تھا۔ اس کے بعد اسے بھر دیا گیا۔

سوئمنگ پول

موجودہ ۶،۳۹ فٹ یا ۱۲ میٹر چوڑا اور ۷۵ فٹ یا ۲۲،۹ میٹر لمبا اور ۶۰،۲ میٹر گہرا سوئمنگ پول ۱۹۴۲ء میں بنا تھا۔ اس کو پانی دینے کیلئے پیچھے ایک پرشین ویل تھا۔ جس کے ساتھ ہی دھوبی گھاٹ بھی تھا۔ واٹر ٹینک بننے پر یہ کنواں بند کر دیا گیا۔

ہسپتال

موجودہ ہسپتال ۱۹۲۷ء میں تعمیر ہوا تھا۔ اس وقت اس کا انچارج انڈین میڈیکل ڈیپارٹمنٹ کا وی سی او ڈاکٹر ہوتا تھا جو ہسپتال سے متصل کوارٹر میں رہتا تھا۔ ۱۹۴۵ء میں میڈیکل آفیسر متعین ہونے پر اس کوارٹر میں میٹرن رہنے لگیں۔

موسیٰ ہال کمپلیکس

جس جگہ اب موسیٰ ہال، کمپلیکس اور لان ہے پہلے ہاکی اور فٹ بال کی گراونڈ ہوتی تھی۔ یہ پریڈ گراؤنڈ تھی۔ موسیٰ ہال کمپلیکس کا افتتاح نومبر ۱۹۶۲ء کو جنرل محمد موسیٰ نے کیا۔ عمارتوں کے اس سلسلہ میں دائیں بازو میں کلاس روم، بیچ میں ہال اور بائیں طرف فزکس لیبارٹری اور آخر میں وہ ہال جو ریفرنس لائبریری کے طور پر بنایا گیا تھا۔ موسیٰ ہال میں ۵۰۰ افراد کی گنجائش ہے۔ اوپر گیلری میں ۱۱۰ نشستوں کی گنجائش ہے۔ موسیٰ ہال کے اسٹیج کے بازوؤں میں دو کمرے گرین روم کے بھی ہیں۔

کیمسٹری لیبارٹری اور ہال

کالج کی پہلی سائنس لیبارٹری ۱۹۴۰ء کے اواخر میں ایک کچی ہٹ میں قائم کی گئی تھی۔ ۱۹۴۵ء میں ایف ایس سی کلاسز شروع ہونے پر اس میں توسیع شروع ہوئی۔ ۴۹-۱۹۴۸ء میں نئی سائنس لیبارٹری (موجودہ کیمسٹری لیبارٹری) اور لیکچر ہال کی تعمیر مکمل ہوئی۔ اس لیکچر ہال میں ۱۹۴۹ء سے کالج ڈرامے اسٹیج ہوئے۔ اسی ہال میں یو ایس آئی ایس اور پی آئی ایس کی معلوماتی فلمیں دکھائی جاتی تھیں۔ نومبر ۱۹۶۲ء میں موسیٰ ہال بننے تک سارے کالج کے فنکشن یہیں ہوتے تھے۔ ۱۹۶۳ء کے بعد یہاں کچھ عرصے بیالوجی لیب بھی رہی۔ ۱۹۷۰ء کے بعد یہ ہال باکسنگ کے لئے استعمال ہونے لگا۔ ۱۹۸۹ء میں یہی صورت حال تھی۔

کیو اسٹور اور کوت

یہ بیرک ۱۹۲۵ء کی تعمیر شدہ ہے، اسی کے دائیں طرف آخری دو کمروں میں ۱۹۲۷ء میں سکول ہسپتال تعمیر ہونے تک اسکول کا ایم آئی روم تھا اور بائیں طرف کے آخری کمرے میں ۱۹۴۵ء میں کالج کینٹین قائم ہونے تک اسکول کی چھوٹی سی خشک کنٹین تھی۔ اس کمرہ کی کھڑکی کے ساتھ مہندی کا ایک درخت تھا۔

پرانا کیڈٹ، آفیسرز میس / اسٹاف میس، بی او کیوز

کیو اسٹور کے سامنے جو بیرک ہے اب بی او کیوز کے طور پر استعمال ہو رہی ہے۔ یہ ۱۹۴۲ء میں دوسری جنگ عظیم کے پس منظر میں اسکول کے ایک بٹالین کی صورت پر منظم ہونے پر کیڈٹ آفیسرز میس کے طور پر تعمیر ہوئی۔ ۱۹۵۴ء میں کالج کے پبلک اسکول بننے پر یہ کیڈٹ آفیسرز میس بند ہوا تو ۱۹۵۶ء کے اوائل میں کمانڈانٹ کرنل محمد رفیق نے اس میں اسٹاف کلب/میس قائم کیا۔ تمام سویلین انسٹرکٹرز جو گزٹیڈ کیپٹن بھی تھے کے علاوہ دینیات کے استاد اور خطیب مولوی صاحب اور میٹرن بھی اس کلب/میس کی ممبر تھیں۔ ۱۹۵۹ء میں نئے کمانڈانٹ کے آنے پر اس میس کو اکیڈیمک تک محدود کر دیا گیا اور اس کا نام آفیسرز میس رکھ دیا گیا۔ یہ صورت حال ۱۹۷۹ء میں نیا آفیسرز میس بننے تک باقی رہی۔ اس کے بعد یہ بیرک کچھ عرصے گیسٹ ہاؤس کے طور استعمال ہوتی رہی۔ ۱۹۸۵ء سے یہ جگہ بی او کیوز ہے۔ ۱۹۶۳ء میں اس بیرک کے برآمدہ کو پکا کیا گیا تھا۔ بلکہ پوری عمارت کو درست کیا گیا۔

کینٹین / کیفے ٹیریا

شروع میں ایک بہت چھوٹی سی خشک کنٹین کیو اسٹور کے بازو کے کمرہ میں تھی۔ ۱۹۴۴ء میں (اس کچی بیرک میں کالج کی باقاعدہ کینٹین قائم ہوئی (جو اب کیفے ٹیریا ہے)۔ اس کا پہلا کنٹریکٹر ہرنام سنگھ تھا۔ اس میں مشروبات، چائے اور آئس کریم کا انتظام بھی تھا۔ یہاں لڑکے خرید و فروخت کوپن کے ذریعے کرتے تھے۔ ۱۹۸۰ء میں اس میں توسیع ہوئی۔ ۱۹۸۵ء میں اسکو کیفے ٹیریا کا نام دیا گیا اور جدید سہولتوں کا اضافہ کیا گیا۔ اندرونی حصہ صرف کیڈٹس کے لئے مخصوص رہا۔

۱۹۸۹ء میں کینٹین کنٹریکٹر جمروز خان تھے جو غالباً ۱۹۶۹ء سے کیفے ٹیریا کو چلا رہے تھے۔

اکیڈیمک بلاک

آٹھ کمروں اور ایک سینٹرل ہال پر مشتمل یہ کالج کی سب سے پرانی اور مغل طرز تعمیر کی حامل سب سے شاندار عمارت ہے اس کا سنگ بنیاد مارچ ۲۳-۱۹۲۲ء کو پرنس آف ویلز نے رکھا تھا۔ وسیع و عریض ہال کے دائیں بائیں چار چار کمرے ہیں دائیں طرف کا پہلا بڑا کمرہ ۱۹۲۵ء سے ۱۹۳۷ء تک کمانڈانٹ آفس اور پھر اسٹاف روم کے طور پر استعمال ہوتا رہا۔ (۱۹۸۹ء میں ایک اسٹیشنری اسٹور تھا) کلاس رومز ۲۵ فٹ ۲۲ فٹ کے ہیں۔ ہال کے دروازہ کے ساتھ سنگ بنیاد نصب ہے۔

اکرم شہید روڈ کی طرف جو دروازہ ہے اس کے بائیں طرف ان معطیوں کے نام کا کتبہ ہے جنہوں نے اسکول کی تعمیر کے لئے چندہ دیا تھا۔ یہ ہال ۱۹۲۵ء سے ۱۹۵۰ء تک اسکول، کالج فنکشن، ڈراموں، فلم شوز کے لئے استعمال ہوتا رہا تھا۔ اس میں شروع میں اسکول کی آرٹ گیلری تھی۔ اس وقت کا میوزیم تھا۔ اور اسکول لائبریری بھی رہی۔ ۱۹۵۶ء میں کچی بیرک سے کالج لائبریری کو یہاں منتقل کیا گیا۔ ۱۹۸۱ء میں لائبریری نئی عمارت میں گئی تو ہال کو کالج میوزیم بنا دیا گیا۔ ۱۹۸۹ء میں یہی صورت حال تھی۔

اکیڈیمک بلاک کے سامنے کے تین کمروں کا بلاک ۱۹۳۲ء میں اسکول کی میٹرک کلاسز کیلئے تعمیر کیا گیا۔ اس کا وسطی کمرہ ۱۹۴۹ء سے ۱۹۶۹ء تک فائن آرٹس اینڈ کلچرل سینٹر رہا۔ ۱۹۶۰ء سے یہ ایڈم بلاک کے طور پر استعمال ہونے لگا۔ ۱۹۸۹ء میں اس میں اے کیو، ایڈجوٹنٹ، کوارٹر ماسٹر، اکاؤنٹنٹ، ہیڈ کلرک اور ہیڈ بوائے

کے دفاتر تھے۔اس بلاک کے ساتھ سڑک کی دوسری طرف جو تین کمروں کا اکیڈیمک بلاک ہے یہ ۱۹۴۷ء میں تعمیر ہوا تھا۔

بیالوجی لیب، بیالوجی لیکچر ہال اور بیالوجی کلاس رومز

یہ کمپلیکس ۱۹۸۲ء میں تعمیر ہوا تھا۔۱۹۸۹ء میں یہ اسٹاف روم، کانفرنس روم، اے وی روم، کمپیوٹر سینٹر کے طور پر استعمال ہورہا تھا۔

کمانڈانٹ آفس/ چیف انسٹرکٹر آفس

تین کمروں کا یہ بلاک ۱۹۳۷ء میں تعمیر ہوا تھا۔اس کے دوسرے کمرے میں ہیڈ کلرک کا آفس تھا۔

چاردیواری اور مین گیٹ

۱۹۲۵ء میں جب اسکول شروع ہوا تو مین اکیڈیمک بلاک کے پیچھے کی سرکلر روڈ کے دونوں کناروں پر جی ٹی روڈ کی طرف دو گیٹ کھلتے تھے۔ایک برڈووڈ ہاؤس کے دائیں اور دوسرا رابرٹس ہاؤس کے بائیں (اس وقت بھی دو ہاؤس تھے) شروع شروع میں برڈووڈ ہاؤس کا گیٹ ہی زیادہ استعمال ہوتا تھا۔۱۹۳۷ء سے دوسرے گیٹ سے آمدورفت شروع ہوئی۔مارچ ۱۹۶۹ء میں یہ گیٹ اپنی اصلی حالت میں تھا۔اس میں گیٹ کے اوپر نصف دائرہ میں سامنے سے کنگ جارج رائل پاکستان ملٹری کالج جہلم لکھوایا گیا۔ان دو لفظوں رائل اور پاکستان میں اس وقت کا کالج بیج بنا تھا اور پیچھے کی طرف یہ عبارت لکھی تھی:

Go out to serve your country and fellow men.

۱۹۲۳ء میں اس پرانے گیٹ کو گرا کر چوڑا کیا گیا۔اوپر کی نصف محراب بھی ہٹا دی گئی اور اس کی جگہ گیٹ کے سامنے دائیں طرف کالج کا نام ایک بورڈ پر لکھوایا گیا۔لیکن وہ ولولہ انگریز پیغام جو محراب کے پیچھے درج تھا Go Out to Serve your Country and Fellow Men کم نگہی کی نذر ہو گیا یا پھر ترجیحات کی بھینٹ چڑھ گیا۔شروع میں اسکول کے مین گیٹ سے سرائے عالمگیر کی طرف کے چھوٹے گیٹ تک تین فٹ اونچی حفاظتی دیوار تھی۔اسکول کا باقی نصف حصہ بغیر دیوار کے تھا۔۱۹۸۵ء میں پرانی دیوار کو گرا کر کالج کے چاروں طرف ۱ء۲۷ میٹر اونچی پکی دیوار اور اسکے اوپر ۰ء۵ میٹر تار کی باڑھ لگوائی گئی۔

عمارات

کالج کا سنگ بنیاد ۱۹۲۲ء میں رکھا گیا۔اس وقت سے تا حال عمارتوں کی تعمیر کا سلسلہ جاری ہے۔
خاص خاص عمارتوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔شروع میں سن تعمیر دیا گیا ہے۔

نام عمارت

۱۹۲۴ء اکیڈیمک بلاک نمبرون
۱۹۲۴ء برڈووڈ ہاؤس (حال محمود غزنوی ہاؤس)
۱۹۲۴ء رابرٹس ہاؤس (حال شیر شاہ ہاؤس)
۱۹۲۴ء تین جے سی اوز اور این سی اوز کوارٹر
۱۹۲۵ء میس بی/ سوئمنگ پول پیچھے کے ۱۳ فالور کوارٹرز
۱۹۲۵ء کوارٹر ماسٹر اسٹورز بیرک
۱۹۲۵ء وار میموریل
۱۹۲۵ء پرانی مسجد
۱۹۲۵ء کیو اسٹورز کے سامنے ٹیلرز، بوٹ میکرز شاپ
۱۹۲۵ء جے سی میڈیکل آفیسر کا گھر
۱۹۲۶ء مسجد کے قریب ایم ای ایس کوارٹرز
۱۹۲۷ء میٹرن ہاؤس

۱۹۲۷ء کالج ہسپتال

۱۹۲۷ء کمانڈانٹ کا بنگلہ

۱۹۲۸ء اسکین ہاؤس، بابر ہاؤس

۱۹۳۲ء اکیڈیمک بلاک نمبر ۶، موجودہ دفتر

۱۹۳۶ء اولڈ لانڈری دھوبی گھاٹ

۱۹۳۶ء اکیڈیمک بلاک نمبر ۳

۱۹۳۶ء مسجد کے پہلو میں بائیں طرف پرانا پاور ہاؤس

۱۹۴۰ء پرانی سائنس لیب کچی بیرک

۱۹۴۲ء ہٹ اولڈ میس

۱۹۴۲ء آکنلک ہاؤس

۱۹۴۲ء کچا اکیڈیمک بلاک

۱۹۴۲ء سوئمنگ پول

۱۹۴۹ء کیمسٹری لیبارٹری

۱۹۴۹ء اسٹاف کالونی کوارٹرز ۲۵

۱۹۵۳ء پرانا این سی اوز میس

۱۹۵۳ء ہینڈی کرافٹ ہال

۱۹۵۴ء جی ٹی روڈ چار آفیسرز بنگلوز

۱۹۵۴ء کینٹین

۱۹۵۴ء پرانی لائبریری

۱۹۵۸ء میس اے، بی

۱۹۵۸ء ٹیپو سلطان ہاؤس اور اورنگ زیب ہاؤس

۱۹۶۳ء موسیٰ ہال بلاک

۱۹۷۹ء آفیسرز میس

۱۹۸۱ء نئی لائبریری

۱۹۸۱ء بیالوجی لیب اور کلاس روم

۱۹۸۳ء بنگلہ نمبر ۹۰ اور ۹۱ جی ٹی روڈ

۱۹۸۳ء بلڈنگ نمبر ۹، چار او آر ز کوارٹرز

۱۹۸۴ء بنگلہ نمبر ۹۲ اور ۹۳ (ان کے پیچھے)

۱۹۸۴ء نئی مسجد

چالیس کلاس فور کوارٹرز

کالونی کلاس فور کوارٹرز

بنگلے (Officers' Accommodation)

کمانڈانٹ کا ابتداً دو بیڈروم، ایک ڈرائینگ اور ایک گیسٹ روم پر مشتمل بنگلہ ۱۹۲۷ء میں تعمیر ہوا تھا جس کے چاروں طرف برآمدہ تھا۔ دائیں اور بائیں طرف کے برآمدوں کو بند کر کے نئے کمروں کا اضافہ ۱۹۵۹ء کے بعد ہوا۔

کمانڈانٹ کے بنگلہ سے ملحق ٹو بیڈروم بنگلہ ۱۹۳۲ء میں تعمیر ہوا۔ سارجنٹ مسٹر اسٹین نے سب سے پہلے اس میں رہائش اختیار کی تیسرا بنگلہ ۱۹۳۷ء میں تیار ہوا اور وارنٹ آفیسر مسٹر ٹینر اور اس کے بعد وارنٹ آفیسر لیوس اس کے باسی تھے۔

۱۹۴۲ء میں جب مسٹر لیوس کمیشن ہوئے اور ہیڈ ماسٹر/ چیف انسٹرکٹر کی ذمہ داریاں سنبھالیں تو انہوں نے اپنی رہائش اس میں جاری رکھی۔ اس وقت سے یہ بنگلہ چیف انسٹرکٹر کے لئے مختص رہا۔

۴۳-۱۹۴۲ء جنگ عظیم کے زمانہ میں اس جگہ جہاں اب نیا این سی او زمیس ہے، کچی بیرک میں آفیسرز رہتے تھے۔ اس طرح چار ہاؤسوں کے ساتھ جو کوارٹرز تھے۔ ان میں بھی آفیسرز رہتے تھے۔ ۱۹۵۲ء میں جی ٹی روڈ پر چار نئے ڈی ٹائپ کوارٹرز بنے۔ ۱۹۵۸ء میں جو دو نئے ہاؤس، اونگ زیب ہاؤس اور ٹیپو ہاؤس بنے ان کے ساتھ دومنزلہ ڈی ٹائپ کوارٹرز تھے۔

۱۹۷۰ء میں تین پرانے ہاؤسوں شیر شاہ، بابر ہاؤس اور محمود غزنوی کے کوارٹروں میں مزید ایک ایک، دو دو کمروں کے اضافے سے انہیں آفیسرز کی رہائش کے قابل بنایا گیا۔ ۱۹۸۴ء میں جی ٹی روڈ کے چار بنگلوں کی قطار میں مزید چار ڈی ٹائپ بنگلوں کا اضافہ ہوا۔ ۱۹۸۹ء میں جو دو نئے ہاؤس زیر تعمیر تھے، ان کے قریب ہی ہاؤس ماسٹرز کے لئے چار بنگلے بن رہے تھے۔

توسیعی منصوبے اور عمارات (۱۹۲۵ء سے ۱۹۸۵ء کے ماسٹر پلان تک)

۱۹۲۵ء میں اسکول پانچویں جماعت سے آٹھویں جماعت تک تعلیم دینے کے لئے ۳۰۷ طلباء کے لئے ایک مڈل سکول کے طور پر قائم ہوا تھا۔ اس کے لئے سات کلاس رومز ایک سینٹر ہال اور کمانڈانٹس آفس پر مشتمل ایک اکیڈیمک بلاک، دو کیڈٹ ہاؤسز، ایک مسجد، سات اسٹاف کوارٹرز، ایک اسٹور بیرک، چند فالورز کوارٹرز، ۱۹۲۲ء سے ۱۹۲۵ء میں تعمیر ہوئے تھے، ہسپتال اور کمانڈانٹ ہاؤس ۱۹۲۷ء میں تعمیر ہوا۔

۱۹۲۹ء میں تیسرا ہاؤس اسکین ہاؤس بنا، ۱۹۳۲ء میں میٹرک کلاسز کے لئے مین بلاک کے سامنے تین کلاس رومز (موجودہ ایڈم بلاک) تعمیر کئے گئے۔ ۱۹۳۳ء اور ۱۹۳۵ء میں برٹش وارنٹ آفیسرز کے لئے کمانڈانٹ کے بنگلہ سے ملحق دو بنگلے تعمیر کئے گئے۔

۱۹۳۶ء میں سکول کو باقاعدہ طور پر ہائی سکول کا درجہ ملنے پر دوسرے اکیڈیمک بلاک کی لائن میں تین کمروں کا مزید ای بلاک بنا۔ اس سال کمانڈانٹ آفس بلاک مکمل ہوا۔ وائرنگ ہوئی اور بجلی گھر تعمیر ہوا۔ ۱۹۴۲ء میں موجودہ کیمسٹری لیبارٹری کے سامنے ایک کچی بیرک میں سائنس لیبارٹری بنی، ۱۹۴۲ء میں پہلا توسیعی منصوبہ منظور ہوا۔ طلبا کی تعداد ۳۰۷ سے ۴۰۰ کر دی گئی، توسیعی داخلوں کے لئے ایک نیا کچا ہاؤس (آکنلک ہاؤس) ایک کچا اکیڈیمک بلاک، کچا ایڈم بلاک بنایا گیا، جی ٹی روڈ کے پار تین رہائشی کچی بیرکیں بھی بنائی گئیں، ۱۹۴۲ء میں سوئمنگ پول اور کیڈٹ آفیسرز میس (موجودہ بی او کیوز) بنا، ۱۹۴۴ء میں کچی کنٹین (موجوہ کیفے ٹیریا) اور اسی لائن میں اسٹیشنری اور لائبریری کے لئے کچی بیرک بنی، ۱۹۴۲ء کا توسیعی منصوبہ جنگی ضروریات کے تحت بنایا گیا تھا۔ اس سلسلہ میں جو عمارات بنیں وہ بیرک نما کچی عمارات تھیں۔

کمانڈر انچیف ڈگلس گریسی کے ایما پر فروری ۱۹۴۸ء ہی سے کالج کو پبلک سکول بنانے کے پروجیکٹ پر کام شروع ہو گیا تھا۔ ۱۹۴۹ء میں سائنس بلاک تعمیر ہوا۔ نومبر ۱۹۵۰ء میں کالج کی سلور جوبلی کے موقع پر کمانڈر انچیف نے کالج کے سالانہ جلسہ تقسیم انعامات کی صدارت کرتے ہوئے کالج کو پبلک سکول بنانے اور اس کی توسیع کرنے کے منصوبے کا باقاعدہ اعلان کیا ان کے الفاظ یہ تھے:

There is a scheme to expand the college and to run it on the lines of a first class boarding school (Public School). The number of boys, it is hoped, will be increased, and to meet this increase, additional accommodation will be provided for both students and staff.

۲۲ نومبر ۱۹۵۲ء کو سالانہ جلسہ تقسیم انعامات کے موقع پر مہمان خصوصی کمانڈر انچیف جنرل محمد ایوب خان کے روبرو اپنی سالانہ رپورٹ پیش کرتے ہوئے

کمانڈانٹ لیفٹیننٹ کرنل محمد رفیق نے کہا:

The brick and stone work for the expected expansion is going apace. New building nearing completion upto date includes 4 officers bungalows, 25 Junior Quarter Master's one barrack includes 60 followers and 12 ORs quarters, 2 Squash courts and a handicrafts room.

ماسٹر پلان

۱۸ دسمبر ۱۹۸۰ء کو سالانہ جلسۂ تقسیم انعامات کی صدارت کرتے ہوئے چیف آف آرمی سٹاف اور صدر اسلامی جمہوریہ پاکستان جنرل ضیاء الحق نے کالج کے طلباء کی تعداد ۳۲۰ سے ۵۰۰ کا اعلان کیا۔ اس اعلان کی روشنی میں ۱۹۸۴ء میں وائس چیف آف آرمی اسٹاف نے اس مجوزہ توسیع کے لئے منصوبہ بندی کا حکم دیا۔ انجینئر ان چیف برانچ نے تعمیراتی منصوبہ تیار کیا اور ۷ ستمبر ۱۹۸۵ء کو لیفٹیننٹ جنرل محمد اقبال صدر عالمگیرین ایسوسی ایشن، انجینئر ان چیف، آئی جی ٹی اینڈ ای، کوارٹر ماسٹر جنرل، ڈائریکٹر جنرل آرمی ایجوکیشن کی موجودگی میں جی ایچ کیو میں اس وقت کے کمانڈانٹ بریگیڈیئر عثمان شاہ نے وائس چیف کو منصوبہ کی تفصیلات سے آگاہ کیا اور وائس چیف نے منصوبہ کو تین مرحلوں میں ۶ برس میں مکمل کرنے کی منظوری دی۔ اس منصوبے کے تحت ۸۰ فیصد سے زیادہ موجودہ عمارت کو نئے سرے سے تعمیر ہونا تھا۔ ۲۰ نومبر ۱۹۸۶ء کو ڈائمنڈ جوبلی کے موقع پر وزیر اعظم پاکستان جناب محمد خان جونیجو کو اس منصوبہ سے آگاہ کیا گیا اور انہوں نے وعدہ کیا کہ منصوبے کی تکمیل کے لئے ضروری فنڈز مہیا کئے جائیں گے۔

اس مقصد کے لئے دو کروڑ ۲۷ لاکھ کی ۱۳۵ ایکڑ زمین حاصل کی گئی ۱۲ فروری ۱۹۸۷ء کو ایک کیڈٹ میس ایک کیڈٹ ہاؤس کی تعمیر کے لئے کھدائی کی رسم لیفٹیننٹ جنرل محمد اقبال نے ادا کی۔ مارچ ۱۹۸۹ء میں دوسرے ہاؤس اور میس پر کام شروع ہو چکا تھا۔

عمارتیں جو گر گئیں یا گرادی گئیں

کچے کلاس رومز کالج کے مین افس کے پیچھے کے میدان میں اس سڑک کے متوازی جو پرانے سٹاف کوارٹر سے مسجد کو جاتی ہے۔ پانچ کلاسوں پر مشتمل ایک کچی بیرک تھی۔ دو دو کلاس رومز بازوؤں میں اور ایک درمیان میں سامنے برآمدہ تھا۔ یہ بیرک ۱۹۳۴ء میں توسیعی داخلوں کو کھپانے کے لئے بنی تھی۔ یہاں سینئر کلاسز ہوتی تھیں۔ اس بیرک کے دائیں طرف تین کمروں کا ایک اور کچا بلاک تھا۔ اس کے آخری کمرہ میں چیف انسٹرکٹر کا دفتر درمیان میں اکاؤنٹ اور اے کیو آفس اور تیسرا چھوٹا کمرہ ایڈم آفیسر کا دفتر تھا۔ یہ دونوں کچی بیرکیں ۱۹۶۳ء میں گرادی گئیں۔

موجودہ کیمسٹری لیب اور ہال کے ٹھیک سامنے ایک لمبی کچی بیرک میں پرانی سائنس لیبارٹری تھی۔ ایک ایک کمرہ فزکس، کیمسٹری، بیالوجی کے لئے مخصوص تھا۔ ۱۹۴۹ء میں نئی لیبارٹری بننے سے پہلے کلاسز ہوتی تھیں۔ ۱۹۶۳ء میں یہ خستگی کا شکار پرانا سائنس بلاک گرادیا گیا۔

آکنلک ہاؤس

یہ کچا ہاؤس ۱۹۴۲ء میں نئی توسیعی انٹری کو کھپانے کے لئے بنایا گیا۔ اس کے دونوں کناروں پر اسٹاف کوارٹر اور پیچھے کیڈٹس ڈائننگ اور کچن تھا۔ دسمبر ۱۹۵۸ء میں آکنلک ہاؤس بابر ہاؤس میں منتقل ہوگیا۔ ۱۹۶۲ء میں ٹوٹا پھوٹا ہوا ہاؤس گرادیا تھا۔ جی ٹی روڈ کے آفیسرز کوارٹرز کے سامنے سڑک پار اس جگہ جہاں اب نیا این سی او زمیس واقع ہے۔ ۱۹۴۳ء کی تعمیر شدہ ایک کچی بیرک تھی۔ جہاں آفیسرز رہتے تھے۔ ۱۹۸۰ء کے اوائل میں یہ بیرک خستگی کا شکار ہو کر قابل استعمال نہ رہی چند سال بعد اسے گرادیا گیا۔ اسی بیرک کے پیچھے بھی دو چھوٹی کچی بیرکیں تھیں وہ ۱۹۶۴ء تک استعمال ہوتی رہیں۔

وار میموریل

۱۹۲۵ء میں ٹھیک اس جگہ جہاں اب یادگار شہداء واقع ہے۔ جنگ عظیم اوّل کے جانبازوں کی یاد میں وار میموریل تعمیر کیا گیا تھا جس کے بیچ میں ۳۰ فٹ اونچا فلیگ سٹاف تھا۔ سنگ مرمر کی بنی ہوئی یہ خوبصورت شاندار تاریخی تعمیر قومی جذبہ کے غلط اظہار کے نتیجے میں ۱۹۸۰ء کے اوائل میں ڈھادی گئی اور اس کی جگہ موجودہ یادگار شہداء تعمیر ہوئی۔ ۱۹۸۹ء میں نئے کوارٹر ماسٹر اولڈ بوائے ۲۸۱۵ میجر طارق حبیب کی کاوشوں سے وار میموریل کی باقیات سے لائبریری کے پہلو میں وار میموریل کو دوبارہ نمونے کے طور پر تعمیر کیا گیا۔

محمود غزنوی ہاؤس اور بابر ہاؤس کے لئے ایک نیا میس ۱۹۵۷ء ہی میں بن گیا تھا۔ اس وقت سے دونوں ہاؤسوں سے وابستہ ڈائننگ ہال اور کچن خالی پڑے ہوئے تھے اور ٹوٹ پھوٹ رہے تھے۔ ۸۹۔۱۹۸۸ء میں گرا دیئے گئے۔

اکرم شہید نشان حیدر روڈ

کالج کی وہ مین روڈ جو کالج ہسپتال سے شروع ہو کر محمود غزنوی ہاؤس سے بالکل سیدھی جاتی ہے۔ جس کے وسط میں دونوں جانب کالج کے اکیڈیمک بلاک اور دفاتر ہیں، کالج کے ایک نامور اولڈ بوائے میجر محمد اکرم شہید نشان حیدر کے نام سے موسوم ہے۔ میجر محمد اکرم شہید نشان حیدر کا کالج نمبر ۱۸۱۱ ہے۔ وہ کالج میں ۱۹۴۸ء سے ۱۹۵۳ء تک زیر تعلیم رہے۔ دسمبر ۱۹۷۱ء کی جنگ میں مشرقی پاکستان میں ہلی کے محاذ پر شہید ہوئے اور نشان حیدر کے اعزاز سے سرخرو ہوئے۔ اس روڈ کا افتتاح ۱۶ جنوری ۱۹۸۰ء کو ڈائریکٹر آرمی ایجوکیشن بریگیڈیئر سید نصیر الدین نے کیا تھا۔ سنگ نشان اسی وقت نصب کیا گیا تھا اس موقع پر انہوں نے کالج کو ایڈریس بھی کیا تھا۔

یادگار شہداء

۱۹۶۵ء اور ۱۹۷۱ء کی جنگوں میں جو سولہ عالمگیریز شہید ہوئے ان کی یاد میں یہ مینار ۱۹۸۰ء میں تعمیر کیا گیا۔ اس کا افتتاح ۱۵ ستمبر ۱۹۸۰ء کو کالج کے پہلے یوم تاسیس کے موقع پر جنرل محمد اقبال خان نے کیا ۲۲×۲۲ فٹ کے سنگ مرمر کے چبوترے پر یہ ۱۱ فٹ اونچا مینار ایستادہ ہے جس کے اوپر ایلومینیم کا ۵ فٹ اونچا ہلال نصب ہے مینار کے دائیں بائیں دونوں پہلوؤں میں ۲ فٹ ۳ انچ ×۳ فٹ ۴ انچ سائز کے سنگ مرمر پر شہیدوں کے نام کندہ ہیں۔

اب یہ مینار یادگار شہداء کے نام سے موسوم ہے۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں پرانا وار میموریل ہوتا تھا جسے ۱۹۸۰ء کے شروع میں بیدردی اور ناسمجھی سے منہدم کر دیا گیا۔ نئی لائبریری کے پہلو میں دوبارہ تعمیر کیا گیا اور جو کچھ پتھر ضائع ہو جانے سے بچا تھا اسے وار میموریل میں لگا دیا گیا۔ پرانے وار میموریل کو دوبارہ تعمیر کروانے میں کالج کے اے کیو لیفٹیننٹ کرنل نثار احمد اور کوارٹر ماسٹر میجر طارق حبیب نے کلیدی کردار ادا کیا۔

سجیشن باکس

لیٹر باکس کی طرح کا یہ چھوٹا سا بکس ۱۹۵۲ء میں کمانڈانٹ لیفٹیننٹ کرنل محمد رفیق نے اپنے دفتر کے برآمدہ میں لگوایا تھا۔ یہ کمانڈانٹ سے ذاتی اور راز دارانہ (Personal & Confidential) رابطے کا ایک قابل اعتماد ذریعہ تھا۔ جس لڑکے کو کمانڈانٹ کے علم میں کوئی بات لانی ہوتی کوئی تجویز دینا ہوتی یا اس کا اپنا ذاتی کوئی مسئلہ ہوتا وہ اسے ایک کاغذ کے ٹکڑے پر لکھ کر سجیشن باکس میں ڈال دیتا۔ چٹ پر اپنا نام اور نمبر لکھنا ضروری تھا لیکن اسکا اعلان ضروری نہیں تھا، بلکہ Understanding تھی کہ اس کا نام راز میں رکھا جائے گا۔ راز داری کے پہلو کو یقینی بنانے کے لے اس باکس کی چابی خود کمانڈانٹ کے پاس رہتی تھی۔ وہی ہر روز صبح سویرے اس کو کھولتے تھے۔ اس باکس میں اسٹاف اپنی آبزرویشن چٹیں ڈالتا تھا۔ یہ سجیشن باکس کرنل رفیق کے پہلے اور دوسرے دور میں کثرت سے استعمال ہوا۔ اس کے بعد اس کا استعمال کمانڈانٹس کی اپنی ترجیحات کے تابع رہا۔ ۱۹۸۹ء تک یہ سلسلہ تھوڑا بہت جاری تھا۔

آبزرویشن چٹ

کرنل رفیق نے کرداری رہنمائی کے لئے جو نظام وضع کیا تھا اس کے دو حصے تھے پہلا یہ کہ لڑکوں کے Behaviour کو مختلف Situations میں مسلسل واچ کیا جائے۔ اور جب بھی مثبت (Positive) یا منفی (Negative) رویے (Attitude) کی کوئی مثال سامنے آئے تو اس آبزرویشن کو نام نمبر کے ساتھ نوٹ کر کے سجیشن باکس میں ڈال دیا جائے۔ اس آبزرویشن کو کمانڈانٹ اپنی ڈائری میں نوٹ کر کے متعلقہ ہاؤس میں بھیج دیتے۔ جسے آبزرویشن میں نوٹ کر لیا جاتا۔ آبزرویشن کلاس روم اسپورٹس گراؤنڈ مسجد ہاؤس غرض ہر جگہ سے آتی تھیں۔ اور توقع کی جاتی تھی ہر استاد کم از کم پانچ آبزرویشن چٹس ہر روز لکھے۔ (کچھ دنوں کے بعد پانچ کی شرط حذف کر دی گئی تھی) کمانڈانٹ لکھتے تھے (چونکہ ہر جگہ موجود ہوتے تھے) ان مشاہدات کی روشنی میں ہر ماہ ہاؤس ماسٹر ہر لڑکے سے انٹرویو کرتے تھے۔ اور خاص خاص کیس کمانڈانٹ کو ریفر کئے جاتے تھے۔ یہ آبزرویشن چٹ ۱۹۵۹ء میں کرنل رفیق کے تبادلے کے ساتھ تعطل کا شکار ہو گئی۔

گرین سلپ، ریڈ سلپ اور گرین سٹار

۱۹۷۳ء میں کمانڈانٹ آئی آر صدیقی نے پرانے آبزرویشن سسٹم کو زندہ کیا اور مثبت کارکردگی کو چھپی ہوئی گرین آبزرویشن سلپ پر اور منفی رویے یا کام کو

چھپی ہوئی ریڈ سلپ پر نوٹ کیا جانے لگا یہ گرین، ریڈ سلپ ہاؤس ماسٹر کے توسط سے کیڈٹ کے پرسنل فائل میں لگا دی جاتی۔ یہ سسٹم زیادہ تر تادیبی کارروائی کے لئے آ تا تھا۔ اس کا استعمال بریگیڈیئر صدیقی ہی کے زمانے میں زیادہ ہوا۔ پھر ریڈ سلپ چارج شیٹ کے طور پر استعمال کی جانے لگی۔ ۱۹۸۳ء میں بہتر کرداری کارکردگی کے لئے گرین سٹار کے نام سے ایک اعزاز جاری کیا گیا تھا۔ جس کے مستحق وہ کیڈٹ سمجھے جاتے تھے۔ جن کے کریڈٹ میں کم از کم تین گرین سلپیں ہوں جو ٹرم کے امتحانوں میں بھی کسی مضمون میں فیل نہ ہوئے ہوں اور جنہیں پورے سال میں کوئی سرخ سلپ نہ ملی ہو۔ ۱۹۸۳ء سے ۱۹۹۴ء میں گرین اسٹار تین کیڈٹس کو دیا گیا تھا۔

گلاب اور کانٹے

۷۲۔۱۹۷۱ء میں کمانڈانٹ کرنل این ڈی احمد نے پرانے آنرسسٹم کو زندہ کیا اور اس کے ساتھ ساتھ سزا اور جزا کا ایک نظام Roses اور Thorns کے نام سے جاری کیا۔ ہر اچھے کام کے لئے ایک ''روز'' اور ہر غلطی (Offence) کے لئے ایک ''تھارن'' دیا جاتا تھا۔ ''روز'' عطا کرنے کا اختیار صرف کمانڈانٹ کو تھا۔ جو وہ اپنے مشاہدہ کے علاوہ کسی بھی استاد (اور بعض صورتوں میں کیڈٹس کی) سفارش پر کسی کیڈٹ کو دے سکتے تھے۔ تمام گلابوں کا اعلان ایک سرکلر کے ذریعے کیا جاتا تھا۔ اور سال کے آخر میں ہر کلاس سے فرسٹ تین کیڈٹس کو سالانہ جلسہ تقسیم انعامات کے موقع پر زیادہ سے زیادہ گلاب حاصل کرنے پر انعام دیا جاتا تھا۔ یہ نظام پورے طور پر رائج نہیں ہوسکا کیونکہ اکتوبر ۱۹۷۳ء میں کمانڈانٹ کرنل احمد کا تبادلہ ہو گیا۔

اکیڈیمک گاؤن، ہڈ اور کیپ

۱۹۵۹ء میں نئے کمانڈانٹ لیفٹیننٹ کرنل محمد سردار خان نے اساتذہ کے کلاسوں میں سیاہ اکیڈیمک گاؤن، ہڈ اور کیپ کے ساتھ پہن کر آنا لازمی قرار دیا۔ تقریباً سال بھر یہ سلسلہ چلا۔ عملی مشکلات کی وجہ سے گاؤن پہننے کا رواج چل نہیں سکا۔ البتہ سالانہ جلسہ تقسیم انعامات کے موقع پر ضرور گاؤن ہڈ اور مخصوص کیپ پہنی جاتی تھی۔ ۱۹۷۰ء کے بعد یہ روایت چند سال معطل رہی۔ ۱۹۷۵ء میں پھر شروع ہوئی۔ چند سال بعد ۱۹۷۹ء سے ۱۹۸۲ء تک سالانہ جلسہ پر گاؤن نہیں پہنی گئی۔ ۸۴۔۱۹۸۳ء سے صرف سویلین انسٹرکٹرز کے لئے گاؤن پہننے کا رواج ہوا۔ ۱۹۸۸ء تک یہی صورت حال تھی۔

رجمنٹل سکول

۵۰۔۱۹۴۹ء میں اسٹاف کے بچوں کی ابتدائی تعلیم کے لئے مسجد میں رجمنٹل سکول قائم کیا گیا۔ اس مقصد کے لئے ایک مولوی صاحب کی خدمات حاصل کی گئیں۔ سکول کے مصارف کا زیادہ بار اسٹاف ہی اٹھاتا تھا۔ سینئر ماسٹر ضمیر احمد صدیقی سکول کے نگران تھے۔ سکول وسائل کی کمی کی وجہ سے زیادہ نہ چلا۔

تعلیم بالغاں

۱۹۵۶ء میں کرنل رفیق نے کالج کے تمام ان پڑھ کلاس فور ملازموں کے لئے خصوصی تعلیم کا اہتمام کیا۔ نئے آرٹس اینڈ کرافٹس ہال میں شام کو مغرب کے بعد پون گھنٹے کا ایک پیریڈ یا کلاس ہوتی تھی۔ جس میں لیکچر مباحثے کے ذریعے اس درجہ کے ملازمین میں یہ احساس ابھارنے کی کوشش کی گئی کہ وہ بھی ادارے کا ایک اہم حصہ ہیں۔ ان کا بھی ایک کردار ہے۔ ان کو صاف ستھرا رہنے (Behaviour) کا خیال رکھنے اور اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کی ضرورت کا احساس دلایا گیا۔ ساتھ ہی ان کی مشکلات اور مسائل حل کرنے اور مشکلات سننے کا فورم بھی اس جنرل ایجوکیشن کلاس کو بنایا گیا۔ اس فورم میں کلاس فور ملازمین کو سود خوروں کے چنگل سے رہا کرانے کا مسئلہ زیر بحث آیا اور ان کا فلاحی فنڈ قائم ہوا۔

اس کلاس سے ان ملازموں میں ایک عمومی سماجی شعور General Awareness کے علاوہ کالج سے وابستگی کا جذبہ اور عزت نفس کا احساس بیدار ہوا۔ کالج کی تاریخ میں یہ پہلا اور آخری تجربہ تھا، جب اس سطح کے ملازموں کو بحیثیت انسان اور بحیثیت کارکن اہمیت دی گئی۔ جب کھانا ہوتا تو سویپرز سمیت سارے کلاس فور اس میں شریک ہوتے۔ اس روایت کو ۶۹۔۱۹۶۸ء میں کرنل مرتضیٰ کے زمانے میں زندہ کرنے کی کوشش کی گئی۔

مسجد سکول

۱۹۷۹ء میں خطیب عبدالغفار صاحب نے کالج کی مسجد میں کالج کے سٹاف اور دیگر ملازمین کے بچوں کے لئے دینی درس و تدریس اور تجوید قرآن کا سلسلہ شروع کیا۔ ۱۹۸۹ء میں ۳۰ سے زیادہ بچے اس مسجد سکول سے استفادہ کر رہے تھے۔ اور یہ سارا سلسلہ بغیر کسی معاوضے کے تھا۔ وہ کیڈٹس جنہوں نے قرآن بالکل

پڑھا ہوتا تھا وہ بھی اس تدریس سے فائدہ اٹھاتے تھے۔

آرمی پبلک سکول

مارچ ۱۹۸۹ء میں کمانڈانٹ بریگیڈیئر نورالحق کے ایما پر آفیسرز کالونی میں پہلی سے تیسری جماعت تک نرسری سکول قائم کیا گیا۔ اپریل ۱۹۸۹ء میں جدید طرز کے اس اسکول میں تقریباً ایک سو بیس بچے اور بچیاں زیر تعلیم تھے۔ فیس بھی سکول کے معیار کے مطابق اچھی خاصی تھی۔ اسکول کی توسیع کا منصوبہ بھی زیر غور تھا۔

کالج بینڈ

بینڈ اسکول میں ۱۹۲۷ء میں شروع کیا گیا تھا۔ کالج رول نمبر ۱۱۲علم دین اس کا پہلا بینڈ ماسٹر تھا۔ یہ سلسلہ کچھ عرصہ تک چلا۔ ۱۹۴۸ء کے اواخر میں ٹی او کیپٹن عبدالمتین (کالج نمبر ۶۴۴) نے دوبارہ کالج کے براس بینڈ کو منظم کیا۔ اپریل ۱۹۴۹ء کے پرائز ڈسٹری بیوشن کے موقع پر کالج بینڈ نے اپنا مظاہرہ کیا۔ سیریمونیل پریڈوں کے موقعوں پر بھی کالج بینڈ استعمال ہوتا۔ نومبر ۱۹۵۰ء کو سلور جوبلی تقریب میں بھی بینڈ نے حصہ لیا۔ اس کے بعد بینڈ کوئی تربیت یافتہ بینڈ ماسٹر نہ ہونے کی وجہ سے معطل رہا۔ ۱۹۶۰ء میں میوزک ماسٹر عنایت کے آنے سے ہابی کے طور پر جاز بینڈ شروع کیا گیا۔ چند سال کے بعد ۱۹۶۴ء میں ماسٹر عنایت کے چلے جانے سے وہ سلسلہ بھی ختم ہو گیا۔

وال پیپرز

اگست ۱۹۵۲ء سے کالج کے ماہانہ اخبار، کالج گزٹ کے علاوہ ہر ہاؤس کا اپنا ہفتہ وار وال پیپر شروع کیا گیا تا کہ زیادہ سے زیادہ لڑکوں کو لکھنے اور سوچنے کا موقع ملے۔ نومبر ۱۹۵۲ء کی سالانہ رپورٹ لکھتے ہوئے کمانڈانٹ لیفٹیننٹ کرنل محمد رفیق نے ہاؤسوں میں وال پیپرز کے اجراء کا ذکر کیا۔ (تربیت ۵۳-۱۹۵۲ء صفحہ ۱۶) وال پیپرز کوئی سال بھر جاری رہے۔ اکتوبر ۱۹۵۵ء میں کرنل رفیق کے دوبارہ چارج لینے کے بعد ہاؤسوں کے وال پیپرز بھی زندہ ہوئے۔ پھر یہ سلسلہ کافی عرصہ چلا جس کی تفصیل یہ ہے:۔ نوٹ: سال کے ساتھ وال پیپر کا نام، اسکے ساتھ ایڈیٹر اور ہاؤس کے نام دیے جا رہے ہیں۔

۵۳-۱۹۵۲ء	آواز، اسکین ہاؤس
۵۶-۱۹۵۵ء	آواز، اسکین ہاؤس
۵۷-۱۹۵۶ء	نونہال، ایڈیٹرز محمد اسحاق، سلطان محمود، برڈووڈ ہاؤس
۵۷-۱۹۵۶ء	آواز، ایڈیٹر منیر افضل، سکین ہاؤس
۵۸-۱۹۵۷ء	نونہال، برڈووڈ ہاؤس
۵۸-۱۹۵۷ء	آواز، ایڈیٹر ممتاز اختر، سکین ہاؤس
۵۹-۱۹۵۸ء	کہکشاں، ایڈیٹرز ایم سعید، ضمیر حسن اردو سیکشن، رابرٹس ہاؤس
۵۹-۱۹۵۸ء	آواز، ایڈیٹر سلیم اختر، سکین ہاؤس
۵۹-۱۹۵۸ء	نونہال، اڈیٹر پرویز اختر، برڈووڈ ہاؤس
۶۰-۱۹۵۹ء	نونہال، اورنگ زیب ہاؤس
۶۰-۱۹۵۹ء	کہکشاں، ایڈیٹر ضمیر حسین، غزنوی ہاؤس
۶۱-۱۹۶۰ء	عالمگیر، ایڈیٹر محمد شیراز، اورنگ زیب ہاؤس
۶۱-۱۹۶۰ء	کہکشاں، ایڈیٹر ضمیر حسین، محمود غزنوی ہاؤس
۶۲-۱۹۶۱ء	عالمگیر، ایڈیٹر محمد شیراز، اورنگ زیب ہاؤس
۶۲-۱۹۶۱ء	شہید، ایڈیٹر انگریزی سیکشن مقیدالحسن اور سلیم اختر، ایڈیٹر اردو سیکشن: فضل کریم، ہارون رشید، ٹیپو سلطان ہاؤس
۶۲-۱۹۶۱ء	بابر، ایڈیٹر محمود اختر شاہین، بابر ہاؤس

۱۹۶۲-۶۳ء بابر، ایڈیٹر جاوید اختر، بابر ہاؤس

۱۹۶۲-۶۳ء شہید، ایڈیٹر انگریزی محمود اسلم، اردو، زاہد فاروق، ٹیپو سلطان ہاؤس

۱۹۶۴-۶۵ء ٹیپو ٹائمز، ایڈیٹر اردو: شمیم احمد خان، ٹیپو سلطان ہاؤس

۱۹۶۷-۶۸ء روشنی، شاہد احمد، شیر شاہ ہاؤس

۱۹۶۸-۶۹ء روشنی، شیر شاہ ہاؤس

۱۹۶۹-۷۰ء روشنی، شیر شاہ ہاؤس

۱۹۷۰-۷۱ء شیرین، اردو، انگریزی، شیر شاہ ہاؤس

۱۹۷۱-۷۲ء شیرین، اردو، انگریزی، شیر شاہ ہاؤس

۱۹۷۲-۷۳ء شیرین، اردو، انگریزی شیر شاہ ہاؤس

۱۹۷۳-۷۴ء شیرین، اردو، انگریزی، شیر شاہ ہاؤس

۱۹۷۴-۸۰ء شیرین، اردو، انگریزی شیر شاہ ہاؤس

وال پیپرز کا جائزہ لینے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وال پیپرز جونیئر ہاؤسوں میں مقبول ہوئے اور جاری رہے۔ دوسرے یہ کہ دوسری تمام ہم نصابی سرگرمیوں کی طرح وال پیپر کا نکلنا یا نہ نکلنا بڑی حد تک ہاؤس ماسٹر کے ذوق اور شوق پر منحصر رہا۔ وال پیپرز مسٹر سعید راشد مسٹر علوی، مسٹر حیدری کیپٹن اعجاز اکبر، کیپٹن این ڈی احمد کی ہاؤس ماسٹری کے مرہون منت رہے۔ اور اس کا انحصار کمانڈانٹ کی ترجیحات پر بھی رہا۔

ڈنر نائٹس

جنوری ۱۹۵۶ء میں کرنل رفیق نے ڈنر نائٹس کا سلسلہ شروع کیا تھا۔ ڈنر پر لڑکے اپنے ہاؤس کی ٹائی باندھ کر ڈنر پر جاتے تھے۔ اور چھری کانٹے سے اس وقت آفیسرز سٹائل میں کھانا کھاتے تھے۔ جو استاد ڈیوٹی پر ہوتا وہ میس کے آداب پر کڑی نظر رکھتا۔ میس کے آداب پر خصوصی لیکچرز کے علاوہ ضروری لٹریچر بھی فراہم کیا گیا تھا۔ ہفتے کو ڈنر نائٹ کا پورا اہتمام کیا جاتا تھا۔ استاد مہمان خصوصی کا وی آئی پی کے طور پر خیر مقدم کیا جاتا اور پروٹوکول کے وہ تمام آداب ملحوظ رکھے جاتے جو بڑے سے بڑے میس میں بڑے سے بڑے مہمان کے لئے ملحوظ رکھے جاسکتے ہیں۔ ڈنر نائٹس پر باری باری دس دس لڑکے دوسرے میسوں سے مہمان بھی بلائے جاتے۔ ڈنر نائٹ کے بعد ورائٹی پروگرام میں دوسرے ہاؤسوں کے اسٹاف کو ایک پروگرام کے تحت دعوت دی جاتی۔ ایک ہفتے میں باقی تینوں ہاؤسوں کے لڑکوں اور اسٹاف سے رسمی اور غیر رسمی ملاقات ضرور ہو جاتی۔ یہ ملاقاتیں باہمی تالیف کا ذریعہ بھی تھیں اور ایک دوسرے کے تجربے سیکھنے کا ذریعہ بھی۔ یہ ایک بہت اچھی روایت تھی، ۱۹۵۹ء میں کرنل رفیق کے تبادلے تک بہت تواتر سے قائم رہی۔ ان کے بعد سلسلہ آہستہ آہستہ ختم ہو گیا۔ Vision اور Commitment ۔۔ دونوں کی کمی تھی۔ ترجیحات کا رخ بھی بدل گیا تھا۔ ۱۹۶۷-۶۹ میں کرنل مرتضیٰ نے اور ۱۹۷۰-۷۳ء کے عرصے میں کرنل احمد نے کام جاری رکھا۔ یہ دونوں کرنل رفیق کے زمانے میں ہاؤس ماسٹرز رہے تھے۔ یہ دونوں اس دور کی روایات سے واقف تھے۔ اس روایت کو زندہ کرنے کی کوشش ضرور کی لیکن بات کچھ زیادہ نہ بنی۔ نیت تو بخیر تھی البتہ لیڈر شپ کی قوت کی کمی تھی۔

چند تاریخی واقعات

لگتا نہیں ہے دل میرا اجڑے دیار میں

۱۹۳۷ء کے سالانہ ورائٹی پروگرام میں جو حسب دستور گرمیوں کی چھٹیوں سے پہلے کمانڈانٹ کے دفتر کے پیچھے اسٹیج کیا جاتا تھا۔ جادہ کے ایک لڑکے بشیر نے بہادر شاہ ظفر کی مشہور غزل

''لگتا نہیں ہے دل میرا اجڑے دیار میں، زندگی میں دم نہیں اب خیر مانگو جان کی''

کے دوہڑے کے ساتھ گائی۔ دوسرے دن جمعدار ایجوٹینٹ نے اسے بلا کر تنبیہہ کی کہ اس کا کوئی اور مطلب بھی لیا جا سکتا تھا۔ انگریز کمانڈانٹ کے سامنے تمہیں یہ غزل نہیں سنانی چاہیے تھی۔

دل خوش سبھا

آرمی کی ''دل خوش سبھا'' نے ۱۹۴۴ء کے اواخر میں ایک کالج پروگرام کیا۔ پروگرام کی ابتداء ایک مغنیہ نے نعت سے کرنا چاہی۔ اس نے سر پر دوپٹہ نہیں لیا تھا۔ جوں ہی اس نے پہلا مصرعہ اٹھایا، ایک نئے سویلین انسٹرکٹر مسٹر احمد نے اٹھ کر ٹوکا۔ ''بی بی، آپ نعت پڑھ رہی ہیں۔ سر پر دوپٹہ لیں''۔ اس نے دوپٹہ لے کر نعت تو سنا دی لیکن احمد صاحب کی چند دن کے بعد چھٹی ہو گئی عام طور پر تاثر یہ تھا کہ یہ ''دل خوش سبھا'' کے موقعہ کا شاخسانہ تھا۔

نعرۂ تکبیر، اللہ اکبر

دسمبر ۱۹۳۷ء میں انٹر کے جی سکول اسپورٹس ٹورنامنٹ میں کراس کنٹری آخر مرحلوں میں تھی۔ کالج کے لڑکوں نے جوش میں آ کر نعرہ تکبیر ''اللہ اکبر'' لگایا۔ تو کمانڈانٹ نے نوٹس لیا اور کہا یہ مذہبی نعرہ ہے۔

زمیندار اخبار

۴۹-۱۹۴۸ء کے عشرہ میں کالج کی لائبریری میں انگلینڈ کے چند اخبار اور رسالے آتے تھے۔ دیسی اخبار میں سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور آتا تھا۔ اردو میں صرف فوجی اخبار آتا تھا اپنے طور پر اخبار یا رسالے منگوانے یا پڑھنے کی اجازت نہیں تھی۔ لڑکے اکثر دو اخبار زمیندار اور احسان چوری چوری پڑھتے تھے اور بستر کے نیچے چھپا کر رکھتے تھے۔

متفرق تاریخی معلومات

آبائی یونٹ میں بھرتی

شروع سے ہر لڑکے کے داخلے کو اس کا آبائی یونٹ سپانسر کرتا تھا۔ اور کورس ختم ہونے کے بعد اپنے وارڈ کو یونٹ میں بھرتی کرنے کی ذمہ داری لیتا تھا اور لڑکے کے والد/ سرپرست کو بھی بھرتی کرانے کا بانڈ بھرنا پڑتا تھا۔ ۱۹۳۶ء سے کچھ کالج کے توسط سے کمیشن کا بہت محدود پیمانے کا راستہ کھل گیا تھا۔ ۱۹۴۴ء سے براہ راست سلیکشن بورڈ جانے کا استحقاق مل جانے سے یہ راستہ کچھ چوڑا ہوا۔ لیکن بیشتر طلباء پہلے راؤنڈ میں اپنی آبائی یونٹوں میں بھرتی ہوتے تھے۔ پھر وہاں سے خاصی تعداد کو کمیشن مل جاتا تھا۔ یہ صورت حال ۱۹۴۷ء تک جاری رہی۔ اگست ۱۹۴۷ء سے کالج کا رول بدلا تو پہلے سے کہیں زیادہ تعداد میں کیڈٹ پی ایم اے جانے لگے۔ لیکن نصف کے قریب اب بھی پہلے اپنے آبائی یونٹوں میں بھرتی ہونے کی منزل سے گزرتے تھے۔ ۱۹۵۴ء میں کالج کو پبلک اسکول بنانے کا اعلان ہوا۔ ۱۹۵۶ء سے اپنی آبائی یونٹوں میں بحیثیت ریکروٹ بھرتی ہونے کی پابندی ختم ہوئی۔ اسکے ساتھ ہی ان کی سپانسر شپ کا سلسلہ بھی ختم ہوا۔ ۱۹۵۹ء سے نئے بانڈ کی رو سے انٹرمیڈیٹ کے بعد کمیشن کے لئے کم از کم ایک بار درخواست دینا لازمی ٹھہرا۔ ۱۹۷۵ء سے میٹرک کے بعد جے سی ٹی پی کے لئے امیدوار ہونا ضروری ہوا۔

بیسٹ بوائے آف دی نیوانٹری اوراسٹار بوائز

۱۹۳۷ء سے روایت چلی آ رہی تھی کہ چھٹی جماعت کی نئی انٹری کے لڑکے شروع میں سر پر رومال باندھتے تھے۔ چھ ماہ کے بعدان کا مارچ، ڈرل، سلیوٹ کا ٹیسٹ خود کمانڈانٹ کرنل اسٹیپنگ لیتے تھے۔ ڈریس کو بھی دیکھتے تھے۔ آخر میں فرسٹ تھری بیسٹ لڑکوں کے ناموں کا اعلان ہوتا تھا۔ عموماً یہ آگے چل کر پہلے پریفیکٹ بنتے تھے۔ یہ روایت ۱۹۵۲ء تک جاری رہی۔ ۱۹۶۷ء میں شیر شاہ ہاؤس جونیئر ہاؤس بنا تو اس روایت کو زندہ کیا گیا۔ ٹرن آؤٹ اور جنرل سمارٹ نیس کے اعتبار سے کیڈٹ عمر فاروق کو ۶۹۔۱۹۶۸ء کا بیسٹ بوائے آف دی انٹری قرار دیا گیا۔ اگلے سال سے یہ انتخاب ختم کر دیا گیا۔ وجہ یہ تھی کہ نئی تعلیمی و تربیتی ترجیحات کی روشنی میں صرف ٹرن آؤٹ اور ظاہری چستی کو اتنا اہم نہیں سمجھا گیا کہ اسے وجہ امتیاز بنایا جائے۔ اس کی بجائے نصابی اور ہم نصابی سرگرمیوں اور قیادتی ذمہ داریوں میں مجموعی کارکردگی کو امتیاز کی بنیاد بنایا گیا۔ اورنئی انٹری کے اسٹار بوائز کا ایوارڈ جاری کیا گیا۔ ۶۹۔۱۹۶۸ء میں اعظم خورشید، احمد نواز، صلاح الدین طارق، منصور اور انصر گیلانی کو یہ اعزاز ملا۔ ۷۵۔۱۹۷۴ء کے سٹار بوائز نعیم احمد، خالد محمود، ارشد الاسلام اور ساجد یعقوب تھے۔

ہیوی ڈنر

۱۹۲۵ء سے ۱۹۴۷ء تک کے دور میں کیڈٹس میسوں میں مینو کے لحاظ سے دو دن امتیازی حیثیت رکھتے تھے۔ بدھ کی شب روایتی طور پر زردہ دیا جاتا۔ اور جمعہ کی شب پلاؤ پکتا تھا۔ یہ دن اسی نام سے معروف تھے۔ ۱۹۴۷ء کے بعد ہفتے کے دن ڈنر پر پلاؤ اور چنے کی دال کا حلوہ دیا جانے لگا۔ یہ ڈشیں ۱۹۷۷ء سے جمعرات کی شب کے ہیوی ڈنر کے لئے مخصوص ہوگئیں۔

سینما شو

سکول کے سینٹرل ہال (موجودہ میوزیم) میں ۱۶ ایم ایم کے پروجیکٹر پر معلوماتی اور تفریحی فلمیں دکھانے کا سلسلہ ۱۹۳۸ء سے شروع ہوا۔ جنگ کے زمانہ میں جنگ سے متعلق اسٹرپس بھی دکھائی جاتی تھیں۔ تفریحی فلموں میں لارل اینڈ ہارڈی اور چارلی چیپلن کی فلمیں خاص طور سے مقبول تھیں۔ ایک فلمی سیریز جو ایک سمندر لائٹ ہاؤس کے نابینا رکھوالے کے کتے رن رٹن کے بارے میں تھی، خاص طور پر سے مقبول تھی۔ یہ فلمیں خاموش ہوتی تھیں۔ ان پر کوئی استاد یا کیڈٹ کمنٹری کرتا تھا۔ ۱۹۴۳ء میں ۳۵ ایم ایم سے آرمی کی دل خوش سبھا کا یونٹ ہر ہفتہ اردو کی فیچر فلمیں دکھانے لگا۔ "فلمیں کمانڈانٹ آفس کے باہر بڑے سکرین پر دکھائی جاتی تھیں۔ اس زمانہ میں مقبول فلمیں یہ تھیں۔ اشوک کمار اور ممتاز شانتی کی قسمت، پرتھوی راج اور مالا کی سکندر، بیگم پارہ کی چاند اور رام راج۔ ۱۹۵۰ء میں جی ایچ کیو ایم ٹی ڈائریکٹوریٹ نے کالج کو معلوماتی فلم اسٹرپس مہیا کیں۔ انہیں ۱۶ ایم ایم کے پروجیکٹر سے سائنس تھیٹر سینما ہال میں دکھایا گیا۔ ان فلم اسٹرپس کے بارے میں ۱۹۵۱ء کے تربیت میں یہ رپورٹ شائع ہوئی۔

These interesting and illuminating attempts depicting the marvellous achievements of modern thinkers, inventors and discoverer served a double purpose. They enlightened the minds of our cadets with valueable knowledge and kindled the patriotic fervour of many longing heroes among them to win for their own land, the pride and glory of similar achievement. As an additional benefit, the films involving the need of running commentaries.

بعد کے سالوں میں یو ایس آئی ایس بی آئی ایس کی معلوماتی فلموں کا سلسلہ چلتا رہا۔ ۱۹۵۵ء سے لڑکوں کو اردو انگریزی فیچر فلمیں دکھانے کے لئے جہلم بھی لے جایا جاتا تھا۔ نومبر ۱۹۶۳ء میں موسیٰ ہال کا افتتاح ہوا۔ ۱۹۶۴ء سے ہر ہفتہ ۳۵ ایم ایم کی انگریزی اردو فلمیں دکھائی جانے لگیں۔

۱۹۸۹ء میں نئی بات یہ ہوئی کہ فلم دیکھنا اختیاری ہوگیا۔ جو لڑکے فلم نہ دیکھنا چاہیں ان کو اس وقت باقاعدہ پڑھنے کا موقعہ دیا گیا۔ اور فلمیں انگریزی ایکشن یا جنگ کے موضوع پر ہوتی تھیں انہی پر زور رہا۔ چند سال کے تعطل کے بعد او آرز اور سویلینز کے لئے فلم شو کا اہتمام کیا گیا۔

ہائیکنگ کا امتیازی نشان

۱۹۸۹ء سے کیڈٹ ہائیکر کو ہائیکنگ کا مخصوص امتیازی نشان Insignia دینے کا فیصلہ کیا گیا۔

کالج بیج

۱۹۸۹ء سے اپنے اپنے ہاؤس کلر کے ساتھ کالج کا نشان بازو پر لگانے کا رواج ہوا۔

کالج کے عاشقوں کو سلام

گھر کا نام سرائے

کرنل وزیر خان ملک اور بریگیڈیئر عطا محمد خان نے ''چراغوں کی قطار'' میں لکھا ہے کہ ۴۳۔۱۹۳۹ء کے زمانہ میں کالج کے ایک پرانے استاد اور چیف انسٹرکٹر وارنٹ آفیسر (بعد میں کیپٹن) لیوس نے انگلینڈ میں اپنے گھر کا نام ''سرائے'' رکھا ہوا تھا۔

گھر پر پاکستانی جھنڈا

۴۷۳ بریگیڈیئر محمد اقبال کالج کے ایک پرانے کمانڈانٹ ۳۷۔۱۹۳۳ء کیپٹن (بعد میں لیفٹیننٹ کرنل) ڈبلیو پی سلیبی کے بارے میں ''چراغوں کی قطار'' میں لکھتے ہیں کہ سلیبی نے ۱۹۵۲ء میں ان سے پاکستانی پرچم منگوایا تھا۔ جب کوئی اولڈ بوائے پاکستان سے ان سے ملنے جاتا تو وہ اس دن اپنے گھر پر پاکستانی پرچم لہراتے تھے۔

تخلص ہی عالمگیرین

کالج نمبر ۲۳۱۹ محمد یوسف نے اپنا تخلص ہی محمد یوسف عالمگیرین رکھ لیا تھا۔

ہر بار کالج کو سیلوٹ

کالج چھوڑنے کے بعد تا زندگی ۱۰۳۳ میجر ابرار حسین جب بھی کالج کے سامنے گزرے کالج کو سیلوٹ کرتے ہوئے گزرے۔

ہاتھ اٹھا کر دعا

۱۶۲۳ لیفٹیننٹ کرنل اختر حسین کی عادت تھی کہ ایام طالب علمی کے بعد جب بھی کالج کے سامنے سے گزرتے تھے، ہاتھ اٹھا کر کالج کے لئے دعا کرتے تھے۔

دلچسپ معلومات

کیپٹن محمد شفیع ۵۳۔۱۹۵۱ء تک کالج میں استاد اور ہاؤس ماسٹر رہے تھے۔ ۱۹۷۰ء میں بریگیڈیئر اور ڈائریکٹر آرمی ایجوکیشن پروموٹ ہوئے تو انہوں نے کالج کے اسٹاف کو پرانے ناطے سے گارڈن پارٹی دی۔

مسٹر عبدالمجیب چودھری

فزکس کے استاد عبدالمجیب چودھری، کالج ہی سے کمیشن ہوئے اور ۵۹۔۱۹۵۶ء تقریباً تین سال یہاں استاد رہے۔ ۱۹۸۵ء میں ڈائریکٹر آرمی ایجوکیشن کور کے منصب پر فائز ہوئے اور ۱۹۸۷ء میں میجر جنرل پروموٹ ہوئے اور آرمی ایجوکیشن کور کے پہلے ڈائریکٹر جنرل مقرر ہوئے۔

مسز کارنیلیس

۱۹۴۹ء سے ۱۹۷۱ء تک مسز کارنیلیس یہاں میٹرن رہیں۔ ۱۹۸۸ء میں ان کے صاحب زادے کیپٹن بعد میں میجر یوبرک کارنیلیس یہاں بحیثیت ایڈجوٹنٹ انسٹرکٹر پوسٹ ہوئے۔

مسٹر نعیم اختر بھٹی

نعیم اختر بھٹی کالج کے پرانے طالب علم تھے وہ ۳ جون ۱۹۸۳ میں یہاں انگریزی کے انسٹرکٹر تعینات ہوئے۔ ۱۹۸۹ء میں منسٹری آف ڈیفنس میں ڈیپوٹیشن پر جانے تک اس منصب پر فائز رہے۔ ۱۹۸۷ء میں عالمگیرین ایسوسی ایشن کے ایکٹنگ سیکرٹری رہے۔

مسٹر عبدالقدوس

۱۹۴۹ء سے ۱۹۷۰ء تک کالج کے اکاؤنٹنٹ مسٹر عبدالقدوس کے صاحبزادے مقدس علی ۱۹۶۴ء میں لیب اسسٹنٹ مقرر ہوئے۔

صوبیدار میجر ریٹائرڈ مسعود الحسن

صوبیدار میجر ہیڈ کلرک مسعود صاحب کے تین بیٹے راشد علی، جاوید مسعود، ساجد علی علی الترتیب ڈیمانسٹریٹر اور لیب اسسٹنٹ تعینات ہوئے۔

وہ اولڈ بوائز جو اسٹاف آفیسرز تعینات ہوئے

۶۴۴ کیپٹن محمد متین ٹی او اور ایڈ جوٹینٹ ۵۰-۱۹۴۸ء

۱۰۳۷ کیپٹن شیر افضل کیانی ۵۰-۱۹۴۸ء کوارٹر ماسٹر، کیپٹن احمد جان ایڈجوٹینٹ، کیپٹن صولت عباس ایڈجوٹینٹ، کیپٹن جاوید مجتبیٰ ایڈجوٹینٹ، کیپٹن غلام عباس ایڈجوٹینٹ، کیپٹن خاقان افضل ایڈجوٹینٹ، کیپٹن خالد محمود ایڈجوٹینٹ، میجر قمر الزمان کواٹر ماسٹر، میجر کلیم خان کوارٹر ماسٹر، ۲۸۱۵ میجر طارق حبیب کوارٹر ماسٹر، ۲۵۶۳ لیفٹیننٹ کرنل نثار احمد اے کیو لیفٹیننٹ کرنل محمد ابراہیم اے کیو لیفٹیننٹ کرنل محمد جمیل اے کیو

کالج کی طالب علمی سے کالج کی سربراہی تک

۲۵۲ سلطان سکندر ۵۴-۱۹۵۳ء کے عرصے میں لیفٹیننٹ کرنل کے رینک میں کالج کے کمانڈانٹ رہے۔

۲۴۳۸ بریگیڈیئر مقصود الحسن ۱۹۹۱ء میں کالج کے سربراہ مقرر ہوئے۔

صوبیدار سکندر خان

۴۰-۱۹۳۶ء تک کالج کے استاد تھے۔ بعد میں اے ای سی میں کمیشن ہو کر لیفٹیننٹ کرنل کے عہدے پر ریٹائرڈ ہوئے۔ ان کے صاحبزادے پرویز سکندر ۱۹۶۴ء میں میجر کے رینک میں یہاں چند ماہ چیف انسٹرکٹر رہے۔ پھر ۱۹۶۹ء میں چند ماہ کے لئے لیفٹیننٹ کرنل کے رینک میں کمانڈانٹ کے منصب پر فائز ہوئے۔

صوبیدار عالم شاہ

۱۹۳۴ء سے ۱۹۳۷ء تک صوبیدار سید عالم شاہ یہاں انسٹرکٹر اسکین ہاؤس ماسٹر رہے تھے۔ ان کے بیٹے سید محمد الیاس یہاں ۱۹۶۰ء میں کیپٹن کے رینک میں کوارٹر ماسٹر اور ۱۹۷۰ء میں میجر کے رینک میں اورنگ زیب ہاؤس ماسٹر رہے۔ میجر الیاس (اب لیفٹیننٹ کرنل) کا بیٹا سید محمد ہارون بھی کالج میں زیر تعلیم رہا۔

شمسی برادران

۱۹۴۰ء میں سلطان حسین شمسی اور اقبال حسین انسٹرکٹر رہے اور ان کے چچازاد بھائی ڈاکٹر محمد احمد شمسی کالج میں دوبار میڈیکل آفیسر رہے۔ سلطان حسین شمسی نے ۱۹۵۶ء میں یہیں سے کمیشن لیا۔

مسرور حسین اور محفوظ حسین

دو اور بھائی مسرور حسین ۵۱-۱۹۵۰ء کے عرصے میں لائبریرین اور ان کے بھائی محفوظ حسین کم وبیش اسی عرصے میں انسٹرکٹر رہے۔

انسٹرکٹر پھر کمانڈانٹ بھی

کیپٹن مرتضیٰ حسین، کیپٹن این ڈی احمد، کیپٹن آئی آر صدیقی، کیپٹن عبدالستار یہاں انسٹرکٹر رہے۔ پھر علیٰ الترتیب لیفٹیننٹ کرنل، کرنل اور بریگیڈیئر کے رینک میں ۱۹۷۰ء ا ر ۱۹۸۰ء میں کالج کو کمان بھی کیا۔ میجر ظہور الحق اور لیفٹیننٹ کرنل اکرام امین نے چیف انسٹرکٹر ہو کر کرنل کے رینک میں کام کیا اور کمانڈانٹ ہوئے۔

طویل ملازمت

(۱) مسٹراحمد دین، ڈرائینگ ماسٹر، ۲۵ سال (۵۸ـ۱۹۲۵ء)

(۲) عنایت اردلی، ۲۵ سال (۵۰ـ۱۹۲۵ء)

(۳) تاج بگلر، ۳۳ سال (۶۶ـ۱۹۳۳ء)

(۴) عبدالرحمٰن کک، ۲۷ سال (۷۵ـ۱۹۴۷ء)

(۵) مسٹرعبدالقدوس، اکاؤنٹنٹ، ۲۱ سال (۷۰ـ۱۹۴۹ء)

(۶) مسزکارنیلیئس، ۲۱ سال (۷۰ـ۱۹۴۱ء)

رینکس میں بھرتی ہونے کی پابندی

۱۹۵۴ء میں کالج کے پبلک سکول بننے کے بعد بالآخر کمیشن نہ ہوسکنے کی صورت میں اپنی آبائی یونٹ میں بھرتی ہونے کی شرط ختم کردی گئی۔

معاہدہ

۱۹۵۵ء سے فوج میں کمیشن کے لئے درخواست دینا اور آئی ایس ایس بی کے سامنے ایک بار جانا لازمی ٹھہرا۔

صرف آرمی

۱۹۴۴ء سے جب سے کیڈٹس سروسز سلیکشن بورڈ کے سامنے جانے کے مجاز ٹھہرے وہ تینوں سروسز سے کسی میں جاسکتے تھے انتخاب کی یہ آزادی ۱۹۷۵ء تک جاری رہی۔ اسکے بعد معاہدہ کے الفاظ میں یہ تخصیص کی گئی کہ کیڈٹس کو صرف آرمی کے لئے درخواست دینے کی اجازت ہوگی۔

سائنس کالج

۱۹۵۷ء سے جب سے کالج نے انٹرمیڈیٹ، سول ایجوکیشن بورڈ کا امتحان دینا شروع کیا تو ۱۹۵۸ء سے سائنس اور آرٹس دونوں گروپ چل رہے تھے، ۱۹۷۳ء میں اے ای ڈائریکٹوریٹ کے ایک ہدایت نامہ (Directive) کے ذریعہ کالج کو پورا سائنس کالج بنادیا گیا۔ آرٹس کلاسز بند کردی گئیں۔

ڈی ایس۔(ڈے سکالر)

کالج میں اسٹاف کے بیٹوں کو ڈے سکالر کے طور پر داخل کرنے کا رواج ۱۹۵۶ء سے ہوا۔ ڈی ایس (ڈے سکالر) نمبرون مسٹر حیدری کا بڑا بیٹا عرفان حیدری تھا۔ ڈی ایس ۳ مسٹر قاضی حامد علی کے فرزند جاوید حسین (حال ڈائریکٹر ایف آئی اے) کا نمبر ہے۔ دوسرے معروف ڈے سکالرز میں نمبر سات ڈاکٹر مقصود الحسن نوری پی ایچ ڈی، نمبر ۹ ڈاکٹر مسعود نوری، کمانڈر سلام قدوس، میجر یوبرک کارنیلیئس، ۵۶ انجینئر (امریکہ) مسعود سعید راشد اور انیس الدین علوی شامل ہیں۔ ۱۹۸۹ء میں ڈے اسکالرز کا آخری نمبر ۷۵ تھا۔

ڈے سکالرز سے کوئی فیس نہیں لی جاتی تھی۔ یونیفارم اور بکس اسٹیشنری کا انتظام وہ خود کرتے تھے۔ ہر ڈے اسکالر کسی نہ کسی ہاؤس سے منسلک ہوتا اور اس پر ان تمام قوانین کا اطلاق ہوتا، جو دوسرے عام کیڈٹس پر ہوتے۔

ایک ایک ڈے اسکالر کو میرٹ کی بنا پر پرنس آف ویلز اسکالرشپ بھی دیا گیا۔ داخلے کے لئے ڈے سکالر کو بھی امتحانی منزلوں سے گزرنا پڑتا تھا۔ آٹھویں اور یازدہم میں داخلے کے لئے انہیں بھی مطلوبہ معیار پر اترنا پڑتا تھا۔ تاہم داخلے کی منظوری دینے کے مجاز ڈی جی آرمی ایجوکیشن تھے۔

اولڈ بوائز جو اسٹاف پر آئے

نوٹ: رول نمبر، نام، زمانہ تعلیم اور کالج میں جس عہدے پر رہے کا ذکر کیا جارہا ہے۔

۱۔ ۲۵۳ لیفٹیننٹ سلطان سکندر زمانۂ تعلیم ۳۶ـ۱۹۲۹ء کمانڈانٹ ۵۴ـ۱۹۵۳ء

۲۔ ۲۴۴ کیپٹن محمد متین ٹریننگ

۳۔ ۱۰۳۳ کیپٹن شیر افضل کوارٹر ماسٹر ۶۰۔۱۹۵۸ء
۴۔ کیپٹن احمد جان ٹریننگ آفیسر، ایڈ جوٹنیٹ ۶۵۔۱۹۶۴ء
۵۔ کیپٹن صولت عباس ٹریننگ آفیسر ایڈ جوٹنیٹ ۷۵۔۱۹۷۳ء
۶۔ محمد ریاض خان ٹریننگ، آفیسر ایڈ جوٹنیٹ ۷۷۔۱۹۷۵ء
۷۔ کیپٹن جاوید مجتبیٰ ٹریننگ آفیسر، ایڈ جوٹنیٹ ۸۰۔۱۹۷۷ء
۸۔ میجر قمر زمان کیانی کوارٹر ماسٹر ۸۱۔۱۹۸۰ء
۹۔ کیپٹن محمد اقبال ٹریننگ آفیسر، ایڈ جوٹنیٹ ۸۶۔۱۹۸۴ء
۱۰۔ کیپٹن غلام عباس خان ٹریننگ آفیسر، ایڈ جوٹیٹ ۸۶۔۱۹۸۴ء
۱۱۔ میجر حکیم خان آفریدی کوارٹر ماسٹر ۸۶۔۱۹۸۵ء
۱۲۔ کیپٹن خاقان افضل ٹریننگ آفیسر اور ایڈ جوٹنیٹ ۸۸۔۱۹۸۶ء
۱۳۔ ۲۲۸۲ کیپٹن خالد محمود زمانہ تعلیم ۸۲۔۱۹۸۰ء ٹریننگ آفیسر، ایڈ جوٹنیٹ ۱۹۸۸ء تا حال
۱۴۔ ۲۸۱۵ میجر طارق حبیب کوارٹر ماسٹر ۱۹۸۸ء تا حال
۱۵۔ ۲۵۶۳ لیفٹیننٹ کرنل نثار احمد اے کیو ۸۹۔۱۹۸۷ء
۱۶۔ لیفٹیننٹ کرنل محمد ابراہیم اے کیو
۱۷۔ لیفٹیننٹ کرنل محمد جمیل اے کیو۔
۱۸۔ کیپٹن محمد قدوس ایڈ جوٹنیٹ
۱۹۔ کیپٹن عبدالقیوم ستی ایڈ جوٹنیٹ
۲۰۔ میجر طارق کوارٹر ماسٹر

اسٹاف کے بیٹے جو اسٹاف پر رہے

صوبیدار بعد میں لیفٹیننٹ سکندر خان استاد ۴۱۔۱۹۳۶ء کے بیٹے میجر پرویز سکندر ۶۷۔۱۹۶۴ء میں چند ماہ چیف انسٹرکٹر اور لیفٹیننٹ کرنل کے رینک میں ۱۹۶۹ء کے اواخر میں چند ماہ کمانڈانٹ رہے۔ صوبیدار عالم شاہ استاد ۳۷۔۱۹۳۵ء ہاؤس ماسٹر اسکین ہاؤس کے بیٹے کیپٹن (بعد میں لیفٹیننٹ کرنل) محمد الیاس شاہ کالج میں انسٹرکٹر، کوارٹر ماسٹر اور ہاؤس ماسٹر کے مناصب پر فائز رہے۔

مسز کارنیلیس میٹرن ۷۰۔۱۹۴۹ء کے صاحبزادے میجر یوبرک کارنیلیس ۱۹۸۸ء میں کالج میں بحیثیت سائیکالوجسٹ پوسٹ ہوئے۔

اولڈ بوائز جنہوں نے کالج کو سرو کیا یا کر رہے ہیں۔

۱۔ ۲۵۲ لیفٹیننٹ کرنل سلطان سکندر کمانڈانٹ اپریل ۵۴۔۱۹۵۳ء
۲۔ ۲۸۴ کیپٹن عباد المتین ٹریننگ آفیسر، ایڈ جوٹنیٹ ۵۰۔۱۹۴۸ء
۳۔ ۱۰۳۱ میجر شیر افضل کیانی کوارٹر ماسٹر
۴۔ کیپٹن احمد جان ایڈ جوٹنیٹ
۵۔ کیپٹن صولت عباس ایڈ جوٹنیٹ ۷۵۔۱۹۷۳ء
۶۔ کیپٹن محمد ریاض خان ایڈ جوٹنیٹ ۷۷۔۱۹۷۵ء
۷۔ کیپٹن جاوید مجتبیٰ ایڈ جوٹنیٹ ۸۰۔۱۹۷۷ء

۸۔ کیپٹن راجہ خاقان افضل ایڈجوٹینٹ ۸۸۔۱۹۸۶ء

۹۔ ۴۲۸۲ کیپٹن خالد محمود ایڈجوٹینٹ جولائی ۱۹۸۸ء تا حال

۱۰۔ میجر قمر زمان کیانی کوارٹر ماسٹر ۸۱۔۱۹۸۰ء

۱۱۔ میجر حکیم خان آفریدی کوارٹر ماسٹر ۸۶۔۱۹۸۵ء

۱۲۔ ۲۵۶۴ لیفٹیننٹ کرنل نثار احمد اے کیو ۲۱ جنوری ۹۸۷ تا ۱۹۹۰ء

۱۳۔ ۲۸۱۵ میجر طارق حبیب کوارٹر ماسٹر ۵ مئی ۱۹۸۸ء تا حال

۱۴۔ ڈی ایس ۲۹ میجر یوبرک مارون کارنیلئس انسٹرکٹر ۹ مارچ ۱۹۸۸ء تا جون ۱۹۹۵ء

۱۵۔ ۲۰۲۱ یوڈی سی محمد سرور خان ۱۴ اپریل ۱۹۶۳ء تا ۱۹۹۲ء

۱۶۔ ڈی ایس ۱۳ لیب اسسٹنٹ مقدس علی قدوس یکم اکتوبر ۱۹۶۴ء تا حال

۱۷۔ پروفیسر نسیم اختر بھٹی ۳ جون ۱۹۸۳ء تا ۱۹۹۸ء

ملازمین جو دوران ملازمت فوت ہوئے

مساۃ لچی محمد شریف آغاز ملازمت یکم نومبر ۱۹۵۸ء وفات ۱۵ فروری ۱۹۶۹ء میسنجر محمد دین آغاز ملازمت ۲ نومبر ۱۹۶۷ء وفات ۲۱ اکتوبر ۱۹۷۵ء میسنجر سکندر شاہ آغاز ملازمت ۵ مارچ ۱۹۶۰ء، وفات ۱۹ اکتوبر ۱۹۷۳ء، سویپر خیر مسیح آغاز ملازمت ۱۵ اکتوبر ۱۹۵۳ء وفات ۳۱ دسمبر ۱۹۸۰ء

کالج کی خدمت میں دو نسلیں

کالج میں بہت سے ایسے ملازمین بھی تھے جنہوں نے خود برس ہا برس کالج کی خدمت کی اور اب ان کی اولاد کالج میں برسر کار ہے۔ اس ضمن میں سب سے پہلا نام بزرگ جناب سید عبدالقدوس کا ہے جو خود ۱۹۴۹ء سے ۶ اپریل ۱۹۷۳ء تک کالج کے اکاؤنٹنٹ رہے اور یکم اکتوبر ۱۹۶۴ء سے ان کے بڑے صاحبزادے مسٹر مقدس علی کیمسٹری لیبارٹری اسسٹنٹ کے طور پر خدمات انجام دے رہے ہیں۔ دوسرے ملازمین اور ان کے بیٹوں کے نام یہ ہیں۔ (باپ کے بعد بیٹے کا نام مع آغاز ملازمت دیا جارہا ہے)

اکیڈیمک سٹاف کے علاوہ کالج کا سٹاف جس نے بیس برس یا اس سے زیادہ عرصے تک کالج کی خدمت کی یا کر رہے ہیں۔

۱۔ مسٹر ڈبلیو بی کارنیلیئس میٹرن ۲۱ جنوری ۱۹۴۹ء تا ۱۰ اکتوبر ۱۹۷۰ء

۲۔ مسٹر عبدالقدوس اکاؤنٹ ۱۹۴۹ء تا ۱۶ اپریل ۱۹۷۳ء

۳۔ مسٹر زین العابدین، فارم لائبریرین ۲۵ اگست ۱۹۵۰ء تا ۳۱ اگست ۱۹۷۱ء

۴۔ مسٹر جعفر علی ڈرافٹسمین، ۱۰ اکتوبر ۱۹۶۴ء تا ۱۹۹۰ء

۵۔ مسٹر مقدس علی لیب اسسٹنٹ اکتوبر ۱۹۶۴ء تا حال

۶۔ یوڈی سی محمد سرور خان ۴ جنوری ۱۹۶۳ء تا ۱۹۹۲ء

۷۔ لیب اسسٹنٹ عبدالرشید ۷ ستمبر ۱۹۶۷ء تا حال

۸۔ اکاؤنٹنٹ سعید احمد شاہ یکم اپریل ۱۹۶۶ء تا حال

ملازمین جنہوں نے ۲۰ سال سے زیادہ کالج کی خدمت کی

۱۔ دھوبی عنایت علی ۱۹۲۵ء تا ۱۹۵۱ء

۲۔ ٹیلر ماسٹر حاجی عبدالعزیز ۱۹۲۹ء تا ۱۹۶۹ء

۳۔ بگلر راجہ تاج محمد ۱۹۳۳ء تا ۱۹۶۶ء

۴۔ مالی اللہ دتہ ۲۹ اپریل ۱۹۴۳ء تا ۳۱ مئی ۱۹۸۱ء
۵۔ خاکروب ہار چی ۲۳ جنوری ۱۹۴۴ء تا ۲۰ دسمبر ۱۹۷۴ء
۶۔ ٹیلر ماسٹر عبدالقادر یکم فروری ۱۹۴۴ء تا ۳۱ جولائی ۱۹۷۲ء
۷۔ گراؤنڈ مین فیروز یکم فروری ۱۹۴۴ء تا ۳۱ دسمبر ۱۹۶۶ء
۸۔ چوکیدار محمد بشیر ۵ فروری ۱۹۴۴ء تا ۳۱ دسمبر ۱۹۶۶ء
۹۔ کک عبدالرحمٰن ۱۹۵۸ء تا ۱۹۷۷ء
۱۰۔ نور محمد ۱۸ اگست ۱۹۴۴ء تا یکم جون ۱۹۸۷ء
۱۱۔ حجام اللہ دتہ ۲۸ دسمبر ۱۹۴۴ء تا یکم جون ۱۹۸۷ء
۱۲۔ گراؤنڈ مین رحمت علی یکم فروری ۱۹۴۸ء تا یکم ستمبر ۱۹۷۶ء
۱۳۔ خاکروب برکت مسیح یکم جنوری ۱۹۴۸ء تا ۳۱ دسمبر ۱۹۷۲ء
۱۴۔ گراؤنڈ مین نر خان یکم اپریل ۱۹۴۸ء تا ۲۰ ستمبر ۱۹۷۶ء
۱۵۔ چوکیدار زمان شاہ ۱۳ اپریل ۱۹۴۸ء تا ۱۳ جنوری ۱۹۷۴ء
۱۶۔ مالی سردار خان ۱۶ جنوری ۱۹۴۹ء تا ۱۹۷۴ء
۱۷۔ مالی محمد چراغ یکم اگست ۱۹۴۹ء تا ۳۱ دسمبر ۱۹۷۰ء
۱۸۔ غلام محمد دفتری ۱۱ ستمبر ۱۹۴۹ء تا ۳۱ دسمبر ۱۹۷۰ء
۱۹۔ روم بوائے سردار خان ۲۲ ستمبر ۱۹۴۹ء تا ۲۲ فروری ۱۹۸۱ء
۲۰۔ روم بوائے محمد ادریس ۱۷ اکتوبر ۱۹۵۰ء تا ۱۰ نومبر ۱۹۸۱ء
۲۱۔ خاکروب صادق مسیح ولد لال مسیح ۱۹ اپریل ۱۹۵۱ء تا ۳۰ دسمبر ۱۹۸۶ء
۲۲۔ قاصد دلاور خان ۱۰ جولائی ۱۹۵۱ء تا ۱۳ جون ۱۹۸۰ء
۲۳۔ ٹیبل ویٹر عبدالرحمٰن یکم اگست ۱۹۵۱ء تا یکم اگست ۱۹۸۵ء
۲۴۔ مالی نادر خان یکم جولائی ۱۹۵۲ء تا ۳۱ اگست ۱۹۸۵ء
۲۵۔ قاصد غلام حسین ۱۵ نومبر ۱۹۵۲ء تا ۹ جون ۱۹۸۰ء
۲۶۔ خاکروب خیر مسیح ۱۱۵ اکتوبر ۱۹۵۳ء تا ۳۱ دسمبر ۱۹۸۰ء
۲۷۔ پینٹر محمد دین ۱۵ نومبر ۱۹۵۳ء تا ۲۸ جنوری ۱۹۸۰ء
۲۸۔ دھوبی مصطفیٰ رفیق ۳ دسمبر ۱۹۵۴ء تا ۳۱ جولائی ۱۹۸۲ء
۲۹۔ گراؤنڈ مین محمد حنیف ۱۹ ستمبر ۱۹۵۵ء تا ۲۱ ستمبر ۱۹۸۰ء
۳۰۔ خاکروب یوسف مسیح ۱۷ جنوری ۱۹۵۲ء تا ۳۱ جولائی ۱۹۸۲ء
۳۱۔ خاکروب رشید مسیح یکم نومبر ۱۹۵۲ء تا ۳۱ دسمبر ۱۹۸۵ء
۳۲۔ دھوبی جان محمد یکم مئی ۱۹۵۸ء تا یکم مئی ۱۹۵۸ء
۳۳۔ مالی عنایت علی یکم ستمبر ۱۹۵۸ء تا ۶ مارچ ۱۹۷۹ء
۳۴۔ گراؤنڈ مین غلام نبی ۸ دسمبر ۱۹۵۸ء تا یکم جنوری ۱۹۸۴ء
۳۵۔ گراؤنڈ مین محمد فضل ۲۰ مئی تا ۹ جون ۱۹۸۰ء

۳۶۔ خاکروب صادق مسیح یکم جنوری ۱۹۶۰ء تا ۱۴ جولائی ۱۹۸۰ء
۳۷۔ کک تاج صادق مسیح ۴ فروری ۱۹۶۰ء تا ۱۴ جولائی ۱۹۸۰ء
۳۸۔ خاکروب لال مسیح ۴ فروری ۱۹۶۰ء تا ۸ ستمبر ۱۹۸۰ء
۳۹۔ بوٹ میکر اللہ دتہ ۴ مئی ۱۹۶۰ء تا ۱۰ مئی ۱۹۸۲ء
۴۰۔ روم بوائے محمد یعقوب یکم اگست ۱۹۶۰ء تا یکم اگست ۱۹۸۵ء
۴۱۔ خاکروب شنگارہ مسیح ۱۶ نومبر ۱۹۶۰ء تا ۲۸ فروری ۱۹۸۳ء
۴۲۔ چوکیدار انور بیگ یکم نومبر ۱۹۶۱ء تا ۲۸ فروری ۱۹۸۳ء
۴۳۔ مسالچی اکرم بیگ ۲۹ ستمبر ۱۹۶۱ء تا ۲۹ ستمبر ۱۹۸۲ء
۴۴۔ ٹیبل ویٹر محمد اسلم یکم اپریل ۱۹۶۲ء تا ۳۱ جنوری ۱۹۸۷ء
۴۵۔ دھوبی محمد سعید ۵ ستمبر ۱۹۶۲ء تا ۴ ستمبر ۱۹۸۷ء
۴۶۔ مالی یاسین خان ۸ فروری ۱۹۶۳ء تا ۷ فروری ۱۹۸۳ء
۴۷۔ مالی نذیر احمد ۲۶ اپریل ۱۹۶۳ء تا ۳۰ اپریل ۱۹۸۸ء
۴۸۔ خاکروب سید مسیح یکم جون ۱۹۶۳ء تا ۳۱ جولائی ۱۹۸۸ء
۴۹۔ روم بوائے محمد شریف ۱۶ مئی ۱۹۶۳ء تا ۳۱ مئی ۱۹۸۸ء
۵۰۔ دفتری محمد سرور ۱۸ اپریل ۱۹۶۴ء تا ۳۱ دسمبر ۱۹۸۵ء
۵۱۔ کک محمد دین ۱۱۶ اکتوبر ۱۹۶۴ء تا حال
۵۲۔ گراؤنڈ مین نادر خان ۳۰ ستمبر ۱۹۶۵ء تا حال
۵۳۔ مسالچی محمد شریف ۱۵ نومبر ۱۹۶۵ء تا حال
۵۴۔ چوکیدار ولایت خان ۱۵ نومبر ۱۹۶۵ء تا حال
۵۵۔ قاصد محمد شان ۱۸ اگست ۱۹۶۶ء تا حال
۵۶۔ مالی محمد اکرم بیگ ۱۱ جون ۱۹۶۷ء تا حال (ریٹائرمنٹ کے بعد دوبارہ ملازمت شروع کی)
۵۷۔ قاصد محمد ظہور ۶ اکتوبر ۱۹۶۷ء تا حال
۵۸۔ چوکیدار محمد رفی ۱۷ جولائی ۱۹۶۸ء تا ۱۷ جولائی ۱۹۸۸ء
۵۹۔ کارپینٹر ولایت علی یکم جنوری ۱۹۶۹ء تا یکم جنوری ۱۹۸۹ء
۶۰۔ مسالچی محمد نجیب ۵ جون ۱۹۷۵ء تا ۱۶ ستمبر ۱۹۸۸ء

حادثے

کالج کی تاریخ کا بدترین حادثہ دسمبر ۱۹۸۴ء کی شب پیش آیا جب کوارٹر ماسٹر اسٹورز سے اسلحہ اور کارتوس چوری ہوگئے اور مجرموں کا سراغ نہ مل سکا۔ کالج میں تین حادثاتی اموات بھی ہوئیں۔ ۱۹۸۰ء میں ایک چوکیدار دن میں کالج کے تالاب میں ڈوب کر مر گیا ۱۹۸۳ء میں محمود غزنوی ہاؤس کا روم بوائے ہاؤس کی چھت پر بجلی کی تاروں کی لپیٹ میں آ کر ختم ہوگیا۔ ۱۹۸۸ء کی گرمیوں میں کالج گارڈ (ڈیوٹی پر تعینات دستہ کا) مجاہد بٹالین کا ایک سپاہی دھوبی گھاٹ پر بجلی کا جھٹکا لگنے سے ہلاک ہوگیا۔

اموات

اس عنوان کے تحت صرف ان طلباء اور اساتذہ کا ذکر کیا گیا جنہوں نے کالج میں دوران تعلیم یا دوران ملازمت انتقال کیا۔ ۱۹۳۱ء میں برڈوڈ ہاؤس کے ہاؤس ماسٹر اور تاریخ وجغرافیہ کے استاد اور ہاکی کے نامور کھلاڑی صوبیدار فیض محمد خان نے عین جوانی میں بعارضہ نمونیہ انتقال کیا۔ وہ بڑے مقبول، شعائر اسلام کے پابند، تہجد گزار اور بڑے مقبول استاد تھے۔ انتقال کی خبر پر لڑکے دھاڑیں مار مار کر روئے۔ ان کی نماز جنازہ اسکول میں پڑھائی گئی۔ دوسرے عملہ کے علاوہ صوبیدار محمد مرزا میت کے ساتھ ان کے گاؤں تک گئے اور اپنے ہاتھوں سے ان کی تدفین کی اور آئندہ پچاس سال تک ان کے خاندان سے روابط رکھے۔ ۱۹۴۳ء میں کیڈٹ محمد انور کالج نمبر ۱۰۲۶ نے تپ محرقہ سے ملٹری کالج ہسپتال میں انتقال کیا۔ رسالدار راؤ عبدالوہاب میت لے کر انور کے گاؤں گئے۔ مسجد میں مولوی عزیز احمد نے دعا کروائی۔

کالج نمبر ۱۴۵۸۔۔۔ ۱۹۴۵ء کی گرمیوں کی چھٹیوں کے دوران کے چکوال کے قریب اپنے گاؤں منڈا میں جاں بحق ہوا۔

کیڈٹ کارپول اور باکسر محمد اقبال اپنے گھر چند روز کی چھٹی پر تھے کہ وہاں یکا یک حرکت قلب بند ہوجانے سے ۱۳ نومبر ۱۹۴۸ء کو انتقال کیا۔ مرحوم کے جنازے میں شرکت کے لئے چند سینئر کیڈٹس راولپنڈی کے قریب ان کے گاؤں گئے۔ کالج ہال میں تعزیتی جلسہ ہوا اور مسجد میں دعائے خیر کی گئی۔

۱۴ مارچ ۱۹۵۲ء کی شام گراؤنڈ میں ہاکی کھیلتے ہوئے اسکین ہاؤس کے کیڈٹ سارجنٹ ۱۷۸۰ محمد رقیب کے سر میں سخت چوٹ لگی۔ وہ اپنے پیروں سے چل کر ہاؤس تک آیا۔ پھر بے ہوش ہوگیا۔ رات گئے سی ایم ایچ جہلم میں عالم بے ہوشی میں جان، جان آفریں کے سپرد کی۔ کالج میں کہرام مچ گیا۔ صبح نماز جنازہ پر کمانڈانٹ لیفٹیننٹ کرنل محمد رفیق نے فلسفہ موت وحیات پر ایک پر اثر تقریر کی۔ محمد رقیب کی میت کے ساتھ تدفین کے لئے پورا کالج جانا چاہتا تھا۔ کمانڈانٹ نے اسکین ہاؤس سے چار اور باقی ہاؤسوں سے دو دو لڑکے میت کے ٹرک میں ساتھ بھیجے۔ وہ خود اور ایڈجوٹینٹ کار میں گئے۔ اس روز سوگ میں کالج کا جھنڈا سرنگوں رہا۔ اور مسجد میں قرآن خوانی ہوئی ہاؤس ماسٹر کے علاوہ ہاؤس کے تقریباً تمام لڑکوں نے رقیب کے والدین کو تعزیتی خطوط بھی بھیجے۔ مئی ۱۹۵۳ء کے تربیت میں

WHOM GOD LOVES DIE YOUNG

کے عنوان سے رقیب کی یاد میں جو تعزیت نامہ چھپا اس کے آخر میں ٹینی سن کا یہ بند بھی نقل کیا گیا تھا۔

"That God who ever lives and loves,
One God, one law, one element,
And one far off Divine event
To which the whole Creation moves."

اس تربیت میں رقیب کے فوٹو کے ساتھ اس کا مضمون (THE LAST DAY..) بھی شائع ہوا۔ ۳۰ جولائی ۱۹۷۰ء کو کیڈٹ رانا لیاقت علی کالج نمبر ۳۱۲۰ نے مختصر علالت کے بعد سی ایم ایچ نوشہرہ میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ رانا لیاقت علی میٹرک کا امتحان دینے کے بعد گھر چھٹی پر تھا۔ کالج کھلنے پر تعزیتی دعا ہوئی اور کالج، سٹاف اور طلبا نے تعزیتی خطوط لکھے۔

۵ ستمبر ۱۹۷۰ء کی صبح تاریخ کے استاد میجر سید معین الدین وانچو ہاؤس ماسٹر اورنگ زیب ہاؤس نے بعارضہ قلب سی ایم ایچ جہلم میں انتقال کیا۔ انتقال کی خبر سنتے ہی کالج بند کردیا گیا اور سوگ کے طور پر کالج کا پرچم اس روز رٹریٹ تک ہاف ماسٹ پر لہرایا۔ انہیں پورے فوجی اعزاز کے ساتھ جہلم کے فوجی قبرستان میں دفن کیا گیا۔ ان کے جنازے کے ساتھ جہلم تک اسٹاف کے علاوہ کچھ سینئر کیڈٹس بھی گئے۔ مرحوم کے سوئم پر قرآن خوانی کا اہتمام کالج کی مسجد میں کیا گیا۔ ۷۰-۱۹۶۹ء کے تربیت میں معمول کے تعزیت نامے کے علاوہ انگریزی میں کیپٹن محمد علی کا مضمون (Last days of maj Wanchoo) اور لیفٹیننٹ بشیر احمد کا مضمون میجر وانچو مرحوم کی یاد میں شائع ہوئے۔ میجر وانچو مرحوم کالج میں چند ماہ بیشتر ہی پوسٹ ہوئے تھے۔ لیکن اپنی ذاتی خوبیوں کی بنا پر مقبول بہت تھے۔

۱۹۷۵ء میں کالج نمبر ۳۳۳۵ ریاض علی شاہ ہاؤس پریفیکٹ نے کینسر سے میو ہسپتال لاہور میں انتقال کیا۔ چند ماہ ریاض کو کالج سے میڈیکل گراؤنڈ پر ڈسچارج کردیا گیا تھا۔ ۷۵-۱۹۷۴ء کے تربیت میں ریاض پر اقبال محمد ڈوگر کا مضمون ''وہ جو ایک شخص تھا شاداب بہاروں جیسا'' کے عنوان سے شائع ہوا۔ کالج کی گولڈن جوبلی کی تقریبات کے آخری روز ۲۳ نومبر ۱۹۷۵ء کو جب سالانہ تقسیم انعامات جلسہ جاری تھا تو ایک مہمان اولڈ بوائے میجر اکرم کالج نمبر ۳۵۱ نے حرکت قلب

بند ہونے سے انتقال کیا۔ مرحوم کی نماز جنازہ تقریب کے بعد موسیٰ ہال لانز میں ادا کی گئی۔ شدید انجائنا میں مبتلا ہونے کے باوجود میجر اکرم جوبلی کی تقریبات میں شرکت کے لئے آئے تھے۔ مرحوم کا بیٹا ظہیر احمد ۱۹۶۰ء میں کالج یونین کا وائس پریذیڈنٹ تھا۔

۲۱ فروری ۱۹۸۷ء کی شب سی ایم ایچ کھاریاں میں مختصر علالت کے بعد پروفیسر عین الدین علوی نے انتقال کیا۔ وہ یہاں ۱۹۵۴ء سے تعلیمی وتدریسی خدمات انجام دے رہے تھے۔ مزید برآں کالج میگزین کے ایڈیٹر، ڈرامہ کلب اور ڈیبیٹنگ سوسائٹی کے صدر، کیڈٹس کونسل کے چیئرمین اور عالمگیرین ایسوسی ایشن کے صدر تھے۔ ان کی تجہیز وتکفین کالج ہی میں عمل میں آئی۔ ۲۲ فروری کی شام کالج کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔ دوسرے دن موسیٰ ہال میں تعزیتی جلسہ ہوا۔ تیسرے دن مسجد میں ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی ہوئی۔ ان کی یاد میں ۸۷۔۱۹۸۶ء میں پروفیسر سعید راشد نے ''علوی نامہ'' مرتب کر کے شائع کیا۔ ان کے ساتھ ہی کالج کی تاریخ کا ایک عہد ختم ہو گیا۔

سیاہ دھبے

زیر تبصرہ دور میں کچھ ایسے واقعات بھی رونما ہوئے جنہیں کالج کی تاریخ میں سیاہ دھبوں سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔ پہلا واقعہ تو اسی دن ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کا ہے جس دن سے تاریخ کی یہ جلد شروع ہوتی ہے۔ (۱۴ اگست سے چند روز پہلے پریڈ کروانے کے لئے ۱۱ اگست ۱۹۴۷ء کی شام مغرب کی نماز کے بعد کمانڈانٹ کے بنگلہ کا گھیراؤ کرنے کا جو قابل افسوس واقعہ پیش آیا تھا۔ اس کا ذکر داستان علم وعمل جلد اوّل میں آ چکا ہے) ۱۴ اگست کی پریڈ کے بعد کچھ لڑکے نامزد نئے کمانڈانٹ میجر اورنگ زیب خان کو آزادی کی مبارکباد دینے کرنل سٹیپنگ کے بنگلہ پر گئے جہاں وہ ٹھہرے ہوئے تھے تو انہوں نے ان سے کہا ''یہاں کیا کرنے آئے ہو نوٹیال کا کوارٹر تو ادھر ہے'' اس واضح اشارہ سے شہ پا کر یا از خود کچھ لڑکوں نے برڈوڈ ہاؤس میں کیپٹن نوٹیال کے کوارٹر پر دھاوا بول دیا اور وہاں کچھ توڑ پھوڑ کی۔ دوسرے دن چند لڑکوں نے کیپٹن نوٹیال کی پاکستان دشمن سرگرمیوں کا انتقام لینے کے لئے اسے اتنا مارا پیٹا کہ اسے ہسپتال پہنچانا پڑا۔ اس حادثہ کے نتیجہ میں کالج میں بڑا ہنگامہ ہوا۔ (جسکی تفصیل جلد اوّل میں آ چکی ہے) ہر چند کہ کیپٹن نوٹیال اور کیپٹن مینن کا رویہ غلط اور شدید متعصبانہ سرگرمیاں قابل اعتراض تھیں پھر بھی جو ردعمل ظہور میں آیا وہ کم قابل اعتراض نہیں تھا۔ اس سے زیادہ افسوس کی بات یہ تھی کہ بچگانہ جذباتی کارروائیاں لڑکے بعض اسٹاف کے ممبران (بشمول نئے کمانڈانٹ) کی شہ پر کر رہے تھے۔ ان واقعات سے کالج کے امیج کو اور لڑکوں کی تربیت کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا۔ اگست کے چوتھے ہفتے میں لڑکوں نے ہرنام سنگھ کی کنٹین بھی لوٹی۔ (منطق یہ تھی کہ چونکہ کے جی آر جالندھر میں مسلمان ٹھیکیدار کو لوٹا گیا تھا) اس واقعہ سے ڈسپلن مزید متاثر ہوا۔

اوائل فروری میں کمانڈانٹ میجر اورنگ زیب خان نے اپنے آخری ایام میں ایک جونیئر کیڈٹ این سی او کو کیڈٹ ایڈجوٹنٹ نامزد کیا تو کیڈٹ آفیسرز اور کیڈٹ این سی اوز نے کرنل زیدی کے چارج لیتے ہی شدید احتجاج کیا اور اپنے عہدوں کے بلے اتار کر کمانڈانٹ کے دفتر کے سامنے پھینک دیئے اور کلاس میں بھی نہیں آئے۔ ایک طرح سے اسٹرائیک کر دی۔ یہ دوسری گو محدود اسٹرائیک تھی جو کالج میں ہوئی۔ (پہلی اسٹرائیک نوٹیال کیس کے بعد ہوئی تھی) جب سارے لڑکے کالج چھوڑ کے چلے گئے تھے) اس اسٹرائیک کے نتیجہ میں پانچ لڑکے کالج سے نکالے گئے۔

۵۵۔۱۹۵۴ء میں کالج کے پبلک سکول بننے کے عبوری دور میں کالج کا ڈسپلن اس حد تک خراب ہو گیا کہ انارکی کی صورت پیدا ہو گی۔ راتوں کو لڑکے جارحانہ انداز میں آوارہ گردی کرنے لگے۔ اکتوبر ۱۹۵۵ء میں کرنل رفیق نے کالج کی کمان سنبھال لی اور صورت حال کو درست کیا۔

۱۹۶۳ء میں انٹر ہاؤس میں مقابلوں کے نتائج پر ایک ہاؤس کے لڑکوں نے احتجاج کیا۔ پورا ہاؤس آفیسرز میس میں جمع ہو گیا۔ جہاں کمانڈانٹ موجود تھے۔ یہ ناروا احتجاج ایک انسٹرکٹر کی شہ پر ہوا تھا۔

۱۹۶۶ء میں چند لڑکوں نے ایک بہت لائق ایڈجوٹنٹ کے گھر پر صبح سویرے چوری چھپے پتھراؤ کیا۔

دسمبر ۱۹۶۸ء میں جب ملک میں صدر ایوب کے خلاف احتجاجی تحریک چل رہی تھی یہاں لڑکوں نے ششماہی امتحان ختم ہونے کے فوراً بعد ونٹر ویکیشن کے لئے کالج بند کرنے پر اصرار کیا۔ جس نے جارحانہ احتجاج کی صورت اختیار کر لی۔ مسجد کے سامنے پڑے ایک گھاس پھوس کے ڈھیر کو آگ لگا دی اور گملے وغیرہ توڑے۔ کافی ہنگامہ ہوا۔ دوسرے دن کالج بند کر دیا گیا۔ اور تادیبی کارروائی شروع ہوئی۔ اس میں ایڈمنسٹریشن کی غلطی یہ تھی کہ ملکی حالات کے پس منظر میں امتحان چھٹی کی مجوزہ تاریخ سے پانچ دن پہلے ختم نہیں کرنا چاہیے تھا۔ لڑکے امتحان کے بعد بیکار بیٹھے تھے۔ یہ ہنگامہ ۸ دسمبر کی شام مغرب کی نماز کے کچھ دیر بعد ہوا۔

۱۹۷۲ء کا سینڈاپ ٹیسٹ ملتوی کروانے کے لئے ایف ایس سی فائنل کے سب لڑکوں نے مسجد میں مل کر قسمیں اٹھائیں کہ مجوزہ تاریخ پر امتحان نہیں دینا۔

۱۹۷۴ء میں چھٹی کے مسئلہ پر لڑکوں نے رات کو سٹینسل سے جگہ جگہ دیواروں پر احتجاجی نعرے لکھے۔ ۱۹۷۵ء میں ایک حساس جذباتی اور Neurotic لڑکے کی بار بار ہاؤس ماسٹر نے کی اور چیف انسٹرکٹر نے الگ سے برا بھلا کہا۔ والدین سے اس کے تعلقات پہلے Strained تھے۔ سخت ڈیپریشن کے نتیجہ میں چھٹی ختم ہونے کے بعد اس نے بجائے کالج آنے کے راولپنڈی کے ایک ہوٹل میں خودکشی کر لی۔

۱۹۸۷ء میں امتحان کے لئے جلد فری کرنے کے مسئلہ پر انٹرمیڈیٹ کے لڑکوں نے کلاسوں کا چند گھنٹوں کے لئے بائیکاٹ کیا۔ جب بھی کالج میں کوئی ناخوشگوار واقعہ ہوا اس کے پیچھے افہام تفہیم کی کمی اور کسی ذمہ دار آدمی کی شہ تھی۔

مہمانانِ گرامی

۱۸ نومبر ۱۹۴۸ء	فیلڈ مارشل سر کلاڈ آکنلک سی این سی انڈیا
۲۵ فروری ۱۹۴۸ء	بریگیڈیئر سی آئی جیراڈ ڈی ایم ڈی پاکستان آرمی
۲۶ فروری ۱۹۴۸ء	جنرل ڈگلس گریسی کمانڈر انچیف پاکستان آرمی (ڈیبیٹ، پی ٹی اور پریڈ پر آئے)
۲۹ اپریل ۱۹۴۸ء	فرانس موڈی گورنر پنجاب
۱۹۴۸ء	لیاقت علی خان، وزیر اعظم پاکستان، (خطاب کیا)
۲۴ اکتوبر ۱۹۴۸ء	میجر جنرل این اے ایم رضا (جنرل سلیوٹ لیا اور ہال میں خطاب کیا)
۱۱ جنوری ۱۹۴۹ء	وزیر خارجہ غلام محمد (معائنہ کے بعد خطاب کیا)
۲۵ مارچ ۱۹۴۹ء	وائس مارشل آر ایل، ایچر لے کمانڈر انچیف پاکستان ایئر فورس
۳ مارچ ۱۹۴۹ء	کرنل میک کون، یو ایس اے آرمی Head of U.N. Observer Mission آزاد کشمیر
۳ مارچ ۱۹۴۹ء	میجر جنرل ہٹن سی جی ایس، مسٹر ایس آئی حق ڈپٹی سیکرٹری منسٹری آف ڈیفنس
۲۸ ستمبر ۱۹۴۹ء	بریگیڈیئر ایف ایچ کمانڈانٹ پی ایم اے
۱۹۴۹ء	لیفٹیننٹ کرنل فضل مقیم خان ڈپٹی کمانڈانٹ چیف انسٹرکٹر پی ایم اے
۲۲ نومبر ۱۹۴۹ء	کموڈور، ایچ ایم ایس چوہدری
۱۹ جنوری ۱۹۵۰ء	ابوالاثر حفیظ جالندھری "پاکستان غیرت کا گہوارہ ہے۔ یہ کچھار ہے جہاں شیر بچے پل رہے ہیں"
۱۴ فروری ۱۹۵۰ء	فیلڈ مارشل آکنلک
۲۰ فروری ۱۹۵۰ء	مسٹر فضل الرحمٰن منسٹر آف ایجوکیشن پاکستان
۲۰ اپریل ۱۹۵۰ء	میجر جنرل کمانڈر، ۷ ڈویژن

A good institution with a promise to build Character

۲۲ اپریل ۱۹۵۰ء	جنرل ڈی گریسی سی این سی
جنوری ۱۹۵۰ء	مادام کرزمان، ترکی کے اخبار کی لندن میں نمائندہ، بریگیڈیئر جیلانی کے ساتھ کالج کا معائنہ کیا۔
۱۸ جنوری ۱۹۵۱ء	ایئر مارشل آر ایل آر ایچر لے
۲۹ نومبر ۱۹۵۰ء	جنرل گریسی مہمان خصوصی جلسہ تقسیم انعامات اور سلور جوبلی کنسرٹ
۲۰ فروری ۱۹۵۰ء	ڈی ایم این ای پاکستان آرمی
۲۲ مارچ ۱۹۵۰ء	ڈی جی ایم ایس پاکستان آرمی نیوی، ایئر فورس
اگست ۱۹۵۰ء	میاں افضل حسین چیئرمین پبلک سروس کمیشن، ڈاکٹر محمد حسین ایجوکیشنل ایڈوائزر حکومت پاکستان، بریگیڈیئر آئی ایچ احمد اور مسٹر سی ڈبلیو اسٹیشن ڈپٹی سیکرٹری ڈیفنس مجوزہ جوائنٹ سروسز کالج کے سلسلہ میں آئے۔

۱۸جنوری۱۹۵۱ء	مسٹرسی ہیڈ ماسٹراورمسٹر رائڈنگ ہیڈ ماسٹر برٹش پبلک سکولز کے مینجر کے ساتھ۔
۲۶۔۲۵ جنوری۱۹۵۱ء	ڈاکٹر اسحاق پی ایم اے
فروری۱۹۵۱ء	شاعر روش صدیقی، مشاعرہ ہوا۔
نومبر۱۹۵۱ء	لیفٹیننٹ جنرل ناصر علی خان چیف آف سٹاف مہمان خصوصی سالانہ تقریب انعامات
نومبر۱۹۵۱ء	میجر جنرل ضیاء الدین سی جی ایس
اکتوبر۱۹۵۱ء	بریگیڈیئر سی آئی جیراڈ ڈی ایم ٹی اینڈ ای، بریگیڈیئر محمد ادریس پاکستان ریکروٹمنٹ (Recruitment) کمیٹی کے ارکان مسٹر حمید الدین احمد، وزیر زراعت مسٹر ایچ ایس، مسٹر اے ایم مالک
ستمبر۱۹۵۱ء	بریگیڈیئر اے پی بلاک ملٹری ایڈوائزر رہائی کمشنر یو کے
۲فروری۱۹۵۲ء	سابق ہیڈ ماسٹر (Chententhem) کالج انگلستان، مسٹر ایچ ہارڈی، مسز ہارڈی اور برٹش کونسل ریجنل نمائندہ مسٹر ایس جی انڈرووڈ مطالعاتی دورے پر آئے۔
مارچ۱۹۵۲ء	کمانڈانٹ پی ایم اے بریگیڈیئر ایچ ٹارور اور بٹالین کمانڈ لیفٹیننٹ کرنل سعید الدین نے معائنہ کیا اور خطاب بھی کیا۔
۳مارچ۱۹۵۲ء	فیلڈ مارشل سر کلاڈ آکنلک کی آمد، پریڈ کا معائنہ بھی کیا۔
یکم نومبر۱۹۵۲ء	سید خلیل الرحمٰن منسٹر آف سٹیٹ فار ڈیفنس، بریگیڈیئر کے ایم ادریس
۲۲نومبر۱۹۵۲ء	جنرل محمد ایوب خان مہمان خصوصی سالانہ تقریب
۱۷اپریل۱۹۵۲ء	لیفٹیننٹ کرنل سلطان سکندر (کالج نمبر ۳۵۲) بحیثیت کمانڈانٹ
۱۲اکتوبر۱۹۵۳ء	کمشنر راولپنڈی ڈویژن
۱۰ستمبر۱۹۵۳ء	کرنل آر ایل ایس ورتھ ایس آرمی اتاشی
۲۳مارچ۱۹۵۴ء	امریکی سفیر ہوریس ایچ بلڈر یتھ
۱۱اکتوبر۱۹۵۴ء	میجر جنرل صبا الدین سی جی ایس
۶نومبر۱۹۵۴ء	میجر جنرل ٹی پی ڈی سکاٹ جی ایچ کیو، لیفٹیننٹ جنرل ناصر علی خان جی ایچ کیو، میجر جنرل آر ایچ نمائندہ یو این او، بریگیڈیئر سلطان محمد (کالج نمبر۲) جی ایچ کیو، بریگیڈیئر محمد عباس بیگ (کالج نمبر۱۹۱) جی ایچ کیو ۱۰ ڈویژن
۱۴جنوری۱۹۵۵ء	ایچ ایس نکولاس ہلز اسکول ایکسٹر
۲۲فروری۱۹۵۵ء	اے زیڈ ملک کمشنر راولپنڈی ڈویژن
۱۹مارچ۱۹۵۵ء	مسٹر علی اکبر خان وزیر تعلیم پنجاب، ایم ایس خان انسپکٹر آف سکول راولپنڈی ڈویژن
۱۴جولائی۱۹۵۵ء	کرنل ایس ایم اے جعفری ڈی اے ای جی ایچ کیو
۲۳جنوری۱۹۵۶ء	مسٹر اے کے ملک کمشنر راولپنڈی ڈویژن
۲۳جنوری۱۹۵۶ء	مسٹر ایم ایس خان انسپکٹر آف سکولز راولپنڈی ڈویژن
۳۰اکتوبر۱۹۵۶ء	مسٹر محمود علی ہیڈ ماسٹر سینٹرل ماڈل سکول لاہور
۸جنوری۱۹۵۷ء	مسٹر عبدالرحمٰن پرنسپل پاکستان ریلوے پبلک سکول ایبٹ آباد
۲۵جنوری ۱۹۵۷ء	مسٹر امان اللہ خان کمشنر راولپنڈی ڈویژن
۹فروری۱۹۵۷ء	لمبک مرٹز جرمن سیاح
۱۳فروری۱۹۵۷ء	رونلڈ ہگنگ برٹش انفارمیشن سروس

۲۳ فروری ۱۹۵۷ء	میجر جنرل الطاف نادر جی ایچ کیو
۱۵ مارچ ۱۹۵۷ء	میر محمد جمال خان میر آف ہنزہ ریاست
۲۰ مارچ ۱۹۵۷ء	مسٹر احمد پرنسپل گورنمنٹ کالج راولپنڈی
۲۰ مارچ ۱۹۵۷ء	سعید امجد الطاف، اسسٹنٹ سیکرٹری بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن لاہور
۲۷ مارچ ۱۹۵۷ء	بریگیڈیئر عطا محمد خان سب ایریا کمانڈر
۱۶ اپریل ۱۹۵۷ء	مسٹر جیمز آر ایکول امریکی انفارمیشن ایجنسی
۲۴ نومبر ۱۹۵۷ء	میجر جنرل شاہد حامد اے جی سالانہ تقریب انعامات پر مہمان خصوصی
۳۰ نومبر ۱۹۵۷ء	میجر جنرل امراؤ خان اے جی
۳ فروری ۱۹۵۷ء	کرنل سید امجد علی جعفری
۲ نومبر ۱۹۵۷	میجر جنرل سید شاہد حامد، مہمان خصوصی سالانہ تقریب انعامات
۲۲ اپریل ۱۹۵۷ء	میجر جنرل ملک حق نواز
۱۸ اکتوبر ۱۹۵۷ء	ایم زیڈ خان کمشنر راولپنڈی ڈویژن
۲۰ مئی ۱۹۵۸ء	بریگیڈیئر عطا محمد خان
۲۲ نومبر ۱۹۵۸ء	جان اے ڈیل منسٹری آف ایجوکیشن لندن
۱۹ دسمبر ۱۹۵۸ء	جمیز آر وارڈ یو کے
۸ جون ۱۹۵۹ء	مسٹر حسن حبیب سیکرٹری ایجوکیشن ویسٹ پاکستان
۸ جون ۱۹۵۹ء	جان ہیریسن برٹش کونسل لاہور
۱۰ جون ۱۹۵۹ء	میجر جنرل جمالدار
۲۰ جولائی ۱۹۵۹ء	میجر جنرل عبدالحمید خان ڈی ایم ٹی
۳۰ ستمبر ۱۹۵۹ء	بریگیڈیئر سی رحیم اللہ
۲۱ اکتوبر ۱۹۵۹ء	الیگزانڈر سائمن
۱۴ نومبر ۱۹۵۹ء	میجر جنرل یحییٰ خان سی جی ایس
۲۵ نومبر ۱۹۵۹ء	مسٹر ایف جے ویکلین برٹش کونسل
۵۷۔۱۹۵۹ء	لیفٹیننٹ جنرل محمد اعظم ہلال قائداعظم
	میجر جنرل شوکت علی شاہ
	ونگ کمانڈر ایم داؤد، پرنسپل پی اے ایف پبلک سکول لوئر ٹوپہ
	بریگیڈیئر اے کیو، شیر
	ڈاکٹر اور مسز پوپ برطانوی ہائی کمیشن پاکستان
	میجر عثمان علی خان آف پی آئی ڈی سی
	علاؤالدین صدیقی پنجاب یونیورسٹی
	پروفیسر تاج محمد خیال چیئرمین بورڈ اف سیکنڈری ایجوکیشن
	جیمز اے وارڈ بلیک پول یو کے

	میجر مرزا آف یو این ای ایف
	بریگیڈیئر میر محمد جمال خان ہلال پاکستان والی ہنزہ
	بریگیڈیئر این اے قریشی
	بریگیڈیئر ایف آر خان
	بریگیڈیئر محمد عباس خان
	بریگیڈیئر مظفر الدین
۱۴ نومبر ۱۹۵۹ء	میجر جنرل اے ایم یحییٰ خان سی جی ایس مہمان خصوصی سالانہ تقریب تقسیم انعامات
۱۴ نومبر ۱۹۵۹ء	میجر جنرل عبدالمجید خان ڈی ایم ٹی، بریگیڈیئر عطا محمد خان، بریگیڈیئر آفندی
۲۰ نومبر ۱۹۵۹ء	مسٹر ایف جے ویکلین، علاقائی نمائندہ برٹش کونسل
۲۱ اکتوبر ۱۹۵۹ء	سر الیگزانڈر سائمن برٹش کمشنر و بریگیڈیئر اے بی اے ٹکر ملٹری ایڈوائزر یو کے ہائی کمیشن
۲۵ اکتوبر ۱۹۵۹ء	بریگیڈیئر جنرل ڈاکٹر سلیمان ایرانی آرمی
۱۲ دسمبر ۱۹۵۹ء	مسٹر جی ایف بیل، برٹش انفارمیشن سروس
۳ جنوری ۱۹۶۰ء	بریگیڈیئر جنرل جی ایچ بی اولیس ایرانی آرمی
......فروری ۱۹۶۰ء	پرنسپل نیشنل کالج آف آرٹس لاہور
۲۷ مئی ۱۹۶۰ء	کرنل کومبس پرنسپل کیڈٹ کالج پٹارو
۹ نومبر ۱۹۶۰ء	مسٹر ایم اے رحمان سینٹرل پبلک سکول ایبٹ آباد
۱۰ نومبر ۱۹۶۰ء	مسٹر غوث الحسنین ڈائریکٹر سینٹرل گورنمنٹ انسٹی ٹیوشنز
۲۲ نومبر ۱۹۶۰ء	میجر ایف جے ویلکسن ریجنل نمائندہ برٹش کونسل لاہور
۹ اپریل ۱۹۶۱ء	میجر جنرل یحییٰ خان، سی جی ایس
۲۴ اپریل ۱۹۶۱ء	بریگیڈیئر محمد حیات ۱۰۴ بریگیڈیئر
۹ اکتوبر ۱۹۶۱ء	بریگیڈیئر عطا محمد خان کمانڈر سب ایریا راولپنڈی
۱۱ نومبر ۱۹۶۱ء	کرنل اخلاق علی خان آرمی اپرنٹس سکول
۳ دسمبر ۱۹۶۱ء	جنرل محمد موسیٰ
۲۴ جنوری ۱۹۶۲ء	میجر جنرل شوکت علی شاہ
۲۶ فروری ۱۹۶۲ء	ایم ایس ڈیلزیل برٹش کونسل لاہور
۱۵ مارچ ۱۹۶۲ء	بریگیڈیئر میر محمد جمال خان میر آف ہنزہ
۳۰ اپریل ۱۹۶۲ء	بریگیڈیئر آئی اے کنگروی
۳ مئی ۱۹۶۲ء	مسٹر کریک برٹش کونسل
۱۷ ستمبر ۱۹۶۲ء	میجر جنرل سید غواص ایم جی او
۲۶ ستمبر ۱۹۶۲ء	لیفٹیننٹ کرنل اے ایم گریگوری کامن ویلتھ سوسائٹی لندن
۲ اکتوبر ۱۹۶۲ء	مسٹر اے ونلا پرنسپل کیڈٹ کالج حسن ابدال
۲ اکتوبر ۱۹۶۲ء	جے ایچ کومبس کیڈٹ کالج پٹارو

۲ اکتوبر ۱۹۶۲ء	ونگ کمانڈر اصغر حسین پی اے ایف پبلک سکول لوئر ٹوپہ
۲ اکتوبر ۱۹۶۲ء	جے ایچ کومبس کیڈٹ کالج پٹارو
۱۶ اکتوبر ۱۹۶۲ء	بریگیڈیئر بشیر احمد ڈی اے سی جی ایچ کیو راولپنڈی
۱۶ اکتوبر ۱۹۶۲ء	کرنل اے رحمان کمانڈانٹ سکول آف سگنلز
۱۶ اکتوبر ۱۹۶۲ء	لیفٹیننٹ کرنل اے محمد رفیق جی ایچ کیو راولپنڈی
۱۶ اکتوبر ۱۹۶۲ء	لیفٹیننٹ اے ایچ ابراہیم جی ایچ کیو، سابق چیف انسٹرکٹر
۲۰ نومبر ۱۹۶۲ء	بریگیڈیئر سلطان محمد (نمبر۲) سی جے ایس منسٹری آف ڈیفنس
یکم دسمبر ۱۹۶۲ء	میجر جنرل وصال محمد خان جی ایچ کیو
۱۸ جنوری ۱۹۶۳ء	میجر جنرل نصیر احمد خان جی او سی
۱۳ فروری ۱۹۶۳ء	فیلڈ مارشل سر کلاڈ آکنلک
۲ مارچ ۱۹۶۳ء	کرنل محمد خان ڈی اے ای
۳۰ مارچ ۱۹۶۳ء	مسٹر کرسٹوفر کاکس سنیئر ٹیکنیکل انگلش لنڈن
۵ اپریل ۱۹۶۳ء	ملک شیر بہادر میجر جنرل سی جی ایس
۵ اپریل ۱۹۶۳ء	بریگیڈیئر رحمان گل
۱۴ اپریل ۱۹۶۳ء	اے ایم یحییٰ خان میجر جنرل جی او سی ۱۴ ڈویژن
۱۵ اپریل ۱۹۶۳ء	بریگیڈیئر معین الدین
۲۲ اپریل ۱۹۶۳ء	بریگیڈیئر محمد شریف پریذیڈنٹ آئی ایس ایس بی
۱۷ ستمبر ۱۹۶۳ء	بریگیڈیئر ملک شاہ نواز خان ۱۰۴ بریگیڈ
۳۰ نومبر ۱۹۶۳ء	ڈی جی ایم ٹی اینڈ آر ڈی میجر جنرل فضل مقیم خان
۱۹۶۳ء	بریگیڈیئر ایم رحمان ڈائریکٹر سگنلز
۱۹۶۳ء	ڈاکٹر محمد گنگر یلی میڈیکل ڈائریکٹر انقرہ ترکی
۱۹۶۳ء	ڈاکٹر حسن انقرہ ترکی
۱۹۶۳ء	جنرل محمد موسیٰ سی این سی
۱۱ دسمبر ۱۹۶۳ء	زیڈ اے ہاشمی وائس چانسلر زرعی یونیورسٹی لائل پور
۲۹ جنوری ۱۹۶۴ء	مسٹر نیاز احمد کمشنر راولپنڈی ڈویژن
۲۹ جنوری ۱۹۶۴ء	مسٹر سعید احمد قریشی سی ایس پی
۲۹ جنوری ۱۹۶۴ء	سردار کریم نواز ڈپٹی کمشنر گجرات
۸ فروری ۱۹۶۴ء	ملک عبدالحمید پرنسپل گورنمنٹ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، لیفٹیننٹ کرنل اے ایف ایچ زیدی سابق کمانڈانٹ
۲۴ مارچ ۱۹۶۴ء	بریگیڈیئر سردار علی ایس کے ایم سی کمانڈر لاگ ایریا
۲۸ مارچ ۱۹۶۴ء	کرنل طامس ہوپر آرمی اتاشی یو ایس آرمی
۱۸ مارچ ۱۹۶۴ء	ڈاکٹر غلام یاسین خان چیئرمین بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن، مسٹر کیچ پول، پرنسپل پی اے ایف پبلک اسکول سرگودھا کرنل محمد رفیق سابق کمانڈانٹ کرنل جے ایچ کومبس پرنسپل کیڈٹ کالج پٹارو

۲۸ مارچ	بریگیڈیئر رحمان گل
۳ جون ۱۹۶۴ء	مسٹر اے ایم درانی ایشیا فاؤنڈیشن لاہور
۱۱ جون ۱۹۶۴ء	پیر گل بادشاہ دربار موہڑہ شریف
۱۴ اکتوبر ۱۹۶۴ء	مسٹر جوزف فورڈ فاؤنڈیشن
۲۱ نومبر ۱۹۶۴ء	میجر جنرل ملک شیر بہادر (مہمان خصوصی)
۸ مئی ۱۹۶۴ء	کرنل محمد خان ڈی اے ای
۱۲ اکتوبر ۱۹۶۴ء	سید قسیم احمد ڈائریکٹر ٹیکنیکل سینٹر لاہور
۲۱ دسمبر ۱۹۶۵ء	کرنل محمد خان
۲۱ دسمبر ۱۹۶۵ء	لیفٹیننٹ جنرل بختیار رانا
۱۲ ستمبر ۱۹۶۶ء	بریگیڈیئر گلزار احمد
۲۲ ستمبر ۱۹۶۶ء	ڈاکٹر رفیق احمد خان
۸ نومبر ۱۹۶۶ء	کرنل نور علی ارتقائی ایرانی آرمی
۸ نومبر ۱۹۶۶ء	کرنل اے دبہ پناہ اپریل ایرانی آرمی
۱۱ فروری ۱۹۶۶ء	بریگیڈیئر محمد اسحاق لاگ ایریا کھاریاں
۴ مارچ ۱۹۶۷ء	میجر جنرل ٹکا خان
۴ مارچ ۱۹۶۷ء	بریگیڈیئر نوازش علی
۴ مارچ ۱۹۶۷ء	کرنل محمد خان ڈی اے ای
۲۴ اپریل ۱۹۶۷ء	میاں ایم رفیق سہگل ایم این اے مرکزی پارلیمانی سیکرٹری
۲ مئی ۱۹۶۷ء	کیپٹن صدیق سالک آئی ایس پی آر
۱۸ اگست ۱۹۶۷ء	لیفٹیننٹ کرنل حق نواز کیانی ستارۂ جرأت/توسیعی لیکچر
۱۰ فروری ۱۹۶۷ء	میجر جنرل نوازش علی (مہمان خصوصی سالانہ جلسہ تقسیم انعامات)
۲۱ اپریل ۱۹۶۸ء	پروفیسر شریف کنجاہی بہ سلسلہ صدارت اقبال ڈے
۱۲ اکتوبر ۱۹۶۸ء	میجر جنرل جمیل الدین احمد فاروق (مہمان خصوصی سالانہ جلسہ تقسیم انعامات)
۸ نومبر ۱۹۶۸ء	میجر سلطان احمد ستارۂ جرأت (۱۲۳۸) بہ سلسلہ توسیعی لیکچر
۲۱ مارچ ۱۹۶۹ء	کرنل محمد شفیع ڈی اے ای
جنوری ۱۹۷۰ء	میجر جنرل آفتاب احمد خان
۴ فروری ۱۹۷۱ء	میجر جنرل محمد اکبر خان مہمان خصوصی جلسہ تقسیم انعامات
۱۲ مارچ ۱۹۷۱ء	بریگیڈیئر پی بی جیلانی لاگ ایریا کمانڈر
جون ۱۹۷۱ء	بریگیڈیئر پی جیلانی مہمان خصوصی سوئمنگ کمپٹیشن
ستمبر ۱۹۷۱ء	بریگیڈیئر محمد شفیع ڈی اے ای توسیعی لیکچر
فروری ۱۹۷۲ء	بریگیڈیئر اقبال شفیع مہمان خصوصی سالانہ جلسہ تقسیم انعامات
نومبر ۱۹۷۱ء	بریگیڈیئر امیر حمزہ توسیعی لیکچر شیر شاہ ہاؤس

مارچ ۱۹۷۲ء بریگیڈیئر محمد شفیع ڈی اے ای (الوداعی)

اپریل ۱۹۷۲ء مسٹر شکور احمد خان توسیعی لیکچر شیر شاہ ہاؤس

۱۶ ستمبر ۱۹۷۲ء بریگیڈیئر انوار الحق، لاگ ایریا کمانڈر

۲۱ ستمبر ۱۹۷۲ء بریگیڈیئر نذیر احمد ڈی اے ای توسیعی لیکچر

۵ اکتوبر ۱۹۷۲ء بریگیڈیئر محمد اقبال (۴۱-۷) مہمان خصوصی سوئمنگ کمپٹیشن

۱۱ اکتوبر ڈائریکٹر جنرل ملٹری کالج ٹریننگ

۵ دسمبر ۱۹۷۲ء ڈائریکٹر جنرل ملٹری کالج ٹریننگ اور ڈی اے ای بریگیڈیئر نذیر

احمد یکم مارچ ۱۹۷۳ء جنرل ٹکا خان مہمان خصوصی سالانہ تقریب تقسیم انعامات

۶ ستمبر ۱۹۷۳ء بریگیڈیئر محمد رفیق سابق کمانڈانٹ توسیعی لیکچر

۳ ستمبر ۱۹۷۳ء بریگیڈیئر نذیر احمد ڈی اے ای

دسمبر ۱۹۷۳ء بریگیڈیئر عبداللہ سعید کمانڈانٹ پی ایم اے

۲۳ ستمبر ۱۹۷۳ء میجر جنرل ایف اے چشتی جی او سی ۲۳ ڈویژن توسیعی لیکچر

جنوری ۱۹۷۴ء میجر جنرل غلام حسین جی او سی ۱۲ ڈویژن توسیعی لیکچر

نومبر ۱۹۷۴ء میجر جنرل عبدالحمید ملک مہمان خصوصی سالانہ تقریب تقسیم انعامات

۱۹۷۴-۷۵ء مسٹر مبارک احمد شاعر بزم ادب، مسٹر ابن الحسن، شاعر، بزم ادب، میجر صدیق سالک، ادیب، بزم ادب، کرنل محمد خان ادیب، بزم ادب، میجر ضمیر جعفری، شاعر، بزم ادب

مارچ ۱۹۷۵ء ڈاکٹر کے عزیز توسیعی لیکچر

ستمبر ۱۹۷۵ء پروفیسر صدیق کلیم توسیعی لیکچر

۲۳ نومبر ۱۹۷۵ء جنرل ٹکا خان مہمان خصوصی گولڈن جوبلی تقریبات

۱۳ نومبر ۱۹۷۶ء لیفٹیننٹ جنرل غلام حسین مہمان خصوصی سالانہ تقریب

۹ فروری ۱۹۷۷ء میجر جنرل انور مسعود مہمان خصوصی سالانہ تقریب

۱۲ ستمبر ۱۹۷۸ء بریگیڈیئر سید نصیر الدین ڈی اے ای

۲۶ ۱۹۷۸ء میجر جنرل غلام محمد جی او سی

۱۸ نومبر ۱۹۷۸ء میجر جنرل ای ایچ ڈار آئی جی ٹی ای

یکم مارچ ۱۹۷۹ء لیفٹیننٹ جنرل محمد اقبال خان مہمان خصوصی سالانہ تقریب

۱۶ مارچ ۱۹۷۹ء بریگیڈیئر آر ڈی بھٹی، مہمان خصوصی شیر شاہ ہاؤس ڈے

۵ اپریل ۱۹۷۹ء میجر جنرل ای ایچ ڈار، آئی جی ٹی اینڈ ای

۱۳ اکتوبر ۱۹۷۹ء لیفٹیننٹ جنرل محمد اقبال خان مہمان خصوصی اولڈ بوائز ری یونین

۲۶ اکتوبر ۱۹۷۹ء میجر جنرل سعادت علی خان انجینئر انچیف بسلسلہ تعمیر یادگار شہدا

۲۱ فروری ۱۹۸۰ء لیفٹیننٹ جنرل محمد اقبال خان ڈی سی او اے ایس مہمان خصوصی

۱۴ جنوری ۱۹۸۰ء بریگیڈیئر سید نصیر الدین ڈی اے ای

یکم مارچ ۱۹۸۰ء لیفٹیننٹ جنرل محمد اقبال خان اور میجر جنرل سعادت علی خان بسلسلہ تعمیر یادگار شہداء

۲۸ مئی ۱۹۸۰ء	بریگیڈیئر سید نصیر الدین
۱۵ ستمبر ۱۹۸۰ء	جنرل محمد اقبال خان بسلسلہ افتتاح یادگار شہداء
۱۸ دسمبر ۱۹۸۰ء	جنرل محمد ضیاء الحق سی او اے ایس اور صدر جمہوریہ پاکستان مہمان خصوصی سالانہ جلسہ تقسیم انعامات
۱۸ دسمبر ۱۹۸۰ء	جنرل محمد اقبال بسلسلہ مجلس میٹنگ، عالمگیریز ایسوسی ایشن
۱۷ جنوری ۱۹۸۱ء	بریگیڈیئر سید نصیر الدین توسیعی لیکچر
۷ اکتوبر ۱۹۸۱ء	لیفٹیننٹ جنرل اعجاز عظیم کور کمانڈر مہمان خصوصی مقابلہ خطابت
۱۰ دسمبر ۱۹۸۱ء	جنرل سوار خان مہمان خصوصی سالانہ جلسہ تقسیم انعامات
۲۱ جون ۱۹۸۱ء	لیفٹیننٹ جنرل جہانداد خان کور کمانڈر مہمان خصوصی مقابلہ خطابت
۱۰ دسمبر ۱۹۸۲ء	جنرل محمد اقبال خان مہمان خصوصی
۱۵ ستمبر ۱۹۸۲ء	بریگیڈیئر محمد عباس بیگ مہمان خصوصی یوم تاسیس
۲ اکتوبر ۱۹۸۲ء	بریگیڈیئر شریف ناصر اسٹیشن کمانڈر مہمان خصوصی انگلش ڈیبیٹ
۱۵ جون ۱۹۸۲ء	بریگیڈیئر این اے صوفی مہمان خصوصی سوئمنگ کمپٹیشن
۲۱ نومبر ۱۹۸۲ء	میجر جنرل عالم جان محسود جی او سی مہمان خصوصی باکسنگ کمپٹیشن
۲۴ جنوری ۱۹۸۴ء	جنرل سوار خان مہمان خصوصی سالانہ تقریب
۱۳ دسمبر ۱۹۸۴ء	جنرل کے ایم عارف مہمان خصوصی سالانہ تقریب
۱۵ ستمبر ۱۹۸۴ء	جنرل محمد اقبال خان مہمان خصوصی یوم تاسیس
۱۵ مئی ۱۹۸۵ء	لیفٹیننٹ جنرل محمد اقبال نئے صدر عالمگیریز ایسوسی ایشن
۱۲ دسمبر ۱۹۸۵ء	میاں نواز شریف چیف منسٹر پنجاب مہمان خصوصی سالانہ تقریب
۱۲ مئی ۱۹۸۵ء	ڈاکٹر مطیع الرحمٰن سائیکالوجسٹ جی ایچ کیو توسیعی لیکچر
۱۹ نومبر ۱۹۸۵ء	کرنل مہدی سی اسی ایم ایچ جہلم مہمان خصوصی مقابلہ اقبالیات
۱۲ نومبر ۱۹۸۶ء	بریگیڈیئر محمد حیات سینٹر ڈائمنڈ جوبلی
۱۹ نومبر ۱۹۸۶ء	جنرل محمد اقبال خان، لیفٹیننٹ جنرل محمد اقبال، میجر جنرل آر ڈی بھٹی ڈائمنڈ جوبلی
۱۹ نومبر ۱۹۸۶ء	جنرل کے ایم عارف، مہمان خصوصی ڈرامہ ڈائمنڈ جوبلی
۲۰ نومبر ۱۹۸۶ء	وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد خان جونیجو خصوصی ڈائمنڈ جوبلی اور جلسہ تقسیم انعامات
۱۷ دسمبر ۱۹۸۷ء	جنرل اختر عبدالرحمٰن مہمان خصوصی سالانہ تقریب
۲۹ اپریل ۱۹۸۸ء	لیفٹیننٹ جنرل محمد اقبال، میجر جنرل آر ڈی بھٹی، میجر جنرل محمد اکرم، میجر جنرل سجاد حسین مجلس عاملہ عالمگیرین ایسوسی ایشن
۹ نومبر ۱۹۸۸ء	پروفیسر مرزا محمد منور ڈائریکٹر اقبال اکیڈمی لاہور صدارت اقبال ڈے
۱۲ جولائی ۱۹۸۸ء	لیفٹیننٹ جنرل محمد اقبال بریگیڈیئر آر ڈی بھٹی بسلسلہ تاریخ ملٹری کالج حصہ دوم
۱۰ دسمبر ۱۹۸۸ء	جنرل محمد اقبال خان، بریگیڈیئر رب نواز، بریگیڈیئر عباس بیگ، بریگیڈیئر مقصود الحسن، بریگیڈیئر ذوالفقار علی شاہ یوم تاسیس
دسمبر ۱۹۸۸ء	ایئر چیف مارشل حکیم اللہ، مہمان خصوصی سالانہ تقریب
فروری ۱۹۸۸ء	لیفٹیننٹ جنرل محمد اقبال سنگ بنیاد جناح ہاؤس

باب پنجم

سٹاف کا تذکرہ

سٹاف کا تذکرہ

انتظام وانصرام اور اسٹاف

کالج جی ایچ کیو کی آئی جی، ٹی اینڈ ای برانچ کے زیر اہتمام اور ڈی، جی آرمی ایجوکیشن کور کی زیر نگرانی کور کے ایک ذیلی ادارہ کے طور پر کام کر رہا ہے۔ کمانڈانٹ اور تدریسی اسٹاف کا تعلق چند مستثنیات کے سوا شروع سے آرمی ایجوکیشن سے رہا ہے۔ ۱۹۲۵ء سے ۱۹۸۷ء تک نان اے ای سی کمانڈانٹ رہے ان کی تفصیل ہے:

میجر اورنگ زیب خان، بلوچ رجمنٹ اگست ۱۹۴۷ء تا فروری ۱۹۴۸ء

میجر (بعد میں لیفٹیننٹ کرنل) سید فیاض زیدی اے ایس سی، فروری ۱۹۴۸ء تا جولائی ۱۹۵۶ء

لیفٹیننٹ کرنل محمد رفیق پنجاب رجمنٹ جولائی ۱۹۵۲ء تا اپریل ۱۹۵۳ء

لیفٹیننٹ کرنل سلطان سکندر اپریل ۱۹۵۳ء تا جولائی ۱۹۵۴ء

لیفٹیننٹ کرنل محمد رفیق پنجاب رجمنٹ (دوسرا دور) اکتوبر ۱۹۵۵ء اپریل ۱۹۵۹ء

بریگیڈیئر عثمان (ستارۂ امتیاز ملٹری) اگست ۱۹۸۴ء تا اگست ۱۹۸۷ء

کالج کا تدریسی اسٹاف بھی بعض مستثنیات کے ساتھ شروع سے فوجی رہا ہے۔ ۱۹۲۵ء کی ٹی او اینڈ ای میں صرف دو پوسٹیں سویلین اسٹاف کے لئے مخصوص کی گئی تھیں۔ ایک ڈرائنگ ماسٹر کی، دوسری آر آئی (ریلیجس انسٹرکٹر) امام مسجد کی، جو کوئی ریٹائرڈ فوجی یا سویلین ہو سکتا تھا۔ ۱۹۳۵ء میں ایک سویلین وی ٹی (ورنا کیولر ٹیچر) پوسٹ کا اضافہ ہوا۔ ۱۹۴۰ء میں ایک سویلین سائنس ٹیچر کی پوسٹ پیدا کی گئی۔ ۱۹۴۲ء میں دوسری جنگ عظیم کے پس منظر میں گریجویٹ اور پوسٹ گریجویٹ سویلین ٹیچرز کی تقرری کا سلسلہ شروع ہوا۔ شروع میں چار، بالآخر ۱۹۵۴ء تک آٹھ، ۱۹۴۵ء میں سویلین لائبریرین کی پوسٹ کا اضافہ ہوا۔

۱۹۴۶ء کے اواخر تک (جنگ عظیم ختم ہونے اور فوجی انسٹرکٹروں کی لام بندی سے واپسی کے پس منظر میں) تمام سویلین انسٹرکٹرز کو، ماسوائے ڈرائینگ ماسٹر احمد دین صاحب، آر آئی مولوی عزیز اور مسٹر سلطان حسین شمسی جن کا تقرر پبلک سروس کمیشن کا تھا، سبکدوش کر دیا گیا۔ اگست ۱۹۴۷ء کے فوراً بعد فوجی انسٹرکٹرز کے جو بیشتر غیر مسلم تھے، چلے جانے کے بعد خلا پیدا ہوا تھا۔ تو وہ اعلیٰ تعلیم یافتہ سویلین انسٹرکٹرز سے پورا کیا گیا۔ (مسٹر حیدری کو بھی اگست ۱۹۴۸ء میں واپس بلایا گیا)

۱۹۵۲ء میں (۶ سینئر ماسٹرز اور ۱۳ جونیئر ماسٹرز کو سویلین کرنے کی اسکیم کی منظوری ہوئی۔ اس سکیم کے تحت پبلک سروس کمیشن کے توسط سے موزوں سویلین اساتذہ کی وجہ سے آرمی ایجوکیشن کور کے انسٹرکٹرز بھی پوسٹ ہوتے رہے۔ آخر کار ۱۹۵۲ء میں اسٹاف کو دوبارہ فوجیانے کا فیصلہ کیا گیا۔ کچھ سویلین اساتذہ بھی خاکی میں چلے گئے باقی باہر سے کمیشن ہوئے فوجی اکیڈیمک اسٹاف کی پالیسی ہنوز جاری ہے۔

۱۹۵۷ء میں جو نو سویلین ٹیچرز مسٹر مظہر، مسٹر حیدری، مسٹر حمید، مسٹر ایوب، مسٹر سعید راشد، مسٹر بلگرامی، مسٹر عبدالحکیم مسٹر علوی، مسٹر شفیق تھے، انہیں مستقل کر دیا گیا۔ ان کے علاوہ دو اور ایڈہاک انسٹرکٹرز مسٹر اقبال، مولوی محمد حسن اور ایک اعزازی استاد مسٹر برکت علی چوہان بھی اسٹاف پر تھے۔ اس طرح سویلین اساتذہ کی تعداد کل اسٹاف کے نصف سے زائد تھی (مسٹر رشید ۱۹۶۰ء میں آئے تھے) ۱۹۵۹ء سے سویلین اسٹاف کی باری باری ریٹائرمنٹ سے پت جھڑ شروع ہوئی تا آنکہ ۱۹۷۰ء میں صرف پانچ مستقل سویلین انسٹرکٹر مسٹر سعید راشد، مسٹر علوی، مسٹر شفیق، مسٹر ایوب، مسٹر رشید رہ گئے۔ تجربہ کار اور مستقل سویلین اساتذہ کی مسلمہ ضرورت اور افادیت کے پیش نظر ریٹائر شدہ سویلین انسٹرکٹرز کی جگہ لینے کے لئے ۱۹۷۲ء سے ایک بار پھر سویلین انسٹرکٹر کی تقرری شروع ہوئی۔ (مسٹر طارق چوہدری، مسٹر مشتاق اور مسٹر مرزا عبداللطیف اسی فصل کی باقیات ہیں) سات نئے انسٹرکٹرز میں سے بیشتر نے کالج کی سروس کے مخصوص حالات کی وجہ سے کالج کو خیر باد کہا اور ۱۹۷۵ء میں مسٹر منظور احمد ظفر اور مسٹر ولی محمد نے اے ای سی میں کمیشن لے لیا۔ اس طرح سویلین انسٹرکٹرز جو اسٹاف کا ایک تہائی تھے۔ ان کی تعداد پھر کم ہونے لگی۔ مابعد ریٹائرمنٹ کا سلسلہ شروع ہوا۔ ۱۹۷۶ء میں ایوب صاحب ۱۹۸۲ء میں رشید صاحب، ۱۹۸۴ء میں رفیق صاحب ریٹائر ہوئے، فروری ۱۹۸۷ء میں علوی صاحب کا

انتقال ہوگیا۔ جنوری ۱۹۸۸ء میں مسٹر راشد ریٹائر ہوئے۔ ۱۹۸۵ء میں ایک عرصہ کے بعد مسٹر نسیم بھٹی کا اضافہ ہوا۔ مارچ ۱۹۸۹ء میں وہ بھی ڈیپوٹیشن پر چلے گئے۔ ۲۱ مارچ ۱۹۸۹ء کو کالج میں صرف تین سویلین اساتذہ تھے۔ مسٹر طارق، مسٹر مشتاق اور مسٹر مرزا عبداللطیف۔

کمانڈانٹ کا رینک ۱۹۲۵ء میں جب کالج ایک مڈل سکول کے طور پر جاری ہوا تو کمانڈانٹ کی پوسٹ اے ای سی کے لیفٹیننٹ کی تھی۔ ۱۹۲۷ء سے لوکل رینک ملا۔ ۱۹۳۰ء سے یہ پوسٹ کیپٹن کی ہوئی۔ ۱۹۴۲ء سے میجر، ۱۹۵۲ء سے لیفٹیننٹ کرنل، ۱۹۷۰ء سے فل کرنل اور ۱۹۸۱ء سے لوکل رینک بریگیڈیئر ہونے لگا۔

چیف انسٹرکٹر کا منصب اور رینک

۱۹۲۵ء سے ۱۹۴۲ء تک چیف انسٹرکٹر کی کوئی علیحدہ پوسٹ نہیں تھی۔ کمانڈانٹ ہی سب کچھ تھا۔ سکول کے سینئر انڈین آفیسر (صوبیدار میجر/ رسالدار میجر) کو ٹی او اینڈ ای میں ہیڈ ماسٹر کا نام دیا گیا تھا۔ لیکن عملاً اس کا تدریس و تعلیم سے کوئی تعلق نہ تھا۔ اس کی حیثیت سکول کے ایڈمنسٹریٹر کی تھی اور اس کی ذمہ داریاں وہی کچھ تھیں جو ایک یونٹ میں صوبیدار میجر کی ہوتی ہیں۔ اس میں ایک استثنائی صورت رسالدار میجر کامیاب خان (از ۱۹۳۵ء تا ۱۹۴۰ء) کی تھی۔ وہ کبھی کبھی اپنے شوق سے ریلیف پریڈ لیتے تھے اور مسجد میں خطبہ دیتے اور امامت کرتے تھے۔ ۱۹۴۳ء میں پہلی بار چیف انسٹرکٹر کی پوسٹ منظور ہوئی اور کیپٹن لیوس جو اس سے پہلے یہاں کئی سال بحیثیت وارنٹ آفیسر تعلیم و تدریسی خدمات دے چکے تھے کالج کے پہلے چیف انسٹرکٹر ہوئے۔ ۱۹۴۵ء میں ایک اینگلو انڈین آفیسر میجر ہولڈین کچھ عرصے کی آئی رہے، وہ انگریزی کے فاضل استاد اور بڑے علم دوست انسان تھے۔ انہوں نے لائبریری کی توسیع میں خصوصی دلچسپی لی اور سب سے بڑھ کر یہ کہ لیوس کی طرح انہوں نے چیدہ چیدہ سینئر کیڈٹس میں توسیعی مطالعہ کا ذوق پیدا کیا اور سینئر طلباء کی سوشل تربیت پر خصوصی توجہ دی (ان کی مدراسی ہندو مسز جوان کی طرح آکسفورڈ کی فارغ التحصیل تھیں تواتر سے گاہے گاہے سینئر طلباء کو اپنے گھر کھانے/ چائے پر بلاتی تھیں) اس دانشور جوڑے (Intellectual Pair) سے غیر رسمی رابطے سے طلباء کا وہ Social & Intellectual Exposure ہوا۔ جس کا یہاں فقدان تھا۔ میجر ہولڈین ہفتے میں دو پیریڈ لیتے تھے۔

۱۹۵۲ء میں چیف انسٹرکٹر کی پوسٹ اپ گریڈ ہوئی۔ اور کیپٹن عبدالحمید پہلے چیف انسٹرکٹر تھے جو میجر پروموٹ ہوکر مزید تین سال اس منصب پر فائز رہے، میجر ابراہیم ہفتے میں دو چار پریڈ بھی باقاعدگی سے لیتے تھے۔ ان کے بعد جو تین چیف انسٹرکٹر آئے وہ پیریڈ نہیں لیتے تھے۔ ۱۹۶۱ء میں میجر منظور الحسن نے پرانی روایت کو زندہ کیا اور سینئر طلبا سے کلاس روم میں تدریسی رابطہ رکھا۔ ان کے بعد بدقسمتی سے یہ روایت قائم نہ رہ سکی۔ ۶۹-۱۹۶۸ء میں یہ لطیفہ بھی ہوا کہ میجر انور خان انور یہاں عارضی طور پر پوسٹ ہوکر آئے۔ ہفتہ عشرہ کے بعد موسیٰ ہال کے برآمدہ میں ایک لڑکے نے ان سے پوچھ لیا۔ ''سر آپ نئے چیف انسٹرکٹر ہیں'' میجر انور نے ہنس کر پوچھا ''تمہیں کیسے معلوم ہوا، اس لڑکے نے معصومیت سے جواب دیا ''سر آپ پڑھاتے جو نہیں ہیں۔''

۱۹۷۱ء میں سی آئی کی پوسٹ اپ گریڈ ہوئی لیفٹیننٹ کرنل محمد اسلم سلیمی پہلے لیفٹیننٹ کرنل چیف انسٹرکٹر تھے۔

چیف انسٹرکٹری کے سلسلہ میں جاننا دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ دو چیف انسٹرکٹر میجر ظہور الحق ۷۰-۱۹۶۸ء اور لیفٹیننٹ کرنل اکرام امین ۷۵-۱۹۷۳ء ایسے تھے جو بعد میں یہاں کمانڈانٹ ہوکر بھی آئے اور چار انسٹرکٹر میجر حامد رضا صدیقی، میجر غلام عباس، کیپٹن ضرغام حیدری نقوی اور کیپٹن سلیم اقبال نے بعد میں لیفٹیننٹ کرنل ہوکر یہاں چیف انسٹرکٹری بھی کی۔

۱۹۲۵ء تا ۱۹۴۷ء کے عرصے کے چاروں کمانڈانٹ کیپٹن ڈبلیو ایل کلارک، کیپٹن ایچ ایچ کلارک، کیپٹن ڈبلیو پی سلیبی اور لیفٹیننٹ کرنل ٹی ایچ اسٹبنگ پیشہ ور استاد بھی تھے۔ ڈبلیو ایل کلارک یہاں آنے سے بیشتر ایک پبلک سکول کے ہیڈ ماسٹر رہے تھے۔ ایچ ایچ کلارک سینڈ ہرسٹ سے یہاں آئے تھے۔ سلیبی آکسفورڈ کے ایم اے اور سٹبنگ کیمرج سے تاریخ میں ایم اے تھے اور کمیشن سے پہلے استاد بھی رہے۔ (یہ دونوں ایم ایس بھی تھے) یہ چاروں سینئر کلاسز میں ہفتہ میں کم از کم دو پریڈ بھی لیتے تھے۔ ۱۹۴۷ء کے بعد یہ روشن روایت تواتر سے قائم نہ رہ سکی۔

چیف انسٹرکٹر

کیپٹن محمد وزیر خان ملک کالج کے مسلمان چیف انسٹرکٹر تھے۔ نومبر ۱۹۴۶ء میں اس عہدہ پر فائز ہوئے۔ یہ کالج میں ان کی تیسری پوسٹنگ تھی۔ اگست ۱۹۴۰ء میں وہ بحیثیت سویلین سائنس ماسٹر کالج میں آئے۔ انہی نے کالج میں سائنس کی تعلیم کا آغاز کیا اور ایک کچی بیرک میں پہلی لیبارٹری قائم کی۔ ۱۹۴۱ء میں وہ کمیشن ہوکر پوسٹ آؤٹ ہوگئے۔ ۴۳-۱۹۴۲ء میں انہوں نے بحیثیت اسکول کے پہلے ہیڈ ماسٹر کے خدمات انجام دیں۔ آزادی کے فوراً بعد کالج جس تعلیمی، انتظامی اور ڈسپلنی

بحران سے گزرا کیپٹن ملک اس سے بطریق احسن عہدہ برآ ہوئے۔

پرانی روایت کو برقرار رکھتے ہوئے وہ کلاسز بھی لیتے تھے۔نومبر ۱۹۴۸ء میں کیپٹن وزیر خان ملک کے پوسٹ آؤٹ ہونے پر سید نذیر احمد شاہ نے چند ہفتے چیف انسٹرکٹری کے فرائض انجام دیئے۔ان کے پروموشن پر پوسٹ آؤٹ ہونے پر کچھ دنوں اس منصب کی ذمہ داریاں کیپٹن عطاء اللہ نے سنبھالیں ان کے بھی پرموٹ ہوکر چلے جانے کے بعد کیپٹن عبدالمجید ابراہیم جنوری ۱۹۴۶ء میں اس منصب پر فائز رہے۔ایم ایچ ابراہیم ۱۹ اگست ۱۹۴۷ء کو جالندھر سے مسلمان لڑکوں کے داخلے کے ساتھ آئے تھے۔ ان کا تعلق ایک علمی گھرانے سے تھا۔تعلیم اور معلّمی کی میراث وہ اپنے ساتھ لائے، چیف انسٹرکٹری کا چارج تو انہوں نے جنوری ۱۹۴۹ء میں لیا لیکن وہ کالج کے تعلیمی پروگرام میں بہت پہلے شریک ہوگئے تھے۔فروری ۱۹۴۸ء سے کالج کی جو تنظیم نو شروع ہوئی اور کمانڈر انچیف جنرل گریسی کے ایماء پر کالج کو اس کے نئے مقصد سے ہم آہنگ کرنے کے لئے جو پروگریمنگ کی گئی وہ اس سے پوری طرح وابستہ رہے، وہ صحیح معنوں میں چیف انسٹرکٹر تھے۔سینئر کلاسز کو انگریزی پڑھاتے تھے کاپیاں چیک کرتے تھے۔ڈیبیٹنگ کی نگرانی بھی کرتے تھے۔نصابی تعلیم پران کی مکمل گرفت تھی۔۱۹۵۰ء میں پروموشن پر ان کا تبادلہ پی ایم اے میں ہوگیا تھا۔لیکن انہوں نے یہاں کی معلّمی کو ترجیح دی اور ۱۹۵۲ء میں چیف انسٹرکٹر کی پوسٹ اپ گریڈ ہونے پر یہاں پروموٹ ہوئے۔اسپورٹس مین بھی تھے کرکٹ کو انہوں نے یہاں رائج کیا اور پروان چڑھایا وہ بہت کامیاب انسٹرکٹر ثابت ہوئے۔کالج کی تعلیمی بنیادیں مضبوط کرنے میں ان کا بڑا ہاتھ تھا۔تعلیم کے ساتھ ساتھ ان کی نظر اقداری تعلیم پر بھی تھی۔(جسکا تذکرہ ان کے شاگردوں نے چراغوں کی قطار میں کیا ہے) ان کا شمار کالج کے پس منظری معماروں میں ہوتا ہے کیپٹن ولی اللہ جنوری ۱۹۵۵ء سے نومبر ۱۹۵۶ء تک چیف انسٹرکٹر رہے۔کالج میں ان کی یہ دوسری تعیناتی تھی۔دسمبر ۱۹۴۸ء میں بھی کچھ دنوں وہ چیف انسٹرکٹر رہے تھے۔اس سے پہلے بھی وہ یہاں انسٹرکٹر تھے۔انہوں نے جب اکتوبر ۱۹۵۵ء میں دوبارہ چیف انسٹرکٹری کا چارج سنبھالا تو کالج عبوری دور کی تنظیمی اور ڈسپلنی مشکلات سے گزر رہا تھا۔اکتوبر ۱۹۵۵ء سے کالج کی نشاط ثانیہ کے لئے جو جدوجہد کی گئی اس میں ان کا خون جگر بھی شامل تھا۔نومبر ۱۹۵۶ء سے اپریل ۱۹۶۰ء تک میجر خوشحال خان چیف انسٹرکٹر رہے۔ وہ بے حد شریف النفس اور نرم خو انسان تھے۔کرنل رفیق جیسے سیل تندرو کمانڈانٹ کے ساتھ ان کی رفاقت آئیڈیل تھی۔ابراہیم صاحب کے برعکس ولی اللہ صاحب اور خوشحال خان کلاسز نہیں لیتے تھے۔جون ۱۹۶۰ء سے جون ۱۹۶۱ء تک ایک سال میجر عبدالعزیز ہاشمی نے چیف انسٹرکٹر کے طور پر خدمات انجام دیں۔اس سے پہلے وہ یہاں انسٹرکٹر تھے۔مرنجاں مرنج، رقیق القلب، موسیقی کے دلدادہ ہاشمی صاحب بڑی باغ و بہار شخصیت کے مالک تھے۔

میجر منظور الحسن

جون ۱۹۶۰ء سے جون ۱۹۶۴ء تک میجر منظور الحسن چیف انسٹرکٹر رہے۔وہ سینئر کلاسز کو انگلش پوئٹری بھی پڑھاتے تھے۔ان کے دور میں نئی چیز ڈائری، ہفتہ وار اور ماہانہ امتحانات کے رجسٹر اور طلبا کی نئی پروگریس رپورٹ کا اجراء ہوا۔ٹیوٹوریل پیریڈ شروع ہوئے۔

جون ۱۹۶۴ء میں نئے چیف انسٹرکٹر میجر پرویز سکندر نے چارج لیا۔لیکن چند ماہ بعد ان کا تبادلہ ہوگیا۔نومبر میں میجر نذیر احمد چیف انسٹرکٹر ہوکر آئے گو وہ بھی زیادہ دیر نہیں ٹھہرے۔ستمبر ۱۹۶۵ء میں انہیں یہاں سے جانا پڑا لیکن اس عرصہ میں کالج میں ان کا اثر بہت ہوا۔انہوں نے یہاں کوالٹی ایجوکیشن کے تصور کو ایک بار پھر زندہ کیا اور انگریزی زبان کی تدریس کو برٹش کونسل کے تعاون سے بہتر بنانے کی کوشش کی۔وہ وسیع مطالعہ کو بہت اہمیت دیتے تھے انہوں نے برٹش کونسل سے لانگ مین کے انگلش کلاسز کے مختصر شدہ ایڈیشنز کی کتابیں کثیر تعداد میں حاصل کیں۔ماہر تعلیم قسم کی چیز تھے۔کالج کی بدقسمتی کہ ان کا کمانڈانٹ سے شدید اختلاف رہا۔جس کی وجہ سے کالج ان کی صلاحیتوں سے پوری طرح استفادہ نہ کرسکا۔مئی ۱۹۶۶ء سے دسمبر ۱۹۶۹ء تک میجر بی اے ملک چیف انسٹرکٹر کے منصب پر فائز رہے۔مخلص اور اعتدال پسند میجر ملک نے کالج کی نظریاتی بنیادوں پر بھی توجہ دی۔دسمبر ۱۹۶۹ء میں میجر ملک کی جگہ میجر ظہور الحق نے لی۔ان کا دور بہت مختصر رہا۔فروری ۱۹۷۱ء میں ان کا تبادلہ ہوگیا۔لیکن اس مختصر عرصے میں انہوں نے ایک بہت بڑا اور اہم کام سرانجام دیا یعنی کالج کی Functioning اور انتظامی Structure پر ہدایات (Instructions) کا ایک سلسلہ شروع کیا اور ہر چیز کو اسٹریم لائن کردیا۔

نئے چیف انسٹرکٹر لیفٹیننٹ کرنل محمد اسلم سلیمی اگست ۱۹۷۳ء۔ مارچ ۱۹۷۳ء تک برسرکار رہے۔سلیمی صاحب قلم کار بھی تھے ان کی جگہ مارچ ۱۹۷۳ء میں لیفٹیننٹ کرنل محمد اکرام امین آئے۔اکتوبر ۱۹۷۳ء سے مارچ ۱۹۷۴ء تک اکرام صاحب نے عارضی طور پر کمانڈانٹ کی خدمات سرانجام دیں تو اس عرصہ میں چیف انسٹرکٹری کے منصب کی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کا حق بھی ادا کیا۔اکرام صاحب نے اواخر مارچ ۱۹۷۴ء سے چیف انسٹرکٹری کے کام کو دوبارہ سنبھالا اور مئی ۱۹۷۵ء تک اس منصب پر رہے۔اکرام صاحب بہت مؤثر اور منتظم چیف انسٹرکٹر تھے وہ اس عرصے میں کالج پر چھائے رہے۔مئی ۱۹۷۵ء سے جنوری ۱۹۷۷ء تک لیفٹیننٹ

کرنل غلام عباس چیف انسٹرکٹر رہے وہ اس سے پہلے یہاں استاد اور ہاؤس ماسٹر تھے۔ جنوری ۱۹۷۷ء سے اگست ۱۹۷۸ء تک لیفٹیننٹ کرنل محمد شفیع اس منصب پر فائز رہے۔ ان کی یہ دوسری پوسٹنگ تھی۔ انہوں نے ۱۹۶۱ء میں کالج سے ہی اپنی کمیشنڈ زندگی کا آغاز کیا تھا۔ ان کی جگہ اگست ۱۹۷۸ء میں لیفٹیننٹ کرنل حامد رضا صدیقی نے لی۔ انہوں نے یہ امتیاز حاصل کیا کہ ۱۹۷۲ء سے وہ یہاں بحیثیت انسٹرکٹر اور ہاؤس ماسٹر یہاں خدمات انجام دے چکے تھے ان کے تجربے خلوص اور خوش مزاجی سے کالج نے بھرپور استفادہ کیا۔ جنوری ۱۹۸۳ء میں جو نئے چیف انسٹرکٹر لیفٹیننٹ کرنل شیر افضل خان پوسٹ ہوئے وہ بھی پہلے یہاں انسٹرکٹر اور ہاؤس ماسٹر رہے تھے۔ جولائی ۱۹۸۵ء سے دسمبر ۱۹۸۷ء تک لیفٹیننٹ کرنل نصر اللہ خان چیف انسٹرکٹر رہے۔ ان کے زمانہ میں ڈائمنڈ جوبلی اور ری یونین کی تقریبات منعقد ہوئیں۔ ان دونوں چیف انسٹرکٹر میں حق گوئی و بے باکی صفات مشترکہ تھیں۔ دسمبر ۱۹۸۷ء میں لیفٹیننٹ کرنل ضرغام نقوی نے چیف انسٹرکٹری کا چارج لیا اور اپریل ۱۹۸۹ء میں پروموشن پر پوسٹ آؤٹ ہوئے، کیمسٹری کے فاضل استاد اور صاحب ذوق شاعر نقوی صاحب کو بھی یہاں استاد اور ہاؤس ماسٹر رہنے کا امتیاز حاصل تھا۔ ان کے زمانہ میں ۱۹۸۸ء کا رزلٹ میٹرک اور انٹرمیڈیٹ کا رزلٹ ایک عرصے کے بعد سو فیصد آیا۔

اکیڈیمک انسٹرکٹرز اساتذہ ماسوائے چیف انسٹرکٹرز

اگست ۱۹۴۸ء مارچ ۱۹۴۸ء

نوٹ: پہلے آنے والوں کا نام درج کیا گیا۔ رخصت ہونے والوں کا اسکے بعد نام لکھا گیا۔

ڈرائینگ ماسٹر احمد دین (کالج میں آئے)	صوبیدار فتح خان (رخصت ہوئے)
خطیب مولوی عبدالعزیز احمد (کالج میں آئے)	
صوبیدار فتح خان (کالج میں آئے)،	کیپٹن محمد خان (رخصت ہوئے)
مسٹر سلطان حسین شمسی (کالج میں آئے)	کیپٹن محمد رفیع (رخصت ہوئے)
کیپٹن عبدالحمید ابراہیم (کالج میں آئے)	کیپٹن فلپس (رخصت ہوئے)
سید محفوظ حسین (کالج میں آئے)	لیفٹیننٹ واحد (رخصت ہوئے)
کیپٹن خیر الدین محمد صدیقی (کالج میں آئے)	کیپٹن خیر الدین محمد صدیقی (رخصت ہوئے)
مسٹر ایس آر بخاری (کالج میں آئے)	
کیپٹن ایچ آر فلپس (کالج میں آئے)	
کیپٹن ولی اللہ (کالج میں آئے)	
مسٹر اقبال احمد (کالج میں آئے)	
لیفٹیننٹ عبدالعزیز ہاشمی (کالج میں آئے)	
کیپٹن محمد رفیع (کالج میں آئے)	
کیپٹن ثناء اللہ (کالج میں آئے)	
لیفٹیننٹ عبدالرحیم (کالج میں آئے)	
مسٹر عبدالحمید قریشی (کالج میں آئے)	
لیفٹیننٹ شبیر احمد واحدی (کالج میں آئے)	

۱۹۴۸-۴۹ء

کیپٹن ستار بخش ملک (کالج میں آئے)	مولوی سید منظور حسین منظور (رخصت ہوئے)
مسٹر باجوہ (کالج میں آئے)	مسٹر ایس آر بخاری (رخصت ہوئے)

مولوی سید منظور حسین منظور (خطیب) (کالج میں آئے)	مسٹر محفوظ حسن (رخصت ہوئے)
مسٹر محمد ارشد خان (کالج میں آئے)	مسٹر ارشد (رخصت ہوئے)
کیپٹن منظور احمد خان (کالج میں آئے)	کیپٹن حفیظ الدین احمد (رخصت ہوئے)
مرزا عبدالمجید (کالج میں آئے)	لیفٹیننٹ عبدالرحیم (رخصت ہوئے)
مسٹر مفتاح الدین ظفر (کالج میں آئے)	لیفٹیننٹ ایم اے اے ہاشمی (رخصت ہوئے)
کیپٹن منظور الرحمٰن (کالج میں آئے)	کیپٹن سید نذیر احمد (رخصت ہوئے)
مسٹر مظہر علی خان (کالج میں آئے)	مسٹر اے آر بخاری (رخصت ہوئے)
مولوی سید منظور حسین منظور (خطیب) (کالج میں آئے)	مسٹر محفوظ حسن (رخصت ہوئے)
مسٹر محمد ارشد خان (کالج میں آئے)	مسٹر ارشد (رخصت ہوئے)
کیپٹن منظور احمد خان (کالج میں آئے)	کیپٹن حفیظ الدین احمد (رخصت ہوئے)
کیپٹن حفیظ الدین احمد (کالج میں آئے)	کیپٹن ثناء اللہ (رخصت ہوئے)
مرزا عبدالمجید (کالج میں آئے)	لیفٹیننٹ عبدالرحیم (رخصت ہوئے)
مسٹر مفتاح الدین ظفر (کالج میں آئے)	لیفٹیننٹ ایم اے ہاشمی (رخصت ہوئے)
کیپٹن منظور الرحمان (کالج میں آئے)	کیپٹن سید نذیر احمد (رخصت ہوئے)
مسٹر مظہر علی خان (کالج میں آئے)	مسٹر اے آر بخاری (رخصت ہوئے)
مسٹر محمد ایوب خان (کالج میں آئے)	کیپٹن ولی اللہ (رخصت ہوئے)
مسٹر فضل حق حیدری (کالج میں آئے)	مسٹر باجوہ (رخصت ہوئے)
مسٹر ضمیر احمد صدیقی (کالج میں آئے)	مسٹر شہاب الدین (رخصت ہوئے)
مسٹر آفاق احمد (کالج میں آئے)	
کیپٹن سید نذیر احمد (کالج میں آئے)	
مسٹر فضل الٰہی (کالج میں آئے)	
مسٹر شہاب الدین (کالج میں آئے)	
مسٹر شہاب الدین (کالج میں آئے)	
مسٹر غلام نبی ڈار (کالج میں آئے)	

۱۹۴۹-۵۰ء

مسٹر سراج احمد علوی (کالج میں آئے)	مسٹر آفاق احمد (رخصت ہوئے)
کیپٹن ایم کے عامل (کالج میں آئے)	کیپٹن حفیظ الدین احمد (رخصت ہوئے)
کیپٹن ایس اے بخاری (کالج میں آئے)	کیپٹن ایم اے خان (رخصت ہوئے)
مسٹر مفتاح الدین ظفر (کالج میں آئے)	
مسٹر برکت علی چوہان (کالج میں آئے)	کیپٹن ستار بخش ملک (رخصت ہوئے)

۱۹۵۰-۵۱ء

سید مجاہد علی جعفری (کالج میں آئے)	سید مجاہد علی جعفری (رخصت ہوئے)
مسٹر سعید راشد (کالج میں آئے)	مسٹر فضل الٰہی (رخصت ہوئے)
مسٹر ماجد حسین صدیقی (کالج میں آئے)	سید محفوظ حسن (رخصت ہوئے)
مسٹر ریحان احمد بلگرامی (کالج میں آئے)	مسٹر محمد ارشد خان (رخصت ہوئے)
مسٹر جمیل اختر صدیقی (کالج میں آئے)	کیپٹن عبدالرحمٰن (رخصت ہوئے)
مسٹر عبدالرحمٰن (کالج میں آئے)	کیپٹن منظور الرحمٰن (رخصت ہوئے)
مسٹر سعید الحسن رضوی (کالج میں آئے)	
صوبیدار عریف الحسن (کالج میں آئے)	
مسٹر ابوالحسن (کالج میں آئے)	
کیپٹن میاں فضل الرحمٰن (کالج میں آئے)	
کیپٹن محمد شفیع (کالج میں آئے)	

۱۹۵۱-۵۲ء

جمعدار میر حیدر علی (کالج میں آئے)	مسٹر جمیل اختر (رخصت ہوئے)
صوبیدار سعید احمد خان (کالج میں آئے)	مسٹر عبدالرحمٰن (رخصت ہوئے)
جمعدار علی حسین (کالج میں آئے)	مسٹر ماجد حسین صدیقی (رخصت ہوئے)
کیپٹن اے سید (کالج میں آئے)	مسٹر احمد دین (رخصت ہوئے)
کیپٹن میاں فضل الرحمٰن (کالج میں آئے)	

۱۹۵۲-۵۳ء

مسٹر محمد حسین (کالج میں آئے)	مسٹر سراج احمد علوی (رخصت ہوئے)
قاضی عبدالحکیم (کالج میں آئے)	
کیپٹن کے لودھی (کالج میں آئے)	مسٹر سعید الحسن رضوی (رخصت ہوئے)
مسٹر زین الدین حیدر (کالج میں آئے)	

۱۹۵۳-۵۴ء

کیپٹن وقار ایم نقوی (کالج میں آئے)	لیفٹیننٹ راؤ عبدالوہاب (رخصت ہوئے)
کیپٹن مرتضیٰ حسین (کالج میں آئے)	کیپٹن کے کے لودھی (رخصت ہوئے)
کیپٹن غلام حیدر (کالج میں آئے)	کیپٹن محمد شفیع (رخصت ہوئے)
مسٹر عین الدین علوی (کالج میں آئے)	مسٹر زین الدین صدر (رخصت ہوئے)
صوبیدار دوست محمد (کالج میں آئے)	مسٹر ضمیر احمد صدیقی (رخصت ہوئے)
لیفٹیننٹ احسان الحق (کالج میں آئے)	مسٹر محمد حسن (رخصت ہوئے)
لیفٹیننٹ محمد اجمل فاروقی (کالج میں آئے)	لیفٹیننٹ عبدالمجیب (رخصت ہوئے)

لیفٹیننٹ اعجاز اکبر (کالج میں آئے)
لیفٹیننٹ عبدالغفور (کالج میں آئے)
قاضی حامد علی (کالج میں آئے)

لیفٹیننٹ محمد اسلم (کالج میں آئے)

صوبیدار سعید احمد خان (رخصت ہوئے)

۱۹۵۴ـ۵۵ء

مسٹر شفیق احمد (کالج میں آئے)
کیپٹن غلام علی خان نور خان (کالج میں آئے)
مسٹر سجاد علی شاہ (کالج میں آئے)
لیفٹیننٹ محفوظ علی خان سلونکی (نیوی) (کالج میں آئے)
کیپٹن این ڈی حسن (کالج میں آئے)

جمعدار میر حیدر علی (رخصت ہوئے)
کیپٹن غلام حیدر (رخصت ہوئے)
مسٹر ابوالحسن (رخصت ہوئے)
مرزا عبدالحمید (رخصت ہوئے)

۱۹۵۵ـ۵۶ء

کیپٹن این ڈی احمد (کالج میں آئے)
کیپٹن ایم اے حسن (کالج میں آئے)
کیپٹن آفتاب احمد مختار (کالج میں آئے)
لیفٹیننٹ ای آئی ہاشمی (نیوی) (کالج میں آئے)
مسٹر اے شمیم (لیفٹیننٹ ۵۶) (کالج میں آئے)
مسٹر عبدالمجیب (لیفٹیننٹ ۵۶) (کالج میں آئے)

لیفٹیننٹ ایم اے کے سلونکی (رخصت ہوئے)
صوبیدار دوست محمد (رخصت ہوئے)
کیپٹن غلام علی خان نور خان (رخصت ہوئے)
کیپٹن وی ایم نقوی (رخصت ہوئے)
کیپٹن این ڈی حسن (رخصت ہوئے)
کیپٹن ایم ایم رحمان (رخصت ہوئے)

۱۹۵۶ـ۵۷ء

سیکنڈ لیفٹیننٹ فتح محمد (کالج میں آئے)
سیکنڈ لیفٹیننٹ عبدالستار (کالج میں آئے)
سیکنڈ لیفٹیننٹ اعجاز اکبر (کالج میں آئے)
سیکنڈ لیفٹیننٹ محمد شفیع (کالج میں آئے)
سیکنڈ لیفٹیننٹ غلام رسول (کالج میں آئے)
کیپٹن خواجہ (کالج میں آئے)

لیفٹیننٹ ای آئی (ہاشمی) (رخصت ہوئے)
صوبیدار عریف الحسن (رخصت ہوئے)
جمعدار علی حسین (رخصت ہوئے)
کیپٹن خواجہ (رخصت ہوئے)

۱۹۵۷ـ۵۸ء

کیپٹن ایم ایم انور (کالج میں آئے)
کیپٹن محمد قسیم صدیقی (کالج میں آئے)
کیپٹن سید واصف علی (کالج میں آئے)
لیفٹیننٹ شاہد احمد (کالج میں آئے)
مسٹر بی اے چوہان (کالج میں آئے)
مسٹر اقبال احمد (کالج میں آئے)

کیپٹن این ڈی احمد (رخصت ہوئے)
کیپٹن ایم اے حسن (رخصت ہوئے)
لیفٹیننٹ فتح محمد (رخصت ہوئے)
لیفٹیننٹ اعجاز اکبر (رخصت ہوئے)

۱۹۵۸ـ۵۹ء

مسٹر ایلن مور (کالج میں آئے)
کیپٹن عبدالعزیز ہاشمی (کالج میں آئے)
لیفٹیننٹ آئی آر صدیقی (کالج میں آئے)
لیفٹیننٹ محمد اشرف (کالج میں آئے)
لیفٹیننٹ آغا نسیم احمد (کالج میں آئے)
لیفٹیننٹ سعید الحسن (کالج میں آئے)
لیفٹیننٹ ایس ایم الیاس (کالج میں آئے)
لیفٹیننٹ میر کرامت اللہ (کالج میں آئے)
مسٹر محمد اعجاز، مسٹر توقیر افضل (کالج میں آئے)

کیپٹن ایم ایم انور (رخصت ہوئے)
کیپٹن مرتضیٰ حسین (رخصت ہوئے)
لیفٹیننٹ سلطان شمسی (رخصت ہوئے)
لیفٹیننٹ علام رسول (رخصت ہوئے)
کیپٹن سید واصف علی (رخصت ہوئے)
لیفٹیننٹ قاضی حامد علی (رخصت ہوئے)

۱۹۵۹ـ۶۰ء

لیفٹیننٹ عبدالرشید (کالج میں آئے)
مسٹر عبدالرشید (کالج میں آئے)
کیپٹن خیبر زمان (کالج میں آئے)
کیپٹن حفیظ (کالج میں آئے)
کیپٹن احسان الحق (کالج میں آئے)

لیفٹیننٹ ایس ایم الیاس (رخصت ہوئے)
کیپٹن محمد قسیم صدیقی (رخصت ہوئے)

۱۹۶۰ـ۶۱ء

کیپٹن غلام سرور (کالج میں آئے)
کیپٹن محمد بشیر (کالج میں آئے)
سیکنڈ لیفٹیننٹ نثار حسین (کالج میں آئے)
کیپٹن ضیاء الدین احمد (کالج میں آئے)
سیکنڈ لیفٹیننٹ نور محمد خان وٹو (کالج میں آئے)
سیکنڈ لیفٹیننٹ اکبر علی شاہ (کالج میں آئے)
مسٹر ایس ایم رضوی (ڈپٹی) (کالج میں آئے)

لیفٹیننٹ شاہد محمد احمد (رخصت ہوئے)
مسٹر ایلن مور (رخصت ہوئے)
لیفٹیننٹ محمد اشرف (رخصت ہوئے)
لیفٹیننٹ سعید الحسن برنی (رخصت ہوئے)
لیفٹیننٹ میر کرامت اللہ (رخصت ہوئے)

۱۹۶۱ـ۶۲ء

کیپٹن عارف چوہان (کالج میں آئے)
مسٹر مصطفیٰ کمال (کالج میں آئے)
لیفٹیننٹ حامد رضا صدیقی (کالج میں آئے)
لیفٹیننٹ محمد شفیع (کالج میں آئے)

کیپٹن ضیاء الدین احمد (رخصت ہوئے)
لیفٹیننٹ احسان الحق (رخصت ہوئے)
مسٹر توقیر افضل (رخصت ہوئے)

۱۹۶۲_۶۳ء

لیفٹیننٹ محمد علی چغتائی (کالج میں آئے)
کیپٹن علی ناصر زیدی (کالج میں آئے)
مسٹر لطیف عباسی (کالج میں آئے)
کیپٹن عبدالرحمٰن (کالج میں آئے)

لیفٹیننٹ حامد رضا صدیقی (رخصت ہوئے)
لیفٹیننٹ نثار حسین (رخصت ہوئے)

۱۹۶۳_۶۴ء

کیپٹن عنایت علی (کالج میں آئے)
لیفٹیننٹ مجیب الرحمٰن (کالج میں آئے)
لیفٹیننٹ محمد علی چغتائی (رخصت ہوئے)

کیپٹن آئی آر صدیقی (رخصت ہوئے)
کیپٹن محمد بشیر (رخصت ہوئے)

۱۹۶۴_۶۵ء

کیپٹن شوکت خورشید احمد (کالج میں آئے)

۱۹۶۵_۶۶ء

کیپٹن عنایت الرحمٰن صدیقی (کالج میں آئے)
کیپٹن سیف الدین (کالج میں آئے)
لیفٹیننٹ محمد رحمان (کالج میں آئے)
کیپٹن نواب دین (کالج میں آئے)
کیپٹن احسان الحق (کالج میں آئے)
کیپٹن شوکت خورشید احمد (کالج میں آئے)

مسٹر ریحان احمد بلگرامی (رخصت ہوئے)
لیفٹیننٹ اکبر علی شاہ (رخصت ہوئے)
لیفٹیننٹ نور محمد خالد وٹو (رخصت ہوئے)
کیپٹن عبدالرحمٰن (رخصت ہوئے)
کیپٹن عنایت علی (رخصت ہوئے)

۱۹۶۶_۶۷ء

لیفٹیننٹ سکندر خان (کالج میں آئے)
لیفٹیننٹ محمد طفیل (کالج میں آئے)
کیپٹن ممتاز علی (کالج میں آئے)
کیپٹن ایم ایم رحمان (کالج میں آئے)
کیپٹن عبدالرشید (کالج میں آئے)

لیفٹیننٹ مجیب الرحمٰن (رخصت ہوئے)
مسٹر مسعود رضوی (رخصت ہوئے)
کیپٹن غلام عباس (رخصت ہوئے)
مسٹر مظہر علی خان (رخصت ہوئے)

۱۹۶۷_۶۸ء

لیفٹیننٹ اشرف الرحمٰن (کالج میں آئے)
لیفٹیننٹ شجر حسین (کالج میں آئے)

کیپٹن آئی آر صدیقی، کیپٹن ممتاز علی (رخصت ہوئے)
کیپٹن غلام سرور، کیپٹن اعجاز اکبر (رخصت ہوئے)

۱۹۶۸_۶۹ء

لیفٹیننٹ محمد معظم (کالج میں آئے)
لیفٹیننٹ سلیم اقبال (کالج میں آئے)

لیفٹیننٹ اشرف الزمان (رخصت ہوئے)
لیفٹیننٹ شجر حسین (رخصت ہوئے)

لیفٹیننٹ افتخار عالم (کالج میں آئے)
لیفٹیننٹ نعیم جعفری (کالج میں آئے)
لیفٹیننٹ فقیر اختر جعفری (کالج میں آئے)
لیفٹیننٹ بشیر احمد مرزا (کالج میں آئے)
مسٹر محمد مرزا (کالج میں آئے)
مسٹر حکیم مرزا (کالج میں آئے)
افتخار شاہ (کالج میں آئے)
لیفٹیننٹ برکت علی ضیاء (کالج میں آئے)

کیپٹن عبدالرشید (رخصت ہوئے)
مسٹر عبدالرشید قریشی (رخصت ہوئے)

۱۹۶۹ـ۷۰ء

لیفٹیننٹ منظور احمد (کالج میں آئے)
میجر عبدالرحمٰن (کالج میں آئے)
لیفٹیننٹ عبدالغفور (کالج میں آئے)
لیفٹیننٹ اظہر حسین نقوی (کالج میں آئے)
مختار احمد مرزا (کالج میں آئے)
منظور احمد ظفر (کالج میں آئے)
لیفٹیننٹ افتخار (کالج میں آئے)
میجر معین الدین وانچو (کالج میں آئے)

مسٹر حیدری، دسمبر ۱۹۶۹ء (رخصت ہوئے)
لیفٹیننٹ برکت علی ضیاء (رخصت ہوئے)
لیفٹیننٹ فقیر اختر جعفری (رخصت ہوئے)
کیپٹن احسان الحق (رخصت ہوئے)
لیفٹیننٹ امتیاز علی (رخصت ہوئے)
کیپٹن امتیاز علی (رخصت ہوئے)

۱۹۷۰ـ۷۱ء

میجر شاہ محمد الیاس (کالج میں آئے)
میجر انور خان نور (کالج میں آئے)
کیپٹن نواب دین (کالج میں آئے)
لیفٹیننٹ علی حسنین (کالج میں آئے)
لیفٹیننٹ صادق علی (کالج میں آئے)
لیفٹیننٹ اظہر محمود (کالج میں آئے)
مسٹر محمد اشرف شرف (کالج میں آئے)
مسٹر محمد مشتاق (کالج میں آئے)

کیپٹن محمد حفیظ (رخصت ہوئے)
کیپٹن خیبر زمان (رخصت ہوئے)
لیفٹیننٹ نعیم تقی جعفری (رخصت ہوئے)
لیفٹیننٹ عبدالغفور (رخصت ہوئے)
لیفٹیننٹ منظور احمد (رخصت ہوئے)

۱۹۷۱ـ۷۲ء

کیپٹن ڈاکٹر دلاور خان، اے ایم سی (کالج میں آئے)
میجر محمد بشیر (کالج میں آئے)
لیفٹیننٹ کرنل محمد اسلم سلیمی (کالج میں آئے)
کیپٹن وحید الحسن (کالج میں آئے)

کیپٹن ڈاکٹر رشید احمد، اے ایم سی (رخصت ہوئے)
کیپٹن وحید الحسن (رخصت ہوئے)
کیپٹن محمد معظم (رخصت ہوئے)
کیپٹن سلیم اقبال (رخصت ہوئے)

کیپٹن ضرغام حیدر نقوی (کالج میں آئے)
میجر عبدالمنان (کالج میں آئے)
میجر محمد خان خالد (کالج میں آئے)
مسٹر عزیز الرحمٰن عزیز (کالج میں آئے)
کیپٹن محمد طفیل (کالج میں آئے)
کیپٹن فدا حسین (کالج میں آئے)
سیکنڈ لیفٹیننٹ محمد نور النبی (کالج میں آئے)
سیکنڈ لیفٹیننٹ عابد حسین (کالج میں آئے)
سیکنڈ لیفٹیننٹ محمد شعیب (کالج میں آئے)
کیپٹن ڈاکٹر محمد عارف علی (کالج میں آئے)
کیپٹن نثار حسین (کالج میں آئے)

کیپٹن ڈاکٹر دلاور خان اے ایم سی (رخصت ہوئے)
کیپٹن ایم اشرف علی اے ایم سی (رخصت ہوئے)
سیکنڈ لیفٹیننٹ صادق علی (رخصت ہوئے)
میجر شہزادہ خرم (رخصت ہوئے)
میجر انور خان انور (رخصت ہوئے)
کیپٹن شیر افضل خان (رخصت ہوئے)
سیکنڈ لیفٹیننٹ علی حسنین (رخصت ہوئے)
میجر غلام عباس (رخصت ہوئے)
سیکنڈ لیفٹیننٹ محمد نور النبی (رخصت ہوئے)
مسٹر محمد مشتاق (رخصت ہوئے)

۱۹۷۲ـ۷۳ء

مسٹر محمد مشتاق، سی جی او (کالج میں آئے)
کیپٹن منصور بخت، کیو ایم (کالج میں آئے)
میجر محمد شریف چودھری، اے ایم سی (کالج میں آئے)
مسٹر انوار احمد چودھری، سی جی او (کالج میں آئے)
کیپٹن صولت عباس ایجوٹینٹ (کالج میں آئے)
میجر میاں محمد بشیر (کالج میں آئے)
لیفٹیننٹ کرنل محمد اکرم امین (کالج میں آئے)

کیپٹن منیر اختر بیگ، اے ایم سی (رخصت ہوئے)
کیپٹن (ریٹائرڈ) جماعت علی شاہ (رخصت ہوئے)
میجر عبدالرحمٰن (رخصت ہوئے)
کیپٹن نثار حسین (رخصت ہوئے)
کیپٹن محمد طفیل (رخصت ہوئے)
مسٹر عزیز الرحمٰن عزیز، سی جی او (رخصت ہوئے)
میجر ایس ایم الیاس (رخصت ہوئے)
لیفٹیننٹ کرنل محمد اسلم سلیمی (رخصت ہوئے)

۱۹۷۳ـ۷۴ء

مسٹر طارق محمود چودھری، سی جی او (کالج میں آئے)
مسٹر ولی محمد ۹ مئی ۱۹۷۳ء سی جی او (کالج میں آئے)
مسٹر شاہد علی محمد، ۱۵ مئی ۱۹۷۳ء (کالج میں آئے)
مسٹر چوہدری صفدر ستار، ۲۱ مئی ۱۹۷۳ء (کالج میں آئے)
کیپٹن محمد علی، ۱۰ دسمبر ۱۹۷۳ء (کالج میں آئے)
کیپٹن سلیم اقبال، ۹ جنوری ۱۹۳۴ء (کالج میں آئے)
میجر غلام عباس ۱۱ مئی ۱۹۷۴ء (کالج میں آئے)
میجر حامد رضا صدیقی، ۵ اگست ۱۹۷۴ء (کالج میں آئے)
میجر خیبر زمان، ۲۶ اگست ۱۹۷۴ء (کالج میں آئے)
کیپٹن کمال بیگ، ۲۸ اکتوبر ۱۹۷۴ء (کالج میں آئے)

لیفٹیننٹ اظہر محمود، ۹ جون ۱۹۷۳ء (رخصت ہوئے)
میجر عبدالمنان، ۱۹ نومبر ۱۹۷۳ء (رخصت ہوئے)
میجر محمد بشیر، فروری ۱۹۷۴ء (رخصت ہوئے)
کرنل این ڈی احمد (رخصت ہوئے)
میجر میاں بشیر احمد، ۲۴ جولائی ۱۹۷۴ء (رخصت ہوئے)
میجر نور محمد خالد وٹو، ۲۶ جون ۱۹۷۴ء (رخصت ہوئے)
کیپٹن منصور بخت، ۱۰ دسمبر ۱۹۷۴ء (رخصت ہوئے)
میجر نواب دین، ۲۰ دسمبر ۱۹۷۴ء (رخصت ہوئے)

میجر محمد ذکریا، ۹ جنوری ۱۹۷۴ء (کالج میں آئے)

کیپٹن ضرغام حیدر نقوی، ۳۰ دسمبر ۱۹۷۴ء (رخصت ہوئے)

کیپٹن شوکت علی رندھاوا، ۲۵ جنوری ۱۹۷۵ء (کالج میں آئے) کیپٹن شعیب احمد، ۲۹ مارچ، ۱۹۷۴ء (رخصت ہوئے)

لیفٹیننٹ رضاء الرحمٰن، ۲۶ جنوری ۱۹۷۵ء (کالج میں آئے)

میجر افتخار عالم، ۲۱ مارچ ۱۹۷۵ء (کالج میں آئے)

کرنل ظہور الحق، ۳۰ مارچ ۱۹۷۵ء (کالج میں آئے)

مرزا عبداللطیف، سی جی او، ۷ مئی ۱۹۷۵ء (کالج میں آئے)

۷۶-۱۹۷۵ء

آر ایم او کیپٹن محمد ادریس چوہدری (کالج میں آئے)

ایڈجوٹینٹ کیپٹن محمد ریاض خان (کالج میں آئے)

میجر محمد عارف چوہان اے ای سی (کالج میں آئے)

سید کیپٹن طارق اے رحمان (کالج میں آئے)

لیفٹیننٹ کرنل ایم اکرام امین (رخصت ہوئے)

آر ایم او میجر محمد ادریس (رخصت ہوئے)

کیپٹن صولت عباس ایڈجوٹینٹ (رخصت ہوئے)

میجر خیبر زمان (رخصت ہوئے)

۷۷-۱۹۷۶ء

کرنل اکرام امین (کالج میں آئے)

لیفٹیننٹ کریم حیدر بخاری (کالج میں آئے)

میجر حمید اللہ خٹک (کالج میں آئے)

کیپٹن بطل الرحمٰن قریشی آر ایم آر (کالج میں آئے)

سیکنڈ لیفٹیننٹ علی محمد خان (کالج میں آئے)

سیکنڈ لیفٹیننٹ علی محمد خان (کالج میں آئے)

سیکنڈ لیفٹیننٹ غلام علی (کالج میں آئے)

لیفٹیننٹ کرنل محمد شفیع (کالج میں آئے)

مسٹر محمد ایوب خان ریٹائر ہوگئے۔ (رخصت ہوئے)

کرنل ظہور الحق (رخصت ہوئے)

کیپٹن کمال بیگ (رخصت ہوئے)

کیپٹن محمد علی (رخصت ہوئے)

کیپٹن طارق اے رحمان (رخصت ہوئے)

کیپٹن ڈاکٹر محمد ادریس (رخصت ہوئے)

کیپٹن محمد ذکریا (رخصت ہوئے)

مسٹر محمد صفدر ستار (رخصت ہوئے)

مسٹر محمد اشرف (رخصت ہوئے)

لیفٹیننٹ کرنل غلام عباس (رخصت ہوئے)

۷۸-۱۹۷۷ء

کرنل محمد سعید کھوکھر کمانڈانٹ (کالج میں آئے)

کیپٹن جاوید مجتبیٰ پنجاب ایڈجوٹینٹ (کالج میں آئے)

کیپٹن ڈاکٹر محمد راحیل صدیقی (کالج میں آئے)

سیکنڈ لیفٹیننٹ سجاد حسین قریشی (کالج میں آئے)

میجر کنور محمد اشرف (کالج میں آئے)

سیکنڈ لیفٹیننٹ سلطان علی (کالج میں آئے)

سیکنڈ لیفٹیننٹ حسن امام (کالج میں آئے)

کیپٹن عبدالغفار (کالج میں آئے)

کرنل ایم اکرام امین (رخصت ہوئے)

لیفٹیننٹ کرنل محمد شفیع (رخصت ہوئے)

کیپٹن محمد ریاض خان ایڈجوٹینٹ (رخصت ہوئے)

میجر ایم عارف چوہان (رخصت ہوئے)

کیپٹن بطل الرحمٰن (رخصت ہوئے)

کیپٹن محمد رفیق (رخصت ہوئے)

کیپٹن شوکت علی رندھاوا (رخصت ہوئے)

سیکنڈ لیفٹیننٹ علی محمد خان (رخصت ہوئے)

سیکنڈ لیفٹیننٹ شوکت حیات (کالج میں آئے)
سیکنڈ لیفٹیننٹ سبطین عباس (رخصت ہوئے)
سیکنڈ لیفٹیننٹ غلام علی (کالج میں آئے)
میجر منصور بخت (کالج میں آئے)
میجر مطیع الرحمٰن (کالج میں آئے)
سیکنڈ لیفٹیننٹ احمد احسن علوی (کالج میں آئے)

۷۹_۱۹۷۸ء

کیپٹن انیس احمد صدیقی (کالج میں آئے)
کیپٹن کریم حیدر (رخصت ہوئے)
کیپٹن طاہر احمد (کالج میں آئے)
لیفٹیننٹ شوکت حیات (رخصت ہوئے)
سیکنڈ لیفٹیننٹ طاہر احمد ملہی (کالج میں آئے)
میجر سلیم اقبال (رخصت ہوئے)
میجر ایس ایم الیاس (کالج میں آئے)
لیفٹیننٹ سجاد حسین (رخصت ہوئے)
لیفٹیننٹ سلطان زیب (کالج میں آئے)
کیپٹن میاں عبدالغفار (رخصت ہوئے)
لیفٹیننٹ وسیم رضا (کالج میں آئے)
میجر کنور محمد اشرف (رخصت ہوئے)
کیپٹن جواد صادق (کالج میں آئے)
کیپٹن راحیل صدیقی آر ایم او (رخصت ہوئے)
لیفٹیننٹ محمد ممتاز (کالج میں آئے)
میجر منصور بخت (رخصت ہوئے)
کیپٹن سلیم اقبال (کالج میں آئے)
کیپٹن ولی محمد (رخصت ہوئے)
کیپٹن علی اختر (کالج میں آئے)
میجر رئیس احمد (رخصت ہوئے)
مسٹر افتخار حسین شاہ ڈیمانسٹریٹر (رخصت ہوئے)

۸۱_۱۹۷۹ء

میجر عبدالخالق (کالج میں آئے)
میجر افتخار عالم (رخصت ہوئے)
کیپٹن محمد دین (کالج میں آئے)
کیپٹن جاوید مجتبیٰ (رخصت ہوئے)
کیپٹن ممتاز خان (کالج میں آئے)
میجر حمید اللہ خٹک (رخصت ہوئے)
کیپٹن محمد اقبال (کالج میں آئے)
کیپٹن جواد صادق (رخصت ہوئے)
کیپٹن محمد اقبال ایڈجوٹینٹ (کالج میں آئے)
میجر منظور احمد ظفر (رخصت ہوئے)
کیپٹن شاہد محمود (کالج میں آئے)

۸۲_۱۹۸۱ء

کیپٹن شاہنواز طور (کالج میں آئے)
لیفٹیننٹ محمد طاہر ملہی (رخصت ہوئے)
لیفٹیننٹ تحسین اختر (کالج میں آئے)
لیفٹیننٹ سلطان علی (رخصت ہوئے)
کیپٹن ڈاکٹر اورنگ زیب (کالج میں آئے)
لیفٹیننٹ سلطان زیب (رخصت ہوئے)
کیپٹن غلام فرید (کالج میں آئے)
میجر محمد الیاس (رخصت ہوئے)
کیپٹن ملازم حسین خان (کالج میں آئے)
میجر مطیع الرحمٰن (رخصت ہوئے)
کیپٹن محمد اجمعین (کالج میں آئے)
کیپٹن محمد اقبال (پنجاب) (رخصت ہوئے)

سیکنڈ لیفٹیننٹ انعام الرحمٰن (کالج میں آئے)
میجر سراج الحق آرٹلری کالج (میں آئے)
کیپٹن عمر سعید خان پنجاب (کالج میں آئے)

۸۳-۱۹۸۲ء

کیپٹن محمد تاج (کالج میں آئے)
کیپٹن ڈاکٹر عبدالسلام (کالج میں آئے)
سیکنڈ لیفٹیننٹ ہدایت اللہ (کالج میں آئے)
سیکنڈ لیفٹیننٹ اقبال منور (کالج میں آئے)
لیفٹیننٹ محمد سالار (کالج میں آئے)
لیفٹیننٹ عبدالقیوم (کالج میں آئے)
لیفٹیننٹ کرنل شیر افضل خان (کالج میں آئے)
میجر محمد رئیس (کالج میں آئے)
لیفٹیننٹ اعجاز حسین (کالج میں آئے)
کیپٹن ماجد حسین رانا (کالج میں آئے)

کیپٹن شاہنواز طور (رخصت ہوئے)
لیفٹیننٹ محمد اقبال (رخصت ہوئے)
پروفیسر عبدالرشید (رخصت ہوئے)
کیپٹن ملازم حسین خان (رخصت ہوئے)
لیفٹیننٹ کرنل حامد رضا صدیقی (رخصت ہوئے)
کیپٹن اشفاق حسین (رخصت ہوئے)
کیپٹن سلیم اقبال (رخصت ہوئے)
کیپٹن حسن امام (رخصت ہوئے)

۸۴-۱۹۸۳ء

لیفٹیننٹ ڈی کے اسلم (کالج میں آئے)
کیپٹن علی شیر (کالج میں آئے)
کیپٹن شبیر حسین خان (کالج میں آئے)
کیپٹن غلام عباس (کالج میں آئے)
کیپٹن ریاض احمد انجم (کالج میں آئے)
لیفٹیننٹ محمد اقبال (کالج میں آئے)
کیپٹن تسلیم خان (کالج میں آئے)
مسٹر نسیم اختر بھٹی (کالج میں آئے)
کیپٹن محمد شعیب قدوس (کالج میں آئے)

میجر طاہر احمد (رخصت ہوئے)
کیپٹن تحسین اختر (رخصت ہوئے)
میجر محمد دین (رخصت ہوئے)
کیپٹن محمد ممتاز (رخصت ہوئے)
کیپٹن عمر سعید خان ایڈجوٹنٹ (رخصت ہوئے)
کیپٹن محمد اجمعین (رخصت ہوئے)
کیپٹن ممتاز خان (رخصت ہوئے)
کیپٹن غلام فرید (رخصت ہوئے)
میجر عبدالخالق (رخصت ہوئے)
لیفٹیننٹ اعجاز حسین (رخصت ہوئے)
مسٹر شفیق احمد (رخصت ہوئے)

۸۵-۱۹۸۴ء

لیفٹیننٹ کرنل نصراللہ خان خٹک (کالج میں آئے)
میجر محمد رفیع بٹ (کالج میں آئے)
کیپٹن محمد بشیر (کالج میں آئے)
کیپٹن مسعود الحسن کیو ایم (کالج میں آئے)

لیفٹیننٹ کرنل شیر افضل خان (رخصت ہوئے)
میجر رئیس احمد صدیقی (رخصت ہوئے)
میجر حکیم خان آفریدی (ریٹائر ہوئے)
کیپٹن غلام عباس ایڈجوٹنٹ (رخصت ہوئے)

کیپٹن خاقان اعظم، ایڈ جوٹینٹ (کالج میں آئے) کیپٹن ڈاکٹر عباس رضا (رخصت ہوئے)
کیپٹن ڈاکٹر نثار احمد قریشی (کالج میں آئے)

۸۷_۱۹۸۶ء

لیفٹیننٹ کرنل نثار احمد، انجینئر اے اے اینڈ کیو ایم جی (کالج میں آئے) کیپٹن تسلیم خان (رخصت ہوئے)
میجر سلیم راحت (کالج میں آئے) کیپٹن شعیب قدوس (رخصت ہوئے)
کیپٹن محمد مقبول (کالج میں آئے) کیپٹن علی شیر (رخصت ہوئے)
کیپٹن سبطین عباس (کالج میں آئے) کیپٹن عبدالقیوم (رخصت ہوئے)
کیپٹن محمد ریاض شاہین (کالج میں آئے) کیپٹن انعام الرحمٰن (رخصت ہوئے)

۸۸_۱۹۸۷ء

لیفٹیننٹ کرنل ضرغام حیدری نقوی، سی آئی (کالج میں آئے) لیفٹیننٹ کرنل نصراللہ خان خٹک سی آئی (رخصت ہوئے)
میجر سید جواد علی شاہ (کالج میں آئے) میجر محمد رفیع بٹ (رخصت ہوئے)
میجر طارق حبیب کیو ایم (کالج میں آئے) میجر صہیب احمد صدیقی (رخصت ہوئے)
کیپٹن سید امداد علی (کالج میں آئے) میجر مسعود الحسن، بلوچ، کیو ایم (رخصت ہوئے)
کیپٹن یوبرک مارون کارنیلئس (کالج میں آئے) کیپٹن شبیر حسین خان (رخصت ہوئے)
کیپٹن احمد امین احسن علوی (کالج میں آئے) کیپٹن خاقان افضل، ایڈ جوٹینٹ (رخصت ہوئے)
کیپٹن محمد منیر (کالج میں آئے) کیپٹن محمد سالار (رخصت ہوئے)
کیپٹن حافظ غلام قادری (کالج میں آئے) کیپٹن محمد اسلم (رخصت ہوئے)
کیپٹن مفتاح الحق ضیاء (کالج میں آئے)
کیپٹن محمد اسلم (کالج میں آئے)
کیپٹن محمد اصغر بابر فاروقی (کالج میں آئے)
کیپٹن فرخ محمود (کالج میں آئے)
کیپٹن خالد محمود ایڈ جوٹینٹ (کالج میں آئے)

پرانے اساتذہ کا تعارف

کالج کے اسٹاف کی شخصیتوں اور کردار کا تفصیلی مطالعہ اس تاریخ کے تیسرے حصے ''چراغوں کی قطار'' میں پیش کیا گیا ہے۔ اسٹاف کی آمد و رفت کا تذکرہ اِیٗ جلد کے تیسرے باب میں ہے۔ یہاں (سول اور ملٹری) اسٹاف کے ان اراکین کا (تاریخی ترتیب سے) تذکرہ ہے جو کالج کی خدمت کم و بیش دس سال یا اس سے زیادہ طویل عرصے تک دل و جان سے بجالائے اور جن کے خونِ جگر سے اس ادارے کی آبیاری ہوئی۔

ا۔ ڈرائینگ ماسٹر احمد دین صاحب

ڈرائینگ کے باکمال استاد کریالے کے احمد دین صاحب نے ۱۹۲۶ء سے فروری ۱۹۵۱ء تک پچیس سال سے زیادہ کالج کی بے لوث خدمت کی۔ سینٹرل ہال میں کالج کی پہلی آرٹ گیلری انہی نے قائم کی تھی۔

۲۔ مولوی عزیز احمد صاحب

مولوی عزیز احمد صاحب ۱۹۴۲ء سے ۱۹۷۰ء تک کالج میں دینیات کے استاد اور امام مسجد رہے۔ وہ کالج کے پہلے انگریزی داں امام مسجد تھے۔

۳۔ مسٹر سلطان حسین شمسی

شمسی صاحب ۱۹۴۵ء میں کالج میں جغرافیہ کے اسٹاف میں شامل ہوئے۔ ۱۹۵۶ء میں یہیں سے اے ای سی میں کمیشن لیا۔

۴۔ مسٹر فضل حق حیدری صاحب

مجموعہ کمالات مسٹر حیدری جو کالج پر صبح کے ستارہ کی طرح برسہا برس چمکتے رہے بمبئی کے ایک پارسی پبلک سکول سے آ کر ۱۸ اگست ۱۹۴۲ء کو کالج سے وابستہ ہوئے اور اسے پبلک سکول کا آب و رنگ دیا۔ ۲۰ دسمبر ۱۹۴۶ء کو کالج کو خیر باد کہا۔ یکم اگست ۱۹۴۸ء کو دوبارہ کالج سے منسلک ہوئے اور ۲۹ دسمبر ۱۹۶۹ء تک اس ادارہ کو اپنی شخصیت کے جمال و کمال سے فروزاں رکھا۔ انگریزی کے باکمال استاد مسٹر حیدری کالج کے فائن آرٹس اینڈ کلچرل سینٹر کے بانی اور اس کے روح رواں تھے۔ ڈرامہ کے لاجواب پروڈیوسر ماہر موسیقی انگریزی کے شاعر (کالج سانگ اور چار ہاؤس سانگز انہی نے لکھے اور کمپوز کئے تھے) مصور بھی تھے اور بہت کچھ تھے۔ (چراغوں کی قطار جلد اوّل میں ان کے کمالات کا بھرپور جائزہ پیش کیا گیا تھا)

۵۔ مسٹر اقبال احمد

پرنس آف ویلز کالج ڈیرہ دون کے سابق استاد مسٹر اقبال احمد ۱۹۴۸ء کے اواخر میں کالج میں آئے۔ سوکس اور تاریخ پڑھاتے تھے۔ انٹرنیشنل افیئرز پر بڑی نظر تھی۔ انہوں نے کالج میں ذوق آگہی عام کیا۔ ۱۹۵۸ء میں ریٹائر ہوئے۔ لیکن نقش قدم چھوڑ گئے۔

۶۔ مسٹر مظہر علی خان

۱۸ اگست ۱۹۴۸ء کو کالج میں آئے، کالج کی نئی لیبارٹری انہی نے سیٹ کی۔ بیالوجی کا میوزیم بھی قائم کیا۔ ہائجین اور فزیالوجی ان کا مضمون تھا۔ جس کو وہ استادانہ مہارت سے پڑھاتے تھے۔ بحیثیت ہاؤس ماسٹر بھی بہت کامیاب تھے اور بچوں کی تربیت کرنے کا اپنا اسٹائل تھا۔ ۱۹۶۸ء میں کالج کو ریٹائرمنٹ پر خیر باد کیا۔

۷۔ مسٹر عبدالحمید قریشی

تاریخ و جغرافیہ کے استاد مسٹر عبدالحمید قریشی کے جی آر آئی ایم کالج جالندھر سے ۱۹۴۸ء کے اوائل میں یہاں آئے تھے۔ جغرافیہ کی بے شمار درسی کتابوں کے مصنف تھے۔ رضیہ سلطانہ پر ایک تاریخی کتاب ''ملکۂ ہند'' بھی لکھی تھی۔ ۱۹۶۹ء میں ریٹائر ہوئے۔

۸۔ محمد ایوب خان صاحب

انگریزی کے مسند استاد مسٹر محمد ایوب خان یکم اگست ۱۹۴۸ء کو کالج سے وابستہ ہوئے تقریباً ستائیس سال اس ادارہ کی تعمیر میں منسلک رہے، جولائی ۱۹۷۶ء میں کالج کو خدا حافظ کہا۔

۹۔ مسٹر برکت علی چوہان

بزرگ استاد بی اے چوہان صاحب ۱۹۴۸ء سے ۱۹۵۸ء تک تقریباً دس سال کالج میں ریاضی کے اعزازی استاد رہے، انہوں نے اپنے ٹیچنگ کیریئر کی ابتداء ۱۹۱۳ء میں لکھنؤ میں میتھس کے لیکچرر کی حیثیت سے کی تھی۔اس سے ان کی سینارٹی اور تجربے کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

۱۰۔ صوبیدار عریف الحسن

کلکتہ یونیورسٹی کے پرانے بی ایس سی آنرز تھے۔۱۹۴۸ء سے ۱۹۵۵ء تک تقریباً سات سال یہاں سائنس اور میتھس پڑھاتے رہے۔اس وقت جب یہاں سائنس کے استادوں کی بہت کمی تھی وہ قطب ستارے کی طرح جمے رہے اور بڑے خلوص سے اس شعبہ کو چمکائے رکھا۔

۱۱۔ مسٹر ضمیر احمد صدیقی

۱۹۴۸ء سے ۱۹۵۴ء تک انگریزی کے سینئر استاد رہے۔انگریزی گرائمر پڑھانے میں خصوصی مہارت تھی۔طلباء کی مذہبی تربیت پر بھی توجہ دیتے تھے۔

۱۲۔ مسٹر سراج احمد علوی

۱۹۴۸ء سے ۱۹۵۲ء تک اردو کے سینئر استاد اور تربیت کے ایڈیٹر رہے۔شاعر بھی تھے۔

۱۳۔ مسٹر سعید راشد

۲۲ اگست ۱۹۵۰ء سے ۱۹ جنوری ۱۹۸۸ء تک کالج میں پہلے اردو پھر انگریزی پڑھاتے رہے۔اس کے بعد مزید ڈیڑھ سال اواخر ۱۹۸۹ء تک کالج کی تاریخ جلد دوم لکھنے میں مصروف رہے۔۱۹۶۸ء سے ۱۹۸۳ء تک کے عرصے میں جونیئرز ہاؤس شیر شاہ ہاؤس کے ہاؤس ماسٹر رہے۔کالج کے ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ سیل کے ڈائریکٹر (۸۸۔۱۹۷۴ء) کی حیثیت سے کالج کے شہیدوں اور اعزاز یافتگان کے تذکرے مرتب کئے۔میجر اکرم شہید نشان حیدر، کرنل حق نواز کیانی شہید اور بریگیڈیئر رفیق پر ایک کتاب لکھی۔ان کے علاوہ لیڈر شپ اور ایجوکیشن پر انگریزی میں چھ کتب تالیف کیں۔مزید برآں کالج کے اسٹاف (۸۷۔۱۹۶۵ء) پر ان کے کردار کے حوالے سے دو جلدوں میں ''چراغوں کی قطار'' مرتب کی۔۱۹۸۷ء میں مسٹر علوی کے انتقال پر ''علوی نامہ'' مرتب کیا۔

۱۴۔ مسٹر ریحان احمد بلگرامی

اکتوبر ۱۹۵۰ء سے ۱۹۶۵ء تک مسٹر بلگرامی نے اپنے علم اور تجربہ سے کالج کے بام و در کو روشن رکھا۔اپنی ذات میں ایک انجمن تھے۔

۱۵۔ مسٹر محمد حسن

علی گڑھ یونیورسٹی سے بائیولوجی کے پرانے بی ایس سی کشمیر کے ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر محمد حسن جامع کمالات انسان تھے۔فی البدیہہ شعر کہتے تھے۔مقرر تھے، باوجودِ کہ عمر کے بڑے مگر زندہ دل چاق و چوبند تھے اور سونے پر سہاگہ کہ اردو انگریزی کے علاوہ حساب کے بھی ماہر استاد تھے۔۱۹۵۲ء سے ۱۹۵۹ء تک وہ اپنے علم و فن کے موتی یہاں لٹاتے رہے۔

۱۶۔ قاضی عبدالحکیم ڈرائینگ ماسٹر

آرٹ میں انگلینڈ کے سند یافتہ، قاضی صاحب ۱۹۵۱ء سے ۱۹۵۹ء تک کالج میں ڈرائینگ کی تدریس کے علاوہ آرٹ کے شعبہ کے نگران رہے اپنے فن کے ماہر تھے۔

۱۷۔ کیپٹن آغا نسیم

۶۰۔۱۹۵۷ء میں صرف چند سال یہاں رہے لیکن ان کا امپیکٹ بہت ہوا۔اپنے مضمون ریاضیات میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔

۱۸۔ کیپٹن آئی آر صدیقی

۱۹۵۸ء میں سیکنڈ لیفٹیننٹ ہو کر یہاں آئے۔ریاضی کے بہترین استاد، مزید برآں اسکاؤٹر اور آؤٹ ورڈ باؤنڈ سرگرمیوں کے ماہر اور بہت ہی مؤثر ہاؤس ماسٹر تھے۔۱۹۶۶ء میں اپنے تبادلے تک کیپٹن صدیقی نے کئی زاویوں سے کالج کو روشن کئے رکھا۔۸۴۔۱۹۸۳ء میں بریگیڈیئر کے رینک میں کالج کے کمانڈانٹ بھی رہے۔

۱۹۔ کیپٹن اعجاز اکبر

۱۹۵۸ء سے ۱۹۶۸ء تک تقریباً دس سال کیپٹن اعجاز اکبر اپنے کام سے کالج کے افق پر چھائے رہے۔بحیثیت ریاضی کے استاد اور ٹیپو ہاؤس کے ہاؤس ماسٹر۔ان کا جواب نہ تھا۔

۲۰۔ مسٹر عبدالرشید

مارچ ۱۹۶۰ء سے نومبر ۱۹۸۲ء تک رشید صاحب نے بڑے جوش و جذبے سے تاریخ کے شعبہ میں تدریسی و تعلیمی خدمات انجام دیں۔کالج میں مذہبی امور کے نگران بھی تھے۔

۲۱۔ کیپٹن غلام سرور

۱۹۶۱ء سے ۱۹۶۸ء تک کیپٹن غلام سرور کالج میں علم و ادب کی شمعیں روشن کرتے رہے۔انگریزی کے سکہ بند استاد تھے۔مذہبی اور قومی جذبے سے معمور غلام سرور صاحب نے کالج کو اپنے ذوق آگہی سے بہت فیضیاب کیا۔

۲۲۔ مسٹر مصطفیٰ کمال

نومبر ۱۹۶۱ء سے جولائی ۱۹۷۵ء تک مسٹر مصطفیٰ کمال ہینڈی کرافٹس کے شعبہ میں اپنے کمالات دکھاتے رہے۔ان کی سدا بہار شخصیت اپنی جگہ ذریعہ تربیت تھی۔

۲۳۔ مسٹر عین الدین علوی

مسٹر عین الدین علوی نے ۸ اپریل ۱۹۵۳ء کو اس کالج میں اردو کے سینئر ماسٹر کی حیثیت سے قدم رکھا تھا۔۲۲ فروری ۱۹۸۷ء کی شام یہیں سے ان کا جنازہ اٹھا اور کالج کے ہی قبرستان میں دفن ہوئے۔ان کے سنگ مزار پر لکھا ہے پروفیسر عین الدین علوی استاد ملٹری کالج جہلم (۸۷۔۱۹۵۳ء) وہ جو چراغ جلاتے جلاتے خود جل بجھے۔علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے پروفیسر بدرالدین علوی کے چھوٹے بیٹے سید عین الدین علوی بھی علی گڑھ کے پڑھے ہوئے اور علی گڑھ کی بہترین علمی و ادبی روایتوں کے امین تھے۔وہ اردو کے تحقیقی استاد تھے۔کالج کے میگزین تربیت کے ایڈیٹر، ڈرامیٹک اور ڈبیٹنگ سوسائٹی کے نگران، کیڈٹس کونسل کے چیئرمین عالمگیرین ایسوسی ایشن کے سیکرٹری، وہ اپنی ذات میں ایک ادارہ تھے۔صاحب کتاب مصنف اور صاحب طرز ادیب ہونے کا امتیاز بھی انہیں حاصل تھا۔اس کالج کے لئے انہیں ایک تحفہ خداوندی کا درجہ حاصل تھا۔انہوں نے کالج کو ذوق آگہی دیا۔گویا ملٹری کالج کے سقراط تھے۔ان کی یاد تازہ کرنے اور ان کے کمالات کا جائزہ لینے کے لئے پروفیسر سعید راشد نے ۱۹۸۷ء میں علوی نامہ مرتب کیا جو اب ''چراغوں کی قطار'' میں شامل ہے۔

۲۴۔ مسٹر شفیق احمد

کیمسٹری کے بے مثال استاد شفیق صاحب ۱۹۵۴ء میں کالج کے اکیڈیمک اسٹاف سے وابستہ ہوئے۔تیس سال بعد اپنی درخواست پر ریٹائرمنٹ لی۔کالج کو

خیر باد کہا۔ سائنسی دماغ پایا تھا۔ لیکن مزاج کے اعتبار سے فنکار اور لائف سٹائل میں درویش تھے۔

۲۵۔ مسٹر محمد لطیف عباسی

بزرگ صورت وسیرت عباسی صاحب ۱۹۶۲ء میں کیمسٹری کے ڈیمانسٹریٹر ہوکر کالج میں آئے تھے۔ تعلیمی تجربہ اور کرداری برگزیدگی طلباء کے لئے سرچشمہ فیض ہے۔

۲۶۔ مسٹر محمد مشتاق

اردو کے استاد کی حیثیت سے ۱۹۷۱ء میں کالج کے شعبہ میں اردو سے منسلک ہوئے۔ ۸۷۔۱۹۸۶ء سے میگزین عالمگیرین کے ایڈیٹر اور محمود غزنوی ہاؤس کے ہاؤس ماسٹر ہیں۔

۲۷۔ مسٹر طارق محمود

ریاضی کے استاد طارق محمود کالج میں ۱۹۷۴ء سے تدریسی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ شعائر اسلامی کے پابند ہیں۔ اسلامی قدروں کے امین ہیں۔ قدروں کے مینارہ نور ہیں۔

۲۸۔ مسٹر مرزا عبداللطیف

آرٹ کے فاضل استاد مرزا عبداللطیف صاحب ۱۹۷۵ء سے تدریسی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ شعبہ فائن آرٹس اور ایئر و ماڈلنگ کے نگران بھی ہیں۔

سویلین انسٹرکٹرز

شروع میں اسکول میں صرف دو پوسٹیں، ایک ڈرائینگ ماسٹر اور دوسری وی ٹی (ورنیکلر ٹیچر) کے لئے تھیں۔ ۱۹۴۰ء میں ان میں سائنس ماسٹر مسٹر وزیر خان ملک بی ایس سی بی ٹی کا اضافہ ہوا۔ ۱۹۴۲ء میں دوسری جنگ عظیم کی وجہ سے فوجی انسٹرکٹرز کی عدم دستیابی کی وجہ سے چار گریجویٹ اور پوسٹ گریجویٹ دو ہندو اور دو مسلمان سویلین اساتذہ اسٹاف سے وابستہ ہوئے۔ آئندہ چند سالوں میں یہ تعداد بڑھ کر آٹھ ہوگئی۔ جنگ عظیم ختم ہونے پر پھر صرف دو سویلین انسٹرکٹر رہ گئے۔ ڈرائینگ ماسٹر مسٹر احمد دین اور جغرافیہ کے استاد مسٹر شمسی جو پبلک سروس کمیشن کے توسط سے آئے تھے۔ اگست ۱۹۴۷ء میں سارے غیر مسلم انسٹرکٹرز کے چلے جانے سے جو خلا پیدا ہوا اسے آٹھ سویلین انسٹرکٹرز کے ایڈہاک تقرر سے پورا کیا گیا۔ جن میں مسٹر اقبال، مسٹر حیدری، مسٹر مظہر علی خان، مسٹر حمید، مسٹر ایوب، مسٹر ضمیر احمد صدیقی، مسٹر سراج احمد علوی، مسٹر افاق احمد اور مسٹر محفوظ حسن شامل تھے۔ مسٹر مفتاح الدین ظفر، مسٹر شہاب الدین، مرزا عبدالحمید بھی انہی دنوں آئے۔ کچھ گئے بھی۔ ۱۹۵۰ء میں انسٹرکٹرز کی ایک اور کھیپ آئی۔ مسٹر سعید راشد، مسٹر ماجد صدیقی، مسٹر بلگرامی، مسٹر رضوی، مسٹر شریف، مسٹر عبدالرحمٰن، مسٹر جمیل اختر ان نو واردوں میں شامل تھے۔ ۱۹۵۱ء میں قاضی عبدالحکیم، مسٹر حسن، مسٹر حیدری اسٹاف میں بھی شامل ہوئے۔ کچھ نے کالج کو خیر باد بھی کہا۔ ۱۹۵۲ء میں جی ایچ کیو نے ۶ سینئر ماسٹر اور ۱۳ جونیئر سویلین ماسٹر مستقل بنیادوں پر بھرتی کرنے کی منظوری دی۔ سینئر ماسٹرز کی پوسٹیں گزیٹڈ تھیں اور فیڈرل پبلک سروس کے توسط سے پر ہونا تھیں۔ جونیئر ماسٹرز کی نان گزیٹڈ پوسٹوں کے لئے انتخاب جی ایچ کیو کو کرنا تھا، لیکن فوری طور پر موزوں انسٹرکٹر نہ مل سکے۔ چنانچہ ایڈہاک تقرریوں کا سلسلہ شروع ہوا۔ اپریل ۱۹۵۴ء میں مسٹر علوی اور جولائی ۱۹۵۴ء میں مسٹر شفیق کا تقرر بحیثیت سینئر ماسٹر کے ہوا۔ پھر قاضی حامد علی آئے۔ ۱۹۵۵ء کے سیشن میں مسٹر اے اے شمیم، مسٹر چوہدری عبدالمجیب (ڈی جی) مسٹر عبدالستار بحیثیت سویلین ماسٹرز اسٹاف میں شامل ہوئے تھے، موزوں سویلین نہ مل سکنے کی وجہ سے ۱۹۵۶ء میں کالج کے اسٹاف کو فوجی کر دینے کا فیصلہ ہوا۔ کالج کے سویلین انسٹرکٹرز میں چوہدری عبدالمجیب، اے اے شمیم، مسٹر عبدالستار، قاضی عامر علی، اور شمسی صاحب اے ای سی میں کمیشن ہوگئے۔ باقی جونیئر اور سینئر سویلین ماسٹرز، ۱۹۵۸ء میں اپنی پوسٹوں میں مستقل کر دیئے گئے۔ اس طرح اسٹاف میں کل ۱۰ سویلین، مسٹر حیدری، مسٹر ایوب، مسٹر مظہر علی خان، مسٹر سعید راشد، مسٹر بلگرامی، مسٹر علوی، مسٹر شفیق، قاضی عبدالحکیم، مسٹر حسن اور مسٹر اقبال رہ گئے۔ مسٹر حسن اور قاضی عبدالحکیم کے ۵۹۔۱۹۵۸ء میں ریٹائر ہونے سے یہ تعداد سات رہ گئی۔

۱۹۶۰ء میں مسٹر رشید آئے۔ ۱۹۶۵ء میں مسٹر بلگرامی، ۱۹۶۸ء میں مسٹر مظہر اور مسٹر حمید ۱۹۶۹ء میں مسٹر حیدری کے ریٹائر ہوجانے سے جو جگہیں خالی ہوئیں ان کو پر کرنے کے لئے مسٹر مختار مرزا، مسٹر عبدالحکیم مرزا، محمد اشتیاق، مسٹر عزیز الرحمٰن کا تقرر عمل میں آیا۔ ۷۵۔۱۹۷۲ء میں سویلین انسٹرکٹرز کی ایک اور کھیپ بھرتی کی

گئی۔ مسٹر منظور احمد ظفر، انور احمد چودھری، مسٹر محمد علی شاہد، مسٹر ولی محمد، مسٹر صفدر ستار، مسٹر مرزا عبداللطیف، مسٹر اشرف شرف انہی سالوں میں کالج کے اسٹاف میں شامل ہوئے۔ یہ سب سویلین انسٹرکٹر کی آخری کھیپ تھی۔ ان میں سے محمد علی شاہد، مختار مرزا، مسٹر عزیز الرحمٰن، مسٹر صفدر ستار، مسٹر شرف نے آئندہ چند سالوں میں کالج کو خیر باد کہا۔ مسٹر ولی محمد، مسٹر ظفر ۱۹۷۵ء میں کمیشن ہو گئے۔ اس طرح سویلین انسٹرکٹرز کی تعداد پھر کم ہونے لگی۔ ۱۹۷۶ء میں مسٹر ایوب اور ۱۹۸۲ء میں مسٹر رشید، ۱۹۸۴ء میں مسٹر شفیق ریٹائرڈ ہوئے جبکہ ۱۹۸۷ء میں مسٹر علوی کا انتقال ہوا۔ ۱۹۸۸ء میں مسٹر سعید راشد ریٹائرڈ ہوئے۔ ان کی جگہ کسی سویلین انسٹرکٹر کا تقرر عمل میں نہیں آیا۔ ۱۹۸۵ء میں مسٹر نسیم اختر بھٹی انگریزی کے شعبہ میں آئے تھے۔ ۱۹۸۹ء میں انہوں نے بھی فیڈرل سیکرٹریٹ کی راہ لی۔ اس طرح مارچ ۱۹۸۹ء میں کالج کے اسٹاف پر کل تین سویلین انسٹرکٹرز مسٹر مشتاق، مسٹر طارق محمود اور مسٹر مرزا عبداللطیف باقی رہ گئے تھے۔ سینئر ماسٹر کوئی ایک بھی نہ تھا۔ اگرچہ ٹی او ای میں سویلین انسٹرکٹر بھرتی کرنے کی گنجائش تھی۔

دیگر سٹاف

میڈیکل آفیسرز

۱۔ کیپٹن شام لال' اگست ۱۹۴۲ء۔ مارچ ۱۹۴۸ء

۲۔ کیپٹن محمد احمد شمسی' مارچ ۱۹۴۸ء۔ اکتوبر ۱۹۴۹ء

۳۔ کیپٹن صدر الدین' اکتوبر ۱۹۴۹ء۔ اکتوبر ۱۹۵۱ء

۴۔ کیپٹن محمد علی' جنوری ۱۹۵۲ء۔ ستمبر ۱۹۵۲ء

۵۔ کیپٹن عبدالرحمٰن' ستمبر ۱۹۵۲ء۔ مارچ ۱۹۵۶ء

(نوٹ: میٹرن مسز کارنیلیکس اس عرصہ میں برسرکار رہیں)

۶۔ میجر مجیب الرحمان' فروری ۱۹۶۰ء۔ اپریل ۱۹۶۰ء

۷۔ کیپٹن محمد شریف چوہدری' نومبر ۱۹۶۰ء۔ مئی ۱۹۶۲ء

۸۔ کیپٹن ابوحنا' مئی ۱۹۶۲ء۔ دسمبر ۱۹۶۲ء

۹۔ میجر ایچ اے انصاری' مارچ ۱۹۶۳ء۔ جنوری ۱۹۶۴ء

۱۰۔ کیپٹن محمد ظفر خان' فروری ۱۹۶۴ء۔ مارچ ۱۹۶۵ء

۱۱۔ لیفٹیننٹ محسن علی سید' نومبر ۱۹۶۵ء۔ اپریل ۱۹۶۶ء

۱۲۔ کیپٹن ریاض نسیم' مئی ۱۹۶۶ء۔ اکتوبر ۱۹۶۷ء

۱۳۔ کیپٹن مظہر حسین' اکتوبر ۱۹۶۸ء۔ دسمبر ۱۹۶۹ء

۱۴۔ کیپٹن رشید احمد' جنوری ۱۹۷۰ء۔ دسمبر ۱۹۷۰ء

۱۵۔ کیپٹن دلاور خان' فروری ۱۹۷۱ء۔ اکتوبر ۱۹۷۱ء

۱۶۔ کیپٹن ایم ایچ چوہدری' اکتوبر ۱۹۷۱ء۔ دسمبر ۱۹۷۱ء

۱۷۔ کیپٹن ایم ڈی اشرف علی' دسمبر ۱۹۷۱ء۔ فروری ۱۹۷۲ء

۱۸۔ کیپٹن منیر اختر بیگ' فروری ۱۹۷۲ء۔ مئی ۱۹۷۲ء

۱۹۔ میجر محمد شریف چوہدری' فروری ۱۹۷۲ء۔ جون ۱۹۷۵ء

۲۰۔ کیپٹن ایم آئی چوہدری' جولائی ۱۹۷۵ء۔ دسمبر ۱۹۷۶ء

۲۱۔ کیپٹن بطل الرحمان' فروری ۱۹۷۷ء۔ جنوری ۱۹۷۸ء

۲۲۔ کیپٹن ایم راحیل صدیقی، جنوری ۱۹۷۸ء۔ جون ۱۹۷۹ء
۲۳۔ کیپٹن علی اختر، جون ۱۹۷۹ء۔ جون ۱۹۸۱ء
۲۴۔ کیپٹن اورنگ زیب، جون ۱۹۸۱ء۔ اگست ۱۹۸۲ء
۲۵۔ کیپٹن عبدالسلام، اگست ۱۹۸۲ء۔ ۱۹۸۴ء
۲۶۔ کیپٹن عباس رضا، ستمبر ۱۹۸۴ء۔ ستمبر ۱۹۸۵ء
۲۷۔ کیپٹن نثار قریشی، اکتوبر ۱۹۸۵ء۔ مئی ۱۹۸۷ء
۲۸۔ کیپٹن شاہد اعجاز اکبر، مئی ۱۹۸۷ء۔ مارچ ۱۹۸۹ء

میٹرن

۱۔ مس سدھو، جون ۱۹۴۶ء۔ جنوری ۱۹۴۸ء
۲۔ مسز ڈبلیو کارنیلیئس، جون ۱۹۴۹ء۔ ۱۹۷۱ء
۳۔ مسز مصطفیٰ

اے اے اینڈ کیو ایم جی

۱۔ لیفٹیننٹ کرنل نثار احمد انجینئرز، جنوری ۱۹۸۷ء

ایڈم آفیسرز

۱۔ کیپٹن عبدالحمید، اگست ۱۹۴۷ء۔ جولائی ۱۹۴۸ء
۲۔ لیفٹیننٹ راؤ عبدالوہاب خان، اے سی، جولائی ۱۹۴۸ء۔ جولائی ۱۹۵۳ء
۳۔ میجر محمد امین پنجاب، جولائی ۱۹۵۵ء۔ مئی ۱۹۵۶ء
۴۔ لیفٹیننٹ محمد شعیب بلوچ، کواٹر ماسٹر، مئی ۱۹۶۵ء۔ جولائی ۱۹۵۸ء
۵۔ کیپٹن شیر افضل کیانی، پنجاب، جولائی ۱۹۵۸ء۔ ستمبر ۱۹۶۰ء
۶۔ کیپٹن ایم منیر خان، ایف ایف، ستمبر ۱۹۶۰ء۔ اکتوبر ۱۹۶۳ء
۷۔ کیپٹن انوار الحق چوہدری، بلوچ، اکتوبر ۱۹۶۳ء۔ مئی ۱۹۶۵ء
۸۔ کیپٹن سیف الدین، اے ای سی، جون ۱۹۶۵ء۔ نومبر ۱۹۶۷ء
۹۔ کیپٹن الیس ایم الیاس، اے ای سی، جنوری ۱۹۶۶ء۔ نومبر ۱۹۶۷ء
۱۰۔ کیپٹن ریٹائرڈ جماعت علی شاہ، سی جی او، نومبر ۱۹۶۷ء۔ اپریل ۱۹۷۲ء
۱۱۔ کیپٹن منصور بخت، اے ای سی، مئی ۱۹۷۲ء۔ دسمبر ۱۹۷۴ء
۱۲۔ کیپٹن کمال بیگ، اے ای سی، دسمبر ۱۹۷۴ء۔ اپریل ۱۹۷۶ء
۱۳۔ میجر یعقوب خان ملک، پنجاب، جولائی ۱۹۷۶ء۔ ستمبر ۱۹۷۷ء
۱۴۔ میجر حمید اللہ خٹک، انجینئر، جولائی ۱۹۷۷ء۔ ستمبر ۱۹۸۰ء
۱۵۔ میجر قمر زمان کیانی، آرٹلری، فروری ۱۹۸۰ء۔ ستمبر ۱۹۸۱ء
۱۶۔ میجر سراج الحق، آرٹلری، فروری ۱۹۸۲ء۔ مئی ۱۹۸۵ء
۱۷۔ میجر حکیم خان آفریدی، سندھ، مئی ۱۹۸۵ء۔ تا مئی ۱۹۸۶ء

۱۸۔ کیپٹن (میجر) مسعود الحسن، بلوچ، مئی ۱۹۸۶ء
۱۹۔ میجر طارق حبیب ۱۹۸۷ء

ٹریننگ آفیسر

۱۔ کیپٹن محمد عجائب گل، ۴۸۔۱۹۴۷ء
۲۔ کیپٹن عبدالمتین پنجاب، ۵۰۔۱۹۴۸ء
۳۔ کیپٹن محمد علی میکھاری، پنجاب، ۵۲۔۱۹۵۰ء
۴۔ کیپٹن اعجاز نبی خان، پنجاب ۵۴۔۱۹۵۲ء
۵۔ کیپٹن محمد اکرم، پنجاب، ۵۵۔۱۹۴۵ء
۶۔ کیپٹن خورشید پنجاب، ۵۸۔۱۹۵۵ء
۷۔ کیپٹن محمد اسماعیل ایف ایف، ۶۰۔۱۹۵۸ء

ایڈجوٹنٹ

۱۔ کیپٹن شیر افضل خان ملک، بلوچ، ۱۹۶۰ء
۲۔ کیپٹن نثار علی خان، بلوچ، ۶۳۔۱۹۶۰ء
۳۔ کیپٹن محمد منیر خان، ایف ایف، ۶۴۔۱۹۶۳ء
۴۔ کیپٹن احمد جاں، اے ایس سی، ۶۵۔۱۹۶۴ء
۵۔ کیپٹن اکرم اللہ خان، اے ای سی، ۶۷۔۱۹۶۵ء
۶۔ کیپٹن شیخ عبدالنعیم، اے ای سی، ۶۸۔۱۹۶۷ء
۷۔ کیپٹن شہزاد خرم، اے ای سی، ۷۱۔۱۹۶۸ء
۸۔ کیپٹن شیر افضل خان، اے ای سی، ۱۹۷۱ء
۹۔ کیپٹن محمد طفیل، اے ای سی، ۷۳۔۱۹۷۱ء
۱۰۔ کیپٹن صولت عباس، پنجاب، ۷۵۔۱۹۷۳ء
۱۱۔ کیپٹن محمد ریاض، ۷۷۔۱۹۷۵ء
۱۲۔ کیپٹن جاوید مجتبیٰ، پنجاب، اگست ۱۹۷۷ء، مئی ۱۹۸۰ء
۱۳۔ کیپٹن محمد اقبال، پنجاب، مئی ۱۹۸۰ء۔ جنوری ۱۹۸۲ء
۱۴۔ کیپٹن عمر سعید خان، پنجاب، مارچ ۱۹۸۲ء۔ مارچ ۱۹۸۴ء
۱۵۔ کیپٹن غلام عباس خان، اے کے، مارچ ۱۹۸۴ء۔ جون ۱۹۸۶ء
۱۶۔ کیپٹن خاقان عباس، اے کے، جون ۱۹۸۶ء۔ ۱۹۸۸ء
۱۷۔ کیپٹن خالد محمود ۱۹۸۸ء

اکاؤنٹس برانچ

۱۔ مسٹر عبدالمجید
۲۔ مسٹر عبدالقدوس ۷۱۔۱۹۴۷ء

۳۔ مسٹر سعید احمد شاہ

ڈرافٹس مین

۱۔ مسٹر سعید کھوکھر
۲۔ مسٹر جعفر علی

آفس سپرنٹنڈنٹ

۱۔ مسٹر محمد سرور خان

لائبیریرین

۱۔ مسٹر مسرور حسین ۵۱۔۱۹۵۵ء
۲۔ مسٹر عبدالمجید ۵۱۔۱۹۶۱ء
۳۔ مسٹر زین العابدین ۶۱۔۱۹۶۸ء
۴۔ کیپٹن خادم حسین ۱۵ ستمبر ۱۹۷۵ء
۵۔ نائب صوبیدار محمد یار ۳۰ اکتوبر ۱۹۷۶ء
۶۔ صوبیدار اسحاق ۲۲ نومبر ۱۹۷۹ء
۷۔ صوبیدار محمد سلیم ۷ جون ستمبر ۱۹۸۴ء
۸۔ صوبیدار لقمان احمد ۱۶ ستمبر ۱۹۸۵ء
۹۔ صوبیدار اورنگزیب خان یکم ستمبر ۱۹۸۶ء
۱۰۔ نائب صوبیدار محمد رمضان ۴ ستمبر ۱۹۹۰ء
۱۱۔ نائب صوبیدار (بعد کو صوبیدار) محمد امین شاکر ۱۴ جولائی ۱۹۹۲ء

اکیڈیمک سٹاف

۱۳ مارچ ۱۹۸۹ء کو مختلف شعبوں میں کالج کا اکیڈیمک سٹاف یہ تھا:

نوٹ:۔ اساتذہ کے ناموں کے بعد آمد کی تاریخ دی گئی ہے۔

کمانڈانٹ

بریگیڈیئر ڈاکٹر انوار الحق پی ایچ ڈی (تاریخ پاکستان)

اسسٹنٹ کمانڈانٹ اور چیف انسٹرکٹر

لیفٹیننٹ کرنل ضرغام حیدر نقوی ایم فل کیمسٹری

شعبہ انگریزی

میجر جواد علی شاہ، ایم اے انگریزی، ایم اے ڈیفنس اینڈ سٹریٹیجک اسٹڈیز، ۵ جنوری ۱۹۸۸ء

میجر یوبرک مارون کارنیلئیس، ایم ایس سی سائیکالوجی، ۹ مارچ ۱۹۸۸ء

کیپٹن محمد منیر، ایم اے انگریزی، ۲ اپریل ۱۹۸۸ء

میجر رضا المصطفیٰ، ایم اے انگریزی، ۲۸ اپریل ۱۹۸۸ء

میجر صفدر علی شاہ، ایم اے انگریزی (صدر شعبہ) ۳۱ اکتوبر ۱۹۸۸ء

شعبہ اردو

پروفیسر محمد مشتاق، ایم اے اردو، ایم ایڈ، ایل ایل بی، (صدر شعبہ) ۲۲ مئی ۱۹۷۲ء

مسٹر مرزا عبداللطیف، ایم اے اردو، ایم اے فائن آرٹس نیشنل کالج آف آرٹس، ڈپلومہ ووکیشنل کورس، ۷ مئی ۱۹۷۵ء

کیپٹن محمد جمیل، ایم اے اردو ۲۲ فروری ۱۹۸۷ء

میجر محمد سرور خان، ایم اے اردو ۲۷ نومبر ۱۹۸۸ء

کیپٹن کلیم الدین، ایم اے اردو، ۲۹ مارچ ۱۹۸۹ء

شعبہ ریاضی

مسٹر طارق محمود چوہدری، ایم ایس سی ریاضی، ایم ایڈ، ۲۵ اپریل ۱۹۷۳ء

کیپٹن مختار احمد، ایم فل ریاضی، ۵ فروری ۱۹۸۷ء

میجر امداد علی، ایم ایس سی ریاضی، (صدر شعبہ) ۳۰ جولائی ۱۹۸۷ء

شعبہ فزکس

کیپٹن مرزا ایم سلیم، ایم ایس فزکس، ۲۴ جنوری ۱۹۸۷ء

کیپٹن عطا محی الدین، ایم ایس سی فزکس، ۳ فروری ۱۹۸۷ء

میجر جاوید اسلم، ایم ایس سی فزکس، ۱۷ اکتوبر ۱۹۸۸ء

میجر رضاء الرحمٰن، ایم فل فزکس، ۲۵ دسمبر ۱۹۸۸ء

میجر محمد دین، ایم ایس فزکس، ایم اے انگریزی (صدر شعبہ) ۱۵ فروری ۱۹۸۹ء

شعبہ کیمسٹری

کیپٹن فقیر تاج، ایم ایس سی کیمسٹری، یکم ستمبر ۱۹۸۶ء

میجر مقبول احمد، ایم ایس سی کیمسٹری، (صدر شعبہ) ۳۱ جنوری ۱۹۸۷ء

میجر محمد اسلم، ایم ایس کیمسٹری، ۱۷ اکتوبر ۱۹۸۷ء

میجر احسان اللہ خان، ایم ایس سی کیمسٹری، ۱۸ اکتوبر ۱۹۸۷ء

میجر زاہد اقبال، ایم ایس سی کیمسٹری، ۱۱ جنوری ۱۹۸۹ء

کیپٹن الطاف حسین، ایم ایس سی کیمسٹری، ۲۵ مارچ ۱۹۸۹ء

شعبہ حیاتیات (بائیالوجی)

کیپٹن جاوید اقبال نعیمی، ایم ایس سی باٹنی، ۶ جون ۱۹۸۵ء

میجر سبطین عباس، ایم ایس سی زاوالوجی، (صدر شعبہ) ۳۱ جنوری ۱۹۸۷ء

میجر احمد امین احسن علوی، ایم ایس سی زوالوجی، ۶ جون ۱۹۸۷ء

شعبہ اسلامیات

کیپٹن ریاض شاہین، ایم اے اسلامیات، ۱۰ اکتوبر ۱۹۸۶ء

میجر حافظ غلام قادری، ایم اے اسلامیات، (صدر شعبہ) ۱۴ اپریل ۱۹۸۷ء

شعبہ پاکستانیات

کیپٹن فرخ محمود، ایم ایس سی پاک سٹڈیز، ۷ ستمبر ۱۹۸۷ء

کیپٹن مقصود احمد، ایم اے تاریخ (صدر شعبہ) ۲۸ نومبر ۱۹۸۸ء

اسٹاف کی اضافی ذمہ داریاں

تدریس ونصابی تعلیم کے علاوہ ۸۹۔۱۹۸۸ء کے سیشن میں سٹاف کی اضافی ذمہ داریاں یہ تھیں:

ہاؤس ماسٹرز

شیر شاہ ہاؤس (چیمپئن سینئرز)، میجر احسان اللہ خان۔ اورنگ زیب ہاؤس (رنرز اپ) میجر محمد بشیر ٹیپو ہاؤس، میجر سبطین عباس، محمود غزنوی ہاؤس (چیمپئن جونیئرز)، مسٹر محمد مشتاق بابر ہاؤس، میجر جواد علی شاہ

میس (Mess)

سیکرٹری آفیسرز میس، میجر مقبول احمد۔ میسنگ آفیسر اے میس، کیپٹن محمد جمیل، کیپٹن محمد اسلم۔ میسنگ آفیسر بی میس، کیپٹن فقیر تاج میسنگ آفیسر سی میس، مسٹر طارق محمود، کیپٹن فرخ محمود۔

کلبز اور سوسائٹیز (Clubs & Societies)

آفیسر انچارج کلبز اور ہم نصابی سرگرمیاں، میجر سلیم راحت، آفیسر انچارج فوٹو گرافک کلب۔ کیپٹن جاوید اقبال نعیمی، کیپٹن قاضی سیف اللہ، آفیسر انچارج سائنس کلب، کیپٹن احمد امین احسن علوی، کیپٹن محمد اسلم، کیپٹن محمد اقبال خان، انچارج ہینڈی کیلی گرافی، کیپٹن ریاض احمد، انجم، انچارج فائن آرٹس کلب، ایروماڈلنگ کلب، مرزا عبداللطیف، انچارج گارڈننگ کلب، کیپٹن احمد امین احسن علوی۔ آفیسر انچارج انگلش ڈیبیٹنگ کلب، کیپٹن حافظ رضا المصطفیٰ، معاون انگلش ڈیبیٹنگ کلب، مسٹر نسیم اختر بھٹی آفیسر انچارج اردو ڈیبیٹنگ کلب، کیپٹن مفتاح الحق، کیپٹن محمد جمیل، آفیسر انچارج ڈرامہ کلب، کیپٹن محمد جمیل، انچارج بزم ادب، پروفیسر محمد مشتاق، انچارج مارننگ اسمبلی، میجر رضا المصطفیٰ، کیپٹن ریاض انجم، انچارج ہائیکنگ کیپٹن ریاض انجم، معاونین ہائیکنگ کیپٹن محمد اسلم، کیپٹن محمد اصغر، انچارج کمپیوٹر کلب کیپٹن عطا محی الدین چشتی، کیپٹن فقیر تاج، کیپٹن سید وقار الحسن، انچارج شوٹنگ کلب کیپٹن خالد محمود (ایڈجوٹینٹ اینڈ ٹی او)، انچارج رائڈنگ، کیپٹن خالد محمود (ایڈجوٹنٹ) انچارج جمناسٹکس، جوڈو کراٹے کیپٹن خالد محمود (ایڈجوٹینٹ)، انچارج اسکاؤٹنگ کیپٹن سلطان علی، کیپٹن اقبال منور، کیپٹن فرخ محمود۔

فارم ماسٹرز

آٹھویں اے کیپٹن یوبرک مارون کارنیلئس، آٹھویں بی کیپٹن سلطان علی، آٹھویں سی کیپٹن قاضی سیف اللہ، آٹھویں ڈی کیپٹن مرزا اسلم، کیپٹن جاوید اسلم، نہم اے کیپٹن محمد منیر، کیپٹن محمد اصغر، نہم بی کیپٹن محمد اقبال منور، نہم سی کیپٹن سید وقار الحسن، نہم ڈی کیپٹن فرخ محمود، دہم اے مسٹر نسیم اختر بھٹی، دہم بی کیپٹن مختار احمد، دہم سی کیپٹن فقیر تاج، یازدہم اے میجر حافظ رضا المصطفیٰ مسٹر طارق محمود، یازدہم بی، کیپٹن عطا محی الدین چشتی، کیپٹن محمد اقبال خان، دوازدہم اے میجر سید امداد علی، دوازدہم بی کیپٹن محمد اقبال خان، کیپٹن عطا محی الدین چشتی۔

دوسرے مناصب

چیئرمین کیڈٹ کونسل، میجر سید جواد علی شاہ، لائبریری آفیسر، میجر محمد بشیر، میجر صفدر علی شاہ، آفیسر انچارج مارننگ اسمبلی، میجر حافظ رضا المصطفیٰ، ریاض انجم، انچارج اے وی ایڈز، کیپٹن عطا محی الدین چشتی، انچارج میوزیم، کیپٹن ریاض شاہین، انچارج وزٹس، میجر احسان اللہ، ایڈیٹر عالمگیرین، میجر محمد بشیر، میجر صفدر علی شاہ، ایڈیٹر عالمگیرین اردو، مسٹر محمد مشتاق، انچارج پرائز میجر مقبول احمد، انچارج بک ریویوز، مضمون نگاری، کیپٹن محمد منیر، میجر جواد علی شاہ، انچارج جنرل نالج، میجر حافظ غلام قادری انچارج مسجد میجر حافظ غلام قادری انچارج مسجد، میجر حافظ غلام قادری، انچارج کینٹین، میجر احسان اللہ، انچارج مسجد، میجر حافظ قادری، انچارج بیڈمنٹن، اسکوائش، کیپٹن محمد اسلم۔ جی ایس سی تھری ایجوکیشن، کیپٹن محمد اصغر، انچارج کمپیوٹر کلب، کیپٹن ارشد علی، انچارج آر اینڈ ڈی سیل، پروفیسر سعید راشد، ریاض انجم، انچارج گائڈینس اینڈ کونسلنگ سینٹر، میجر یوبرک مارون کارنیلئس، انچارج ٹائم ٹیبل، پروفیسر طارق محمود چودھری، سیکرٹری عالمگیریز ایسوسی ایشن، مسٹر نسیم اختر بھٹی، سٹاف روم سیکرٹری، میجر سید امداد علی، آفیسر انچارج ایگریکلچر، میجر سلیم راحت، آفیسر انچارج پرچیز کمیٹی، میجر طارق حبیب (کوارٹر ماسٹر) میجر یوبرک مارون کارنیلئس، کیپٹن مرزا محمد سلیم۔

اے اینڈ کیو برانچ

آفیسرز

لیفٹیننٹ کرنل نثار احمد انجینئرز، کیو ایم میجر طارق حبیب اور ایڈ جوٹینٹ کیپٹن طارق محمود اے کے

ایڈم سٹاف

(۱) صوبیدار میجر محمد ابراہیم اے کے۔ (۲) نائب صوبیدار ثناء اللہ خان انجینئرز (جے کیو)، (۳) حوالدار میجر لیاقت علی پی ٹی سی، (۴) حوالدار بشیر احمد اے یم سی سینٹری اور پرووسٹ این سی او (۵) حوالدار محمد صابر انجینئرز

کیو آفس

حوالدار لعل خان آرڈیننس، نائیک صلاح الدین اے سی سی، لانس نائیک غنی الرحمٰن اے ایم سی

اے آفس

(۱) ہیڈ کلرک صوبیدار محمود بیگ اے سی سی (۲) نائیک محمد بشیر اے سی سی (۳) نائیک خالد محمود اے سی سی (۴) سپاہی الفت مسیح اے سی سی (۵) سپاہی غلام حیدر اے سی سی

اکاؤنٹس سٹاف

سعید احمد شاہ، اکاؤنٹنٹ، مختار احمد، اظہر محمود، یونٹ اکاؤنٹس ظہور الحسن

سی آئی آفس

سپرنٹنڈنٹ محمد سرور خان، ٹائپسٹ (انگریزی، اردو) الطاف حسین

ٹریننگ سٹاف

ایس ایم محمد ابراہیم اے کے، حوالدار لیاقت علی پی ٹی سی، حوالدار محمد جاوید آرٹلری، رحیم بادشاہ پنجاب، حوالدار منیر احمد پی ٹی سی، حوالدار محمد بشیر پی ٹی سی، حوالدار انور سعید پی ٹی سی، حوالدار محمد ریاض پی ٹی سی، نائیک تحصیل خان پی ٹی سی

کالج ہسپتال کا عملہ

آر ایم او کیپٹن شاہد اعجاز اکبر اے ایم سی، میٹرن مسز روبینہ کوثر، حوالدار محمد یوسف اے ایم سی، سپاہی محمد ارشد اے ایم سی، سپاہی مشتاق الرحمٰن اے ایم سی، سپاہی محمد ضیاء الحق اے ایم سی، سپاہی شمروز خان اے ایم سی

خطیب

خطیب عبدالغفار صاحب اے ای سی

لائبریری

آفیسر انچارج میجر صفدر علی شاہ، لائبریرین صوبیدار اورنگ زیب خان اے ای سی، دفتری محمد ایوب بیگ

فارم لائبریرین

مختاراحمد

ڈرافٹسمین	مسٹر جعفر علی	ہینڈی کرافٹس ماسٹر	مسٹر مسعود سرور

لیبارٹری سٹاف

ڈیمانسٹریٹرز: مسٹر محمد لطیف عباسی ۲۔ مسٹر محمد ارشد سلیم

لیب اسسٹنٹ

۱۔ مقدس علی قدوس
۲۔ سیدراشد علی
۳۔ عبدالرشید

لیب اٹنڈنٹس: محمد نعیم، محمد حفیظ، محمد اشرف، اظہر محمود، سید علی ساجد

☆☆☆☆☆

باب ششم

☆ عالمگیریز میدان جنگ میں

☆ شہداء اور اعزاز یافتگان

☆ جنگی اعزازات کے علاوہ دوسرے اعزازات یافتگان

☆ اعزازی تلوار یافتگان

ممتاز عالمگیریز

(الف) افواج میں

(ب) سول میں

عالمگیرینز میدان جنگ میں

اکتوبر ۱۹۳۰ء میں ملٹری کالج (اس وقت کنگ جارج رائل انڈین ملٹری سکول) سے چالیس عالمگیرینز کا پہلا بیج رینکس میں پاس آؤٹ ہوا تھا۔ جون ۱۹۳۶ء سے یہاں کچز کالج نوگانگ کے لئے سال میں دو عالمگیرینز کی نامزدگیوں کا سلسلہ شروع ہوا۔ جس کے ذریعے انڈین ملٹری اکیڈمی ڈیرہ دون سے براہ راست کمیشن کا راستہ کھلا۔ (آئی ایم اے سے عالمگیرینز کا جو پہلا بیج ۱۹۲۹ء میں پاس آؤٹ ہوا۔ ان میں سے تین، سلطان محمد، محمد حیات، رب نواز، عباس بیگ بحیثیت وائی کیڈٹ اپنی یونٹوں سے اور دو، گل شیر اور اجمل۔ کچز کالج نوگانگ کے توسط سے براہ راست کالج سے آئے تھے۔ گویا جب دوسری جنگ عظیم چھڑی تو فوج میں عالمگیرینز کی بہت تھوڑی تعداد تھی۔ گو اس میں سال بہ سال چالیس پچاس کا اضافہ ہوتا رہا۔ قطع نظر اس امر کے کہ یہ ایک نوآبادیاتی فوج تھی اور یہ لڑائی قومی لڑائی نہیں تھی۔ یہ حقیقت اپنی جگہ ہے کہ عالمگیرینز کی بہتر تعلیم و تربیت نے انہیں بہتر فوجی بنایا۔ وہ جس محاذ پر بھی لڑے جی توڑ کر لڑے اور زیادہ موثر ہوئے اور جو رینکس میں گئے تھے ان میں سے بھی خاصی تعداد نے کمیشن لیا اور ان کی کارکردگی پر واضح طور پر سلیبی اور سٹینگ کی چھاپ تھی اور جنگ کے دوران جو جاپانیوں کے پی او ڈبلیو (POW) ہوئے انہوں نے اپنا وقار قائم رکھا۔ دوسری جنگ میں عالمگیرینز کی کارکردگی کا فرداً فرداً جائزہ لینا تو مشکل ہے ان میں سے بہتوں کا نام ایم آئی ڈی ہوا۔ (نمبر ا محمد قربان افریقہ کے محاذ پر مردانہ وار جنگ میں کام آیا) اور چار عالمگیرینز نے پانچ ایم سی (ملٹری کراس) حاصل کئے ۲۰۲ کیپٹن حضور احمد خان نے مغربی محاذ پر ۲۶۱ کیپٹن رحمان گل، ۳۷۰ فضل الرحمٰن اور ۳۹۷ میجر محمد جمشید نے ایم سی لیا۔ آخر الذکر نے یہ اعزاز دوبارہ حاصل کیا۔

۴۸۔۱۹۴۷ء کے کشمیر آپریشن میں عالمگیرینز نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ حتیٰ کہ تین زیر تعلیم کیڈٹس ۹۰۸ رحیم اللہ، ۱۱۶۶ اسلم جنجوعہ اور ۱۶۲۸ گل بادشاہ نے بھی۔ ۱۹۴۷ء اور ۱۹۴۸ء میں کالج کے جن فرزندوں نے جہاد کشمیر میں شرکت کی ان سب کا تذکرہ مشکل ہے، بہر حال جو نام اس آپریشن کا جائزہ لیتے ہوئے بار بار سامنے آئے وہ یہ تھے ۲۶۱ لیفٹیننٹ جنرل رحمان گل، ۳۷۵ کرنل محمد عنایت، ۳۸۰ لیفٹیننٹ کرنل شیر محمد، ۵۷۳ بریگیڈیئر اکابر حسین، ۵۹۴ لیفٹیننٹ کرنل خداداد خان، ۶۲۳ لیفٹیننٹ کرنل شاہ محمد، ۸۳۵ لیفٹیننٹ کرنل حق نواز کیانی، ۸۸۸ صوبیدار میجر سلطان سکندر، ۹۱۴ میجر عاقل داد اور ۱۱۸۷ جنرل محمد اقبال، ان میں سے دو......۳۸۰ کرنل شیر محمد اور ۵۷۳ بریگیڈیئر اکابر حسین ستارۂ جرأت کے اعزاز سے سرخرو ہوئے اور ۲۶۱ لیفٹیننٹ جنرل رحمان گل، ۳۷۵ کرنل محمد عنایت اور ۶۲۳ لیفٹیننٹ کرنل شاہ محمد کو امتیازی سند کے امتیاز سے بھی سرفراز کیا گیا۔

۶۱۔۱۹۶۰ء کے دیر باجوڑ آپریشن میں عالمگیرینز کا کنٹری بیوشن (Contribution) بہت ہی نمایاں رہا۔ درحقیقت بعد میں جیسا کہ ایک مبصر نے کہا: "It was more or less Military College Affair" یہ آپریشن بنیادی طور پر ۱۹ پنجاب نے Execute کیا تھا۔ ۱۹ پنجاب کے کمانڈانگ آفیسر عالمگیرینز کے سرخیل لیفٹیننٹ کرنل (بعد میں بریگیڈیئر) محمد رفیق تھے۔ ایک کمپنی کمانڈر ۸۵۶ میجر (بعد میں میجر جنرل) ممتاز علی اور ایک کمپنی آفیسر ۲۰۹۲ لیفٹیننٹ (بعد میں بریگیڈیئر) رب نواز تھے۔ ان کے علاوہ ۱۹ پنجاب کے ایجوٹینٹ ۱۶۷۰ کیپٹن (بعد میں لیفٹیننٹ کرنل) محمد رفیق تھے اور کوارٹر ماسٹر ۹۱۱ کیپٹن (بعد میں میجر) اختر حسین تھے۔ باجوڑ سکاوٹ کے طارق ۷۴۹ میجر (بعد میں بریگیڈیئر) محمد حیات تھے اور آئی جی ایف سی بریگیڈیئر (بعد میں لیفٹیننٹ جنرل) رحمان گل تھے۔ اس کامیاب آپریشن کے لئے ۱۹ پنجاب کے کمپنی کمانڈر ۸۵۶ ممتاز علی کو ستارۂ جرأت دیا گیا۔ اور رحمان گل ستارۂ قائداعظم سے سرفراز ہوئے۔

اپریل ۱۹۶۵ء کے رن کچھ آپریشن میں پانچ عالمگیرینز نے حصہ لیا۔ ۷۴۳ لیفٹیننٹ کرنل (بعد میں جنرل) محمد اقبال ۹۱۴ میجر عاقل داد، ۸۵۶ میجر (بعد میں میجر جنرل) ممتاز علی، میجر (بعد میں لیفٹیننٹ کرنل) سرفراز ملک اور لیفٹیننٹ کرنل (بعد میں جنرل) محمد اقبال آخر الذکر لیفٹیننٹ کرنل اقبال جو ۴ گائیڈز کی کمان کر رہے تھے۔ امتیازی سند کے اعزاز سے ممتاز ہوئے۔ اور ۷۴۳ لیفٹیننٹ کرنل محمد اقبال کو سی ایم سی کے کمنڈیشن کارڈ سے نوازا گیا۔

ستمبر ۱۹۶۵ء کی جنگ آنے تک آرمی کو فیڈ کرتے ہوئے ملٹری کالج کو تیس پینتیس سال ہو چکے تھے۔ اس وقت کوئی عالمگیرین جنرل آفیسر تو نہیں ہوا تھا۔ البتہ ۵ عالمگیرینز بریگیڈیئر کے عہدے تک ضرور پہنچ چکے تھے۔ نمبر ۲ سلطان محمد، ۱۹ محمد حیات، ۷۳ رب نواز، ۱۹۱ عباس بیگ اور ۲۶۱ رحمان گل اس میں شمار کئے جاتے ہیں جو اس وقت جی ایچ کیو میں ملٹری سیکرٹری تھے اور ۲ سلطان محمد پی ایم اے کی کمان کر رہے تھے۔ جنگ کے پس منظر میں ان دو عہدوں کی اہمیت ظاہر ہے۔ ان کے علاوہ ستمبر کی جنگ میں سینکڑوں عالمگیرینز مختلف رینکس میں معرکہ آراء ہوئے اور ہر جگہ اپنے تشخص کو برقرار رکھا اور اپنی قابلیت کا لوہا منوایا۔ شمال میں کشمیر کے پہاڑوں

سے جنوب راجستھان سیکٹر کے ریگ زاروں تک دو ہزار میل لمبے محاذ پر ہر سیکٹر میں عالمگیر ینز لڑے اور جی توڑ کر لڑے۔ شہید بھی ہوئے اور جنگی اعزازات سے نوازے گئے۔ کشمیر کے نمبر۲ بریگیڈ یئر کے کمانڈر تو بابائے عالمگیر ینز بریگیڈ یئر رفیق تھے۔ حاجی پیر اور چھمب جوڑیاں سیکٹر میں کثیر تعداد میں عالمگیر ینز نبرد آزما ہوئے جن میں سے جو اعزازات سے نوازے گئے وہ یہ ہیں:

۸۴۲ میجر (بعد میں لیفٹیننٹ کرنل) احمد خان ستارۂ جرأت، ۲۳۵ حق نواز کیانی ستارۂ جرأت، ۱۶۹۴ لیفٹیننٹ کرنل محمد خان امتیازی سند، ۳۸/۷ کیپٹن (بعد میں بریگیڈ یئر) سلطان احمد ستارۂ جرأت۔

چھمب میں آرمر کی دو یونٹیں تھیں۔ ۱۳ لانسرز اور ۱۱ کیولری دونوں کے سی او، کالج نمبر ۵۲۶ لیفٹیننٹ کرنل محمد شیر اور کالج نمبر ۸۲۱ لیفٹیننٹ کرنل محمد عزیز عالمگیر ینز تھے۔ ۱۳ لانسرز کے محمد شیر ستارۂ جرأت سے سرفراز بھی ہوئے۔ ۲۱۱۴ لیفٹیننٹ فضل حسین بھٹی اور ۲۲۶۲ لیفٹیننٹ (بعد میں لیفٹیننٹ کرنل) میر افضل پراچہ امتیازی سند بھی اسی سیکٹر میں ملی۔ ۵۹۳ میجر (بعد میں بریگیڈ یئر) اکا بر کی کمپنی بھی ۱۱ کیولری کے ہمرکاب رہی۔ سیالکوٹ سیکٹر میں ۱۰۱۸ میجر (بعد میں لیفٹیننٹ کرنل) اصغر علی راجہ، ۲۱۲۴ لیفٹیننٹ (بعد میں لیفٹیننٹ کرنل) امتیاز احمد ستارۂ جرأت سے سرخ رو ہوئے اور میجر (بعد میں بریگیڈ یئر) محمد اکبر خان (نمبر ۹۶۵) اور ۲۰۶۹ لیفٹیننٹ کرنل عبدالحلیم نے امتیازی سند حاصل کی۔ ۹۷۱ میجر یعقوب ملک بھی شامل کارزار تھے۔ ۱۹۶۵ء کی جنگ چونڈہ کے میدان میں لڑی گئی اس میں آرمر اور انفنٹری کا تاریخی رن پڑا تھا۔ جس نے ۱۹۶۵ء کی جنگ کا پانسہ پاکستان کے حق میں پلٹنے میں اہم کردار ادا کیا۔ اس لحاظ سے یہاں خاص طور سے عالمگیر ینز کا ارتکاز تھا۔ اور انہوں نے اس ارتکاز کا حق ادا کر دیا۔ چونڈہ کی معرکہ آرائی میں عالمگیر ینز اس شان سے معرکہ آراء ہوئے کہ ہر محاذ پر جراتوں کے نشان ثبت کر آئے اور عسکری تاریخ میں ایک نیا باب رقم کیا۔

چونڈہ سیکٹر میں ایک قابل فخر عالمگیرین ۵۶۲ کرنل (بعد میں میجر جنرل، ایم این اے اور وفاقی وزیر) محمد بشیر خان اسپیشل ٹاسک فورس کی کمان کر رہے تھے۔ پانچ رجمنٹل کمانڈرز دو انفنٹری کے (۲ پنجاب کے لیفٹیننٹ کرنل محمد جمشید اور ۴ ایف ایف آر کے لیفٹیننٹ کرنل ۴۸/۷ محمد حیات) دو آرمر کے (۵ کیولری کے سی او اور ۹۴۸ لیفٹیننٹ کرنل محمد اکبر خان، ۱۱ کیولری کے سی او لیفٹیننٹ کرنل عبدالعزیز) اور ایک آرٹلری یونٹ دی ایس پی فیلڈ رجمنٹ کے ٹو آئی سی میجر رشید احمد ۵۲/۷ ملٹری کالج کے چشم و چراغ تھے اور ان میں سے دو یونٹیں ایسی تھیں جسے دو پنجاب جس کے سی او ۳۶/۷ (لیفٹیننٹ کرنل محمد جمشید ایم سی) ایک کمپنی کمانڈر (۴۷/۷ میجر محمد حسن) اور ایک پلاٹون کمانڈر (۸۸۸ صوبیدار سلطان سکندر) سب عالمگیر ینز تھے۔ تینوں ستارۂ جرأت سے سرخ رو ہوئے۔ اس طرح ون ایس پی فیلڈ کے ایکٹنگ سی او میجر رشید کیانی ایک کمپنی آفیسر لیفٹیننٹ ۲۱۳۳ بعد میں میجر جنرل) نذر حسین یونٹ کے صوبیدار میجر حبیب خان اور ایک پلاٹون کمانڈر محمد مصطفیٰ کالج ہی کے سپوت تھے۔ یہ امر کچھ کم معنی خیز اور قابل فخر نہیں ہے کہ چونڈہ کے محاذ پر ۱۲ ستارۂ جرأت دیئے گئے ان میں سے چھ عالمگیر ینز ۳۹/۷ لیفٹیننٹ کرنل محمد جمشید، ۴۸/۷ لیفٹیننٹ کرنل محمد حیات، ۵۲/۷ میجر رشید، ۸۸۸ صوبیدار سلطان سکندر، ۴۷/۷ میجر محمد حسین ملک اور ۱۰۱۸ میجر اصغر علی راجہ کے حصے میں آئے۔ مزید برآں ۶۶۴ میجر (بعد میں لیفٹیننٹ کرنل) اقبال قریشی، ۸۷/۷ میجر (بعد میں بریگیڈ یئر لعل خان اور ۱۲۷۸ میجر (بعد میں لیفٹیننٹ کرنل) زمان کیانی نے امتیازی سند حاصل کرنے کا امتیاز حاصل کیا۔

سلیمانکی سیکٹر میں بریگیڈ یئر کمانڈر ۴۶۰ بریگیڈ یئر (بعد میں لیفٹیننٹ جنرل) محمد اکبر تھے۔ ان کی کمان میں جو معرکہ آرائی ہوئی اس میں ۱۲۲۱ میجر (بعد میں بریگیڈ یئر) اسلم جنجوعہ نے جھنگڑ پوسٹ پر ستارۂ جرأت لیا اور ۹۴۹ میجر (بعد میں کرنل) محمد اکبر اور ۲۱۶۲ لیفٹیننٹ کرنل) محمد اقبال امتیازی سند حاصل کی اور ۱۰۱۶ محمد توفیق نے امتیازی سند حاصل کی۔ اس محاذ پر ۱۲۲۳ میجر (بعد میں بریگیڈ یئر) اکرم ظفر کمپنی کمانڈر تھے، سطح نظر اس امر کے کہ کھیم کرن سیکٹر میں ون آرمرڈ ڈویژن کی تگ و تاز کارگر نہ ہو سکی، اس محاذ پر عالمگیر ینز کی اپنی کارکردگی قابل قدر رہی۔ ۶۹۰ بریگیڈ یئر بشیر احمد نے ایک بریگیڈ کی کمان کی۔ ۶ لانسرز کے سی او فاتح کھیم کرن ۴۱/۷ لیفٹیننٹ کرنل صاحب زاد گل اس تگ و تاز میں شہید ہوئے اور ستارۂ جرأت سے سرخ رو ہوئے۔ ۲۰۲۷ لیفٹیننٹ (بعد میں لیفٹیننٹ کرنل) محمد سعید نے کیکر پوسٹ پر پاکستانی جھنڈا گاڑ کر ستارۂ جرأت لیا۔ ۴ کیولری کے سیکنڈ ان کمانڈ میجر (کالج نمبر ۳۸/۷) خالد کیانی عالمگیرین ہی تھے۔ کھیم کرن کے محاذ پر صاحب زاد گل کے علاوہ ملٹری کالج کے دو اور سپوت ۱۶۶۰ میجر علی عابد (آرٹلری) اور ۱۶۸۳ نائب صوبیدار پائندہ خان بلوچ بھی شہید ہوئے۔

لاہور سیکٹر میں ۶ ستمبر ۱۹۶۵ء کی صبح دشمن کی یلغار کو سب سے پہلے ستلج رینجرز نے روکا تھا۔ رینجرز کے واہگہ ونگ کے کمانڈر میجر علم الدین (نمبر ۱۵۹۹) اسی مزاحمت کی نذر ہوئے۔

قصور سیکٹر روہی وال کے معرکہ میں دو عالمگیر ینز ۱۴۸۷ میجر (بعد میں لیفٹیننٹ کرنل) محمد رزاق مرزا اور ۱۶۶۳ میجر (بعد میں لیفٹیننٹ کرنل) محمد یونس نے

جرأت اور قیادت کے وہ جوہر دکھائے کہ دونوں ستارۂ جرأت کے اعزاز سے سربلند ہوئے۔علی ہٰذالقیاس راجستھان سیکٹر میں بھی عالمگیریز نے کارہائے نمایاں انجام دیئے۔۱۸ پنجاب نے دشمن کے ۳ ہزار مربع میل علاقے پر قبضہ کیا اور صحرائی عقاب کا لقب پایا۔ ۱۸ پنجاب کے سی او لیفٹیننٹ کرنل ممتاز علی ستارۂ جرأت، الفا کمپنی کے کمانڈر میجر سرفراز ملک اور بی کمپنی کے کمانڈر میجر (اب لیفٹیننٹ کرنل) محمد رفیق تینوں ملٹری کالج کے ساختہ پرداختہ تھے اور تینوں ستارۂ جرأت سے سرخ رو ہوئے (کرنل ممتاز علی کے لئے ہلال جرأت کی سفارش کی گئی تھی) ۱۹۶۵ء کی جنگ میں یہ قابل فخر ریکارڈ کہ ایک یونٹ میں تین عالمگیریز کو ستارۂ جرأت عطا ہوا ہو چونڈہ میں ۲ پنجاب اور راجستھان میں ۱۸ پنجاب کا ہے۔حسن اتفاق کہ دونوں کے سی او زمیجر جنرل ہوئے۔راجستھان سیکٹر میں کالج کے فرزند ۴۳ے لیفٹیننٹ کرنل محمد اقبال تھے۔

واضح رہے کہ راجستھان سیکٹر میں پورے ۱۸۵نڈین ڈویژن کو ۵۱ بریگیڈ کی صرف دو یونٹوں ۱۸ پنجاب اور ۸ ایف ایف نے مات دی۔ ۵۱ بریگیڈ کی بھی تیسری بٹالین لاہور سیکٹر کی طرف بھیج دی گئی تھی۔صحرائی عقاب کی کارکردگی اب ایک لی جنڈ کی حیثیت اختیار کر چکی ہے، دسمبر ۱۹۷۱ء کی جنگ کا جو انجام ہوا خواہ اسکے اسباب کچھ بھی ہوں اور اس کے نتیجہ میں جو المیہ پیش آیا۔اس کی وجہ سے مشرقی اور مغربی پاکستان میں بریگیڈ کی سطح تک کی ساری قابل فخر معرکہ آرائیاں پس منظر میں چلی گئیں۔بلکہ بڑی حد تک نظر انداز کر دی گئیں۔ہائی کمان کی کارکردگی اپنی جگہ لیکن کمپنی سے بریگیڈ کی سطح تک کے ایکشن ہر لحاظ سے قابل قدر تھے۔

دسمبر ۱۹۷۱ء کی چودہ روزہ جنگ کے دوران ۴۶۱ میجر جنرل محمد اکبر ۱۲ مری ڈیو کو کمان کر رہے تھے۔۵۶۶ چیف آف سٹاف تھے۔۸۸۵ میجر جنرل غلام محمد ایس ایس جی کمانڈر تھے، ۳۶ ڈویژن کی کمان ۳۹۷ میجر جنرل محمد جمشید کے ہاتھ میں تھی۔دسمبر ۱۹۷۱ میں مغربی پاکستان میں جنگ نسبتاً محدود رہی۔لیکن جو بھی معرکے ہوئے ان میں عالمگیریز نے اپنی روایتی کارکردگی کو برقرار رکھا۔سیالکوٹ سیکٹر میں جسٹر کا دفاع ۳۸ پنجاب کے سپرد تھا۔اس کے سی او ۱۲۲۱ (لیفٹیننٹ کرنل بعد میں بریگیڈیئر) محمد اسلم جنجوعہ تھے، کمپنی کمانڈر ۱۳۴۱ میجر افتخار کیانی اور میجر محمد ا(بعد میں لیفٹیننٹ کرنل) اور ای ایم صوبیدار میجر غلام مرتضیٰ شاہ سب کے سب عالمگیریز تھے۔۳۸ پنجاب نے جسٹر کا کامیاب دفاع کیا۔چھمب سیکٹر میں ۱۰۴۸ رسالدار محمد حنیف ایک بکتر بند دستے کی کمان کرتے ہوئے شہید ہوئے اور تمغۂ جرأت سے سرفراز ہوئے۔سیالکوٹ سیکٹر میں سیکنڈ لیفٹیننٹ امجد خورشید نے جام شہادت نوش کیا۔اور تمغۂ جرأت سے سرخرو ہوئے۔حسینی والا سیکٹر میں بلوچ کے ۱۸۲۰ میجر محمد حنیف شہید ہوئے اور ستارۂ جرأت سے سرفراز ہوئے۔سلیمانکی سیکٹر میں ۲۸۷۵ کیپٹن (بعد میں لیفٹیننٹ کرنل) طلعت عمر نے ستارۂ جرأت اور ۲۵۷۵ کیپٹن داؤد الرحمٰن نے تمغۂ جرأت حاصل کیا۔لاہور سیکٹر میں ۲۰۶۹ میجر عبدالحلیم کا نام ستارۂ جرأت کے لئے بھیجا گیا اور ۱۷۹۳ کیپٹن مظہر حسین شاہ اور لیفٹیننٹ افتخار جعفر اس محاذ پر شہید ہوئے۔راجستھان سیکٹر میں ۲۳۴۸ کیپٹن احمد ضیاء خان نے مادر وطن کو جان کا نذرانہ پیش کیا۔۲۴۲۶ میجر (بعد میں بریگیڈیئر) نعیم اکبر نے اس محاذ پر فرسٹ پنجاب کی ایک کمپنی کو کمان کرتے ہوئے امتیازی سند حاصل کی اور ان کے چھوٹے بھائی لیفٹیننٹ (اب لیفٹیننٹ کرنل) منیر اکبر نے فرسٹ پنجاب ہی کے ایک کمپنی افسر کی حیثیت سے اس محاذ پر ستارۂ جرأت لینے کا اعزاز پایا۔یہ بھی ایک ریکارڈ ہے کہ ایک محاذ پر ایک یونٹ کے دو عالمگیری بھائیوں نے یکے بعد دیگرے جنگی اعزاز پایا ہو۔

دسمبر ۱۹۷۱ء کی جنگ کا اصل میدان مشرقی پاکستان تھا اور یہ جنگ کمپنی بٹالین اور بریگیڈ کی سطح پر بڑی جیداری سے لڑی گئی۔سول آرمڈ فورسز کے علاوہ وہاں آخر میں دو ڈویژن برسرکار رہے۔ان میں عالمگیریز کی کثیر تعداد تھی۔سب کا فرداً فرداً تذکرہ کرنا تو ممکن نہیں ہے۔ان میں سے کچھ کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔ہیڈ کوارٹرز میں ۳۹۷ میجر جنرل محمد جمشید ڈی جی ای پی سی اے ایس او اکتوبر ۱۹۷۱ء سے جی او سی ۳۷ ڈویژن، ۶۹۰ ڈی ڈی ای پی سی اے ایف بریگیڈیئر بشیر احمد ۸۲۴ بریگیڈیئر عبدالحمید اور ۹۴۹ کرنل محمد اکبر کرنل اسٹاف ۱۶ ڈویژن تھے۔فیلڈ میں دو عالمگیرین بریگیڈ کمان کر رہے تھے۔۶۸۸ بریگیڈیئر عطا محمد خان نے چٹاگانگ کے علاقہ کا ۹۱ انڈی پینڈنٹ کمان کرتے ہوئے بہت ہی شاندار خدمات انجام دیں۔جیسور سیکٹر میں ۴۸ے بریگیڈیئر عطا محمد خان نے چٹاگانگ کے علاقہ کا ۹۱ انڈی پینڈنٹ کمان کرتے ہوئے بہت ہی شاندار خدمات انجام دیں۔جیسور سیکٹر میں ۴۸ے بریگیڈیئر محمد حیات ستارۂ جرأت کی معرکہ آرائیوں پر دوبار ایک مرتبہ جولائی ۱۹۷۱ء میں اور دوسری مرتبہ نومبر ۱۹۷۱ء میں ہلال جرأت کی سفارش کی گئی وہاں ایس ایس جی کی دوسری بٹالین نے بھی بہت کارہائے نمایاں انجام دیئے ان میں ۱۷۳۹ میجر (اب لیفٹیننٹ جنرل) پیرداد خان، ۲۰۴۸ میجر (اب بریگیڈیئر) یعسوب علی ڈوگر ۲۰۲۷ میجر (اب لیفٹیننٹ کرنل) محمد سعید ستارۂ جرأت ۲۳۲۰ کیپٹن (اب لیفٹیننٹ کرنل) خالد محمود ۲۱۶۳ حیدر اختر وغیرہ نے ایسے ایسے معرکے سر کئے کہ اگر ان کو فلمایا جاسکتا تو لوگ برج آن ریور کوآئی کو بھول جاتے۔افسوس کہ بڑے بڑے جیداروں کی جیداریوں پر پانی پھر گیا۔ان کے علاوہ ۶۳۶ لیفٹیننٹ کرنل شیر زمان آرٹلری، کمانڈر مجاہدین بٹالین، ۱۸۳۲ (اب کرنل) محمد افضل خان کمپنی کمانڈر ۸ بلوچ، ۸۸۷ لیفٹیننٹ کرنل سرفراز ملک سی او ۳۱ پنجاب ۱۰۰۰ کرنل محمد اقبال اے کیو لاگ ایریا ڈھاکہ، ۱۰۷۸ لیفٹیننٹ کرنل اصغر علی راجہ ستارۂ جرأت ونگ کمانڈر ای پی سی اے ایف چٹاگانگ، کیپٹن (اب بریگیڈیئر) محمد شیراز بیگ، میجر (اب کرنل) یامین ستی ۸۹۲ لیفٹیننٹ کرنل محمد حسین بھٹی کمانڈر ای پی سی اے ایف کھلنا ۹۳۴، لیفٹیننٹ کرنل محمد اکرم

کمانڈر پی اے ایف سلہٹ ۶۴۴ کرنل عبدالمتین کمانڈر سی اے ایف سلہٹ کیپٹن (اب لیفٹیننٹ کرنل) شعیب علی، انجینئرز، کیپٹن (اب لیفٹیننٹ کرنل) سعید اختر ۲۲۰۹ میجر (اب لیفٹیننٹ کرنل) ایوب شہاب ۸ پنجاب، کیپٹن جمیل خالد ۸ پنجاب، کیپٹن (اب لیفٹیننٹ کرنل) سلیم سلیمان ۱۲ پنجاب، میجر ظفر سعید ۱۲ پنجاب، ۲۱۱۴ میجر (اب لیفٹیننٹ کرنل) فضل حسین بھٹی، ۱۵۸۹ میجر محمد صادق (یہ فہرست بہت نامکمل ہے) بہر حال یہ اور بہت سے عالمگیر یز تھے جنہوں نے اپنے اپنے فرائض کا حق ادا کیا۔

آخر میں ان جیالوں کا ذکر کیا جاتا ہے جن کی معرکہ آرائیوں کو اعزازات سے نوازا گیا۔ سب سے پہلے تو ۱۸۱۱ میجر اکرم شہید نشان حیدر کا نام آتا ہے۔ بوگرہ سیکٹر میں ہلی کے محاذ پر رسم وفا کی ایک نئی روایت قائم کی۔ جمال پور کے معرکہ کے ہیرو ۳۱ بلوچ کے سی او ۱۷۳۸ لیفٹیننٹ کرنل (اب بریگیڈیئر) سلطان احمد نے تو جمال پور اور کمال پر اپنی معرکہ آرائیوں کے لئے بین الاقوامی شہرت پائی اور ستارۂ جرأت سے سرخ رو ہوئے اس جنگ دسمبر کی تگ و تاز میں جن جیالوں نے ستارۂ جرأت حاصل کئے وہ یہ تھے:

۱۷ ۹ لیفٹیننٹ کرنل محمد یعقوب، ۱۷۴۸ لیفٹیننٹ کرنل محمد رزاق مرزا، ۱۵۲۳ میجر کاظم کمال شہید، میجر (اب لیفٹیننٹ جنرل) پیرداد خان، ۲۰۹۸ میجر (اب لیفٹیننٹ کرنل) محمد یوسف، ۲۱۸۱ میجر (اب لیفٹیننٹ کرنل) فہیم درانی، ۲۲۹۰ لیفٹیننٹ کمانڈر (اب کیپٹن نیوی) گل زمان ملک، ۳۳۱۵ لیفٹیننٹ کمانڈر (اب کیپٹن نیوی) سکندر حیات، ۲۳۸ میجر سعید اللہ جنگ ان کے علاوہ مندرجہ ذیل جو بظاہر بے تمغۂ ونشاں رہے لیکن شہادت سے سرخ رو ہوئے یہ تھے:

۲۴۸۰ عظمت حیات شہید آرٹلری

کیپٹن سلیم اختر شہید پنجاب، ۲۷۵۹ سیکنڈ لیفٹیننٹ مشتاق نواز شہید ایف ایف آر یہ وہ جیالے ہیں جو میدان کارزار میں کام آئے۔ اس فہرست میں وہ شہید شامل نہیں ہیں جنہوں نے ڈیوٹی پر جان دی۔ جیسے ۲۱۶۸ کیپٹن محمد اشرف اور ۸۱۱۳ میجر عبدالقدیر سیکنڈ ان کمانڈ ای پی آر جیسور سیکٹر، جو باغیوں کے دست ظلم کا شکار ہوئے اور میجر نصب خان جن کو پی او ڈبلیو ہونے کے بعد ٹرین میں انڈین گارڈز نے مار ڈالا۔ (نوٹ: شہیدوں اور ۱۱۰ اعزاز یافتہ غازیوں کا تفصیلی تذکرہ دوسرے باب میں کیا گیا ہے)

لیپا ویلی کا معرکہ

یہ معرکہ لیپا ویلی (کشمیر) میں اوائل مئی ۱۹۷۶ء میں پیش آیا۔ جس کے ہیرو لیفٹیننٹ کرنل حق نواز ستارۂ جرأت اور ان کی ۱۹ اے کے رجمنٹ نے چک پترا پوسٹ کو دشمن سے واگزار کر کے تقریباً ایک ناممکن ٹارگٹ کو صرف اپنی قوت ایمان سے ممکن کر دکھایا۔ (جس کی تفصیلات اگلے باب میں بیان کی گئی ہیں) سقوط ڈھاکہ کے پس منظر میں پاکستانی فوج کی یہ کامیابی بہت اہمیت رکھتی تھی۔ کرنل حق نواز کیانی اس معرکہ کے آخری لمحوں میں شہید ہوئے اور دوسری بار ستارۂ جرأت سے سرخرو ہوئے۔

حاصل کلام

اس تبصرہ میں عالمگیر یز کی میدان ہائے جنگ میں معرکہ آرائیوں کا ایک سرسری جائزہ پیش کیا گیا ہے (تفصیلات آگے آتی ہیں) اعزازات اور شہادتوں کا گوشوارہ یہ ہے:

۱۹۴۷ء آزادی سے پہلے

ملٹری کراس

(۱) ۲۶۱ (لیفٹیننٹ جنرل) رحمان گل ایم سی (۲) ۳۷۰ (لیفٹیننٹ کرنل) فضل الرحمٰن ایم سی (۳) ۳۹۷ (میجر جنرل) محمد جمشید ایم سی دو بار (۴) ۴۰۲ (کرنل) حضور احمد خان ایم سی

کشمیر آپریشن ۱۹۴۸ء

ستارۂ جرأت ۲ امتیازی اسناد ۳

(۱) ۳۸۰ لیفٹیننٹ کرنل شیر محمد ستارۂ جرأت (۲) ۵۷۳ بریگیڈیئر سید اکابر حسین ستارۂ جرأت (۳) ۲۶۱ لیفٹیننٹ جنرل رخمان گل، ایم سی امتیازی سند
(۴) ۳۷۳ کرنل محمد عنایت خان، امتیازی سند (۵) ۶۳۲ لیفٹیننٹ کرنل شاہ محمد امتیازی سند

دیر باجوڑ آپریشن ۶۱-۱۹۶۰ء

۱۔ ۸۵۴ میجر جنرل ممتاز علی ستارۂ جرأت

رن کچھ آپریشن اپریل ۱۹۶۵ء

امتیازی سند، سی این سی کمنڈیشن کارڈ، ۱۱۸۷ (جنرل) محمد اقبال امتیازی سند، ۷۴۳ (بریگیڈیئر) محمد اقبال کمنڈیشن کارڈ

جنگ ستمبر ۱۹۶۵ء

شہید ۶، ستارۂ جرأت ۱۸، امتیازی اسناد ۱۰۹

شہداء

۱۷ لیفٹیننٹ کرنل صاحب زادہ گل شہید، ۱۵۹۹ میجر علم دین شہید، ۱۶۶۰ میجر علی عابد شہید، ۱۶۸۳ نائب صوبیدار پائندہ خان شہید، ۸۹۳ کیپٹن مظہر حسین شاہ شہید، ۲۱۸۰ لیفٹیننٹ افتخار جعفر شہید

ستارۂ جرأت

۳۸۷ میجر محمد جمشید ایم سی بار، ۵۶۲ لیفٹیننٹ کرنل محمد شیر، ۱۷ لیفٹیننٹ کرنل صاحب زاد گل شہید، ۸۴۸ لیفٹیننٹ کرنل محمد حسین ملک، ۷۴۸ بریگیڈیئر محمد حیات، ۷۵۲ لیفٹیننٹ کرنل رشید احمد، ۸۳۵ لیفٹیننٹ کرنل حق نواز کیانی، ۸۴۲ لیفٹیننٹ کرنل احمد خان، ۸۵۶ میجر جنرل ممتاز علی ستارۂ جرأت، ۸۸۸ آنریری کیپٹن سلطان سکندر، ۹۱۸ میجر عاقل داد، ۱۰۱۸ لیفٹیننٹ کرنل اصغر علی راجہ، ۱۲۲۱ بریگیڈیئر محمد سلیم جنجوعہ، ۱۲۹۷ لیفٹیننٹ کرنل محمد رفیق، ۱۶۲۳ لیفٹیننٹ کرنل محمد یونس، ۱۷۳۸ بریگیڈیئر سلطان احمد، ۲۰۲۷ لیفٹیننٹ کرنل محمد سعید، ۲۱۲۴ بریگیڈیئر امتیاز احمد۔

امتیازی اسناد

۶۶۴ لیفٹیننٹ کرنل محمد اقبال قریشی، ۹۴۹ کرنل محمد اکبر، ۹۶۵ بریگیڈیئر محمد اکبر خان، ۱۰۱۶ لیفٹیننٹ کرنل محمد توفیق مرزا، ۱۲۷۸ لیفٹیننٹ کرنل محمد زمان، ۱۶۹۴ لیفٹیننٹ کرنل محمد خان، ۲۰۲۹ لیفٹیننٹ کرنل عبدالحلیم، ۲۱۶۴ لیفٹیننٹ کرنل فضل حسین بھٹی، ۲۱۶۲ لیفٹیننٹ کرنل محمد اقبال، لیفٹیننٹ کرنل منیر افضل۔

جنگ ۱۹۷۱ء

شہید ۹، نشان حیدر ایک، ستارۂ جرأت ۱۳، تمغۂ جرأت ۳، امتیازی سند ایک

نشان حیدر

میجر اکرم نشان حیدر (شہید)

شہداء

۱۰۴۸ رسالدار محمد حنیف، ۱۵۱۳ میجر کاظم کمال، ۱۸۲۰ میجر محمد حنیف، ۲۳۴۸ کیپٹن احمد ضیاء خان، ۲۴۸۰ میجر عظمت حیات خان، ۲۶۳۶ کیپٹن سلیم اختر، ۲۷۵۹ سیکنڈ لیفٹیننٹ مشتاق نواز کیانی، ۲۹۰۸ سیکنڈ لیفٹیننٹ امجد خورشید۔

ستارۂ جرأت

۱۷۱۹ لیفٹیننٹ کرنل محمد یعقوب ملک، ۱۴۷۸ لیفٹیننٹ کرنل محمد رزاق مرزا، ۱۵۱۳ میجر کاظم کمال شہید، ۱۷۳۸ بریگیڈیئر سلطان احمد ستارۂ جرأت، ۱۷۳۹ لیفٹیننٹ جنرل پیرداد خان، ۲۸۲۰ میجر محمد حنیف شہید، ۲۰۹۸ لیفٹیننٹ کرنل محمد یوسف، ۲۱۸۱ لیفٹیننٹ کرنل فہیم درانی، ۲۲۹۰ کیپٹن (نیوی) گل زمان ملک، ۲۳۱۵ کیپٹن (نیوی) حیات خان، ۲۳۱۸ میجر سعید اللہ خٹک بلوچ، ۲۸۳۹ بریگیڈیئر منیر اکبر پنجاب، ۲۸۷۸ لیفٹیننٹ کرنل طلعت عمر ایف ایف

تمغہ جرأت

۱۰۴۸ رسالدار محمد حنیف کیولری، ۲۷۵ میجر داؤد الرحمان آرٹلری، ۲۹۰۸ سیکنڈ لیفٹیننٹ خان امجد خورشید پنجاب

امتیازی سند

۲۴۲۶ میجر جنرل نعیم اکبر خان

معرکہ لیپا ویلی ۱۹۷۲ء

(شہید ۱، ستارۂ جرأت ۱)

شہید لیفٹیننٹ کرنل حق نواز کیانی ستارۂ جرأت۔

ستارۂ جرأت

لیفٹیننٹ کرنل حق نواز کیانی ستارۂ جرأت

عالمگیر ینز میدان جنگ میں

۱۹ جنوری ۱۹۵۰ء کو حفیظ جالندھری نے کالج کی وزیٹر بک میں کالج کے بارے میں لکھا تھا کہ

''اس کچھار میں شیر پل رہے ہیں''

یہ ''شیر'' مشرق و مغرب کے کارزاروں میں توقع کے مطابق سرخرو ہوئے اور ۱۹۴۷ء میں ظہور پاکستان کے وقت یہ ''شیر'' پرچم ستارۂ ہلال لیکر اس کی سرحدوں پر جا کھڑے ہوئے۔ اس باب میں عالمگیر ینز کی تگ و تاز کی داستان شہیدوں اور جنگی اعزاز یافتگان کے حوالے سے بیان کی گئی ہے۔

دوسری جنگ عظیم کے اعزازات

جنگ جنگ ہی ہے اور بہادری بہر حال بہادری ہے خواہ کہیں اور کبھی ہو۔ دوسری جنگ عظیم میں چار عالمگیر ینز نے پانچ ملٹری کراس حاصل کئے۔ کیپٹن رحمان گل، کیپٹن فضل الرحمٰن، کیپٹن محمد جمشید نے مشرقی محاذ پر اور کیپٹن حضور احمد خان نے مغربی محاذ پر یہ اعزاز حاصل کیا۔ کیپٹن محمد جمشید نے دوبارہ یہ اعزاز حاصل کیا۔

جنگ جہاد کشمیر میں عالمگیر ینز کا کردار

۴۸۔۱۹۴۷ء کے جہاد کشمیر میں عالمگیر ینز نے ایک تو باقاعدہ فوجیوں کی حیثیت سے حصہ لیا جس کا ذکر آگے آئے گا۔ ان کے علاوہ کالج میں بہت سے ایسے کیڈٹ تھے جو جہاد میں حصہ لینے کیلئے بے چین تھے۔ تین من چلے ایسے تھے جنہوں نے اپنے طور پر اس کے لئے تگ و دو کی۔

کیڈٹ آفیسر ۹۰۸ (لیفٹیننٹ کرنل) رحیم اللہ اور کیڈٹ ایجوٹینٹ ۱۱۱۶۲ اسلم جنجوعہ اکتوبر ۱۹۴۷ء میں گجرات گئے۔ رام پیاری پیلس میں ہیڈ کوارٹر مجاہدین کشمیر رپورٹ کی۔ وہاں سے بھمبر بھیجے گئے۔ وہاں کچھ عرصہ جہادی کارروائیوں میں حصہ لیا۔ وہاں سے براستہ گجرات واپس لوٹا دیئے گئے، دسمبر میں کالج پہنچے۔

اگست ۱۹۴۸ء میں ۱۶۶۸ کیڈٹ آفیسر گل بادشاہ کالج سے بھاگ کر جہاد کشمیر میں شامل ہوئے۔ خان فورس کے کمانڈنگ افسر سردار خان محمد خان سدوزئی نے نومبر ۱۹۴۸ء میں گل بادشاہ کو زبردستی کالج واپس کیا۔ کمانڈانٹ ملٹری کالج کے نام چٹھی میں (مورخہ ۱۲ نومبر ۱۹۴۸ء) گل بادشاہ کے جذبے اور کمانڈر پلاٹون کے طور پر کئی معرکوں میں ان کی کارکردگی کی تعریف کی گئی۔

کشمیر آپریشن کے اعزازات

جہاد کشمیر (۴۹۔۱۹۴۸ء) میں یوں تو کئی عالمگیریز شریک ہوئے تاہم کیپٹن حق نواز کیانی (۸۳۵) کی تگ و تاز کا مرکز پانڈو کی پہاڑیاں تھیں۔ اس رعایت سے ان کا لقب پہاڑی کبوتر پڑا۔ یہاں پانچ ممتاز عالمگیریز کا ذکر کیا جاتا ہے جو جنگی اعزازات سے سرفراز ہوئے۔ ۲۶۱ لیفٹیننٹ جنرل رحمان گل ایم سی امتیازی سند، لیفٹیننٹ کرنل شیر محمد ستارۂ جرأت، ۳۷۵ کرنل محمد عنایت امتیازی سند، سید اکابر حسین ستارۂ جرأت، لیفٹیننٹ کرنل شاہ محمد امتیازی سند۔ یہاں کالج سنیارٹی کے لحاظ سے ان کا تذکرہ کیا جا رہا ہے۔

لیفٹیننٹ جنرل رحمان گل ایم سی

رحمان گل ۱۹۲۹ء میں اسکول میں چوتھے درجہ میں داخل ہوئے، ۲۶۱ رول نمبر تھا اور برڈووڈ ہاؤس پہلا ہاؤس، ۱۹۳۸ء میں آرمی اسپیشل کے امتحان میں اوّل آئے، ۱۹۲۹ء میں کچز کالج نوگانگ گئے، ۱۹۴۲ء میں آئی ایم اے سے ۲/۱۳ ایف ایف میں کمیشن لیا۔ ۱۹۴۵ء میں برما کے محاذ پر اسی بٹالین کی ڈی کمپنی کی کمان کرتے ہوئے ملٹری کراس لیا۔ لیفٹیننٹ جنرل رحمان گل جہاد کشمیر اور اپنی امتیازی سند کے معرکہ کے بارے میں لکھتے ہیں:

''۱۹۴۴ء میں ایم سی لے چکا تھا۔ لیکن مزہ نہیں آیا تھا، وہ محض ایک ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے کی کاوش تھی۔ ایک چیلنج تھا جس کا میں نے سامنا کیا۔ لیکن جب معرکہ کشمیر میں مجھے شریک ہونے کا موقع ملا تو میرے دل و دماغ کی کیفیت ہی اور تھی۔ چونکہ یہ جہاد تھا، جہاد ایک عظیم مقصد کی خاطر، اس لئے میں اور میرے جوان ایک نئے جذبے سے سرشار تھے۔

کشمیر آپریشن میں، میں فروری ۱۹۴۸ء سے جون ۱۹۴۸ء تک شریک رہا۔ فروری اور مارچ میں نوشہرہ سیکٹر کو کمان کر رہا تھا۔ پونچھ سیکٹر میں، میں نے ۸ ایف ایف کے عارضی کمانڈنگ افسر کے طور پر خدمات انجام دیں۔ اس سیکٹر میں لڑائی کا یہ ایک اہم موڑ تھا۔ ٹیری ناٹ فیچر پر دشمن کا دباؤ بہت زیادہ تھا۔ وہ اس پہاڑی کو سر کر کے آگے بڑھنا چاہتا تھا۔ پر دشمن کو منہ کی کھانی پڑی اور وہ اس فیچر کو عبور نہ کر سکا۔ میں اس سیکٹر میں اپنی پوزیشن کو مستحکم کر ہی رہا تھا کہ یکا یک حکم ملا کہ میں ٹیٹوال سیکٹر کی کمان سنبھال لوں۔ یہ مئی ۱۹۴۸ء کا واقعہ ہے، وہاں ایک ایمرجنسی کی صورت پیدا ہوگئی تھی۔ وہاں کے لشکری دستے اور کچھ باقاعدہ دستے اس حد تک افراتفری کا شکار ہوگئے تھے کہ مظفر آباد کے ہیڈ کوارٹر سے ان کا رابطہ ہی منقطع ہوگیا تھا۔ میں نے اس سیکٹر کو دوبارہ منظم اور متحرک کیا۔

فروری سے جون تک جہاد کشمیر میں اپنی کارکردگی پر خود تبصرہ کرنا میرے لئے موزوں نہیں۔ میں صرف یہ کہنے پر اکتفا کروں گا کہ اسی پر مجھے امتیازی سند کے اعزاز سے نوازا گیا تھا۔ یہاں اس کا اضافہ بھی کرنا چاہوں گا کہ قومی معرکوں میں اعزازات کی کوئی خاص اہمیت نہیں ہوتی۔ جہاں تک کشمیر کے جہاد کا تعلق ہے اس میں ایک ایک سپاہی حقیقی جذبہ جہاد سے برسرپیکار تھا۔ ورنہ جن حالات میں اور جس ساز و سامان سے ہم لڑ رہے تھے وہ سراسر ناکافی و ناسازگار تھے۔

جہاد کشمیر میں اپنی چند ماہ کی تگ و تاز کو میں اپنی عسکری زندگی کا حاصل سمجھتا ہوں۔ انسان کی اس سے بڑی سعادت کیا ہو سکتی ہے کہ وہ ایک عظیم مقصد کے لئے کچھ کر سکے۔ اگر ایسے عظیم مقصد کے لئے جان بھی کام آئے تو کم ہے۔

کشمیر آپریشن کے بعد

جون ۱۹۴۸ء میں اسٹاف کالج کے لئے گیا۔ ۴۹ میں ۵۳ بریگیڈ کا بی ایم ہوا۔ ۱۹۵۰ء میں ۱۲/۱۳ ایف ایف (اب ایف ایف) کو کمان کیا۔ ۵۲۔۱۹۵۰ء انفنٹری ڈائریکٹوریٹ میں جی ایس او ون رہا۔ ۱۹۵۲ء سے ۱۹۵۶ء تک ٹی ایس کا کمانڈر رہا۔ ۵۷۔۱۹۵۶ء میں آئی ایف ایف کو کمانڈ کیا۔ ۵۸۔۱۹۵۷ء میں ڈائریکٹر انفنٹری رہا۔ اکتوبر ۱۹۵۸ء سے نومبر ۱۹۶۳ء تک آئی جی ایف سی کے منصب پر فائز رہا۔ نومبر ۱۹۶۳ء سے نومبر ۱۹۶۴ء تک جی ایچ کیو میں ڈی سی جی رہا۔ پھر اپریل ۱۹۶۵ء سے مارچ ۱۹۶۶ء تک ایم ایس رہا۔ اپریل ۱۹۶۶ء میں میجر جنرل ہو کر، ڈویژن کا جی او سی مارچ ۱۹۷۰ء میں لیفٹیننٹ جنرل بنا۔ پھر ۲۳ دسمبر ۱۹۷۱ء تک گورنر سندھ رہا۔ اس کے بعد فوج سے ریٹائر ہو کر ۷۳۔۱۹۷۲ء میں افغانستان میں سفارت کاری کی ذمہ داریاں سنبھالیں۔ ۱۹۷۳ء سے ۱۹۷۶ء تک لیبیا میں سفیر رہا۔

سول اعزازات

آخر میں، میں ان تین سول اعزازات کا ذکر بھی کرنا چاہوں گا۔ جن سے مجھے مختلف اوقات میں نوازا گیا۔ ۱۹۶۰ء میں جب میں بلوچستان میں آئی جی ایف سی تھا تو وہاں خضدار آپریشن کے لئے مجھے ستارۂ خدمت دیا گیا تھا۔ پھر ۱۹۶۲ء کے دیر باجوڑ آپریشن میں ستارۂ قائداعظم ملا اور آخر میں ۱۹۷۰ء میں سندھ کے گورنر کی

حیثیت سے خدمت بجالانے کے لئے ستارۂ پاکستان عطا ہوا۔

سفارت کاری

اواخر دسمبر ۱۹۷۱ء میں، میں آرمی سے ریٹائر ہوگیا تھا۔ مارچ ۱۹۷۲ء سے اپریل ۱۹۷۶ء تک میں افغانستان میں پاکستان کا سفیر رہا۔ جولائی ۱۹۷۳ء سے مئی ۱۹۷۶ء لیبیا میں سفارت کاری کی خدمات انجام دیں۔

کسی انسان کی اس سے بڑھ کر خوش بختی کیا ہوسکتی ہے وہ اپنی مٹی کے کام آئے اور اپنی زندگی کا کچھ حق ادا کرسکے۔ خدا کا شکر ہے اور صد ہزار بار کہ میں پاکستان کی، میدان کارزار میں اور زمانہ امن میں کچھ خدمت کرسکا۔ ترقی کے یہ مواقع، یہ عزتیں اور یہ رفعتیں غرض جو کچھ مجھے ملا (اور ہم سب کو ملا) یہ سب پاکستان کی دین ہے۔ پاکستان کی جڑوں کو پانی دینا تو نہ صرف ایک سعادت ہے بلکہ وقت کی اشد ضرورت بھی''۔

کرنل محمد عنایت خان کی امتیازی سند

کرنل عنایت کا سکول رول نمبر ۳۷۵ تھا۔ ستمبر ۱۹۳۲ء میں چھوٹے درجے میں داخل ہوئے۔ رابرٹس ہاؤس میں ان کا پہلا ہاؤس تھا ۱۹۳۸ء میں آرمی اسپیشل کیا۔ اسی سال سکول ہیڈ بوائے رہے۔ اچھے اسپورٹس مین بھی تھے۔ دسمبر ۱۹۳۸ء میں کچز کالج گئے اکتوبر ۱۹۴۱ء میں آئی ایم اے ۱۶ بلوچ میں کمیشن ہوئے۔

۱۹۴۸ء میں کرنل عنایت میجر رینک میں جہاد کشمیر میں سرفروشانہ معرکہ آرائی کے لئے امتیازی سند سے سرفراز ہوئے۔

فرمان امتیازی سند

''میجر عنایت نے شاہین بٹالین (۱۱ اے کے) کی کمان اس وقت اپنے ہاتھ میں لی جب بٹالین کا مورال بیری بٹن کے سامنے گرنڈ گاوا کی چوکی سے پیچھے ہٹنے پر مجبور ہوجانے کی وجہ سے بہت زیادہ متاثر ہوچکا تھا۔ اپنی تنظیمی اور قائدانہ صلاحیتوں سے میجر عنایت نے بہت جلد بٹالین کے حوصلے کو بلند کیا اور یونٹ اپنی ناکامی کا انتقام لینے کے لئے بے چین ہوگئی۔ جب جی اوسی نے دشمن کی ایک اہم مرکزی پوزیشن پر حملہ کا حکم دیا تو میجر عنایت کی کمانڈ میں شاہین بٹالین نے حملہ کا آغاز کیا۔ اس کے دونوں طرف فخر کشمیر، کشمیرا خان افغان اور وزیر پٹھان لشکری تھے جنہیں بازوائن سے آگے بڑھنا تھا۔ دشمن نے اپنے سارے فائر کا رخ شاہین بٹالین کی طرف کردیا۔ اس کے باوجود بٹالین نے چند پہاڑیوں پر دشمن کی مزاحمت کو زیر کرتے ہوئے پیش قدمی کی اور ٹارگٹ پر آخری حملہ کرنے کے لئے اپنے آپ کو تیار کرنا شروع کیا۔ لیکن بازوں کے لشکروں کی ناکامی سے صورت حال بہت خراب ہوگئی۔ یہاں تک کہ دن نکل آیا اور بٹالین دشمن کے ہوائی اور زمینی فائر اور ٹینکوں کے حملے کی زد میں آگئی۔ بٹالین کو مکمل تباہی سے بچانے کے لئے میجر عنایت نے ضروری کارروائی کی اور تمام زخمی اور شہیدوں (کل ۲۲) کے ساتھ اپنے دوستوں کو بچالائے۔ اس جرأت مندانہ کارروائی پر میجر عنایت کے لئے ستارۂ جرأت کی سفارش کی جاتی ہے۔''

لیفٹیننٹ کرنل شیر محمد ستارۂ جرأت

صاحب السیف والقلم کرنل شیر محمد جن کا شمار کشمیر کے ہیروز میں ہوتا ہے اور جنہیں اہل الذکر ہونے کا امتیاز بھی حاصل ہے، کالج میں ۱۵ ستمبر ۱۹۳۲ء کو ساتویں درجے میں داخل ہوئے تھے۔ ۳۸۰ رول نمبر تھا اور برڈوڈ ہاؤس ان کا پہلا ہاؤس تھا۔ ۱۹۳۷ء میں کال سے جن دولڑکوں نے سب سے پہلے آرمی اسپیشل کا امتحان پاس کیا یہ ان میں سے ایک تھے ۱۹۳۷ء کا گارڈنر میڈل ملا۔ کالج سے کچز کالج نوگانگ گئے اور پھر آئی ایم اے سے ۱۹۴۰ء میں کمیشن لیا۔ مئی ۱۹۴۸ء میں کرنل شیر محمد نے جہاد کشمیر کے ٹیٹوال سکٹر میں کامیاب معرکہ آرائی کی۔ ۲۴ مئی ۱۹۴۹ء بریگیڈیئر محمد شیر خان ایم سی نے کرنل شیر محمد کے لئے ہلال جرأت کی سفارش کی۔ لیکن جی ایچ کیو سے ستارۂ جرأت عطا ہوا۔

ستارۂ جرأت کا فرمان

''۲۴ مئی ۱۹۴۹ء کو بریگیڈیئر محمد شیر خان ایم سی نے لیفٹیننٹ کرنل شیر محمد کے لئے ہلال جرأت کی سفارش کی۔ اس پر انہیں ستارۂ جرأت عطا ہوا۔

مئی ۱۹۴۸ء میں کرنل شیر محمد نے ٹیٹوال سیکٹر میں غیر معمولی جرأت اور قیادت کا مظاہرہ کیا جس کی وجہ سے ان کے زیر کمان دستہ مکمل تباہی سے بچ سکا۔ جون

۱۹۴۸ سے اکتوبر ۱۹۴۸ء تک کرنل شیر محمد کے ہاتھ میں راجوڑی سیکٹر کی کمان تھی۔ بہت تھوڑی نفری اور بہت ناکافی اسلحہ کے ساتھ اس افسر نے نوشہرہ سے پونچھ کی طرف دشمن کی پیش قدمی کی شدید مزاحمت کی اور اس طرح اس کے آگے بڑھنے کی رفتار بہت سست کر دی۔ جس سے دشمن کے منصوبے خاک میں مل گئے۔

راجوڑی کے محاذ پر دشمن سے بہت سی لڑائیوں میں کرنل شیر محمد نے غیر معمولی قوت فیصلہ، قیادت کی صلاحیت اور فرض شناسی کا ثبوت دیا۔ ان تمام کارناموں کے لئے کرنل شیر محمد کو ستارۂ جرأت کا اعزاز دیا گیا اور اس کا اعلان بعض وجوہ کی بنا پر ۲۳ مارچ ۱۹۵۷ء کو کیا گیا۔''

کشمیر میں اپنی تگ وتاز کے بارے میں کرنل شیر محمد لکھتے ہیں:

''کشمیر میں، میں اپنی خدمات کو حاصل زندگی سمجھتا ہوں۔ جنگ کرنے، کچھ حق وفا ادا کرنے کے مواقع بار بار نہیں آتے۔ کشمیر کی لڑائی اصل میں استحکام پاکستان کی جنگ تھی۔ اس جہاد میں حصہ لینا اور پھر کچھ کر سکنا میرے لئے بہت بڑی سعادت تھی۔ کشمیر آپریشن کے کمانڈر مرحوم بریگیڈیئر محمد شیر خان ایم سی تھے۔ جو جنرل طارق کے نام سے اس آپریشن کی قیادت کر رہے تھے۔ انہی نے میرے ستارۂ جرأت کا فرمان لکھا۔ لیکن اس میں تفصیلات نہیں۔ اور میں خود کیسے کہوں کہ میں نے کیا کیا اور کیا نہیں کیا۔ بہر حال میں اپنی کارکردگی سے شرمندہ نہیں ہوں جیسا کہ میں نے ابھی کہا میں اسے حاصل زندگی گردانتا ہوں۔''

کرنل شیر محمد ستارۂ جرأت اسلام اور پاکستان کے شیدائی ہیں اور فکر رسا اور دل دردمند رکھتے ہیں۔ جہاد کشمیر کو وسیع تر تناظر میں دیکھتے ہوئے وہ ''جرأتوں کے نشان'' میں لکھتے ہیں:

''قومیں تاریخی شعور سے بنتی ہیں، تہذیبی تصورات سے ان کا خمیر اٹھتا ہے۔ اس وقت دنیا میں یونانی رومن تہذیب کا غلغلہ ہے اس تہذیب کے مفروضات اور مسلمان اسلامی تہذیب کے مسلمات اور اصولوں کی ضد ہیں۔ یہ دونوں تہذیبیں عرصہ دراز سے ایک دوسرے کی حریف چلی آ رہی ہیں۔ انگریزوں نے اپنے دور اقتدار میں مسلمانوں کا رشتہ ان کی تاریخ سے توڑنے کی بہت کوشش کی لیکن تحریک پاکستان اس بات کا ثبوت ہے کہ مسلمانوں کا تاریخ کا شعور پھر بھی زندہ رہا۔ محکوم قومیں لازمی طور پر اپنے حاکموں کا کلچر اختیار کر لیتی ہیں''۔

''کچھ عرصے کے بعد کی تاریخ اور ان کی تہذیبی برتری ذہنی طور پر قبول کر لی جاتی ہے اور وہ لوگ جو اپنے غیر ملکی حاکموں کو اپناتے اور ان پر فخر کرتے ہیں۔ ان کا اپنا علیحدہ تہذیبی وجود ختم ہو جاتا ہے اور اپنے حاکموں کی تہذیب میں مدغم ہو جاتے ہیں۔ یہ تاریخ کا بنیادی اور مسلمہ اصول ہے۔ اسلام اس وقت یونانی رومن تہذیب کے اثرات سے اپنے آپ کو آزاد کرانے کی کوششوں میں مصروف ہے اور انشاء اللہ یہ زنجیریں توڑ پھینکے گا۔ پاکستان بننے کے بعد اپنی تمام ملازمت کے دوران میں نے مسلسل یہی کوشش کی کہ پاکستان میں فوج کو اسلامی قدروں اور اصولوں سے ہم آہنگ کیا جائے اور ان غیر ملکی اثرات اور روایات کو مٹایا جائے جو آزادی کے وقت ہمیں غیر ملکی حکومت سے ورثے میں ملی تھیں۔ ۴۸۔۱۹۴۷ء کے کشمیر آپریشن سے اتنے قریبی تعلق کی بناء پر میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ اسلام اس زمانے میں بھی ایک ناقابل تسخیر آدمی پیدا کر سکتا ہے، دوسرے یہ کہ جنگ کرنے کا برطانوی طریقہ ہمارے حالات کے لئے موزوں نہیں ہے۔ لیکن میرے بہت کم ہم عصر اس زمانے میں بھی مجھ سے اتفاق کرتے تھے۔ اس کی وجہ یہ تھی پاکستان بننے پر جو افسر پاکستان کے حصے میں آئے وہ عموماً یونانی رومن تہذیبی کردار کے حامل تھے اور ذہنی طور پر برطانوی کلچر کی پیداوار تھے اور برطانوی روایتوں پر فخر کرتے تھے۔ چنانچہ روایتوں سے پوری طرح نجات حاصل کرنا چاہیئے۔ ہمارا سپاہی بہترین امکانات کا حامل ہے۔ اس میں بہت کچھ ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ذہن مغربی اثرات سے پاک ہو اور ہر سطح پر قیادت بھی اسلامی اور ماحول بھی اسلامی ہو۔ الحمد للہ کہ اس سلسلہ میں اب آ کر کچھ پیش رفت ہوئی ہے لیکن ہمیں خالی خول نہیں وہ اسپرٹ چاہیئے جس سے تقدیریں بدل جاتی ہیں۔''

نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

بریگیڈیئر سید اکابر حسین ستارۂ جرأت تمغۂ قائداعظم

سید اکابر حسین کا کالج رول نمبر ۵۷۳ تھا۔ ۱۹۳۵ء میں یہاں چھٹی جماعت میں داخل ہوئے تھے۔ پہلا ہاؤس اسکین ہاؤس تھا اور شاہ جی نک نیم تھا۔ ۱۹۴۲ء میں آرمی کے مروجہ امتحانات پاس کر کے اپنی آبائی رجمنٹ ۱۶ پنجاب سے وابستہ ہوئے۔

جہاد کشمیر

۱۹۴۸ء میں سید اکابر حسین نے بحیثیت جمعدار کے جہاد کشمیر میں اپنی فراست اور جرأت کے جوہر دکھانے اور ستارۂ جرأت سے سرخرو ہوئے۔

ستارۂ جرأت کا فرمان

۱۹۴۸ء کے کشمیر آپریشن میں جمعدار سید اکابر حسین میجر محمد اکبر خان کے شان نامی دستے میں ایک پلاٹون کے کمانڈر تھے اور ان کے سپرد یہ ذمہ داری کی گئی تھی کہ وہ بنیاد، نوشہرہ اور پٹیا گھنٹہ کے علاقوں میں دشمن کے رسد اور حمل ونقل کے رستے کو اپنا نشانہ بنائیں۔ ۲۴ اپریل ۱۹۴۸ء کو جمعدار اکابر حسین کو حکم دیا گیا کہ وہ دو پلاٹونوں سے مدانہ کے پولیس اسٹیشن پر قبضہ کرلیں۔ انہوں نے صرف ایک پلاٹون سے کامیاب کارروائی کی اور اسی روز پانچ بجے تک مدانہ اسٹیشن پر قبضہ کرلیا اور ایک پولیس اور تین کانسٹیبلوں کو حراست میں لے لیا۔ اس مشن کو مکمل کرنے کے فوراً بعد جمعدار اکابر حسین سے کہا گیا تھا کہ وہ اسی روز رات کے آخری پہر یعنی ۲۵ اپریل کو صبح ۳ بجے پریتاں کے علاقے میں دشمن کے ایک لڑاکا پٹرول پر شب خون ماریں۔ اس مشن کی تکمیل کے لئے انہوں نے ۱۶ میل کا دشوار گزار راستہ راتوں رات بغیر ایک لمحے آرام کئے کم سے کم وقت میں طے کیا اور مقررہ وقت ۳ بجے سے پہلے اپنی پلاٹون کو دشمن کے پیٹرول کی گھات میں لگا دیا۔ ۲۵ اپریل کو صبح ۸ بجے دشمن کا پٹرول نمودار ہوا۔ تو جمعدار اکابر حسین کی پلاٹون نے اس پر کمین گاہوں سے حملہ کیا اور ایک اے ایم سی میجر ایک کیپٹن ایک جے سی او، ۸ او آر ز کا کام تمام کرڈالا۔

اس مشن کے شروع ہی میں جمعدار اکابر حسین کے چہرے پر گولی لگی تھی اس کے باوجود اپنے جوانوں کا حوصلہ بڑھاتے رہے۔ تاآنکہ دشمن کے پٹرول کا مکمل طور پر صفایا کردیا گیا۔ اس معرکے کے بعد اسی دن اور اسی علاقے میں اکابر حسین اپنی پلاٹون کو دائیں بازو پر لے گئے اور دشمن پر جو اپنے آدمیوں کی لاشیں اٹھا کر لے جانے کی کوشش کر رہا تھا، ایک بار پھر چھاپہ مارا اور دشمن کا کافی نقصان کیا۔ اس دلیر جے سی او کے جرأت مندانہ ایکشن کا نتیجہ یہ ہوا کہ دشمن نے مجبور ہوکر دو کمپنیوں پر مشتمل اپنی لڑاکا پٹرول اس علاقے میں بھیجا جو دشمن کے ایک پکڑے ہوئے پیغام کے مطابق ۷ مئی ۱۹۴۸ء تک یہاں مصروف کار رہا۔

اس تمام آپریشن میں اس جے سی او نے بڑی جرأت سے کام کیا اور اعلیٰ درجہ کی قائدانہ صلاحیت کا ثبوت دیا۔ اکابر حسین کے کردار، شخصیت اور جوش وجرات کی وجہ سے ان کے جوان صحیح معنوں میں عزت کرتے تھے ان کی جدوجہد کوششوں کے بغیر ان کے دستے کو وہ کامیابیاں نصیب نہ ہوتیں جو اس نے حاصل کیں۔ اس تمام بے حد ممتاز کارکردگی کے لئے جمعدار کابر حسین کے لئے ہلال جرأت کے اعزاز کی سفارش کی جاتی ہے۔''

نوٹ: یہ سفارش جون ۱۹۵۱ء میں کی گئی جب کہ ستارۂ جرأت عطا ہونے کا اعلان ۱۴ دسمبر ۱۹۵۷ء کو ہوا۔ شاہ صاحب نے ۱۹۴۹ء میں او ٹی ایس کوہاٹ سے کمیشن لیا اور نمبرون پاس آؤٹ ہوئے۔ پاسنگ آؤٹ پریڈ کو بھی کمان کیا۔ ۱۹۷۰ء میں مشرقی پاکستان میں خدمات کے لئے تمغۂ قائداعظم عطا ہوا۔ فوج میں ترقی کے مختلف مراحل طے کرتے ہوئے ۱۹۷۷ء میں بریگیڈیئر کے رینک میں اس سال اپنی پرانی رجمنٹ ۱۹ ایف ایف کے کرنل اعزازی کمانڈانٹ مقرر ہوئے۔

لیفٹیننٹ کرنل شاہ محمد

کرنل شاہ نے بھی جہاد کشمیر میں ملٹری کالج کے نام کو روشن کیا اور امتیازی سند سے سرفراز ہوئے۔ شاہ محمد کا کالج رول نمبر ۶۲۳ ہے۔ وہ ۱۹۳۶ء میں یہاں آٹھویں میں داخل ہوئے تھے۔ برڈووڈ ہاؤس ان کا پہلا ہاؤس تھا۔ ۱۹۴۰ء میں آرمی سپیشل امتحان پاس کیا۔ ۴۱-۱۹۴۰ء میں رابرٹس کے ہیڈ بوائے رہے۔ ۱۹۴۱ء میں کچز کالج کے لئے نامزد ہوئے۔ ۱۹۴۲ء میں آئی ایم اے سے آرٹلری میں کمیشن لیا۔

کرنل شاہ محمد اپنی ملٹری کالج کے زمانہ تعلیم کے بارے میں لکھتے ہیں:

''اس زمانہ میں ملٹری کالج ایک خالص مسلم ادارہ تھا۔ میرے ساتھ جولڑکے داخل ہوئے تھے وہ ملک کے مختلف دور دراز حصوں سے آئے تھے۔ مثلاً ۱۲۶ صفت اللہ بنگلور جنوبی ہند کا تھا۔ اس طرح ایک ڈارم میں مختلف علاقوں کے مسلمان لڑکے شیر وشکر ہوکر رہتے تھے۔ اس کا ایک قیمتی نتیجہ یہ ہوا کہ علی گڑھ کی طرح کے جی آر، جہلم مسلمانوں کا ایک قومی ادارہ بن گیا تھا۔ اس سے ان میں ایک مشترک قومی احساس پیدا ہوا''۔

جہاد کشمیر میں اپنے مشن، امتیازی سند کے ایوارڈ اور مابعد کے واقعات کے بارے میں کرنل شاہ محمد لکھتے ہیں:

کشمیر آپریشن

''مئی جون ۱۹۴۸ء میں انڈین آرمی کا منصوبہ یہ تھا کہ دریائے جہلم کے مشرق میں آزاد کشمیر کے سارے علاقے پر قبضہ کرلے۔ شمال میں مظفر آباد اور جنوب میں میرپور منگلا اس کا ہدف تھا۔ اس حملے کو روکنے کے لئے پاکستان کی طرف سے پہلی بار فیلڈ گنوں کو استعمال کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اس کے بغیر انفنٹری کی مدافعت

مؤثر نہیں ہوسکتی تھی۔ چنانچہ جون ۱۹۴۸ء میں سیکنڈ فیلڈ رجمنٹ کی دو بیٹریاں حرکت میں لائی گئیں۔ایک شمالی سیکٹر کے لئے دوسری جنوبی سیکٹر کے لئے۔ میں اس جنوبی سیکٹر کی فیلڈ بیٹری کا کمانڈر تھا۔اس کا کام ۱۳/۵ ایف ایف آر کو توپ خانے کی ضروری امداد مہیا کرنا تھا۔ بیٹری میر پور جھنگڑ دھرمسال روڈ پر ٹانڈر گاؤں کے علاقے میں متعین کی گئی تھی۔ جھنگڑ دھرمسال پر جہاں سے کوٹلی اور میر پور کو سڑکیں جاتی تھیں، دشمن اپنی طاقت جمع کر رہا تھا۔ سبز کوٹ فیچر پر بھی دشمن کی اگلی چوکیاں تھیں۔ بریگیڈ کمانڈر بریگیڈیئر (بعد کو لیفٹیننٹ جنرل) کے ایم شیخ نے فیصلہ کیا کہ اس مقام پر دشمن کی جارحانہ قوت کو بے اثر کیا جائے۔ یہ کام انفنٹری اور توپ خانے کو کرنا تھا۔ چونکہ تمام دن دشمن کے ہوائی جہاز بمباری کرتے رہتے تھے۔اس لئے ضروری تادیبی کارروائی کے لئے شام کو سات بجے کا وقت مقرر کیا گیا۔

یہ ۷ جولائی ۱۹۴۸ء کی بات ہے، اس حملے کے لئے میں نے اپنی آبزرویشن پوسٹ کیری نامی اونچی پہاڑی پر قائم کی۔ یہ کوئی بہت موزوں جگہ نہیں تھی۔ اس کے اطراف میں تین اونچی پہاڑیوں میں دشمن موجود تھا اور یہ جگہ دشمن کے چھوٹے ہتھیاروں کی زد میں بھی تھی۔لیکن اس کے علاوہ کوئی اور ایسی جگہ نہ تھی جہاں سے دشمن کے بریگیڈ ہیڈ کوارٹرز اور کیمپ کو نشانہ بنایا جاسکتا۔ جنگ میں خطرے کو نہیں، ضرورت کو دیکھا جاتا ہے۔ چنانچہ اپنی پوسٹ قائم کرنے کے لئے میں نے زیرو آور کے لئے ضروری تیاری شروع کردی۔ یہ کام انتہائی راز داری سے ہوتا تھا۔لیکن غیر تربیت یافتہ لشکروں کی غیر ذمہ دارانہ چلت پھرت نے دشمن کی توجہ ادھر کرادی اور مقررہ وقت سے کوئی پندرہ منٹ پہلے دشمن نے مارٹروں ماؤنٹین اور فیلڈ گنوں سے میری پوسٹ پر شدید گولہ باری شروع کردی ہمارا کچھ نقصان بھی ہوا لیکن اللہ کا شکر ہے میں نے صورت حال کو اپنی گرفت میں رکھا اور اپنی گنوں سے دشمن کے بریگیڈ ہیڈ کوارٹر، کیمپ اور حملہ آور دستوں پر صحیح صحیح فائر کراسکا۔ میری پوسٹ پر دشمن سات اور آٹھ جولائی کی درمیانی رات کو مسلسل گولہ باری کرتا رہا۔ یہ بہت سخت لمحات تھے لیکن اللہ کی نصرت آڑے آئی اور میری بیٹری اپنے فرض سے عہدہ برآ ہوسکی۔ دشمن کو اس فیلڈ فائر کی توقع نہیں تھی اور وہ بھی اتنا صحیح، چنانچہ اس کو شدید نقصانات اٹھانے پڑے۔ ۸ جولائی کی صبح آل انڈیا ریڈیو نے بریگیڈیئر عثمان کے کام آنے کی خبر نشر کی۔ بریگیڈ کمانڈر اور اس کے اسٹاف آفیسرز ہماری بیٹری کا شکار بنے تھے، بریگیڈ ہیڈ کوارٹر کے تو پرخچے اڑ گئے تھے۔ ساتھ ہی دشمن کا مورال بھی پرزے پرزے ہوگیا۔ پھر اس نے میر پور منگلا کی طرف پیش قدمی کی ہمت نہیں کی۔

لڑائی کوئی ایک فرد نہیں لڑتا۔ اس معرکہ میں میرے ساتھ میری پوری بیٹری تھی۔ اگر کوئی بات بنی تو سب کی کارکردگی سے بنی یہاں میں خاص طور پر اپنے رفیق کار کمپنی میجر (اب لیفٹیننٹ کرنل) خداداد کا ذکر بھی کرنا چاہوں گا۔ ان کی دلیری اور جیداری بھی بڑے کام آئی۔ یہ ماشاء اللہ ملٹری کالج کے فرزند بھی ہیں۔ (کالج نمبر ۵۹۴) میں ان کو اور اپنے سارے ساتھیوں کو اپنے اعزاز میں شریک کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ اسی کارکردگی کے لئے مجھے امتیازی سند عطا کی گئی۔ جس کا اعلان ۲۳ مارچ ۱۹۵۷ء کو ہوا تھا۔''

کشمیر آپریشن میں ایک اور عالمگیرین محمد اقبال نے بھی، جو آگے چل کر جنرل ہوئے اور جنہوں نے ۱۹۶۵ء کے رن کچھ آپریشن میں کارہائے نمایاں انجام دیئے، حصہ لیا تھا۔ وہ اس کی روداد اور اپنے تاثرات ومشاہدات کے بارے میں ''جراتوں کے نشان'' میں لکھتے ہیں:

۱۹۴۸ء میں، میں نے گائیڈز انفنٹری کے کوارٹر ماسٹر اور ایڈجوٹنٹ کی حیثیت سے کشمیر آپریشن میں حصہ لیا۔ یہ تجربہ ایک نہیں کئی اعتبار سے میرے لئے ایک اہم تجربہ تھا۔ پہلے تو اس اعتبار سے کہ میں نے پہلی بار جنگ کو دیکھا اور جنگ میں حصہ لیا۔ پہلی بار موت کے پروں کی پھڑ پھڑاہٹ قریب سے سنی اور یہ یقین پختہ ہوا کہ موت کا وقت اور جگہ اور طریقہ واقعی متعین ہے۔ میں نے اپنی آنکھوں سے لوگوں کو موت کے منہ سے نکلتے اور موت کے منہ میں جاتے ہوئے دیکھا۔ اسی آپریشن میں، میں نے بعض کو موت کو للکارتے، موت کو پچھاڑتے اور موت پر فتح پاتے دیکھا اور اس تجربے سے مجھے اندازہ ہوا کہ جذبہ انسان کو کتنی قوت دے سکتا ہے۔ ذوق یقین سے انسان کیا سے کیا ہوجاتا ہے اور کیسے کیسے ناممکن کاموں کو صرف اپنے عزم وحوصلہ سے ممکن بنادیتا ہے۔ کشمیر آپریشن کے بعد کی بھی دو لڑائیاں میں نے دیکھیں لیکن جو جذبہ، جو ذوق شہادت، جو جوش وجنون کشمیر میں نظر آیا اس کی بات ہی کچھ اور تھی۔

کشمیر میں ہماری تعداد ہی بہت کم نہ تھی۔ بغیر توپ خانے کے صرف رائفل سے لڑ رہے تھے۔ بھاری تو بھاری ہلکے ہتھیار بھی مطلوبہ تعداد میں موجود نہ تھے۔ یہ لڑائی درحقیقت بے تیغ لڑی جارہی تھی۔ ایک جھڑپ میں ایک سپاہی ولایت خان دشمن کی ایل ایم جی سے براہ راست زخمی ہوا تھا۔ اس کی آنتیں پیٹ سے باہر آگئی تھیں۔ لیکن صاحب کیا حوصلہ تھا، کیا عزم تھا، کیا جذبہ تھا اس جوان مرد کا، اپنی آنتوں کو سنبھالتا جاتا تھا اور کہتا جاتا تھا میری فکر نہ کرو بے شک میں مرجاؤں، پاکستان زندہ رہے۔ اس شیر دل نے کوئی فرسٹ ایڈ نہیں لی، کسی کو اپنی طرف متوجہ نہیں کیا۔ جب تک اپنی جگہ ڈھیر نہیں ہوگیا۔ اس کی آواز کے طنطنے میں کمی نہیں آئی۔ وہ جو اقبال کا شعر ہے:

کشاد دردِ دل سمجھتے ہیں اس کو

ہلاکت نہیں، موت ان کی نظر میں

اس ایمان وایقان کی وہ سپاہی ولایت خان ایک زندہ تصویر تھا۔اس طرح کا یہ تنہا واقعہ نہیں تھا۔ جان بازی اور جان نثاری کے ایک دو اور واقعات بھی میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھے۔ چونکہ اس طرح کے واقعات قومی تاریخ کا ایک حصہ ہیں۔ گمنام مجاہد اور شہید ہمارے عظیم محسن ہیں، ان کے کارناموں کو تاریخ میں محفوظ کرلینا ہماری قومی سلامتی کی ضمانت ہے اس لئے ان واقعات کو ریکارڈ کرنا چاہتا ہوں۔ مثلاً اس آپریشن کے دوران ٹیٹوال سیکٹر کے علاقے میں ہماری کمپنی کی ایک پلاٹون پر دشمن نے ایک بٹالین کی قوت سے حملہ کیا۔ یہ پلاٹون جمعدار دوست محمد کے زیر کمان تھی اور حوالدار جلال خان ان کے نائب تھے۔ جب دشمن کی یلغار کو روکنے کی کوئی صورت نہیں رہی اور دشمن ان کے مورچوں تک چڑھ آیا تو جمعدار دوست محمد اور حوالدار جلال خان کی سرکردگی میں ساری پلاٹون کے افراد خندقوں سے نکل آئے اور رائفلوں پر سنگین چڑھا کر دشمن پر ٹوٹ پڑے۔ کہاں ایک حملہ آور بٹالین اور کہاں ایک دفاعی پلاٹون دونوں کا کیا مقابلہ تھا۔ لیکن ساری پلاٹون بپھرے شیروں کی طرح دشمن پر جا پڑی۔ پھر خود ان کے پرخچے اڑ گئے۔ لیکن دشمن کو بھی پیش قدمی کا مزہ چکھا دیا۔ اس معرکے میں بیس کی پلاٹون کا فرد واحد بھی زندہ نہ رہا۔ لیکن دشمن کی سخت مزاحمت کر کے جو مقصد حاصل کرنا چاہتے تھے وہ انہوں نے حاصل کر لیا۔ قومیں ایسے ہی جان نثاروں سے بنتی ہیں، جمعدار دوست محمد شہید اور حوالدار جلال خان شہید کو میں کبھی نہیں بھول سکتا۔ عسکری تاریخ میں اس طرح کی قربانی کی مثالیں شاذ و نادر ہی ملتی ہیں۔

ایک اور واقعہ سے میرا یہ یقین پختہ ہو گیا کہ موت وقت سے پہلے نہیں آتی۔ یہ بھی ٹیٹوال سیکٹر کی بات ہے۔ ہم نے ایک بہت ہی ڈھلوان پہاڑی پر جس کا نام پہاڑی فیچر تھا، حملہ کیا جو بدقسمتی سے کامیاب نہ ہو سکا۔ اس میں ہمارا خاصا نقصان ہوا۔ اس حملہ میں ہمارے ایک سپاہی کی آنکھوں میں سرنگ کا بارود لگا اور وہ آنکھیں کھو کر دریائے کشن گنگا کی طرف پھسل گیا۔ پھسل کر گرتے ہوئے اسے کئی آدمیوں نے دیکھا تھا۔ چونکہ اس طرح گر کر بچنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ لہٰذا سب اس کی موت کو یقینی سمجھ کر اس پر فاتحہ پڑھ چکے تھے۔ لیکن جس کو خدا رکھے اس کو کون چکھے۔ وہ نیچے جا کر کہیں جھاڑ میں پھنس گیا اور اس طرح بے ہوش یا نیم بے ہوش دو چار گھنٹے نہیں، اڑتالیس گھنٹے یعنی پورے دو دن وہاں پڑا رہا۔ تیسرے دن وہ وہاں سے اٹھ سکا۔ اور چونکہ اس کی آنکھیں جا چکی تھیں وہ محض اٹکل سے ہماری طرف منہ اٹھا کر چلنے لگا۔ یہ محض حسن اتفاق تھا کہ اس کا اندازہ صحیح ثابت ہوا ورنہ اس کا رخ ہندوستانی سپاہیوں کی طرف بھی ہو سکتا تھا۔ جس کے نتیجے میں اس کی موت یقینی ہوتی۔ بہر حال میں نے دیکھا کہ اس کو نظر نہیں آتا۔ جب وہ قریب آیا اور ہم نے غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ یہ تو وہی بندہ ہے جو تین دن پہلے پہاڑی سے نیچے گرا تھا اور جسے ہم مردہ سمجھ چکے تھے۔ میں پہلے کہہ چکا ہوں کہ کشمیر کی لڑائی میں جو جذبہ، جو ذوق جہاد اور شوق شہادت نظر آیا۔ پھر اس کی نظیر دیکھنے میں نہیں آئی۔''

دیر باجوڑ آپریشن

۱۹۶۰ء-۶۱ میں دیر باجوڑ کے علاقے میں اس زمانہ میں ایک محدود سی مگر اہم معرکہ آرائی ہوئی تھی۔ جس میں ۱۹ پنجاب نے ایک کلیدی رول ادا کیا تھا۔ اس کے کمانڈر کالج کے سابق کمانڈانٹ لیفٹیننٹ کرنل محمد رفیق تھے۔ پھر کمانڈر میجر ممتاز علی اور کمپنی آفیسر لیفٹیننٹ رب نواز بھی عالمگیرین ہی تھے۔ اس وقت آئی جی ایف سی بریگیڈیئر رحمان گل بھی ملٹری کالج ہی کے گوہر شب چراغ تھے۔ گویہ آپریشن بڑی حد تک ملٹری کالج آفیئر تھا۔ اس آپریشن میں غیر معمولی جرأت اور قوت قیادت کا مظاہرہ کرنے پر میجر ممتاز علی کو ستارۂ جرأت کے اعزاز سے نوازا گیا۔

میجر ممتاز علی

میجر ممتاز علی جنہوں نے ۱۹۶۵ء کی جنگ میں بھی ستارۂ جرأت حاصل کیا اور جو ۱۹۷۷ء میں میجر جنرل کے عہدہ سے ریٹائر ہوئے، ملٹری کالج میں ۱۹۳۹ء سے ۱۹۴۵ء تک زیر تعلیم رہے۔ ۸۵۶ کالج رول نمبر تھا۔ ۱۹۴۵ء میں یہاں سے براہ راست سلیکشن بورڈ کے سامنے گئے۔ ۱۹۴۶ء میں آئی ایم اے سے ۱۶ پنجاب میں کمیشن لیا۔ میجر جنرل ممتاز دیر باجوڑ آپریشن اور اپنے ستارۂ جرأت کے بارے میں لکھتے ہیں:

باجوڑ آپریشن

''۱۹۶۰ء-۶۱ کے دیر باجوڑ آپریشن میں، میں شاہی کے مقام پر ۱۹ پنجاب کی ''سی'' کمپنی کمان کر رہا تھا۔ ایک دن مجھے اشارہ ملا کہ آج رات دشمن کا حملہ ہونے والا ہے۔ میں فوراً سب سے آگے والی پلاٹون پوسٹ میں پہنچ گیا تاکہ تمام رات وہاں رہوں اور وہاں سے لڑائی لڑوں۔ اس رات چھ چھ سو آدمیوں کے لشکر نے

تین بار ''سی'' کمپنی پر حملہ کیا ان لشکروں کے ساتھ سویلین کپڑوں میں افغان آرمی کے سو ریگولر سپاہی بھی تھے۔گویا تمام حملہ آوروں کی تعداد تیرہ سو کے قریب تھی۔ انہوں نے مشین گنوں اور مارٹروں سے حملے کئے۔لیکن سارے حملے پسپا کر دیئے گئے۔حقیقت یہ ہے کہ آخری حملہ گرنیڈز سے پسپا کیا گیا۔ایک لحاظ سے یہ دستی بموں کی لڑائی تھی۔دونوں طرف سے دستی بم استعمال ہو رہے تھے۔میں خود کئی بار بال بال بچا۔اس وقت دست بدست لڑائی تک نوبت پہنچ گئی تھی۔صبح سویرے دشمن کو پسپا ہونے پر مجبور کر دیا گیا۔اس تمام معرکہ میں میرے تمام جوان معجزانہ طور پر محفوظ رہے۔جبکہ دشمن کو بھاری نقصان اٹھانا پڑا۔اس ایکشن کے نتیجے میں پاک افغان سرحد پر اس وقت سے سکون ہے اس معرکے میں غیر معمولی صلاحیت اور قیادت کا مظاہرہ کرنے پر مجھے ستارۂ جرأت دیا گیا۔اس وقت میرے کمانڈرانسٹرکٹر لیفٹیننٹ کرنل (بعد میں بریگیڈیئر) محمد رفیق تھے جو دو سال پہلے ملٹری کالج جہلم میں کمانڈانٹ رہ چکے تھے اور جو خود جرأت کا ایک بے مثال نشان ہیں۔''

رن کچھ آپریشن

اپریل ۱۹۵۶ء میں رن کچھ علاقے میں انڈیا کی توسیع کے جواب میں ایک مائینر لیکن اہم آپریشن ہوا تھا۔اس معرکہ آرائی میں پانچ عالمگیریز ۷۴۳ لیفٹیننٹ کرنل محمد اقبال، ۱۴۱۷ میجر عاقل داد (بعد کو میجر جنرل ستارۂ جرأت)، ۸۵۶ لیفٹیننٹ کرنل ممتاز علی (بعد کو میجر جنرل) ستارۂ جرأت، ۸۸۷ میجر محمد سرفراز ملک (بعد کو لیفٹیننٹ کرنل ریٹائرڈ) اور ۱۱۸۷ لیفٹیننٹ کرنل محمد اقبال خان (سابق ہیڈ بوائے اور گارڈز میڈل ونر ۱۹۴۳ء بعد کو بریگیڈیئر ریٹائرڈ سابق ڈائریکٹر آرٹلری) نے حصہ لیا تھا، اس معرکہ میں امتیازی کارروائی کے لئے لیفٹیننٹ کرنل محمد اقبال کو کمانڈرانچیف کی توصیفی سند اور لیفٹیننٹ کرنل محمد اقبال خان کو امتیازی سند عطا ہوئی تھی۔جو بعد میں جنرل ہوئے اور چیئرمین جوائنٹ اسٹاف کمیٹی کے منصب سے ریٹائرڈ ہوئے۔

جنرل اقبال (بعد کو سرپرست اعلیٰ عالمگیریز ایسوسی ایشن) کا کالج رول نمبر ۱۱۸۷ ہے یہ اگست ۱۹۴۳ء میں میٹرک کر کے یہاں توسیعی داخلے میں آئے تھے۔۱۹۴۵ء میں یہیں سے براہ راست سلیکشن بورڈ کے سامنے گئے او ٹی ایس بنگلور سے کمیشن ہوئے۔رن کچھ آپریشن کے پس منظر اور اصل میں اپنے رول کے بارے میں ''جرأتوں کے نشان'' میں جنرل اقبال لکھتے ہیں:

رن کچھ کی روداد

رن کچھ کے علاقے میں کئی تاریخی لڑائیاں لڑی گئیں۔محمود غزنوی نے ۱۰۲۶ میں کچھ کے شہر اور مندر سومنات پر تاریخی حملہ کیا تھا ۱۵۵۸ء میں جے سنگھ کی سرکردگی میں ۲۰ ہزار فوج نے داراشکوہ کا اس علاقہ میں پیچھا کیا تھا۔۱۵۶۳ء میں سندھ کی کھوڑا فوج نے میاں غلام شاہ کی کمان میں کچھ پر حملہ کر کے بھوج تک کے علاقے کو فتح کر لیا تھا۔دو سو برس کے بعد اس علاقے میں تلواروں کے ٹکرانے کی آواز آئی۔یہ علاقہ بحیرہ عرب کے کنارے نمکین پانی کی وسیع و عریض دلدل ہے۔سارا علاقہ ہموار ہے۔کہیں چار چار پانچ پانچ فٹ کے ٹیلے ہیں جنہیں بیٹ کہتے ہیں۔بارش کے موسم میں ہر جگہ پانی ہی پانی ہوتا ہے۔کچھ کے علاقے میں کنگر کوٹ ہے یہاں ۱۹۴۷ء سے ویسٹ پاکستان رینجرز دیکھ بھال کی گشت کرتے تھے۔مارچ ۱۹۶۵ء میں ہندوستان نے یکا یک ان کے کام میں مداخلت کرنا شروع کر دی اور نہ صرف یہ بلکہ جلد ہی انہوں نے کنگر کوٹ کے قلعہ پر بھی اپنی ملکیت کا دعویٰ کر دیا اور طاقت کے زور پر اس پر قبضہ کرنے کے لئے رن کچھ کے علاقے میں فوج جمع کرنا شروع کر دی۔

اس صورت حال سے نپٹنے کی طاقت رینجرز میں نہ تھی۔اس لئے فوج کو میدان میں اترنا پڑا اور فوج کے چند جانباز دستے اس علاقے میں فوراً بھیج دیئے گئے۔جنہوں نے ڈیپلو اور رحیمکے بازار کے علاقے میں پوزیشن سنبھال لی۔''

رن کچھ کے معرکے کی داستان بیان کرتے ہوئے جنرل اپنے ایک مضمون میں لکھتے ہیں:

''رن کچھ میں صرف ابتدائی جھڑپیں مغربی سیکٹر کنگر کوٹ اور سردار پوسٹ پر ہوئیں۔باقی بیشتر لڑائی کچھ کے مشرقی سیکٹر میں لڑی گئی۔جس کے کمانڈر بریگیڈیئر افتخار خان جنجوعہ ہلال جرأت تھے۔میں دو فرنٹیئر فورس بٹالین کی کمان کر رہا تھا۔مشرقی سیکٹر میں ہندوستانیوں نے گلو تلاؤ اور چھد بیٹ پوائنٹ ۸۴ اور بیار بیٹ کی چوکیوں پر قبضہ کر رکھا تھا۔اس کے علاوہ کچھ کے اندر بھوج تک انہوں نے دفاعی قلعے بنا رکھے تھے۔بارڈر سیکورٹی فورس کے علاوہ جو پہلے سے اس علاقے میں متعین تھی، دشمن نے اپنی جارحانہ قوت کو مزید مستحکم کرنے کے لئے اپنا نامور ۵۰ پیرا بریگیڈ بھی بلا لیا تھا۔

بریگیڈیئر افتخار نے ابتداء میں کئی بار کوشش کی کہ دشمن کو اپنی قلعہ بندیوں سے نکل کر چھوٹے چھوٹے ایکشن لڑنے کی ترغیب دی جائے۔اس کی چوکیوں پر

توپ خانے سے بار بار گولہ باری بھی کرائی لیکن دشمن کس طرح جوش میں نہ آیا بلکہ جب بھی فائر کیا جاتا ہندوستانی اپنی چوکیوں سے نکل کر اِدھر اُدھر بھاگتے اور اپنے مقتول واسلحہ اور ساز وسامان پیچھے چھوڑ جاتے۔ بعد کو یہ اسلحہ اور سامان ہمارے گشتی دستوں کے ہاتھ آتا۔

ایک روز پنجاب رجمنٹ کی ایک بٹالین نے گلوتلاؤ اور چھڈ بیٹ کی چوکیوں کو نشانہ بنایا اور خوب پٹائی کی۔توپ خانے اور ایل ایم جی فائر سے وہاں کی گھاس کو آگ لگ گئی۔اس چال سے ہندوستانی ایسے خوف زدہ ہوئے کہ اپنی خندقوں سے نکل کر بھاگنے لگے۔انہیں اس طرح بدحوسی کے عالم میں بھاگتے دیکھ کر ہنسی آتی تھی۔کہ دیکھو یہ سپاہی ہیں کہ گھاس کو آگ لگنے سے خوف زدہ ہوگئے ہیں۔کچھ دیر بعد بریگیڈیئر افتخار اور میں نے ہیلی کاپٹر میں ہندوستانی چوکیوں پر پرواز کی۔ہم آگ کے نتائج دیکھنا چاہتے تھے۔اس لئے کافی نیچے پرواز کی لیکن ہندوستانی ایسے حواس باختہ تھے کہ انہوں نے ہمارے ہیلی کاپٹر پر چھوٹے ہتھیاروں کا فائر تک نہیں کیا۔اس روز شام کو ایک تماشا ہوا۔پنجاب رجمنٹ کی اس بٹالین نے جس نے گلوتلاؤ پر حملہ کیا تھا، بریگیڈ ہیڈ کوارٹر کو رپورٹ دی کہ ان کا بارود کا ذخیرہ جوں کا توں ہے۔جس نے سنا یہی کہا یہ ''کیسے ہوسکتا ہے''۔ساتھ ہی یہ بھی خیال آتا تھا کہ بٹالین کی رپورٹ غلط بھی نہیں ہوسکتی۔اس معمے کو حل کرنے کیلئے جب تفتیش کی گئی تو معلوم ہوا کہ بٹالین نے جتنا ایمونیشن صرف کیا تھا اس سے زیادہ گلوتلاؤ کی چوکی میں اس کے ہاتھ لگا تھا لڑائی کے اس مرحلے میں ایک اور ۶ پنجاب بٹالین کے ایک نوجوان لیفٹیننٹ نادر پرویز نے پوائنٹ ۸۴ کے شمال میں دشمن کی ایک بڑی چوکی پر دلیری سے حملہ کیا اور اسے مکمل طور پر تباہ کردیا۔ہمیں یہ کامیابیاں نصیب ہو رہی تھیں لیکن لڑائی میں مزہ نہیں آرہا تھا۔چونکہ دشمن اپنی قلعہ بندیوں سے باہر آکر لڑنے پر آمادہ نہ ہو رہا تھا۔اس صورت حال سے نپٹنے کا ایک ہی طریقہ تھا کہ اندر جا کر دشمن کی سرکوبی کی جائے۔پہلے منصوبہ یہ تھا کہ پوائنٹ ۸۴ کو سر کرنے کے بعد چھڈ بیٹ کی دشمن کی چوکی پر قبضہ کرنا ہے۔لیکن بعد کو بعض اسباب کی بناء پر بریگیڈیئر افتخار نے یہ فیصلہ کیا کہ پوائنٹ ۸۴ پر قبضہ کرنے کے بعد بیاڑ بیٹ پر حملہ کیا جائے۔چنانچہ ۲۴ اپریل ۱۹۶۵ء کو ۶ پنجاب رجمنٹ کی ایک بٹالین نے پوائنٹ ۸۴ پر یلغار کی۔لیکن ایک بار پھر ہندوستانی فوجیوں نے تھوڑی سی مزاحمت کے بعد راہ فرار اختیار کی۔چنانچہ اس بٹالین نے پوزیشنوں کو سر کرلیا۔نہ صرف یہ بلکہ افسر لیفٹیننٹ شرما اور تین او آر کو جنگی قیدی بھی بنالیا۔اس معرکے میں بریگیڈیئر افتخار کے بازو میں بم کے ایک ٹکڑے سے معمولی زخم بھی آیا۔لیکن وہ بدستور شریک کارزار رہے۔اب تک کے معرکوں سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ دشمن جم کر لڑنا نہیں چاہتا اور نہ اس میں لڑنے کا حوصلہ ہے۔بریگیڈیئر افتخار نے اس صورت حال سے پورا فائدہ اٹھایا۔

۲۵ اپریل ۱۹۶۵ء کو مجھے بریگیڈیئر افتخار جنجوعہ نے حکم دیا کہ میں بیار بیٹ پر حملہ کروں۔میری بٹالین کے ساتھ چند ٹینک اور ۱۵ ایف ایف بٹالین کی ایک کمپنی تھی۔اس معرکے میں میرا یہ پہلا مکمل ٹکراؤ تھا۔اس وقت میری مثال اس باکسر کی سی تھی جسے اپنے زور بازو پر بھروسہ ہو اور جو ریفری کی آواز سیکنڈز آؤٹ آف دی رنگ اور باکس آن سننے کیلئے بیتاب ہوتا ہے۔چونکہ سارا علاقہ فٹ بال گراؤنڈ کی طرح ہموار ہے اور کہیں کوئی چھپاؤ کا ذریعہ نہیں۔لہذا ہم نے طے کیا کہ دوسرے روز صبح سویرے حملہ کا آغاز کیا جائے۔اس وقت ہم پوائنٹ ۸۴ پر بیار بیٹ سے تقریباً ۸ میل کے فاصلے پر تھے۔اس روز سہ پہر کو ایف ایف کے میجر شکور جان بیار بیٹ کی طرف گشتی دستے کو لیکر گئے۔دشمن نے سمجھا کہ یہ دن ڈھلتے حملے کی تیاری ہے۔اپنے تمام ہتھیاروں سے فائر کھول دیا۔اس طرح اس کی ساری پوزیشن آشکار ہوگئی۔''

''میجر شکور جان کی فراہم کردہ معلومات کی روشنی میں ہم نے اپنے اقدامات کا تعین کیا۔یہ ۲۵ اپریل کی شام تھی۔کچھ پر ۲۵ اپریل کا تابناک سورج غروب ہو رہا تھا۔دور تک پھیلے میدان پر آہستہ آہستہ اندھیرا اتر رہا تھا۔پہلے سے پھیلی ہوئی خاموشی اور گھمبیر ہوگئی تھی لیکن میں اور میرے ساتھی جلد سے جلد کارروائی شروع کرنے کیلئے بے چین تھے۔لڑائی سے پہلے کے لمحات بڑے صبر آزما کھنچاؤ کے حامل ہوتے ہیں۔لیکن جب حملہ شروع ہوجائے تو اعصاب پر اتنا دباؤ نہیں رہتا۔بہر حال رات کا پچھلا پہر گزرنے پر ۳ بجے میرے زیر کمان تمام دستے حرکت میں آگئے۔وہ رات بہت اندھیری اور پراسرار حد تک خاموش تھی۔ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جیسے ستاروں نے چمکنا چھوڑ دیا ہے۔ہم آہستہ آہستہ رینگ کر اپنے مقصود کی طرف بڑھ رہے تھے۔توپچی ہدف (ٹارگٹ) پر اکا دکا فائر کرتے رہے۔اس سے ہمیں سمت کا اندازہ ہوتا رہا۔۲۶ اپریل کو صبح کچھ کا افق توپوں اور مشین گنوں کے فائر سے سرخ ہو رہا تھا اور ان کی گھن گرج سے کان پڑی آواز سنائی نہ دیتی تھی۔فرنٹیئر فورس اور کیولری کے جوان اور افسر اپنے شکار پر ٹوٹ پڑنے کے لئے تیار کھڑے تھے اور کوڈ ورڈ ایڈوانس خا کی سننے کے لئے بے تاب تھے۔لیکن شکار پر جھپٹنے میں زیادہ دیر نہیں لگی۔جوں ہی ''برن'' کا اشارہ ملا ہم بھوکے شیروں کی طرح جھپٹ پڑے، ظاہر ہے کہ اس عرصے میں دشمن سویا ہوا نہیں تھا۔لڑائی میں سویا ہوا کون ہوتا ہے اپنی جان اور ملک سے کسے پیار نہیں ہوتا۔دشمن بھی چوکس تھا اور پوری طرح چوکس تھا اور انصاف کی بات یہ ہے کہ اس نے جان توڑ کر مقابلہ کیا اور اپنی پوزیشنوں کو بچانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔لیکن فرنٹیئر فورس کے شیر دلوں کا مقابلہ کون کرتا۔ذوق یقین سے تو زنجیریں بھی کٹ جاتی ہیں۔جوش ایمانی کی ٹھوکر سے تو صحرا و دریا بھی دو نیم

ہو جاتے ہیں۔ فرنٹیئر فورس کی اس ایک بٹالین کے سامنے دشمن کیا ٹھہرتا۔ اس موقعے پر چھوٹے بڑے مختلف ہتھیاروں کے فائر سے وہ حشر برپا تھا کہ حملہ آور دستے کی رفتار میں قدرے کمی آ گئی۔ اس صورت حال کو دیکھ کر دستے کا کمانڈر گرجا اور اس نے وہ تاریخی الفاظ دہرائے جنہوں نے جوانوں میں بجلی دوڑا دی۔ وہ اتاترک کا یہ تاریخی فقرہ تھا یعنی ''میں حملہ کرنے کو نہیں کہہ رہا جوانو! میں جان دینے کو کہہ رہا ہوں۔''

اور واقعی جان دینے کے لئے تیار ہو گئے۔ جوانوں نے ''علی! علی!'' کا نعرہ لگایا اور چند منٹ بعد ہراوّل دستہ بیار بیٹ پر جا پڑا۔ ہندوستانی فوج سے پاکستانی دستے کا یہ پہلا کھلا اور باقاعدہ ٹکراؤ تھا۔ یہاں تلوار ہی نہیں ٹکرا رہی تھی۔ بلکہ حوصلہ لڑنے کا عزم اور ایمان ویقین کا امتحان بھی تھا۔ اللہ کا شکر ہے کہ ہم سرخ رو ہوئے، گویا پوری قوم سرخ رو ہوئی، پورا پاکستان سرخ رو ہوا اور دشمن نے میدان چھوڑ کر بھاگنا شروع کیا اور پیچھے بے شمار اسٹورز ایمونیشن، کڑاہ اور پوری، چھوڑ کر بھاگے۔ ہم نے کچھ قیدی بنالئے۔ ہم نے بیار بیٹ پر ہی قبضہ نہیں کیا بلکہ اس سے پانچ چھ میل آگے کا علاقہ بھی دشمن سے صاف کر دیا۔ اس مرحلہ پر بریگیڈ کمانڈر کو احکامات موصول ہوئے کہ مزید پیش قدمی نہ کی جائے، غالباً پیش قدمی کے سیاسی مضمرات کی وجہ سے ورنہ کریم شاہی سے چھڈ بیٹ تک دشمن کے سارے دستے ہماری یلغار کی زد میں تھے۔ بیار بیٹ پر دشمن کے مورچے قلعہ بندیوں کی شکل میں تھے۔ گہرے، اندر سے ملے ہوئے اوپر سے ڈھکے ہوئے ہر مورچہ کے سامنے راکٹ لانچر تھے غرض دفاع کا پورا اور مکمل سامان اور اہتمام تھا اور ان کے اوپی علاقے میں جو اکا دکا درخت تھے ان پر چھپے بیٹھے تھے۔ لیکن لڑائی تو سامان سے نہیں، حوصلہ سے لڑی جاتی ہے۔

دن کے تقریباً نو بجے جب ہم بیار بیٹ کے بنجر علاقے میں اپنی پوزیشن کو مستحکم کرنے میں مصروف تھے تو میدان جنگ میں تھوڑی سی تفریح کا موقعہ بھی ملا اور وہ اس طرح کہ افق پر انڈین ایئر فورس کے دو جیٹ طیارے نمودار ہوئے۔ انہوں نے یہاں پوزیشنوں پر کئی بار غوطہ لگایا لیکن ہر بار ان کا نشانہ خطا گیا۔ ہماری طیارہ شکن توپوں نے ان کا صحیح استقبال کیا۔ لیکن ہمارے چند رائفل برداروں کا جوش وخروش بھی دیدنی تھا۔ انہوں نے اپنے نشانے باندھے۔ بعد کو قسمیں کھاتے تھے کہ بس انچ دو انچ کی کسر رہ گئی اس سے آپ ان کے مورال کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔

۲۷۔ ۲۸ اپریل کو ہم نے دشمن کی سات مرسڈیز گاڑیوں کو گھیرے میں لے کر پکڑا جو قیمتی اور ضروری ساز وسامان سے بھری ہوئی تھیں۔ اس طرح بیار بیٹ کا معرکہ انجام کو پہنچا۔ یہاں یہ بتاتا چلوں کہ جو قیدی ہم نے پکڑے تھے وہ انڈین آرمی کی ایک کمانڈو کمپنی کے بہادر تھے۔ جوان کے پیرا بریگیڈ کے ساتھ منسلک تھے۔ اس معرکہ کے دو مہینے کے بعد تک دشمن نے اپنی خندقوں سے باہر آنے کی جرات نہیں کی۔ اس ٹکراؤ نے ایک بار پھر ثابت کر دیا کہ جنگ صرف ساز وسامان کا تصادم ہی نہیں عزم وحوصلہ کا امتحان بھی ہوتی ہے۔ رن کچھ کے معرکے میں عزم وحوصلہ کے جو بے نظیر مظاہرے میں نے دیکھے وہ ایک علیحدہ موضوع ہے۔ ان واقعات میں سے صرف ایک کا ذکر کیا جاتا ہے''۔

جس دن پوائنٹ ۸۴ پر حملہ کیا بیٹری کمانڈر میرے ساتھ جا رہا تھا۔ ایک سپاہی راکٹ لانچر اٹھائے ہوئے جا رہا تھا۔ سپاہی نوجوان تھا لیکن قدرے کمزور تھا۔ راکٹ اور لانچر لے کر چلنا اس کے لئے خاص دشوار تھا۔ بیٹری کمانڈر نے از راہ ہمدردی کہا ''لاؤ لانچر مجھے دے دو''۔ یہ سن کر اس غیور نے جواب دیا ''سر، گائیڈ پلٹن کا سپاہی اپنا ہتھیار کسی کو نہیں دیتا۔''

''مجھے اس سپاہی کا یہ بے ساختہ جواب پسند آیا۔ جنگ میں آرمی کا سارا ملمع اتر جاتا ہے۔ شرافت اور ذلت دونوں کے ایسے مظاہرے دیکھنے میں آتے ہیں کہ انسان حیران رہ جاتا ہے کہ آدمی بھی کیا چیز ہے۔ ایسی بلندی، ایسی پستی۔

امتیازی سند

رن کچھ کے اس معرکہ میں امتیازی کارکردگی کے لئے اقبال صاحب کو امتیازی سند عطا کی گئی تھی۔

جنگ ستمبر ۱۹۶۵ء میں عالمگیرینز کی کارکردگی

دفاع پاکستان کے لئے ستمبر ۱۹۶۵ء کی سترہ روزہ جنگ شمال میں کشمیر کے پہاڑوں سے جنوب میں راجستھان کے ریگزاروں تک دو ہزار میل لمبے محاذ پر لڑی جا رہی تھی۔ خاک اور خون کی اس تگ وتاز میں بے شمار عالمگیرینز شریک تھے۔ جنہوں نے دلاوری اور وفا کا حق ادا کیا۔ چونکہ اس مختصر تاریخ میں فرداً فرداً ہر ایک کی کارکردگی کا ذکر ممکن نہیں۔ اس لئے صرف ان چھ جانبازوں، جو شہادت کی سعادت سے سرخ رو ہوئے اور ان غازیوں کا، جو جرأت کے اعزازات، ۱۹ ستارۂ ہائے،

جرأت اور ۱۱۸امتیازی اسناد سے سرفراز ہوئے، کا اجمالی ذکر ان کی کالج کی سینارٹی کے لحاظ سے کیا جا رہا ہے۔

میجر جنرل جمشید ایم سی دو بار، ستارۂ جرأت

دوسری جنگ عظیم کے ایم سی دو بار اور جنگ ستمبر ۱۹۶۵ء میں چونڈہ کے ستارۂ جرأت اور ۶۹۔۱۹۶۷ء میں ای پی آر کی ڈائریکٹری کے ستارۂ قائداعظم اور ڈومیلی کے ایک معزز گکھڑ خانوادے کے چشم و چراغ جنرل جمشید کا کالج رول نمبر ۳۹۵ ہے۔۱۹۳۲ء میں کالج میں داخل ہوئے۔ کیپٹن سلیمی، رسالدار میجر ایم اے لطیف، صوبیدار سکندر خان ایسے یگانۂ روز اساتذہ کے زیر تربیت رہے۔ ۱۹۳۸ء میں آرمی اسپیشل کر کے کچز کالج نوگانگ گئے۔ ۱۹۳۹ء میں آئی ایم اے سے ۲ پنجاب میں کمیشن لیا۔ اس بٹالین کے ساتھ دوسری جنگ عظیم کے دوران برما کے محاذ پر ۱۹۴۴ء میں پہلا اور ۱۹۴۵ء میں دوسرا ملٹری کراس حاصل کیا۔ ۱۹۶۵ء کی جنگ میں چونڈہ کے محاذ پر ۶ پنجاب کی کمان کرتے ہوئے ستارۂ جرأت کے اعزاز سے سربلند ہوئے۔

ستارۂ جرأت کا فرمان

''۸ ستمبر ۱۹۶۵ء سے ۲۲ ستمبر ۱۹۶۵ء تک لیفٹیننٹ کرنل محمد جمشید پنجاب رجمنٹ کی دوسری بٹالین کو کمان کر رہے تھے۔ یہ بٹالین ۲۴ بریگیڈ کے ایک حصے کے طور پر گڈ گور پھلورا چونڈہ کے علاقے میں دشمن کے خلاف نہایت اہم جنگی کارروائیوں میں مصروف رہی۔ اس تمام عرصے میں اس افسر نے اپنے دستوں کی قیادت کرنے میں غیر معمولی قابلیت کا مظاہرہ کیا، جرأت سے صحیح قدم اٹھایا اور اپنے فرض کی حدوں سے آگے بڑھ کر اپنی جان جوکھوں میں ڈال کر دشمن کے خلاف کارروائی کی۔

۸ ستمبر ۱۹۶۵ء کی صبح کو کرنل جمشید کو چونڈہ پر قبضہ کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ یہ اسی وقت اپنے دستوں کو لے کر آگے جھپٹے اور دشمن کے لگاتار حملوں کو ناکام بناتے ہوئے نہ صرف چونڈہ کے شمال میں اہم چوکیوں پر قبضہ کر لیا بلکہ اپنی ایک کمپنی کو اس ٹینک اسکواڈرن کے ساتھ تعاون کے لئے بھی بھیجا جو دشمن کے توپ خانے کے خلاف پھلورا کے شمال میں صف آراء تھا۔ ۸ ستمبر ۱۹۶۵ء کی شام تک گڈ گور پر قبضہ کر لیا گیا تھا۔ اس وقت کرنل جمشید کو حکم دیا گیا کہ وہ اپنی کم تعداد بٹالین اور ۱۴ بلوچ کی ایک کمپنی سے وہاں ایک دفاعی حصار (ڈیفنس باکس) بنائیں۔ دشمن نے اپنے کثیر بکتر بند دستوں اور انفنٹری سے اس دفاعی حصار کو توڑنے کی دو دن دو رات بار بار سر توڑ کوشش کی لیکن کرنل جمشید نے دشمن کی اس کوشش کو کامیاب نہ ہونے دیا اور اس طرح گڈ گور کا کامیاب دفاع کیا۔ اس معرکے کی کامیابی میں کرنل جمشید کی ذاتی جرأت ہمت اور قیادت کی صلاحیت کا بڑا دخل تھا۔ گڈ گور کی مضبوط مرکزی بنیاد فراہم ہو جانے کی وجہ سے بریگیڈ کے لئے ممکن ہوا کہ وہ دشمن کی حملہ آور فوج کی کامیاب سرکوبی کر سکے۔

۸ ستمبر ۱۹۶۵ء سے ۲۲ ستمبر ۱۹۶۵ء تک کرنل جمشید چونڈہ سیکٹر کے ایک نہایت اہم حصے کا دفاع کر رہے تھے۔ اس دوران اس افسر نے ایک بار پھر کارنامہ دہرایا اور دور مار کے پیٹرولوں، آؤٹ پوسٹوں اور دشمن کو ہراساں کرنے والے گشتی دستوں کے ذریعے ''نومینز لینڈ'' پر اپنی برتری قائم رکھی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ دشمن کو ان کی پوزیشن کے خلاف حملہ کرنے کے لئے اپنی قوت کو جمع کرنے کا موقع نہیں مل سکا۔ جوں ہی دشمن اسمبلی ایریا میں جمع ہونے کی کوشش کرتا وہ کرنل جمشید کے جوابی حملہ کا نشانہ بنتا اور اگر کبھی دشمن منظم ہونے میں کامیاب ہو کر ان کی پوزیشن پر حملہ کرنے کے لئے پر تول رہا ہوتا تو کرنل جمشید کے مجاہد اس پر ٹوٹ پڑتے اور اس کا منصوبہ خاک میں مل جاتا۔ اس غیر معمولی جرأت، قیادت اور فنی مہارت کے لئے اس افسر کے لئے ستارۂ جرأت کی سفارش کی جاتی ہے۔''

لیفٹیننٹ کرنل محمد شیر ستارۂ جرأت

لیفٹیننٹ کرنل محمد شیر چھٹے درجہ میں ۱۹۳۵ء میں کالج میں داخل ہوئے تھے۔ رابرٹس ہاؤس ان کا پہلا ہاؤس تھا۔ ۱۹۴۰ء میں آرمی اسپیشل کیا۔ ۱۹۴۲ء میں نوگانگ کالج گئے۔ ستمبر ۱۹۴۵ء میں آئی ایم اے سے ایک ریکی رجمنٹ میں کمیشن لیا۔

ستمبر ۱۹۶۵ء کی جنگ میں کرنل محمد شیر نے چھمب جوڑیاں کے معرکہ میں ۱۳ لانسر کی کمان کرتے ہوئے اکھنور کی طرف پیش قدمی میں اہم کردار ادا کیا۔

ستارہ جرأت کا فرمان

''۶ ستمبر ۱۹۶۵ء سے ۱۰ ستمبر تک دشمن نے انفنٹری اور ٹینکوں سے اپنے کھوئے ہوئے علاقے کو واپس لینے کے لئے دو بھرپور حملے کیے۔ پی ایس ایس ۳۸۷۲ لیفٹیننٹ کرنل محمد شیر نے ۱۳ لانسرز کی کمان کرتے ہوئے ان دو جوابی حملوں کو پسپا کرنے میں مؤثر کردار ادا کیا تصادم بہت شدید تھا۔

دشمن کا توپ خانہ شدید گولہ باری کر رہا تھا۔ دشمن نے اپنے ٹینک محفوظ جگہ پر جمائے ہوئے تھے اور آر آر کو موزوں مقامات پر نصب کر رکھا تھا۔ ان دونوں مہلک ہتھیاروں کے بے خطا نشانوں کی زد میں ہوتے ہوئے بھی ۱۳ لانسرز کے جواں باہمت لیفٹیننٹ کرنل محمد شیر کی جرأت مندانہ اور ولولہ انگیز قیادت میں آگے ہی بڑھتے رہے اور انہوں نے وہ مقصد حاصل کر کے چھوڑا جوان کے سپرد کیا گیا تھا۔

کرنل محمد شیر ہر پرخطر موقع پر آگے رہے اور مشکل مرحلہ پر بہ نفس نفیس حملہ کی قیادت کی۔ ۱۳ لانسرز کے تینوں اسکواڈرن ۲ ستمبر سے ۱۳ ستمبر ۱۹۶۵ء تک مسلسل شریک کارزار رہے۔ اس کے باوجود ان کے دلیر اور جری کمانڈر کی قائدانہ صلاحیتوں کی وجہ سے ان کا حوصلہ بہت بلند رہا۔ لیفٹیننٹ کرنل محمد شیر نے ان معرکوں میں ذاتی جرأت، بے خوفی اور قائدانہ صلاحیت کا بہت اعلیٰ مظاہرہ کیا۔ اس امتیازی کارکردگی کے لئے لیفٹیننٹ کرنل محمد شیر کو فوری طور پر ستارۂ جرأت دینے کی سفارش کی جاتی ہے۔"

۱۲ اکتوبر ۱۹۶۵ء کو یہ اعزاز کرنل محمد شیر کو عطا ہوا۔

لیفٹیننٹ کرنل صاحب زاد گل شہید ستارۂ جرأت

صاحب زاد گل، ملٹری کالج کے کچز کالج، آرمرڈ کور کے گل سرسید تھے جو ۱۹۶۵ء کی رزم حق و باطل میں کھیم کرن کے محاذ پر ۶ لانسرز کی کمان کرتے ہوئے پاکستان پر قربان ہو گئے اور ستارۂ جرأت سے سرخرو ہوئے۔ صاحب زاد گل کالج میں ۱۹۳۷ء سے ۱۹۴۱ء تک زیر تعلیم رہے۔ ۱۷۱ کالج رول نمبر تھا اور تعلیم کے تینوں شعبوں ذہن، کردار اور جسمانی تب و تاب میں یکتا و یگانہ تھے۔ ۱۹۴۱ء کے اواخر میں کچز کالج نوگانگ گئے۔ وہاں ایسا نام پیدا کیا کہ کالج کے کمانڈانٹ کرنل ہاروے نے کورس کے آخر میں نہ صرف کلاس روم کی حاضری سے مستثنیٰ کر دیا تھا۔ بلکہ "اسٹاف" کا نام دینا شروع کر دیا تھا۔ کھیم کرن کے محاذ پر پیش قدمی صاحب زاد گل ہی کی جرأت مندانہ تگ و تاز کا نتیجہ تھی۔ اس بنا پر انہیں فاتح کھیم کرن کہا جاتا ہے۔ اس کامیاب معرکہ آرائی کے لئے انہیں ستارۂ جرأت پیش کیا گیا۔

صلۂ شہید کیا ہے تب و تاب جاودانہ

ستارۂ جرأت کا فرمان

"۱۹۶۵ء کی جنگ میں آپ ۶ لانسرز کی کمان کر رہے تھے۔ آپ نے ۷ ستمبر ۱۹۶۵ء کو صرف آٹھ ٹینکوں کی مدد سے کھیم کرن پر پہلا حملہ کیا۔ دشمن نے کھیم کرن کا نہایت مضبوطی سے دفاع کر رکھا تھا۔ لیکن آپ نے اس شدت اور تیزی کے ساتھ کھیم کرن کے اندرونی حصار پر حملہ کیا کہ دشمن اس غیر متوقع حملے سے گھبرا گیا۔ آپ نے رائل دکن ہارس کے دو ٹینک تباہ کئے۔ ۲۷۰ جنگی قیدی اپنے قبضہ میں کئے اور دشمن کی طاقت کا صحیح اندازہ کرنے کے بعد واپس اپنی دفاعی لائن میں آ گئے۔ اس حملے کے بعد کھیم کرن پر قبضہ کرنے کے دروازے کھل گئے اور آخر اس رات کو ایک بڑے حملے سے کھیم کرن پر قبضہ کر لیا گیا۔

۸ اور ۹ ستمبر کو آپ نے کھیم کرن سے آگے ولٹوہا تک دشمن پر پے در پے کئی وار کئے۔ انفنٹری کی کمی کے باعث ہر رات کرنل صاحب زاد گل کو واپس اپنی دفاعی لائن میں آنا پڑتا۔ آپ ہمیشہ سب سے آگے والے ٹینک سے رجمنٹ کی کمان کرتے اور ایسے حوصلے اور اعتماد کے ساتھ پیش قدمی کرتے جیسے وہ میدان میں نہیں بلکہ کسی تربیتی میدان میں آگے بڑھ رہے ہیں۔ اپنے حملوں سے آپ نے دشمن کے دانت کھٹے کر دیئے اور حوصلے پست کر دیئے۔

آخر ۹ ستمبر کو دشمن پر بار بار کاری ضرب لگانے کے بعد آپ نے اسل اتر کے نزدیک دشمن کی ایک مشین گن سے اپنے ٹینک کی کمان کی اور گولے پر جام شہادت نوش کیا۔ بے مثال جرأت، دلیری اور ولولہ انگیز کامیاب قیادت کے لئے لیفٹیننٹ کرنل صاحب زاد گل شہید کو ستارۂ جرأت کے اعزاز سے نوازا گیا"۔

لیفٹیننٹ کرنل محمد اقبال قریشی امتیازی سند

کرنل قریشی ۱۹۳۶ء میں کالج میں داخل ہوئے۔ کالج نمبر ۶۶۴ تھا۔ ۱۹۴۱ء تک یہاں زیر تعلیم رہے۔ یہ عرصہ بیشتر برڈوڈ ہاؤس میں گزارا۔ آرمی اسپیشل پاس کر کے نوگانگ گئے۔ پھر اپنی یونٹ کے ساتھ دوسری جنگ عظیم میں برما کے محاذ پر جنگ میں شریک ہوئے، ۱۹۴۸ء میں کمیشن ہوئے۔ ۱۹۶۵ء کی جنگ میں بیدیاں سیکٹر میں معرکہ آرا ہوئے اور امتیازی سند حاصل کی۔

امتیازی سند کا فرمان

"پی اے ۲۵۸۶ میجر محمد اقبال قریشی جنگ ستمبر ۱۹۶۵ء کے دوران اس کمپنی کو کمان کر رہے تھے جس کے سپرد بیدیاں ہیڈ ورکس کے دفاع کی ذمہ داری تھی۔

دشمن نے یہاں ۶، ۷، ۸، ۹ ستمبر کو متواتر میجر اقبال قریشی کی کمپنی کی پوزیشن پر بڑے بھرپور حملے کئے۔ میجر قریشی نے اپنے غیر متزلزل عزم اور حوصلے سے بیدیاں پر دشمن کے ان تمام حملوں کا جم کر مقابلہ کیا چنانچہ دشمن کو سخت جانی نقصان اٹھا کر پسپا ہونا پڑا۔

اگرچہ میجر قریشی پورے دس دن تک دشمن کے توپ خانے کے فائر، ہوائی حملوں اور بمباری کی زد میں رہے اس تمام عرصے میں بغیر آرام اور نیند کے انہوں نے دشمن کا مقابلہ کیا اور ایک لمحے کے لئے اپنی شگفتہ مزاجی اور حوصلہ افزائی میں کمی نہیں آنے دی جس کی وجہ سے ان کے ماتحتوں اور جوانوں کا حوصلہ بلند رہا اور وہ انتہائی مشکل حالات میں پامردی اور استقلال سے لڑتے رہے۔

میجر قریشی کے عزم، حوصلے جرأت، حاضر دماغی، فرض سے لگن اور قیادت کے اعلیٰ مظاہرے کے بغیر بیدیاں کو دشمن سے بچانا بہت مشکل ہوتا اور اگر بیدیاں ہاتھ سے نکل جاتا تو ناقابل تلافی نقصان ہوتا۔

اقبال قریشی کی اس امتیازی کارکردگی کے لئے ان کو امتیازی سند عطا کرنے کی پرزور سفارش کی جاتی ہے۔'' ۹ مارچ ۱۹۶۶ء کو امتیازی سند عطا کی گئی۔

لیفٹیننٹ کرنل محمد حسین ملک ستارۂ جرأت

لیفٹیننٹ کرنل محمد حسین ملک ستمبر میں چونڈہ کے محاذ پر کالج ہی کے ایک نامور سپوت لیفٹیننٹ کرنل محمد جمشید سی او ۲ پنجاب کے کمپنی کمانڈر تھے۔ انہوں نے ''گڈگور'' کو دشمن کے چنگل سے آزاد کرایا۔ انہیں گڈگور کا ہیرو کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ لیفٹیننٹ کرنل (اس وقت میجر) محمد حسین کو سگنل کے ذریعہ آپریشن ایوارڈ دیا گیا۔ ان کے ستارۂ جرأت کے فرمان کے الفاظ یہ تھے۔'' پی ٹی سی 1995 میجر محمد حسین ملک ۲ پنجاب نے انتہائی دلیری کا کارنامہ، صبح کے وقت پر صحیح قدم اٹھا کے مثالی جرأت اور دلیری کا مظاہرہ کیا۔ بکتر بند دستے کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے گڈگور میں دشمن پر کامیاب حملہ اور دشمن کے ٹینکوں پر قبضہ کرنے کے لئے ستارۂ جرأت عطا کیا گیا''۔

کرنل محمد حسین کا کالج نمبر ۴۷ تھا ۱۹۳۸ء میں کالج میں داخل ہوئے۔ زیادہ عرصہ برڈوڈ ہاؤس میں فروکش رہے۔ صوبیدار سکندر خان ہاؤس ماسٹر اور کمانڈانٹ میجر ٹی ایچ ایل سٹیبنگ سے خاص طور پر اکتساب فیض کیا۔ ۱۹۴۳ء میں کالج کو خیر باد کہا۔ ۶ سال رینکس میں خدمات انجام دیں۔ ۱۹۴۹ء میں او ٹی ایس کوہاٹ سے کمیشن ہوئے۔ ۱۹۷۵ء میں لیفٹیننٹ کرنل کے عہدے سے ریٹائرڈ ہوئے۔ انہیں گڈگور کا ہیرو کہا جاتا ہے۔ لیکن ان کے اپنے ہیرو خالد بن ولید ہیں۔

بریگیڈیئر محمد حیات ستارۂ جرأت

بریگیڈیئر محمد حیات ستمبر ۱۹۶۵ء میں چونڈہ کے محاذ پر بحیثیت لیفٹیننٹ کرنل ۴ ایف ایف کی کمان کرتے ہوئے ظفروال کا کامیاب دفاع کیا۔ اس معرکہ آرائی کے لئے انہیں ستارۂ جرأت عطا کیا گیا۔

ستارۂ جرأت کا فرمان

''جن حالات میں ۱۳ ستمبر ۱۹۶۵ء کو لیفٹیننٹ کرنل محمد حیات نے بٹالین کی کمان سنبھالی ان سے بدتر حالات میں شاید ہی کسی کمانڈنگ افسر نے اپنی بٹالین کی کمان سنبھالی ہو گی۔ اس وقت ان کی بٹالین ۴ ایف ایف ظفروال میں تھی۔ جب وہ بٹالین میں کراچی سے پہنچے اور بٹالین کی باگ ڈور ہاتھ میں لی تو ہندوستانی اس جگہ کو تقریباً محاصرہ میں لے چکے تھے۔ صورت حال حد درجہ خطرناک تھی۔ کرنل حیات نے فوراً صورت حال کا جائزہ لیا اور ۱۴ پیرا بریگیڈ کے کمانڈر کو وائرلیس پر صورت حال سے آگاہ کیا۔ پیرا بریگیڈ کے کمانڈر نے ان سے کہا کہ موبائل ڈیفنس کی تدابیر استعمال کی جائیں اور آر آر اور راکٹ لانچرز کی ٹیمیں دشمن کے ٹینکوں کے بازو کی طرف بھیجی جائیں۔ کمانڈر نے کرنل حیات سے یہ بھی کہا کہ ظفروال کا ہر قیمت پر دفاع کیا جائے۔ کرنل حیات نے اس چیلنج کو قبول کر لیا۔

اس انتہائی نازک موقع پر کرنل حیات نے قیادت کی غیر معمولی صلاحیت کا مظاہرہ کیا اور آر آر اور راکٹ لانچر کو ملا کر اس ہوشیاری سے استعمال کیا کہ دشمن کے ٹینک ڈھیر ہونے لگے۔ کرنل حیات کی استقامت اور جرأت نے تمام رینکس میں جوش و ولولے کی ایک نئی روح پھونک دی اور سب ایک تازہ جوش و خروش سے لڑنے لگے۔ جس کے نتیجے میں دشمن کے ٹینک دھڑا دھڑ تباہ ہونے لگے۔ چنانچہ کرنل حیات کے کمان سنبھالنے کے ایک گھنٹے کے اندر اندر ہندوستانی بہت سے مقتول اور ۱۴ تباہ شدہ ٹینک میدان میں چھوڑ کر پیچھے ہٹ گئے۔ دوسرے دن دشمن نے ان کی پوزیشن پر پھر ایک زوردار حملہ کیا۔ لیکن اس وقت تک کرنل حیات نے اپنے ٹینک شکن دفاع کو اتنا مضبوط اور مؤثر بنا لیا تھا کہ دشمن دو ٹینکوں کا نقصان اٹھا کر پسپا ہونے پر مجبور ہو گیا اور پھر دشمن کی جرأت نہیں ہوئی کہ کرنل حیات کی پوزیشن پر دوبارہ

حملہ کرے۔ بریگیڈیئر حیات نے ۱۹۷۱ء میں مشرقی پاکستان جیسور سیکٹر میں ۱۰۷ بریگیڈ کمان کیا اس کا تذکرہ ۱۹۷۱ء کی جنگ کے ضمن میں آئے گا۔ بریگیڈیئر حیات اپنے ۱۹۶۵ء کے معرکہ کے بارے میں لکھتے ہیں۔

''ستارۂ جرأت تو مجھے ملا لیکن تنہا میرا ہی کارنامہ نہ تھا میں ان سب کو محبت اور عقیدت سے یاد کرنا چاہتا ہوں جو میرے ساتھ لڑے۔ وہ جنہوں نے میرے اشارے پر جانیں دیں۔ وہ ساتھی جنہوں نے میری قیادت میں اپنی جانوں کی بازی لگا دی اور اپنے تعاون سے ان کاموں یا کارناموں کو ممکن بنایا۔''

بریگیڈیئر حیات کا ملٹری کالج نمبر ۴۸۷ ہے ۱۹۳۸ء سے ۱۹۴۳ء تک کالج میں زیر تعلیم رہے اور صوبیدار سکندر خان، مسٹر حیدری، کمانڈانٹ سٹینگ سے خاص فیض حاصل کیا۔ برڈوڈ ہاؤس کے ہیڈ بوائے بھی رہے۔ ۱۹ اکتوبر ۱۹۴۶ء میں او ٹی ایس بنگلور سے کمیشن حاصل کیا تھا۔

لیفٹیننٹ کرنل رشید احمد کیانی ستارۂ جرأت

کرنل رشید کا کالج رول نمبر ۵۲۷ ہے، کالج میں ۱۹۳۸ء میں داخل ہوئے، ۱۹۴۳ء تک یہاں زیر تعلیم رہے۔ کرنل رشید کا پہلا ہاؤس رابرٹس ہاؤس تھا۔ مسٹر لیوس، صوبیدار انور شاہ، مسٹر حیدری اور کمانڈانٹ میجر اسٹینگ سے خاص طور سے اکتساب فیض کیا۔ ۱۹۴۳ء میں کچز کالج جانے سے پہلے اسکول بٹالین کے سیکنڈ ان کمان تھے۔ باکسر اور ہاکی کے کھلاڑی بھی تھے، ۱۹۴۹ء میں کمیشن ہوئے۔ جنگ ستمبر میں انہوں نے بھی چونڈہ کے محاذ پر ون ایس پی فیلڈ رجمنٹ کے ایکٹنگ سی او کے طور پر داد شجاعت دیتے ہوئے ستارۂ جرأت حاصل کیا۔

ستارۂ جرأت کا فرمان

''پی ایس ایس ۲۶۳۲ میجر رشید احمد ۱۵ ستمبر ۱۹۶۵ء کو چونڈہ کے چوتھے میل کے قرب و جوار میں متعین ون ایس پی فیلڈ رجمنٹ کے عارضی کمانڈر کے طور پر فرائض انجام دے رہے تھے وہ ایس پی فیلڈ رجمنٹ کی گن پوزیشن میں بذات خود موجود تھے۔ جب دشمن نے بکتر بند دستوں سے انفنٹری اور توپ خانے کے فائر کے ساتھ زبردست حملہ کیا اور موضع بتر ڈوگراندی کو پامال کرتا ہوا چونڈہ پسرور روڈ اور گن پوزیشن سے تقریباً ۱۵۰ سو گز کے فاصلے تک چڑھ آیا۔ ہمارے اپنے اگلے دستے پیچھے ہٹنے لگے تھے اور اس سارے علاقے میں سخت افراتفری مچی ہوئی تھی۔ اس نازک صورت حال پر قابو پانے کے لئے میجر رشید احمد نے مندرجہ ذیل جرأت مندانہ اقدامات کئے جن کی بدولت نہ صرف دشمن کی پیش قدمی رک گئی۔ بلکہ اسے موضع بتر ڈوگراندی سے باہر نکالا جاسکا۔

الف۔ وہ فوراً آگے بڑھے اور حالات کا چارج سنبھال لیا۔

ب۔ آرٹلری ہیڈ کوارٹر کے احکامات کے تحت اپنی گنوں سے مسلسل فائر کرتے رہے اور اپنے آدمیوں کو آخری دم تک لڑنے کے لئے تیار کیا۔

ج۔ خود او پی کی جگہ سنبھالی۔ دشمن کے دو ٹینک تباہ کر دیئے اور دشمن کے پہلے حملے میں اس کی انفنٹری کا بڑا نقصان ہوا اور اس کا حملہ منتشر ہو گیا۔

موضع بتر ڈوگراندی سے دشمن نے گن پوزیشن پر جو دوسرا حملہ کیا تھا۔ اسے آرٹلری فائر سے پسپا کیا۔ ۱۸ ستمبر ۱۹۶۵ء کو دشمن کی شدید گولہ باری اور ہوائی حملوں کی زد میں ہوتے ہوئے میجر رشید نے او پی کا کام خود کیا اور ۲۵ کیولری اور ۳ ایف ایف کو بتر ڈوگراندی گاؤں پر جوابی حملہ کرنے میں پوری مدد دی۔

یہ پوری کارروائی حد درجہ جرأت مندانہ اور عاقلانہ تھی جس کی وجہ سے ایک بہت ہی خطرناک صورت حال کو قابو میں لایا جاسکا۔ اس کارنامے کے لئے ستارۂ جرأت کی پرزور سفارش کی جاتی ہے''۔

۱۷۔۱۸ ستمبر کی رات میجر رشید کا دوسرا کارنامہ

''۱۷۔۱۸ ستمبر کی رات چونڈہ کا پسرور روڈ کے چوتھے میل پر ایک بار دشمن نے پوری قوت سے حملہ کیا اور ایس پی کی گن پوزیشنوں کے ایک ہزار گز کے فاصلے تک چڑھ دوڑا۔ میجر رشید احمد ایک بار پھر آگے بڑھے اور صورت حال کا چارج سنبھال لیا اور اپنے آرٹلری فائر سے دشمن کو پسپا کر دیا۔ ستارۂ جرأت کی پرزور سفارش کی جاتی ہے''۔

بریگیڈیئر لعل خان امتیازی سند

بریگیڈیئر لعل خان کا کالج نمبر ۸۷ تھا۔ ۱۹۳۸ء میں کالج میں تعلیم کا آغاز کیا۔ کیڈٹ آفیسر کے عہدے تک پہنچے۔ ۱۹۴۴ء میں آرمی سپیشل کر کے کالج کو خیر باد کہا۔ ۱۹۴۵ء میں او ٹی ایس مہو سے کمیشن ہوئے۔ ۱۹۶۵ء کی جنگ میں امتیازی سند حاصل کی۔ سیالکوٹ سیکٹر میں ظفروال کے محاذ پر فرسٹ پنجاب کے سی او کی معزولی

کے بعد بہت نازک حالات میں انہوں نے یونٹ کی کمان سنبھالی اور جرأت مندانہ قیادت کے جوہر دکھائے۔اس معرکہ آرائی میں سیکٹر کمانڈر بریگیڈیئر اے اے نیازی نے ان کے لئے ستارۂ جرأت کے اعزاز کی سفارش کی۔ جی ایچ کیو سے امتیازی سند عطا ہوئی۔

لیفٹیننٹ کرنل حق نواز کیانی ستارۂ جرأت

قرونِ اولیٰ کے مجاہدوں کے گفتار و کردار کی تصویر کرنل کیانی (جو ۱۹۷۲ء میں لیپا ویلی کے معرکہ میں شہید ہوئے) ۱۹۶۵ء کی جنگ میں کشمیر کے محاذ پر ۱۹ اے کے رجمنٹ کی کمانڈ کر رہے تھے۔ان کی کمپنی نے اندرون کشمیر ایک نہیں کئی کامیاب کمانڈو ایکشن کیے۔کیانی کا کالج نمبر ۸۳۵ تھا۔اگست ۱۹۳۹ء کے اوائل سے ۱۹۴۴ء تک کالج کی تعلیم و تربیت سے فیضیاب ہوئے۔کالج ہیڈ بوائے، کیڈٹ بٹالین کے ایس سی او، گارڈز میڈل ونر کالج کا کوئی اعزاز ایسا نہ تھا جو کیانی نے حاصل نہ کیا ہو۔ وہ یہاں ہر اعتبار سے ممتاز تھے۔لیکن ''صاحب'' بھی تھے۔ ۱۹۵۵ء میں پیر صاحب گھمکول شریف کی نظر کیمیا کے اثر سے ان کی کایا پلٹ گئی اور مزاج میں درویشی آ گئی۔ ذکرِ خفی اور ذکرِ جلی روز کا معمول ہو گیا۔شہادت مطلوب و مقصود بن گئی۔ جو کمانڈو ایکشن کشمیر میں انہوں نے کئے وہ لی جنڈ (Legend) کی حیثیت رکھتے ہیں۔اس ایک مہم پر انہیں ستارۂ جرأت سے نوازا گیا۔اس کے بارے میں ان کے دست راست لیفٹیننٹ کرنل قاضی جان ''حق نواز کیانی شہید'' میں لکھتے ہیں۔

۱۹۶۵ء کے معرکوں کی داستان (از لیفٹیننٹ کرنل قاضی محمد جان ستارۂ جرأت)

''میں لیفٹیننٹ کرنل قاضی محمد جان ستارۂ جرأت کرنل حق نواز کیانی کا ہم راز ہوں۔اور میں تمام معرکوں میں جو کرنل کیانی شہید نے دشمن کے خلاف لڑے شامل رہا ہوں۔اس لئے میں سچائی پر مبنی آنکھوں دیکھا حال کرنل کیانی شہید کا آپ کے لئے اور قوم کی راہنمائی کے لئے لکھ رہا ہوں۔

کرنل کیانی شہید کی گھمسان کی لڑائیوں میں کیفیت

کرنل حق نواز کیانی شہید ایک درویش قسم کے انسان تھے۔جو اپنے فرائض منصبی کی ادائیگی کے بعد عام طور پر یادِ خدا میں وقت گزارتے تھے۔حق کی سربلندی کی خاطر وہ سرفروشی کے لئے ہمیشہ تیار رہتے تھے۔مومن کے تمام اوصاف ان میں موجود تھے اور پاکستان کے سچے خیر خواہ تھے۔

ہندوستان کی فوج کے ساتھ جتنے معرکوں کی انہوں نے قیادت کی میں ان کے ساتھ تھا۔وہ جذبہ جہاد میں ہمیشہ سرشار اور جام شہادت نوش کرنے کے مشتاق رہتے تھے۔ بالآخر اللہ تعالیٰ نے انہیں رتبہ شہادت عطا فرمایا اور ۵ مئی ۱۹۷۲ء کو ان کی دیرینہ آرزو اللہ تعالیٰ نے پوری کردی۔ وہ جنگ کے دوران اور خاص طور پر ہر معرکے میں ہمیشہ باوضو رہتے تھے۔اپنے ماتحتوں کو حکماً وضو میں رہنے کی تلقین کرتے ساتھ یا اللہ کا ورد ہر لمحہ اور عین جنگ میں جاری رکھنے کی سختی سے تلقین کرتے تھے۔ وہ خود اور سب ماتحت دو نفل ادا کر لینے کے بعد میدان جنگ کی طرف روانہ ہوتے اور پھر معرکے میں فتح یابی کے بعد دو نفل سب عملے کے ساتھ بطور شکرانہ ادا کرتے تھے۔معرکے میں شہید کا جنازہ ادا کرتے اور پھر وہ گڑ گڑا کر روتے تھے اور حسرت سے یہ کلمے منہ سے ادا کرتے تھے۔کہ ''اللہ تعالیٰ نے اپنے پسندیدہ (یعنی شہیدوں) کو چن لیا ہے اور اپنے پاس بلا لیا ہے۔ میں بدنصیب ہوں جس کو خدا نے پسند نہیں فرمایا''۔ پھر کہا کرتے تھے کہ ''اللہ تعالیٰ پر یقین ہے کہ کبھی میری بھی سنے گا۔میری خطائیں معاف فرمائے گا۔اور اپنی مہربانی سے مجھے بھی شہادت نصیب فرمائے گا۔میں اس کے رحم و کرم کا امیدوار ہوں''۔ یہ مختصر تحریر ان کے منہ سے نکلے ہوئے کلمات پر مشتمل ہے۔کرنل حق نواز کیانی شہید نے ۱۹۶۵ء کی بھارت پاکستان جنگ میں متعدد معرکوں میں بحیثیت کمانڈو کے حصہ لیا۔اور ان کے کارنامے کتاب کی شکل میں کئی جلدوں میں منضبط ہو سکتے ہیں۔حق تو یہ ہے کہ حق نواز کی تمام کارکردگیوں پر تفصیل سے روشنی ڈالی جائے۔تاکہ آئندہ نسلیں ان سے سبق حاصل کریں اور ملک و ملت کے حق کو ادا کریں۔جس طرح حق نواز کیانی نے حق ادا کیا۔میں صرف ان کے ایک معرکہ کو احاطہ تحریر میں لاتا ہوں۔

دشمن کی فوج جو کیانی کے ہاتھوں لقمۂ اجل بن گئی

''ہندوستان کی فوج کی مشہور پلٹنوں میں سے ایک پلٹن جو ۸ کماؤں بٹالین کہلاتی تھی نہایت ہی اعلیٰ تربیت یافتہ تھی اور جس کے سی او کو یہ گھمنڈ تھا کہ پاکستان کی کوئی بھی پلٹن ۸ کمانڈوں کو زیر نہیں کرسکتی۔ یہ پلٹن ہندوستان میں ناقابل شکست سمجھی جاتی تھی۔اس پلٹن کا سی او کرنل جی ایس بلیرا تھا۔اس میں کوئی شک نہیں کہ کرنل بلیرا نے اس پلٹن کی اعلیٰ تربیت کی ہوئی تھی۔

کرنل بلیرا کے الفاظ

کرنل بلیرا نے جوسی او ۸ کماؤں تھے، پلٹن کا دربار کیا اور پلٹن کو دوسری ہدایات دینے کے بعد پاکستان کے خلاف زہر اگل کر جوانوں کے حوصلے بلند کرنے کے لئے یہ کہا۔

’’بہادرو! پاکستان کی فوج (اپنے قیام والے ریسٹ ہاؤس کی طرف اشارہ کر کے) میرے اس بنگلے کے غسل خانہ کی مانند ہے اور بھارتی سینا اس بھاری بھرکم ریسٹ ہاؤس کی مانند ہم اور خاص کر ۸ کماؤں پاکستانی فوج کو زندہ چبا کر رکھ دیں گے‘‘۔

اس پر پلٹن نے جے ہند کے نعرے لگائے۔ راقم الحروف بکریوں کے چرواہے کے لباس میں چند بکریوں اور بھیڑوں کے ساتھ دربار کے قریب کھیت میں سے تمام کارروائی سن رہا تھا۔ ساتھ ہی دشمن کی تعداد، افسر، دیگر کئی ایک اہم چیزیں، جو ہمیں اس پلٹن پر دھاوا بولنے کے لئے درکار تھیں، کرنل کیانی تک حرف بحرف پہنچا دی گئیں۔ حق نواز کیانی اس وقت میجر تھے اور ایک ایسے گروپ کے کمانڈو تھے جو تمام قسم کے اسلحہ سے لیس تھا اور جس کا عملہ سپیشل سروس گروپ کے ٹرینڈ لوگوں پر مشتمل تھا۔ میجر حق نواز کیانی، کرنل بلیرا کے پاکستانی فوج کے متعلق ہتک آمیز کلمات سن کر آگ بگولا ہو گئے اور دشمن سے بدلہ لینے کی ٹھان لی۔ ابتدائی کارروائیاں مکمل کرنے کے بعد ایک شام کو معمول کے مطابق وضو اور نفل ادا کرنے کا حکم دیا اور دشمن کے علاقے کی طرف کوچ کر دیا۔

اس حملے کی تمام کارروائی راز میں رکھی گئی۔ صرف کمانڈر فرداً فرداً اپنی ریکی کر چکے تھے۔ تجویز کے مطابق ہر کمانڈر اپنے اپنے حصے کے آگے مارچ کر رہا تھا۔ قریباً رات کے ۱۲ بجے ایک مقام پر تمام نفری جمع ہو گئی جو دشمن کے علاقہ میں پہنچنے والی تھی اور پھر کرنل حق نواز کیانی نے اپنی نفری پر حملہ کرنے کا راز افشا کیا۔ پوری تجویز خود انہوں نے تمام نفری پر واضح کی۔ پھر جہاد کی چند مثالیں دیں۔ اپنی نفری کو خود مختلف حصوں میں تقسیم کیا۔ ہر حصے کو اس کا خاص کام اور اس کو پورا کرنے کا طریقہ وضاحت کے ساتھ بتایا۔

تجویز اس طرح تھی کہ رات کو دشمن یعنی ۸ کماؤں کی صفوں سے خاموشی سے گزر کر اس کے پیچھے ہیڈکوارٹر کے ایریا میں پہنچا جائے۔ صبح کے وقت جب دشمن کے افسر جوان اپنے لنگروں پر ناشتہ کے لئے جائیں تو اس وقت ایک بار میں بھرپور حملہ کر کے دشمن کو تباہ کر دیا جائے۔ چنانچہ تمام مرحلے احسن طریقے سے طے ہو گئے۔ صبح ہونے کو تھی، مرغ صبح کی خوشی میں اذان دینے لگے اور ۸ کماؤں کو موت کا پیغام پہنچانے لگے۔ ۸ کماؤں نے ہندوؤں کے طریقہ کے مطابق پہلے غسل کیا اور پھر چائے حلوہ پوری کی طرف متوجہ ہوئے۔ یہی وقت کیانی کی فوج کے حملہ کا تھا۔ لہٰذا ہر ایک گروپ نے اشارے پر اپنے مقصود پر ہلہ بول دیا۔ اس اچانک حملے نے دشمن کو حواس باختہ کیا اور ان کے حوصلے پست ہو گئے۔ کئی ایک جگہوں پر مزاحمت بھی ہوئی اور دست بدست لڑائی بھی کرنا پڑی۔ ۱۳ منٹ میں دشمن پلٹن جو لگ بھگ ایک ہزار نفوس پر مشتمل تھی، جہنم رسید کر دی گئی۔

کرنل بلیرا کا انجام

کرنل حق نواز کیانی کو میں نے خود آفیسر میس کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھا، وہ دونوں ہاتھوں سے دو پن نکلے ہوئے ایچ ای ۳۶ گرنیڈ پھینکتے ہوئے کرنل بلیرا کے کمرے میں داخل ہوئے۔ کرنل بلیرا کو کمرہ میں نہ پایا، غسل خانہ کا دروازہ توڑا تو وہ اندر تولیہ جسم کے گرد لپیٹے ہوئے کھڑا تھا۔ میں بھی کرنل کیانی کے پاس اس وقت پہنچ گیا تھا۔ کرنل کیانی نے کرنل بلیرا سے پوچھا کہ پاکستانی فوج اس غسل خانے کے برابر ہے یا ہندوستانی فوج۔ آج ۸ کماؤں کہاں ہے؟ کرنل بلیرا خاموش شن پوزیشن میں کھڑا تھا۔

اس پر کرنل کیانی نے کہا کہ نہ میں تم کو قید کر سکتا ہوں اور نہ چھوڑ ہی سکتا ہوں۔ اس کا حل صرف گولی ہے۔ اپنے ساتھی حوالدار عبدالرشید کو اشارہ کیا جس نے سٹین گن سے بوچھاڑ کر کے کرنل بلیرا کو ڈھیر کر دیا۔

اس کے بعد دشمن کی گاڑیوں، پٹرول ایمونیشن اور راشن کے ڈپوؤں کو آگ لگا دی گئی اور پل بھر میں تمام ساز و سامان خاکستر ہو گیا۔ کرنل کیانی نے اپنے دستوں کو بتلائے ہوئے راستے پر واپس اپنی جگہ پر پہنچنے کا حکم دیا جو بہ حفاظت اور بغیر کسی مزاحمت کے اپنے علاقے میں پہنچ گئے۔ اس پوری کارروائی میں ہمارے نو جانبازوں نے جام شہادت نوش فرمایا۔ ان میں ایک نائب صوبیدار محمد حسین جو برٹش انڈین آرمی میں ایم ایم کا تمغہ حاصل کر چکے تھے، شہید ہوئے۔

کرنل کیانی نے کبھی اپنی جان کی پرواہ نہیں کی۔ وہ ہمیشہ شہادت کے متلاشی تھے۔ پاکستان کے عاشق تھے۔ وہ پاکستان اور اسلام کی سربلندی کے لئے اپنی

جان کو حقیر سمجھتے تھے۔اس معرکہ میں کرنل کیانی کے بعد میں سینئر افسر تھا لہذا کرنل کیانی کی بہادری کی تفصیل میں نے لکھ کر اعلیٰ کمانڈروں کو بھجوائی اور ان کو پہلی دفعہ ستارۂ جرأت ستمبر ۱۹۶۵ء میں حکومت پاکستان نے عطا کیا اور جس طرح کرنل کیانی نے ایک سچے پاکستانی کی حیثیت سے قوم کا حق ادا کیا اسی طرح قوم نے بھی ان کو بہادری کا اعزاز دے کر حق ادا کر دیا۔میری دعا ہے اللہ تعالیٰ کرنل کیانی جیسے جانباز اور مخلص لیڈر پاکستانی فوج کو عطا کرے۔آمین''۔

لیفٹیننٹ کرنل احمد خان ستارۂ جرأت

کرنل احمد خان وہ جواں مرد ہیں کہ جب یہ ستمبر ۱۹۶۵ء میں مقبوضہ کشمیر کے علاقے میں کامیاب کمانڈوز کارروائی کر کے پاکستان چوکی پر واپس پہنچے تو فورس کمانڈر جنرل اختر ملک نے بڑھ کر ان کا منہ چوم لیا تھا۔اسی کارروائی کے لئے انہیں ستارۂ جرأت عطا ہوا۔

ستارۂ جرأت کا فرمان

لیفٹیننٹ کرنل احمد خان اپنی پوری بٹالین دشمن کی صفوں میں سے گزار کر دشمن کے علاقے میں لے گئے اور تقریباً ایک ہفتے تک چھمب سیکٹر کے علاقے میں دشمن کی صفوں کے پیچھے ضروری کارروائی کرتے رہے۔کرنل احمد خان کے ایکشن کے نتیجے میں نہ صرف دشمن نے سخت جانی نقصان اٹھایا بلکہ ان کارروائیوں کی وجہ سے دشمن حیران وششدر رہ گیا اور اس کا حوصلہ پست ہو گیا اور اس طرح چھمب آپریشن کی کامیابی میں کرنل احمد خان کی کارروائیوں نے اہم کردار ادا کیا۔

اس کارنامے کے لئے کرنل احمد خان کو ستارۂ جرأت فوری طور پر دینے کی سفارش کی جاتی ہے''۔

۱۲ ڈویژن کے کمانڈر نے یہ سفارش ۲۱ ستمبر ۱۹۶۵ء کو کی اور ۲۳ مارچ ۱۹۶۶ء کو ستارۂ جرأت عطا ہوا۔

کرنل احمد خان کا کالج رول نمبر ۸۴۲ ہے۔۱۹۳۷ء سے ۱۹۴۲ء تک کالج میں تحصیل علم میں مصروف رہے۔استادوں میں صوبیدار سکندر خان تھے اور سٹیپنگ سے بہت متاثر ہوئے۔۱۹۴۳ء میں آرمی سپیشل کر کے کچز کالج گئے۔مئی ۱۹۴۴ء میں کچز کالج سے لوٹنے پر اپنی یونٹ میں واپس آ گئے۔وہیں سے او ٹی ایس بنگلور گئے۔ وہاں سے ۱۹۴۹ء میں فرسٹ پنجاب میں کمیشن ہوئے۔جنگ ستمبر میں اے کے رجمنٹ کی کمان کرتے ہوئے سرخرو ہوئے۔

۷۵۲ میجر جنرل ممتاز علی ستارۂ جرأت

۸۵۶ جنرل ممتاز نے پہلا ستارۂ جرأت ۶۱۔۱۹۶۰ء کے دیر باجوڑ آپریشن میں حاصل کیا تھا۔جنگ ستمبر میں ۱۸ پنجاب کو راجستھان سیکٹر میں ان کی کمان میں صحرائی عقاب کا لقب ملا۔اور خود انہیں ستارۂ جرأت عطا ہوا۔

ہلال جرأت کا فرمان

''لیفٹیننٹ کرنل ممتاز علی ستارۂ جرأت کمانڈر ۱۸ پنجاب رجمنٹ کو مندرجہ ذیل کارنامہ پر فوری طور پر ہلال جرأت عطا کرنے کی سفارش کی جاتی ہے۔۲۱ ستمبر ۱۹۶۵ء کی صبح کو لیفٹیننٹ کرنل ممتاز سے کہا گیا کہ وہ کھوکھراپار سے ڈالی کی طرف بڑھیں۔اس وقت ان کے سازوسامان ونفری کی کیفیت یہ تھی کہ ان کی اپنی ۱۸ پنجاب میں سے بھی ایک کمپنی کم تھی۔انہیں صرف ایک فیلڈ بیٹری اور ایک مارٹر ٹروپ کا تعاون حاصل تھا۔۳۷ میل کا یہ فاصلہ لیفٹیننٹ کرنل ممتاز نے آناً فاناً طے کر کے اپنے توپ خانے اور ٹینک ٹروپ کے فائر سے دشمن کو نشانہ بنایا اور اس کی ایک بٹالین اور دو ولیس پی بٹالینوں کو تباہ کر دیا۔

کرنل ممتاز کا طریق کار یہ تھا کہ انہوں نے ایک کمپنی کی مدد سے دشمن کو گڈرا ڈالی چچرو کے علاقے میں سامنے سے الجھائے رکھا اور باقی دستے کے ذریعے دشمن کے پیچھے سے اس پر کاری ضرب لگائی۔اس طرح ایک ہی دن میں انہوں نے اس اہم اور مشکل مشن کو بہت کامیابی سے پورا کیا اور کمین گاہوں میں چھپے ہوئے دشمن کا صفایا کرنا شروع کر دیا۔جو دوسرے روز تک مزاحمت کرتا رہا۔

یہ ایک ایسا کارنامہ تھا۔جس کی مثال عسکری تاریخ میں مشکل سے ملتی ہے۔یہ کارنامہ بغیر اعلیٰ جنگی منصوبہ بندی، عزم صمیم، جرأت، ناقابل شکست جذبے اور موثر قیادت کے ممکن نہ تھا، کرنل ممتاز نے ان صفات کا بدرجہ اتم مظاہرہ کیا۔اس مشن کو پورا کرنے میں انہیں ایک دن ایک رات کا عرصہ لگا۔اس تمام عرصے میں انہوں نے ایک لمحے کے لئے آرام نہیں کیا۔اور ان کے جوان دیکھ رہے تھے کہ ان کا کمانڈر کس جرأت اور بے خوفی سے اپنی جان کی پرواہ کئے بغیر، حملے میں ان کی قیادت کر رہا ہے۔ان کو دیکھ کر ان جوانوں کے حوصلے بلند رہے اور انہوں نے دشمن پر برابر دباؤ جاری رکھا۔

کرنل ممتاز کی اس پر جوش، پر عزم قیادت کا نتیجہ تھا کہ ان کی بٹالین وہ کارنامہ کر سکی جس کی مثال پاکستان آرمی کی بے مثال تاریخ میں بھی نہیں ملتی۔ اس معرکہ میں دشمن کو بھاری نقصان اٹھانا پڑا تھا۔ اس کے تین افسر مارے گئے اور بہت بڑی مقدار میں اسلحہ اور گولہ بارود ہمارے ہاتھ لگا۔ دشمن کے ۱۱۶۲ افراد جنگی قیدی بنائے گئے جن میں سات افسر اور گیارہ جے سی اوز شامل تھے۔ اس کے مقابلہ میں ہمارا صرف ایک جے سی او شہید ہوا اور چار او آر زخمی ہوئے۔ یہ سب کچھ کرنل ممتاز کے عزم، جرأت اور اعلیٰ جنگی منصوبہ بندی کی وجہ سے ممکن ہوسکا۔ اس امتیازی اور بے مثال کارنامے کے لئے کرنل ممتاز کے لئے ہلال جرأت کے اعزاز کی پرزور سفارش کی جاتی ہے''۔ ۱۲ دسمبر ۱۹۶۵ء کو ستارۂ جرأت دوسری بار عطا ہوا۔

ستمبر ۱۹۶۵ء کے بعد کے مرحلے

بریگیڈیئر کے طور پر ۲۶ اور ۲۷ بریگیڈ کمان کئے۔ دسمبر ۱۹۷۱ء کی جنگ میں حصہ لیا۔ میجر جنرل کے عہدے پر ترقی ملی۔ ۱۷ ڈویژن کو کمان کیا۔ بعدازاں ڈائریکٹر ملٹری ٹریننگ کے منصب پر فائز رہے۔ اگست ۱۹۷۵ء میں ریٹائرمنٹ سے پہلے پاکستان رینجرز کے ڈائریکٹر جنرل بھی رہے۔

آنریری کیپٹن سلطان سکندر ستارۂ جرأت

۷ ستمبر ۱۹۶۵ء کو صوبیدار سلطان سکندر خان چونڈہ کے محاذ پر ۲ پنجاب رجمنٹ کی کمپنی کی ایک پلاٹون کمان کرتے ہوئے ستارۂ جرأت کے آپریشنل ایوارڈ سے سرفراز ہوئے۔ ان کے بٹالین کمانڈر کالج کے ایک گوہر آبدار لیفٹیننٹ کرنل محمد جمشید تھے۔ کیپٹن سلطان سکندر اپنے شوق جہاد کے پس منظر کے بارے میں لکھتے ہیں۔

''۱۹۴۷ء میں، میں پاکستان بنتے وقت امرتسر میں مسلمانوں کی واگذاری کی ڈیوٹی پر تھا۔ مسلمانوں پر ظلم وستم کے جو نشانات اور آثار ہم نے دیکھے اور مسلمان مہاجروں کو جس حالت میں دیکھا وہ دل کو ٹکڑے ٹکڑے کر دینے والے مناظر لفظوں میں بیان نہیں کئے جاسکتے۔

مسلمان جوان تو ہندو اور سکھ درندوں کا مقابلہ کرتے ہوئے شہید ہو چکے تھے۔ جوان عورتیں اغوا کر لی گئی تھیں۔ اس لئے قافلوں میں زیادہ تعداد معذوروں اور بوڑھوں کی تھی۔ جن کے بیٹے ان کے سامنے بیدردی سے قتل کر دیئے گئے تھے۔ بیٹیاں اور بہوئیں ان کے سامنے بے آبرو کر دی گئی تھیں یا چھین لی گئی تھیں۔ ان ہی دنوں میں نے عہد کر لیا تھا کہ زندگی میں کبھی موقع ملا تو پاکستان اور انسانیت کے ان دشمنوں سے انتقام لوں گا۔ ۱۹۶۵ء میں مجھے یہ موقعہ ملا''۔

کپتان سلطان سکندر خان کا کالج نمبر ۸۸۸ ہے۔ یہاں ۱۹۴۰ء سے ۱۹۴۵ء تک زیر تعلیم رہے۔ پھر اپنی آبائی رجمنٹ ۲ پنجاب میں بھرتی ہوئے۔ ۱۹۴۷ء میں مہاجروں کی واگذاری کی ڈیوٹی کی۔ ۱۹۶۵ء کی جنگ ۲ پنجاب کے ساتھ ہی چونڈہ میں لڑی۔

میجر عاقل داد ستارۂ جرأت

میجر عاقل داد کالج میں ۱۹۴۰ء سے ۱۹۴۶ء تک زیر تعلیم رہے۔ کالج نمبر ۹۱۴ تھا۔ کالج کے مایہ ناز باکسر پاس آؤٹ ہوئے۔ سینئر کیڈٹ آفیسر تھے۔ کالج کے استادوں میں حیدری صاحب، انصاری اور کرنل اسٹیننگ سے خاص طور سے متاثر ہوئے، ۱۹۵۰ء میں ۲ ایف ایف آر میں کمیشن ہوئے۔ ۱۹۴۸ء میں کشمیر اور ۱۹۶۵ء میں رن کچھ کے آپریشن میں حصہ لیا۔ ستمبر میں راجستھان سیکٹر میں معرکہ آراء ہوئے اور ستارۂ جرأت حاصل کیا۔

ستارۂ جرأت کا فرمان

''۱۶ ستمبر ۱۹۶۵ء کی درمیانی رات کو میجر عاقل داد کی زیر کمان کمپنی کے سپرد یہ مشن کیا گیا کہ وہ دشمن کے علاقے میں ۸ میل اندر جا کر دشمن کی ایک چوکی کو نشانہ بنائیں۔ مقصد یہ تھا کہ دشمن کی صفوں میں خوف و ہراس کی فضا پیدا کی جائے۔ تاکہ اس کی منصوبہ بندی کا رخ خود حفاظتی کی طرف ہوجائے۔ میجر عاقل داد نے یہ چیلنج قبول کیا اور اپنی کمپنی کو لے کر دشمن کے علاقے میں اتنی دور تک چلے گئے کہ دشمن کی ایک پوزیشن کے پیچھے جا پہنچے، دشمن کی ایک بٹالین کی پوزیشن تھی۔ دشمن نے تقریباً دوسو گز کے فاصلے سے میجر عاقل داد کی حملہ آور کمپنی پر زبردست فائر کھول دیا۔ دشمن کی گولی میجر عاقل داد کے کندھے میں لگی بھی لیکن یہ اپنی کمپنی کی قیادت کرتے ہوئے دشمن پر جھپٹ پڑے اور سخت دست بدست لڑائی کے بعد پوزیشن پر قبضہ کر لیا اور لڑائی میں دشمن کے دوسو آدمی مارے گئے جو بچے وہ قیدی بنا لئے گئے۔ ابھی یہ دشمن قیدیوں کو سنبھالنے اور اپنے زخمیوں کی ابتدائی دیکھ بھال میں لگے تھے کہ دشمن نے دو کمپنیوں اور چوتھی کمپنی کے توپ خانے کی مدد سے جوابی حملہ شروع کر دیا۔ یہ بڑی نازک صورت حال تھی۔ کمپنی کمانڈر خود زخمی تھا۔ ابھی کمپنی پچھلا کامیاب وار کر کے اپنے آپ کو دفاع کے لئے منظم نہیں کر پائی تھی کہ دشمن نے بھرپور جوابی حملہ شروع کر دیا۔ میجر عاقل نے اپنی جان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے تیزی سے اپنی کمپنی کو منظم کیا اور جوانوں کو اس نئی صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے للکارا۔ جوان دیکھ

رہے تھے کہ کمانڈر کے شانے سے خون بہہ رہا ہے۔لیکن اس کے باوجود حملے کا مقابلہ کرنے میں سب سے آگے ہے یہ دیکھ کران کی کمپنی کے جوانوں کے جوش و جذبے میں چوگنا اضافہ ہوگیا۔انہوں نے جی توڑ کر مقابلہ کیا اور آخر کار دشمن کا سخت جانی نقصان کرنے کے بعد اس حملے کا زور توڑنے میں کامیاب ہو گئے۔دشمن چوٹ کھا کر پسپا ہوگیا اور پھر اس نے مزید جوابی حملے کرنے کی جرأت نہیں کی۔اپنا مشن مکمل کرنے کے بعد میجر عاقل داد نے نہایت اطمینان سے اپنی کمپنی کو دوبارہ منظم کیا اور بہت منظم طریقے سے زخمیوں اور ایک جنگی قیدی کو لے کر اپنے مرکز پر پہنچ گئے۔اگر چہ اب بھی ان کے کندھے سے خون رس رہا تھا لیکن انہوں نے اس وقت تک ہسپتال جانے سے انکار کر دیا جب تک ان کا ایک ایک جوان صحیح وسلامت اپنے مرکز پر واپس نہ پہنچ گیا۔

اس معرکہ کی کامیابی میں میجر عاقل کی جرأت، فراست، عزم و جوش، جذبے اور قائدانہ صلاحیت نے ایک کلیدی کردار ادا کیا۔میجر عاقل داد کی اس کامیاب یلغار سے دشمن کا حوصلہ ایک دم بیٹھ گیا اور وہ خوف و ہراس کا شکار ہوگیا۔یہی اس مہم کا مقصد تھا۔اس بے نظیر کارنامے کے لئے میجر عاقل داد کے لئے ستارۂ جرأت کی پرزور سفارش کی جاتی ہے۔''

۱۹ جنوری ۱۹۶۶ء کو انہیں ستارۂ جرأت عطا ہوا۔

''جراتوں کے نشان'' میں میجر عاقل داد اس معرکہ میں اپنے ساتھیوں کے بارے میں لکھتے ہیں:

''میرے ساتھی جس جذبے سے سرشار تھے اس کا کمال یہ تھا کہ انہیں حکم کی نہیں اشارے کی ضرورت ہوتی تھی۔آج میں ان نوجوانوں کو سلام کرتا ہوں۔جنہوں نے میرے اشارے پر دشمن کے علاقے میں جا کر اس کی گولیوں کا مینہہ برساتی ہوئی مشین گنوں کے منہ بند کر دیئے۔جن کے جسموں کے ٹکڑے میں نے آندھی کے پتوں کی طرح اڑتے دیکھے لیکن وہ پیچھے نہیں ہٹے۔جنہوں نے جان کو جان نہیں سمجھا، اللہ اکبر، اللہ اکبر! اور جن کی یلغار کے نتیجے میں ہندوستانی سورماؤں نے اپنے مورچوں سے بھاگنے ہی میں عافیت سمجھی۔

یہ میرے ساتھی! یہ میرے ہمدم، میرے پیارے جوان، یہ گمنام شہید، یہ سب اس معرکے کے ہیرو تھے۔یہ ہیرو میری کمپنی کے ادر رینکس (OR) تھے۔میں ایک ایک کو خوب جانتا ہوں، ان میں وہ بھی تھے جنہیں بات کرنا نہیں آتی تھی، وہ بھی تھے جو عموماً ڈھیلے ڈھالے نظر آتے تھے، وہ بھی جن کے چہروں پر ذہانت کی کوئی چمک دمک نظر نہیں آتی تھی، وہ بھی جو سمارٹ لوگوں کی تیزی و طراری سے بھی عاری تھے جو عام سے سپاہی تھے، بہت ہی عام سے، لیکن جن میں ایک ہی چیز غیر معمولی تھی، وہ جس کے نتیجے میں وہ توپوں پر شیروں کی طرح جا پڑے''۔

کرنل محمد اکبر امتیازی سند

کرنل اکبر کا کالج رول نمبر ۹۴۹ تھا۔۱۹۴۱ء میں یہاں چھٹے درجے میں داخل ہوئے۔۱۹۴۸ء میں کالج کو خیر باد کہا۔۱۹۵۱ء میں آرٹلری میں کمیشن ہوئے۔ ۱۹۶۵ء میں سلیمانکی سیکٹر میں بریگیڈ میجر کی حیثیت سے معرکہ آراء ہوئے اور امتیازی سند سے سرفراز ہوئے۔

بریگیڈیئر محمد اکبر خان امتیازی سند

بریگیڈیئر اکبر اگست ۱۹۴۱ء میں کالج میں داخل ہوئے۔۹۶۵ کالج نمبر تھا۔۱۹۴۷ء تک علم کی تحصیل میں مصروف رہے۔ایف ایس سی فرسٹ سے ۳ پی ایم اے کورس کے لئے کالج چھوڑا۔ستمبر ۱۹۶۵ء کی معرکہ آرائی میں سیالکوٹ سیکٹر میں ۱۹ پنجاب کی ایک کمپنی کی کمان کرتے ہوئے امتیازی سند کے اعزاز سے باریاب ہوئے۔

امتیازی سند کا فرمان

''میجر محمد اکبر خان ستمبر ۱۹۶۵ء کے دوران اپنی پلٹن کی اے کمپنی کو کمان کر رہے تھے۔دشمن ان کی پوزیشن پر دس روز تک متواتر حملے کرتا رہا۔دشمن کی اس تمام گولہ باری اور خودکار ہتھیاروں کے فائر کی زد میں ہونے کے باوجود میجر اکبر خان نے نہ صرف غیر معمولی جرأت کا ثبوت دیا بلکہ وہ مکمل طور پر سکون رہے۔ان کی ذاتی مثال، فرض سے لگن اور لڑائی کے صحیح مطالعہ سے ہمارے توپ خانے کو حملہ آور دشمن سے دو دو ہاتھ کرنے کا موقع ملا اور اس طرح اس بٹالین کے محاذ پر دشمن کو پیش قدمی نہیں کرنے دی''۔اس کارکردگی کے لئے ۹ مارچ ۱۹۶۶ء کو امتیازی سند عطا کی گئی۔

لیفٹیننٹ کرنل محمد توفیق مرزا امتیازی سند

کرنل توفیق مرزا ۱۹۴۲ء سے ۱۹۴۹ء تک کالج میں زیر تعلیم رہے۔ ۱۰۱۶ کالج نمبر تھا۔ اسپورٹس میں، خاص طور سے باکسنگ میں شہرت پائی، آرمی اسپیشل کر کے ۱۹۴۹ء میں کالج کو خیر باد کہا۔ ۶ پی ایم اے سے ۱۹۵۶ء میں فرسٹ بلوچ میں کمیشن ہوئے اور اسی یونٹ کے ساتھ ستمبر ۱۹۶۵ء کی جنگ میں سلیمانکی سیکٹر میں دشمن سے نبرد آزما ہوئے اور امتیازی سند کے حق دار ہوئے۔

معرکہ کی تفصیلات

سیکٹر کمانڈر بریگیڈیئر محمد اکبر (کالج رول نمبر ۴۶۰) بعد میں لیفٹیننٹ جنرل نے فرسٹ بلوچ کے سی او لیفٹیننٹ کرنل امین مرزا کو ٹاسک دیا کہ دشمن کے علاقے میں آگے بڑھ کر آصف والا پر قبضہ کیا جائے۔ کرنل مرزا نے میجر توفیق مرزا کی ڈی کمپنی کو اس مہم پر بھیجا۔ ۹ ستمبر ۱۹۶۵ء کی صبح دس بجے توفیق مرزا نے ایڈونچر لیڈ کرنا شروع تو کیا۔ لیکن دشمن کا مزاحمتی فائر آنے لگا۔ وہاں دشمن کی ایک پلاٹون پوزیشن لئے ہوئے تھی۔ فائر کی بڑھتی ہوئی شدت کے باوجود میجر مرزا نے ایڈوانس جاری رکھا اور بالآخر دشمن کی مزاحمت کو ختم کر کے مقررہ مقام پر پوزیشن لینی شروع کر دی۔ ابھی یہ کارروائی جاری تھی کہ دشمن نے ایک کمپنی کی نفری سے جوابی حملہ کر دیا۔ نوبت دست بدست لڑائی تک پہنچی۔ میجر توفیق مرزا اس تمام عرصے میں سب سے آگے رہے۔ چہرے اور گردن پر زخم آئے۔ بول نہیں سکتے تھے لیکن اس کے باوجود کارروائی جاری رکھی۔ اس جرأت مندانہ معرکہ آرائی کے لئے انہیں امتیازی سند سے نوازا گیا۔

لیفٹیننٹ کرنل اصغر علی راجہ ستارۂ جرأت

جنگ میں بعض ایکشن جرأت کا نشان بن جاتے ہیں جو تاریخ کی کتابوں میں Quote کئے جاتے ہیں اصغر علی راجہ نے ستمبر ۱۹۶۵ء کی جنگ میں جسڑ پل پر جو کارروائی کی اس کی نوعیت اسی طرح کے کارنامے کی تھی۔ اس کامیاب تگ و تاز کے لئے انہیں ستارۂ جرأت کا آپریشنل ایوارڈ دیا گیا۔

ستارۂ جرأت کا سگنل

پی ٹی سی ۴۱۳۰ کیپٹن راجہ اصغر علی ۳ پنجاب نے جسڑ پل کا بڑی جرأت سے دفاع کیا۔ پھر ۶ ستمبر کو جوابی حملہ کر کے اس پر دوبارہ قبضہ کیا اور اس طریقے سے اس پل کو تباہ کر دینے میں آسانی ہوئی۔ اس سلسلہ میں وہ ۷ ستمبر کو زخمی ہوئے۔ اس کامیاب کارروائی کے لئے ستارۂ جرأت دیا گیا۔ یہ آپریشنل ایوارڈ تھا جو سگنل کے ذریعہ دیا گیا۔ اس کی وضاحت میں اصغر علی راجہ کے اس وقت کے بی ایم بریگیڈیئر نیاز عظیم لکھتے ہیں:

۶ ستمبر کو دشمن نے سیالکوٹ سیکٹر میں اپنے حملے کا آغاز جسڑ کے پل کے علاقے سے کیا جو نارووال سے پانچ میل کے فاصلے پر ڈیرہ بابا نانک کے سامنے واقع ہے، جسڑ پل کا علاقہ ۳ پنجاب رجمنٹ کے زیر دفاع تھا یہ پل تقریباً پانچ سو گز لمبا ہے اور پل کے اس پار ہندوستان کی طرف ہمارا بہت تھوڑا علاقہ ہے۔ اس کی دفاعی لحاظ سے کوئی خاص اہمیت نہیں تھی اس لئے ۳ پنجاب نے پل کے اس پار تھوڑے سے آدمی متعین کر رکھے تھے۔ بیشتر دفاع پل کے اس طرف تھا۔

۶ ستمبر کی صبح ۴ بجے کے قریب دشمن نے ہماری پل پار کی چھوٹی سی چوکی کو سر کر لیا اور وہ پل کے دوسرے کنارے تک بڑھ گیا یہ صورت حال خطرناک تھی۔ دشمن کا اگلا قدم کیا ہوگا اس کا اندازہ لگانا مشکل نہ تھا۔ دشمن کی یلغار کو روکنے کے لئے فیصلہ کیا گیا کہ پل پار کا ٹکڑا ہر قیمت پر واگذار کیا جائے۔ جوابی حملہ صرف پل کو پار کر کے کیا جا سکتا تھا اور ایسا کرنا بظاہر ناممکن نظر آتا تھا۔ چونکہ پل پر دشمن پوزیشن لے چکا تھا۔ سامنے سے اور دونوں بازوں کی طرف سے پل براہ راست دشمن کے فائر کی زد میں تھا۔

آگ کے اس طوفان سے گزر کر جوابی حملہ کرنے کی جرأت کوئی جاں باز ہی کر سکتا تھا۔ کیپٹن راجہ اصغر نے جو اپنی عام زندگی میں اپنی جرأت بے باکی اور مشکل پسندی بلکہ خطر پسندی کے لئے مشہور تھے اس مہم کا بیڑہ اٹھایا اور اپنی کمپنی سے اپنے جان نثاروں کی ایک پلاٹون لے کر جوابی کارروائی کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ ہراول کے طور پر انہیں دو ٹینکوں کی مدد بھی حاصل تھی۔ اس طرح تقریباً دوپہر کے وقت کھلے آسمان کے نیچے چمکیلی دھوپ اور دشمن کی آنکھوں کے سامنے جوابی حملہ شروع ہوا۔ جوں ہی ٹینک پل پر پہنچے اصغر راجہ اور ان کے آدمی سروقد کھڑے ہو گئے اور یا علیؑ کا ایک پرجوش نعرہ لگا کر پل پر چڑھ دوڑے۔

ٹینکوں کو اپنی طرف آتا دیکھ کر دشمن نے پورا فائر کھول دیا۔ ٹینک کی گنیں بھی جوابی فائر کرنے لگیں۔ عجب قیامت کا سماں تھا ہر طرف گولیاں تھیں دھماکے سے گولے پھٹ رہے تھے۔ لیکن حملہ آور دستہ جانی نقصان اٹھانے کے باوجود رکا نہیں، بظاہر یہ حملہ خودکشی کے مترادف تھا۔ دشمن کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ یہ

دیوانے یوں جان جوکھوں میں ڈال کے آگے آنے کی جرأت کریں گے۔ بہرحال جب دشمن نے دیکھا کہ یہ جن تو اتنے فائر میں بھی آگے ہی بڑھتے آتے ہیں تو وہ بوکھلا گیا اور اپنی پوزیشنوں کو چھوڑ کر بھاگنے لگا۔ دشمن کی بدحواسی سے ہمارے ٹینکوں نے خوب فائدہ اٹھایا اور اسے اپنے پورے فائر پر رکھ لیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ دشمن کے پرخچے اڑ گئے۔ پل پار کی چوکی پر دوبارہ قبضہ کر کے صورت حال کا جائزہ لیا گیا تو پتہ چلا کہ سارا علاقہ دشمن کی لاشوں اور اسلحے سے پٹا ہوا ہے۔ اس معرکے میں دشمن کے کم وبیش دوسو سپاہی کھیت رہے۔ ہمارے اپنے سات مجاہد شہید ہوئے اور بارہ زخمی۔

اس کارروائی کو جن لوگوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا انہیں اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آ رہا تھا۔ اس لئے کہ ناممکن ہوتا دیکھنا حد درجہ حیرت کا باعث ہوتا ہے اور خود اپنے حواس پر یقین نہیں آتا۔ لیکن جذبۂ جرأت اور ایمان ناممکن کو ممکن بنا دیتے ہیں۔ اس کا مظاہرہ اصغر علی راجہ اور ان کے ساتھیوں نے کیا۔

جنگ میں اس طرح کی جرأت اور جذبے کے مظاہرہ ہوا کا رخ بدل دیتے ہیں۔ اس معرکہ میں بھی یہی ہوا۔ جرات کا وہ ستارۂ جو اصغر علی کو ملا تھا اس نسبت سے خود بلند ہو گیا۔

لیفٹیننٹ کرنل اصغر علی راجہ کا کالج رول نمبر ۱۰۱۸ ہے۔ اگست ۱۹۴۲ء سے ۱۹۴۶ء تک کالج میں تحصیل علم میں مصروف رہے اور اسپورٹس خاص طور پر ہاکی میں نام پیدا کیا۔ فوجی کیریئر کا آغاز ستمبر ۱۹۴۶ء میں میرٹھ میں دو پنجاب کی رنگروٹی سے کیا۔ کشمیر میں والنٹیئر کی حیثیت سے حصہ لیا۔ ۱۹۵۲ء میں او ٹی ایس کوہاٹ سے کمیشن ہوئے اور دو میدانوں میں ناموری حاصل کی۔ ایک کھیل کا میدان اور دوسرا میدان جنگ۔ زندہ باد!

بریگیڈیر محمد اسلم جنجوعہ ستارۂ جرأت تمغۂ قائداعظم

بریگیڈیئر اسلم کا کالج نمبر ۱۲۲۱ ہے۔ وہ یہاں اگست ۱۹۴۳ء سے مارچ ۱۹۵۰ء تک زیر تعلیم و تربیت رہے۔ باکسنگ کے ہیروز میں سے تھے۔ ۱۹۶۵ء کی جنگ میں جھنگر پوسٹ کے ہیرو بنے اور ستارۂ جرأت سے سرخ رو ہوئے۔

ستارۂ جرأت کا فرمان

''پی اے ۴۴۸۴ میجر محمد اسلم جنجوعہ ۱۰ پنجاب کی اے کمپنی کمان کر رہے تھے۔ ۶ ستمبر کو انہیں ایک ہندوستانی چوکی جھنگر پر قبضہ کرنے کا حکم دیا گیا۔ اس چوکی پر دشمن کی کم وبیش ایک کمپنی متعین تھی، جو کنکریٹ بنکرز میں، تاروں اور بارودی سرنگوں کے حصار میں قلعہ بند تھی۔ چونکہ ۱۰ پنجاب کا توپ خانہ بٹالین کو اس کے کسی اور جگہ حملے میں مدد دے رہا تھا۔ میجر جنجوعہ نے اپنے ہی کلوز سپورٹ ہتھیاروں سے جھنگر پر طوفانی حملہ کرنے کا منصوبہ بنایا۔ ایک بند کو فائر بیس بنا کر وہ رات کی تاریکی میں اپنی کمپنی کماد کے کھیتوں سے گزار کر نشانہ کی طرف پیش قدمی کرنے لگے۔ ابھی وہ اپنی منزل مقصود سے دوسو گز کے فاصلے پر ہی تھے کہ دشمن کی بازو کی چوکی کے دو بنکرز کے خودکار ہتھیاروں کے شدید فائر کی زد میں آ کر ان کی کمپنی کو رکنا پڑا۔ اس مرحلے پر کمپنی کمانڈر میجر جنجوعہ رینگ رینگ کر آگے بڑھے اور صورت حال کا جائزہ لے کر اس نتیجے پر پہنچے کہ جب تک بازو کے ان دو بنکرز کو تباہ نہ کیا جائے۔ حملے کا کامیاب ہونا مشکل ہو گا چنانچہ انہوں نے اپنے ایک پلاٹون کے کمانڈر کو حکم دیا کہ وہ اپنی پلاٹون کے ایک سیکشن کو لے کر دشمن کے بائیں بنکر کو نشانہ بنائے اور اسی پلاٹون کے دوسرے سیکشن کو لے کر میجر جنجوعہ خود دوسرے بنکر کی طرف بڑھے اور غیر معمولی جرأت سے کام لیتے ہوئے اور اپنی جان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے وہ خود رینگ رینگ کر اس بنکر کے قریب پہنچے تا کہ اسے تباہ کر سکیں اور بڑی جرأت و فراست سے کام لے کر دشمن کے بنکر کو مکمل طور پر گھیرے میں لے لیا۔ یہ دیکھ کر دشمن نے مواصلاتی خندق کے راستے سے بھاگنے کی کوشش کی۔ میجر جنجوعہ نے اپنے ایک آدمی سے بار لے کر دشمن کے چار سپاہیوں کو تو وہیں ٹھنڈا کر دیا۔ اس کے بعد وہ خاص چوکی کی طرف متوجہ ہوئے جہاں اُن کے کچھ آدمی دقت کا سامنا کر رہے تھے۔ چونکہ دشمن گھبر کر ان پر ہینڈ گرنیڈ پھینک رہا تھا میجر جنجوعہ اس خاص پوسٹ پر چڑھ دوڑے اور دشمن کے ایک سپاہی پر جھپٹے جو گرنیڈ پھینکنے ہی والا تھا۔ اس کو پکڑ کر نہتا کیا اور اس کے دو ساتھیوں کو ساتھ کے بنکر سے نکال کر نہتا کیا۔ میجر جنجوعہ کی ذاتی دلیری اور حاضر دماغی کے سبب جھنگر پوسٹ بغیر کوئی جانی نقصان کے فتح کر لی گئی۔ بعد میں پتہ چلا کہ اس معرکہ میں بیس ہندوستانی کام آئے تھے۔ جب کہ تین کو قیدی بنا لیا تھا۔ باقی اپنے ہتھیار اور گولہ بارود پیچھے چھوڑ کر فرار ہو گئے۔

دشمن نے ۷ اور ۸ ستمبر کی درمیانی شب کو ہماری پکا پلج کی پوزیشن پر دو بٹالین سے حملہ کیا۔ حملہ آور توپ خانے کے شدید فائر کی آڑ میں آگے بڑھے تھے۔ حملے کا زور زیادہ تر جھنگر کے علاقے میں تھا۔ میجر محمد اسلم جنجوعہ کی اے کمپنی کے جوابی فائر سے دشمن کا حملہ پسپا ہو گیا۔ دشمن نے ڈھائی بجے دوبارہ اس جگہ پر حملہ کیا۔ اگرچہ توپ خانے سے شدید گولہ باری ہو رہی تھی اور چھوٹے ہتھیاروں کا فائر بھی بہت شدت سے کھلا ہوا تھا۔ میجر محمد اسلم جنجوعہ نے اور ان کی کمپنی نے حواس بحال

رکھے اور دشمن کے حملے کو پسپا کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ بعد میں دشمن بمباری اور توپ خانے کی آڑ میں پیچھے ہٹ گیا۔ چونکہ فاضلکا پہنچنے کے لئے جھنگر پوسٹ کی فوجی اہمیت بہت زیادہ تھی اس لئے دشمن نے جھنگر پر اپنا دباؤ جاری رکھا۔

مختصر یہ کہ جارحانہ اور دفاعی دونوں حیثیتوں میں میجر محمد اسلم اور ان کی کمپنی کی کارکردگی بہترین رہی۔ اس آفیسر نے اس معرکے میں ذاتی شجاعت، جرأتمندانہ قیادت، پیشہ ورانہ فراست کا ثبوت دیا اور ان کی کمپنی نے اجتماعی استقلال کا۔ اس کارگزاری کے لئے میجر محمد اسلم جنجوعہ کو ۱۹ جنوری ۱۹۶۶ء کو ستارۂ جرأت عطا کیا گیا"۔

لیفٹیننٹ کرنل محمد زمان امتیازی سند

کالج رول نمبر ۱۶۷۷ کرنل زمان ۱۹۴۴ء میں کالج میں داخل ہوئے۔ ۱۹۴۸ء میں بی اے اسپیشل کر کے مادر درسگاہ کو خدا حافظ کہا یہاں بحیثیت باکسر کے نام پیدا کیا تھا۔ ۱۹۶۵ء کی جنگ میں سیالکوٹ میں بحیثیت ایک جاں باز سپاہی کے نام پیدا کیا اور امتیازی سند کے اعزاز سے سرفراز ہوئے۔

امتیازی سند کا فرمان

"۱۸ ستمبر ۱۹۶۵ء کو بیدیاں سے ا پنجاب کے جوابی حملے کے ایک حصے کے طور پر ا پنجاب کی اے کمپنی کے کمانڈر میجر محمد زمان کے سپرد یہ ذمہ داری کی گئی تھی کہ وہ سدھر کیے گاؤں پر جلد سے جلد قبضہ کر لیں۔ چونڈہ پر دشمن کا دباؤ جلد سے جلد کم کرنے کے لئے اور دشمن کے دائیں بازو کی اضافی اور عارضی کمزوری سے فائدہ اٹھانے کے لئے ۱۴ پیرا بریگیڈ کے کمانڈر نے حکم دیا تھا کہ سدھر کیے پر فوراً قبضہ کر لیا جائے۔ چونکہ اس کارروائی میں وقت اور رفتار کی بہت اہمیت تھی اس لئے میجر محمد زمان چند منٹوں میں اپنی کمپنی کو حرکت میں لے آئے۔

۲۲ کیولری کے ایک اسکواڈرن اور محدود قوت کے توپ خانے کی مدد سے وہ آگے بڑھے اور راستے میں دشمن کی غیر معمولی مزاحمت کو ٹھکراتے ہوئے انہوں نے آن کی آن میں دشمن کو سدھر کیے کے مضافات میں جا لیا اور دیکھ بھال اور منصوبہ بندی میں کوئی وقت ضائع کئے بغیر بریگیڈ کمانڈر کے اس اندازے پر اعتماد کرتے ہوئے کہ وہاں دشمن کی منظم مزاحمت کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔ انہوں نے سدھر کیے گاؤں پر دھاوا بول دیا اور دشمن کو سنبھلنے کا موقع نہیں دیا۔ دشمن کو انہوں نے بے خبری میں جا لیا تھا۔ اس کو اپنے آپ کو منظم کرنے کا کوئی موقع نہیں مل سکا تھا۔ اس حملہ کی قیادت انہوں نے خود کی اور وہاں پہنچنے کے تیس منٹ کے اندر اندر سدھر کیے گاؤں پر قبضہ کر لیا۔ دشمن نے سخت افراتفری میں شمال مشرق کی طرف راہ فرار اختیار کی۔

میجر زمان نے سدھر کیے پر دوبارہ قبضے ہی پر اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ اس کامیابی سے مزید فائدہ اٹھانے کے لئے انہوں نے غیر معمولی جرأت اور پیش بینی سے کام لیتے ہوئے سدھر کیے کے شمال میں لالی والی کو فتح کرنے کا فیصلہ کیا اور اپنی ریزرو پلاٹون کے کماندار حوالدار محمد اکرم کو لالی والی تک دھاوا بولنے کا حکم دیا۔ اس پلاٹون نے دشمن سے ایک مختصر مگر شدید جھڑپ کے بعد اور دشمن کے عقبی حصے کو چوٹ دینے کے بعد لالی والی پر قبضہ کر لیا۔

اس آپریشن میں جو امتیازی کامیابی ہوئی وہ براہ راست میجر زمان کی تدبیر کاری اور کمپنی کی جرأت مندانہ قیادت کا نتیجہ تھی اس کارروائی میں ان کی کمپنی نے کئی مربع میل کا علاقہ دشمن کے پنجے سے آزاد کرایا۔ دشمن کو اس علاقے سے بھاگنا پڑا اس معرکے میں دشمن کے آٹھ سپاہی کام آئے۔ سات قیدی بنے۔

اس معرکہ میں غیر معمولی جرأت اور بہترین قائدانہ صلاحیت کا مظاہرہ کرنے پر میجر زمان کے لئے ستارۂ جرأت کی سفارش کی جاتی ہے۔ جس کے وہ پوری طرح مستحق ہیں"۔

۱۴ اگست ۱۹۶۶ء کو امتیازی سند عطا کی گئی۔

لیفٹیننٹ کرنل محمد رفیق ستارۂ جرأت

لیفٹیننٹ کرنل محمد رفیق کالج میں توسیعی منصوبے کے تحت اگست ۱۹۴۴ء میں داخل ہوئے۔ ۱۲۹۸ کالج نمبر ملا۔ میٹرک پاس کر کے آئے یہاں سے ۱۹۴۶ء میں آرمی سپیشل کیا۔ ۱۹۴۵ء میں دہلی کی آل انڈیا بوائز باکسنگ ٹورنامنٹ میں کالج کی نمائندگی کی۔ جنوری ۱۹۴۷ء کمیشن کے کورس کی ابتدا آئی ایم اے سے کی تھی۔ نومبر ۱۹۴۸ء میں اسے پی ایم اے سے مکمل کیا۔ ۱۹۶۵ء کی جنگ میں راجستھان سیکٹر میں صحرائی عقاب ۱۸ پنجاب جو کالج ہی کے ایک سپوت (لیفٹیننٹ کرنل ممتاز علی ستارۂ جرأت) کے زیر کمان تھی، کے ساتھ معرکہ آرا ہوئے اور ستارۂ جرأت پایا۔

ستارۂ جرأت کا فرمان

''۱۸ پنجاب کی بی کمپنی گراڈ ڈلی، کھانیسر، پچر وروڈ پر دفاعی مورچوں پر متعین تھی۔ دشمن نے اس پر انفنٹری اور بکتر بند دستوں سے یکا یک حملہ کیا۔ دشمن کی کوشش تھی کہ ہماری اس اگلی چوکی کو سب سے پہلے روند ڈالے، ''بی'' کمپنی نے دشمن کا مقابلہ کیا لیکن اس مزاحمت میں بی کمپنی کا کمانڈر شہید ہو گیا۔ کمپنی کمانڈر کی شہادت کی وجہ سے دشمن کو بی کمپنی کے زیر دفاع خاصے علاقے پر قبضہ کرنے کا موقع مل گیا۔ اس مرحلے پر ۱۸ پنجاب کے سیکنڈ ان کمانڈ میجر محمد رفیق کو بی کمپنی کی کمان سنبھالنے بھیجا گیا۔

کمپنی کی کمان پوسٹ پر پہنچتے ہی میجر رفیق نے نہ صرف دفاع کو منظم کیا بلکہ کھوئے ہوئے علاقے کے خاصے حصے پر دوبارہ قبضہ کر لیا اور دشمن کی پیش قدمی کو روک دیا۔ دشمن نے دو بٹالین اور شرمن ٹینکوں کے ایک ٹروپ کی مدد سے بی کمپنی کے مورچوں پر بار بار حملے کئے۔ لیکن میجر رفیق کی پرعزم اور جرأت مندانہ اور ولولہ انگیز قیادت میں بی کمپنی نے دشمن کے ان حملوں کو کامیابی سے پسپا کر دیا۔

۱۸ ستمبر ۱۹۶۵ء سے لے کر ۲۲ ستمبر ۱۹۶۵ء تک دشمن نے متواتر پانچ دن تک سر توڑ کوشش کی کہ کسی طرح بی کمپنی کے دفاعی حصار کو توڑ کر آگے بڑھے لیکن وہ اس کوشش میں کامیاب نہ ہو سکا۔

ہر چند کہ بی کمپنی کو اسلحہ اور بارود پہنچانے کے لئے سلسلہ نقل و حمل بہت پیچیدہ اور خطرناک تھا اس لئے کمک کا پہنچنا آسان نہ تھا۔ صرف ۳ انچ مارٹروں کی مدد سے اس کمپنی نے میجر رفیق کی مؤثر قیادت میں وہ کارنامہ کر دکھایا جو بظاہر ناممکن تھا۔

جب ۲۱ اور ۲۲ ستمبر ۱۹۶۵ء کی رات کو ۱۸ پنجاب کے باقی عناصر کو حکم دیا گیا کہ وہ ڈلی کے علاقے میں دشمن کے عقب سے حملہ کریں تو منصوبہ کے مطابق میجر رفیق نے دشمن کو بڑی کامیابی سے اس طرح الجھائے رکھا کہ ۱۸ پنجاب نے دشمن کو بے خبری میں پیچھے سے جا لیا اور اس کی دو بٹالینوں ۷ امدراس اور ۵ مرہٹہ کو تباہ کر کے رکھ دیا۔ نہ صرف یہ بلکہ میجر رفیق نے دشمن کی اس کمپنی کو جو دوسروں کے ہتھیار ڈالنے کے بعد برابر بے جگری سے مزاحمت کر رہی تھی۔ بڑی جرأت اور فراست سے گھیرے میں لے کر اسے بے بس کر دیا اور دشمن کے کمانڈر سے ہتھیار رکھوا لئے اور نتیجے میں دشمن کے تین افسر، چار جے سی اوز اور ۸۵ این سی اوز اور سپاہی جنگی قیدی بنائے۔ سخت دشوار حالات میں اس مثالی کارگزاری، غیر معمولی جرأت اور عزم اور ولولہ انگیز قیادت کے اعتراف کے طور پر میجر محمد رفیق کے لئے فوری طور پر ستارۂ جرأت کی سفارش کی جاتی ہے''۔

۱۹ جنوری ۱۹۶۶ء کو ستارۂ جرأت کا اعزاز عطا کیا گیا۔

میجر علم دین شہید

۶ ستمبر ۱۹۶۵ء کی صبح واہگہ بارڈر پر پاکستان کے لئے خون کا جو پہلا قطرہ گرا وہ ملٹری کالج کے ایک سپوت، میجر علم الدین کا گرم خون تھا۔

علم دین اگست ۱۹۴۷ء میں جالندھر کالج سے دوسرے مسلم طلباء کے ساتھ پی اے اسپیشل کا امتحان دے کر یہاں آئے تھے۔ اس عمر میں بھی عابد و زاہد تھے۔ لکھنے کا شوق بھی تھا۔ اپریل ۱۹۴۸ء کے کالج میگزین میں ان کا افسانہ شائع ہوا۔ ایف ایس سی اوائل ۱۹۵۰ء میں جے ایس پی سی ٹی ایس گئے۔ اگست ۱۹۵۲ء پی ایم اے سے آرٹلری میں کمیشن لیا۔ اواخر ۱۹۶۴ء میں میجر کے رینک میں ستلج رینجرز کے واہگہ ونگ کے کمانڈر پوسٹ ہوئے۔ ۶ ستمبر ۱۹۶۵ء کی صبح واہگہ پوسٹ پر دشمن کی مزاحمت کرتے ہوئے شہید ہوئے۔ اس ضمن میں ستلج رینجرز کے لیفٹیننٹ کرنل سید حسن جعفر لکھتے ہیں:

''۶ ستمبر کی صبح جو دشمن نے بین الاقوامی سرحد کو عبور کیا تو میجر علم الدین نے اپنے محدود وسائل سے شدید مزاحمت کی اور اسے وہ واک اوور نہیں لینے دیا جس کی اس کو توقع تھی۔ جی ٹی روڈ کے ساتھ ساتھ دشمن کی پیش قدمی تین گھنٹے صبح پو پھٹنے تک رکی رہی۔ دفاعی لحاظ سے یہ نہایت قیمتی وقت تھا جو لاہور گیریژن کو اپنا دفاع مکمل کرنے کے لیے میسر آیا۔ میجر علم الدین اسی تگ و تاز میں شہید ہوئے''۔ ان کے لئے ستارۂ جرأت کی سفارش کی گئی۔

صلۂ شہید کیا ہے تب و تاب جاودانہ!

میجر علی عابد حسین شہید

علی عابد وجاہت، ذہانت اور شجاعت تینوں اوصاف میں یکتا تھے۔ان کی اٹھان ایسی تھی کہ صاف نظر آتا تھا کہ کیریئر کی بلندیاں ان کا انتظار کر رہی ہیں۔ یہ بلندیاں کھیم کرن کے میدان کارزار میں پاکستان پر قربان ہو گئیں۔

واقعہ شہادت

میجر علی عابد کی ایس پی بیٹری کھیم کرن کے معرکے میں ۲۴ کیولری کو براہ راست گولہ باری کی امداد دے رہی تھی۔ ۷ ستمبر ۱۹۶۵ء کو کھیم کرن فتح ہو گیا۔ایک لحاظ سے یہ علی عابد کی بیٹری کی کامیابی بھی تھی۔۹ ستمبر ۵ آرمرڈ بریگیڈ نے دو طرف سے والٹوہا پر پیش قدمی شروع کی لیکن اسل اتر کے مقام پر حملہ کی پیش قدمی ایک بار پھر شروع کی۔میجر علی عابد ۲۴ کیولری کو فائر سپورٹ دے رہے تھے کہ وہ دشمن کی جوابی گولہ باری کی زد میں آ گئے اور جان جانِ آفریں کے سپرد کی۔

علی عابد ملٹری کالج میں پہلی بار ۱۹۴۳ء میں ساتویں میں داخل ہوئے تھے۔اس وقت ان کا نمبر ۱۲۷۴ تھا۔ ۱۹۴۶ء کے اوائل میں علی عابد کو کے جی کالجوں کو مخلوط کرنے کی اسکیم کے تحت اجمیر بھیج دیا گیا۔وہاں انہوں نے مسلمان کیڈٹس میں پاکستانی قومیت کے جذبے کو مستحکم کیا۔دسمبر ۱۹۴۷ء میں دوسرے مسلم طلبا کے ساتھ جہلم واپس آئے اور دوبارہ کالج میں داخل ہوئے اس باران کو ۱۶۶۰ کالج نمبر ملا۔وہ جہلم سے آرمی اسپیشل پاس کر کے آئے تھے۔فروری ۱۹۵۰ء میں جے ایس پی سی ٹی ایس کے لئے منتخب ہوئے۔کالج میں ان کی شہرت باکسنگ چیمپئن ہونے کے علاوہ ایک انٹلیکچوئل طالب علم کی تھی۔

لیفٹیننٹ کرنل محمد یونس ستارۂ جرأت

کرنل یونس کالج نمبر ۱۶۶۳ ہے۔وہ دسمبر ۱۹۴۷ء میں کالج میں اجمیر سے آئے تھے۔اکتوبر ۱۹۴۸ء میں آرمی اسپیشل کیا۔ ۱۹۵۰ء میں کالج کی بٹالین کے ٹو آئی سی تھے کہ کمیشن کے لئے منتخب ہوئے۔فروری ۱۹۵۳ء میں پی ایم اے سے ۷ پنجاب میں کمیشن لیا۔ ۱۹۶۵ء کی جنگ میں اسی یونٹ کی ایک کمپنی کمانڈ کرتے ہوئے روہی وال کے معرکہ میں ستارۂ جرأت حاصل کیا۔

ستارۂ جرأت کا فرمان

’’جب ۶ ستمبر ۱۹۶۵ء کو ہندوستانیوں نے بین الاقوامی سرحد سے تقریباً ۷۰۰ گز اندر واقع ۷ پنجاب کی بی کمپنی کی روہی نالہ پوزیشن پر صبح پونے ۵ بجے یکا یک حملہ کیا تو اے کمپنی بی آر بی ایل پر ۳ سو گز پیچھے متعین تھی۔

تقریباً ساڑھے نو بجے ہندوستانیوں نے بی کمپنی کے بائیں بازو پر حملہ کیا۔اس کے ساتھ ہی دشمن نے بین الاقوامی سرحد کو دو مقامات پر عبور کیا۔تقریباً ۹ سو گز دائیں طرف دو کمپنیوں سے اور اس سے آگے دائیں رخ پر ۱۱ ایف ایف کی سی کمپنی کی ایک پلاٹون کے ٹھیک سامنے مزید دو کمپنیوں سے دشمن نے پیش قدمی کی۔

۱۳ ڈوگرہ کی دو کمپنیوں کو جنہوں نے سرحد کو ۹ بجے بی کمپنی کے دائیں بازو کے دائیں طرف عبور کیا تھا۔کسی مزاحمت کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ یہاں تک جب وہ ۱۱ ایف ایف کی سی کمپنی ۶ پلاٹون سے تین سو گز کے فاصلے پر اس کے پیچھے سے اور ایک بازو سے یکا یک نمودار ہوئیں اور اس کمپنی پلاٹون اس اچانک حملہ کے لئے تیار نہیں تھی۔اور سی کمپنی پلاٹون کو مجبوراً دشمن پر سامنے کی طرف، دائیں طرف اور پیچھے فائر کھولنا پڑا اس پلاٹون نے مقابلہ تو بے جگری سے کیا لیکن زیادہ عرصے تک جاری نہ رہ سکا اور اس کو دو شہیدوں کو پیچھے چھوڑ کر پیچھے ہٹنا پڑا۔

روہی نالے کے انتہائی دائیں طرف کی دفاعی پوزیشن پر دشمن کا قبضہ ہو جانے پر دشمن اس کے پیچھے ۳ سو گز تک بڑھ گیا۔گویا بین الاقوامی سرحد سے تقریباً ایک ہزار گز اندر دشمن کی اس پیش رفت کی وجہ سے بی کمپنی کی نمبر ۶ پلاٹون کو پیچھے ہٹنا پڑا۔اس طرح روہی نالہ کی تمام ڈیفنس لائن کو جو بی کمپنی کے باقی اجزا کے زیر دفاع تھی سخت خطرہ لاحق ہو گیا نمبر ۶ پلاٹون کے پیچھے ہٹنے کے بعد دشمن نے بی کمپنی کی نمبر ۳ پلاٹون سے ۱۵۰۰ سے ۲۰۰۰ گز کے فاصلے پر اپنے آپ کو دوبارہ منظم کرنا شروع کر دیا۔ ۶ پلاٹون کے بعد دائیں طرف دوسرا دستہ بھی تھا۔اس نازک موقع پر میجر محمد یونس کی اے کمپنی کو فوراً جوابی حملہ کرنے کا حکم دیا گیا۔ یہ حکم ۱۱ ایف ایف کی سی کمپنی پلاٹون کے پسپا ہونے کی خبر ملنے کے فوراً بعد دیا گیا تھا۔

اپنی بی آر بی ایل پوزیشنوں سے جس تیزی سے میجر محمد یونس کی اے کمپنی نے حرکت کی اور دشمن پر جوابی حملہ کرنے کا حکم ملنے کے فوراً بعد سے جس تیزی سے انہوں نے پیش قدمی کے لئے فیصلے کئے اس سے اس افسر کے عزم، قوت اور قائدانہ صلاحیت پر خاص روشنی پڑتی ہے۔

دشمن اس وقت تک سرحد سے دو ہزار گز اندر آ گے اپنے نشانہ پر حملہ کرنے کے لئے اپنے آپ کو دوبارہ منظم کر رہا تھا۔ دشمن کے بازو پر بہت تیزی سے پہنچ کر میجر محمد یونس نے صورت حال کا جائزہ لیا اور فوراً حملہ کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ انفنٹری کے پر جوش حملہ سے اور توپ خانے کے صحیح فائر سے دشمن بوکھلا اٹھا۔ وہ حیران تھا کہ اس کے حملے کے بعد اتنی جلدی سے یہ دستہ کہاں سے نازل ہو گیا۔ اس جوابی حملے کی تاب نہ لا کر دشمن پیچھے ہٹنے لگا۔ اپنی قبضہ کی ہوئی چوکیوں کو چھوڑ کر دشمن بھاگا اور ۷ پنجاب کی اے کمپنی کے مجاہدین نے اس کا پیچھا کرتے ہوئے اسے سرحد کے پار کر کے ہی دم لیا۔ اس کے بعد میجر محمد یونس کی اے کمپنی نے روہی نالے کی دفاعی پوزیشنوں کو دوبارہ مستحکم کیا۔

اس طرح وہ صورت حال جو اگر بروقت کارروائی نہ کی جاتی تو ہمارے لئے انتہائی خطرناک صورت اختیار کر لیتی آخر دشمن کی مکمل تباہی پر ختم ہوئی۔ ۱۳ ڈوگرہ رجمنٹ کا ایک کمپنی کمانڈر میجر ملکیت سنگھ پور اور پانچ اور قیدی اور دشمن کے تقریباً ۸۰ آدمی کام آئے جن میں دو افسر سیکنڈ لیفٹیننٹ شرما، پدم ناتھ بھی شامل تھے۔ یہ دونوں ۱۳ ڈوگرہ کے ایف او او تھے

یہ سب کچھ میجر محمد یونس کے بروقت، تیزی سے کئے گئے جرأت مندانہ اقدامات کی وجہ سے ممکن ہو سکا۔ میجر محمد یونس کے لئے ستارۂ جرأت کی پرزور سفارش کی جاتی ہے۔

نائب صوبیدار پائندہ خان شہید

پائندہ خان نام تھا، پاکستان کی پائندگی کی خاطر جان دے دی۔ پائندہ خان کھیم کرن کے علاقے میں ۷ بلوچ کی ایک پلاٹون کی کمان کر رہے تھے۔ ۲۱ ستمبر کو آگے بڑھ کر ایک گاؤں ٹھٹھی جمل سنگھ پر قبضہ کرنے کا حکم ملا۔ اطلاع یہ تھی کہ دشمن گاؤں خالی کر گیا ہے۔ جوں ہی ان کی پلاٹون فائر کی زد میں آئی دشمن نے فوراً فائر کھول دیا فائر جب کھلا تو بجائے خود بچنے کے شیر دل پائندہ خان نے پلاٹون کو بچانے کے لئے تگ و دو شروع کی۔ کوشش میں سامنے سے براہ راست برسٹ لگا اور شہید ہو گئے۔

پائندہ خان پہلی بار ۱۹۴۵ء میں کالج میں چھٹی جماعت میں داخل ہوئے تھے، چند ماہ بعد ان کالجوں کو مخلوط کرنے کی پالیسی کے تحت پائندہ کو چند دوسرے کیڈٹس کے ساتھ کے جی آر اجمیر بھیج دیا گیا۔ وہاں سے دسمبر ۱۹۴۷ء میں دوبارہ یہاں آئے اور ۱۲۸۳ کالج نمبر ملا ۱۹۵۰ء تک یہاں رہے پھر اپنی آبائی یونٹ ۷ بلوچ میں بھرتی ہو گئے۔ اسی کے ساتھ ستمبر ۱۹۶۵ء کی جنگ لڑی۔ پائندہ خان کالج میں باکسنگ کے کلر ہولڈر تھے۔ ۱۹۵۴ء میں باکسنگ میں آرمی کلر لیا۔ شہید پائندہ کالج کے عقب میں اپنے گاؤں کریالے میں دفن ہیں۔

لیفٹیننٹ کرنل محمد خان امتیازی سند

کرنل محمد خان بھی ان کیڈٹس میں تھے جو دسمبر ۱۹۴۷ء میں کے جی آر اجمیر سے یہاں آئے کالج کا نمبر ۱۲۹۴ ہے۔ ۱۹۵۲ء میں کالج سے بی اے اسپیشل کیا۔ اس کے بعد رینکس میں چھ سال نوکری کی۔ جون ۱۹۵۹ء میں او ٹی ایس سے کمیشن ہوئے۔ ۱۹۶۳ء میں ایس ایس جی سے وابستہ ہوئے۔ ۱۹۶۵ء کی جنگ میں کشمیر کے محاذ پر ایک کامیاب کمانڈو ایکشن سرانجام دینے پر امتیازی سند ملی۔

امتیازی سند کا فرمان

''پی ایس ایس ۵۸۵۶ کیپٹن محمد خان ایک کمانڈو بٹالین کے ساتھ جبرالٹر فورس میں خدمات انجام دے رہے تھے۔ انہوں نے دشمن کے علاقے میں کمال جرأت سے دو پلوں پر حملہ کیا۔ ان میں سے ایک سری نگر لداخ روڈ پر واقع تھا۔ دونوں پلوں کی حفاظت کے لئے دشمن نے سخت دفاعی انتظامات کر رکھے تھے۔ لیکن اس افسر کی ذاتی جرأت اور ہمت کی وجہ سے حملہ آور کمانڈو اپنے مقاصد کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو سکے۔

ایک دوسرے موقع پر جب دشمن بڑی تعداد میں ہمارے مجاہدوں کی خاص کمین گاہ پر حملہ کرنے کے لئے آگے جا رہا تھا کیپٹن محمد خان سے کہا گیا کہ پیش قدمی کرتے ہوئے دشمن پر چھاپہ ماریں۔ دشمن اپنے مارٹر فائر اور ہیلی کاپٹروں کی مدد کے باوجود اس چھاپہ کو غیر موثر نہ بنا سکا اور اس کی پیش قدمی تقریباً ۱۲ گھنٹے رکی رہی۔ اس چھاپہ میں دشمن کا خاصہ جانی نقصان ہوا اور ایک ہیلی کاپٹر بھی تباہ ہوا۔

یہ کامیابی اس افسر کی جرأت مندانہ قیادت کی وجہ سے ممکن ہو سکی۔ اس اعلیٰ کارکردگی کے لئے کیپٹن محمد خان کے لئے سی ان سی کے کمنڈیشن کارڈ کی سفارش کی

جاتی ہے۔"

بریگیڈیئر سلطان احمد ستارۂ جرأت

بریگیڈیئر سلطان ایک ملٹری لیجنڈ کی حیثیت رکھتے ہیں (Intellectual Soldier) کا لقب ان پر صادق آتا ہے۔ ایسے ملٹری جینئس جو Imagination رکھتے ہوں، Creative ذہن رکھتے ہوں اور شیر دل بھی ہوں روز روز پیدا نہیں ہوتے، سلطان نے ۱۹۷۱ء کی جنگ میں مشرقی پاکستان میں جمال پور اور کمال پور کے معرکہ میں بین الاقوامی شہرت حاصل کی۔ (اس کا ذکر ۱۹۷۱ء کی جنگ کے سلسلہ میں آئے گا) ۱۹۶۵ء کی جنگ میں کشمیر کے محاذ پر بھی انہوں نے چند تاریخ ساز کمانڈو ایکشن کئے جن میں ایک پر انہیں ستارۂ جرأت کے اعزاز سے نوازا گیا۔

ستارۂ جرأت کا فرمان

"جب ستمبر ۱۹۶۵ء کی جنگ چھڑی تو پی اے ۵۱۷۸ کیپٹن سلطان احمد ۸ بلوچ کی اے کمپنی کی کمان کر رہے تھے۔ جوان دنوں ۱۰۱ اے کے انفنٹری بٹالین کے ساتھ منسلک تھی اور اری پونچھ روڈ کے دونوں طرف دفاعی مورچہ بندی کئے ہوئے تھی۔

۴ ستمبر ۱۹۶۵ء تک دشمن نے اس کمپنی کو یہاں سے ہٹانے کے لئے مسلسل اور شدید دباؤ ڈالا۔ کمپنی کے مورچوں پر تقریباً ہر وقت گولہ باری ہوتی رہتی تھی۔ دشمن کی اس کارروائی سے ہراساں ہوئے بغیر کیپٹن سلطان نے یہ جرأت مندانہ اقدام کیا کہ الٹے دشمن کے علاقے میں جارحانہ انداز میں پٹرولنگ شروع کر دی۔ اس کا طریقہ کار یہ تھا کہ وہ چھوٹے چھوٹے کمانڈو دستے بھیجتے تھے جو دشمن کی صفوں کے قریب جا کر اس پر چھاپے مارتے تھے۔ شب خون مارتے تھے۔ ۶ ستمبر ۱۹۶۵ء کو کیپٹن سلطان نے دشمن کی دفاعی صفوں کے بہت نزدیک جا کر دشمن کی ایک کمپنی پر کامیاب چھاپہ مارا یہ کمپنی ان کے دائیں بازو کی طرف بڑھ رہی تھی۔ دشمن اتنے قریب سے حملے سے بالکل ششدر رہ گیا اور اس کے تیس سپاہی کام آئے۔ اتنا کامیاب چھاپہ مارنے کے بعد کیپٹن سلطان حفاظتی دستے (کورنگ گروپ) کے ساتھ اس وقت تک دشمن کے علاقے میں رہے جب تک ان کے اپنے سارے آدمی اپنے مورچوں تک واپس نہ چلے گئے۔ ۷ ستمبر کو دشمن نے کیپٹن سلطان کی کمپنی کے بائیں بازو پر حملہ کرنے کی کوشش کی۔ انہوں نے دشمن کی اس کوشش کو ناکام بنا دیا۔ اس کشمکش میں پھر دشمن کے بیس سپاہی کھیت رہے۔ ۹ ستمبر کو دشمن نے دونوں بازوؤں کی طرف سے اور توپ خانے کی مدد سے حملہ شروع کیا۔ دشمن نے اپنی توپیں ایک اونچی پہاڑی پر نصب کر رکھی تھیں۔ جہاں سے نشانہ پر فائر آ رہا تھا۔ اس کے باوجود کیپٹن سلطان نے دشمن کے پہلے دو حملہ پسپا کر دیئے تیسرے طوفانی حملے میں دشمن ان کی کمپنی کے دائیں بازو کے ایک سیکشن کو زیر کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ اس سے پہلے کہ دشمن وہاں اپنے قدم جما سکتا کیپٹن سلطان نے جوابی حملے کی بہ نفس نفیس قیادت کی اور اپنے سیکشن کی اس پوزیشن کو دشمن کے قبضے سے چھڑا لیا۔

اس روز کی معرکہ آرائی کی وجہ سے کیپٹن سلطان کی کمپنی کا گولہ بارود ختم ہو گیا۔ جس کی وجہ سے دشمن کو ان کی کمپنی کو تین طرف سے گھیرے میں لینے کا موقع مل گیا۔ کیپٹن کے ذاتی ہتھیار بھی گولیوں سے خالی ہو چکے تھے۔ اس کے باوجود انہوں نے دشمن کے مقتول سپاہیوں کے اسلحے سے لڑائی جاری رکھی۔ اس معرکے میں دشمن کے تین سو سپاہی مارے گئے۔ ان میں سے تیس خود کمپنی کمانڈر سلطان کے ہاتھوں مارے گئے۔ ان میں سے چار کا انہوں نے بندوق کی سنگین سے کام تمام کیا تھا۔ اور جب کمپنی کو دوسری دفاعی لائن تک پیچھے ہٹنے کا حکم ملا تو کیپٹن سلطان حفاظتی دستے (کورنگ گروپ) کے ساتھ وہاں ٹھہرے رہے اور اپنی کمپنی کو اپنے سیکنڈ ان کمانڈ کے ساتھ پیچھے بھیجا۔

کیپٹن سلطان نے اپنے دستے سے پندرہ قیمتی منٹ تک دشمن کو الجھائے رکھا۔ اس وقت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے باقی کمپنی اپنے زخمیوں کو لے کر نہایت منظم طریقے سے اپنی دوسری دفاعی لائن تک پہنچ گئی۔ سب سے آخر میں کیپٹن سلطان اپنے کورنگ گروپ کے ساتھ پیچھے آئے اور آتے وقت اپنے شہیدوں اور زخمیوں کے ہتھیار بھی لیتے آئے۔ ۸ بلوچ کی اس کمپنی کا اتنا کامیاب انخلا اس لئے ممکن ہو سکا کہ اس کے کمانڈر کیپٹن سلطان نے کورنگ گروپ کے ساتھ خود پیچھے رہے اور دشمن کو الجھائے رکھنے کا جرأت مند فیصلہ کیا تھا۔

اس معرکہ میں اس افسر نے بے نظیر جرأت، جواں مردی، جارحانہ تدبیر کاری اور اعلیٰ درجے کی قائدانہ صلاحیت کا ثبوت دیا اور ہر پر خطر موقع پر خود سب سے آگے رہا۔ اس غیر معمولی کارکردگی کی بنا پر کیپٹن سلطان احمد کے لئے ستارۂ جرأت کے اعزاز کی سفارش کی جاتی ہے"۔

اس ستارۂ جرأت کا اعلان ۹ مارچ ۱۹۶۶ء کو کیا گیا۔ اس پر بار کا اضافہ ۲۴ دسمبر ۱۹۷۱ء کو ہوا۔ بریگیڈیئر سلطان کا کالج رول نمبر ۱۷۳۸ ہے۔ یہ جنوری ۱۹۴۸ء میں کے جی آر بنگلور سے دوسرے مسلمان طلباء کے ساتھ یہاں آئے تھے۔ ۱۹۵۳ء میں پی ایم اے کے لئے منتخب ہو کر کالج کو خدا حافظ کہا، کالج میں ان کا نک نیم فلاسفر تھا۔ کالج کی لائبریری کو تقریباً کھنگال ڈالا تھا۔ ان کے اندر ہمہ جہتی مطالعہ کا شوق اور ذوق کیپٹن منظور الرحمان نے پیدا کیا۔

کیپٹن مظہر حسین شہید

ستمبر ۱۹۶۵ء میں داتا کی نگری لاہور کے دفاع کی جو جنگ لڑی گئی اس میں معین الدین پور مدینے گجرات کے نوجوان سید زادے کا گرم خون بھی شامل تھا۔ اس سید زادے کا نام کیپٹن مظہر حسین شاہ تھا۔ کالج رول نمبر ۱۷۹۳، مظہر حسین شاہ اگست ۱۹۴۸ء سے اکتوبر ۱۹۵۵ء تک کالج میں اکتساب فیض میں مصروف رہے۔ رابرٹس ہاؤس ان کا پہلا ہاؤس تھا۔ شاہ جی نک نیم اپریل ۱۹۵۸ء میں پی ایم اے سے ۸ پنجاب میں کمیشن ہوئے۔ مظہر کو ۸ پنجاب میں اکرم نشان حیدر کی کوچنگ کا شرف حاصل تھا۔ جب وہ ۱۹۵۹ء میں ۸ پنجاب کے رینکس میں کمیشن کی تیاری کر رہے تھے۔

۸ پنجاب کی ایک کمپنی کو کمان کرتے ہوئے کیپٹن مظہر لاہور کے محاذ پر شہید ہوئے۔ ان کی شہادت کے بارے میں ۸ پنجاب کے سی او کالج ہی کے سپوت لیفٹیننٹ کرنل (بعد میں بریگیڈیئر) عاشق حسین لکھتے ہیں:

''مظہر کی رائفل کمپنی کو ۸ پنجاب سے علیحدہ کر کے ۱۶ پنجاب کے ساتھ منسلک کر دیا گیا ان کی کمپنی کے ذمے مشن یہ تھا کہ وہ لاہور سیکٹر میں بی آر بی نہر کے اس پار ڈوگرائی گاؤں کا دفاع کریں ہندوستانیوں نے اس گاؤں پر بار بار حملے کئے جو پسپا کر دیئے گئے۔ جنگ کے آخری دن ۲۲ ستمبر کو دشمن نے ایک بریگیڈ کے ساتھ توپ خانے کی مدد سے ایک تازہ حملہ کیا۔ حملہ بھرپور تھا۔ دشمن نے کچھ کامیابی بھی حاصل کی۔ لیکن بہت زیادہ نقصان اٹھانے کے بعد اس ایکشن میں مظہر نے اپنی کمانڈ پوسٹ سے بہ نفس نفیس نکل کر دشمن کے لڑاکا پٹرول کو جو رات کو ان کی کمپنی کی پوزیشن میں آ گھسا تھا، گھیرے میں لے لیا صرف چند آدمیوں کی مدد سے انہیں بڑی دلیری کے ساتھ ختم کیا اور باقی ماندہ کو گرفتار کیا۔ اس ایکشن میں انہوں نے اپنے ایک این سی او حوالدار محمد خان کے لئے بہادری کے اعزاز کی سفارش کی تھی۔ چنانچہ اسے تمغۂ جرأت دیا گیا۔

ڈوگرائی کے علاقے میں دشمن نے رات کی تاریکی میں کچھ پیش قدمی کی تھی اور پیچھے سے فائر ۱۶ پنجاب پر آ رہا تھا۔ کیپٹن مظہر کو حکم ملا کہ دشمن کا قلع قمع کیا جائے کیپٹن مظہر نے اپنی کمپنی سے ایک پلاٹون لی اور دشمن کو گھیرے میں لے لیا۔ جو گاؤں کے گھروں کی چھتوں پر جا بیٹھا تھا اور ایک ایک کر کے سب کا صفایا کر دیا اس طرح یہ کانٹا نکل گیا۔

۲۲ اور ۲۳ ستمبر کی درمیانی رات تھی۔ جس رات فائر بندی ہونا تھی۔ مظہر اپنی کمپنی کی کمانڈ پوسٹ میں تھے کہ دشمن نے پے در پے زوردار حملے شروع کر دیئے۔ ادھر سے جوابی فائر شروع ہوا۔ تھوڑی دیر بعد ان کی مشین گن خاموش ہو گئی اس کے بعد کا قصہ ان کے سگنل مین نائیک محمد افسر نے جو ان کے ساتھ ان کی کمانڈ پوسٹ میں تھا۔ یوں بیان کیا ہے کہ مشین گن فائر نہ کرنے سے کیپٹن مظہر کو بڑی تشویش ہوئی اور اپنی کمانڈ پوسٹ سے نکلے اور شیلنگ کی پرواہ نہ کرتے ہوئے وہ مشین گن کی پوزیشن تک گئے۔ یہ دیکھنے کے لئے کہ بات کیا ہے فائر کیوں نہیں ہو رہا۔ انہوں نے دیکھا کہ گنر شہید ہو چکا ہے اور اس کا نائب شدید طور پر زخمی حالت میں پڑا ہے وہ فیصلہ کن لمحہ آن پہنچا تھا جب آدمی کی جرأت کا امتحان ہوتا ہے۔ مظہر نے مشین گن کے پٹ میں گنر کی جگہ خود سنبھال لی اور اس سمت گولہ باری شروع کر دی جہاں سے دشمن کے نئے حملے کی تیاری کا شور اٹھ رہا تھا۔ اتنے میں وہ متوقع حملہ آ گیا۔ گولے برسنے لگے۔ مظہر نے مشین گن کی پوزیشن نہیں چھوڑی اس پوزیشن میں تھے ایک گولہ آ کے لگا اور اس ڈائریکٹ ہٹ سے جاں بر نہ ہو سکے اور شہید ہو گئے۔ لیکن آخر دم تک اپنے جوانوں کو مقابلہ کرنے کی ہدایات دیتے رہے۔ رات بھر وقفے وقفے سے گولہ باری ہوتی رہی جب صبح سویرے فائر بندی کا نفاذ ہوا تو مظہر شہید اور ان کے ساتھیوں کی لاشیں ڈوگرائی کے آس پاس بکھری پڑی تھی۔ یہ وہ جانباز تھے جنہوں نے ڈوگرائی گاؤں کا دفاع کرتے ہوئے جانیں قربان کی تھیں۔

دوسرے دن رات کو مظہر کی کمپنی کے ایک جان نثار نائب صوبیدار محمد زر ایک لڑاکا پٹرول لے کر گئے۔ تاکہ شہیدوں کی لاشیں لائی جا سکیں۔ یہ پٹرول جان جوکھوں میں ڈال کے مظہر شہید کی لاش تلاش کر کے واپس لایا۔ یہ خدمت حوالدار کلمہ خان نے انجام دی۔

دیکھنے والوں نے دیکھا کہ سید زادے کے سینے اور شانوں پر ایک نہیں کئی گولیوں کے چھید تھے۔ جسم پر خون جم کے خشک ہو چکا تھا۔ آنکھیں بند تھیں لیکن چہرے پر نور بکھرا ہوا تھا۔

لیفٹیننٹ کرنل محمد سعید ستارۂ جرأت، تمغۂ بسالت

صلابت اور بسالت کی زندہ تصویر کرنل سعید کالج میں ۱۹۵۷ء سے ۱۹۵۸ء تک زیر تعلیم و تربیت رہے۔ اسکین ہاؤس پہلا ہاؤس تھا۔ کمانڈانٹ کرنل رفیق کی شخصیت اور قیادت سے گہرا اثر قبول کیا۔ باکسنگ کے کلر ہولڈر تھے۔ ۱۹۶۳ء میں پی ایم اے سے بلوچ رجمنٹ میں کمیشن لیا۔

کرنل سعید نے بحیثیت لیفٹیننٹ کھیم کرن سیکٹر میں کیکر پوسٹ پر کامیاب یلغار کر کے ستارۂ جرأت حاصل کیا۔

ستارۂ جرأت کا فرمان

''کیپٹن محمد سعید جنگ ستمبر میں ایک محفوظ دستے کی کمان کر رہے تھے جو ایک انفنٹری پلاٹون کے ریکی اور سپورٹ دستے پر مشتمل تھا۔ ۱۹ ستمبر ۱۹۶۵ء کی رات ساڑھے گیارہ بجے انہیں حکم ملا کہ وہ کھچیاں پوسٹ اور دیپال پور نہر کے مشرقی کنارے کے علاقوں میں دشمن کے خلاف کارروائی کریں۔ وہ مشین گن، چھوٹے ہتھیاروں اور مارٹروں کے شدید فائر کی زد میں ہوتے ہوئے دشمن کی کھچیاں پوسٹ سے ۳۰ گز کے فاصلے تک پہنچ گئے اور دشمن کے بنکرز پر اپنے ہاتھوں سے ۳ء۵" کے دو راکٹ پھینکے۔ ایسا کرتے ہوئے دشمن کی ایک گولی ان کے کندھے پر لگی۔ اس زخم کے باوجود دشمن کے بنکرز کی طرف اور آگے بڑھے اور ان میں ہینڈ گرینیڈ پھینک کر دو بنکر تباہ بھی کر دیئے۔ دشمن کے بنکرز میں گرنیڈ پھینکتے ہوئے کیپٹن محمد سعید کے بائیں ہاتھ میں دشمن کے خودکار ہتھیاروں سے گولیاں لگیں اور بہت زیادہ خون بہہ جانے کی وجہ سے انہیں وہاں سے اٹھا کر لے جانا پڑا۔

اس افسر نے دشمن کے سامنے غیر معمولی جرأت اور جواں مردی کا ثبوت دیا اور اپنی جان جوکھوں میں ڈالتے ہوئے اپنے فرض منصبی کو بے جگری سے ادا کیا۔

اس نمایاں اور ممتاز کارکردگی کے لئے ۹ مارچ ۱۹۶۶ء کو ستارۂ جرأت عطا کیا گیا۔

کرنل سعید کو ۱۹۷۱ء کی جنگ میں مشرقی پاکستان میں اپنی تگ و تاز کے لئے میزو پریذیڈنشل ایوارڈ عطا ہوا تھا اور جنوری ۱۹۷۸ء میں پی آئی اے کے ایک طیارے کو کمانڈو ایکشن کے ذریعے ہائی جیکر سے آزاد کرانے کی کامیاب کوشش کے لئے تمغۂ بسالت بھی ملا تھا۔ کرنل سعید کو دیکھ کر یہ محسوس ہوتا ہے جیسے انہیں سنگ خارا سے تراشا گیا ہے۔ ان کا سراپا ہی سنگ خارا کا نہیں حوصلہ بھی سنگ خارا کی صفت رکھتا تھا۔

لیفٹیننٹ کرنل عبدالحلیم امتیازی سند

کرنل عبدالحلیم کالج میں ۱۹۵۱ء سے ۱۹۵۶ء تک پانچ سال زیر تعلیم رہے ۲۰۶۹ کالج نمبر تھا۔ باکسنگ میں نام پیدا کیا۔ ڈرامہ سے بھی دلچسپی تھی۔ ۲۹ پی ایم اے لانگ کورس میں ۲۰ بلوچ میں کمیشن ہوئے۔ اسی یونٹ کی ایک پلاٹون کی کمان کرتے ہوئے ستمبر ۱۹۶۵ء میں لاہور سیکٹر کے ایک معرکہ میں امتیازی سند سے سرفراز ہوئے۔

امتیازی سند کا فرمان

''۲۰ ستمبر ۱۹۶۵ء کو ڈی کمپنی اپنے نشانہ پر قبضہ کرنے کے بعد اے آر ایس کے قریب و جوار میں اپنے آپ کو دوبارہ منظم کر رہی تھی۔ صبح ساڑھے پانچ بجے انٹیلی جنس کے ذرائع سے اطلاع ملی تھوڑے فاصلے پر دشمن کا ایک اجتماع ہے۔ نمبر ۱۰ پلاٹون کی کمان کے لئے سیکنڈ لیفٹیننٹ محمد عبدالحلیم نے رضاکارانہ طور پر پیش کش کی کہ میں اس جگہ کو دشمن سے صاف کرنے کو تیار ہوں۔ چنانچہ دس جوان اور دو لانس نائیک لے کر انہوں نے دشمن کی طرف پیش قدمی شروع کر دی۔ دشمن نے فوراً ان پر خودکار چھوٹے ہتھیاروں کا فائر کھول دیا۔ بعد کو پتہ چلا کہ وہاں دشمن کی پوری ایک پلاٹون موجود تھی جو دفاعی پوزیشن لئے ان سے صرف ۶۰ گز کے فاصلے پر تھی۔ اتنے کم فاصلے سے فائر کی زد میں ہونے کے باوجود آہستہ آہستہ آگے بڑھتے رہے اور آخر کار ایک ہلے میں دشمن پر دھاوا بول دیا اور دشمن کے دس آدمیوں کو وہیں ختم کر دیا اور دو کو جنگی قیدی بنا لیا۔ باقی ماندہ افراد اونچی فصل کی آڑ میں بھاگ کھڑے ہوئے لیفٹیننٹ حلیم کی پارٹی یہ معرکہ سر کرنے کے بعد صحیح و سالم واپس لوٹی۔ دشمن کے فائر کی زد میں اس افسر نے جس طرح اپنی اور پارٹی کی جان جوکھوں میں ڈالتے ہوئے دشمن کو زیر کیا اور جس دلیری، عزم اور سمجھ کا ثبوت دیا، اس سے کمپنی کا حوصلہ بلند ہوا۔ اس نمایاں کارکردگی کی بنا پر ۶ مارچ ۱۹۶۶ء کو امتیازی سند عطا ہوئی۔ کرنل حلیم دسمبر ۱۹۷۱ء کی جنگ میں بھی لاہور سیکٹر پر معرکہ آرا ہوئے جس کے لئے ستارۂ جرأت کی سفارش کی گئی۔

لیفٹیننٹ کرنل فضل حسین بھٹی امتیازی سند

کالج نمبر۲۱۱۴ کرنل فضل حسین کالج میں ۱۹۵۲ء میں آئے تھے۔ ۱۹۵۹ء میں ایف ایس سی کر کے کالج کو خدا حافظ کہا۔ کالج میں اپنے زمانہ میں مسٹر سعید راشد سے اور لیڈر شپ میں کرنل رفیق سے متاثر ہوئے۔ اکتوبر ۱۹۶۳ء میں پی ایم اے سے آرٹلری میں کمیشن لیا۔ کرنل فضل حسین نے آزاد کشمیر میں چکوٹھی کے مقام پر ایک گشت کے معرکہ میں امتیازی سند حاصل کی۔ کرنل فضل حسین دسمبر ۱۹۷۱ء میں مشرقی پاکستان کی جنگ میں معرکہ آرا ہوئے۔ جس کے لئے ان کے لئے ستارۂ جرأت کی سفارش کی گئی۔ (ان کے ۱۹۶۵ء میں کشمیر میں امتیازی سند حاصل کرنے کے معرکہ اور دسمبر ۱۹۷۱ء میں مشرقی پاکستان میں دشمن سے نبرد آزما ہونے کی تفصیلات ''جرأتوں کے نشان'' میں بیان کی گئی ہیں)

بریگیڈیئر امتیاز احمد ستارۂ جرأت

بریگیڈیور امتیاز ۱۹۵۲ء سے ۱۹۶۱ء تک کالج میں زیر تعلیم رہے اور ہاکی میں کالج کلر لیا۔ ۱۹۶۱ء میں ایف ایس سی کیا اور پی ایم اے کے لئے منتخب ہوئے۔ ۱۹۶۵ء کی جنگ میں بحیثیت لیفٹیننٹ اپنی یونٹ ۴ بلوچ کے ساتھ سیالکوٹ سیکٹر میں معرکہ آرا ہوئے اور ستارۂ جرأت کا اعزاز پایا۔

ستارۂ جرأت کا فرمان

''۲۰ ستمبر کو کانپور پوائنٹ ۱۳۱۷۷ پر حملے کے دوران دشمن کے مقابلہ میں لیفٹیننٹ امتیاز نے غیر معمولی جرأت اور قیادت کی صلاحیت کا مظاہرہ کیا۔ ۴ بلوچ کی اے کمپنی کے کمپنی افسر کی حیثیت سے لیفٹیننٹ امتیاز کی ذمہ داری یہ تھی کہ وہ اپنی کمپنی کے حملے کی موجوں کو آگے بڑھاتے رہیں۔ ایف یو پی سے منزل مقصود کی طرف پیش قدمی کرتے ہوئے جب نمبر ۲ پلاٹون دشمن کے زبردست مشین اور توپ خانہ کے فائر کی زد میں آ کر منتشر سی ہونے لگی اور لڑکھڑانے لگی۔ تو اس نازک موقعہ پر لیفٹیننٹ امتیاز نے پلاٹون کی کمان خود سنبھالی اور دشمن کی ایم جی کو بے اثر کر دیا۔ اس ایم جی سے ہماری پیش قدمی رکی ہوئی تھی۔ اس کے بعد لیفٹیننٹ امتیاز نے بذات خود پلاٹون کی قیادت کی اپنے آدمیوں کا حوصلہ بڑھایا اور ان کی رہنمائی کرتے ہوئے دشمن کی دفاعی مورچہ بندی کے فائر کے باوجود اپنے نشانہ پر ہلہ بول دیا۔ اس لڑائی میں لیفٹیننٹ امتیاز نے بلند ترین معیار کی شجاعت کا مظاہرہ کیا اور اپنی ذاتی مثال سے اپنے جوانوں میں جوش و ولولہ پیدا کر دیا۔ نہ صرف یہ بلکہ اس افسر نے دشمن کا پھرتی سے پیچھا کیا اور اسے نشانہ سے مزید چار سو گز تک پیچھے ہٹا دیا اور اس کو میدان چھوڑ کر بھاگنے پر مجبور کر دیا۔ باوجود اس کے کہ اس تمام عرصہ میں دشمن کا توپ خانہ مسلسل گولہ باری کر رہا تھا۔ لیفٹیننٹ امتیاز اپنی جان کی پرواہ کئے بغیر ایک ایک جوان کے پاس گئے تا کہ اپنے دستے کو دوبارہ منظم کر سکیں۔ اسی تگ و دو کے دوران لیفٹیننٹ امتیاز کی ایک ٹانگ سخت زخمی ہوگئی۔ اس شکستہ ٹانگ کے باوجود لیفٹیننٹ امتیاز اپنے جوانوں کو دفاعی مورچہ بندی کرنے میں مدد دیتے رہے اور اس وقت تک اپنے کام میں لگے رہے جب تک بالکل بے ہوش نہیں ہو گئے اور اس کے بعد انہیں ہسپتال پہنچایا گیا اس شجاعت اور حد فرض سے آگے کی جان نثاری کے لئے لیفٹیننٹ امتیاز کے لیے فوری طور پر ستارۂ جرأت کی سفارش کی جاتی ہے''۔

اس سفارش کی بنیاد پر انہیں ۹ مارچ ۱۹۶۶ء کو ستارۂ جرأت دینے کا سرکاری اعلان کیا گیا۔

لیفٹیننٹ کرنل محمد اقبال امتیازی سند

کالج رول نمبر ۲۱۶۱ کرنل اقبال مئی سے ۱۹۶۱ء تک کالج میں زیر تعلیم رہے۔ اسکین ہاؤس ان کا پہلا ہاؤس تھا۔ مسٹر مظہر اور مسٹر سعید راشد کی تربیت سے فیض یاب ہوئے۔

مئی ۱۹۶۳ء میں پی ایم اے گئے۔ اکتوبر ۱۹۶۴ء میں ۱۰ پنجاب میں کمیشن ہوئے۔ جنگ ستمبر میں سلیمانکی سیکٹر میں اپنی یونٹ کی کمانڈو پلاٹون کی کمان کی۔ اس تگ و تاز میں ایک مشن کے لئے امتیازی سند سے سرفراز ہوئے۔

امتیازی سند کا فرمان

پی اے ۷۰۰۸ لیفٹیننٹ محمد اقبال آپریشن کے دوران کمانڈو پلاٹون کمان کر رہے تھے۔ ۸ ستمبر ۱۹۶۵ء کی رات کو دشمن نے جھنگر کے مقام پر ہماری اے کمپنی کی پوزیشن پر بڑی جلدی میں جوابی حملہ کیا۔ جھنگر اس کے دفاعی انتظامات میں بنیادی حیثیت رکھتا تھا۔ اس لئے وہ جھنگر پوزیشن پر دوبارہ قبضہ کرنے کے لئے کوشاں تھا۔ اس

وقت جبکہ ہمارا دفاعی توپ خانہ دشمن کو اپنی فارورڈ ڈیفنس لائن کے سامنے الجھائے ہوئے تھا۔ لیفٹیننٹ محمد اقبال اپنی پلاٹون کو فاضلکا نالے سے پار دشمن کے بازو پر لے گئے تاکہ حملہ آور پر اس طرف سے یکایک فائر کھول دیا جائے اور وہ بدحواس ہو جائے۔ چنانچہ اپنے طور پر اپنی پلاٹون کو دشمن کے بازو پر ایک موزوں جگہ پر لے گئے اور وہاں سے دشمن پر فائر کھولا۔ لیفٹیننٹ اقبال کی اس فراست اور جرأت مندانہ کارروائی کا نتیجہ یہ ہوا کہ نہ صرف دشمن کے حملے کا زور ٹوٹ گیا بلکہ اسے عقب میں کافی دور تک پسپا ہونا پڑا۔ بصورت دیگر وہ اتنے پیچھے ہٹ کر ایف ڈی ایل نہ سنبھالتا۔

۲۲ اور ۲۳ ستمبر کی درمیانی رات کو لیفٹیننٹ اقبال کے سپرد یہ ذمہ داری کی گئی کہ وہ اپنی پلاٹون کو آگے پہنچائیں اور اس سے پہلے کہ فائر بندی کا حکم نافذ العمل ہو وہ دشمن کے زیادہ سے زیادہ علاقہ پر قبضہ کر لیں۔ چونکہ وہ اس علاقے میں گشت کرتے رہے تھے۔ وہ اپنی پلاٹون کو دشمن کے علاقے میں دو میل اندر جھوک تک لے گئے جو دشمن کی مرکزی پوزیشنوں کے قریب ۳۰۰ گز کے فاصلے پر تھا۔ وہاں تک پہنچنے میں ان کی مڈبھیڑ دشمن کے تین پیٹرولوں سے بھی ہوئی۔ جنہیں بڑی ہوشیاری سے آؤٹ فلینک کر کے انہیں فائر بندی کے حتمی وقت سے پہلے پیچھے ہٹنے پر مجبور کر دیا گیا۔ اس کے بعد انہوں نے اس علاقے میں اپنی پلاٹون کو جما دیا۔ اس نوجوان افسر کی قیادت اور جرأت مندانہ کارروائی کی وجہ سے ہی دشمن کے مزید دو سے لے کر چار میل کے علاقے پر ہمارا قبضہ ممکن ہو سکا۔ اس کارکردگی کے صلے میں پی اے ۷۰۰۸ لیفٹیننٹ محمد اقبال کو امتیازی سند عطا کی گئی۔

لیفٹیننٹ افتخار جعفر شہید

"دیکھو! آج فیصلے کا دن ہے، جس کو جانا ہے ابھی چلا جائے۔ پھر نہ کہنا کہ شاہ جی نے مروا دیا ہے۔ آج سودا چکانے کا دن ہے اپنی جانیں بچالو یا داتا کی نگری کی لاکھوں ماؤں اور بہنوں کی آبروئیں بچالو۔ جہاں تک میرا تعلق ہے تو میں فیصلہ کر چکا ہوں کہ میں جیتے جی اپنے پاک وطن کی سرزمین کو دشمن کے قدموں سے ناپاک نہیں ہونے دوں گا۔ عزت سے جان دینے کے موقعے روز روز نہیں آتے"۔

ستمبر ۱۹۶۵ء کی جنگ چھڑتے ہی لاہور کے محاذ پر جوان لیفٹیننٹ اپنے سکواڈرن کے ۳۳ جوانوں سے یوں شیرانہ مخاطب تھا۔ اس کا نام افتخار جعفر تھا۔ افتخار دو ہفتے بعد داتا کی نگری پر قربان ہو گیا۔ لیفٹیننٹ افتخار شہید ملٹری کالج میں یکم جولائی ۱۹۵۳ء سے اکتوبر ۱۹۶۰ء تک زیر تعلیم رہے نومبر ۱۹۶۰ء میں ۲۷ پی ایم اے کورس کے لئے کاکول چلے گئے۔ کالج میں افتخار ہاؤس ہیڈ بوائے، کچھ عرصہ کالج ہیڈ بوائے وائس پریذیڈنٹ کالج یونین، بہترین مقرر بہترین اسپورٹس مین، سب کچھ رہے، افتخار کی اٹھان قابل رشک تھی۔ انجام قابل فخر ہوا۔ اے مادر وطن تو سلامت رہے تجھ پر کیسے کیسے چاند اور سورج قربان ہو گئے!

شہادت کا واقعہ

۱۲ ستمبر ۱۹۶۵ء کو ۲۳ کیولری کے بی اسکواڈرن کو جھگیاں گاؤں پر قبضہ کرنے کا حکم ملا۔ یہ گاؤں ڈوگری سے مشرق کی طرف ایک میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ جھگیاں کے معرکے میں اسکواڈرن کے کمانڈر میجر محمد سرور شہید ہو گئے تو اسکواڈرن کا کوئی کمانڈر نہ رہا اس مرحلے پر افتخار جعفر نے اسکواڈرن کی کمان رضا کارانہ طور پر اپنے ہاتھ میں لے لی اور آئندہ پانچ دنوں تک افتخار جعفر نے غیر معمولی جرأت فرض شناسی سے کام لے کر صرف تین ٹینکوں کی مدد سے سخت مقابلہ کر کے ڈوگری پر دشمن کی یلغار کو روکے رکھا۔ افتخار جعفر کی جنگی مہارت اور دلیری کی ۱۶ پنجاب نے بھی پیروی کی جو اس علاقے میں نبرد آزما تھی۔

۱۶۔۱۷ ستمبر کی درمیانی رات لیفٹیننٹ افتخار اپنی کمانڈ سیٹ سے اپنے گنر کو ہدایات دے رہے تھے کہ حملہ آور دشمن پر فائر کرے کہ ایک گولہ قریب آکے گرا جس سے انفنٹری کے دو سپاہی جاں بحق ہو گئے اور ایک شدید زخمی ہو گیا۔ لیفٹیننٹ افتخار جعفر اپنے ٹینک سے اتر کر نیچے آئے تاکہ زخمی سپاہی کو اٹھا سکیں۔ ٹھیک اس وقت ایک اور گولہ آکے گرا۔ جس سے افتخار جعفر زخمی ہو گئے۔ یہ دیکھ کر لیفٹیننٹ جعفر کے کریو ٹینک سے باہر آ گئے تاکہ کمانڈر کو فرسٹ ایڈ دیں۔ لیکن جب انہوں نے دیکھا کہ زخم بہت گہرے اور خطرناک ہیں انہیں ان کی جیپ کی طرف لے چلے تاکہ پیچھے لے جا سکیں۔ ابھی یہ لوگ جیپ تک پہنچے تھے کہ ایک گولہ سیدھا ان لوگوں کو آکے لگا جس سے یہ سب وہیں شہید ہو گئے۔ یہ جگہ ڈوگری سے مشرق میں ایک میل کے فاصلہ پر ایک چھوٹا سا قطعہ ہے جو مٹی کی کچی دیوار سے گھرا ہوا ہے۔ شہادت کے وقت جعفر کی عمر ۲۳ سال آٹھ مہینے ۲۳ دن تھی۔

لیفٹیننٹ کرنل منیر افضل امتیازی سند

لیفٹیننٹ کرنل منیر افضل کالج میں ۱۹۵۴ء سے ۱۹۶۰ء تک چھ سال زیر تعلیم رہے اس عرصے میں انہوں نے نصابی اور ہم نصابی سرگرمیوں میں بہت سے

امتیازات حاصل کئے۔ ۱۹۵۸ء میں کرکٹ کا کلر لیا۔ کالج کے ہفت روزہ اخبار ''نیوز اینڈ ویوز'' کے اردو سیکشن کی ادارت بھی کی، مقرر بھی تھے۔ ڈراموں میں بھی حصہ لیا۔ اکتوبر ۱۹۶۳ء میں پی ایم اے سے انجینئرز میں کمیشن ہوئے۔ ۱۹۶۵ء کی جنگ میں فرسٹ انجینئرز بٹالین کے ساتھ شریک تگ و تاز رہے اور امتیازی سند سے سرفراز ہوئے۔

امتیازی سند کا فرمان

۱۴ ستمبر ۱۹۶۵ء کی رات کو پی اے ۶۸۱۹ لیفٹیننٹ منیر افضل کے سپرد یہ ذمہ داریاں کی گئیں کہ وہ اے فیلڈ کمپنی کی ایک پلاٹون کی مدد سے ۶ پنجاب کی پوزیشن کے سامنے اور دیوی پور کے مغرب میں بارودی سرنگیں بچھائیں۔ سرنگیں بچھانے کا حکم ۶ بریگیڈ کے کمانڈر نے دیا تھا۔ چونکہ اس علاقے میں دشمن کے حملے کا خطرہ تھا۔ یہ علاقہ دشمن کے چھوٹے ہتھیاروں اور دفاعی توپ خانے کے فائر کی زد میں تھا۔ لیفٹیننٹ منیر کی پلاٹون نے جونہی بارودی سرنگیں بچھانے کا کام شروع کیا پوری پلاٹون پر دشمن نے پوری طاقت سے فائر کھول دیا۔ اس کے باوجود لیفٹیننٹ منیر احمد افضل نے اپنی پلاٹون کو اس طرح پھیلا دیا اور اس ہوشیاری سے منظم کیا کہ بارودی سرنگیں بچھانے کی کارروائی بخوبی مکمل ہوئی۔ اس تمام کارروائی کے دوران لیفٹیننٹ منیر نے غیر معمولی جرأت اور قیادت کی مثالی صفات کا مظاہرہ کیا جس کی وجہ سے ان کی ساری پلاٹون کا حوصلہ بلند رہا۔

۱۵ ستمبر ۱۹۶۵ء کو ڈلیال کے علاقے میں بھی لیفٹیننٹ منیر نے بارودی سرنگیں بچھانے کا فرض سخت مشکلات میں کامیابی سے ادا کیا۔

اس تمام کارروائی میں انہوں نے فرض سے لگن کا بہت اونچا معیار قائم رکھا اور اپنے ذاتی تحفظ کی ذرہ برابر پرواہ نہیں کی۔ جس کی وجہ سے بارودی سرنگیں بچھانے کا اہم کام پورا ہو سکا۔ اس اعلیٰ کارکردگی کے لئے امتیازی سند کی سفارش کی جاتی ہے''۔

امتیازی سند کا اعلان ۹ مارچ ۱۹۶۶ء کو کیا گیا۔

دسمبر ۱۹۷۱ء کی جنگ اور عالمگیریز

دسمبر ۱۹۷۱ء کی جنگ میں مشرقی اور مغربی پاکستان کے دونوں محاذوں میں عالمگیریز نے ہر سطح پر حق وفا ادا کیا۔ دس عالمگیری سپوت شہید ہوئے۔ جن میں میجر اکرم شہید نشان حیدر بھی شامل تھے۔ چودہ ستارۂ جرأت سے سرخ رو ہوئے۔ ۳۰ نے تمغۂ جرأت لیا۔ اس باب میں چونکہ فرداً فرداً ہر ایک کا ذکر کرنا ممکن نہیں ہے۔ اس لئے صرف شہیدوں اور اعزاز یافتگان کا تذکرہ شامل کیا جا رہا ہے اور حسب دستور ترتیب ان کی کالج کی سینیارٹی کے اعتبار سے ہے۔ صرف ایک استثناء میجر اکرم نشان حیدر کے لئے کیا گیا ہے کہ وہ نشان حیدر ہیں۔ ان کا حق ہے کہ ان کی تگ و تاز کے ذکر سے جنگ دسمبر کی داستان شروع ہو۔

میجر محمد اکرم شہید نشان حیدر

اکرم کا آبائی گاؤں نکا کلاں (ضلع جہلم) ہے لیکن وہ پیدا اپنی ننھیال ڈنگہ ضلع گجرات میں ہوئے۔ ان کی تاریخ پیدائش ۴ اپریل ۱۹۳۸ء ہے۔ اکرم نے ابتدائی تعلیم نکا کلاں کے پرائمری سکول میں اور پانچویں چھٹی قریبی گاؤں چکری کے مڈل سکول سے پاس کیں۔ اس عمر میں بھی وہ خدمت گزار اور دیانت دار تھے۔ جس کی مثالیں ان کی سوانح حیات اکرم نشان حیدر میں دی گئی ہیں۔ اکرم ملٹری کالج میں ۱۶ اگست ۱۹۴۸ء کے چھٹے درجے میں داخل ہوئے اور جولائی ۱۹۵۳ء تک یہاں زیر تعلیم رہے ان کا پہلا ہاؤس رابرٹس ہاؤس تھا۔ ۱۹۵۰ء میں وہ آکنلک ہاؤس منتقل ہوئے اور آخری تین سال کچے ہاؤس میں گزارے۔ ملٹری کالج میں اکرم اپنی تعلیم کو مکمل نہ کر سکے لیکن کالج کی تعلیمی فضاؤں میں اکرم نے اپنے آپ کو دریافت ضرور کیا۔ یہیں ان کی امنگیں بیدار ہوئیں۔ یہاں انہوں نے وہ خواب دیکھے جن کو حقیقت کا روپ دینے کے لئے انہوں نے طویل اور صبر آزما جدوجہد کی۔ ملٹری کالج سے اکرم کی محبت اور قلبی تعلق کا ثبوت وہ انگریزی مضمون ہے جو انہوں نے پی ایم اے جانے سے ذرا پہلے جون ۱۹۶۱ء میں لکھا۔ اس میں انہوں نے صاف لکھا کہ ملٹری کالج پاکستان کا بہترین ادارہ ہے اور اعتراف کیا کہ میں نے جو کچھ سیکھا اسی ادارے سے سیکھا (یہ مضمون ''اکرم نشان حیدر'' میں نقل کیا گیا ہے اور اس کی اصل کاپی کالج میوزیم میں محفوظ ہے) کالج میں اکرم نے ہاکی کھیلنے میں امتیاز حاصل کیا تھا اور ان کا پسندیدہ مضمون تاریخ تھا۔ ۱۹۵۶ء میں ۸ رجمنٹ میں بحیثیت سپاہی بھرتی ہوئے۔ یہاں سے انہوں نے اسپیشل پاس کیا اور ۱۹۶۱ء میں ۲۸ پی ایم اے لانگ کورس کے لئے منتخب ہوئے اور اکتوبر ۱۹۶۳ء میں ۴ ایف ایف میں کمیشن لیا۔ اسی یونٹ کے ساتھ انہوں نے ۱۹۶۵ء کی جنگ میں ملٹری کالج کے ہی سی او لیفٹیننٹ کرنل محمد حیات کی قیادت میں ظفروال کے مشہور معرکہ میں حصہ لیا۔ اکرم مشرقی پاکستان میں تیسری بار مارچ ۱۹۷۱ء میں پوسٹ ہوئے۔ یہ وہ زمانہ تھا جب ایک طرح اعلان

جنگ کے بغیر جنگ شروع تھی۔ اکرم ۴ ایف ایف کی سی کمپنی کے کمانڈر کی حیثیت سے سرحد چوکی مغل ہٹ، باندرا گاؤں، کڑی گرام اور چل ماڑی کے علاقوں میں ضروری کارروائیاں کرتے رہے۔ ۱۹ مئی ۱۹۷۱ء کو میجر اکرم نے ۲۶ ایف ایف کی ایک کمپنی سے ہلی پوسٹ کا چارج لیا۔ دفاعی اعتبار سے اس انتہائی اہم چوکی کے تحفظ کے لئے اکرم نے جان کی بازی لگا دی۔ ہلی کے محاذ پر اکرم کی تگ و تاز کا اقتباس تذکرہ شہداء سے پیش کیا جاتا ہے۔

اکرم ہلی کے محاذ پر

۱۹ مئی ۱۹۷۱ء کو میجر اکرم کی سی کمپنی نے ۲۶ ایف ایف کی ایک کمپنی سے ہلی کا چارج لیا۔ ۱۹ مئی ۱۹۷۱ء سے ۲۳ اکتوبر تک اکرم ہلی اسٹیشن اور اس کے آس پاس کے علاقے میں رہے۔

ہلی بالکل سرحد پر واقع ہے۔ ریلوے لائن ہلی کے قصبہ کے بیچ سے گزرتی ہے۔ اس وقت صورت حال یہ تھی کہ ریلوے اسٹیشن پاکستانی علاقے میں تھا۔ لائن کے اس پار ہندو اور مکتی باہنی والے تاک لگائے بیٹھے تھے۔ جوں ہی کوئی گاڑی گزرتی وہ اس پر فائرنگ کرتے۔ ہلی اسٹیشن اور ریلوے کی بڑی جنگی اہمیت تھی۔ یہی ہماری سپلائی لائن بھی تھی اور دشمن اسی کو نشانہ بنائے ہوئے تھا۔

۲۳ اکتوبر ۱۹۷۱ء کو میجر اکرم کی سی کمپنی کی جگہ ۱۴ ایف ایف آر ہی کی ڈی کمپنی تعینات کر دی گئی۔ مقصد یہ تھا کہ سی کمپنی کو سانس لینے کا موقعہ ملے۔ لیکن حالات اتنی تیزی سے بگڑ رہے تھے کہ کسی آرام کی گنجائش نہ تھی۔ حقیقتاً اکتوبر کے شروع دنوں ہی سے بھارت کی باقاعدہ فوج کے حملے شروع ہو گئے تھے اور ان کی پہلی کوشش یہ تھی کہ کسی طرح جلد سے جلد ہلی پر قبضہ کر لیا جائے۔

۲۲ اور ۲۳ نومبر ۱۹۷۱ء کی رات کو ۱۴ ایف ایف آر کی ڈی کمپنی پر جو ہلی اسٹیشن پر متعین تھی۔ دشمن نے زبردست حملہ کیا اور ہلی کے قریب کی ایک پوسٹ پر قبضہ کر لیا۔ جس سے ہماری سپلائی لائن کو زبردست خطرہ پیدا ہو گیا۔ چنانچہ اس پوسٹ کو ہر قیمت پر دشمن کے قبضہ سے چھڑانا ضروری ہو گیا۔ اس پوسٹ پر دشمن کی پوری بٹالین قبضہ جمائے بیٹھی تھی۔

۳ دسمبر ۱۹۷۱ء میجر اکرم کی سی کمپنی کو حکم ملا کہ وہ دشمن پر داہنی طرف سے دباؤ ڈالے تاکہ دشمن مزید پیش قدمی نہ کر سکے۔ اس طرح دباؤ ڈالا گیا تو دشمن نے جس کے پاس نفری اور اسلحہ کی کمی نہیں تھی براہ راست تین چار حملے کئے۔ چار اور پانچ کی رات دشمن نے میجر اکرم کی کمپنی کی اس پلاٹون پر جس کی وہ خود کمان کر رہے تھے، تابڑ توڑ کئی حملے کئے۔ جس سے پلاٹون کو بہت نقصان پہنچا۔ صورت حال یہ تھی کہ ہمارے پاس نہ ٹینک تھے اور نہ توپ خانے کا فائر، دشمن کے ٹینک ناقابل تلافی نقصان پہنچا رہے تھے۔ کچھ وقت میں پوری کمپنی کے مکمل طور پر تباہ ہو جانے کا خطرہ پیدا ہو گیا تھا اور اس کے ساتھ ہی ہلی کی پوری پوزیشن زبردست خطرے سے دوچار تھی۔ ہلی کی دفاعی اہمیت اتنی زیادہ تھی کہ میجر اکرم نے وہ غیر معمولی قدم اٹھانے کا فیصلہ کر لیا۔ جس سے کو بروئے کار لانا عام انسانوں کا کام نہیں ہوتا۔ اور وہ اہم فیصلہ تھا دشمن کے ٹینکوں پر ڈائریکٹ ہٹ کرنا۔

شیر کچھار سے نکلتا ہے

۵ دسمبر ۱۹۷۱ء کی صبح کو نو دس بجے وہ ایک چائنا لانچر لے کر اپنی خندق سے نکلے، ایک سپاہی کو ساتھ لیا اور آہستہ آہستہ دشمن کے ٹینکوں کی طرف بڑھنے لگے۔ آرٹلری کے متواتر فائر سے ہر طرف دھواں تھا۔ بہر حال وہ اسی آگ اور دھوئیں کی آڑ میں ڈیڑھ دو سو گز آگے تک پہنچ گئے اور وہاں سے پوزیشن لے کر دشمن کے ٹینکوں پر ڈائریکٹ ہٹ کیا اور تین ٹینک تباہ کر دیئے۔ دشمن کو گمان بھی نہیں تھا کہ اتنے قریب سے فائر ہوگا۔ بہر حال جب دھواں اٹھا تو دشمن نے وہ ناقابل یقین منظر دیکھا کہ ایک پاکستانی میجران کے سر پر آ کر ان کے ٹینکوں کو نشانہ بنا رہا ہے۔ یکایک دشمن کی گنیں حرکت میں آ گئیں۔، دھڑا دھڑ گولیاں برسنے لگیں۔ میجر اکرم اور وہ سپاہی براہ راست برسٹ سے شہید ہو گئے۔

صلۂ شہید کیا ہے تب و تاب جاودانہ

نشان حیدر کا فرمان

میجر محمد اکرم شہید کو اس عظیم کارنامے کے لئے نشان حیدر کے اعزاز سے سرفراز کیا گیا۔ اس فرمان کے الفاظ یہ ہیں۔

''دسمبر ۱۹۷۱ء میں وہ ۱۴ ایف ایف آر کی اگلی کمپنی کی کمانڈ کر رہے تھے۔ جو ہلی کی پوزیشن کا دفاع کر رہی تھی۔ اس جگہ کو ہندوستان کی جارحانہ منصوبہ بندی

میں ایک کلیدی مقام حاصل تھا۔ اس پر قبضہ کر کے دشمن مشرقی پاکستان میں آگے بڑھنا چاہتا تھا۔ ہلی کے عین سامنے بالرگھاٹ میں متعین دشمن کے بیسویں پہاڑی ڈویژن کا پورا دباؤ اس پوزیشن پر تھا اور روزانہ دباؤ بڑھتا جا رہا تھا۔ دشمن نے بکتر بند دستوں اور توپ خانے کی مدد سے اس پوزیشن پر پے در پے حملے کئے۔ اس کے علاوہ دشمن نے تمام دن اس کو شدید حملوں کا نشانہ بھی بنائے رکھا۔ میجر محمد اکرم کے زیر کمان دستوں نے نہ صرف مثالی قائدانہ صلاحیت کا مظاہرہ کیا بلکہ انتہائی ناسازگار حالات میں دشمن کے شدید حملے کی زد میں ہوتے ہوئے انہوں نے اپنے ہتھیاروں کو بے مثال جرأت سے کام لیتے ہوئے انتہائی مؤثر طریقے سے استعمال کیا۔ آخر کار وہ دشمن کے ایک ٹینک کا رراکٹ لانچر سے مقابلہ کرتے ہوئے ٹینک کی گولی سے شہید ہو گئے۔ ان کی شہادت کے بعد نشان حیدر کا اعزاز عطا کیا گیا''۔

شہید کی تدفین

شہید کے جسد خاکی کو دشمن کے عین سامنے سے اٹھا کے لانا بھی ایک مسئلہ تھا۔ تمام دن فائر کھلا رہا۔ رات کو بمشکل لاش کو بٹالین ہیڈ کوارٹر لایا جا سکا۔ دوسرے دن شہید کو بوگرہ کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔

لیفٹیننٹ کرنل محمد یعقوب ستارۂ جرأت

مشرقی پاکستان میں اشوگنج بہراب بازار کے ہیرو کرنل یعقوب ملک کا کالج رول نمبر ۱۷۹ ہے۔ وہ یہاں ۱۹۴۱ء سے اپریل ۱۹۴۹ء تک زیر تعلیم رہے۔ پہلا ہاؤس برڈووڈ ہاؤس تھا۔ اساتذہ میں خاص طور پر مسٹر کمار، مسٹر نندلال، مسٹر حیدری، مسٹر انصاری، مسٹر لیوس سے اکتساب فیض کیا۔ لیڈرشپ میں کرنل سٹیننگ سے متاثر ہوئے۔ اپریل ۱۹۴۹ء میں کمیشن کے لئے منتخب ہوئے ۱۹۵۱ء میں پی ایم اے سے آرٹلری میں کمیشن ہوئے۔ ۱۹۶۵ء کی جنگ میں سیالکوٹ سیکٹر میں حصہ لیا۔ لیکن کرنل ملک کی عسکری زندگی کا بہترین لمحہ وہ تھا جب وہ دسمبر ۱۹۷۱ء میں مشرقی پاکستان میں وہ اشوگنج بہراب بازار کی ٹینکوں کی لڑائی میں معرکہ آراء ہوئے۔

مارچ ۱۹۷۱ء کی بغاوت میں کومیلا کینٹ گیریژن کمانڈر کی حیثیت سے کرنل ملک نے چھاؤنی کا کامیاب دفاع کیا تھا۔ یہی جرأت اور فراست وہ اشوگنج کے معرکہ میں بروئے کار لائے۔ دشمن نے ایک بٹالین اور ٹینکوں کے دو اسکواڈرنوں سے بھرپور حملہ کیا تھا۔ دشمن کی کوشش تھی کہ کم سے کم وقت میں پاکستانی پوزیشن کو پامال کر دے۔ اس منصوبے کو خاک میں ملانے اور اشوگنج پوسٹ کا کامیاب دفاع کرنے میں کرنل ملک کے توپ خانے نے بنیادی کردار ادا کیا۔ اس معرکہ میں پندرہ انڈین ٹینکوں کے پرخچے اڑ گئے اور دشمن کے سو سے اوپر سپاہی مارے گئے۔ اس پر ذہانت، جرأت مندانہ کارروائیوں کے لئے کرنل ملک کو ستارۂ جرأت کے آپریشنل ایوارڈ سے نوازا گیا۔

رسالدار محمد حنیف شہید تمغۂ جرأت

رسالدار محمد حنیف کا نسلی تعلق مغلوں کی برلاس شاخ سے تھا۔ جو جہلم شہر کے مغرب میں نوگراں کے علاقہ میں صدیوں سے آباد ہیں۔ رسالدار حنیف شہید کالج میں ۱۹۴۲ء سے ۱۹۴۷ء تک زیر تعلیم رہے۔ فرسٹ کلاس ایجوکیشن اور فرسٹ کلاس انگلش کے امتحانات پاس کئے۔ انگریزی کے استاد سارجنٹ ای ایم ہال ورتھ اور چیف انسٹرکٹر میجر ہولڈن سے خصوصیت سے اکتساب فیض کیا اپریل ۱۹۴۷ء میں اپنی آبائی یونٹ ۱۲ کیولری میں بھرتی ہوئے۔ آزادی کے بعد ۲۸ کیولری سے وابستہ ہوئے۔

دسمبر ۱۹۷۱ء کی جنگ میں رسالدار حنیف نے اسی بکتر بند یونٹ کے ساتھ چھمب جوڑیاں کے محاذ پر معرکہ آرائی کی اور بعد از شہادت تمغۂ جرأت سے سرخرو ہوئے۔

شہادت کا معرکہ

۵ ستمبر ۱۹۷۱ء کی صبح رسالدار محمد حنیف ۲۸ کیولری کے بی سکواڈرن کے ٹروپ نمبر تین کی کمان کرتے ہوئے چھمب کے شمال مغرب میں بھاگلہ ٹیکری پر حملہ کرنے کے لئے بیتابانہ آگے بڑھ رہے تھے کہ دشمن کے ٹینک کا گولہ ان کے اپنے ٹینک کے ٹرٹ کو آ کر لگا۔ جس سے ان کا گنر شہید ہو گیا۔ رسالدار حنیف نے گنر کی جگہ خود سنبھال لی اور پیش قدمی جاری رکھی۔ اس اثنا میں دشمن کے دوسرے گولے نے حنیف کے ٹینک کو ہٹ کیا جس سے وہ خود بھی زخمی ہوئے۔ اس کے باوجود انہوں نے ٹینک کی گن سے گولہ باری جاری رکھی اور دشمن کی ایک ٹینک شکن گن اور ایک مشین گن پوسٹ تباہ کر دی۔ اب صورت حال یہ تھی کہ ان کا ٹینک حرکت نہیں کر سکتا تھا اور وہ خود زخمی تھے۔ اس حالت میں موت یقینی تھی۔ پھر بھی انہوں نے فائر کھولے رکھا تا آنکہ دشمن کا تیسرا گولہ آ کر لگا اور ٹینک میں آگ بھڑک اٹھی اور رسالدار حنیف شعلوں کی نذر ہو گئے۔ اس جرأت مندانہ کارروائی کے لئے رسالدار حنیف شہید کے لئے ستارۂ جرأت کی سفارش کی گئی۔ بالآخر تمغۂ جرأت عطا ہوا۔

لیفٹیننٹ کرنل محمد رزاق مرزا ستارۂ جرأت

کرنل رزاق مرزا کا کالج نمبر ۱۴۷۸ ہے۔ کالج میں وہ ۱۹۴۵ء سے ۱۹۵۰ء تک پانچ برس زیر تعلیم رہے۔ ان کا پہلا ہاؤس اسکین ہاؤس تھا۔ اسکین ہاؤس کے ہاؤس ماسٹر مسٹر کمار سے خصوصی متاثر ہوئے۔ ۱۹۵۰ء میں وہ ایف ایس سی کے دوسرے سال میں تھے کہ انہیں تیسرے جے ایس پی سی ٹی ایس کے لئے منتخب کرلیا گیا۔ اگست ۱۹۵۲ء میں پی ایم اے سے ۳/۱۴ پنجاب رجمنٹ میں کمیشن ہوئے فروری ۱۹۶۵ء میں ۷ پنجاب سے منسلک کر دیئے گئے۔ کرنل مرزا نے ۱۹۶۵ء کی جنگ میں دشمن کا خواب پورا نہیں ہونے دیا۔ اس وجہ سے ۷ پنجاب کو محافظ قصور کا لقب ملا۔

۲۴ جون ۱۹۷۱ء کو کرنل مرزا نے مشرقی پاکستان میں ضلع میمن سنگھ میں بلوہ گھاٹ کے مقام پر ۳۳ پنجاب کی کمان سنبھالی۔ ۵ دسمبر ۱۹۷۱ء، بلوہ گھاٹ میمن سنگھ محور پر معرکہ شروع ہوا۔ جس کی کامیاب تکمیل پر کرنل مرزا کو ستارۂ جرأت کے آپریشنل ایوارڈ سے نوازا گیا۔ جس کا سائٹیشن ان کے بریگیڈ کمانڈر بریگیڈیئر عبدالقادر خان نے لکھا تھا۔

میجر کاظم کمال شہید ستارۂ جرأت

''جان کی امان چاہتے ہو تو یہ جھنڈا اپنے ہاتھوں سے اتار کر ہمارے حوالے کردو'' ''میں اور پاکستان کا جھنڈا اتار دوں؟ یہ تو کبھی نہیں ہوگا۔ کسی قیمت پر نہیں۔ بلکہ جیتے جی میں کسی اور کو بھی اس جھنڈے کو ہاتھ نہیں لگانے دوں گا''۔

یہ جھنڈا جس کو اتارنے کا مطالبہ کیا جا رہا تھا، تانگیل ریسٹ ہاؤس مشرقی پاکستان پر لہرا رہا تھا۔ وہ لوگ جو ۲۸ مارچ ۱۹۷۷ء کی اس گرم دوپہر کو انتہائی غیظ و غضب کے عالم میں چیخ چیخ کر یہ مطالبہ کر رہے تھے، ایسٹ بنگال رجمنٹ کے باغی تھے اور وہ شیر دل پاکستانی افسر جو جان پر کھیل کر پاکستانی پرچم کی آن پر حرف نہ آنے دینے کا بڑے عزم سے اعلان کر رہا تھا، وہ اسی باغی کمپنی کا کمانڈر تھا اور اس کا نام میجر کاظم کمال تھا۔

یہ جیالا کاظم کمال ملٹری کالج ہی کے موتیوں کی مالا کا ایک سچا موتی تھا۔ میجر کاظم کا کالج رول نمبر ۱۵۲۳ اور زمانہ تعلیم ۱۹۴۲ء تا ۱۹۵۴ء تھا مزاج میں سجائیت شروع سے تھی، انگریزی ڈراموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ کالج سانگ گانے میں مہارت تھی۔ اردو پر توجہ نہیں دی۔ یوں بھی اپنی مرضی سے پڑھتے تھے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اردو میں رہ گئے (کانونٹ اسکول سے آئے تھے۔ انگریزی ٹھیک ٹھاک تھی) اور بغیر اسپیشل پاس کئے جنوری ۱۹۵۴ء میں کالج کو خیر باد کہا اور (کرنل سر شیر محمد کے بیٹے کاظم کمال نے سارے خاندان کے مشورے کے خلاف) اپنی مرضی سے فرسٹ پنجاب میں سپاہی بھرتی ہونا پسند کیا۔ اب فوج میں جانا اور کمیشن لینا ان کے لئے ایک چیلنج بن گیا تھا۔ چنانچہ جب دل چاہا تو اسپیشل بھی پاس کیا۔ مرضی ہوئی تو کمیشن بھی لیا۔ کمیشن لے کر کاظم کمال نے ایس ایس جی جوائن کی ایس ایس جی کے کمانڈو کی حیثیت سے وہ ۱۹۶۵ء کی جنگوں میں کشمیر میں ایس ایس جی کے مشہور ہیرو ٹی ایم کے ساتھ مصروف تگ و تاز رہے۔ ۱۹۷۰ء میں ان کی پوسٹنگ ایسٹ بنگال رجمنٹ میں ہوگئی۔ مارچ ۱۹۷۱ء میں مشرقی پاکستان اسی یونٹ کی بغاوت فرو کرتے ہوئے وہ شہید ہوئے۔ ان کی شہادت سے پہلے اور بعد کے واقعات تذکرہ شہداء میں بالتفصیل بیان کئے گئے ہیں۔ یہاں ان کے ستارۂ جرأت کا فرمان نقل کیا جاتا ہے۔

ستارۂ جرأت کا فرمان

کاظم کمال کی شہادت اواقعہ ۲۹ مارچ ۱۹۷۱ء کو پیش آیا تھا۔ ۷ ستمبر ۱۹۷۱ء کو ۵۷ بریگیڈ کے کمانڈر بریگیڈیئر (اب لیفٹیننٹ جنرل) جہاں زیب ارباب ایس جے نے کاظم کمال کے لئے ستارۂ جرأت کے اعزاز کی سفارش کی اس سندنامے کا ترجمہ جس پر انہیں تارہ جرأت عطا ہوا تھا درج ذیل ہے۔

''یہ شیر دل افسر کاظم کمال، ایسٹ بنگال رجمنٹ کی ایک کمپنی تانگیل کے علاقے میں مارچ ۱۹۷۱ء کے پرآشوب زمانے میں کمانڈ کر رہا تھا۔ اگرچہ ان دنوں ان کی کمپنی کے جوانوں کی وفاداری حد درجہ مشکوک تھی۔ بظاہر مصلحت اس میں تھی کہ وہ کسی طرح ان سے جان چھڑا لیتے۔ خطرہ سر پر منڈلا رہا تھا۔ اس کے باوجود کاظم نے فوج کے مفاد کو مقدم رکھا اور نہ صرف اپنی جگہ کو نہیں چھوڑا۔ بلکہ اپنی کمپنی کو مختلف پیشہ ورانہ سرگرمیوں میں مصروف رکھنے کی کوشش کی۔ یہ کچھ کم حوصلے اور فراست کا کام نہیں تھا۔ لیکن حالات اس حد تک خراب ہو چکے تھے اور علاقائیت کا زہر اس حد تک ان لوگوں کے دلوں میں سرایت کر چکا تھا۔ کہ بالآخر انہوں نے قانونی اقتدار کے خلاف کھلم کھلا بغاوت کی۔ کاظم کمال اب مسلح باغیوں میں مکمل طور پر گھر چکے تھے۔ اس کے باوجود انہوں نے ذلت انگیز حالت میں ہتھیار ڈالنے سے انکار کر دیا اور

تن تنہا باغیوں کی ایک کثیر تعداد کا ۴۸ گھنٹے تک بڑے حوصلے سے مقابلہ کرتے رہے اور بہتوں کو موت کے گھاٹ اتارا اور خاصی تعداد میں زخمی کیا۔ آخر کار انتہائی نامساعد حالات میں جب اسلحہ بارود ختم ہوگیا تو باغیوں نے انہیں بے دردی سے شہید کر دیا۔

کاظم کمال کے اس طرح بے جگری سے مقابلہ کرنے اور بہت سے باغیوں کو کیفر کردار تک پہنچانے سے باغیوں کے حوصلے پست ہو گئے۔ آخر کار وہ تمام ہتھیار پھینک کر جنگلات میں روپوش ہو گئے۔ کاظم کمال کی غیر معمولی جرأت اور پیشہ ورانہ فراست، ملک و فوج سے وفاداری، عسکری تاریخ میں یاد رہے گی''۔

بریگیڈیئر سلطان احمد ستارۂ جرأت

۱۹۶۵ء کی جنگ میں ۳۸/۱۷ بریگیڈیئر سلطان کی تگ و تاز کا ذکر پہلے آ چکا ہے اور ملٹری کالج سے متعلق ان کے کوائف بھی مذکور ہو چکے ہیں۔ ۱۹۷۱ء کی جنگ میں اگر کسی ایک پاکستانی کمانڈر نے اپنی جرأت اور دلاوری کے لئے بین الاقوامی شہرت حاصل کی وہ بریگیڈیئر سلطان تھے جو ۱۹۷۱ء کی معرکہ آرائی میں ۳۱ بلوچ کی کمان کر رہے تھے۔ وہ خاص معرکہ جس کے لئے انہیں دوسری بار ستارۂ جرأت پیش کیا گیا۔ جنوری ۱۹۷۲ء کے ''ہلال'' اور ''جراتوں کے نشان'' سے اس معرکہ اور مابعد کے واقعات پر تبصرہ نقل کیا جاتا ہے۔

پاکستانی کرنل بمقابلہ بھارتی بریگیڈیئر

''مشرقی پاکستان میں جمال پور کے مقام پر بھارت کی فوج کو ایک ایسے اولوالعزم پاکستانی فوجی افسر سے واسطہ پڑا جس کو نہ دشمن کی تعداد کی برتری کا کوئی خوف تھا نہ ہی اس کی دھمکیوں سے وہ مرعوب ہونے کو تیار تھے۔ بلکہ یقین اور عزم کی بدولت انہوں نے بڑی سے بڑی طاقت کے ساتھ ٹکر لینے سے ذرہ بھر بھی تامل محسوس نہیں کیا۔ یہ پاکستانی کمانڈر لیفٹیننٹ کرنل سلطان احمد تھا۔

اس معرکے کے ابتدائی دنوں نیویارک کے ایک اخبار کے نامہ نگار کا ایک مکتوب چھپا تھا۔ جس سے اس یادگار معرکہ کی کچھ تفصیلات کا پتہ چلتا ہے۔ جمال پور کا معرکہ ۹ اور ۱۰ دسمبر ۱۹۷۱ء کو ہوا۔ جمال پور ڈھاکہ سے تقریباً ۱۲۰ میل شمال مشرق میں ہے۔ مشرقی پاکستان کے تمام محاذوں کے مقابلے میں یہاں سب سے زیادہ گھمسان کی لڑائی ہوئی۔ یہاں کی پاکستانی فوج کی کمان لیفٹیننٹ کرنل سلطان احمد کر رہے تھے۔ مخالف فوج کے کمانڈر بریگیڈیئر ایچ ایس کلیئر تھے اور اتفاق سے یہ دونوں افسر اس سے پہلے ۱۹۶۵ء کی جنگ میں کشمیر میں ایک دوسرے کے مقابلے پر رہ چکے تھے۔ بریگیڈیئر کلیئر انڈین آرمی کے ۹۵ ویں ماؤنٹین بریگیڈ کی کمان کر رہے تھے۔

مشرقی پاکستان میں جب جنگ بند ہوئی اور بھارت کے بڑے بڑے جرنیل ڈھاکہ پہنچے تو انہوں نے یہ خواہش ظاہر کی کہ انہیں جمال پور کی فوج کے پاکستانی کمانڈر سے ملایا جائے۔ دوپہر کے کھانے پر جب یہ افسر ایک دوسرے سے ملے تو ایک بھارتی افسر یہ کہے بغیر نہ رہ سکا کہ ''تمہارے جوانوں نے تو کمال کر دیا''۔

لنچ کے دوران سب سے زیادہ تذکرہ اس خط و کتابت کے متعلق تھا جو کرنل سلطان احمد اور بریگیڈیئر کلیئر کے درمیان ہوئی''۔

بھارتی بریگیڈیئر کا خط جمال پور کے کمانڈر کے نام

''ڈیئر کرنل آپ اس وقت ہمارے گھیرے میں ہیں اور آپ کے بچ جانے کی کوئی صورت نہیں۔ میرے پاس اس وقت جو ٹروپس ہیں وہ آپ کی نفری کے مقابلے میں بہت زیادہ ہیں۔ میرے پاس توپ خانہ بھی ہے اور میں ایئر فورس استعمال کر سکتا ہوں۔ میرا مشورہ آپ کو یہ ہے کہ اپنے دوستوں کو بچانا چاہتے ہیں تو بہتر یہ ہے کہ آپ ہتھیار ڈال دیں۔ ہمارے کمانڈر نے یہ پہلے ہی وعدہ کیا ہوا ہے کہ وہ آپ سے اور آپ کے افسروں اور سپاہیوں سے اچھا سلوک کریں گے۔ میں یہ خط ایک سویلین کے ہاتھ بھیج رہا ہوں۔ مجھے امید ہے کہ آپ اس کو انسان سمجھ کر اس کو کوئی تکلیف نہیں دیں گے میں آپ کو یہ بھی بتا دوں کہ اگر آپ لوگ مکتی باہنی کے ہاتھ آ گئے تو وہ آپ سے بہت برا سلوک کریں گے۔ میں آپ کو اس کا جواب بھیجنے کے لئے آج شام ساڑھے چار بجے تک کا وقت دیتا ہوں۔ بصورت دیگر آپ کو نتیجہ بھگتنے کے لئے تیار رہنا ہوگا۔

بریگیڈیئر کلیئر

کرنل سلطان احمد کا جواب اس شام کو پانچ بجے کے قریب انہیں مل گیا تھا۔

''ڈیئر بریگیڈیئر۔آپ کے خط کا شکریہ۔ مجھے امید ہے کہ آپ کا مزاج اچھا ہوگا۔ہتھیار ڈالنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ہمیں خوشی ہے کہ وہ دن بالآخر آ گیا ہے جس کا ہم سب انتظار کر رہے تھے۔اب ہمیں مزید انتظار کی ضرورت نہیں۔ آیئے پھر دو دو ہاتھ ہو جائیں آپ نے ایئر فورس کی کمک بلانے کا جوذکر کیا ہے۔ میرا خیال ہے کہ شاید یہ بھی کافی نہ ہو۔آپ کو کچھ اور بندوبست بھی کرنا چاہیئے۔ جہاں تک سویلین کے ساتھ سلوک کا تعلق ہے آپ ہمارے جوانوں سے شاید پوری طرح واقف نہیں۔آپ اس شخص سے پوچھ سکتے ہیں اس نے ہمارے ساتھ بیٹھ کر چائے پی ہے یا نہیں۔ میری طرف سے مکتی باہنیوں کو سلام۔تو پھر لڑائی شروع کرنے کا کب ارادہ ہے؟ میں امید کرتا ہوں کہ اب جب آپ سے ملاقات ہوگی تو آپ کے ہاتھوں میں اسٹین گن ہوگی۔بجائے اس قلم کے جس کا آپ نے بڑا باکمال استعمال کیا ہے۔

خدا حافظ۔۔۔

کمانڈر جمال پور

اس کے بعد لڑائی شروع ہوگئی دو دن تک پاکستان کے جوانوں نے اللہ اکبر اور پاکستان زندہ باد کے نعروں کی گونج میں بھارتیوں پر پے در پے وار کیے۔ بریگیڈیئر اور کرنل سلطان بھی برابر خطرات میں گھرے رہے۔ دونوں کے آس پاس گولے پھٹتے رہے بریگیڈیئر کا بیان ہے کہ ان کی جیکٹ میں گولیوں سے کئی سوراخ ہو گئے۔کرنل سلطان کی جیپ ایک دفعہ سرنگ سے ٹکرا گئی جس سے ان کے کئی جوان زخمی ہو گئے۔لیکن کرنل خود بچ گئے۔ بعد میں جب ان کی بٹالین کی نفری دو تہائی رہ گئی تو انہیں ڈھاکہ جانے کا حکم ملا۔ان کی بٹالین کی ڈیوٹی یہ تھی کہ وہ صوبائی دارالحکومت میں بھارتی فوج کے داخلے کا راستہ روکے رکھے۔ان کے جوان لڑنے کو بالکل تیار تھے۔پاکستانی ہائی کمان نے جنگ بند کر دینے کا اعلان کر دیا۔

نامہ نگار نے آخر میں لکھا ہے کہ ۱۴ ڈویژن کے آفیسرز میس میں لنچ کے موقع پر جب بھارتی اور پاکستان کے افسر اکٹھے تھے تو کرنل سلطان بڑے بدمزہ ہوئے کیونکہ وہ جنگ بند کرنے کے فیصلے سے اتفاق نہیں رکھتے تھے۔ان کا خیال تھا کہ جنگ جاری رہنی چاہیے تھی بریگیڈیئر کلیئر کے ہر سوال کا جواب کرنل سلطان نے بڑے وقار اور اعتماد سے دیا۔

ایک دشمن کا تبصرہ

اس معرکہ کے بارے میں ایک ہندو ڈی آر مینکیرا اپنی کتاب ''پاکستان کٹ ٹو سائز'' میں لکھتا ہے۔

At Jamalpur, the Pak 31 Baluch fought like the devils. Early in the battle Brigadier Klair gave the encircled Pakistani forces a chance to save lives and avoid a massacre by surrendering. But the commander of the Pakistani battalion, Lt. Col. Sultan Ahmed sent back a spirited reply.

His proud reply read:

"We here in Jamalpur are waiting for the fight to commence. It has not started yet. So let's not talk but start it. Forty sorties, I may point out, are not adequate. Please ask for many more... Give my love to the Muktis. Hoping to find you with a sten in your hand next time, instead of the pen you seem to have so much mastery over."

And the Pakistani Colonel sent wrapped with his letter 27.6 mm bullet.

Thereupon the Indians resumed the attack.

اس تبصرے پر کسی تبصرے کی ضرورت نہیں۔لیکن افسوس کہ یہ تگ و تاز بھی رائیگاں گئی۔

جمال پور کے المیہ کے بعد کی داستان

بریگیڈیئر سلطان لکھتے ہیں

''۹ دسمبر ۱۹۷۱ء کی شام کو مجھے حکم ملا کہ میں اپنی بٹالین کے ساتھ ڈھاکہ پہنچوں۔ مجھے معلوم تھا کہ حالات نے کیا رخ اختیار کر لیا ہے اور میری بٹالین کو کن حالات میں اور کیوں ڈھاکہ بلایا گیا۔اب سوال شہ رگ کو بچانے کا تھا۔میری بٹالین اور ڈھاکہ کے راستے میں دشمن کی ہر طرح سے لیس ایک بریگیڈ کی چار

پلٹنیں مورچہ بند تھیں۔ایک طرح سے انہوں نے راستے کو مہر بند کر دیا تھا۔

دشمن کے تصور میں بھی نہیں آ سکتا تھا کہ میری خستہ اور درماندہ پلٹن اس حصار کو توڑنے کی کوشش کرے گی۔ بہرحال میرے لئے ایسا کئے بغیر چارہ نہیں تھا۔ بازی ڈھاکہ پر لگی ہوئی تھی۔ چنانچہ میں نے دشمن کے بریگیڈ پر حملہ کرنے کا راستہ نکالنے کا فیصلہ کیا۔اسی رات ہم نے حملہ کیا۔عام طور پر حملہ میں تین اور ایک کی نسبت ہوتی ہے۔ہم نے ایک اور چار کی نسبت کے ساتھ حملہ کرنے کی جرأت کی۔شروع میں ہندوستانی اس حملے کے لئے تیار نہیں تھے۔پھر سنبھل گئے۔مختصر یہ کہ راستے نکالنے کی لڑائی تمام رات ہوتی رہی۔صبح سویرے سورج کی پہلی کرن سے بہت پہلے پو پھٹتے وقت آخرکار ہم بھاری قیمت پر انڈین حصار کو توڑ کر راستہ نکالنے میں کامیاب ہو گئے۔اس تمام لڑائی میں، میں آگے آگے رہا اور خود حملے کی قیادت کی۔لیکن ایک اکیلے سے کیا ہوتا ہے۔

میں یہاں اپنے جوانوں اور افسروں کی بے مثال جرأت کی داد دیتا ہوں۔وہ بہت بے جگری سے لڑے۔

میں مشرقی پاکستان کے رضا کاروں خصوصاً بہاری حزب اللہ کے مجاہدوں کا تذکرہ بھی کرنا چاہتا ہوں۔جو ہمارے شانہ بشانہ لڑے اور ہمارے ساتھ جانیں دیں۔اس معرکے میں شجاعت و دلاوری کے بڑے بڑے عظیم واقعات دیکھنے میں آئے۔جس طرح پاکستان کے فرزندوں نے جمال پور کا دفاع کیا اور جس طرح دشمن کے حصار کو توڑا اس پر پاکستان ہمیشہ فخر کر سکتا ہے۔پاکستانی سپاہی کا میدان جنگ میں جواب نہیں۔بعد کو مجھے معلوم ہوا کہ صبح سویرے ہندوستانیوں نے میرے آدمیوں کی لاشیں گنیں تو وہ تعداد میں ۲۳۴ تھیں''۔

ایک ایک انچ پر مزاحمت

''دشمن کے حصار کو توڑ کر صبح سویرے ہم نے ڈھاکہ کا رخ کیا جواب بھی ۱۲۰ میل دور تھا۔اس فاصلے کے زیادہ حصے کو ہم نے پیدل طے کیا۔اس طرح کہ سڑک کے دونوں طرف سے فائر آ رہا تھا اور اوپر سے ہندوستانی ایئر فورس مصروف تھی۔آرام کرنے کا کوئی وقت نہ تھا۔سر چھپانے کی کوئی جگہ نہیں تھی۔لیکن ہر قدم آگے بڑھنا بھی ضروری تھا کہ وقت ہمارے خلاف تھا۔اور اللہ کا شکر ہے کہ پاکستانی سپاہی کا ہر قدم آگے ہی بڑھتا رہا۔

اس لانگ مارچ کے دوران دو ایک ایسے واقعات بھی پیش آئے جن کا تذکرہ ضروری ہے کہ تاریخ گواہ رہے کہ پاکستانی سپاہی بدترین حالات میں بھی کتنا فراغ دل اور فیاض ہوتا ہے۔دلیری بغیر فیاضی کے' جرأت بغیر ''شولری'' کے مزہ نہیں دیتی۔پاکستانی سپاہی کی خصوصیت کو دنیا زیادہ نہیں جانتی۔اس لئے بطور خاص اس پہلو کا تذکرہ کرنا چاہتا ہوں''۔

''شولری'' کا ایک نادر واقعہ

''ہم ڈھاکہ کی طرف لانگ مارچ کر رہے تھے کہ ایک گاؤں سے گزرتے ہوئے ہم پر فائرنگ شروع ہو گئی۔فائرنگ گاؤں کے بعض شر پسند کر رہے تھے' جو رائفلیں سرحد پار سے لائے تھے۔ان میں سے تین کو میرے آدمیوں نے مع ہتھیاروں کے پکڑ لیا۔جونہی ان کے بیوی بچوں کو ان کے پکڑے جانے کی خبر ہوئی وہ دوڑے دوڑے میرے پاس آئے اور رحم کی بھیک مانگنے لگے۔ان کا خیال تھا کہ ہم انہیں کھڑے کھڑے گولی مار دیں گے۔جو کچھ انہوں نے ہمارے ساتھ کیا تھا۔اس کا جواب بھی یہی تھا اور یوں بھی ایسے موقعوں پر دشمن کے ساتھ زیادہ تکلف نہیں کیا جاتا۔ہم انہیں مار دینے میں قطعاً حق بجانب ہوتے۔ان کی بیویاں کہنے لگیں۔ ''ہمارے بچوں پر رحم کرو''۔ہمارا کوئی نہیں' ہمیں ٹھاکرنے بندوقیں لا کر دی تھیں۔اسی نے چلانا سکھایا تھا''۔

میرے پاس زیادہ وقت نہیں تھا۔میں نے کہا'' چلو آگے بڑھو'' تو ان میں سے کسی نے پوچھا'' آپ ان کو گولی مار دیں گے''۔میں نے کہا ''نہیں جاؤ اپنے آدمیوں کو اپنے ساتھ لے جاؤ''۔یہ سن کر جو لوگ وہاں جمع تھے' حیران رہ گئے۔انہیں یقین نہیں آ رہا تھا کہ انہیں یوں معاف کر دیں گے۔میرے صوبیدار میجر نے ان کی رائفلیں رکھوا کر انہیں ان کے بیوی بچوں کے ساتھ جانے دیا۔

ہم نے لڑتے لڑتے دو دن میں تقریباً سو میل کا فاصلہ طے کیا۔ڈھاکہ تقریباً بیس تیس میل رہ گیا تھا کہ ٹرکوں کا ایک قافلہ ہمیں لینے آ پہنچا۔یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ اس وقت پلٹن کا ہر فرد تھک کر چور ہو چکا تھا۔کچھ زخمی بھی تھے۔ایسے میں ٹرکوں کی آمد ہمارے لئے ایک نعمت سے کم نہیں تھی۔میرے جوان ٹرکوں پر بیٹھنے کے لئے تیار ہو رہے تھے کہ لٹے پٹے بہاریوں کا ایک ہجوم آن پہنچا۔ان میں عورتیں' بوڑھے اور بچے شامل بھی تھے۔وہ پناہ کی تلاش میں تھے اور ڈھاکہ جانا چاہتے تھے۔ان میں سے چند میرے پاس آئے' ان لوگوں کی حالت دیکھی نہیں جاتی تھی۔ادھر میرے جوانوں کا جو حال تھا وہ میرے سامنے تھا۔جنگ کی اپنی نفسیات ہوتی

ہیں۔ ایسے موقعوں پر لوگ بہت کم بات کرتے ہیں۔ سپاہیوں کے چہرے، ان کی آنکھیں ان کی زبان بن جاتے ہیں۔ میں نے اپنے جوانوں کی طرف دیکھا۔ وہ سمجھ گئے کہ میں کیا کہنا چاہتا ہوں۔ جواباً وہ اٹھ کھڑے ہوئے اور قطاریں باندھنے لگے۔ یہ اشارہ تھا کہ ابھی ان کی ہمت جوان ہے اور ٹرکوں کی انہیں پرواہ نہیں، جنگ میں ایسی خاموش گفتگو کے لمحے بہت عجیب ہوتے ہیں۔ چنانچہ میں نے ٹرکوں میں سویلینز بٹھانے کی اجازت دے دی اور خود بٹالین لے کر پھر مارچ شروع کر دیا۔

میں ڈھاکہ کی طرف اس آخری مارچ کی ہیجانی کیفیت کبھی نہیں بھول سکتا۔ ہم سب کو پتہ تھا کہ ڈھاکہ نے ہمیں ان لمحات میں پکارا ہے تو کیوں پکارا ہے اور ہمارا مشن ہے تو کیا ہے ہم سب خاموش تھے لیکن ہمارے اندر ایک حشر برپا تھا۔ آس پاس سے گولیاں بھی آتی تھیں۔ کبھی کبھار کوئی تھک کر یا زخمی ہو کر گرتا بھی تھا۔ ساتھی اس کو سہارا دیتے اس کا بوجھ سنبھالتے۔ لیکن ہر قدم آگے کی طرف بڑھ رہا تھا۔ چونکہ ڈھاکہ ہمیں پکار رہا تھا''۔

ڈھاکہ کے دروازہ پر

''ڈھاکہ میں ہمارا ہیروز کی طرح استقبال ہوا۔ ہم نے کمال پور، بخشی پور، شیر پور اور جمال پور میں جو معرکے مارے تھے۔ ان کی خبریں ڈھاکہ تک بہت پہلے پہنچ چکی تھیں۔ بی بی سی نے ان کا تذکرہ کیا تھا۔ پاکستان، یو ایس اے، عرب ممالک کے اخبارات، ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر کمال پور اور جمال پور کے تذکرے بار بار آتے تھے۔ جن میں مجھے اور میری بٹالین کو دل کھول کر خراج تحسین ادا کیا گیا تھا۔

جنگ کے بعد ہندوستانیوں نے بھی تقریباً نصف درجن کتابوں میں اعتراف کیا کہ ۳۱ بلوچ، اس کا کمانڈنگ آفیسر اور جوان ماضی کے روایتی مسلم مجاہدوں کی طرح لڑے، میرے دوسرے ستارۂ جرأت کا اعلان جنگ کے آغاز میں ہوا۔ نومبر ۱۹۷۱ء اور دسمبر ۱۹۷۱ء کے شروع کے چند دنوں کی کارکردگی کے لئے جس کا حال میں پہلے بیان کر چکا ہوں۔

ڈھاکہ پہنچنے پر جنرل نیازی نے مجھے کہا کہ میں اعزازات کے لئے نام دوں۔ میری سفارش پر میری بٹالین کے پانچ افسروں کو ستارۂ جرأت دیئے گئے اور چند تمغۂ جرأت بھی۔ وہ موقع اور وقت اعزازات لینے دینے کا نہیں تھا۔ میں نے جنرل نیازی سے اصرار سے کہا کہ اعزازات کی فہرست میں میرا نام شامل نہ کیا جائے۔ چونکہ جس علامتی اعزاز کی ضرورت ہوسکتی تھی وہ مجھے مل چکا تھا اور اللہ کا شکر ہے کہ میں اس مقام سے بہت آگے آ گیا تھا۔ جہاں اعزازات کچھ کشش رکھتے ہیں۔ میرے لئے یہ احساس ہی بہت تھا کہ میں کچھ کر سکا ہوں۔ ڈھاکہ پہنچنے پر میں نے جنرل آفیسر کمانڈنگ ایسٹرن کمانڈ سے پوچھا۔

''میری بٹالین تو ۱۲۰ میل کے فاصلے پر اور اتنے سخت محاصرہ میں تھی آپ نے مجھے یہاں کیوں بلایا؟'' انہوں نے میرے صاف صاف سوال کا صاف صاف جواب دیا۔

''محاصرہ میں کون سی بٹالین نہیں تھی۔ ساری بٹالین دشمن کے گھیرے میں تھیں۔ مجھے فوری طور پر چند بٹالینوں کی ضرورت تھی اور مجھے یقین تھا کہ خواہ کچھ ہو جائے ۳۱ بلوچ ضرور جلد سے جلد آ سکے گی''۔

ان کا یہ اعتماد بے جا نہ تھا۔ اسی اعتماد نے ۳۱ بلوچ بٹالین کو آگ کے دریا عبور کرنے کا حوصلہ دیا''۔

ڈھاکہ کی کمان

''ڈھاکہ میں مجھے ایک نو ساختہ ایڈہاک بریگیڈ کی کمان دی گئی اور حکم دیا گیا کہ میں ڈھاکہ کے شمالی سیکٹر کا دفاع کروں۔ میں نے فوراً پوزیشن سنبھال لی اور تین دن اور تین راتیں مورچہ بندی کرنے کے بعد میں نے بالا ہیڈ کوارٹر کو اطلاع دی کہ پوزیشن تیار ہے اور میں ۳۱ بلوچ کے ساتھ ذاتی طور پر ننگی دریا پر صف آرا ہوں۔ ان شاء اللہ، دشمن ادھر سے دریا عبور نہ کر سکے گا۔ ہر گز نہیں۔

لیکن اس یقین دہانی کے باوجود ۱۶ دسمبر ۱۹۷۱ء کو صدر وقت کی طرف سے ہتھیار رکھ دینے کا حکم مل گیا۔ اس کے بعد کی کہانی مختصر ہے ہندوستان میں اسیری دسمبر ۱۹۷۱ء میں ہوئی، رہائی ۱۹۷۲ء میں ہوئی۔ میں بریگیڈیئر ہوا۔ پھر بلوچستان میں دو سال خدمات انجام دیں اور ۱۹۷۸ء میں تلوار کے پیشے کو خیر باد کہا۔ لیکن خالد بن ولیدؓ کی طرح حسرت رہی کہ کارزار میں شہادت کا اعزاز کیوں نہ ملا''۔

لیفٹیننٹ جنرل پیر داد خان ستارۂ جرأت

جنرل پیر داد خان ستارۂ جرأت کالج کے مایہ ناز فرزندوں میں سے ہیں۔ جنوری ۱۹۴۸ء میں کے جی آرملٹری کالج بنگلور سے جہلم پہنچے۔ ۱۷۳۹ کالج نمبر

تھا۔۱۹۵۴ءتک یہاں زیرِتعلیم رہے۔ہاکی میں نام پیدا کیا۔کالج میں اپنے زمانہ تعلیم کے بارے میں جنرل ''جرأتوں کے نشاں'' میں لکھتے ہیں:

''ملٹری کالج جہلم میں، میں نے تقریباً ۶ سال گزارے ہیں اور بہت کچھ سیکھا۔ یہ سچ ہے کہ بچے کا پہلا سکول اس کا گھر ہوتا ہے۔لیکن رسمی تعلیم کی بھی کم اہمیت نہیں۔ملٹری کالج جہلم میں داخلہ سے پہلے میں ڈلوال اور بنگلور کے اداروں میں پڑھ چکا تھا۔لیکن میری شخصیت کونشوونما پانے نکھرنے اور چمکنے کا موقعہ ملٹری کالج جہلم ہی میں ملا۔یہی وہ ادارہ ہے جہاں صحیح معنوں میں میرے کیریئر کی بنیادیں رکھی گئیں۔خدا ملٹری کالج جہلم کو مزید پروان چڑھائے۔اس کے طلبا نے جنگ کے زمانے ء میں جو معرکے سر کئے ہیں اور امن کے زمانے میں ملک وقوم کی جو خدمات انجام دی ہیں وہ قابل تعریف ہیں اور قابل فخر بھی۔نومبر ۱۹۵۴ء میں، میں نے کالج کو خیر باد کہا''۔

پیرداد مارچ ۱۹۵۷ء میں ۱۴بلوچ میں کمیشن ہوئے۔۶۶۔۱۹۶۲ء کے عرصے میں ایس ایس جی میں سروکیا۔جولائی ۱۹۷۱ء میں پھر ایک کمانڈو بٹالین میں سیکنڈان کمانڈ پوسٹ ہوئے،اسی یونٹ کے ساتھ وہ مشرقی پاکستان میں معرکہ آرا ہوئے اور ستارۂ جرأت سے سرخرو ہوئے۔دسمبر ۱۹۷۱ء کے معرکے کے بارے میں جنرل پیرداد ''جرأتوں کے نشاں'' میں لکھتے ہیں۔

دسمبر ۱۹۷۱ءکا معرکہ

''یہ ۱۴نومبر ۱۹۷۱ء کا واقعہ ہے کہ ہندوستانیوں نے مکتی باہنی کے غول کے ساتھ چٹا گانگ علاقے پر تین طرف سے حملہ کیا۔اس علاقے کے شمالی اور مشرقی حصے کے دفاع کی ذمہ داری میرے سپرد کی گئی۔اس سلسلے میں مجھے کالج ہی کے ایک نامور اور تجربہ کار مجاہد ۶۸۸ بریگیڈیئر عطا محمد خان ستارۂ امتیاز کی رہنمائی حاصل تھی۔میرے جوانوں اور افسروں نے اپنی دفاعی ذمہ داریوں کو کمال حوصلے اور جرأت سے پورا کیا،مشرق اور جنوب میں میرے معاون میجر بلال شہید تھے۔فرنٹیئر فورس رجمنٹ کے میجر بلال کے غیر معمولی عزم اور جرأت کو اور فرض کو میں کبھی نہیں بھول سکتا۔وہ اسی تگ ودو میں شہید ہوئے اور شہادت کے بعد انہیں ان کی غیر معمولی کارکردگی کے اعتراف کے طور پر ستارۂ جرأت کا اعزاز پیش کیا گیا۔

میجر بلال شہید ستارۂ جرأت کے بعد ایک اور افسر کی کارکردگی کا تذکرہ کرنا بھی ضروری ہے۔یہ تھے کیپٹن (اب کرنل) یعسوب علی ڈوگر فرنٹیئر فورس رجمنٹ جو دریائے کرنافلی کے قریب ڈیما گری کے مقابل ایک پوسٹ چھوٹا ہریانہ پر متعین تھے۔اس پوسٹ پر دشمن نے بار بار حملے کئے۔لیکن کیپٹن ڈوگر نے ہر حملہ ناکام بنایا اور جب تک پوری دفاعی حکمت عملی کو نئے سرے سے منظم کیا گیا۔کیپٹن ڈوگر نے اس پوسٹ کا کامیاب دفاع کیا۔اس معرکے میں کیپٹن ڈوگر کی کارکردگی کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے۔

اس علاقے کے شمال میں مجھے میجر (اب بریگیڈیئر) محمد اقبال کا تعاون حاصل تھا۔اقبال بھی اپنی ذمہ داری کے علاقے میں ڈٹے رہے اور جب تک جنگ کی صورت بالکل بدل نہ گئی انہوں نے دشمن کو اپنے زیرِ دفاع علاقے میں قدم جمانے کا موقع نہیں دیا۔میں دو اور افسروں کا ذکر بھی کرنا چاہتا ہوں۔یہ تھے ریٹائرڈ کیپٹن ارجمند ستارۂ جرأت آرٹلری اور کیپٹن ریٹائرڈ اختر قادر ستارۂ جرأت دوبار۔

آمرڈ کور جو چٹاگانگ کے شمالی علاقے میں دفاع کر رہی تھی جس احسن طریقے سے انہوں نے اپنی ذمہ داریوں کو نبھایا وہ واقعی قابل تحسین کارنامہ تھا۔میں خود ابتداء میں اس آپریشن کو رنگامتی سے کنٹرول کر رہا تھا۔کچھ دنوں کے بعد وہاں بٹالین کمانڈر لیفٹننٹ کرنل محمد حنیف کے ساتھ کام کرنا اس وقت بھی میرے لئے باعثِ عزت تھا اور آئندہ بھی جنگ یا امن میں ان کی رفاقت میرے لئے ایک غیر معمولی اعزاز ہوگی۔کرنل حنیف کے ہوتے ہوئے رنگامتی میں میرے لئے ٹھہرنا غیر ضروری تھا۔اس لئے میں نے شمال میں جانے کا فیصلہ کیا اور گھاگھراچری کو اپنا مستقر بنایا۔ہمارے پاس اس وقت افرادی قوت کی بے حد کمی تھی اس کے باوجود ہم نے دشمن کے ہر حملے کو پسپا کیا۔ابھی یہ لڑائی جاری تھی کہ مجھے دسمبر ۱۹۷۱ء کے پہلے ہفتہ میں اپنی کمان میجر (اب کرنل) ۲۰۲۷ سعید ستارۂ جرأت کو سونپ دینے کے بعد ڈھاکہ پہنچنے کا حکم ملا۔وہاں ایک اور خدمت میرا انتظار کر رہی تھی۔میں ڈھاکہ سے ایک ٹیم لے کر نوکنڈی جارہا تھا کہ راستے میں ہوائی حملہ ہوا اور میں اس میں زخمی ہوا بعد میں مجھے سی ایم ایچ پہنچا دیا گیا۔مذکورہ بالا آپریشن میں مجھے ستارۂ جرأت عطا کیا گیا تھا۔''

لڑائی کے بعد کا دور

''دسمبر ۱۹۷۱ء کے بعد ۱۹۷۲ء میں مجھے لیفٹیننٹ کرنل کے عہدے پر ترقی ملی اور سٹاف کالج میں انسٹرکٹر کے طور پر پوسٹ ہوا۔اس کے بعد ۷۶۔۱۹۷۵ء میں

میں نے ۱۴ بلوچ کو کمان کیا۔ جس بٹالین میں کمیشن لیا تھا، اس کو کمان کرنا بہت بڑا اعزاز تھا۔ مجھے فخر محسوس ہوا۔ اس بٹالین کا جنگی ریکارڈ بہت شاندار ہے جیسا کہ میں نے پہلے بتایا تھا۔ یہ بٹالین ۱۹۶۵ء میں چونڈہ محاذ پر کارہائے نمایاں سرانجام دینے پر چونڈہ بٹالین کے نام سے مشہور ہے۔

۱۹۷۶ء میں مجھے دوبارہ سٹاف کالج کوئٹہ میں سینیئر انسٹرکٹر کے طور پر پوسٹ کیا گیا۔ فروری ۱۹۷۷ء میں مجھے بریگیڈیئر کے عہدے پر ترقی ملی اور پشاور میں میں نے ایک بریگیڈ کی کمان سنبھالی۔ وہاں سے مجھے نیشنل ڈیفنس کالج راولپنڈی میں وار کورس کے لئے نامزد کیا گیا۔ اپریل ۱۹۷۹ء میں مجھے اس کالج سے وار اسٹڈیز کی ایم ایس سی کی ڈگری عطا ہوئی۔

جون ۱۹۷۹ء میں ۲۰ بریگیڈ کی کمان سنبھالی۔ ۱۹۸۲ء میں میجر جنرل کے عہدے پر ترقی ملی اور ایف سی این کی کمان سنبھالی۔ دو سال کے بعد مئی ۱۹۸۴ء میں جی ایچ کیو میں بطور ملٹری سیکرٹری پوسٹ ہوا۔ ۱۹۸۸ء میں لیفٹیننٹ جنرل ہو کر کور کمانڈر مقرر ہوا۔

میجر محمد حنیف شہید ستارۂ جرأت

۳ دسمبر ۱۹۷۱ء کی شب کو مغربی محاذ پر جنگ چھڑنے پر جن جانبازوں نے دین حنیف پر سب سے پہلے جان نچھاور کی ان میں میجر محمد حنیف شہید ستارۂ جرأت بھی تھے۔ حنیف شہید اگست ۱۹۴۸ء میں اکرم شہید نشان حیدر کے بیچ میں کالج میں داخل ہوئے۔ ۱۸۲۰ کالج رول نمبر تھا۔ آرمی اسپیشل کر کے اگست ۱۹۵۶ء میں کالج کو خیر باد کہا۔ کالج میں بحیثیت ہاکی کے کھلاڑی اور باکسر کے شہرت پائی۔ عقاب کی نگاہ اور چیتے کا جگر رکھتے تھے۔ اپریل ۱۹۶۱ء میں پی ایم اے سے ۱۷ بلوچ رجمنٹ میں کمیشن ہوئے۔ جب ۴۱ بلوچ کھڑی ہوئی تو اس سے وابستہ ہوئے اور ۳ دسمبر ۱۹۷۱ء کی شب وہ دیپال پور نہر کے معرکہ میں اسی رجمنٹ کی ایک کمپنی کمان کرتے ہوئے شہید ہوئے اور ستارۂ جرأت سے سرفراز ہوئے۔

ستارۂ جرأت کا فرمان

میجر حنیف شہید کی شہادت کے بعد ان کو ستارۂ جرأت کا فرمان جاری ہوا۔ اس کا ترجمہ یہ ہے۔

''میجر محمد حنیف کا تعلق ۴۱ بلوچ سے تھا اور وہ الفا کمپنی کے کمانڈر تھے۔ ۳ دسمبر ۱۹۶۵ء کی رات تقریباً ساڑھے چھ بجے انہیں حکم ملا کہ دشمن پر حملہ کر کے خشک دیپال پور نہر کے مغربی کنارے پر قبضہ کریں۔ ۴۱ بلوچ رجمنٹ کا یہ حملہ بریگیڈ حملے کا پہلا مرحلہ تھا۔ تا کہ فیروز پور سیکٹر میں دشمن کی حسینی والہ چوکی پر قبضہ کیا جا سکے۔ میجر حنیف کی کمپنی کی ذمہ داری یہ تھی کہ قصور فیروز پور شاہراہ پر واقع بیکار دیپال پور نہر کے پل تک پہنچیں۔ یہ جگہ حسینی والا ہیڈ ورکس سے تقریباً ۵۰۰ گز کے فاصلے پر تھی۔ دشمن کے جس ٹکڑے پر قبضہ کرنا تھا یعنی بیکار دیپال پور نہر کا مغربی کنارہ اور پل، اس کی کل لمبائی ۸۰۰ گز بنتی تھی۔ اس علاقے کی زمینی ساخت کچھ ایسی ہے کہ فارمنگ کے لئے جس جگہ کا انتخاب کرنا پڑا تھا۔ وہ دشمن کی چوکی سے صرف پندرہ، بیس گز کے فاصلے پر تھی۔

یہ نہایت پر خطر اقدام تھا۔ لیکن محمد حنیف اپنی کمپنی کے ساتھ جرأت سے آگے بڑھ رہے تھے، جوں ہی فارمنگ اپ کی جگہ پر پہنچے تو دشمن کی سخت گولہ باری کی زد میں آ گئے۔ بم کا ٹکڑا میجر محمد حنیف کی گردن میں آ کے لگا۔ خون تیزی سے بہنے لگا لیکن میجر حنیف رکے نہیں وہ برابر کمپنی کے ساتھ آگے بڑھتے رہے اور اپنے مقصد کے حصول کے لئے اپنی کمپنی کی رہنمائی کرتے رہے، اسی اثناء میں ایک اور گولہ ان کو لگا۔ لیکن بے مثال جرأت دلیری بے نظیر فرض شناسی اور قیادت کی صلاحیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس حالت میں بھی اپنی کمپنی کو پکار پکار کے یہ کہتے رہے، ''بہادرو آگے بڑھو، آگے بڑھو، منزل قریب ہے، فتح قریب ہے۔''

یہ کہتے ہوئے وہ چند منٹ میں شہید ہو گئے، آخر وقت تک وہ پورے طور پر ہوش میں تھے۔ شہادت سے ذرا پہلے انہوں نے اپنے سیکنڈ ان کمانڈ صوبیدار محمد اقبال سے پر جوش انداز میں کہا:

''صوبیدار صاحب! پل تک ضرور پہنچنا، اس پر قبضہ کر کے چھوڑنا ہے۔''

خدا حافظ کہا اور جان، جان آفریں کے سپرد کر دی۔ اس مجاہدانہ، بے نظیر جذبہ، سرفروشی، احساس فرض اور بے مثال قیادت کے لئے میجر محمد حنیف کو ستارۂ جرأت دیا گیا۔

لیفٹیننٹ کرنل محمد یوسف ستارۂ جرأت

کرنل یوسف بھی جرأت کا ایک نشان ہیں۔ اگست ۱۹۵۱ء میں کالج میں داخل ہوئے برڈوڈ ہاؤس ان کا پہلا ہاؤس تھا۔ اس کے ہاؤس ماسٹر مسٹر اقبال سے

بہت اکتساب کیا۔ کمانڈانٹ کرنل رفیق کی شخصیت اور قیادت سے بہت متاثر ہوئے۔ ۱۹۵۵ء میں پی ایم اے اسپیشل پاس کر کے کالج کو خدا حافظ کہا۔ اپریل ۱۹۶۲ء میں پی ایم اے سے ۱۲ ایف ایف آر میں کمیشن ہوئے، اپریل ۱۹۷۱ء میں مشرقی پاکستان میں ایک دفاعی معرکہ میں اسی یونٹ کی ایک کمپنی کی کمان کرتے ہوئے ستارۂ جرأت حاصل کیا۔

ستارۂ جرأت کا فرمان

''۲ ایف ایف اے کمپنی کے آفیسر کمانڈنگ پی اے ۶۵۱۶ میجر محمد یوسف کے سپرد قصبہ لکشم کو باغیوں اور اندر گھس آنے والے شر پسندوں سے صاف کرنے کی ذمہ داری کی گئی تھی۔ اطلاع یہ تھی کہ یہ قصبہ دشمنوں سے بھرا ہوا ہے۔ ۱۴ اپریل ۱۹۷۱ء کو صبح ۸ بجے کے قریب اس کمپنی نے (جس میں ایک پلاٹون کم تھی) کومیلا لکشم روڈ پر لکشم کی طرف آگے بڑھنا شروع کیا۔ سوا نو بجے کے قریب جب کمپنی کے ہراول دستے علی سوار بازار گردونواح میں پہنچے تو اگلی پلاٹون کے پٹرول سیکشن پر باغیوں نے بہت ہی قریب سے فائر کھولا کمپنی کمانڈر میجر محمد یوسف تیزی سے آگے بڑھے اور پلاٹون کے کمانڈر کے ساتھ پٹرول کمانڈر کے پاس صورت حال کا جائزہ لینے پہنچے اس وقت تک دشمن عناصر نے تقریباً ۲۰ خودکار ہتھیاروں سے ۱۳ انچ کے مارٹروں سے ساری کمپنی پر حملہ کر دیا تھا۔ دشمن نے اپنے دفاع کو گھوڑے کی نعل کی شکل میں منظم کیا تھا۔ جو ۵۰۰ گز علاقے میں پھیلا ہوا تھا۔ چونکہ بائیں بازو سے بہت گھن گرج کے ساتھ بہت صحیح فائر آ رہا تھا۔ کمپنی کمانڈر نے فوراً اس سے نپٹنے کا فیصلہ کیا۔ میجر محمد یوسف، پٹرول سیکشنز کو منظم کرنے کے بعد فوراً واپس آئے اور لیڈنگ پلاٹون ویپن سیکشن اور اندرونی سیکشن کو ساتھ لے کر دشمن عناصر کے دوسو گز کے قریب تک جا پہنچے اور وہاں ان کے دائیں بازو کے خلاف فائر کھولا۔ اس کے ساتھ کمپنی کمانڈر نے نمبر ۳ پلاٹون کو دشمن عناصر پر دائیں بازو سے حملہ کرنے کا حکم دیا اور خود ویپن سیکشن اور نمبر دو پلاٹون سے دشمن پر حملہ کیا اور دشمن کے دفاع کو صحیح صحیح نشانہ بنایا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ نمبر تین پلاٹون آگے بڑھ سکی اور دائیں طرف سے حملہ کرنے کی پوزیشن میں ہوگئی۔ اس پلاٹون کی پیش رفت سیکشن اور لیڈنگ پلاٹون کے فائر کے ساتھ اتنی اچھی طرح مربوط تھی کہ دائیں بازو کے دشمن عناصر حیرت زدہ ہو گئے اور ان کی توجہ اور ان کے فائر کا رخ دائیں طرف ہو گیا۔ تاکہ وہ نمبر تین پلاٹون کو آگے بڑھنے سے روک سکیں۔ اب میجر محمد یوسف نے دشمن کو توڑنے کا ایک اور موقع پایا اور انہوں نے نمبر دو پلاٹون کی خود قیادت کرتے ہوئے دشمن کے بائیں طرف حملہ کیا۔ اس تیز و تند کارروائی سے دشمن کے چھکے چھوٹ گئے اور وہ میدان چھوڑ کے بھاگ گیا اور پیچھے سات لاشیں چھوڑ گیا۔

اس تمام عرصے میں میجر یوسف نے اپنے ذاتی تحفظ کی قطعاً پرواہ نہیں کی اور بہت اطمینان سے بہت سوچ سمجھ کر خطرے مول لئے جس کی وجہ سے کامیابی حاصل ہو سکی۔ اس تمام کارروائی کے دوران وہ اپنی کمان پر چھائے رہے اور اپنے جارحانہ عزم اور ولولے سے ہر درجہ کے رینکس کے حوصلے کو بلند رکھا۔ میجر یوسف کی منصوبہ بندی اور تکمیل دونوں اعلیٰ درجہ کی تھیں۔ ان کی خود اعتمادی اور قوت سے ان کے جوانوں کو حوصلہ ہوا اور ان کے دل بڑھے۔

میجر محمد یوسف کی غیر معمولی جرأت اور ولولہ انگیز قیادت کی بنا پر ان کے لئے ستارۂ جرأت کے اعزاز کی سفارش کی جاتی ہے''۔

لیفٹیننٹ کرنل محمد فہیم خان درانی ستارۂ جرأت

دسمبر ۱۹۷۱ء کی جنگ میں جو جیالے قومی ہیرو بن کر ابھرے ان میں سے ایک کرنل محمد فہیم درانی بھی ہیں۔ کرنل درانی نے ۱۹۵۳ء سے ۱۹۶۱ء تک کالج میں پڑھا۔ کالج رول نمبر ۲۱۸۱ تھا۔ ایف ایس سی کر کے کالج کو خدا حافظ لیا۔ درانی محمود غزنوی ہاؤس کے ہاؤس پریفیکٹ' کرکٹ کے کلر ہولڈر' بیسٹ یوتھ باکسر اور اتھلیٹ رہے۔ ۱۹۶۴ء میں پی ایم اے سے آرٹلری میں کمیشن لیا۔ ۲۱ فیلڈ رجمنٹ ان کی پہلی یونٹ تھی۔ اسی کے ساتھ انہوں نے ستمبر ۱۹۶۵ء کی جنگ میں چونڈہ کے محاذ کی قیامت خیز معرکہ آرائی میں شریک ہوئے۔ اس تجربے کے بارے میں کرنل درانی لکھتے ہیں۔

''اس طوفان بلاخیز میں یہ عجیب تماشا دیکھا کہ جنہیں جانا چاہئے تھا وہ معجزانہ طور پر بچ جاتے اور جو بظاہر محفوظ ہوتے اور اپنے آپ کو محفوظ سمجھتے تھے وہ یکا یک موت کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ایسے بہت سے مناظر دیکھ کر موت کا جو خوف تھا وہ میرے دل سے نکل گیا''

۱۹۶۷ء میں درانی کا تبادلہ اے اے آرٹلری میں ہو گیا۔ ۱۵ نومبر ۱۹۷۱ء کو درانی لائٹ اینٹی ائر کرافٹ، رجمنٹ آرٹلری کے ساتھ ڈھاکہ پہنچے اور ڈھاکہ ائیر پورٹ کے تحفظ کی ذمہ داری درانی کے سپرد ہوئی۔ اس فرض کو انہوں نے حیرت انگیز جرأت اور ذہانت اور مہارت سے ادا کیا اور ستارۂ جرأت کے اعزاز سے سرفراز ہوئے۔

ستارۂ جرأت کا فرمان

''۱۹۷۱ء کی جنگ کے دوران میجر فہیم خان ۲۱ اپریل اے اے بیٹری کمان کر رہے تھے۔ ڈھاکہ کو ہوائی اڈے کے متعلق دفاعی ذمہ داریاں ان کے سپرد کی گئی تھیں۔ اس لئے ان کی بیٹری ایر ٹریفک کنٹرول بلڈنگ ہوائی جہازوں کے ہینگر ایندھن کے ذخیرے، ہیلی پیڈ، ریڈار اور پی اے ایف آپریشن روم جیسے اہم اور کلیدی مقامات کے آس پاس متعین تھی اور یہی وہ چنے ہوئے مقامات تھے جو دشمن کے ہوائی حملے کا خاص نشانہ بنے ہوئے تھے اور دشمن مسلسل اور متواتر بمباری کر رہا تھا۔

جنگ کے پہلے دو دنوں میں دشمن نے ان مقامات پر ۳۵۰ ہوائی حملے کئے اور ان کا ۲۱ لائٹ اینٹی ایئر کرافٹ بیٹری نے بڑی جرأت اور حوصلے سے مقابلہ کیا دشمن نے ایس یوسیون ہنٹر، ناٹ وغیرہ کئی قسم کے ہوائی جہاز ان میں استعمال کئے۔ اور بڑی دیدہ دلیری سے بہت نیچے آ کر گولیاں چلائیں۔ راکٹ پھینکے اور بم باری کی۔ میجر فہیم کی بیٹری کی توپوں پر بھی دشمن نے نیپام بم گرائے۔ گویا ہر وقت آسمان سے آگ برستی رہتی تھی۔ لیکن گولے بارود کا یہ طوفان میجر درانی کے حوصلے پست نہ کر سکا۔ دشمن کے شدید اور مسلسل ہوائی حملوں کے دوران میجر فہیم کمال بے خوفی اور بے جگری سے اپنی ایک گن سے دوسری تک آتے جاتے رہے اور اپنے جوانوں کا حوصلہ بڑھاتے رہے اور ان کی رہنمائی کرتے رہے۔ ان کے اس جرأت مندانہ رویے سے ان کی پوری بیٹری کا حوصلہ بہت بلند رہا ان کے دل بھی جوش و جذبے سے بھر گئے اور بیٹری کے ہر فرد نے جو یہاں تھا اپنی جان لڑا دی۔

ہر اعتبار سے فہیم درانی کی بیٹری کی کارکردگی کا معیار بلند تر رہا جس پر پاکستان آرمی کی کوئی یونٹ بھی فخر کر سکتی ہے۔ اتنے مختصر عرصے میں دشمن کے ۱۸ ہوائی جہاز گرا کر اس بیٹری نے فائر ڈسپلن اور صحیح نشانہ اندازی کی ایک ایسی روایت قائم کی جس کی تاریخ میں مثال نہیں۔

دشمن سے مقابلہ میں بہترین ذاتی کارکردگی، ولولہ انگیز قیادت، غیر معمولی جرأت، فرض سے مثالی لگن ایسی صفات کا مظاہرہ کرنے کے لئے میجر فہیم درانی کے لئے ستارۂ جرأت کی سفارش کی جاتی ہے جسکے وہ ہر طرح سے مستحق ہیں۔ ۲۴ دسمبر ۱۹۷۱ء کو ستارۂ جرأت عطا ہوا۔

کیپٹن (نیوی) گل زمان ملک ستارۂ جرأت

کالج کے جن سپوتوں نے پاکستان نیوی میں جا کر نام پیدا کیا ان میں سے ایک گل زمان بھی ہیں۔ گل زمان کالج میں اپریل ۱۹۵۰ء سے اپریل ۱۹۵۴ء تک زیر تعلیم رہے اور اس دور کے کمانڈانٹ کرنل رفیق 'پاکستانیات' کردار سازی اور تعلیمی افق کو وسیع کرنے کی کوششوں سے خصوصیت سے متاثر ہوئے۔ نومبر ۱۹۵۶ء میں پاکستان نیوی کے لئے منتخب ہوئے۔ جون ۱۹۷۱ء میں جب وہ نیوی میں لیفٹیننٹ تھے انہیں چٹاگانگ کی بندرگاہ کے تحفظ کی ذمہ داری سونپی گئی۔ دسمبر جنگ میں جس طرح انہوں نے اس ذمہ داری کا حق ادا کیا اس کے اعتراف کے طور پر انہیں ستارۂ جرأت دیا گیا۔

ستارۂ جرأت کا فرمان

''جنگ دسمبر کے دوران' پی این نمبر ۱۰۵۶ لیفٹیننٹ گل زمان ملک پی۔ این کے سپرد یہ ذمہ داری کی گئی کہ وہ چٹاگانگ کی بندرگاہ تک پہنچنے والے راستوں پر آبی سرنگیں بچھائیں' اس کام کو سرانجام دینے کے لئے صرف ایک چھوٹا جہاز (کوسٹر) موجود تھا۔ اسی میں سرنگیں بھرنا تھیں اور رات کے وقت اس بندرگاہ کی راہوں پر بچھانا تھیں چونکہ اس کام کے لئے اس جہاز پر ضروری ساز و سامان موجود نہیں تھا۔ اس لئے یہ کام خطرات سے پر تھا۔ چنانچہ پہلے ہی دن ایک بارودی سرنگ بچھائے جانے کے تھوڑی دیر بعد یہی یکایک پھٹ گئی خوش قسمتی سے کوسٹر کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ بہر حال سرنگیں بچھانے کا کام مسلسل تین راتیں جاری رہا۔

اس افسر نے ایک پر خطر مہم کو بڑی جرأت' لیاقت' لگن اور شوق و ولولے کے ساتھ نہایت کامیابی سے سرانجام دیا اور اپنی ذاتی مثال سے اپنے ساتھیوں کا حوصلہ بڑھایا۔ اس پر عزم اور جرأت مندانہ کارروائی کے لئے لیفٹیننٹ ملک کے لئے ستارۂ جرأت کی سفارش کی جاتی ہے۔ پی این ایس بختیار چٹاگانگ کے کمانڈنگ آفیسر کمانڈر ایس ایم حامد صاحب نے یہ سفارش نامہ نیول ہیڈ کوارٹر کراچی کو بھیجا تھا۔ اسی کی بنیاد پر ۱۹۷۶ء میں انہیں ستارۂ جرأت عطا ہوا''۔

کیپٹن (نیوی) سکندر حیات ستارۂ جرأت

دسمبر ۱۹۷۱ء کی جنگ میں (چٹاگانگ کی بندرگاہ پر) دشمن کے نرغے سے پاکستانی گن بوٹ' راج شاہی کا فرار جرأت اور فراست کا حیران کن واقعہ تھا۔ جس کی داد اپنوں ہی نے نہیں' غیروں نے بھی دی۔ اس پر خطر مہم کے ہیرو کالج کے سپوت' نیوی کے لیفٹیننٹ سکندر حیات خان تھے۔

کالج میں سکندر حیات کا زمانہ طالب علمی ۱۹۵۶ء سے ۱۹۶۲ء کے عرصے پر محیط ہے۔ سکین ہاؤس سے کالج میں اپنا تعلیمی سفر شروع کیا۔ جب کالج کے بام و

در کمانڈانٹ کرنل رفیق کے دم قدم سے علم و عمل سے جگمگا رہے تھے۔ اور پبلک سکول کی سرگرمیوں کا سیلاب آیا ہوا تھا۔ سکندر حیات نے ان سب سرگرمیوں سے استفادہ کیا۔ استادوں میں خاص طور پر مسٹر راشد' مسٹر حیدری اور مسٹر ایلین مور سے متاثر ہوئے۔ ۱۹۶۲ء میں ٹیپو ہاؤس کی ہاؤس کی پریفکٹی سے کالج کو خدا حافظ کہا۔ ۱۹۶۴ء میں پاکستان نیوی کے لئے منتخب ہوئے۔

۴ دسمبر ۱۹۷۱ء کو لیفٹیننٹ سکندر حیات نے چٹا کانگ کے ساحلوں پر گن بوٹ راجشاہی کی کمان سنبھالی۔ ۱۶ اور ۱۷ دسمبر کی درمیانی شب انہوں نے راجشاہی کو آزاد کرنے کا حیرت انگیز قابل فخر کارنامہ انجام دیا جس کے لئے انہیں ستارۂ جرأت پیش کیا گیا۔ اس مہم میں ملٹری کالج ہی کے ایک اور فرزند لیفٹیننٹ نقیہ حسین شاہ بھی ان کے معاون و مددگار تھے۔

ستارۂ جرأت کا فرمان

''اگرچہ دشمن کے متواتر ہوائی حملوں سے پاکستان نیوی کے جہاز پی این ایس راجشاہی کو خاصا نقصان پہنچ چکا تھا اور دشمن نے چٹا کانگ کی بندرگاہ کا بحری محاصرہ کر رکھا تھا۔ ان حوصلہ فرسا حالات کے باوجود راجشاہی کے کمانڈر پی این نمبر ۱۰۶۱ لیفٹیننٹ سکندر حیات خان نے غیر معمولی جرأت اور فراست کا ثبوت دیتے ہوئے اپنے جہاز کو دشمن کے حوالے کرنے کی بجائے دشمن کا محاصرہ توڑ کر جہاز کو بچالے جانے کا فیصلہ کیا۔ ۱۶ دسمبر کی رات کو تیسرے پہر ۱۷ دسمبر کی صبح طلوع ہونے سے بہت پہلے لیفٹیننٹ سکندر حیات خان نے اپنے جرأت مندانہ اقدام کا آغاز کیا۔ بارودی سرنگوں اور دشمن کے ہوائی اور بحری جہازوں سے بچتے بچاتے لیفٹیننٹ سکندر حیات ''راجشاہی'' کو دشمن کے نرغے سے نکال لائے۔ اور نہ صرف نکال لائے بلکہ بغیر کسی راہنما چارٹ کے ایک ہزار میل کا سفر طے کر کے پینگ کی بندرگاہ تک باحفاظت پہنچایا۔ جہاز میں جہاز کی مقررہ تعداد سے دگنے افراد تھے۔ جن میں ۴۳ بحری فوج کے جوانوں کے علاوہ ۲ افسر پی اے ایف کے ایک افسر پی آئی اے کے' شامل تھے۔

اس جرأت مندانہ مثالی اقدام سے لیفٹیننٹ سکندر حیات نے پاکستان بحریہ کی تاریخ میں ایک بے مثال باب کا اضافہ کیا''۔

میجر سعید اللہ جنگ ستارۂ جرأت

سرسید کے پڑپوتے میجر سعید اللہ جنگ کا کالج رول نمبر ۲۳۱۸ ہے۔ ۱۹۵۶ء میں کالج میں داخلہ لیا۔ یہاں رہتے ہوئے فائن آرٹس اینڈ کلچرل سینٹر کے ڈراموں میں خصوصی دلچسپی لی۔ کرکٹ ٹیم میں تھے۔ مئی ۱۹۶۹ء میں پی ایم اے سے ۱۷ بلوچ رجمنٹ میں کمیشن لیا۔ پھر نوازائیدہ ۳۹ بلوچ سے منسلک ہوئے۔ مارچ ۱۹۷۱ء اسی یونٹ کے ساتھ مشرقی پاکستان میں تگ و تاز شروع کی۔

ستارۂ جرأت کا معرکہ

مارچ ۱۹۷۱ء میں سعید اللہ جنگ نے ۳۹ بلوچ کی اے کمپنی آفیسر کی حیثیت سے کومیلا کے قریب لکشم پور ریلوے اسٹیشن کے معرکہ کو کمان کیا اور ستارۂ جرأت سے سرخرو ہوئے۔ ۱۰ دسمبر ۱۹۷۱ء کو اے کمپنی کے کمانڈر میجر تیمور کی شہادت کے بعد سعید اللہ جنگ نے کمپنی کی کمان سنبھال لی۔ اس کمپنی نے ۱۹۷۱ء کی جنگ میں چار ستارۂ جرأت، دو تمغۂ جرأت لے کر جنگی اعزازات کا ایک ریکارڈ قائم کیا۔

کیپٹن احمد ضیاء خان شہید

''احمد ضیاء جو لہلہاتے سبزہ زاروں اور سرد کہساروں میں پلا بڑھا اور جوان ہوا۔ اس نے اپنی ابدی آسودگی کے لئے راجستھان کے ریگ زاروں کی گرم ریت چنی۔ پاکستان کے لئے''۔

یہ جملہ احمد ضیاء کے کلاس فیلو بریگیڈیئر یعسوب علی ڈوگر نے احمد ضیاء شہید کے بارے میں ''تذکرہ شہداء'' میں لکھا ہے اور یہ اشارہ ہے دسمبر ۱۹۷۱ء کی جنگ میں احمد ضیاء کے راجستھان کے محاذ پر شہید ہونے کی طرف' اس طرح کہ شہید کا جسد خاکی بھی واگذار نہ ہو سکا۔ احمد ضیاء کی حیثیت اس نادر سیاہ گلاب کی سی تھی۔ جس کے پوری طرح کھلنے کا سارے چمن کو انتظار تھا۔ لیکن خود اس نے بہار پر قربان ہو جانا پسند کیا۔ اللہ اکبر! اے سرزمین وطن! تو تا ابد شاد رہے' آباد رہے تیرے اوپر کیسے کیسے چاند اور سورج قربان ہو گئے۔

احمد ضیاء شہید کا کالج رول نمبر ۲۳۴۸ تھا۔ جولائی ۱۹۵۶ء میں کالج میں ساتویں درجہ میں داخل ہوئے۔ اسکین ہاؤس ان کا پہلا ہاؤس تھا۔ دسمبر ۱۹۵۸ء میں

ٹیپو ہاؤس میں گئے ۔۱۹۶۲ء میں میٹرک کیا۔لیکن ان کا اصل میدان کھیل کا میدان تھا۔باکسنگ' سوئمنگ' کرکٹ میں چمکے اور خوب چمکے۔مئی ۱۹۶۴ء میں کالج کو خیر آباد کہا۔مارچ ۱۹۶۶ء میں ۷ بلوچ میں کمیشن ہوئے ۔بہت جلد طبیعت کی جولانی رنگ لائی اور ۱۹۶۹ء میں ایس ایس جی میں شامل ہوئے ۔

شہادت

دسمبر ۱۹۷۱ء کی جنگ میں احمد ضیاء کی کمپنی چھور کے علاقے میں مصروف کار تھی۔ان کی پلاٹون کو کمپنی سے علیحدہ کر کے ایک آزادانہ مشن یہ دیا گیا کہ دشمن ہماری سرحدی چوکیوں پر قبضہ کرنے کی جو کوشش کر رہا ہے اس کا توڑ کیا جائے ۔۵ دسمبر ۱۹۷۱ء کو دشمن نے ایک سرحدی چوکی پر انڈس رینجرز کی دو کمپنیوں کو گھیرے میں لے لیا۔رینجرز کی کمپنیوں کو گھیرے سے نکالنا جان جوکھوں کا کام تھا۔کمانڈنگ آفیسر کی درخواست پر احمد ضیاء نے کمانڈو ایکشن کا بیڑہ اٹھالیا بدقسمتی سے اس عرصے میں دشمن چوکی پر قبضہ کر چکا تھا۔احمد ضیاء نے جوں ہی چوکی کے قریب اپنی کارروائی شروع کی وہ دشمن کی مشین گن کے فائر کی زد میں آ کر شہید ہو گئے۔

اس طرح احمد ضیاء جو لہلہاتے سبزہ زاروں اور سرد کوہستانوں میں پلا بڑھا اور جوان ہوا تھا۔اس نے اپنی ابدی آسودگی کے لئے راجستھان کی گرم ریت چنی۔پاکستان کے ناموس و وقار کے لئے۔۔۔۔

صلۂ شہید کیا ہے تب و تاب جاودانہ

مدفن

حالات کچھ ایسے ہوئے کہ شہادت گاہ سے شہید کا جسد خاکی بھی واگزار نہیں کیا جا سکا۔چنانچہ راجستھان کا ریگ زار ہی اس جیالے اور جوان شہید کا مدفن بنا۔

میجر جنرل نعیم اکبر خان امتیازی سند

جنرل نعیم نے کالج میں ۱۹۵۸ء سے ۱۹۶۴ء تک پڑھا۔پہلا ہاؤس اسکین تھا۔نعیم نے کالج کرکٹ کی کیولر اور کورکری کیولر دونوں طرح کی سرگرمیوں میں امتیاز حاصل کیا۔ٹیپو ہاؤس پریفیکٹ بھی رہے۔نعیم اکبر ۱۹۶۵ء میں آبائی رجمنٹ فرسٹ پنجاب میں کمیشن ہوئے اور اس یونٹ کے ساتھ دسمبر کی جنگ میں راجستھان کے محاذ پر معرکہ آرا ہوئے اور امتیازی سند سے سرفراز ہوئے۔

امتیازی سند کا فرمان

''۷ دسمبر ۱۹۷۱ء کی صبح کو بی کمپنی کے کمانڈر پی اے ۱۰۳۰۷ میجر جنرل محمد نعیم اکبر خان کو حکم دیا گیا تھا کہ وہ بٹالین کے بائیں بازو پر واقع ایک اونچی پہاڑی پر ایک پلاٹون سے قبضہ کرلیں۔وہاں سے دشمن کو یہ پہاڑی صاف نظر آتی تھی اور وہ اس پر صبح سے تھوڑے تھوڑے وقفے سے بمباری بھی کر رہا تھا۔اس پہاڑی کی اہمیت اور اس پر حملہ کرنے میں جو خطرات مضمر تھے ان کے پیش نظر نعیم اکبر نے اس پر حملے کی قیادت خود کرنا ضروری سمجھا۔دشمن کی مسلسل اور شدید گولہ باری کے دوران میجر نعیم نے نہایت جانفشانی سے خندق تک جا کے دفاع کو منظم کیا۔دشمن کی میڈیم آرٹلری کے حرکت میں آ جانے سے اس پلاٹون کا کمانڈر شہید ہو گیا اور چار اوآرز زخمی ہوئے۔واقعہ یہ ہے کہ دشمن کی مسلسل گولہ باری اور دو روز تک غذا اور پانی نہ ملنے سے تھکن کی وجہ سے جوانوں کا حوصلہ پست ہو رہا تھا۔ان حالات میں دشمن نے رات کو اس پوزیشن پر حملہ کیا۔میجر نعیم نے پلاٹون کے گن فائر کو کنٹرول کیا اور جب ایک گن کچھ خراب ہو گئی تو میجر نعیم نے خود اسے چلایا۔اس موقعہ پر میجر نعیم کی پرسکون جرأت اور اعلی قیادت کے مظاہرے سے ان کی پلاٹون کو بڑا حوصلہ ہوا اور اس اہم حملے کو پسپا کر سکے''۔

میجر نعیم کی دلیری اور دلاوری ایک بار پھر ۹ دسمبر ۱۹۷۱ء کو میسیت داری پر ظاہر ہوئی۔کھارو تار کے مقام سے ان کی کمپنی کو رات کے وقت پیچھے ہٹنا پڑا تھا۔جب ان کی کمپنی نے اپنی نئی پوزیشن سنبھالی تو رات آدھی سے زیادہ گزر چکی تھی۔جس منظم طریقے سے ان کی کمپنی کے بہت ہی زیادہ تھکے ہوئے جوان آئے یہ بڑی حد تک میجر نعیم کی اعلی قائدانہ اور ذاتی مثال پیش کرنے کی وجہ سے ممکن ہو سکا۔

دوسرے روز ۹ دسمبر ۱۹۷۱ء کو ساڑھے آٹھ بجے دشمن نے ان کی کمپنی پر ٹینکوں کے ایک اسکواڈرن سے توپ خانے اور ہوائی جہازوں کے تعاون کے ساتھ حملہ کیا اور میجر نعیم نے تقریباً ایک گھنٹے تک دشمن کے سخت دباؤ کے باوجود اس کا جم کر مقابلہ کیا اور آخر کار اس کو پسپا ہونا پڑا۔اس معرکے میں دشمن کا ایک ٹینک تو بالکل تباہ ہو گیا اور کئی اور ٹینکوں کو نقصان پہنچا۔اس روز سہ پہر کو دشمن نے تازہ دم دستوں اور ٹینکوں کی خاصی تعداد سے ایک بار پھر حملہ کیا۔میجر نعیم کی کمپنی کا گولہ بارود تقریباً ختم ہو چکا تھا اور کھانے اور پانی کے بغیر یہ لڑائی ایک طرح سے قوت ارادی اور لڑنے کے عزم کا مقابلہ بن گئی تھی۔ان تمام مشکلات کے باوجود نعیم کے لڑنے کے عزم

اور حوصلے میں ذرا فرق نہیں آیا اور نہایت پرسکون انداز میں انہوں نے مقابلہ جاری رکھا۔ وہ اپنی پوزیشن پر جمے رہے اور دشمن کے حملے کو پسپا کر دیا۔ دھواں دھار لڑائی کے دوران دشمن کی چالوں کا شکار ہونے سے بچنے کے لئے میجر نعیم کو اپنے دستوں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچانا پڑا دشمن کے توپ خانہ اور ٹینکوں کے مسلسل فائر کے دوران کمپنی کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچانا سخت کٹھن کام تھا۔ لیکن میجر نعیم نے ہر بار اپنے دستوں کی رہنمائی خود کی اور انہیں ان کی جگہوں پر لے گئے۔ نہایت پرخطر حالات میں جس طرح میجر نعیم نے بار بار خوشی سے اپنی جان جوکھوں میں ڈالی۔ اس کی وجہ سے ان کی کمپنی اور بٹالین کامیابی سے ہم کنار ہوئی اور سرخرو ہوئی۔ جس جگہ پر خطرہ ہوتا یا دشمن کا دباؤ ہوتا میجر نعیم وہاں ضرور موجود ہوتے۔ اس دلیری' بے خوف جرأت اور فرض کی حدوں سے بہت آگے جا کر اپنے فرائض انجام دینے کی بناء پر میجر نعیم کے لئے ستارۂ جرأت کی پرزور سفارش کی جاتی ہے''۔

۲۵ مارچ ۱۹۷۲ء کو امتیازی سند عطا ہوئی۔

میجر عظمت حیات خان شہید

میجر عظمت حیات خان شہید ان لوگوں میں سے تھے جو پیدا ہی طوفانوں سے ٹکرانے کے لئے ہوتے ہیں۔ جو راہ کو پر خار دیکھ کر خوش ہوتے ہیں۔ جو کبھی دھرتی کا بوجھ نہیں بنتے بلکہ دھرتی کے بوجھ کو (اپنے اسٹائل میں) کم کرنے کی کوشش میں دن رات لگے رہتے ہیں۔ لوگ ان انتہا پسندوں اور غیر روایتی حرکتوں پر ہنستے ہیں۔ تنقید بھی کرتے ہیں۔ لیکن آخر میں ان ہی کی جرأت رندانہ ملک وقوم کے کام آتی ہے۔ میجر عظمت حیات خان کالج میں اپریل ۱۹۵۸ء سے ۱۹۶۴ء تک رہے۔ ساتویں میں آئے تھے ایف ایس سی کر کے رخصت ہوئے۔ ۲۴۸۰ کالج رول نمبر تھا۔ عظمت نے بہت سرد و گرم چکھنے کے بعد مئی ۱۹۶۶ء میں ۳۶ پی ایم اے لانگ کورس سے آرٹلری میں کمیشن لیا۔ جولائی ۱۹۷۱ء میں وہ میجر جنرل شوکت رضا کے ساتھ ان کے اے ڈی سی کے طور پر مشرقی پاکستان گئے۔ وہ چاہتے تو ۱۹۷۱ء کے اواخر میں اپنے جی او سی کے ساتھ مغربی پاکستان آ جاتے۔ لیکن عظمت نے وہاں حق وفا ادا کرنے کو ترجیح دی اور ان کی درخواست پر انہیں ۵۵ فیلڈ آرٹلری کی ایک بیٹری کی کمان دی گئی۔ عظمت کی معرکہ آرائیوں اور دلیریوں کی داستان بہت طویل ہے۔ لیکن ان کی آخری معرکہ آرائی کے بارے میں جس میں وہ شہید ہوئے' ان کے بریگیڈ کمانڈر' بریگیڈیئر محمد حیات ستارۂ جرأت لکھتے ہیں:۔

''میجر عظمت حیات جیسور ایسٹ پاکستان میں ۹ ڈویژن کے جی او سی کے اے ڈی سی تھے۔ جب جنرل موصوف کا تبادلہ مغربی پاکستان ہوا تو وہ عظمت کو اپنے ساتھ لے جانے کے لئے تیار تھے۔ لیکن عظمت نے وہیں مشرقی پاکستان ہی میں کسی فیلڈ یونٹ میں پوسٹ ہونے کی خواہش ظاہر کی۔ چنانچہ انہیں جیسور میں ۵۵ فیلڈ رجمنٹ میں پوسٹ کر دیا گیا۔ میں جیسور میں بریگیڈ کمانڈر تھا اور ۵۵ فیلڈ رجمنٹ میرے بریگیڈ کی ڈائریکٹ سپورٹ رجمنٹ تھی۔ اس طرح مجھے میجر عظمت کی کارکردگی کو براہ راست دیکھنے کا موقعہ ملا۔ میدان جنگ میں اور وہ بھی اس طرح کے میدان جنگ میں' جب حالات کے رخ اپنے خلاف ہوں' بڑوں بڑوں کے پتے پانی ہو جاتے ہیں اور وہ جائے پناہ ڈھونڈنے لگتے ہیں۔ لیکن عظمت ان افسروں میں سے تھا جو تندہی باد مخالف سے قطعاً ہراساں نہیں ہوتے تھا۔ نہ صرف اس کا حوصلہ بلند تھا بلکہ اس کی طبعی خوش مزاجی میں بھی فرق نہیں آیا تھا۔ میرا خود یہ وطیرہ رہا ہے کہ مشکل حالات میں طبیعت کو شگفتہ رکھا جائے۔ چنانچہ جب بھی موقعہ ہوتا میں نوجوان افسروں سے ایک آدھ بات چھیڑ چھاڑ کی ضرور کیا کرتا۔ ایک دن اگلی صفوں میں عظمت کی بیٹری کا معائنہ کرنے گیا تو ضروری باتوں کے بعد میں نے پوچھا' نوجوان تمہارا کوئی بیٹا بھی ہے؟

عظمت نے فوراً جواب دیا' ابھی نہیں سر' لیکن بہت جلد ہو جائے گا۔ تو یہ سن کر میں کہا۔

تو پھر جلدی کرو۔ اگر ہم اس جنگ سے نہ بچ سکے تو ہمارے بیٹے ہی فوج میں ہماری جگہ لیں گے۔

میں اس طرح کی باتیں اس لئے کیا کرتا تھا کہ دیکھیں آفیسرز کے عزم و حوصلہ کی کیفیت کیا ہے۔

عظمت نے جس لب ولہجہ سے میرے مذاق کا جواب دیا تھا' اس سے مجھے اندازہ ہو گیا تھا یہ شیر نر ہے۔ عظمت نے جون ۱۹۷۱ء سے ۸ دسمبر ۱۹۷۱ء تک ۵۵ فیلڈ رجمنٹ کی ایک بیٹری کمان کی۔ اس عرصے میں دشمن کی برتر قوت کے سامنے عظمت نے مختلف معرکوں میں جس طرح بیٹری کی جرأت مندانہ قیادت کی اس کی علیحدہ ایک ولولہ انگیز داستان ہے۔ اس وقت میں اس کے آخری معرکوں کی کچھ تفصیل پیش کرتا ہوں۔

یکم دسمبر سے دشمن کی انتہائی کوشش تھی کہ وہ جیسور میں ہمارے دفاعی حصار کو توڑتا ہوا آگے بڑھے۔ اس مقصد کے حاصل کرنے کے لئے اس نے اپنے نمبر ۹ ڈویژن کور اور ڈیو آرٹلری، ڈیڑھ ٹینک رجمنٹ، دو انجینئر بٹالین اور مارٹر بٹالین سے ہمارے ہی دفاعی لائن پر تقریباً ایک ہفتہ تک بھرپور حملے کئے اور آخر کار وہ جیسور سے

تقریباً تین میل شمال میں ہمارے دفاع میں دراڑ ڈالنے میں کامیاب ہوگیا۔ چونکہ دشمن کی یلغار روکنے کے لئے وقت تھا اور نہ ٹروپس تھے اس لئے بہت جلدی میں شہ کے ٹھیک پیچھے ایک دفاع منظم کیا گیا۔ جس کو وائی جنکشن کا نام دیا گیا اور میجر عظمت کو بٹالین (۲۲ ایف ایف آر) کا سپورٹ بیٹری کمانڈر مقرر کیا گیا۔ ٹارگٹ یہ تھا کہ یہ پوزیشن دشمن کو ۶ دسمبر سے ۸ دسمبر تک الجھائے رکھے تا کہ ۱۰۷ بریگیڈ کو اس دفاع سے پیچھے جا کر کھلنا کے سامنے ایک مضبوط دفاعی لائن منظم کرنے کا وقت مل جائے۔ بہر حال ہوا یہ کہ ۶ دسمبر کو سر شام ہی کو دشمن وائی جنکشن کے سامنے پہنچ گیا اور آدھی رات تک اس نے ایک حملہ بھی کیا۔ جو عظمت حیات کے بیٹری کی موثر کارروائی کی مدد سے پسپا کر دیا گیا۔ واقعہ یہ ہے کہ عظمت کے بروقت اور موثر فائر کے بغیر اس پوزیشن کو بچانا مشکل تھا۔ دوسرے دن صبح دشمن نے تازہ دستوں سے ایک اور حملہ کیا۔ اس کا بھی یہی حشر ہوا۔ اس دن یعنی ۷ دسمبر کو جب وائی جنکشن کی پوزیشن پر گیا (جہاں عظمت اپنی بیٹری سے ۲۲ ایف ایف آر کو سپورٹ دے رہے تھے) اس سنگین صورت حال میں نیند اور آرام کی کمی اور سخت نقصانات اٹھانے کے باوجود میں نے عظمت کو خلاف توقع لا پرواہ موڈ میں پایا۔ میں نے عظمت کو شانوں کو تھپتھپایا اور اس پر اس نے فوراً کہا۔ "سر ہم آپ کو لیٹ ڈاؤن نہیں کریں گے۔ جب تک آپ اپنے آپ دفاع کو منظم نہ کر لیں ہم دشمن کو یہاں سے گزرنے نہیں دیں گے۔ ۸ دسمبر کو شام سے پہلے تو اسے ہمیں اس پوزیشن سے سنگین مار کر نکالنا پڑے گا"۔

یہ بہت دلیرانہ الفاظ ہیں۔ میری عمر انفنٹری میں گزری ہے اس وقت جب کہ برتر قوت کے ساتھ دشمن سر پر پہنچ چکا تھا۔ توپ خانے کے ایک افسر کے یہ پر عزم الفاظ سن کر مجھے بڑی خوشی ہوئی اور بڑا فخر محسوس ہوا کہ میرے زیر کمان کس حوصلے کے افسر ہیں۔ اس وقت جب کہ موت کے پروں کی پھڑ پھڑاہٹ صاف سنی جا سکتی ہو اس طرح کا مورال بڑے دل گردے کا کام ہے اب قدرت کی ستم ظریفی دیکھئے کہ ۸ دسمبر کی صبح کو آخری معرکہ شروع ہونے سے پہلے عظمت کو مختلف جگہوں سے ہوتا ہوا ایک باسی تار ملا جس میں ۶ دسمبر کو بیٹے کی پیدائش کی نوید دی گئی تھی اس کو پڑھ کر عظمت نے کہا

"میرا بدل آ گیا ہے اب میں خوشی خوشی مر سکتا ہوں"۔

تقدیر کا فرشتہ جیسے انہی الفاظ کا انتظار کر رہا تھا۔ زیادہ دیر نہیں گزری تھی کہ دشمن نے عاجز آ کر بالکل سامنے سے ٹینکوں کے ساتھ ایک پورے بریگیڈ سے حملہ کیا اور مزید ایک مارٹر بٹالین ایک ٹینک سکواڈرن کی مدد سے وائی جنکشن پوزیشن کو ایک بازو کی طرف سے آؤٹ فلینک کر لیا۔ دو گھنٹے تک خون ریز لڑائی ہوتی رہی۔ ۲۲ ایف ایف کی بیشتر اگلی پوزیشنز بالکل تباہ ہو گئیں اور پیچھے سے بھی رابطہ منقطع ہو گیا۔ بیٹری کمانڈر عظمت حیات کو حکم دیا گیا کہ وہ پیچھے کی پوزیشن پر پسپا ہو جائیں۔ لیکن دشمن نے تو پسپائی کا راستہ بھی کاٹ دیا تھا۔ اب دو ہی راستے تھے یا ہتھیار ڈال دیئے جائیں یا پھر آخر دم تک لڑا جائے۔ میجر عظمت حیات کی عظمت کو سلام کہ اس نے ایک انفنٹری کے افسر کی طرح پوزیشن پر لڑنا پسند کیا۔ آخر کار دشمن نے اسے گھیر کر لفظی طور پر سنگینوں ہی سے مارا۔ اللہ اکبر! پاکستان کا یہ جیالا سپوت فرض کی لکیر سے بہت آگے جا کر انفنٹری کی پوزیشن پہ شہید ہو گیا اور اس طرح گنرز کے لئے ایک انوکھی روایت چھوڑ گیا۔ عظمت کی جرأت اور فرض سے وفاداری اس پائے کی تھی کہ میں نے عظمت کے لئے نشان حیدر کا تمغہ تجویز کیا تھا۔ وہ اس کا ہر طرح سے مستحق تھا لیکن افسوس چند روز بعد وہ بساط ہی الٹ گئی سقوط مشرقی پاکستان کے طوفان کے عقب میں سب کچھ غارت ہو گیا۔ بہتوں کی جی داریاں اور جرأتیں خاک میں مل گئیں اور عظمت کو بھی اس کا حق نہ مل سکا۔ بہر حال شہید کا اصل اجر تو اللہ پاک کے پاس ہے۔ میرے حساب سے میجر عظمت حیات بھی نشان حیدر ہے۔ اس اعزاز کی سب نے سفارش کی تھی۔ یہ اور بات ہے کہ حالات نے اس کی منظوری کی نوبت نہیں آنے دی۔ میں ایک بار پھر عظمت کو سلام کرتا ہوں اور ان جیسے بہت سے عظمتوں کو بھی جن کی گمنام جرأتوں سے کسی نے پردہ نہیں اٹھایا۔

"اے رب المشرقین والمغربین!۔۔۔ ہمیں عظمتوں کی آج بھی ضرورت ہے۔ ہمیں عظمتوں سے محروم نہ کرنا"۔

میجر داؤد الرحمان تمغۂ جرأت

"کیپٹن داؤد الرحمان کی ذمہ داری یہ تھی کہ وہ تین اور چار دسمبر ۱۹۷۱ء کی درمیانی شب کو اپنے ٹاور سے ۱۶ ایف ایف کو صادقیہ پوسٹ پر حملہ کرنے میں توپ خانے کی مدد بہم پہنچائیں۔ اس ذمہ داری کو انہوں نے بہت ہی قابل تحسین طریقے سے پورا کیا۔ داؤد الرحمان مسلسل ۲۷ گھنٹے اپنا کام کرتے رہے اور بریگیڈ ہیڈ کوارٹر کو صورت حال سے برابر باخبر رکھا اور اگر چاہتے تو ٹاور کے اندر سے بھی تھوڑا بہت مشاہدہ کر کے نشانوں پر فائر کروا سکتے تھے اور لڑائی سے متعلق معلومات ہیڈ کوارٹر کو دے سکتے تھے لیکن بہتر مشاہدہ اور فائر کنٹرول کے لئے اس افسر نے ٹاور کی کھلی چوٹی پر بیٹھنے کو ترجیح دی حالانکہ ایسا کرنا سخت خطرناک تھا۔ چونکہ دشمن کا توپ خانہ شدید گولہ باری کر رہا تھا اور ہوائی حملے بھی کر رہا تھا۔ اپنے تحفظ کی پرواہ کئے بغیر اس افسر نے اس پر خطر جگہ ڈٹے رہنے پر اصرار کیا اور بہت صحیح فائر سپورٹ دلوا کر پلٹن کو دشمن کے کئی جوابی حملے پسپا کرنے میں انتہائی کارگر مدد دی۔

۷ دسمبر کی شام کو داؤد ۱۶ ایف ایف کی سب سے اگلی کمپنی سے جا ملے اور اس طرح پلٹن کو مفتوحہ پوزیشنوں پر قبضہ جمائے رکھنے میں ضروری مدد دی۔ ۸ اور ۹ دسمبر کی درمیانی شب کو دشمن نے بکتر بند دستوں، انفنٹری اور توپ خانے سے ایک بھرپور جوابی حملہ کیا۔ شدید گولہ باری سے بریگیڈ کے مواصلات کا سلسلہ منقطع ہو گیا۔ اس صورت میں بریگیڈ ہیڈ کوارٹر کو مکمل طور پر ان معلومات پر انحصار کرنا پڑا۔ جو یہ افسر بڑی خوبی اور تیزی سے بہم پہنچا رہا تھا۔ یہ افسر وائرلیس پر بذات خود بولتا رہا اور توپ خانے کی یا ہوائی مدد ٹروپس کو دلواتا رہا۔ لحہ بہ لحہ بدلتی لڑائی کی صورت حال پر اس افسر کا رواں تبصرہ ایک سننے کی چیز تھی۔ اس رواں تبصرہ سے اس افسر نے لڑائی کے نازک لمحوں میں راہنمائی کی اور دشمن پر بروقت اور صحیح نشانہ پر فائر کروا کر دشمن کے ایک بڑے حملے کو ناکام بنوا دیا جس کا شدید جانی اور سامانی نقصان ہوا۔

میدان جنگ میں داؤد الرحمان کا رویہ اور کارکردگی سب کے لئے ہمت افزائی کا باعث بنی رہی۔ اس تمام عرصے میں اس افسر نے اپنے ذاتی تحفظ کی ذرا بھی پرواہ نہیں کی اور جہاں فرض کی لکیر ختم ہوتی تھی اس سے بہت آگے جا کر اپنی ذمہ داری کو پورا کیا۔

اس افسر کو ۹ دسمبر کو اپنی نئی یونٹ میں نوشہرہ جانا تھا۔ لیکن اس دلیر نے میدان کارزار کو چھوڑنے سے انکار کر دیا اور اعلیٰ افسروں سے درخواست کی کہ اسے اسی جگہ لڑائی لڑنے کی اجازت دے دی جائے۔ اس دلیری، جاں نثاری اور جوش و جذبے سے اپنے فرض کو انجام دینے کیلئے کیپٹن داؤد الرحمان کے لئے ستارۂ جرأت کے اعزاز کی سفارش کی جاتی ہے۔''

یہ الفاظ بریگیڈ کمانڈر کے ہیں۔ ۱۵ اپریل ۱۹۷۲ء کو تمغۂ جرأت عطا ہوا۔

کیپٹن سلیم اختر شہید

کیپٹن سلیم کا جواں خون بھی ۱۹۷۱ء میں مشرقی پاکستان کی وادیوں اور گھاٹیوں کو سرخ کر گیا۔

''خفیہ ذرائع سے اطلاع ملی ہے کہ چرکوایہ گاؤں کو مکتی باہنی نے اپنا اڈہ بنایا ہوا ہے۔ یہاں کے بانس کے جنگل ان کی کمین گاہوں کا کام کر رہے ہیں۔ اس وجہ سے چرکوایہ کو مکتی باہنی سے صاف کرنا خاصا دشوار اور خطرناک آپریشن ہوگا۔ لیکن اس اڈے کا صفایا کرنا بھی ضروری ہے اس کے بغیر اس علاقے میں حکومت کا اقتدار بحال نہیں ہو سکتا۔ اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ ایک کمپنی کو اس مشن پر بھیجا جائے۔''

''سر میں اپنے آپ کو والنٹئر کرتا ہوں۔ مجھے اس کمپنی کے ساتھ اس مہم پر جانے کی اجازت دی جائے۔''

''ینگ مین، میں تمہارے جذبے کی قدر کرتا ہوں لیکن تم تو کوارٹر ماسٹر ہو اور پہلے ہی سے ایک ضروری کام سرانجام دے رہے ہو''۔

''سر پیچھے بیٹھنے میں مزا نہیں آتا۔ میں چاہتا ہوں کہ میدان کارزار میں کچھ کر کے دکھاؤں۔ یوں بھی میری اپنی پلاٹون آپریشن کرنے جا رہی ہے۔ اس آپریشن میں، میں خود اس کے ساتھ ہونا چاہتا ہوں''۔

''ٹھیک ہے اگر تمہیں اتنا ہی شوق ہے تو اپنا زور بازو دکھانے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ کل صبح کارروائی شروع ہوگی۔

یہ واقعہ ۱۱ اکتوبر ۱۹۷۱ء کی شام کا ہے۔ ۱۴ بلوچ کے سی او لیفٹیننٹ کرنل (اب میجر جنرل) امتیاز وڑائچ ہیڈ کوارٹر میں اپنے افسروں سے تبادلہ خیالات کر رہے ہیں۔ جس گاؤں چرکوایہ کا تذکرہ ہو رہا تھا وہ کھلنا مشرقی پاکستان میں ایک چھوٹا سا گاؤں ہے۔ جس افسر نے اس مہم پر جانے کیلئے بڑے شوق سے رضاکارانہ طور پر اپنی خدمات پیش کیں۔ وہ کیپٹن سلیم اختر تھے جو دوسرے دن ۱۲ اکتوبر ۱۹۷۱ء کو ہراوّل دستے کی کمان کرتے ہوئے شہید ہوئے۔

سلیم اختر کا کالج رول نمبر ۲۶۳۶ ہے۔ شہید کالج میں ۱۹۶۱ء سے ۱۹۶۶ء تک زیر تعلیم رہے۔ سلیم نے یہاں اسپورٹس میں امتیاز حاصل کیا۔ باسکٹ بال میں کلر لیا اور کالج باسکٹ بال ٹیم کی کپتانی کی۔ سلیم ۹ پنجاب میں کمیشن ہوئے۔ ۱۹۷۰ء میں ۲۱ پنجاب سے وابستہ ہوئے۔ اسی یونٹ کے ساتھ کھلنا کے قریب چرکوایہ میں معرکہ آرا ہوئے اور شہادت پائی۔

سیکنڈ لیفٹیننٹ محمد مشتاق نواز کیانی شہید

شہادت کے وقت سیکنڈ لیفٹیننٹ مشتاق نواز نے زندگی کی پوری اکیس بہاریں بھی نہیں دیکھیں تھیں کہ سلہٹ کے قریب دلائی پوسٹ کی واگزار کے معرکہ میں ۱۳ اکتوبر ۱۹۷۱ء کی صبح جان جانِ آفریں کے سپرد کی۔

مشتاق شہید کا کالج رولنمبر ۲۷۵۹ ہے۔ ۲۲ اپریل ۱۹۶۳ء کو کالج میں داخل ہوئے۔ ۱۹۶۸ء میں ایف اے کر کے کالج کو خیر باد کہا۔ مشتاق کا پہلا ہاؤس ٹیپو

اور دوسرا محمود غزنوی تھا۔مشتاق نے اسپورٹس کے علاوہ ہم نصابی سرگرمیوں ڈرامیٹکس اور پینٹنگ میں بھی امتیاز حاصل کیا۔مشتاق نے اکتوبر ۱۹۷۰ء میں ۳۰ ایف ایف رجمنٹ میں کمیشن لیا۔اسی یونٹ کے ساتھ مشرقی پاکستان میں معرکہ آرا ہوئے۔

معرکہ شہادت

۳۱ اکتوبر کو مشتاق نواز ۳۰ ایف ایف آر کی لڑاکا کمپنی کی ایک پلاٹون کی قیادت کرتے ہوئے دلائی پوسٹ کو واگزار کرنے کیلئے دشمن سے نبرد آزما ہوئے۔ آخر کار دست بدست لڑائی شروع ہوگئی۔اس معرکہ میں دشمن کا ایک کیپٹن ایک جے سی او اور سترہ ادر رینکس (OR) کام آئے۔لیکن خود مشتاق ایک گرنیڈ پھینکتے ہوئے دشمن کے مشین گن برسٹ سے شدید زخمی ہوئے اور چند لمحوں بعد جان جانِ آفریں کے سپرد کی۔آخر الفاظ یہ تھے۔''جوان کو بچاؤ''۔۔۔۔جواُن کے ساتھ ہی زخمی ہوا تھا۔

بریگیڈیئر منیر اکبر خان ستارہ جرأت

بریگیڈیئر منیر اکبر کا تعلق سپاہ گری کے پیشہ کی اس نئی نسل سے ہے جو سوچتی بھی ہے اور لڑتی بھی ہے۔جس کا جگر چیتے کا تو ذہن بھی بیدار ہے۔

منیر اکبر کا کالج رولنمبر ۲۸۳۹ ہے۔۱۹۶۴ء میں آٹھویں جماعت میں کالج میں داخل ہوئے اور امتیاز کے ساتھ ایف ایس سی کر کے ۱۹۶۹ء میں کالج کو خیر باد کہہ دیا۔یہاں انہوں نے ایک طرف کلائمبر کلب آف پاکستان کا میرٹ سرٹیفکیٹ لیا۔دوسری طرف کالج میں ڈرامہ،تقاریر اور جنرل نالج کے مقابلوں میں بھی ممتاز رہے۔

اگست ۱۹۷۱ء میں فرسٹ پنجاب میں کمیشن ہوئے۔اس یونٹ کی اے کمپنی کے ساتھ دسمبر ۱۹۷۱ء میں بحیثیت سیکنڈ لیفٹیننٹ راجھستان سیکٹر میں معرکہ آرا ہوئے۔

ستارۂ جرأت کا فرمان

جنگ ستمبر کے دوران پی اے ۱۲۵۷ سیکنڈ لیفٹیننٹ محمد منیر اکبر فرسٹ پنجاب رجمنٹ کی اے کمپنی کے کمپنی آفیسر تھے۔۴ دسمبر ۱۹۷۱ء کو اس کمپنی کو حکم دیا گیا کہ وہ ۲۸ کیولری کے ساتھ مل کر آگے بڑھے اور لائگن والا پوسٹ پر قبضہ کرلے۔اس حکم کی تکمیل میں اے کمپنی آگے بڑھی اور ۵ دسمبر ۱۹۷۱ء کو ہندوستانی علاقے میں نو میل اندر جا کر کھاروتار کے مقام پر دفاعی مورچہ بندی میں مصروف ہوگئی۔

۶ دسمبر کو ۱۰ بجے دشمن کے ایک ٹینک اسکواڈرن نے اس کمپنی پر حملہ کیا۔دفاعی اعتبار سے یہ کمپنی بہت غیر محفوظ حالت میں تھی۔اس کا سامنے کا رخ ضرورت سے زیادہ پھیلا ہوا تھا اور کمپنی کے دونوں بازوؤں پر جو پوزیشنیں تھیں وہ بھی نفری کی کمی کی وجہ سے خالی تھیں۔اس وجہ سے کمپنی کے دونوں بازو بھی غیر محفوظ ہوگئے تھے۔دشمن نے اس صورتحال سے فائدہ اٹھاتے ہوئے دن کے سوا گیارہ بجے کمپنی کو دائیں بازو کی طرف سے گھیرے میں لینے کی کوشش کی۔اس خطرے کو بھانپتے ہوئے لیفٹیننٹ اکبر کو حکم دیا گیا کہ وہ دشمن کی اس پیش رفت کو فوری طور پر روکیں۔لیفٹیننٹ منیر اکبر نے اپنے مختصر آدمیوں اور بہت کم ہتھیاروں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے چٹان کی طرح دشمن کی پیش قدمی روک دی۔اس کے بعد انہیں اس پوزیشن سے واپس بلایا گیا اور شام کے چار بجے ان سے کہا گیا کہ وہ ٹینک شکار پارٹی کی قیادت کریں دشمن کے ٹینک کمپنی سے چار سو گز سے بھی کم فاصلے پر دندناتے پھر رہے تھے۔وہ شکاری چیتے کی طرح خندقوں کو پھلانگتے ہوئے ٹینکوں پر چڑھ دوڑے۔چارج کر بیس منٹ پر دشمن چھ ٹینکوں کا نقصان اٹھا کر پیچھے ہٹنے لگا لیکن منیر اب کہاں دشمن کو بچ کر جانے دیتے تھے۔انہوں نے ایک ٹینک کے بہت قریب پہنچ کر خود اس پر ایک راکٹ فائر کیا اور اس کو تباہ کیا

۹ دسمبر کو میست داری کے مقام پر ایک یونٹ کے خوف وانتشار کی وجہ سے پیچھے ہٹنے کی وجہ سے پانچ بجے شام کے قریب بریگیڈ کا دایاں بازو کمزور پڑنے لگا۔حقیقت میں دشمن کے ٹینکوں اور انفنٹری اور اے کمپنی کے درمیان کوئی نہ تھا۔اسی یونٹ کی گہرائی میں متعین دستوں کے پیچھے ہٹ جانے کی وجہ سے اے کمپنی کا بازو بھی خطرے میں پڑ گیا تھا۔اس نازک موقع پر سیکنڈ لیفٹیننٹ منیر کے سپرد ایک بار پھر یہ ذمہ داری کی گئی کہ وہ پیش قدمی کرتے ہوئے دشمن کے خلاف ایک ٹینک شکار پارٹی کی قیادت کریں۔اے کمپنی نے بڑی ہمت سے حملہ روک تو لیا لیکن دشمن اس سے پہلے بٹالین کے دائیں بازو کے ایک حصہ کو پامال کر چکا تھا۔لیفٹیننٹ منیر کو ایک ٹینک شکار پارٹی کے ساتھ اس لئے بھیجا گیا تھا کہ وہ دشمن کو ہماری پوزیشن کے بازو تک پہنچنے سے باز رکھیں۔اس طرح دستوں کو محفوظ طریقے سے پیچھے ہٹنے کے لئے

سانس لینے کا موقع مل جائے۔

دشمن کے بھاری توپ خانے کی شدید گولہ باری اور ٹینکوں کے شدید تر فائر سے میدان جنگ میں گرد اور دھویں کا طوفان اٹھ رہا تھا۔ دھول اور دھویں کے اس طوفان کی پرواہ کئے بغیر لیفٹیننٹ منیر دشمن کے ان پانچ ٹینکوں کے قریب پہنچ گئے جو ہماری پوزیشن کی طرف بڑھ رہے تھے۔ جب وہ ٹینکوں سے تقریباً سو گز کے فاصلہ پر تھے تو انھوں نے خود سنا کہ دشمن کا ٹینک افسر ٹینکوں کو پیچھے ہٹنے کی ہدایت دے رہا تھا۔ اس آواز سے انہوں نے ٹینکوں کی صحیح جگہ کا اندازہ کیا اور خود اپنے ہاتھ سے ایک ٹینک پر راکٹ فائر کیا۔ جس کی وجہ سے ٹینک کو فوراً آگ لگ گئی۔ جبکہ دوسرے ٹینک بھی اس علاقے سے تیزی سے نکل گئے۔ اس سے پہلے کہ منیر اپنے لانچر کو دوبارہ بھرتے، دشمن کے ٹینک دھوئیں کے پردے میں غائب ہو گئے۔

لیفٹیننٹ منیر نے پھر بھی دشمن کے ٹینکوں کا پیچھا نہیں چھوڑا اور اپنی جان جوکھوں میں ڈال کر دشمن کی طرف بڑھتے رہے۔ جب دشمن نے دیکھا کہ یہ پر عزم مجاہد تو سر ہی پر آتے جاتے ہیں تو اس نے ہر قسم کا فائر کھول دیا۔ گولیوں اور گولوں کے اس طوفان کی پرواہ کئے بغیر لیفٹیننٹ منیر بڑے عزم کے ساتھ ایک اونچی پہاڑی کی طرف بڑھتے رہے۔ ابھی دشمن ان کی مار کی زد سے ذرا دور ہی تھا کہ دشمن یکا یک پیچھے ہٹا اور اپنے تحفظ کی خاطر اپنے دستوں کے پیچھے چلا گیا۔ اس تمام معرکے میں لیفٹیننٹ منیر نے اپنے ذاتی تحفظ کی ذرہ بھر پرواہ نہیں کی۔ منیر نے جس لگن اور جرأت کا مظاہرہ کیا وہ ہر ایک کے لئے ایک قابل تقلید نمونہ تھا۔ اپنی جان کو خطرے میں ڈالنے کی جس آمادگی کا مظاہرہ انہوں نے کیا اور دو مختلف موقعوں پر جس طرح یقینی موت کو دعوت دی اس جذبے اور جرأت کی بنا پر لیفٹیننٹ منیر اکبر کے لئے ستارۂ جرأت کی سفارش کی جاتی ہے''۔

لیفٹیننٹ کرنل طلعت عمر ستارۂ جرأت

کرنل طلعت عمر کا سراپا ہی نہیں حوصلہ بھی سنگ خارا ہے۔ ایسے بیدار معزز جیدار روز روز پیدا نہیں ہوتے۔ کرنل طلعت ۱۹۶۳ء سے ۱۹۶۵ء تک کالج میں دو سال ایف ایس سی میں زیر تعلیم رہے۔ اس زمانہ میں انٹر سروسز اسکولز اسپورٹس ٹورنامنٹ زوروں پر تھا۔ اس میں کارہائے نمایاں انجام دیئے۔ ۱۹۶۵ء میں آئی ایس ٹی کے بہترین نشانہ باز کا اعزاز حاصل کیا۔ کرکٹ کے کلر ہولڈر تھے۔ ہاکی اور اتھلیٹکس میں امتیاز حاصل کیا اور رنک نیم فادر ولیم تھا۔

۱۹۶۸ء میں ۱۶ ایف ایف میں کمیشن لیا۔ دسمبر ۱۹۷۱ء کی جنگ میں کرنل طلعت عمر سلیمانکی میں معرکہ آرا ہوئے اور ستارۂ جرأت حاصل کیا۔

ستارۂ جرأت کا فرمان

''دسمبر ۱۹۷۱ء کے دوران پی اے ۱۰۵۶۰ کیپٹن طلعت عمر ۶ ایف ایف کی سی کمپنی کو کمان کر رہے تھے۔ آغاز کارزار کے دن یعنی ۳ دسمبر کو کیپٹن طلعت عمر کی کمپنی کے سپرد ذمہ داری کی گئی کہ وہ سلیمانکی فاضلکا پر واقع صادقیہ چوکی پر قبضہ کرے۔ اس چوکی پر ۳ آسام نامی انڈین بٹالین کی پلاٹون متعین تھیں کیپٹن طلعت نے اپنی ایک پلاٹون کو بنیاد کے طور پر چھوڑا اور باقی کمپنی کو لے کر اس طرح ہوشیاری سے آگے بڑھے اور ایسی موثر تدبیریں کیں کہ دشمن کو بے خبری میں جا لیا۔ دشمن کے گرینڈ پھینکنے کے فاصلہ پر پہنچ کر کیپٹن طلعت عمر نے ذاتی طور پر حملہ کی رہنمائی کی اور دشمن کو مکمل طور پر زیر کر لیا۔ ۳۶ انڈین سپاہی جنگی قیدی بنائے اور بھاری مقدار میں اسلحہ اور گولہ بارود پر قبضہ کر لیا۔ اس جنگ میں کیپٹن طلعت عمر کا یہ پہلا کارنامہ تھا۔ ان کی ذاتی جرأت ہمت، استقلال عزم اور قیادت کے بغیر سی کمپنی تباہی سے دو چار ہو سکتی تھی۔

سبونا ندی پر گورکھ کھیڑا بند ہے اس کے داہنے حصے پر دشمن نے زبردست حفاظتی مورچہ بندی کی ہوئی تھی۔ جس کے متعلق دشمن کا خیال تھا کہ یہ انکی نا قابل تسخیر ڈیفنس لائن ہے۔ ۳ اور ۴ دسمبر کی درمیانی سب تقریباً گیارہ بجے کیپٹن طلعت عمر کو حکم ملا کہ دشمن کی اس مورچہ بندی پر حملے کریں اور اسے دشمن سے صاف کریں۔ پہلی کارروائی کے بعد کیپٹن طلعت کی کمپنی پوری طرح منظم بھی نہ ہونے پائی تھی کہ انہیں نیا حکم ملا۔ ایک لحہ بھی کھوئے بغیر کیپٹن طلعت نے اپنی کمپنی کو لے کر گورکھ کھیڑا بند کا رخ کیا۔ یہ حد درجہ خطرناک راستہ تھا۔ جو اس وقت بھاری توپ خانے کی شدید گولہ باری اور خود کار ہتھیاروں کے فائر کی زد میں تھا۔ اس کے باوجود طلعت عمر نے بڑی تیزی سے یہ فاصلہ طے کر لیا اور سبونا پل کو عبور کر کے اور بذات خود کمپنی کی رہنمائی کرتے ہوئے دشمن کو اس کے مضبوط مورچوں میں جا لیا اور اس کا صفایا کرنا شروع کر دیا۔ ابھی وہ سبونا پل کے دائیں طرف واقع گورکھ کھیڑا بند کے تقریباً تین سو گز کے ٹکڑے پر ہی قبضہ کر پائے تھے کہ ان کی کمپنی پر دشمن نے ٹی ۵۴ قسم کے روسی ٹینکوں کی مدد سے جوابی حملے کیا۔ کیپٹن طلعت نے تیزی سے ضروری کارروائی کی اور اپنے دستے کی کامیاب قیادت کر کے دشمن کو پسپا ہونے پر مجبور کر دیا۔ دشمن کا بھاری

ی نقصان ہوا اور وہ افراتفری میں اس طرح بھاگا کہ اپنے مقتولوں اور زخمیوں کو بھی پیچھے چھوڑ گیا جو بچاؤ بچاؤ کی بری طرح چیخ و پکار کر رہے تھے۔اسی جوابی حملے کو پسپا کرتے ہوئے ''سی'' کمپنی نے مزید ۲۴ ہندوستانی سپاہی قیدی بنائے۔اسکے بعد تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دشمن نے گورکھ کھیڑا بند کی بازیابی کو اپنی عزت کا مسئلہ بنالیا۔ اس نے اپنے فاضلکا بریگیڈ کی پوری قوت داؤ پر لگادی۔فاضلکا بریگیڈ کو ۱۳ آرٹلری اور ۱۸ کیولری کے ٹی ۵۴ قسم کے پی اسکواڈرن کا پورا تعاون حاصل تھا۔دشمن نے تقریباً ہر روز کیپٹن طلعت کی سی کمپنی پر جوابی حملہ کرنا اپنا وطیرہ بنالیا۔گورکھ کھیڑا بند پر سی کمپنی کا قبضہ دشمن کے لئے نا قابل برداشت ہو رہا تھا۔یہ جوابی حملے خصوصی شدت سے ۷ اور ۸ دسمبر کی درمیانی رات اور ۱۳ اور ۱۴ دسمبر کی درمیانی رات کو کئے گئے لیکن سب جوابی حملوں کو بڑی کامیابی سے پسپا کر دیا اور ہر بار دشمن کو خاصا جانی نقصان ہوا۔کئی ٹینک تباہ ہوگئے۔کیپٹن طلعت کا کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے خود اپنے ہاتھوں سے ۷۵ ایم ایم کی چینی توپ کی مدد سے دشمن کے ٹینک تباہ کئے۔

پاکستانی فوج کی عظیم روایات کے عین مطابق اگر سی کمپنی حد درجہ مشکلات میں دشمن کے حملوں کا کامیابی سے اور موثر طریقے سے مقابلہ کرسکی تو یہ کارنامہ صرف سی کمپنی کے کمانڈر کیپٹن طلعت کی ذاتی جرأت عزم' قوت' برداشت' حوصلہ اور فرض شناسی کی وجہ سے ممکن ہوا۔پندرہ روز تک یہ افسر نہ ڈھنگ سے سویا نہ آرام کیا۔اپنے آدمیوں میں ایک دیو کی طرح جما کھڑا رہا اور اس نے اندھیرے میں روشنی کی کرن کا کام کیا۔

۱۸ دسمبر ۱۹۷۱ء کو جب فائر بندی ہوئی تو دنیا نے دیکھا کیپٹن طلعت کی سی کمپنی کے مورچوں کے آس پاس سینکڑوں ہندوستانیوں کی لاشیں پڑی ہیں اور کئی ایک جلے ہوئے انڈین ٹینک تو کمپنی کی خندقوں سے گزوں کے فاصلے پر کھڑے ہیں۔ان میں سے بعض ٹینک تو اب بھی وہاں پڑے ہیں اور خود ایک داستان عبرت بن گئے ہیں۔

اس تمام جنگ کے دوران طلعت کی کارکردگی ہر موقع پر مثالی رہی۔انہوں نے دشمن کے بھرپور حملوں کو پسپا کرنے میں غیر معمولی قائدانہ صلاحیت کا ثبوت دیا اور فرض کی حدوں سے بہت آگے جا کر ضروری اقدامات کئے۔ان کی جرأت کبھی کبھی جنوں کی حدوں کو چھوتی نظر آتی تھی۔کہا جاسکتا ہے کہ توپ کے گولے کی بارود کی بو طلعت کو مست کر دیتی ہے۔موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اسے دیکھنا آتا ہے۔پاکستان آرمی اس پر اور اس جیسے نوجوانوں پر جتنا فخر کرے بجا ہے۔اسلئے کیپٹن طلعت کے لئے فوری طور پر ستارۂ جرأت کے آپریشنل ایوارڈ کی پرزور طریقے سے سفارش کی جاتی ہے''۔

لیفٹیننٹ امجد خورشید تمغۂ جرأت

''تذکرہ شہداء'' میں امجد خورشید کی شہادت کا تذکرہ ان الفاظ سے شروع ہوتا ہے:

جنگ پھر جنگ ہے۔خاک و خون کے کھیل میں بڑے بڑوں کے پتے پانی ہوجاتے ہیں لیکن وہ جری اور جانباز جنگی جان پرسوز ہو جن کے قلب نور یقین سے پرنور ہوں اور جو شہادت کو مطلوب و مقصود مومن سمجھتے ہوں وہ اس ماحول میں یوں ترنگ میں ہوتے ہیں جیسے شیر اپنی کچھار میں مست پھر رہا ہو۔۶ دسمبر کی صبح سیکنڈ لیفٹیننٹ امجد خورشید اس ترنگ میں تھا اور میدان کارزار کو دیکھ کر مچل رہا تھا کہ کب شکار پر جھپٹیں۔اس دن چند گھنٹے بعد امجد نے شہادت کو لبیک کہا۔

شہادت کا واقعہ

امجد شہید کی شہادت پر اس کی بٹالین کے کمانڈنگ افسر نے لکھا:

''۶ ستمبر ۱۹۷۱ء کو ۱۴ پنجاب رجمنٹ کی بی اور سی کمپنیوں نے ہندوستانی چوکی جھنڈا پر حملہ کیا جو معلومات ان کمپنیوں کو دی گئی تھیں ان کے مطابق اس چوکی پر دشمن کی ایک کمپنی ہونا چاہیے تھی سیکنڈ لیفٹیننٹ امجد خورشید سی کمپنی کی ایک پلاٹون کی کمان کر رہے تھے۔جب وہ دشمن کی پوزیشن پر پہنچے تو انہوں نے دیکھا کہ وہاں تو دشمن کی کم از کم ایک بٹالین مورچہ بند ہے اور اس کی مدد کے لئے ٹینکوں کا ایک اسکوڈرن ہل ڈاؤن پوزیشن میں موجود ہے۔یہ دیکھ کر امجد خورشید نے حواس کھوئے نہ ہمت ہاری اور اپنے مقصد کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی پلاٹون کو دشمن کی بارودی سرنگوں کے کنارے تک لے گیا۔اس نقطہ پر پہنچ کر امجد خورشید نے فیصلہ کیا کہ ان کی پلاٹون کو دشمن کی بارودی سرنگوں درمیان دشمن کے مضبوط مورچے ہیں جن میں چھوٹے ہتھیاروں کا فائر نظر آ رہا ہے اس موقع پر سیکنڈ لیفٹیننٹ امجد خورشید نے فیصلہ کیا کہ ان کی پلاٹون کو دشمن کی پہلی لائن کا قلع قمع کرنا چاہیے چونکہ ان کی پلاٹون کے بیشتر جوان نئے ریکروٹ تھے۔اس لئے ان میں حوصلہ پیدا کرنے کے لئے امجد خورشید نے حملہ کی پہل خود ہی کرنے کا فیصلہ کیا۔چنانچہ انہوں نے دشمن کی اس پہلی ایل ایم جی پوسٹ پر آگے بڑھ کر خود ہی حملہ کیا اور گرینڈ سے اسے تباہ کر دیا ایسے کرتے ہوئے ان کا بایاں ہاتھ ایک گولی سے زخمی ہوگیا۔اس کے باوجود ان کے عزم میں کمی نہیں آئی اور اپنے جوانوں کو حوصلہ دے کر آگے بڑھاتے رہے۔آگے

بڑھے تو انہیں تقریباً ۳۰ گز دور دشمن کا اور بنکر نظر آیا۔ اس کو ٹھکانے لگانے کے لئے وہ لیٹ کر بلکہ رینگ کر آگے بڑھنے لگے۔ جونہی وہ اس طرح تھوڑے سے آگے بڑھے تو دشمن کی مشین گن کے فائر کی زد میں آ گئے ان انہیں پورا اندازہ ہو گیا تھا کہ دشمن کی پوزیشن کتنی مضبوط ہے اور وہ مہلک زخم بھی کھا چکے تھے۔ اس کے باوجود انہوں نے اپنے حواس برقرار رکھے اور اپنے آدمیوں کو حکم دیا وہ اس جگہ سے نکلیں اور داہنے حصے دور ہٹ جائیں۔ یہ کہتے ہوئے وہ بے ہوش ہو گئے اور چند گھنٹے بعد شہادت پائی''۔

انتہا درجے کی فرض شناسی' بے پناہ جرأت اور اعلیٰ درجے کی قیادت اور جان بازی کی اس ذاتی مثال کیلئے جو امجد خورشید نے پیش کی۔ ان کی سی او نے ان کے لئے ستارہ جرات کے اعزاز کی پرزور سفارش کی۔ لیکن تمغۂ جرأت عطا ہوا۔ امجد کو لاہور میں دفن کیا گیا جہاں اب ان کے والدین رہتے ہیں۔ لیفٹیننٹ امجد خورشید شہید کا کالج نمبر ۲۹۰۸ تھا۔ ۱۹۶۵ء میں آٹھویں درجہ میں داخل ہوئے۔ جون ۱۹۷۰ء میں ایف ایس سی کر کے کالج کو خدا حافظ کہا۔ امجد کا پہلا ہاؤس ٹیپو ہاؤس تھا۔ آخری تین سال سینیئر ہاؤس محمود غزنوی میں گزارے۔ کالج میں باکسنگ' سوئمنگ اور ہاکی میں امتیاز حاصل کیا۔ ہاکی کے تو کلر ہولڈر تھے۔ لیکن یہاں ان کی پہچان ان کی جرأت اور بے باکی تھی۔ شہادت کے خواب دیکھا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی جرأت اور بے باکی کو دیکھ کر شہادت سے سرخرو کیا۔

لیفٹیننٹ کرنل حق نواز کیانی شہید ستارہ جرأت

۸۳۵ کرنل کیانی ستارۂ جرأت جنگِ ستمبر ۱۹۶۵ء کے بھی ہیرو ہیں۔ ستمبر ۱۹۶۵ء میں ان کی معرکہ آرائیوں کا بیان جنگِ ستمبر کے ضمن میں ہو چکا ہے۔ مئی ۱۹۷۲ء میں لیپا ویلی کے ایک معرکہ میں جو چک پترا کا معرکہ کہلاتا ہے' کرنل کیانی شہید ہوئے۔ اور دوسرے ستارۂ جرأت سے سرخرو ہوئے۔ چک پترا کے معرکہ کی تفصیلات پیش کی جاتی ہیں۔

چک پترا کا معرکہ

پس منظر: دسمبر ۱۹۷۱ء سے پہلے لیپا ویلی کا تمام مشرقی علاقہ خالی پڑا تھا۔ اس وجہ سے جنگ چھڑتے ہی دشمن کو اس علاقے کی چک پترا سمیت تمام اہم بلندیاں زیر اقتدار لانے میں کسی مزاحمت کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ البتہ اس نے بیرو والی ناڑ میں ہماری ایک حفاظتی چوکی سے کوئی تعرض نہیں کیا۔

غالباً دشمن کا منصوبہ یہ تھا کہ وہ آس پاس کے دوسرے اہم جنگی نوعیت کے مقامات پر اپنا قبضہ مستحکم کرے۔ سترہ، اٹھارہ دسمبر ۱۹۷۱ء کو ۹ آزاد کشمیر رجمنٹ اس علاقے میں پہنچی۔ فوراً ہی مغرب کی طرف سے ایک کمپنی چک پترا بھیجی گئی۔ جس نے چک پترا کو ہسار کی نچلی ڈھلانوں پر دفاعی پوزیشن سنبھال لی۔ چونکہ اس کی چوٹی پر تو دشمن پہلے ہی قابض ہو چکا تھا۔ اس طرح ایک کمپنی منڈا کلی رج پر بھیجی گئی اور تیسری کمپنی کھپی کی طرف بھیجی گئی۔ اس رات فائر بندی نافذ ہو گئی۔ فائر بندی کے وقت دشمن اور ہمارے فوجی دستوں کی صورت حال یہ تھی کہ دشمن کی ایک کمپنی چک پترا پر اور ایک ایک کمپنی آس پاس کے چھ اہم مقامات پر متعین تھی۔ گویا ہر سطح سے لیس دشمن کی سات کمپنیاں اس علاقے میں موجود تھیں۔ اور ہماری اپنی پوزیشن یہ تھی کہ کھپی اور گبڑوری کے علاقے میں ایک کمپنی تھی جس میں دو پلاٹونیں باقاعدہ فوج کی اور ایک پلاٹون مجاہدوں کی تھی۔ ڈنی پترا پہاڑی پر مجاہدوں کی طرف ایک پلاٹون تھی۔ کینر پر ایک پلاٹون تھی۔ چک پترا کے دامن میں ایک کمپنی، بیرو والا ناڑ کی چوکی پر ایک کمپنی سی اے ایف کی اور ایک پلاٹون ریگولر فوج کی تھی۔ منڈا کلی پہاڑ اور بادوری پر ایک ایک کمپنی باقاعدہ فوج کی تھی۔ بادوری پر ایک ایک پلاٹون مجاہدوں اور سی اے ایف کی بھی تھی۔

بیرو والا ناڑ کی چوکی پر ہمارا قبضہ تھا۔ لیکن یہ چاروں طرف سے دشمن سے گھری ہوئی تھی اور اس تک رسائی کا صرف ایک ہی راستہ تھا۔ جو قاضی ناگ سے ہو کر گزرتا تھا۔ اور یہ راستہ دشمن کے کنٹرول میں تھا۔ جس کا استعمال قطعاً اس کے رحم و کرم پر تھا۔ چونکہ آس پاس کے پہاڑی علاقے اس کے قبضے میں تھے۔ یہ صورت حال ہمارے دستوں کے لئے بے حد تکلیف دہ تھی۔

۱۷ اپریل ۱۹۷۲ء کو دشمن نے اس چوکی کی سپلائی لائن مکمل طور پر بند کر دی اور اس علاقے کی دوسری چوکیوں مثلاً گنوالا، پترا، کترن کی گلی، کرسی ڈنہ، کنثور گنی پترا پر بھی ۲۰ اپریل ۱۹۷۲ء سے گولہ باری شروع کر دی۔ اس صورت حال پر غور کرنے کے لئے ۲۹ اپریل کو دونوں طرف کے کمانڈنگ افسروں کی ایک ملاقات ہوئی۔ اس موقع پر ہندوستانی افسر نے کہا۔

''چونکہ پاکستان نے کترن گلی، کرسی ڈنہ اور گنی پترا پر فائر بندی کے بعد قبضہ کیا ہے اس لئے مجھے میرے افسران بالا نے حکم دیا ہے کہ میں بیرو والا ناڑ کی

پاکستانی چوکی کا راستہ بالکل بند کر دوں، اگر پاکستان چاہتا ہے کہ یہ راستہ کھول دیا جائے تو اسے ان علاقوں کو خالی کرنا ہوگا اور ساتھ ہی اسے ہمیں چم پترا سے پوائنٹ ۱۰۰۶۴ تک تار بچھانے کی اجازت بھی دینی ہوگی۔ تاکہ ہندوستانی چوکیوں کے درمیان مواصلاتی رابطہ قائم کیا جا سکے''۔

کرنل حق نواز کیانی نے ان ذلت آمیز اور تباہ کن شرائط کو ماننے سے انکار کر دیا اور اس طرح یہ ملاقات بغیر کسی سمجھوتے کے ختم ہوگئی۔ تاہم یہ طے پا گیا کہ اس سلسلہ میں ہمارا قطعی جواب ان کو ۳ مئی کو پہنچا دیا جائے گا۔ اس دوران بیر و والی ناڑ کا محاصرہ قدرے نرم کر دیا گیا تھا اور ہم کچھ دقتوں کے بعد ضروری راشن وغیرہ اس چوکی پر بھیج سکے۔ لیکن دشمن نے ہمارے زیر اختیار علاقوں پر اپنی گولہ باری جاری رکھی۔ دشمن نے کرسی ڈنہ پر ۲۷ اپریل کو ایک حملہ بھی کیا۔ جس کو پسپا کر دیا گیا۔ جس میں دشمن کے کئی آدمی مارے گئے۔ ہمارا بھی ایک مجاہد شہید ہوگیا اور ایک اور آدمی زخمی ہوگیا۔

اس تمام عرصے میں دشمن کے دستوں کی آمدورفت میں خاصا اضافہ ہوگیا تھا۔ ۳۰ اپریل ۱۹۷۲ء کو تقریباً ایک پلٹن کو تمتار گلی سے کیپہان کی طرف حرکت کرتے ہوئے دیکھا گیا۔ اس سے صاف ظاہر تھا کہ دشمن کے ارادے کیا ہیں، ۳ مئی ۱۹۷۲ء کو وعدے کے مطابق ۱۹ اے کے بٹالین کے کمانڈنگ افسر لیفٹیننٹ کرنل حق نواز کیانی نے ہندوستانی کمانڈنگ افسر کو دوٹوک الفاظ میں بتا دیا کہ کتران کی گلی، کرسی ڈنہ، اور گنی پترا کو خالی کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ساتھ ہی انہوں نے اس امر پر بھی زور دیا کہ دونوں فائر بندی کا احترام کریں۔ یہ سن کر ہندستانی سی او جھلا گیا اور بڑے گستاخانہ لب و لہجہ میں کہنے لگا۔

''میں پاکستانی فوج سے نپٹنا چاہتا ہوں۔ میں ان علاقوں میں آگ لگا دوں گا''۔

اس دھمکی کا کرنل حق نواز کیانی نے ترکی بہ ترکی جواب دیا اور اسے للکار کر کہا۔

''اگر تم نے یہ جسارت کی تو میں تمتار گلی پر آگ برساؤں گا''۔

اور ان الفاظ پر میٹنگ ختم ہوگئی۔

کرنل حق نواز کیانی جب اپنے ہیڈ کوارٹر پر واپس آئے تو ان کا چہرہ سرخ تھا۔ انہوں نے فوراً اپنے جوانوں کو جمع کیا اور اپنے مخصوص انداز میں انہیں صورتِ حال سے آگاہ کیا اور آنے والے خطرہ سے نپٹنے کیلئے کمربستہ ہوگئے۔ فائر بندی کے بعد سے دشمن نے پہلی بار بیر و والی ناڑ چوکی پر توپ خانے اور مارٹر سے فائر کھولا۔ اس کے عقب میں دشمن نے دو کمپنیوں سے اس چوکی پر حملہ کیا۔ ہمارے جیالے نوجوانوں نے اس حملے کا بڑی جیداری سے مقابلہ کیا اور اسے بھاری نقصان پہنچا کر پسپا ہونے پر مجبور کر دیا۔

حملہ کا منصوبہ

بیر و والی ناڑ پوسٹ کو بچانے کیلئے حملہ کا جو منصوبہ بنایا گیا تھا وہ یہ تھا کہ جتنی جلد ہو سکے چک پترا پر دو مرحلوں میں قبضہ کرنا ہے۔ پہلے مرحلے میں میجر صابر کی کمپنی چک پترا کی پہلی چوٹی کو سر کرے گی اور سی اے ایف کی کمپنی دشمن کو سرانوالی پر پھنسائے رکھے گی۔ دوسرے مرحلے میں میجر صابر کی کمپنی چک پترا کی دوسری چوکی پر قبضہ کرے گی اور سی اے ایف کی کمپنی سرانوالی کو چیک پوسٹ تک دشمن سے صاف کرے گی۔ اس کے بعد دونوں کمپنیاں دوبارہ منظم ہوں گی۔ تاکہ بیر و والا ناڑ سے رابطہ قائم ہو سکے۔ اس حملہ کیلئے دونوں کمپنیوں کو ۵ مئی کی رات ساڑھے بارہ بجے جمع ہونا تھا اور حملہ تھوڑی دیر کے بعد شروع ہونا تھا۔ ۲۷ ماؤنٹین رجمنٹ کی ایک بیڑی کو توپ خانے کی براہ راست مدد پہنچانی تھی۔ اس کے علاوہ ایک مارٹر بیڑی کو بھی فائر کے لئے تیار کرنا تھا۔ یہ تو اصل حملہ کا خاکہ تھا۔ لیکن دشمن کو مغالطہ دینے کیلئے کچھ کاروائیاں کرنے کا پروگرام بنایا گیا تھا وہ یہ تھا کہ ایک ہیلی کاپٹر نے پوائنٹ ۱۰۰۴۶ کی طرف پرواز کی۔ چانیاں پل پر سے اس طرف دستوں کی مسلسل حرکت دکھائی گئی۔ منڈا گلی پر متعین کمپنی نے اس پوائنٹ کی طرف گشتی دستہ بھیجا۔ ان تمام کاروائیوں کا مقصد یہ تھا کی دشمن کی توجہ اس طرف ہو جائے اور وہ یہ سمجھے کہ حملہ ادھر آ رہا ہے۔

چک پترا کا معرکہ

۴ مئی کی شام ۵ بجے تک یلغار کی تیاری مکمل ہو چکی تھی۔ ہر سطح پر ضروری احکامات جاری کر دئے گئے تھے۔ جن دستوں کو حملہ کرنا تھا انہیں چانیاں نامی پہاڑی کے پیچھے گھات میں بٹھا دیا گیا تھا۔ حکم یہ تھا کہ نو بجے تک مکمل سکون قائم رکھا جائے۔ ۱۰ بجے رات کو کمپنیوں نے مجاہد عبداللہ کی راہنمائی میں منظم ہونے کی جگہ (ایف یو پی) کی طرف آہستہ آہستہ بڑھنا شروع کیا۔ ایف یو پی پیڑوں کے ایک جھنڈ میں تھا۔ اس تک پہنچنے کا جو راستہ اختیار کیا گیا وہ چانیاں رج سے کھتاناگ کے بائیں

کنارے کے ساتھ ساتھ ہوتا ہوا اس جگہ سے جہاں کچھ ٹیکریاں تھیں بائیں کو مڑتا ہوا سرانوالی نالہ سے اوپر جاتا تھا۔

رات کو دو بجے کے قریب جب دستے تنظیم گاہ (ایف یو پی) تک پہنچنے ہی والے تھے کہ پتہ چلا کہ میجر یار افضل آفریدی اور ان کے ساتھ پچیس اسکاؤٹس کے سوا سی اے ایف کے باقی آدمی بھٹک کر کسی اور سمت نکل گئے ہیں۔حملہ آور دستوں نے کچھ دیر تو ان کا انتظار کیا۔لیکن جب وہ خاصی دیر تک نہیں پہنچے تو میجر صابر کا پیغام دیا گیا کہ وہ چاہیں تو حملہ ملتوی کر کے واپس آ جائیں۔ پاکستان کے اس جیالے سپوت نے بڑے حوصلے سے حملہ کے منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کے عزم کا اظہار کیا۔کرنل کیانی اور میجر صابر کے درمیان جو وائرلیس پر گفتگو ہوئی وہ آج بھی لیپا بریگیڈ کے ہیڈ کوارٹر میں محفوظ ہے۔میدان جنگ میں ایسے فیصلے جواں مرد ہی کرتے ہیں۔کرنل کیانی نے اس نئی صورت حال پر بریگیڈ کمانڈ سے مشورہ کیا جنہوں نے حملہ کے منصوبے تھوڑی سی ترمیم کر کے' حملہ کو بروئے کار لانے کا سگنل دیدیا۔ حملے کے پہلے مرحلے کے منصوبے میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی۔سوائے اس کے کہ اسکاؤٹس کی جو نفری دستیاب تھی دشمن کی سرانوالی چوکی کے خلاف کارروائی کرنا اس کی ذمہ داری قرار دیا گیا۔منصوبے کے دوسرے مرحلہ میں یہ تبدیلی کی گئی کے میجر صابر کی کمپنی کی پلاٹوں چک پترا کی چوٹی نمبر ۱ پر رہے گی اور اس کی باقی دو پلاٹون چک پترا نمبر ۲ پر حملہ کریں گی۔ یہ حملہ بائیں طرف سے ہوگا اور پھر پلاٹونیں چک پترا کی چوٹی نمبر ۲ کے پوائنٹ پر میجر صابر کی کمپنی سے مل جائیں گی۔سرانوالی پہاڑی کے نچلے حصے کو چیک پوسٹ تک بعد کو صاف کیا جائے گا۔

حملہ کا آغاز

رات کے پونے تین بجے پاکستانی دستے تنظیم کے ساتھ سے اپنے ہدف کی طرف بڑھنے لگے۔حملہ آور دستے کی قیادت میجر صابر خود کر رہے تھے۔وہ بڑی جرأت اور پامردی سے آگے بڑھ رہے تھے۔جب ہمارے دستے چک پترا کی چوٹی نمبرا سے تقریباً دوسو گز کے فاصلے پر تھے تو دشمن نے ان کی بھنک پاتے ہی ان پر خود کار ہتھیاروں' توپ خانے اور مارٹر کا فائر کھول دیا۔ یہ قیامت کا لمحہ تھا۔لیکن میجر صابر اتنے زبردست فائر کی زد میں ہوتے ہوئے بھی دشمن کے بنکرز کی طرف برابر پیش قدمی کر رہے تھے۔کچھ دیر کے بعد بنکرز تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئے۔دشمن کو دیکھتے ہی انہوں نے اللہ اکبر کا نعرہ بلند کیا۔اللہ اکبر کی صدا سنتے ہی میجر صابر کے دستوں نے اللہ اکبر کا ایسا زبردست نعرہ مارا کہ اس سے ساری وادی گونج اٹھی۔ بلکہ نعرہ کی آواز توپوں کی گھن گرج پر غالب آ گئی۔

اس لمحہ دشمن کی ایک مشین گن خاص طور پر ہمارے دستوں کے پیش رفت میں رکاوٹ بنی ہوئی تھی اس موقعہ پر مجاہد عبداللہ نے جس دلیری اور ہوشیاری سے پہلے حملہ آور دستے کی رہنمائی کی تھی۔ایک بار پھر غیر معمولی دلیری اور حاضر دماغی سے کام لیا اور دشمن کی فائر کی قطعاً پرواہ نہ کرتے ہوئے وہ کرال کر کے دشمن کے مشین گن بنکرز تک پہنچنے میں کامیاب ہو گیا اور اندرونی راستے سے ہو کر فائر کرنے والے کے عین سر پر پہنچ کر اسے پھرتی سے دبوچ لیا اور اس کے ہاتھ سے مشین گن چھین لی اور اس طرح اس مشین گن کو خاموش کر دیا۔جو ہمارے دستوں کے لئے دردِ سر بنی ہوئی تھی۔مجاہد عبداللہ کے اس مجاہدانہ کارنامے سے ہمارے دستوں کے جوش و جذبے میں مزید اضافہ ہو گیا اور پہلے سے زیادہ تندی سے دشمن کا صفایا کرنے لگے۔اس طرح ۵ مئی کا سورج طلوع ہونے سے پہلے کوئی چار بجے کے قریب میجر صابر کی کمپنی نے چک پترا کی پہلی چوکی پر قبضہ کر لیا۔اس طرح اس آپریشن کا پہلا مرحلہ کامیابی سے مکمل ہوا۔لیکن لڑائی کا مشکل ترین دور ابھی باقی تھا۔لمحہ لمحہ کی قیمت تھی اور چپہ چپہ کیلئے لڑنا پڑ رہا تھا۔

دشمن نے پیچھے ہٹ کر اپنے آپ کو دوبارہ منظم کیا تھا اور سخت مزاحمت کر رہا تھا۔لیکن یا علی یا علی کے نعروں نے اسے ہلا دیا تھا۔آخر کار اسے میدان چھوڑنا پڑا۔اس حملہ کے آخری لمحوں میں ایک گولی سامنے سے آ کر میجر صابر کے ماتھے پر لگی اور ہلمٹ کو چیرتی ہوئی سر میں پیوست ہو گئی۔اس طرح میجر صابر بھی کیانی کی طرح کامیابی کے آخری لمحوں میں شہید ہو گئے اور انہیں ان کی مثالی اور جرأت مندانہ قیادت کے لئے ستارۂ جرأت دیا گیا۔میجر صابر کی شہادت کے فوراً بعد میجر جمشید گلزار نے دستوں کی کمان سنبھالی۔صبح ساڑھے چھ بجے تک چک پترا کی دوسری چوکی بھی سر کی جا چکی تھی۔چنانچہ اس وقت فتح کے علامتی گولے داغے گئے۔ترتیب و تنظیم کے ساتھ گلی تک علاقہ مسخر کر لیا گیا۔فوجی معرکوں کی تاریخ میں یہ معرکہ اس حوالہ سے یاد رکھا جائے گا کہ جرأت' جذبے اور فراست سے کیا کچھ حاصل نہیں کیا جاسکتا۔

کرنل کیانی کی شہادت:

دشمن چک پترا سے پسپا ہو چکا تھا۔لیکن اس کی دور مار توپیں مسلسل توپیں برسا رہی تھیں۔کرنل کیانی اپنے کمان بنکر کے اوپر کھڑے صورت حال کا جائزہ لے

رہے تھے کہ یکا یک دشمن کا ایک گولا وہاں آ کر گرا۔ جس سے وہ اوران کے ۲۷ ماؤنٹین رجمنٹ آرٹلری کے بیٹری کمانڈر میجر غلام احمد خان فوراً شہید ہو گئے۔ کرنل کیانی اس معرکہ کی انتہائی جرأت مندانہ قیادت کیلئے ستارۂ جرأت سے نوازا گیا۔

چک پترا کی فتح کے بعد

چک پترا سے پسپا ہونے کے بعد دشمن نے جنگی اہمیت کے اہم فیچر کو دوبارہ حاصل کرنے کیلئے ۴ مہر رجمنٹ کی کمپنیوں کو پوائنٹ نمبر ۹۷۱۸ پر بھیجا۔ کوئی ساڑھے چار بجے شام ایک کمپنی نے شمال اور مشرق سے توپ خانے اور مارٹر فائر کے ساتھ جوابی حملہ شروع کیا۔ دشمن نے کھوئے ہوئے علاقے دوبارہ حاصل کرنے کی سرتوڑ کوشش کی لیکن پاکستانی جیالوں نے اس بھرپور کوشش کو ناکام بنا دیا۔

۶ مئی ۱۹۷۲ء کی صبح سرانوالی نامی ایک پہاڑی کے علاقہ پر قبضہ مکمل کیا گیا۔ بیرو والی ناڑ کی پوزیشن سے رابطہ بحال ہو گیا۔

اس طرح چک پترا کی لڑائی ڈرامائی طور پر اختتام کو پہنچی۔ اس میں ہماری دو کمپنیوں نے جن میں سب باقاعدہ فوجی بھی نہیں تھے، دشمن کے دو پکے بنکروں میں محفوظ ہر طرح کے اسلحہ سے لیس دو کمپنیوں کو شکست فاش دی اور اس طرح حملہ آور دستوں اور دفاعی دستوں کی تعداد میں جو روایتی نسبت ہے اس کو پامال کر کے ہمارے دستوں نے ایک نیا ریکارڈ قائم کیا۔ دشمن کی دفاعی صلاحیت کی تصدیق ایک جنگی قیدی ۹ سکھ رجمنٹ کے لانس نائک نہندر سنگھ نے کی۔

اس لڑائی میں کس طرح دشمن کے پرخچے اڑائے گئے اس کا اندازہ اس امر سے ہو سکتا ہے کہ دشمن کے دو افسروں سمیت تقریباً ۱۲۰ جوان کھیت رہے اور دوسو کے قریب بری طرح زخمی ہوئے اور ہمارے ۱۱۳ افسروں سمیت کل ۱۲۵ افراد شہید ہوئے اور ۵۵ زخمی ہوئے۔

مختصر یہ کہ کرنل حق نواز کیانی کی سرفروشانہ قیادت میں چک پترا کہ معرکہ نے ایک بار پھر ثابت کر دیا کہ

نگاہ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

شہداء

۱۹۶۵ء اور ۱۹۷۱ء کی پاک و ہند جنگوں میں ملٹری کالج کے ۱۶ جیالے سپوت شہادت سے سرخ رو ہوئے۔ ان میں سرفہرست ۱۸۱۱ میجر محمد اکرم شہید نشان حیدر (۱۹۷۱ء مشرقی پاکستان) کا نام ہے۔

دوسرے قابل فخر عالمگیرینز یہ تھے:

۷۱۷ لیفٹیننٹ کرنل صاحب زاد گل شہید ستارہ جرأت، کھیم کرن ۱۹۶۵ء

۸۳۵ لیفٹیننٹ کرنل حق نواز کیانی شہید، ستارۂ جرأت دوبار، ۱۹۶۵ء ۱۹۷۱ء (لیپا ویلی)

۱۰۴۸ رسالدار محمد حنیف شہید، تمغۂ جرأت، (چھمب ۱۹۷۱ء)

۱۵۳۳ میجر کاظم کمال شہید، ستارۂ جرأت (تانگیل مشرقی پاکستان ۱۹۷۱ء)

۱۵۳۳ میجر علم دین شہید، (رینجرز لاہور ۱۹۶۵ء)

۱۶۶۰ میجر علی عابد شہید، (کھیم کرن ۔ ۱۹۶۵۰ء)

۱۶۸۳ نائب صوبیدار پائندہ خان شہید (کھیم کرن ۱۹۶۵ء)

۱۷۹۳ کیپٹن مظہر حسین شاہ شہید (لاہور سیکٹر ۱۹۶۵ء)

۱۸۲۰ میجر محمد حنیف شہید، ستارہ جرأت، (۱۹۷۱ء)

۲۱۸۰ لیفٹیننٹ افتخار جعفر شہید، (لاہور سیکٹر ۱۹۶۵ء)

۲۳۴۸ کیپٹن محمد ضیاء شہید، (راجستھان سیکٹر ۱۹۷۱ء)

۲۴۸۰ میجر عظمت حیات خان شہید، (مشرقی پاکستان ۱۹۷۱ء)

۲۶۳۲ کیپٹن سلیم اختر شہید، (مشرقی پاکستان ۱۹۷۱ء)

۲۷۵۹ لیفٹیننٹ مشتاق نواز کیانی شہید، (مشرقی پاکستان ۱۹۷۱ء)
۲۹۰۸ امجد خورشید شہید، تمغۂ جرأت، (سیالکوٹ سیکٹر ۱۹۷۱ء)

جنگی اعزازی یافتگان (۱۹۴۷ء سے پہلے)

ملٹری کراس

۲۶۱ لیفٹیننٹ جنرل رحمان گل (دوسری جنگ عظیم، مشرقی محاذ)
۳۷۰ لیفٹیننٹ کرنل فضل الرحمٰن (دوسری جنگ عظیم، مشرقی محاذ)
۳۹۷ میجر جنرل جمشید ایم سی (دوسری جنگ عظیم، مشرقی محاذ)
۴۰۲ کرنل حضور احمد (دوسری جنگ عظیم، مغربی محاذ)

جنگی اعزاز یافتگان (۱۹۴۷ء کے بعد، تاریخی اعتبار سے)

کشمیر آپریشن ۱۹۴۷ء

ستارہ جرأت، دو امتیازی سند

۳۸۰ لیفٹیننٹ کرنل شیر محمد ستارہ جرأت
۵۷۳ بریگیڈیئر سید اکابر حسین، ستارہ جرأت
۲۶۱ لیفٹیننٹ جنرل رحمان گل، ایم سی، امتیازی سند
۳۷۵ کرنل محمد عنایت خان، امتیازی سند
۶۲۳ لیفٹیننٹ کرنل شاہ محمد، امتیازی سند

دیر باجوڑ آپریشن ۶۱-۱۹۶۰ء

ستارۂ جرأت ایک

۸۵۶ میجر جنرل ممتاز علی ستارہ جرأت

رن کچھ آپریشن اپریل ۱۹۶۵ء

امتیازی سند ایک

۱۱۸۷ جنرل محمد اقبال خان، امتیازی سند

جنگ ستمبر ۱۹۶۵ء

۳۹۷ میجر جنرل محمد جمشید ایم سی ستارہ جرأت
۷۱۷ لیفٹیننٹ کرنل صاحب زاد گل شہید ستارہ جرأت
۷۵۲ لیفٹیننٹ کرنل رشید احمد کیانی ستارہ جرأت
۸۴۲ لیفٹیننٹ کرنل احمد خان ستارہ جرأت
۸۸۸ آنریری کیپٹن سلطان سکندر ستارہ جرأت
۱۰۱۸ لیفٹیننٹ کرنل راجہ اصغر علی ستارہ جرأت
۱۲۹۸ لیفٹیننٹ کرنل رفیق ستارہ جرأت
۵۶۲ لیفٹیننٹ جنرل محمد شیر ستارہ جرأت
۷۴۸ بریگیڈیئر محمد حیات ستارہ جرأت
۸۳۵ لیفٹیننٹ کرنل حق نواز کیانی ستارہ جرأت
۸۵۶ میجر جنرل ممتاز علی ستارہ جرأت
۹۱۴ میجر عاقل داد ستارہ جرأت
۱۲۲۱ بریگیڈیئر محمد اسلم جنجوعہ ستارہ جرأت
۱۲۶۳ لیفٹیننٹ کرنل محمد یونس ستارہ جرأت

۱۷۳۸ بریگیڈیئر سلطان احمد ستارہ جرأت
۲۱۲۴ بریگیڈیئر امتیاز احمد، ستارہ جرأت
۹۴۹ کرنل محمد اکبر، امتیازی سند
۱۲۷۸ لیفٹیننٹ کرنل محمد زمان، امتیازی سند
۲۰۶۹ لیفٹیننٹ کرنل محمد عبدالحلیم، امتیازی سند
۲۱۶۲ لیفٹیننٹ کرنل محمد اقبال، امتیازیسند

۲۰۲۷ لیفٹیننٹ کرنل محمد سعید، ستارہ جرأت
۶۶۴ لیفٹیننٹ کرنل محمد اقبال قریشی، امتیازی سند
۹۶۵ بریگیڈیئر محمد اکبر خان، امتیازی سند
۱۶۹۴ لیفٹیننٹ کرنل محمد خان، امتیازی سند
۲۱۱۴ لیفٹیننٹ کرنل فضل حسین، امتیازی سند
۲۲۶۲ لیفٹیننٹ کرنل منیر افضل پراچہ، امتیازی سند

جنگ دسمبر ۱۹۷۱ء

۱۸۱۱ میجر محمد اکرم شہید، نشان حیدر
۷۴۱ لیفٹیننٹ کرنل محمد حسین فلک ستارہ جرأت
۱۴۷۸ لیفٹیننٹ کرنل محمد رزاق مرزا، ستارہ جرأت
۱۵۲۳ میجر کاظم کمال شہید، ستارہ جرأت
۱۷۴۸ بریگیڈیئر سلطان احمد، ستارہ جرأت
۱۷۳۹ لیفٹیننٹ جنرل پیر داد خان، ستارہ جرأت
۱۸۲۰ میجر محمد حنیف شہید، ستارہ جرأت
۲۰۹۸ لیفٹیننٹ کرنل محمد یوسف، ستارہ جرأت
۲۱۸۱ لیفٹیننٹ کرنل فہیم درانی، ستارہ جرأت
۲۲۹۰ کیپٹن نیوی گل زمان ملک، ستارہ جرأت
۲۳۱۵ کیپٹن نیوی سکندر حیات خان، ستارہ جرأت
۲۳۱۸ میجر سعید اللہ، ستارہ جرأت
۲۸۳۸ بریگیڈیئر محمد منیر اکبر ستارہ جرأت
۲۸۷۵ لیفٹیننٹ کرنل طلعت عمر، ستارہ جرأت
۱۰۴۸ رسالدار محمد حنیف شہید، تمغۂ جرأت
۲۵۷۵ میجر داؤد الرحمٰن، تمغۂ جرأت
۲۹۰۸ سیکنڈ لیفٹیننٹ امجد خورشید شہید، تمغۂ جرأت
۲۰۶ لیفٹیننٹ کرنل محمد رفیق مرزا، امتیازی سند
۲۴۲۶ میجر جنرل محمد نعیم اکبر امتیازی سند

لیپا ویلی آپریشن مئی ۱۹۷۲ء

ستارہ جرأت، ایک

لیفٹیننٹ کرنل حق نواز کیانی شہید، ستارہ جرأت

کارگل آپریشن ۱۹۹۹ء

ستارۂ جرأت، چھ

۴۰۲۹ میجر عبدالوہاب شہید، ستارۂ جرأت

۵۰۷۷ کیپٹن محمد عمار حسین شہید، ستارۂ جرأت

۵۱۴۶ کیپٹن سید اظہار حیدر شہید، ستارۂ جرأت

۳۲۳۴ بریگیڈیئر خالد نذیر، ستارۂ جرأت

۴۹۶۴ میجر طارق محمود، ستارۂ جرأت

زمانۂ امن میں دلاوری کے تمغے

لیفٹیننٹ کرنل محمد سعید ستارۂ جرأت، تمغۂ بسالت

کالج رول نمبر ۲۰۲۷ لیفٹیننٹ کرنل محمد سعید ۹ جولائی ۱۹۵۱ء کو پانچویں کلاس میں داخل ہوئے۔ جون ۱۹۵۹ء میں انٹرمیڈیٹ کر کے کالج کو خیر باد کہا۔ کالج میں بحیثیت اسپورٹس مین نام حاصل کیا۔ باکسنگ میں کلر لیا۔ ستمبر ۱۹۶۵ء کی جنگ میں بحیثیت سیکنڈ لیفٹیننٹ کھیم کرن سیکٹر میں کیکر پوسٹ کے معرکہ میں ستارۂ جرأت سے سرخ رو ہوئے۔ ۱۹۷۱ء کی جنگ میں بحیثیت ایک کمانڈو کمانڈر کے میز و صدارتی ایوارڈ حاصل کیا۔

۱۹ جنوری ۱۹۷۸ء کو سکھر کی پرواز کے دوران پی آئی اے کا ایک طیارہ ہائی جیک ہو گیا تھا۔ لیفٹیننٹ کرنل سعید نے کمانڈو ایکشن کر کے ہائی جیکر کو قابو کیا اور طیارے کو آزاد کرایا۔ اس غیر معمولی جرأت مندانہ کارروائی کے لئے انہیں تمغۂ بسالت دیا گیا۔ مزید براں، سی او اے ایس کمنڈیشن کارڈ بھی عطا ہوا۔

لیفٹیننٹ کرنل ذوالفقار ارشد تمغۂ بسالت

لیفٹیننٹ کرنل ذوالفقار ارشد کالج میں ۱۹۵۹ء سے ۱۹۶۴ء تک زیر تعلیم رہے۔ یہاں بحیثیت قلم کار تمثیل کا اسکاؤٹ امتیاز حاصل کیا۔ ۶۷-۱۹۶۳ء سیشن میں بہترین ٹروپ لیڈر رہنے کا اعزاز حاصل کیا۔ ۱۹۶۷ء میں آرٹلری میں کمیشن ہوئے۔ ۱۹۷۷ء کے اوائل میں کراچی کے ایک ہنگامہ میں بروقت انتہائی جرأت مندانہ کارروائی کر کے کروڑوں کی سرکاری املاک کو بچانے کے لئے کرنل ارشد کو تمغۂ بسالت دیا گیا۔

کیپٹن سرفراز خان شہید ستارہ بسالت، تمغۂ شجاعت

کیپٹن سرفراز علی خان کا رول نمبر ۳۶۸۲ تھا۔ کالج میں اپنی تعلیمی زندگی کا آغاز ۱۹۷۵ء میں شیر شاہ ہاؤس سے کیا اور بحیثیت اسپورٹس مین فٹ بال کے علاوہ جمناسٹک میں امتیاز حاصل کیا۔ سرفراز نے ۱۹۷۸ء میں اے گریڈ میں میٹرک کیا اور پی ایم اے کی جونیئر کیڈٹ بٹالین کے لئے منتخب ہوئے۔ ۱۹۸۲ء میں سرفراز پی ایم اے سے انفنٹری میں کمیشن ہوئے اور انفنٹری سے دو اعزازات لئے اور کچھ عرصے کے بعد ایس ایس جی سے وابستہ ہو گئے اور وہاں بھی اعلیٰ کارکردگی کی شیلڈ حاصل کی۔ ۱۹۵۶ء کے اواخر میں سرفراز نے اپنی جان کو سخت خطرے میں ڈال کر ایک ماں بیٹے کو سکردو کے قریب دریائے شبوک کی بپھری ہوئی موجوں سے بچایا۔ اس انسان دوستی اور دلاوری کے لئے لیفٹیننٹ سرفراز تمغہ شجاعت سے سرفراز ہوئے۔ ۱۹۸۵ء شمالی علاقوں میں ایک جرأت مندانہ دفاعی کارروائی کے لئے سرفراز کو سی این سی کا کمنڈیشن کارڈ بھی دیا گیا۔ ۱۹۸۶ء کے اوائل میں سرفراز علی خان نے پیراشوٹ ٹریننگ کا ایک کورس شروع کیا اور فری فال ایکسر سائز کے دوران ایک جرأت مندانہ فری فال کرتے ہوئے شہید ہوئے۔ اس جرأت کے لئے کیپٹن سرفراز علی خان تمغۂ شجاعت کو ستارۂ جرأت سے سرفراز کیا گیا۔ شہادت کے وقت شہید کی عمر پچیس سال سے بھی کم تھی۔

دوسرے سول اور ملٹری اعزازات

جنگی اعزازات کے علاوہ بھی عالمگیریز کی ایک کثیر تعداد نے جو دوسرے سول اور ملٹری اعزازات حاصل کئے وہ یہ تھے:

۲۶۱ لیفٹیننٹ جنرل رحمان گل، ستارہ قائداعظم، ستارہ خدمت، ستارہ پاکستان، ۳۹۷ میجر جنرل جمشید، ستارہ قائداعظم، ۴۲۳ لیفٹیننٹ کرنل محمد سرور خان تمغۂ قائداعظم، ۴۴۱ بریگیڈیئر محمد امیر خان، تمغۂ قائداعظم، ۴۶۰ لیفٹیننٹ جنرل محمد اکبر خان، ستارہ قائداعظم، ۴۶۹ لیفٹیننٹ جنرل خداداد خان ستارہ پاکستان، ۵۷۳ بریگیڈیئر سید اکابر حسین، تمغۂ قائداعظم، ۶۸۸ بریگیڈیئر عطا محمد خان، ستارہ امتیاز (ملٹری) ۸۸۵ میجر جنرل غلام محمد، ہلال امتیاز (ملٹری)، ۱۱۸۷ جنرل محمد اقبال خان، نشان امتیاز، (ملٹری) ستارہ بسالت، ۱۲۰۵ بریگیڈیئر محمد شریف، تمغۂ امتیاز (ملٹری)، ۱۲۹۹ گروپ کیپٹن بشیر احمد، تمغۂ امتیاز (ملٹری)، ۱۲۲۱ بریگیڈیئر محمد اسلم جنجوعہ، تمغۂ

قائداعظم، ۱۳۳۳ لیفٹیننٹ جنرل محمد اقبال، ہلال امتیاز (ملٹری) ستارہ بسالت، ۱۳۶۸ لیفٹیننٹ جنرل سعادت علی خان، ہلال امتیاز (ملٹری) ستارہ بسالت۔ ۱۳۷۱ ایئر چیف مارشل ذوالفقار علی خان، نشان امتیاز (ملٹری) ۱۴۴۷ میجر جنرل سجاد حسین، ہلال امتیاز (ملٹری)، ستارہ بسالت، ۱۴۶۹ بریگیڈیئر منظور حسین، امتیازی سند۔ ۱۵۲۷ لیفٹیننٹ جنرل محمد صفدر، ہلال امتیاز (ملٹری)، ستارہ بسالت، ۱۶۱۷ بریگیڈیئر محمد اکرم تمغۂ بسالت، تمغۂ امتیاز (ملٹری)، ۱۶۶۳ لیفٹیننٹ کرنل محمد یونس، تمغۂ امتیاز (ملٹری)، ۱۷۳۹ لیفٹیننٹ جنرل پیرداد خان، ہلال امتیاز (ملٹری) ستارہ بسالت، ۱۸۲۶ میجر جنرل محمد اکرم، ہلال امتیاز (ملٹری)، ۱۸۶۲ لیفٹیننٹ جنرل آر ڈی بھٹی، ۱۸۸۸ بریگیڈیئر عبدالرؤف، ستارہ امتیاز ۱۹۳۳ کیپٹن (نیوی) میاں خان ملک، ستارہ بسالت، ۲۰۱۵ میجر جنرل طارق نظامی، ۲۰۲۷ لیفٹیننٹ کرنل محمد سعید تمغۂ بسالت، ۲۱۷۸ ریئر ایڈمرل عبدالعزیز مرزا تمغہ امتیاز (ملٹری)، ۲۱۸۶ میجر جنرل عبدالرزاق، ۲۰۲۲ کیپٹن (نیوی) محمد یونس، ستارہ امتیاز ۲۱۳۳ لیفٹیننٹ جنرل نذر حسین تمغۂ بسالت، ۲۰۲۷ لیفٹیننٹ کرنل محمد سعید تمغۂ بسالت، ۲۴۳۸ بریگیڈیئر مقصود الحسن، تمغۂ امتیاز (ملٹری)، ۲۵۶۳ لیفٹیننٹ کرنل ذوالفقار ارشد، تمغۂ بسالت، ۲۹۲۹ بریگیڈیر جاوید اقبال ملک، تمغۂ بسالت، کیپٹن سرفراز علی خان شہید، تمغۂ شجاعت، ستارہ بسالت۔

ممتاز عالمگیرینز افواج پاکستان میں

۲۔ بریگیڈیئر سلطان احمد، ۱۹ بریگیڈیئر محمد حیات، ۱۷۳، بریگیڈیئر رب نواز، ۱۶۷ بریگیڈیئر ایم اے اسلم، ۱۹۱ بریگیڈیئر عباس بیگ، ۲۸۷ بریگیڈیئر لال خان، ۲۶۱ لیفٹیننٹ جنرل رخمان گل، ۸۲۸ بریگیڈیئر عبدالحمید، ۳۵۰ بریگیڈیئر غلام محمد، ۸۵۶ میجر جنرل ممتاز علی، ۳۹۷ میجر جنرل محمد جمشید، ۸۸۵ میجر جنرل غلام محمد، ۴۳۷ بریگیڈیئر محمد اسلم خان، ۹۰۲ بریگیڈیئر محمد اکبر، ۴۴۱ بریگیڈیئر ایم امیر خان، ۹۴۸ بریگیڈیئر محمد اکبر، ۹۶۵ بریگیڈیئر محمد اکبر خان، ۴۶۰ لیفٹیننٹ جنرل محمد اکبر خان، ۹۶۵ بریگیڈیئر محمد اکبر خان، ۴۶۹ میجر جنرل خداداد، ۹۹۳ بریگیڈیئر محمد صدیق، ۴۹۶ بریگیڈیئر بشیر احمد، ۱۰۳۹ بریگیڈیئر محمد خان، ۴۹۸ بریگیڈیئر صادق جان، ۱۱۸۷ بریگیڈیئر محمد اقبال، ۵۶۵ بریگیڈیئر صادق جان، ۱۲۰۵ بریگیڈیئر محمد شریف، میجر جنرل محمد بشیر خان، ۱۲۱۶ بریگیڈیئر محمد ایوب، ۵۷۳ بریگیڈیئر سید اکابر حسین، ۱۲۲۱ بریگیڈیئر ایم اسلم جنجوعہ، ۶۳۶ بریگیڈیئر خوشی محمد، ۲۲۳ بریگیڈیئر اکرم ظفر، ۶۸۸ بریگیڈیئر عطا محمد خان ملک، ۱۳۳۳ لیفٹیننٹ جنرل محمد اقبال، ۶۹۰ بریگیڈیئر بشیر احمد، ۱۳۴۱ بریگیڈیئر قربان علی، ۷۴۳ بریگیڈیئر محمد اقبال، ۱۳۶۸ لیفٹیننٹ جنرل سعادت علی خان، ۷۴۸ بریگیڈیئر محمد حیات، ۱۳۷۱ ایئر چیف مارشل ذوالفقار علی خان، ۱۳۹۵ بریگیڈیئر امیر محمد خان، ۱۹۴۹ بریگیڈیئر محمد یونس، ۱۴۱۰ بریگیڈیئر عاشق حسین، ۲۰۱۵ میجر جنرل طارق نظامی، ۲۴۲۷ بریگیڈیئر محمد اشرف، ۲۰۴۰ بریگیڈیئر سعید اختر، ۱۴۴۷ میجر جنرل ساجد حسین، ۲۰۴۶ بریگیڈیئر محمد اجمل، ۱۴۶۹ بریگیڈیئر منظور حسین، ۲۰۴۸ بریگیڈیئر ایم اقبال، ۱۵۶۸ لیفٹیننٹ جنرل محمد صفدر، ۲۰۶۰ بریگیڈیئر قربان حسین، ۱۵۵۲ بریگیڈیئر محمد مشتاق، ۲۰۷۱ بریگیڈیئر سلطان محمود، ۱۵۶۴ بریگیڈیئر محمد عثمان، ۲۰۷۹ لیفٹیننٹ جنرل محمد اشرف، ۱۵۹۳ بریگیڈیئر محمد اشرف، ۲۰۹۲ بریگیڈیئر رب نواز ۱۶۲۸ بریگیڈیئر محمد اکرم، ۲۱۱۲ بریگیڈیئر صغیر حسین، ۱۷۳۸ بریگیڈیئر سلطان احمد، ۲۱۳۳ میجر جنرل نذر حسین، ۱۷۳۹ میجر جنرل پیرداد خان، ۲۱۵۵ بریگیڈیئر عبدالغفار، ۱۷۷۹ بریگیڈیئر سید محمود خان، ۲۱۵۷ بریگیڈیئر محمد اکرم، ۱۸۰۵ بریگیڈیئر فضل الرحمٰن، ۲۴۲۶ میجر جنرل نعیم اکبر، ۱۸۲۳ بریگیڈیئر محمد اسلم، ۲۴۹۶ لیفٹیننٹ جنرل خالد نواز، ۱۸۲۶ میجر جنرل محمد اکرم، بریگیڈیئر صادق جمال، ۱۸۶۲ لیفٹیننٹ جنرل آر ڈی بھٹی، ۱۸۷۰ بریگیڈیئر سلطان جہانگیر، ۱۸۷۱ کمانڈور سجاد حیدر ۱۸۸۸ بریگیڈیئر عبدالرؤف۔

فوجی عالمگیرینز سول میں

۲۶۱ لیفٹیننٹ جنرل رخمان گل، مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر اور گورنر سندھ (۷۰-۱۹۷۱ء)

۹۹۳ بریگیڈیئر محمد صادق، سابق چیئرمین منسٹرز انسپکشن ٹیم

۱۱۸۷ جنرل محمد اقبال خان، ممبر پنجاب پبلک سروس کمیشن، مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر اور گورنر پنجاب و سندھ

۱۳۳۳ لیفٹیننٹ جنرل محمد اقبال، چیئرمین پنجاب پبلک سروس کمیشن از ۱۹۸۷ء تا حال

۱۸۲۷ میجر جنرل محمد اکرم سابق جنرل منیجر پاسکو

۲۰۱۵ میجر جنرل طارق نظامی، سابق چیئرمین اے کے پبلک سروس کمیشن

سفراء

۱۹ بریگیڈیئر محمد حیات، سفیر سعودی عرب

۲۶۱ لیفٹیننٹ جنرل رحمان گل، سفیر برائے افغانستان، سفیر برائے لیبیا

۴۶۰ لیفٹیننٹ جنرل محمد اکبر خان، سفیر برائے برطانیہ ۱۹۷۶ء

۱۳۷۱ ایئر چیف مارشل ذوالفقار علی خان، سفیر برائے امریکہ ۱۹۸۹ء

۱۵۲۷ لیفٹیننٹ جنرل محمد صفدر، سفیر برائے مراکش ۱۹۸۹ء حال وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی

۱۸۲۲ لیفٹیننٹ کرنل ریٹائرڈ محمد قربان، سفیر برائے برما ۱۹۸۹ء

سینیٹر

۱۹ بریگیڈیئر محمد حیات

سابق وفاقی وزیر پیداوار

۵۲۶ میجر جنرل (ریٹائرڈ) محمد بشیر از ۱۹۸۶ء۔۱۹۸۸ء

شاعروادیب، فنکار، مورخ

۱۰۲۶ حسن اختر کیانی، مجموعہ کلام اردو تذبذب اختر، کتاب انسانی حقوق کے سائے میں (جرمن)

۲۰۰۰ ڈاکٹر سرفراز مرزا پی ایچ ڈی، محقق، مورخ

محمد فاروق شاعر

۲۰۸۹ ڈاکٹر محمد خان پی ایچ ڈی، مترجم قرآن (روسی زبان)

۱۹۲۹ عبدالرؤف

محمد اسلم کیانی

حسن علی

ممتاز چنگیزی، کلکٹر کسٹمز اسرار حسین

۱۸۹۱ واجد علی، شاعر اور افسانہ نگار

ڈاکٹر وقار چودھری، سول سروس

ڈاکٹر محمد اسلم شیخ، زمرد حسین سول سروس

قمر زمان ڈی سی، سجاد نور سول سروس

ایم گلستان خان، صنعت کار لندن

سید زمان خان، چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ لندن

ممتاز عالمگیرینز (سول)

۶۸۴ مسٹر عبدالغنی خان، ۱۱۳۵ ڈاکٹر محمد شاہ پی ایچ ڈی انجینئرنگ، ۱۱۲۹ ڈاکٹر سلیم ناز پی ایچ ڈی، ڈائریکٹر ایجوکیشن آزاد کشمیر، ۱۵۱۸ مسٹر بشیر احمد مرزا ایریا منیجر، ایس ایل آئی سی۔ ۱۵۶۰ مسٹر راجہ ایم اعظم خان، ٹیکنیکل منیجر پی ٹی سی جہلم، ۱۵۵۱ مسٹر خادم حسین، ڈپٹی میجر ایس ایل آئی سی۔ ۱۵۵۹ مسٹر اے ڈی خان، ڈپٹی سیکرٹری منسٹر آف ایجوکیشن۔ ۱۸۲۱ مسٹر ظہور شوکت، بزنس ایگزیکٹو۔ ۲۰۰۰، ڈاکٹر سرفراز حسین، ڈپٹی ڈائریکٹر ایشیاء اسٹڈی، پنجاب یونیورسٹی، ۳ سی مسٹر جاوید حسن علی،

ڈائریکٹر ایف آئی اے۔۲۰۵۳ مسٹر شربت خان وائس پریذیڈنٹ الائیڈ بینک، ۲۰۸۷ ڈاکٹر محمد خان پی ایچ ڈی روسی زبان، ۲۱۷۰ مسٹر محمد رفیق سینئر وائس پریذیڈنٹ یو بی ایل۔۲۱۹۴ ڈاکٹر منظور حسین، پی ایچ ڈی انجینئرنگ، ۲۳۳۲ مسٹر رسول خان، صنعت کار۔۲۳۰۰ مسٹر جلیل احمد خان، ایریا منیجر ایس ایل آئی سی۔۲۳۱۹ مسٹر سلیم اختر کیانی، ۲۳۷۱ مسٹر عبدالواحد، انجینئر سوئی گیس، ۹ سی ڈاکٹر مقصود الحسن نوری، پی ایچ ڈی (امریکہ) ۲۴۱۲ مسٹر اصغر علی خان، پرنسپل، ۲۴۰۱ مسٹر فیاض الرحمٰن، ڈائریکٹر سرحد ڈیویلپمنٹ اتھارٹی، پشاور منیجنگ ڈائریکٹر او پی ایف او آئی سی، ۲۴۱۵ مسٹر ایچ یونس، صنعت کار۔۲۴۴۱ مسٹر علی احمد خان اے، آئی جی گلگت۔۲۴۶۶ مسٹر محمد تاج خٹک۔۲۵۸۰ مسٹر فرید نواز، ڈپٹی ڈائریکٹر انٹیلی جنس بیورو، ۲۶۲۰ مسٹر آصف حیات، ڈی آئی جی پولیس، ۲۶۳۳ مسٹر ریاض نور، (پولیٹیکل ایجنٹ) ۳۲۹۲ مسٹر عزیز الحسن۔

اعزازی تلوار یافتگان

۲۴۵۵ ادیب انور، ۳۲ پی ایم اے لانگ کورس

۲۴۷۷ مشتاق نیازی، ۳۵ پی ایم لانگ کورس

۲۵۱۶ سعید جاوید صدیقی، ۳۶ پی ایم اے لانگ کورس

۳۲۶۰ سعید خالد، ۵۴ پی ایم اے لانگ کورس

۳۳۳۴ ظاہر شاہ، ۵۶ پی ایم اے لانگ کورس

۳۸۱۶ ریاض احمد خان، ۵۹ پی ایم اے لانگ کورس

۳۹۲۷ عظیم آصف، ۶۰ پی ایم اے لانگ کورس

۳۶۲۲ ارشد محمود، ۶۵ پی ایم اے لانگ کورس

۳۷۶۹ عابد محمود، ۶۶ پی ایم اے لانگ کورس

۳۹۲۴ اختر نواز ۱۶ گریجویٹ کورس، ایروناٹیکل انجینئرنگ

۴۱۲۸ افتخار احمد، ۶۸ پی ایم اے لانگ کورس

۴۰۱۴ جاوید اختر، ۷۰ پی ایم اے لانگ کورس

۴۰۶۳ نسیم حسین، ۷۲ پی ایم اے لانگ کورس

۴۳۲۲ ساجد شکور، ۷۷ پی ایم اے لانگ کورس

۴۷۵۲ عمر بخاری، ۸۴ پی ایم اے لانگ کورس

۴۸۷۶ کمال انور چوہدری، ۸۸ پی ایم اے لانگ کورس

۵۰۰۳ ساجد امین، ۹۰ پی ایم اے لانگ کورس

۵۲۳۰ فاروق حیدر تارڑ، ۹۹ جی ڈی پی، پاکستان ایئر فورس

۵۳۷۶ شیراز خادم، ۹۴ پی ایم اے لانگ کورس

۵۴۸۷ فواد علی، ۹۶ پی ایم اے لانگ کورس

۵۵۹۴ تیمور یونس، ۹۸ پی ایم اے لانگ کورس

۵۷۱۷ نعمان الحق، ۱۰۰ پی ایم اے لانگ کورس

۵۷۸۳ میر باز خان، ۱۰۲ پی ایم اے لانگ کورس

۵۸۷۶ احمد عمر، ۱۰۵ پی ایم اے لانگ کورس (سینڈہرسٹ) یو کے

۵۹۶۵ مبشر ریاض، ۱۰۶ پی ایم اے لانگ کورس

باب ہفتم

ملٹری کالج اولڈ بوائز ایسوسی ایشن، عالمگیرینز ایسوسی ایشن

عالمگیرینز ایسوسی ایشن کی تاریخ

مرکزی اور زونل عہدیدار

اولڈ بوائز، عالمگیرینز ایسوسی ایشن

کالج کے اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کی داغ بیل اس دن پڑی جب ۱۹۳۷ء کے اوائل میں اس وقت کے کمانڈانٹ کیپٹن ڈبلیو سلیبی اور ایم سی ایم آکسفورڈ نے ۱۹۳۷ء کالج کی پہلی گو بہت محدود پیمانے پر ری یونین کا اہتمام کیا اور اس وقت تک کے تمام سابق اور حاضر طلبا کے کوائف ایک کتاب کی شکل میں صوبیدار (بعد میں میجر) غلام احمد مرزا صاحب سے مرتب کرائے (غلام احمد صاحب کا مرتب کیا ہوا یہ معلومات نامہ اب کالج میوزیم میں دیکھا جاسکتا ہے) اس کتاب پر جناب سلیبی نے اپنے قلم سے عبارت لکھی۔

سلیبی نے ری یونین کے بعد یہ قدم اٹھایا کہ ڈائجسٹ آف سروس کے عنوان سے کیڈٹس کے پرسنل فائل میں ایک پروقار اضافہ کیا تاکہ ان کے بعد کالج کے کیریئر اور کوائف کا ریکارڈ کالج میں محفوظ ہوتا رہے۔ اس موقع پر کیس باقاعدہ ایسوسی ایشن کی تشکیل عمل میں نہیں آئی۔ اس ری یونین کو اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کی طرف پہلا قدم کہا جاسکتا ہے۔

۲۸ فروری ۱۹۴۸ء کو اس وقت کے کمانڈر انچیف جنرل ڈگلس ڈی گریسی کالج کے معائنے کو آئے۔ انہوں نے کمانڈانٹ میجر سید فیاض حسین زیدی سے کہا کہ جی ایچ کیو کی پالیسی ہے کہ کالج کو ایک بوائز انفنٹری بٹالین کے ماحول سے نکال کر روایتی برٹش پبلک سکول کا آب و رنگ دیا جائے اور اس مقصد کے لئے ضروری اقدامات کئے جائیں۔ ان اقدامات میں سے ایک اقدام بقول کرنل زیدی یہ بھی تھا کہ جنرل گریسی کے ایما سے کالج کے اولڈ بوائز کی ری یونین ۲ اور ۳ مئی ۱۹۴۸ء کو کالج کی سالانہ تقریب کے موقع پر اولڈ بوائز کی پہلی ری یونین کا اہتمام کیا گیا۔ اس ری یونین میں مجموعی طور پر تقریباً تیس اولڈ بوائز شریک ہوئے۔

اس پہلی بڑی ری یونین کی تقریبات دو دن تک (دو اور تین مئی ۱۹۴۷ء) جاری رہیں (ری یونین کی تفصیلات ری یونین کے باب میں درج کی گئی ہیں) جیسا کہ اس ری یونین کی اس روداد سے جو مئی ۱۹۴۹ء کے کالج میگزین میں شائع ہوئی۔ ظاہر ہے کہ اس موقع پر کسی باقاعدہ ایسوسی ایشن کی تشکیل عمل میں نہیں آئی۔ تاہم ۱۹۴۸ء کی ری یونین سے تنظیم کی باقاعدہ تشکیل کی منزل قریب تر ضرور آئی۔

کالج کی سلور جوبلی اور ری یونین کی تقریبات ۲۷ نومبر ۱۹۵۰ء تک جاری رہیں۔ اس ری یونین میں دو سو سے زیادہ اولڈ بوائز نے شرکت کی۔ ری یونین کا اختتام ۲۹ نومبر ۱۹۵۰ء کے سلور جوبلی ڈنر اور کنسرٹ پر ہوا۔

اس شاندار سلور جوبلی ری یونین پر بھی اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کی رسمی تشکیل عمل میں آئی۔ گو اس پرجوش رسم نے شعوری یا لاشعوری طور پر اولڈ بوائز اور کالج کے ارباب حل و عقد کو ایسی تنظیم کی باقاعدہ تشکیل کا احساس ضرور دلایا ہوگا۔ آئندہ آٹھ دس سال اس سلسلہ میں مکمل خاموشی طاری رہی تا آنکہ ۶۰-۱۹۵۹ء کے تربیت میں ایڈیٹر نے اپنے ایڈیٹوریل میں لکھا:

Indispensable as this section is for the Magazine, we have always felt a void in it which could be filled only by our old boys. Perhaps it is we who are to blame for not having sought their cooperation in the matter of contribution so far. We have, therefore, decided to open an old boys section in the Magazine, with the next issue, which will contain articles written by our ex-students. These will not only enrich the Magazine but - let us hope - strengthen the bond that exists between them and their alma mater. In fact, if the more enthusiastic among them would take a suggestion, it is high time they formed themselves into an Old Boys Association and thus linked them up into a closer fellowship of mutual goodwill and regard. No public schools in the country of their origin are without such association, and practically all owe their progress to the keen interest and active co-operation of their old boys. We earnestly hope our Old Boys too would welcome the suggestion and get move on.

۲۰ نومبر ۱۹۶۲ء کو کالج کے سینئر موسٹ اولڈ بوائے نمبر ۲ بریگیڈیئر سلطان محمد کالج میں آئے تو ملٹری کالج اولڈ بوائز کی تشکیل کا مسئلہ بھی زیر غور آیا۔ چنانچہ اوائل ۱۹۶۳ء میں مسٹر فضل حق حیدری نے کمانڈانٹ لیفٹیننٹ کرنل سردار خان کی سرپرستی میں ایسوسی ایشن کی باقاعدہ داغ بیل ڈالی۔ ۶۳-۱۹۶۲ء کے تربیت میں (جو مئی ۱۹۶۳ء میں شائع ہوا) سلطان محمد کو صدر بنایا گیا۔ حیدری صاحب کی طرف سے یہ اعلان شائع ہوا۔

WELCOME OLD ALAMGIRIANS:

It is with great pride and pleasure that we announce the formation of our Old Boys Association - a long cherished desire of many an ex-student of the Military College. Thanks to the keen interest of the present Commandant Lt. Col. M. Sardar Khan, the association is no longer a dream, but has actually come into existence with Brigadier Sultan Muhammad (Ex. C. No. 2) , Chief of Joint Secretariat, Karachi, as its President and Mr. F. H, Hydri, the oldest member of the college staff as its Secertary.

It is earnestly hoped that those ex-students of the college who are not yet aware of the formation of their Association will warmly welcome the news and hasten to join this brotherhood of old Alamgirians with a view to linking themselves into a closer fellowship of mutual goodwill and regard as well as strengthening the bond of affection that, we believe, exists between them and their alma mater. No public schools in the country of their origin are without such Association and practically all owe their progress- to die keen interest and active co-operation of their Old Boys. Let us hope that our Old Boys are as deeply concerned with the welfare of their old school as can be expected of them.

The Enrolment Forms can be had from the Secretary who will also act as Hony Treasurer of the Association. Membership fees are as under :-

(a) Admission Fee Rs. 10.00

(b) Membership Fee Rs. 05.00 per annum.

Rs. 50.00 for life.

The constitution of the Association is still in the process of framing. Any suggestions from members will be most gratefully entertained for consideration in the first Re-union of the Old Boys likely to be held on the occasion of the next Prize Distribution of the college, Members will be duly informed of the actual date of meeting. In the meantime old Alamgirians who happen to see this announcement are requested to give it wider publicity.

We have also the pleasure to announce that the next issue of this Magazine will incorporate a special section for Old Boys, which will be devoted to news of Old Alamgirians and articles.

Contributed by them it is hoped that members of the Association will find time to enrich this section by their contribution.

جیسا کہ اس نشریئے سے ظاہر ہے، اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کے بنائے جانے کا مقصد یہ تھا کہ اولڈ بوائز میں آپس میں زیادہ سے زیادہ رابطہ ہو اور باہمی تعلق بڑھے اور وہ اپنی مادر درس گاہ کی ترقی میں زیادہ سے زیادہ دلچسپی لے سکیں۔ رجسٹریشن اور رکنیت کی فیس کی تفصیل بھی بتائی گئی۔ ۱۵ مئی ۱۹۶۳ء کو اس وقت کے کالج کے کمانڈانٹ لیفٹیننٹ کرنل محمد سردار خان نے جن کا ایسوسی ایشن کے سرپرست کی حیثیت سے کچھ اولڈ بوائز سے رابطہ تھا انہیں براہ راست ڈی او لکھے اور تمام اولڈ بوائز کی اطلاع کے لئے پاکستان آرمی آرڈرز میں بھی ایسوسی ایشن کی تشکیل کے بارے میں اطلاع شائع کروائی۔ کمانڈانٹ کے ڈی او کے جواب میں پہلا خط ۱۰ مئی ۱۹۶۳ء کو کالا آرڈیننس ڈپو سے میجر رحمت خان نے لکھا اور رکنیت فارم طلب کیا۔ ۲۰ مئی ۱۹۶۳ء ہی کے خط میں سیکنڈ لیفٹیننٹ سعید اختر (۲۰۴۰) نے ایسوسی ایشن کے قواعد و ضوابط بھی طلب کئے۔ نمبر ۶۸۴ مسٹر عبدالغنی انجینئر نے بارہ فارموں کی فرمائش کے ساتھ کمانڈانٹ کو لکھا کہ میں نے آپ سے گزشتہ ملاقات کے موقعہ پر جس اولڈ بوائز لاج کی بات کی تھی اس کی تفصیلات لکھئے تا کہ میں اسے ڈیزائن کر سکوں۔ ۲۷ مئی ۱۹۶۳ء کے خط میں ۱۸۱ بریگیڈیئر عباس خان نے رکنیت کے فارم طلب کئے۔ کیپٹن (اب لیفٹیننٹ جنرل) محمد اقبال نمبر ۱۳۳۳ نے ۱۱ جون ۱۹۶۳ء کو چترال سکاؤٹس کے ہیڈ کوارٹر دروش سے لکھا کہ میں نے پاکستان آرمی میں آرڈرز میں اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کے بننے کے بارے میں پڑھا ہے۔ ضروری کاغذات مجھے بھیجنے کی زحمت کی جائے۔

۱۵ اگست ۱۹۶۳ء کو خود بریگیڈیئر سلطان محمد کالج نمبر دو نے رکنیت کے فارم کے لئے لکھا اور ایسوسی ایشن کی تشکیل کی ضرورت اور اہمیت کے بارے میں

ایک تفصیلی خط کمانڈانٹ کو لکھا اس کی تاریخی اہمیت ہے۔

ایسوسی ایشن کے فاؤنڈر ممبرز میں ان اولڈ بوائز کے علاوہ جن کے نام اوپر مذکور ہوئے، ۱۹ بریگیڈیئر محمد حیات، ۸۸۵ بریگیڈیئر غلام محمد اور کیپٹن (اب جنرل) آر ڈی بھٹی بھی شامل تھے۔

مئی ۱۹۶۳ء سے اپریل ۱۹۶۴ء تک ایسوسی ایشن رکنیت سازی سے آگے نہ بڑھ سکی چنانچہ ۶۴-۱۹۶۳ء کے تربیت کے اڈیٹوریل میں حیدری صاحب نے گلہ کیا کہ ایسوسی ایشن کی رکنیت میں اضافہ کی رفتار توقع سے بہت کم ہے۔ غالباً اسی وجہ سے مجوزہ ری یونین اور ایسوسی ایشن کی جنرل میٹنگ نہ ہوسکی۔ ۱۹۶۵ء میں جنگ چھڑ گئی۔ چند سال بعد جب حالات سازگار ہوئے تو اکتوبر ۱۹۶۸ء میں کمانڈانٹ لیفٹیننٹ کرنل مرتضیٰ حسین کی خصوصی سرپرستی اور مسٹر حیدری کی کاوشوں اور منجملہ دوسرے اولڈ بوائز کے کھاریاں گیریژن میں تعینات کالج کے دو جاں نثار اولڈ بوائز لیفٹیننٹ کرنل رشید احمد کیانی ستارۂ جرأت اور لیفٹیننٹ کرنل حق نواز کیانی ستارۂ جرأت کے پرجوش تعاون سے ۵ اور ۶ اکتوبر ۱۹۶۸ء کو ایک بہت شاندار ری یونین کا اہتمام کیا گیا۔ یہ ری یونین شرکاء کی تعداد پروگرام کی رنگارنگی انتظامات کی وسعت کے لحاظ سے بہت منفرد تھی اور اس لحاظ سے بھی ری یونین ستمبر ۱۹۶۵ء کی جنگ کے پس منظر میں منائی جارہی تھی۔

جس میں ملٹری کالج کے سپوت اپنی جانوں اور جرأتوں سے اپنی مادر درس گاہ کی عظمتوں کا لوہا منوا چکے تھے اور اس کے فرزند آرمی لیڈر شپ کی ہر سطح پر جگمگا رہے تھے۔ مزید برآں اس ری یونین سے حقیقی معنوں میں اولڈ بوائز ایسوسی ایشن میں جان پڑی۔ ۱۹۶۳ء کی تشکیل بڑی حد تک تشکیلِ عمل کی ابتدا تھی۔ اس کی عملی تکمیل ۶ اکتوبر ۱۹۶۸ء کو ہوئی۔

۶ اکتوبر کی صبح ۱۰ بجے موسیٰ ہال میں اولڈ بوائز کی پہلی جنرل میٹنگ کا اجلاس شروع ہوا۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد کمانڈانٹ لیفٹیننٹ کرنل مرتضیٰ حسین نے اپنی مختصر تعارفی تقریر میں اولڈ بوائز اور ان کے مادر درس گاہ کے درمیان قریب تر روابط کو استوار رکھنے کے لئے ایک باقاعدہ تنظیم کی ضرورت اور اہمیت پر زور دیا۔ جس کا مدتوں سے انتظار تھا۔ کمانڈانٹ کی تقریر کے بعد بریگیڈیئر عباس بیگ نے سینئر موسٹ عالمگیرین بریگیڈیئر سلطان محمد کا نام میٹنگ کی صدارت کے لئے اور سینئر موسٹ استاد جناب فضل حق حیدری کا نام جلسہ کی کارروائی کے لئے پیش کیا۔ جس کی تمام حاضرین نے پرزور تائید کی اور پرجوش تالیوں کی گونج میں دونوں حضرات نے اپنی کرسیاں سنبھالیں۔

بریگیڈیئر سلطان نے اپنے خطاب میں سب سے پہلے ارباب کالج کا شکریہ ادا کیا کہ بالآخر انہوں نے خود ہی پہل کی اور اس ری یونین کا اہتمام کیا۔ جس کی ایک عرصے سے ضرورت تھی اور جس کا کئی سالوں سے شدید انتظار تھا۔ انہوں نے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا کہ گو چند سال پہلے اولڈ بوائز ایسوسی ایشن تشکیل پا چکی تھی لیکن یہ تشکیل برائے نام رہی اور حسب توقع اور خواہش بوجوہ فعال نہ ہوسکی۔ ان کے خیال میں اس کا ایک سبب یہ تھا کہ زیادہ تر وقت جنگ کی وجہ سے غیر معمولی حالات رہے اور بیشتر اولڈ بوائز فوج میں اپنی منصبی ذمہ داریوں میں بہت زیادہ مصروف رہے۔

ایسوسی ایشن کو فعال نہ بنا سکنے کا دوسرا سبب غالباً مالی اور انتظامی وسائل کا مسئلہ تھا۔ انہوں نے کہا کم از کم یہ مسئلہ قابل رکاوٹ نہ ہونا چاہیئے۔ کالج ایک مرکزی جگہ پر واقع ہے۔ ری یونین کوئی مسئلہ نہ ہونا چاہیے۔ آخر میں انہوں نے اولڈ بوائز سے اپیل کی کہ ایسوسی ایشن کو حقیقی معنوں میں فعال بنائیں تا کہ اس کی اہمیت ہمہ جہتی افادیت بروئے کار آسکے۔

From: Brigadier Sultan Mohammad
Chief of the Joint Secretariat,

No. SM/104/13
15 Aug. 1963

My dear Sardar Khan

Do pardon me for being so late in replying to your letter dated 15th May, 1963.

I am delighted that you have been able to form the "Old Boys Association" of the Military College, Jhelum. Establishment of such an institution was long overdue; and we the Old Boys do take the blame for not being able to do something about it, all these years; though I am sure, a desire for having such an Association must have been there in every body's mind. An institution of Military College, Jhelum's standing should enjoy a perspective and historical depth in its life and activites, in the form of an "Old Boys Association". I am sure all the Old Boys must be delighted at the prospects of at last having a body of their own to keep in touch, as you say, with the affairs of their Alma Mater. The credit, naturally, goes to you for not only seeing the

importancce of such a measure, but taking concerte steps in bringing about the association.We are all grateful to you.

From what I was able to see of the College during my visit to you last spring, I was greatly impressed by the all round high standards of efficiency and cheerful healthy atmosphere prevailing amongst both the cadets and the staff. Above all, your devotion to the cause of the college - be it academic, sports and administration, impressed me deeply.

We the old "generation" are convinced that the College has progressively taken great strides forward in all spheres of its activities over the years, and the part you have played in its progress will always stand out.

Wishing you, the College and the "Old Boys Association" all success in years to come.

I am enclosing an application for life Membership of the Association, together with a cheque for Rs. 60.00 (Entrance Fee Rs. 10.00 plus Rs. 50.00 for life membership). With kindest regards.

Yours sincerely
Lt. Col. M. Sardar Khan,
MA, AEC,
Commandant Military College, Sarai Alamgir, Jhelum.

چیئرمین کے خطاب کے بعد ایسوسی ایشن کے مجوزہ آئین اور قواعد کی ہر شق پر بحث ہوئی اور بحث وتمحیص کے بعد جنرل میٹنگ نے متفقہ طور پر ایسوسی ایشن کا آئین منظور کیا۔ جس کا متن یہ ہے:

(آئین)

ملٹری کالج اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کا آئین

یہ آئین ایسوسی ایشن کی پہلی میٹنگ منعقدہ ۶ اکتوبر ۱۹۶۸ء میں دو سابقہ کمانڈانٹ نیز بریگیڈیئر محمد رفیق اور لیفٹیننٹ کرنل محمد سردار خان اور بشمول میجر جنرل رحمان گل، میجر جنرل خداداد، میجر جنرل محمد اکبر خان، بریگیڈیئر سلطان محمد، بریگیڈیئر محمد عباس بیگ، بریگیڈیئر محمد اسلم، بریگیڈیئر محمد بشیر، بریگیڈیئر امیر خان، بریگیڈیئر محمد صادق، ۱۶۷ اورلڈ بوائز اور کالج کے کمانڈنگ اور سٹاف کی موجودگی میں متفقہ طور پر پاس کیا گیا۔

آئین کی دفعات

۱۔ نام

ایسوسی ایشن دی ملٹری کالج اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کے نام سے موسوم ہوگی۔

۲۔ پیٹرن

کمانڈانٹ ملٹری کالج ایسوسی ایشن کے پیٹرن ہونگے اور اس کے اکاؤنٹس کے نگران بھی۔

۳۔ مقصد

ایسوسی ایشن کا مقصد یہ ہے کہ اس کے ذریعے سے اولڈ بوائز ایسوسی ایشن اپنی مادر درس گاہ سے رابطہ رکھیں۔

۴۔ ہیڈ آفس

ایسوسی ایشن کا ہیڈ آفس ملٹری کالج جہلم ہوگا۔

۵۔ رکنیت

(الف) جو بھی ملٹری کالج کا سابق کیڈٹ رہا ہے وہ رکنیت حاصل کرنے کے اہل سمجھا جائے گا۔

(ب) تاہم رکنیت پانچ روپیہ فیس (بااستثنٰی جے سی اوز اور این سی اوز) اور کم از کم ایک سال کی رکنیت کی فیس ادا کرنے سے شروع ہوگی۔

۶۔ رکنیت کی فیس

(الف) (پانچ روپے داخلہ فیس کے علاوہ جو ایک بار واجب الادا ہے) ۱۰ روپے سالانہ اور سو روپے تاحیات ہوگی۔

(ب) جے سی اوز کے لئے دس روپے اور این سی اوز کیلئے پانچ روپے تاحیات رکنیت کی فیس ہوگی۔

(ج) سالانہ رکنیت کا حامل رکن اپنی رکنیت کی فیس پیشگی ہر سال، ۳۱ دسمبر تک ادا کرے گا۔ اگر کوئی رکن متواتر دو سال تک فیس ادا نہ کرے تو اسکی رکنیت ختم ہوجائے گی۔

(د) وہ عالمگیرین جو بیروزگار ہیں یا کسی سول یا ملٹری ادارہ میں زیر تربیت ہیں وہ دو روپیہ فیس داخلہ اور پانچ روپیہ سالانہ رکنیت کی فیس ادا کریں گے۔

۷۔ بہ لحاظ عہدہ اراکین Ex-Officio

کالج کے کمانڈانٹ اور کالج کے موجودہ اور ریٹائرڈ سٹاف کے اصحاب ایسوسی ایشن کے Ex-Officio بلحاظ منصب اراکین متصور ہونگے۔

۸۔ معاون اراکین Associate Members

(الف) کالج کے تمام کمانڈانٹس ایسوسی ایشن کے معاون Associate ممبرز ہونگے۔

(ب) مجلس انتظامیہ کو کسی بھی ایسے فرد کو معاون رکن نامزد کرنے کا اختیار ہوگا جس کے بارے میں انہیں یقین ہو کہ وہ ایسوسی ایشن کے مفاد اور مقصد کو آگے بڑھانے میں کارگر ہوگا۔

(ج) ایکس آفیشو اور ایسوسی ایٹ اراکین رکنیت اور داخلہ فیس سے مستثنٰی ہوں گے۔

۹۔ مجلس انتظامیہ

انجمن کو چلانے اور اس کے معاملات کی نگرانی و نگہداشت کے لئے آٹھ رکنی مجلس انتظامیہ ہوگی۔ مجلس انتظامیہ سال میں ایک بار اپنی میٹنگ منعقد کرے گی۔ کورم کم از کم پانچ اراکین کا ہوگا۔

۱۰۔ عہدیدار

ایسوسی ایشن کے مندرجہ ذیل عہدیدار ہونگے:

(الف) پریذیڈنٹ (ب) وائس پریذیڈنٹ (ج) سیکریٹری (د) اسسٹنٹ سیکریٹری

۱۱۔ جنرل میٹنگ

ایسوسی ایشن ہر سال کالج میں اپنے اراکین کے لئے تقریب ملاقات (ری یونین) کا اہتمام کرے گی۔ ری یونین کے وقت ہی ایسوسی ایشن جنرل میٹنگ منعقد کرے گی۔ سیکرٹری کی طرف سے میٹنگ کا ایجنڈا کم از کم دس روز پہلے جاری کیا جائے گا۔

۱۲۔ ری یونین کے سارے مصارف

ری یونین میں شرکت کرنے والے اولڈ بوائز برداشت کریں گے (شرح کا فیصلہ جنرل میٹنگ میں ہوگا)

۱۳۔ عہدہ کی مدت

عہدیداروں اور مجلس انتظامیہ کے اراکین کے عہدوں کی معیاد تین سال ہوگی۔

۱۴۔ عہدیداروں کے فرائض

۱۔ صدر

صدر کا مجلس انتظامیہ اور جنرل میٹنگ کی صدارت کرنا اور دیکھنا کہ ایسوسی ایشن کے معاملات ٹھیک چل رہے ہیں۔

۲۔ نائب صدر

صدر کی عدم موجودگی میں صدر کے فرائض انجام دے گا۔

۳۔ سیکریٹری

(الف) مجلس انتظامیہ یا جنرل میٹنگ کی قراردادوں پر عمل درآمد کرانا۔

(ب) ایسوسی ایشن کی سالانہ ری یونین کا سارا انتظام کرنا۔

(ج) میٹنگوں کی رودادوں اور دوسرے ریکارڈوں کا حساب رکھنا۔

(د) دوسرے عہدیداروں اور مجلس انتظامیہ کے اراکین سے قریبی روابط رکھنا اور انہیں ایسوسی ایشن کے معاملات سے مطلع کرنا۔

(ر) ایسوسی ایشن کے اکاؤنٹس کے نگراں (custodian) کو حسابات میں مدد دینا۔

۴۔ اسسٹنٹ سیکرٹری

(الف) سیکرٹری کو اس کے فرائض کی ادائیگی میں مدد دینا

(ب) سیکرٹری کی عدم موجودگی میں اس کے فرائض انجام دینا۔

۱۵۔ میٹنگوں کی صدارت

ایسوسی ایشن کی جنرل میٹنگ یا مجلس انتظامیہ کی میٹنگ کی صدارت صدر یا اسکی عدم موجودگی میں نائب صدر کرے گا۔ اگر کسی وجہ سے دونوں موجود نہیں تو صدارت وہ ممبر کرے گا جس کو باقی حاضرین ممبران منتخب کرلیں۔

۱۶۔ کورم

(الف) جنرل میٹنگ کے لئے پچیس فیصد اراکین کورم ہوں گے اور مجلس انتظامیہ کے لئے آٹھ میں سے پانچ

(ب) کسی میٹنگ کو ملتوی کرنے کے لئے کسی کورم کی ضرورت نہیں دوبارہ میٹنگ کرنے کے لئے نیا نوٹس دینا پڑے گا اس امر کی وضاحت کے ساتھ کہ پچھلی میٹنگ کورم کی کمی کی وجہ سے ملتوی کردی گئی تھی۔

۱۷۔ ووٹ کا حق

ایسوسی ایشن کا ہر وہ رکن جس نے اس سال کے لئے اپنی سالانہ فیس ادا کی ہوئی ہے جنرل میٹنگ میں ووٹ دینے کا حق دار ہوگا۔ (سال کا مطلب کیلنڈر سال ہے)

۱۸۔ حسابات

(الف) ایسوسی ایشن کے لئے سرائے عالمگیر کے کسی مصدقہ بینک میں حساب کھولا جائے گا۔

(ب) اکاؤنٹس کو چلانے کی ذمہ داری کمانڈانٹ کی ہوگی۔

(ج) حسابات کا نگراں ایسوسی ایشن کے لئے ایک وقت میں ایک ہزار روپے خرچ کرنے کا مجاز ہوگا۔ لیکن سال میں دو ہزار روپے سے زیادہ نہیں۔

(د) مجلس انتظامیہ جنرل میٹنگ کے وقت ایسوسی ایشن کے حسابات کی جانچ پڑتال کے لئے اراکین کا ایک بورڈ۔

(مجلس انتظامیہ کے اراکین کے سوا) تشکیل دے گا۔

(ر) ہر جنرل میٹنگ میں سیکرٹری اپنی رپورٹ کے ساتھ حسابات کا گوشوارہ بھی پیش کرے گا۔

۱۸۔ آئین میں ترمیم

ایسوسی ایشن کے آئین میں کسی بھی جنرل میٹنگ میں ترمیم و تنسیخ کی جاسکتی ہے۔

ترمیم کی تجویز کم از کم پانچ اراکین کے دستخطوں سے سیکرٹری کو پیش کی جائے گی اور اس میٹنگ میں موجود اراکین کی سادہ اکثریت کے ذریعے وہ تجویز منظور یا مسترد تصور ہوگی۔

ترامیم

اکتوبر ۱۹۷۹ء کی جنرل میٹنگ میں اس آئین میں مندرجہ ذیل ترامیم ہوئیں۔

ا۔ نام

ایسوسی ایشن کا نام عالمگیریز ایسوسی ایشن ہوگا۔

۲۔ کمانڈانٹ ملٹری کالج

ایسوسی ایشن کے ایک پروموٹر رکن ہونگے اور اس کے اکاؤنٹس کے نگران۔

ایسوسی ایشن کی شاخیں

اہم چھاؤنیوں، شہروں میں قائم کی جاسکتی ہیں تاکہ وہ مرکزی ایسوسی ایشن سے اس کے کام میں تعاون کریں اور لوکل عالمگیریز اپنی آسانی کے مطابق گیٹ ٹو گیدر کرسکیں۔

۴۔ رکنیت کی فیس

۱۹۷۹ء سے فیس کی نظر ثانی شدہ شرحیں مقرر ہوئیں۔

(الف) تاحیات فیس رکنیت، آرمی آفیسرز اور سویلین ۲۰۰ روپے

(ب) تاحیات رکنیت فیس برائے جے سی اوز ۵۰ روپے

(ج) تاحیات رکنیت فیس برائے این سی اوز ۲۵ روپے

(د) سالانہ رکنیت فیس ۲۰ روپے

(ر) رجسٹریشن فیس تمام قسموں کے لئے ۵ روپے

(ل) ۱۹۷۹ء کی جنرل میٹنگ کی قرارداد کے مطابق تمام سرونگ عالمگیریز سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ تاحیات قبول کریں گے۔

اس لئے سالانہ رکنیت کا سلسلہ ماسوائے استثنائی صورتوں کے ختم کردیا گیا۔

دفعہ ٦ کا تیسرا حصہ بے روزگار زیر تربیت عالمگیریز کی رکنیت کی فیس کے بارے میں حذف کردیا گیا۔

۵۔ مجلس انتظامیہ

(الف) ۱۹۷۹ء کی جنرل میٹنگ میں مجلس انتظامیہ کے اراکین کی تعداد آٹھ کی حد سے بڑھا کر پندرہ کردی گئی۔

(ب) پانچ سینئر سرونگ آفیسرز کو مجلس انتظامیہ کا معاون مقرر کیا جاسکتا ہے۔ عالمگیرین فنڈ اکاؤنٹس کے نظر ثانی شدہ قواعد وضوابط۔

۲۸ اپریل ۱۹۸۲ء کی مجلس انتظامیہ نے مندرجہ ذیل منظوری دی۔

ابتدائیہ

فنڈ کا نام عالمگیریز فنڈ ہے۔ یہ عالمگیریز ایسوسی ایشن فنڈ اور پریذیڈنٹ ایسوسی ایشن ویلفیئر فنڈ کو ملا کر وجود میں آیا۔ اس کا مقصد عالمگیریز ایسوسی ایشن کے چلانے کے اخراجات کو پورا کرنا اور مستحق عالمگیریز کے ویلفیئر کو دیکھنا ہے۔

آمدنی کے ذرائع

(۱) رکنیت کی فیس (۲) عالمگیریز اور دوسروں کے عطیات (۳) سرمایہ کاری

فنڈ کے روپے سے سرمایہ کاری زیادہ سے زیادہ منافع بخش گورنمنٹ اسکیموں میں کی جائے گی۔

اخراجات کی حدیں

(الف) عالمگیریز ایسوسی ایشن کے آفس، اسٹیشنری، فوٹوگراف، امکانی مطبوعات کے اخراجات

(ب) اگر ضروری ہو تو فنکشنوں پر پرانے عالمگیریز ہونے والے اخراجات کا کچھ بوجھ اٹھانا۔

(ج) انتظامیہ کمیٹی کی اجازت سے کالج کو کوئی ضروری قرض دینا کسی ویلفیئر پروجیکٹ میں روپیہ لگانا۔

(د) عالمگیریز مستحق بیواؤں کی امداد یا کوئی اور خرچ جو صدر ایسوسی ایشن ضروری سمجھیں۔

اکاؤنٹ کا آپریشن

(الف) عالمگیریز ایسوسی ایشن کے صدر فنڈز کے کسٹوڈین ہونگے۔

(ب) کمانڈانٹ فنڈ کو آپریٹ کریں گے۔

(ج) مجلس انتظامیہ فنڈ اکاؤنٹ کو سالانہ یا جنرل میٹنگ کے موقع پر آڈٹ کرنے کے لئے مجلس انتظامیہ کے سوائے لائف ممبروں کا ایک بورڈ تشکیل دے گی۔ تاہم کالج کا اپنا آڈٹ بورڈ بھی ہر سہ ماہی حساب کو آڈٹ کرے گا۔ آئین کی منظوری کے بعد جنرل میٹنگ نے متفقہ طور پر عہدیدار منتخب کئے۔

پریذیڈنٹ

کالج نمبر۲ بریگیڈیئر سلطان محمد

وائس پریذیڈنٹ

کالج نمبر۱۹۱ بریگیڈیر عباس بیگ

سیکرٹری

مسٹر ایف ایچ حیدری

اسسٹنٹ سیکرٹری

کالج نمبر۲۱۹۶ کیپٹن سلطان حیدر

ایگزیکٹو کمیٹی

کالج نمبر۴۶۰ میجر جنرل محمد اکبر خان ہلال قائداعظم

کالج نمبر۶۹۰ بریگیڈیئر محمد بشیر

کالج نمبر۷۵۲ لیفٹیننٹ کرنل رشید احمد کیانی ستارہ جرأت

کالج نمبر ۲۴۷ کیپٹن اعجاز رفیع

کالج نمبر ۶۸۸ مسٹر حنیف شاہ

کالج نمبر ۵۶ صوبیدار میجر حق نواز

آخر میں جنرل میٹنگ نے اس تجویز سے اتفاق کیا کہ اولڈ بوائز کی ری یونین ہر تیسرے سال منعقد کی جائے اور آئندہ ری یونین ۱۹۷۰ء میں ہو۔ اس میٹنگ میں بشمول بریگیڈیئر سلطان محمد، بریگیڈیئر عباس بیگ، میجر جنرل رحمان گل، میجر جنرل خداداخان، میجر جنرل محمد اکبر خان، بریگیڈیئر محمد اسلم، بریگیڈیئر امیر جان، بریگیڈیئر محمد صادق، بریگیڈیئر محمد بشیر خان، کرنل حضور احمد خان، کرنل محمد اسلم، کرنل بشیر خان، کرنل محمد اقبال نے شرکت کی۔ دو سابق کمانڈانٹس بریگیڈیئر محمد رفیق اور لیفٹیننٹ کرنل محمد سردار نے بھی میٹنگ کو اپنی شرکت سے نوازا۔ اس موقع پر یہ سب اسٹاف کے ممبران بھی موجود تھے۔

لیفٹیننٹ کرنل انور شاہ (استاد ۴۲۔۱۹۳۶ء)، میجر ولایت شاہ (استاد ۲۶۔۱۹۲۵ء)

لیفٹیننٹ راؤ عبدالوہاب، مسٹر ضمیر احمد صدیقی

مسٹر برکت علی چوہان، میجر عبدالعزیز ہاشمی

مسٹر اقبال احمد، مسٹر محمد حسین

مسٹر ریحان احمد بلگرامی، مسٹر عبدالحمید قریشی

میجر فضل حق، میجر اعجاز نبی

کیپٹن نور محمد، کیپٹن غلام سرور

کیپٹن محمد اسلم، کیپٹن آئی آر صدیقی

کیپٹن ممتاز علی شاہ

اس بڑی ری یونین کے بعد رکنیت سازی کی مہم پھر شروع کی گئی۔ ایسوسی ایشن کے سیکریٹری حیدری دسمبر ۱۹۶۹ء میں ریٹائر ہوئے۔ اس کے بعد جنوری ۱۹۷۰ء میں مسٹر عین الدین علوی سیکرٹری مقرر ہوئے۔ انہوں نے ایسوسی ایشن کے کام کو بڑھانے کی کوشش کی۔ لیکن ملکی حالات کے پیش نظر ۱۹۷۰ء کی مجوزہ ری یونین منعقد نہیں ہوسکی۔ اسی دوران ۱۹۷۱ء کا بحران شروع ہوا جو دسمبر ۱۹۷۱ء کی جنگ پر منتج ہوا۔ اس جنگ میں مزید آٹھ عالمگیرین شہید ہوئے۔ ۱۹۷۲ء میں ایگزیکٹو کمیٹی نے فیصلہ کیا کہ ۱۹۶۵ء سے ۱۹۷۱ء کے عالمگیری شہیدوں کی ایک یادگار کالج میں تعمیر کی جائے۔ جس کے لئے ۱۰ ہزار روپے جمع کرنے کا ہدف مقرر کیا گیا۔ بہت سے اولڈ بوائز کو خطوط لکھے گئے۔ لیکن ۱۹۷۳ء کے وسط تک صرف ۲۴۸۷ روپے جمع ہوسکے۔

دسمبر ۱۹۷۱ء کے قومی المیہ سے ۱۹۷۴ء میں اسیران جنگ کی واپسی تک ملک جن بحرانی حالات سے گزرا اس سے عالمگیریز براہ راست متاثر ہوئے تھے۔ اسی وجہ سے اولڈ بوائز ایسوسی ایشن پھر فعال نہ ہوسکی۔ نومبر ۱۹۷۵ء میں کالج کی گولڈن جوبلی کی تقریبات کے ساتھ ہی سات برس بعد اولڈ بوائز کی ری یونین ہوئی۔ اسی موقع پر اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کی دوسری جنرل میٹنگ ۲۳ نومبر ۱۹۷۵ء کو منعقد ہوئی۔

تلاوت قرآن حکیم اور کمانڈانٹ کرنل ظہور الحق کے خوش آمدید کہنے کے بعد چیئرمین بریگیڈیئر سلطان محمد نے گولڈن جوبلی کی تاریخی تقریب پر سب کو مبارکبادی اور ایسوسی ایشن کی گزشتہ سالوں کی کارکردگی کا جائزہ لیا اور اپنے خطاب کے آخر میں انہوں نے سب شہیدوں خاص طور سے عالمگیری شہیدوں اور دوسرے عالمگیری مرحومین کے لئے دعائے خیر کرنے کو کہا۔ دعائے مغفرت کے ایجنڈے کے نکات پر کارروائی شروع ہوئی۔ سب سے پہلے عہدیداروں کا انتخاب عمل میں آیا۔ اتفاق رائے سے لیفٹیننٹ جنرل محمد اکبر خان کو (ان کی عدم موجودگی میں) اگلے تین سال ۷۸۔۱۹۷۵ء کے دورانیے کے لئے ایسوسی ایشن کا صدر منتخب کیا گیا۔ سیکرٹری شپ کے لئے مسٹر عین الدین علوی کے تقرر کی توثیق کی گئی۔ اور انہیں اگلے دورانیے کے لئے بھی سیکرٹری منتخب کیا گیا۔ اسی طرح نائب صدر بریگیڈیئر عباس بیگ اور سیکرٹری میجر سلطان محمد کو بھی دوبارہ منتخب کیا گیا۔ اس موقع پر جس پندرہ رکنی نئی مجلس انتظامیہ کا انتخاب عمل میں آیا ان کے نام یہ تھے۔

۸ صوبیدار محمد حسین لالہ موسیٰ

۱۲۳ کیپٹن محمد انور لندن

۳۷۵ لیفٹیننٹ کرنل محمد عنایت راولپنڈی

۶۹۰ بریگیڈیئر بشیر احمد راولپنڈی

۷۵۲ لیفٹیننٹ کرنل رشید احمد کیانی ستارۂ جرأت لاہور

۱۴۲۰ راجہ محمد اعظم جہلم

۱۵۱۹ لیفٹیننٹ کرنل رب نواز جہلم

۲۰۵۳ مسٹر شربت خان پشاور

۵۶ صوبیدار میجر حق نواز راولپنڈی

۲۵۰ لیفٹیننٹ کرنل محمد گل شیر

۶۸۸ بریگیڈیئر عطا محمد خان راولپنڈی

۷۴۳ بریگیڈیئر محمد اقبال لاہور

۱۵۰۵ مسٹر تنویر احمد سعید خیر پور میرس

۱۵۵۱ چوہدری خادم حسین راولپنڈی

۱۹۳۱ میجر عطا محمد جہلم

ایجنڈے کے دوسرے نکتہ پر اتفاق رائے ہوا کہ زونل شاخوں کو زندہ کیا جائے اور انہیں فعال بنانے پر توجہ دی جائے۔ طے پایا کہ اگر چہ شہید میموریل کی تعمیر کے لئے جی ایچ کیو سے مطلوبہ اجازت نہیں ملی۔ لیکن فیصلہ کیا گیا کہ اس مقصد کے لئے کوششیں جاری رکھی جائیں اور ان کی سطح بلند کر دی جائے۔ رکنیت کی پرانی شرح (۱۰ روپے سالانہ اور ۱۰۰ روپے تاحیات) باقی رکھی گئی تاہم جے سی اوز کے لئے تاحیات رکنیت کی فیس ۵۰ روپے اور این سی اوز کے لئے ۲۵ روپے مقرر کی گئی۔
ایجنڈے کے ان نکات کی تکمیل کے بعد صدر نے حاضرین سے تجاویز طلب کیں تو ۱۵۶۹ مسٹر محمد زمان بھٹی نے رائے پیش کی کہ عالمگیریز کے بیٹوں کے لئے کالج میں نشستیں مختص کی جائیں۔ اس تجویز کی بڑے پیمانے پر تائید کی گئی اور فیصلہ کیا گیا کہ اس سلسلہ میں مجلس انتظامیہ سے ضروری کارروائی کرنے کو کہا جائے۔ زمان بھٹی کی دوسری تجویز کالج میں ایک میوزیم قائم کرنے سے متعلق تھی۔ اس تجویز کو سب نے سراہا۔ اس سلسلہ میں سیکرٹری پروفیسر علوی نے کہا کہ گو کالج کا ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ سیل پرانے ریکارڈ، دستاویزات اور اہم عطیات کا مجموعہ بنانے کی کوشش کر رہا ہے لیکن ایک پورے میوزیم کی ضرورت اور اہمیت اپنی جگہ مسلم ہے۔ ان کی تیسری تجویز کالج کے بے گھر پرانے اور حاضر سروس انسٹرکٹرز کو رہائشی پلاٹ الاٹ کروانے کے متعلق تھی۔ ہاؤس نے تجویز کنندہ کے جذبہ کو بہت سراہا لیکن چیئرمین نے تبصرہ کیا کہ خیال اچھا ہے لیکن ایسوسی ایشن اپنی موجودہ صورت میں اس نازک مسئلہ پر ہاتھ ڈالنے کی پوزیشن میں نہیں ہے۔
لیفٹیننٹ کرنل رشید کیانی کی تجویز پر کالج کے ان آٹھ پرانے اساتذہ کی اہم اور طویل خدمات کا اعتراف شکریے کے ووٹ کے ذریعے کیا گیا۔ وہ اساتذہ یہ تھے:

میجر غلام احمد مرزا

مولوی عزیز احمد

مسٹر ضمیر احمد صدیقی

مسٹر آر اے بلگرامی

مسٹر ایف ایچ حیدری

مسٹر مظہر علی خان

مسٹر عبدالحمید

کرنل رشید ہی کی دوسری تجویز تھی کہ کالج میں شہیدوں کے بچوں کا کوٹہ بھی مقرر کیا جائے بحث کے بعد طے پایا کہ اس مسئلہ پر بھی مجلس انتظامیہ غور کرے۔

آخر میں وائس پریذیڈنٹ بریگیڈیئر عباس بیگ نے سبکدوش ہونے والی انتظامیہ اور خاص طور سے سبکدوش ہونے والے صدر بریگیڈیئر سلطان محمد ۔۔۔ جنہوں نے ۱۳ سال تک ایسوسی ایشن کی خدمات انجام دیں شکریے کا ووٹ تجویز کیا۔ جس کی متفقہ طور پر تائید کی گئی۔ آخر میں چیئرمین نے سب اولڈ بوائز کی طرف سے کالج کا گولڈن جوبلی کی تقریبات کا اتنا شاندار اہتمام کرنے پر شکریہ ادا کیا۔ اور حاضرین کو بھی گولڈن جوبلی کی کامیابی پر مبارکباد دی۔ کالج اور پاکستان کی ترقی و بہبود کی دعا پر چیئرمین نے میٹنگ کے ختم کرنے کا اعلان کیا۔ اختتام پر کالج کا نیا ترانہ بجایا گیا۔ جنرل محمد اکبر خان کو نومبر ۱۹۷۵ء میں ان کی عدم موجودگی میں ایسوسی ایشن کا صدر منتخب کیا گیا۔ انہیں ان کے منصبی فرائض نے اتنا موقعہ نہیں دیا کہ وہ ایسوسی ایشن کی کسی میٹنگ کی صدارت کر سکیں حتیٰ کہ انگلستان میں پاکستان کے سفیر بن کر چلے گئے۔ وہیں جون ۱۹۷۸ء میں حرکت قلب بند ہو جانے سے یکایک ان کا انتقال ہو گیا۔ کچھ صدر کی مصروفیات کی وجہ سے اور کچھ دوسری وجوہ سے نومبر ۱۹۷۵ء سے اوائل ۱۹۷۹ء تک ایسوسی ایشن پھر خوابیدہ رہی تا آنکہ یکم نومبر ۱۹۷۹ء کو لیفٹیننٹ جنرل محمد اقبال خان (کالج نمبر ۱۱۷۸) ڈپٹی چیف آف آرمی سٹاف نے کالج کے سالانہ جلسہ تقسیم انعامات کی صدارت کرتے ہوئے اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کا نیا صدر بننے کی کمانڈانٹ کرنل سعید کھوکھر کی درخواست قبول کی۔

اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کی فعالی کا دور یکم مارچ ۱۹۷۹ء سے شروع ہوا جب لیفٹیننٹ جنرل محمد اقبال خان نے اس تنظیم کی صدارت قبول کی۔ ان کے ایما سے ایسوسی ایشن کی مجلس انتظامیہ کا اجلاس تقریباً چار سال کے بعد یکم جون ۱۹۷۹ء کو کالج میں ایسوسی ایشن کے نائب صدر بریگیڈیئر محمد عباس بیگ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ کمانڈانٹ ملٹری کالج کرنل محمد سعید کھوکھر اور سیکرٹری مسٹر عین الدین علوی کے علاوہ اراکین مجلس انتظامیہ میں سے بریگیڈیئر محمد اقبال، لیفٹیننٹ کرنل رشید احمد ستارۂ جرأت، مسٹر محمد اعظم خان، (۱۵۲۰) مسٹر شربت خان محسود اور (دعوت پر) لیفٹیننٹ کرنل محمد افسر نے میٹنگ میں شرکت کی۔ سب سے پہلے ایسوسی ایشن کے مرحوم محسنین بریگیڈیئر سلطان محمد (وفات جنوری ۱۹۷۸ء) صدر لیفٹیننٹ جنرل محمد اکبر خان (وفات جون ۱۹۷۸ء) اور ایسوسی ایشن کی حیات نو کے مربی سابق کمانڈانٹ لیفٹیننٹ کرنل مرتضیٰ حسین (وفات نومبر ۱۹۷۸ء) کے لئے دعائے مغفرت کی گئی۔ سیکرٹری سے درخواست کی گئی کہ ان تینوں کی خصوصی خدمات کو ایسوسی ایشن کے ریکارڈ پر لایا جائے۔

میٹنگ میں جو امور زیر بحث آئے وہ یہ تھے:

۱۔ نئے صدر کا انتخاب

۲۔ زونل بنیاد پر مجلس انتظامیہ کے اراکین کا انتخاب

۳۔ رکنیت کی فیس پر نظر ثانی

۴۔ زونل برانچوں کو زیادہ فعال بنانے کی تدابیر۔

۵۔ یادگار شہداء تعمیر کرانے کے لئے کوششوں کی تجدید

۶۔ عالمگیریز اور خاص طور پر عالمگیری شہداء کے بچوں کے داخلے کے خصوصی کوٹے کا اہتمام

۷۔ کالج کی توسیع کے لئے فوجی فاؤنڈیشن کی امکانی امداد حاصل کرنے کا جائزہ کمیٹی نے اتفاق رائے سے نئے صدر لیفٹیننٹ جنرل محمد اقبال خان کے تقرر کی تائید کی۔ کمیٹی نے یہ بھی فیصلہ کیا کہ اولڈ بوائز کی آئندہ ری یونین اور ایسوسی ایشن کی جنرل میٹنگ اسی سال ستمبر ۱۹۷۹ء یا اکتوبر ۱۹۷۹ء کے آخری ہفتے نئے صدر کے مشورہ اور تائید سے سے بلائی جائے۔

ایسوسی ایشن کی تیسری جنرل میٹنگ ۱۴ اکتوبر ۱۹۷۹ء کی ری یونین کے موقع پر دو اجلاس ہوئے۔ صبح نو بجے نائب صدر بریگیڈیئر محمد عباس بیگ کی صدارت میں جنرل میٹنگ کا اجلاس ہوا۔ اس میں جنرل اقبال کو رسمی طور پر بلا مقابلہ صدر منتخب کیا گیا۔ تھوڑے وقفے کے بعد سوا دس بجے جنرل اقبال کے آنے کے بعد جنرل میٹنگ دوبارہ شروع ہوئی تو سیکرٹری جنرل اقبال سے درخواست کی گئی کہ وہ نئے صدر کی حیثیت سے میٹنگ کی صدارت فرمائیں۔ تلاوت قرآن حکیم اور کمانڈانٹ کرنل سعید کھوکھر کے استقبالی کلمات کے بعد نئے صدر نے ایجنڈے پر کارروائی شروع کی۔ سب سے پہلے گذشتہ جنرل میٹنگ سے اس جنرل میٹنگ کے دوران عالمگیری برادری کے مرحومین خاص طور سے ایسوسی ایشن کے دو سابق صدر بریگیڈیئر سلطان محمد، جنرل محمد اکبر کے لئے دعا کی گئی۔ سیکرٹری مسٹر عین الدین علوی نے اپنی رپورٹ میں ایسوسی ایشن کی سرگرمیوں کا ایک جائزہ پیش کیا اور یکم جون ۱۹۷۹ء کے مجلس انتظامیہ کی سفارشات ایوان کے سامنے رکھیں۔ اس کے بعد سیکرٹری نے ایسوسی ایشن کے مالی حسابات کا جائزہ پیش کیا اور بتایا کہ انجمن کے حساب میں ۳۰ جون ۱۹۸۹ء کو ۶۰۔۳۳۱۰ روپے کی رقم جمع تھی۔ اس سلسلہ میں صدر نے تبصرہ کیا کہ یہ رقم بہت ہی

کم ہے۔ اس کو مناسب حد تک بڑھانے کے لئے وسائل و ذرائع تلاش کئے جائیں۔ انہوں نے اراکین سے درخواست کی اگر ممکن ہو تو مخیّر حضرات سے تعاون کی درخواست کی جائے۔

ایوان نے رکنیت کی نظر ثانی شدہ مندرجہ ذیل شرطیں اتفاق رائے سے منظور کر لیں۔

الف۔ تاحیات رکنیت کی فیس (آفیسرز اور سویلین) ۰۰۔۲۰۰ روپے

ب۔ تاحیات رکنیت کی فیس (جے سی اوز کیلئے) ۰۰۔۵۰ روپے (کوئی اضافہ نہیں)

ج۔ تاحیات رکنیت کی فیس (این سی اوز) ۰۰۔۲۵ روپے (کوئی اضافہ نہیں)

د۔ سالانہ رکنیت فیس ۰۰۔۲۰ روپے (کوئی اضافہ نہیں)

ر۔ رجسٹریشن فیس ۰۰۔۵ روپے (کوئی اضافہ نہیں)

مجلس انتظامیہ کی تشکیل کے بارے میں فیصلہ کیا کہ

۱۔ جہاں تک ممکن ہو تمام زونوں کو مجلس انتظامیہ میں نمائندگی دی جائے۔

۲۔ چار پانچ حاضر سروس سینئر میجروں کو بھی کمیٹی پر نامزد کیا جائے۔

۳۔ زونز کو ڈویژن کی بنیاد پر تشکیل دینے کی تجویز کو قابل عمل نہیں پایا گیا۔

۴۔ اگر انتظامیہ کمیٹی کی کسی میٹنگ کا کسی خاص وجہ سے کورم پورا نہ ہو رہا ہو تو کمیٹی دو ممبرز اس میٹنگ کے لئے نامزد کرنے کی مجاز ہو گی۔

۵۔ زونل برانچوں کو مشورہ دیا گیا کہ وہ اپنے گیٹ ٹو گیدر کرتے رہیں اور ممبرز کی رکنیت بڑھاتے رہیں۔ اس ضمن میں چیئرمین نے کہا کہ زونل برانچیں ہر سال ۱۵ ستمبر کو کالج کا یوم تاسیس منانے کی روایت ڈالیں۔ اس سے عالمگیری سپرٹ میں مزید اضافہ یقیناً ہو گا۔

شہید میموریل پروجیکٹ

سیکریٹری نے اس پروجیکٹ کا پس منظر اور اس کی تکمیل میں جو دشواریاں اور رکاوٹیں پیش آتی رہیں ان کا جائزہ لیا۔ ایوان نے اس مسئلہ پر کافی بحث کی اس مسئلہ میں چیئرمین نے اپنی اس رائے کا اظہار کیا اگر موجودہ وار میموریل ہی میں ضروری ترمیم کا اضافہ کر دیا جائے تو بالکل نیا میموریل تعمیر کرنے کی راہ کی مشکلات سے نجات حاصل کی جا سکتی ہے۔ انہوں نے میجر جنرل سعادت علی خان سے کہا کہ وہ اس نکتہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے ایک منصوبہ تیار کریں۔

مجلس انتظامیہ کا انتخاب

الف۔ موجودہ انتظامیہ کے مندرجہ ذیل ارکین کو دوبارہ منتخب کیا گیا۔

(۱)	بریگیڈیئر بشیر احمد	۶۹۰
(۲)	بریگیڈیئر محمد اقبال	۷۴۳
(۳)	مسٹر محمد اعظم	۱۵۲۰
(۴)	لیفٹیننٹ کرنل محمد گل شیر	۲۵۰
(۵)	لیفٹیننٹ کرنل رشید کیانی ستارہ جرأت	۷۵۲
(۶)	آنریری کیپٹن حق نواز کیانی	۵۶

ب۔ مندرجہ ذیل نئے ارکان منتخب کئے گئے۔

(۱) بریگیڈیئر محمد حیات ستارۂ جرأت ۷۴۸

(۲) بریگیڈیئر خوشی محمد ۳۵

(۳) بریگیڈیئر محمد اسلم جنجوعہ ستارۂ جرأت ۱۲۲۱

(۴) کرنل حضور احمد خان ایم سی ۴۰۲

(۵) چوہدری خادم حسین ۱۵۵۱

(۶) لیفٹیننٹ کرنل سعید اللہ خان

(ج) انتظامیہ

جنرل میٹنگ کے فیصلہ کی روشنی میں مندرجہ ذیل سینئر آفیسرز کو مجلس انتظامیہ کا خصوصی رکن نامزد کیا گیا۔

(۱) میجر جنرل محمد سعادت علی خان ۱۳۶۸

(۲) بریگیڈیئر محمد یونس ۱۹۴۹

(۳) بریگیڈیئر آر ڈی بھٹی ۱۸۶۲

(۴) بریگیڈیئر محمد اکرم ۱۹۲۷

(۵) کیپٹن محمد حسین (نیوی) ۱۷۸۱

د۔ موجودہ وائس پریذیڈنٹ بریگیڈیر محمد عباس بیگ اور سیکرٹری پروفیسر عین الدین علوی کو تیسری ٹرم کے لئے منتخب کیا گیا۔ اسسٹنٹ سیکرٹری کے طور پر ۱۸۲۱ شوکت جنجوعہ کو منتخب کیا گیا۔

ر۔ ایجنڈے کے نکات کے بعد عام اراکین کے اٹھائے ہوئے مندرجہ ذیل نکات زیر بحث آئے:

(۱) ۱۵۶۹ مسٹر زمان بھٹی ایڈووکیٹ نے اس امر تشویش کا اظہار کیا کہ ملٹری کالج کے کچھ لڑکے آئی ایس ایس بی میں کیوں فیل ہو جاتے ہیں۔ اس مسئلہ پر کافی بحث ہوئی۔ بیشتر اراکین کی رائے یہ تھی کہ آئی ایس ایس بی میں ایم سی کیڈٹس کے کامیاب ہونے کی شرح خاصی تسلی بخش ہے۔ بہت محدود فیصد میں جو لڑکے ناکام رہتے ہیں وہ ذاتی وجوہ کی بنا پر ناکام ہوتے ہوں گے۔ تاہم اس نکتہ پر اتفاق رائے تھا کہ ملٹری کالج کے طلباء کو میٹرک کے بعد نہیں یہاں سے انٹرمیڈیٹ کرنے کے بعد سلیکشن بوڈ کے سامنے جانا چاہیئے۔ ایوان نے کیپٹن ارشد محمود کی تجویز کہ کالج کی خاص سڑک کا نام میجر اکرم شہید روڈ رکھا جائے، متفقہ طور پر منظور کر لی۔

۱۷۴۳ بریگیڈیئر رب نواز کی اس تجویز سے ایوان نے اتفاق کیا۔ کہ ایسوسی ایشن کے معاملات اور سرگرمیوں کے بارے میں ایک نیوز لیٹر نکالنے کا اہتمام کیا جائے چنانچہ کالج کے ارباب اختیار اور سیکرٹری ایسوسی ایشن سے درخواست کی گئی کہ وہ سال میں دو بار ایک نیوز لیٹر نکالنے کا اہتمام کریں۔

اولڈ بوائز کی اس جنرل میٹنگ نے شکریئے کے ایک ووٹ کے ذریعہ جی او سی ۲۳ ڈویژن میجر جنرل شمس الرحمٰن کلو کی اس توجہ اور سرپرستی کو خراج تحسین ادا کیا جس سے کالج مستفید ہوتا رہا۔

کالج کے طریق تعلیم، تربیت اور سٹاف کی فلاح و بہبود کے بارے میں اراکین کے اٹھائے ہوئے بعض نکات کے بارے میں چیئرمین نے تبصرہ کیا کہ کالج کی ٹریننگ، ٹی او ای اور سٹاف کا ویلفیئر وغیرہ ایسے نکات ہیں جو ایسوسی ایشن کے دائرہ کار سے باہر ہیں۔ پھر بھی ان امور سے اراکین کی دلچسپی قابل تحسین ہے۔ جس حد تک اور جس طرح بھی ممکن ہوا ان امور پر اراکین کے جذبات کا خیال رکھا جائے گا۔

بریگیڈیئر آر ڈی بھٹی کی تحریک اور میجر غلام محمد کی تائید سے مجلس انتظامیہ کے سبکدوش ہونے والے عہدیداروں اور اراکین کے اعزاز میں شکریئے کا ووٹ پاس کیا گیا۔ چیئرمین لیفٹیننٹ جنرل محمد اقبال نے اختتامی صدارتی خطاب میں

(الف) ایسوسی ایشن کا صدر منتخب کرنے پر تمام اراکین کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ انجمن کا صدر ہونا میرے لئے باعث افتخار ہے۔

(ب) ایسوسی ایشن کو ریٹائرڈ افسروں کی ویلفیئر کو بھی ملحوظ رکھنا چاہیے۔

(ج) چیئرمین نے کہا: ایسوسی ایشن کو اپنے مقاصد کی تکمیل کے لئے زیادہ فعال ہونا پڑے گا۔ مجلس انتظامیہ کی میٹنگ سال میں دو بار منعقد ہونا چاہیئے انہوں نے وعدہ کیا کہ کم از کم ایک میٹنگ میں خود ضرور شرکت کروں گا۔ ری یونین ہر تیسرے سال ہونی چاہیئے آنے جانے کے سفر کے لئے معمول کی سرکاری رعایات کا بندوبست کیا جائے گا۔

(د) چیئرمین نے کہا کہ میں چاہوں گا کہ تمام اراکین اپنے دور کے اہم واقعات کی ڈائری لکھیں۔ یہ ڈائریاں مرتب کر کے کالج کی تاریخ کے طور پر لائبریریوں

میں رکھوا دی جائیں گی۔

(ر) تائیدی اور تعریفی تالیوں کے شور میں چیئرمین نے اعلان کیا کہ کالج میں ایک میوزیم قائم کیا جائے گا۔اس ضمن میں دس ہزار روپے کی ابتدائی گرانٹ کالج کو مہیا کر دی گئی ہے اب سب سے پہلے شہیدوں اور جنگی اعزاز یافتگان کے فوٹوگراف اور دوسری یادگار چیزوں اور کالج کے لئے تاریخی اہمیت کی حامل اشیاء کے حصول کی مہم شروع کر دینی چاہیئے۔

(س) چیئرمین نے خیال ظاہر کیا کہ کالج کے بیج اور ٹائی کا ڈیزائن تبدیل کرنے کی ضرورت ہے۔انہوں نے میجر جنرل سعادت علی خان سے کہا کہ نئے ڈیزائن تجویز کریں۔

(ص) چیئرمین نے اس خواہش کا اظہار کیا اور ایوان نے بھرپور تائید کی کہ تمام سرونگ عالمگیرینز کو ایسوسی ایشن کا لائف ممبر بننا چاہیے۔تاکہ منجملہ دوسرے مقاصد پورے ہونے کے ایسوسی ایشن کی مالی پوزیشن بھی کچھ بہتر ہو۔

(ط) چیئرمین نے آخر میں کالج کی مالیاتی پوزیشن کو بہتر بنانے کے لئے ایک لاکھ روپے کی اضافی ایم ای جی کا اعلان کیا۔جس کا بھرپور تالیوں سے خیر مقدم ہوا۔

کالج کے ترانے پر تقریب ختم ہوئی۔اس جنرل میٹنگ میں اور بشمول میجر جنرل غلام محمد، بریگیڈیئر عاشق حسین، بریگیڈیئر محمد مشتاق، میجر جنرل محمد جمشید ستارۂ جرأت ایم سی اس جنرل میٹنگ میں اور بشمول میجر جنرل سعادت علی خان، بریگیڈیئر امیر خان، بریگیڈیئر محمد یونس، بریگیڈیئر آر ڈی بھٹی، بریگیڈیئر رب نواز، بریگیڈیئر محمد اکرم، بریگیڈیئر محمد حیات، بریگیڈیئر خوشی محمد، بریگیڈیئر عثمان خان، بریگیڈیئر اسلم جنجوعہ، کرنل حضور احمد خان، کرنل محمد افضل جنجوعہ، کرنل محمد اکرم، کیپٹن نیوی محمد جمیل خان، ۱۲۵ عالمگیرینز اور ۱۲ سابق اساتذہ نے شرکت کی۔

نیوز لیٹر نمبر ۱

اکتوبر ۱۹۷۹ء جنرل میٹنگ کی قرارداد کے مطابق مسٹر علوی کی ادارت میں اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کا پہلا ششماہی نیوز لیٹر دی عالمگیرین کے نام سے جنوری ۱۹۸۰ء میں ایسوسی ایشن کے صدر کے پیغام کے ساتھ شائع ہوا۔۳۲ صفحے کے اس نیوز لیٹر کے تین حصے تھے۔ پہلے ۷ اصفحات،۱۴ اکتوبر ۱۹۷۹ء کی جنرل میٹنگ اور ری یونین کی روداد کراچی زون کے گٹ ٹوگیدر کی رپورٹ جنرل میٹنگ میں جنرل اقبال کی اس تجویز کے حوالے سے کہ عالمگیرینز اپنے زمانہ حالات اور واقعات ڈائری کی شکل میں قلم بند کریں۔ایڈیٹر کی ایک گزارش کہ وہ ضرور اپنے قلم کو حرکت دیں اور آخر میں میوزیم کے لئے نوادرات اور کالج کی تاریخ سے متعلق عطیات کی درخواست

دوسرے حصے میں ہاؤسز کی خبریں

تیسرے میں کالج نوٹس کے عنوان، کالج کی خبریں

نیوز لیٹر نمبر ۲

دی عالمگیرین کے نام سے انگریزی میں مسٹر علوی ہی کی ادارت میں ستمبر ۱۹۸۰ء میں شائع ہوا۔گزشتہ خبرنامہ کی طرح اس خبرنامہ میں پہلے حصے میں عالمگیر برادری کی خبریں، دوسرے حصے میں کالج کی مختلف سرگرمیوں کی روداد اور تیسرے باب میں کالج نوٹس کے عنوان سے کالج کی خبریں دی گئی تھیں۔اس حصے میں سالانہ تقسیم انعامات، صدر عالمگیرین ایسوسی ایشن کی آمد کا تذکرہ بھی تھا۔اس خبرنامہ کے شروع میں ۲۶۱ لیفٹیننٹ جنرل رحمان کا ایک خط بھی چھپا۔جس میں انہوں نے اپنے دور کے کالج اور اپنے مابعد کے کیریئر اور اپنے دور کے کمانڈانٹ کیپٹن (بعد کو کرنل) سلیبی سے اپنے روابط کا ذکر کیا۔

انتظامیہ کمیٹی کی میٹنگ

۱۴ اکتوبر ۱۹۷۹ء کی جنرل میٹنگ میں فیصلہ ہوا کہ آئندہ مجلس انتظامیہ کا اجلاس ہر چھٹے مہینے بلایا جائے۔انتظامیہ کی میٹنگ ۲۱ فروری ۱۹۸۰ء کو جلسہ تقسیم انعامات کے فوراً بعد (جس کے مہمان خصوصی محمد اقبال خان تھے) منعقد ہوئی۔صدر ایسوسی ایشن جنرل محمد اقبال خان نے صدارت کی۔مجلس انتظامیہ کے مندرجہ ذیل ارکان نے میٹنگز میں شرکت کی۔

(۱) بریگیڈیئر محمد عباس بیگ وائس پریذیڈنٹ ۱۹۱

(۲) بریگیڈیئر بشیر احمد ۱۶۹۰

(۳) بریگیڈیر محمد حیات ستارہ خدمت ۷۴۸

(۴) لیفٹیننٹ کرنل رشید احمد کیانی ستارۂ جرأت ۷۵۲

(۵) بریگیڈیئر محمد اسلم جنجوعہ ستارۂ خدمت ۱۲۲۱

(۶) چوہدری خادم حسین ۱۵۵۱

(۷) مسٹر شوکت جنجوعہ اسسٹنٹ سیکرٹری ۱۸۲۱

مندرجہ ذیل نامزد سرونگ سینئر اراکین بھی شریک ہوئے۔

(۸) میجر جنرل محمد سعادت علی خان ۱۳۶۸

(۹) بریگیڈیئر محمد اسلم ۱۸۲۶

(۱۰) بریگیڈیئر آر ڈی بھٹی ۱۸۲۶

(۱۱) بریگیڈیئر محمد یونس ۱۹۴۹

بلحاظ عہدہ اراکین ذیل نے شرکت کی۔

(۱) بریگیڈیئر سید نصیر الدین ڈی اے ای (۲) کرنل عبدالستار کمانڈانٹ (۳) پروفیسر عین الدین علوی سیکرٹری

صدر نے کالج کی ترقی کی رفتار اور اس کی جہتوں پر اطمینان کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا لیڈر شپ میں ایجوکیشن اور مشن سے کمٹمنٹ دونوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ انہوں نے مادر درسگاہ کی ترقی و توسیع کی جدوجہد کے لئے سابق طلباء کے رول کو بھی اجاگر کیا۔ یکم جون کی مجلس انتظامیہ کی کارروائی کی تصدیق کے بعد صدر نے ایجنڈے پر کارروائی شروع کی۔ سیکرٹری نے اپنی رپورٹ میں بتایا کہ ایسوسی ایشن کے حساب میں مئی ۱۹۷۹ء کے -/۳۳۱۰ روپے کے مقابلے میں -/۱۵۰۵۸ روپے تھے۔ یہ آمدنی لائف ممبر کی رکنیت سے ہوئی۔

مارکیٹ پروجیکٹ

صدر نے کہا چونکہ ایسوسی ایشن کو مختلف ضرورتوں، مدوں جیسے ری یونین کے اضافی اخراجات، کتابوں کی طباعت وغیرہ میں خرچ کرنے کے لئے خاصی رقم کی ضرورت ہوتی رہتی ہے۔ اس کا حل آمدنی کے مستقل ذرائع تلاش کرنے میں ہے اور انہوں نے رائے دی کہ اس کا ایک حل یہ ہے کہ کالج کے بائیں کونے سے سرائے عالمگیر میہ روڈ کے متوازی ایک شاپنگ سینٹر بنایا جائے جس کے کرائے کی آمدنی ایک مستقل ذریعہ ہوسکتی ہے اس پروجیکٹ کی تجویز کو اراکین نے پسند کیا اور صدر نے میجر جنرل سعادت علی خان سے کہا کہ وہ اس پروجیکٹ کے مالیاتی پہلو اور تعمیراتی پہلو پر ایک رپورٹ تیار کریں۔

لائف ممبرز

سیکرٹری نے ارکان کمیٹی کو مطلع کیا کہ ارکان کی تعداد جو مئی ۱۹۷۹ء میں ۵۰ تھی بڑھ کر اب ۱۰۵ ہو چکی ہے۔

زونل برانچیں

سیکرٹری نے اراکین کو آگاہ کیا کہ ہر زون کے سینئر عالمگیرینز سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ اپنی زونل برانچوں کی سرپرستی رہبری اور رہنمائی کریں۔

یوم تاسیس

صدر نے اس میٹنگ پر بھی تاکیداً کہا کہ تمام زونل برانچوں کو اپنے طور پر ۱۵ ستمبر کو کالج کا یوم تاسیس منانے کا اہتمام کرنا چاہیئے۔

میوزیم

سیکرٹری نے بتایا کہ عالمگیرینز خصوصاً جنگی اعزاز یافتگان کو خطوط لکھیں کہ وہ میوزیم کے لئے اپنے فوٹو گراف کے علاوہ دوسری یادگاری اشیاء بھی عطیہ کے طور پر دیں۔

بریگیڈیئر محمد حیات ستارۂ جرأت نے جو میٹنگ میں موجود تھے، اپنے فوٹو کے علاوہ دوسری یادگاری اشیاء دینے کا وعدہ کیا۔ چیئرمین نے کہا کہ وہ جلد ہی جی ایچ کیو سے ایک میوزیم ایکسپرٹ بھیجیں گے۔ جو میوزیم سیٹ اپ کرنے کے لئے ضروری ماہرانہ مشورے دے گا۔ (اگلے ہفتے ہی اے ای ڈائریکٹر میوزیم سے ایکسپرٹ کیپٹن مشتاق جیلانی آئے اور انہوں نے ضروری فنی مشورے دیئے)

یادگارِ شہداء

میٹنگ شروع ہونے تک چیئرمین اور دوسرے سینئر اراکین یادگار کی تعمیر کے کام کا جائزہ لے چکے تھے۔ چیئرمین نے کام کی رفتار کو تسلی بخش قرار دیا۔

تذکرۂ شہداء

چیئرمین نے اس سلسلہ میں بتایا کہ کالج کے پندرہ شہیدوں پر پروفیسر سعید راشد کی لکھی ہوئی کتاب ''تذکرۂ شہداء'' کی طباعت کے لئے ضروری رقم کا انتظام آئی جی ٹی اینڈ ای برانچ کی طرف سے ہوگا۔

اراکین کے نکات

ایجنڈے پر اراکین کے اٹھائے ہوئے نکات پر بحث ہوئی۔

۱۔ جونیئر کیڈٹ بٹالین سکیم

اس تجویز پر کہ یا تو ملٹری کالج کے کیڈٹس کو میٹرک کے بعد بجائے جے سی بی جانے کے یہیں ایف ایس سی کرنے کا موقع دیا جائے یا پھر جے سی بی یا وائی کیڈٹ سکیم شروع کردی جائے۔ چیئرمین نے یہ تبصرہ کیا کہ ایسی اسکیم نافذ کرنے کے نتیجہ میں کالج میں انٹرمیڈیٹ کی سطح پر دو مختلف سسٹم چلانے پڑیں گے۔ جس سے پیچیدگیاں ہونگی۔ مزید یہ کہ کالج کو اپنا امتیازی پبلک سکول تشخص برقرار رکھنا چاہیئے جو جے سی بی یا وائی کیڈٹ سکیم کے آجانے سے یقیناً متاثر ہوگا۔ اس لئے یہ تبدیلی سودمند نہیں۔

۲۔ انسٹرکٹرز کی تعیناتی کے دورانیہ کا مسئلہ

ایک رکن نے تجویز کیا کہ کالج میں انسٹرکٹرز کی تعیناتی طویل تر عرصے کے لئے ہونی چاہیئے۔ تاکہ ان کا تدریسی تجربہ بڑھتا رہے۔ اس تجویز پر کمانڈانٹ نے تبصرہ کیا کہ ایسا ہوسکتا ہے بشرطیکہ لیفٹیننٹ انسٹرکٹرز کو یہیں بحیثیت کیپٹن سروکرنے کا موقع دیا جائے۔ چیئرمین نے ڈائریکٹر آرمی ایجوکیشن سے کہا کہ وہ اس سلسلہ میں ضروری کیس تیار کریں۔

۳۔ سینئر سویلین پروفیسروں کو بہتر گریڈ دینے کا فیصلہ

وہ سینئر سویلین پروفیسر جو ۲۵ اور ۳۰ سال سے کالج کی خدمت نہایت درجہ لگن سے کررہے ہیں لیکن سول کی سٹریم سے باہر ہونے کی وجہ سے گریڈ کی جائز ترقیوں سے محروم ہیں ان کو ان کا حق دلانے کے لئے چیئرمین نے ڈی اے ای سے کہا آپ ایک کیس تیار کریں منسٹری آف ڈیفنس اور سی پی ڈائریکٹوریٹ کے دائرہ سے نکال کر ایجوکیشن کور سے منسلک کریں تاکہ ان کو پروموشن دینے میں غیر ضروری رکاوٹیں حائل نہ رہیں۔

۴۔ شہداء کے بیٹوں کے لئے خصوصی کوٹہ

یہ مسئلہ گزشتہ جنرل میٹنگ میں بھی زیر بحث آیا تھا۔ چیئرمین نے کمانڈانٹ اور ڈی اے ای سے کہا وہ اس تجویز کا جائزہ لیں کہ آیا شہیدوں اور عالمگیریز کے بیٹوں کے لئے کالج میں خصوصی کوٹہ رکھا جاسکتا ہے۔

(چھان بین کرنے پر یہ تجویز نہ صرف ناقابل عمل پائی گئی بلکہ امیدواروں کے لئے نقصان دہ بھی)

۵۔ کالج ہسپتال کی توسیع اور مرمت

کالج ہسپتال کی توسیع اور مرمت کا مسئلہ گزشتہ میٹنگ میں بھی اٹھایا گیا تھا۔ اس بار اس طرف توجہ مبذول کرائی تو چیئرمین نے مشورہ دیا کہ سرجن جنرل

آرمی سے رابطہ کیا جائے کہ وہ کالج کے ہسپتال کے معائنہ کے بعد ہسپتال کی ضروریات کا تعین کریں۔ ڈپٹی چیف آف آرمی اسٹاف جنرل اقبال نے اے ڈی اے ای سے کہا وہ سرجن جنرل سے بات کریں کہ وہ ہسپتال پر انہیں رپورٹ پیش کریں۔ (سرجن جنرل کے ایک نمائندہ نے آ کر ہسپتال کا معائنہ کیا)

نئی لائبریری کی تعمیر

چیئرمین نے اعلان کیا کہ کالج کی بڑھتی ہوئی ضروریات کو ملحوظ رکھتے ہوئے ایک نئی لائبریری تعمیر کی جائے گی۔ انہوں نے مجوزہ جگہ کا سروے کرنے اور عمارت کا نقشہ تیار کروانے کا کام میجر جنرل سعادت علی خان کے سپرد کیا۔

پری میڈیکل کلاسز

چیئرمین نے ڈی اے ای کو ہدایت کی وہ کالج میں منظور شدہ میڈیکل کلاسز شروع کرنے کے لئے ایک پلان مرتب کر کے ان کو پیش کریں اور ضروری سامان کی قیمت کا تخمینہ لگائیں۔ جنرل اقبال کی کاوشوں سے بائیولوجی کے کلاس رومز تو بن گئے بائیو لیبارٹری بھی تیار ہوگئی۔ لیکن جی ایچ کیو نے بائیولوجی کلاسز جاری کرنے کی اجازت نہیں دی۔

نیوز لیٹر

اکتوبر ۱۹۷۹ء کی جنرل میٹنگ کے فیصلہ کے مطابق جنوری ۱۹۸۰ء میں پہلے نیوز لیٹر کی اشاعت پر چیئرمین نے اظہار پسندیدگی کیا۔ لیکن اس کی زیادہ قیمت (۱۳ روپے فی کاپی) کے پیش نظر ممبران نے محسوس کیا کہ غالباً سال میں دو بار خبرنامہ چھاپنا مہنگا پڑے گا۔ اس موقع پر سیکرٹری نے کہا جولائی میں تربیت اور جنوری میں عالمگیرین کے چھپنے سے سال میں دو خبرنامے چھاپنے کا مقصد حاصل ہوجائیگا۔ آخر کار کمیٹی نے فیصلہ کیا کہ ستمبر ۱۹۸۰ء تک عالمگیرین نکالا جائے پھر دیکھا جائے گا۔ چیئرمین نے یہ توقع ظاہر کی کہ اس میں زیادہ تر عالمگیرین اپنی یادداشتیں لکھیں گے۔

رائڈنگ کے لئے گھوڑے

سالانہ تقریب تقسیم انعامات کے موقع پر چیئرمین نے اعلان کیا کہ کالج کے رائڈنگ کلب کی اعلیٰ کارکردگی کو دیکھ کر رائڈنگ کلب کو ۶ گھوڑے دیئے جائیں گے۔ جن کی دیکھ بھال کا انتظام لوکل اے ٹی رجمنٹ کے توسط سے ہوگا۔ آخر میں چیئرمین نے انتظامیہ کمیٹی کے سبکدوش ہونے والے اراکین کی خدمات کا ایسوسی ایشن کی طرف سے شکریہ ادا کیا میٹنگ کے اختتام پر کمانڈانٹ نے جنرل اقبال کی خدمات میں اکتوبر ۱۹۷۹ء کی ری یونین اور جنرل میٹنگ کا البم پیش کیا۔

زونل برانچیں

ستمبر ۱۹۸۰ء میں زونل آرگنائزر یہ تھے:

لاہور زون ۱۸۲۱	مسٹر شوکت جنجوعہ	
پشاور زون ۲۳۸۱	لیفٹیننٹ کرنل ولی خان آفریدی	
ملتان زون ۲۴۲۹	لیفٹیننٹ کرنل محمد صغیر	
کوئٹہ زون ۲۴۲۳	لیفٹیننٹ کرنل سلطان حیدر	
جہلم زون ۱۲۵۰	میجر محمد رفیق	
راولپنڈی زون ۱۹۳۱	لیفٹیننٹ کرنل عطا محمد	
سیالکوٹ زون ۲۲۱۴	لیفٹیننٹ کرنل سردار محمد	
بہاولپور زون ۲۲۸۷	لیفٹیننٹ کرنل پرویز انور	
کراچی زون ۲۱۹۶	لیفٹیننٹ کرنل سلطان حیدر	

زونل تقاریب ملاقات

زونل برانچیں ۱۹۷۰ء میں قائم ہوئی تھیں وہ اکتوبر ۱۹۷۹ء میں فعال ہوئیں ۱۴ اکتوبر ۱۹۸۰ء کو شائع شدہ عالمگیرین میں تین زونوں کے گیٹ ٹو گیدرز کی رپورٹیں شائع ہوئیں۔ بہاولپور زون مورخہ ۲ مئی ۱۹۸۰ء مہمان خصوصی ۱۳۳۳ میجر جنرل اقبال

کراچی زون مورخہ ۱۰ مارچ ۱۹۸۰ء مہمان خصوصی ۵۲۶ میجر جنرل محمد بشیر خان

راولپنڈی زون مورخہ ۲۰ جون ۱۹۸۰ء مہمان خصوصی ۱۱۸۷ جنرل محمد اقبال خان صدر ایسوسی ایشن

یوم تاسیس ۱۹۸۰ء اور افتتاح یادگار شہداء

۱۵ ستمبر ۱۹۸۰ء کو کراچی لاہور راولپنڈی زونل برانچوں میں بھی منایا گیا لیکن کالج کے یوم تاسیس کی تقریب خصوصی اہمیت رکھتی تھی کہ اس تقریب کی ابتداء یادگار شہداء کے افتتاح سے ہوئی۔ تقریب کے مہمان خصوصی جنرل محمد اقبال خان ڈی سی او اے ایس نے، جن کی کاوشوں سے یادگار تعمیر ہوئی تھی، یادگار شہداء پر پھول چڑھا کر اور سنگ مرمر کی افتتاحی تختی کی نقاب کشائی کر کے یادگار کا افتتاح کیا اس موقع پر کالج کے پندرہ شہیدوں کے فوٹو ایک جلوس کی شکل میں سامنے سے گزارے گئے۔ اس تقریب میں اولڈ بوائز کی خاصی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ ان لمحات میں جب شہیدوں کی تصاویر یکے بعد دیگرے سامنے سے گزر رہی تھیں تو ان سب کے دلوں میں تلاطم برپا تھا۔ جس نے بہتوں کے دلوں میں یادِ ماضی کی آگ لگا دی تھی اور یہ شہید یہ پرانے سنگی ساتھی بولتے اچھلتے کودتے زندگی سے بھرپور یاد آ رہے تھے۔ یہ مظاہرہ بہت سے دلوں کو اداس اور بہت سی آنکھوں کو پرنم کر گیا۔

جنرل اقبال کی افتتاحی تقریر میں بھی جذبات کی لہریں بار بار سر اٹھاتی تھیں۔ ان کی لرزش بتا رہی تھی کہ اب انہیں صاحب زاد گل شہید یاد آئے، اب حق نواز کیانی شہید کی یاد نے ان کے دردِ دل پر دستک دی۔ اب اکرم شہید نشان حیدر کا ہیولہ ان کے تصور کی آنکھوں کے سامنے سے گزرا۔

جنرل اقبال نے صحیح کہا کہ یہ شہید یہ جیالے نہ صرف ہمارے لئے سرمایہ افتخار ہیں بلکہ ہمارے رہبر اور رہنما بھی ہیں۔ انہوں نے ایک عظیم روایت کو زندہ کیا، اب ان کے نقش قدم ہمارے قدموں کے منتظر ہیں جو جہاں ہے اپنے کام کو پاکستان کی محبت کے حوالے سے دل و جان سے کرے مساعد اور نامساعد حالات میں اپنی دھن میں مگن کرتا رہے یہی جہاد ہے۔

اس ریزنگ ڈے پر معمول کے دوسرے لائٹ موڈ کے پروگرام بھی تھے یعنی جم خانہ کے کھیل وغیرہ۔ لیکن ۱۵ ستمبر ۱۹۸۰ء کی چمکیلی صبح کی اس تقریب کی جان وہی لمحات تھے جب شہیدوں کی تصویریں سامنے سے گزر رہی تھیں۔

مجلس انتظامیہ کی میٹنگ

۱۸ دسمبر ۱۹۸۰ء مجلس انتظامیہ کا اس سال کا دوسرا اجلاس لائبریری ہال میں منعقد ہوا۔ صدر عالمگیریز ایسوسی ایشن ڈی سی او اے ایس جنرل محمد اقبال خان نے صدارت کی۔ گیارہ منتخب اراکین اور تین بلحاظ عہدہ اراکین نے اجلاس میں شرکت کی۔ ایسوسی ایشن کے مختلف پروجیکٹس کا جائزہ لیا گیا اور ان کی تکمیل کی رفتار اطمینان بخش پائی گئی۔

ویلفیئر فنڈ

ایسوسی ایشن کے ویلفیئر فنڈ کے لئے دو لاکھ کے گرانقدر عطیہ کا اعلان کیا۔ ڈائریکٹر آرمی ایجوکیشن نے اے ای ڈائریکٹوریٹ کی طرف سے ۱۰ ہزار روپے کا عطیہ کا اعلان کیا۔

ایمبولینس

کالج کے لئے ایک اضافی ایمبولینس حاصل کرنے کے سلسلہ میں میجر جنرل محمد جمشید نے یاد دلایا کہ وہ حبیب بینک کے ذریعہ کالج کے لئے ایمبولینس حاصل کرنے کی کوشش کو تیز کریں گے بریگیڈیئر امیر خان نے بتایا کہ وہ پنجاب گورنمنٹ سے اس سلسلے میں رابطہ قائم کر چکے ہیں۔

کالج ہسپتال کے لئے ساز و سامان

شرکاء میٹنگ کو سیکریٹری نے مطلع کیا کہ جناب چیئرمین کی وساطت سے ریڈ کریسنٹ سوسائٹی پنجاب سے کالج ہسپتال کے لئے ایک ٹی وی اور ریڈیو، کھیلوں لاکرز اور گدوں کا عطیہ موصول ہو چکا ہے۔ اراکین کمیٹی اور کمانڈانٹ نے معطی ادارہ اور جنرل اقبال کا شکریہ ادا کیا۔

رائڈنگ کلب

سیکریٹری نے کمیٹی کو بتایا کہ جناب چیئرمین کی ہدایت پر کالج کے رائڈنگ کلب کے لئے ۵ گھوڑوں ایک انسٹرکٹر اور دو سائیسوں کی منظوری ڈی آر وی اینڈ ایف سی کی طرف سے کالج کو موصول ہو چکی ہے۔

نئے نام کی توثیق

اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کے نئے نام عالمگیریز ایسوسی ایشن کی کمیٹی نے اتفاق رائے سے توثیق کی۔

بیج اور ٹائی کا نیا ڈیزائن

میجر جنرل سعادت علی خان کی زیر ہدایت ای این سی برانچ کے تیار کیے ہوئے کالج کے بیج اور ٹائی کے ڈیزائن میٹنگ میں پیش کیے گئے۔

میوزیم

چیئرمین نے کالج میوزیم کے لئے ایک بار پھر عطیات کی اپیل کی۔ کالج نمبر ۲۵۰ لیفٹیننٹ کرنل گل شیر نے خاندانی تاریخی شمشیر عطیہ کے طور پر دینے کی پیشکش کی۔

رکنیت

چیئرمین نے ایک بار پھر اپنی خواہش کا اظہار کیا کہ تمام سرونگ عالمگیریز رضا کارانہ طور پر انجمن کی مستقل رکنیت قبول کریں سیکریٹری نے اس موقع پر بتایا کہ ایک بار اس ضمن میں زونل برانچوں کو لکھا گیا ہے۔

لیپا ویلی کا ہیرو

کمیٹی کو بتایا گیا کہ کرنل حق نواز کیانی شہید پر پروفیسر راشد کی لکھی ہوئی کتاب ''لیپا ویلی کا ہیرو'' کے نام سے چھپ چکی ہے۔ ''تذکرہ شہداء'' اور ''اکرم نشان حیدر'' طباعت کے مراحل سے گزر رہی ہیں۔ مرحوم عالمگیریز کی مغفرت کی دعا پر میٹنگ ختم ہوئی۔

یوم تاسیس

پہلا یوم تاسیس کالج کے علاوہ لاہور اور کراچی میں بھی منایا گیا جس کی روداد ۷۱-۱۹۷۰ء کے ''تربیت'' میں چھپی۔

یوم تاسیس

کالج کے چھبیسویں یوم تاسیس پر جو ۱۵ ستمبر ۱۹۸۱ء کو منایا گیا صدر پاکستان اور صدر عالمگیریز ایسوسی ایشن نے جو پیغامات بھیجے ان کے اقتباس یہ ہیں:

Your College is a symbol of devotion, efficiency, courage and loyalty. I have no doubt that you will live up to the fine traditons of your college and add further dimensions to these by deriving inspiration from Islamic values and principles. Let your tomorrow be better than yesterday.

جنرل اقبال کے پیغام کا اقتباس

I wish to remind you of your college motto "Ilmo Amal" and the motto of the father of the nation, Quaid-e-Azam gave us "Unity, Faith, Discipline." let this be your code of conduct. Follow this and I have no doubt that you will succeed wherever you are.

یوم تاسیس کالج کے علاوہ زونل ہیڈ کوارٹرز لاہور کراچی اور راولپنڈی میں منایا گیا۔ صرف ملتان زون نے ریزنگ ڈے کی تقریب ناگزیر حالات کی بناء پر یکم اکتوبر ۱۹۸۱ء کو منعقد کی۔

اعزازی رکنیت

ایسوسی ایشن کی اعزازی رکنیت بریگیڈیئر شمیم یاسین منٹو، بریگیڈیئر ذوالفقار اکبر نقوی کو کراچی زون کے لئے ان کی فراخ دلانہ خدمات کے اعتراف میں ۱۸ دسمبر ۱۹۸۱ء کو تفویض کی گئی۔

مجلس انتظامیہ کی میٹنگ

۱۲ جون ۱۹۸۱ء کی صبح مجلس انتظامیہ کی میٹنگ لائبریری ہال میں ایسوی ایشن کے صدر جنرل محمد اقبال، چیئرمین چیف آف جوائنٹ اسٹاف کمیٹی کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ ۹ اراکین کے علاوہ کمانڈانٹ ملٹری کالج اور سیکرٹری پروفیسر عین الدین علوی نے شرکت کی۔ میجر جنرل عبدالرحمٰن ڈائریکٹر جنرل نیشنل گارڈز جو اس وقت کالج میں ایک ذاتی کام کے سلسلہ میں آئے تھے۔ چیئرمین کی خصوصی دعوت پر میٹنگ میں شریک ہوئے۔

ایسوسی ایشن فنڈز

چیئرمین نے تجویز کیا کہ عالمگیریز ایسوسی ایشن فنڈ اور عالمگیریز فنڈ کو یکجا کر کے اسے سب سے زیادہ منافع بخش اسکیم (خاص ڈیپازٹ اسکیم) میں لگا کر اس کے منافع سے ضرورت مند عالمگیریز کی مالی مدد کی جائے۔ اس تجویز سے سب نے اتفاق کیا۔ چیئرمین نے یہ بھی مشورہ دیا کہ دونوں فنڈز کو ملانے کے بعد ان کی سرمایہ کاری اور ان کے منافع کو استعمال کرنے کے رہنما اصول بھی ضبط تحریر میں لائے جائیں۔

میوزیم

میوزیم کے لئے عطیات دینے پر لیفٹیننٹ کرنل گل شیر اور میجر اورنگزیب کے اعزاز میں شکریئے کا ووٹ پاس کیا گیا۔ چیئرمین نے خواہش ظاہر کی کہ میوزیم کے لئے عطیات کے لئے شہداء کے ورثاء جنگی اعزاز یافتگان کو ان کی طرف خصوصی ڈی او لکھے جائیں۔

رکنیت

سیکریٹری نے کمیٹی کو بتایا کہ جون ۱۹۸۱ء میں باقاعدہ ممبران کی تعداد ۱۸۱ تھی۔

شاپنگ سنٹر پروجیکٹ

چیئرمین نے کہا کہ اس پروجیکٹ کے قابل عمل ہونے کی رپورٹ وہ ستمبر ۱۹۸۱ء تک دیکھنا چاہیں گے۔

جے سی ونگ

کالج میں جے سی ونگ کے مجوزہ اجراء کے مضمرات زیر غور آئے۔

آئندہ ری یونین

فیصلہ کیا گیا کہ ۱۹۸۲ء کی مجوزہ ری یونین نومبر ۱۹۸۲ء میں سالانہ مجلس تقسیم انعامات کے موقع پر اس کے ساتھ ہی منعقد کی جائے۔

کالج ٹائی اور کالج بیج

ترمیم شدہ ڈیزائن منظور کیا گیا۔

ٹرافیاں اور عطیات

چیئرمین نے کمیٹی کو مطلع کیا کہ یہ عطیات کالج کی نذر کیے جا رہے ہیں۔

۱۔ سپورٹس ٹرافی، عطیہ صدر عالمگیریز ایسوسی ایشن

۲۔ ٹرافی فار رائڈنگ، عطیہ جی او سی ۱۶ آرمرڈ ڈویژن

۳۔ قائداعظم کی بڑے سائز کی پورٹریٹ، عطیہ ڈائریکٹر جنرل نیشنل گارڈز میجر جنرل عبدالرحمٰن

۴۔ کالج کی نئی لائبریری کے ریڈنگ روم کے لئے دو بڑے صوفہ سیٹ مع میزوں کے عطیہ ڈائریکٹر جنرل نیشنل گارڈز میجر جنرل عبدالرحمٰن

۵۔ ایک سوزوکی وین، ۲ گیزر، ۱۱۲ الیکٹرک کولرز، عطیہ عالمگیریز ایسوسی ایشن (جنرل محمد اقبال خان)

۶۔ پانچ ہزار روپے عطیہ سیکریٹری محکمہ خارجہ مسٹر شاہنواز خان نئی لائبریری کی کتابوں کے لئے۔

(نوٹ: یہ تمام عطیات صدر عالمگیریز ایسوسی ایشن جنرل اقبال کی وساطت سے کالج کو موصول ہوئے)

رائڈنگ کلب

سیکرٹری نے گزشتہ میٹنگ کے حوالے سے بتایا کہ کالج کے رائڈنگ کلب کے لئے پانچ گھوڑے کالج میں آ چکے ہیں۔ رائڈنگ انسٹرکٹر بھی رپورٹ کر چکا ہے۔

کالج کی مسجد

چیئرمین نے اراکین کو مطلع کیا کہ کالج کی مسجد کی مجوزہ توسیع کے لئے وہ ضروری اقدامات کر رہے ہیں۔

عالمگیریز ہاؤسنگ سکیم

عالمگیریز ہاؤسنگ اسکیم کی تجویز بھی زیر بحث آئی۔ چیئرمین نے آگاہ کیا کہ اس سلسلہ میں بہت احتیاط سے قدم اٹھانے کی ضرورت ہے بہتر ہے کہ اس پروجیکٹ کو نہ چھیڑا جائے۔

خصوصی ڈپٹی پریذیڈنٹ

چیئرمین کی تحریک اور بریگیڈیئر عباس بیگ کی تائید سے میجر جنرل عبدالرحمٰن ڈی جی این جی کو ایسوسی ایشن کی اعزازی رکنیت تفویض کی گئی اور ان کو ایسوسی ایشن نے خصوصی ڈپٹی پریذیڈنٹ چنا۔ جواب میں جنرل عبدالرحمٰن نے یہ اعزاز عطا کرنے پر ایسوسی ایشن کا شکریہ ادا کیا اور یقین دلایا کہ جی ایچ کیو میں جاتے ہی وہ ایسوسی ایشن کی ہر ممکن خدمت بجالانے میں فخر محسوس کریں گے۔

ٹیلی فون ایکسچینج

میٹنگ میں چیئرمین جنرل اقبال نے اراکین کو بتایا کہ وہ کالج میں ۳۰ لائنوں کا ایک ٹیلی فون ایکسچینج نصب کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

خصوصی گرانٹ

چیئرمین نے کمیٹی کو مطلع کیا کہ آخر کار کالج کی عمارت وغیرہ کی مرمت کے لئے علیحدہ خصوصی گرانٹ کا کیس منظور ہو گیا ہے۔ اس سے کالج کے بہت مسائل حل ہو جائیں گے۔

کالج کا نیا نام

یہ تجویز کہ کالج کے لئے تینوں سروسز سے گرانٹ حاصل کرنے کے لئے کالج کا نام آرمڈ فورسز کیڈٹ کالج کر دیا جائے، اراکین کی تائید حاصل نہ کر سکی۔ اس کو اگلی جنرل میٹنگ کے لئے ملتوی کر دیا گیا۔

۱۹۸۲ء کا یوم تاسیس

۱۵ ستمبر ۱۹۸۲ء کو کالج کا ۵۷ واں یوم تاسیس ایسوسی ایشن کی زونل برانچوں نے کراچی لاہور راولپنڈی پشاور میں بڑے اہتمام سے منایا۔ کالج میں اس تقریب کے مہمان خصوصی عالمگیریز ایسوسی ایشن کے نائب صدر بریگیڈیئر محمد عباس تھے۔ تقریب کے شروع میں ایسوسی ایشن کے صدر جنرل محمد اقبال خان چیئرمین جوائنٹ چیف آف سٹاف کمیٹی اور ڈائریکٹر آرمی ایجوکیشن بریگیڈیئر نصیرالدین کے پیغامات پڑھ کر سنائے گئے۔ مہمان خصوصی بریگیڈیئر عباس بیگ نے تقریر کی۔

ری یونین، نئی لائبریری کا افتتاح اور جنرل میٹنگ

۳۰ نومبر اور یکم دسمبر ۱۹۸۲ء دو دن ری یونین کی تقریبات کا سلسلہ چلا۔ یکم دسمبر کی صبح ۱۰ بجے ری یونین اور کالج کے سالانہ جلسہ تقسیم انعامات کے موقع پر مہمان خصوصی جنرل محمد اقبال نے کالج کی نئی لائبریری کا افتتاح کیا۔ اس مبارک موقع پر ری یونین پر آئے ہوئے اولڈ بوائز کثیر تعداد میں موجود تھے۔ انہوں نے جنرل اقبال کو نئی لائبریری تعمیر کروانے پر مبارکباد دی۔ افتتاح کے فوراً بعد مہمان خصوصی نے ۱۸۲۱ شوکت جنجوعہ کی پیش کی ہوئی دو بہت قیمتی کتابوں (جس میں ایک ''مرقع

چغتائی'' بھی شامل تھی) کا عطیہ قبول کیا۔

جنرل میٹنگ

۱۱ بجے عالمگیرینز ایسوسی ایشن کی جنرل میٹنگ کی صدارت جنرل اقبال نے کی، ۱۴۰ عالمگیرینز کے علاوہ اس میٹنگ میں ڈائریکٹر آرمی ایجوکیشن، ۲ سابق کمانڈانٹس اور تین سابق انسٹرکٹرز نے بھی شرکت کی۔ مجلس انتظامیہ اور دوسرے عہدیداروں کا انتخاب چار سال بعد ستمبر ۱۹۸۳ء میں ہونا تھا۔ چونکہ اگلے سال دوبارہ جنرل میٹنگ کو بلانا ممکن نہ تھا۔ اس لئے چیئرمین کی تجویز پر اسی میٹنگ میں مجلس انتظامیہ اور دوسرے عہدیداروں کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔ پریذیڈنٹ جنرل محمد اقبال خان، وائس پریذیڈنٹ بریگیڈیئر عباس بیگ، سیکرٹری پروفیسر عین الدین علی، اسسٹنٹ سیکریٹری مسٹر شوکت جنجوعہ اس ٹرم کے لئے دوبارہ منتخب ہوئے اور چیئرمین کے ایماء پر میجر جنرل محمد اقبال خان ۱۳۳۳ کو ڈپٹی پریذیڈنٹ منتخب کیا گیا۔

میٹنگ میں تمام زونوں کی کماحقہ نمائندگی کی وجہ سے مجلس انتظامیہ کا انتخاب فوری طور پر مکمل نہ ہوسکا۔ بعد کو تمام زونوں کے انتخاب پر مبنی جو نئی مجلس انتظامیہ تشکیل پائی وہ یہ تھی:۔

کراچی زون

ممبرز: کرنل احمد خان ایم سی ۴۰۲، لیفٹیننٹ کرنل خداداد خان ۵۹۴۔

ملتان بہاولپور زون

ممبرز: لیفٹیننٹ کرنل جمشید احمد خان نیازی ۲۴۴۴، ڈاکٹر محمد اسلم شیخ ۳۰۲۵۔

لاہور زون

ممبرز: بریگیڈیر محمد اقبال ۷۴۳، لیفٹیننٹ کرنل رشید احمد کیانی ستارۂ جرأت ۷۵۲۔

جہلم زون

ممبر: بریگیڈیئر رب نواز ۱۷۳۔

راولپنڈی زون

ممبر: بریگیڈیئر محمد امیر خان ۴۴۱۔

پشاور زون

ممبرز: بریگیڈیئر بشیر احمد ۶۹۰، لیفٹیننٹ کرنل ولی احمد خان ۱۹۸۲، مسٹر محمد ایوب خان ۲۴۰۴۔

میٹنگ میں ایک سمندر پار زون کی تشکیل پر بھی غور کیا گیا۔ اوسلو (ناروے) میں مقیم ۲۳۵۹ منظور احمد ملک کو اوورسیز زون کا سیکرٹری مقرر کیا گیا۔ شمالی علاقہ جات کے لئے بھی ایک زون بنانے کی تجویز زیر غور آئی اور چیئرمین نے میجر جنرل پیرداد خان کو زون کا صدر اور راجہ علی احمد جان ۱۲۴۴۱ اے آئی جی پولیس گلگت کو سیکرٹری مقرر کیا۔

رکنیت

سیکرٹری نے میٹنگ کو بتایا کہ آج یکم دسمبر ۱۹۸۲ء تک رجسٹرڈ ممبروں کی تعداد ۲۳۵ ہو چکی ہے جب کہ اکتوبر میں یہ تعداد ۵۰ تھی۔

میوزیم

گزشتہ سال میوزیم کو یہ عطیات موصول ہوئے۔

۱۔ دو پرانی لائٹ مشین گنیں، عطیہ صدر عالمگیرینز ایسوسی ایشن جنرل محمد اقبال خان

۲۔ ۴ قدیم رائفلیں

۳۔ چار قدیم تلواریں۔

۴۔ ایک نادر جاپانی تلوار جو ۱۹ بریگیڈیئر محمد حیات نے دوسری جنگ عظیم میں حاصل کی تھی، عطیہ بریگیڈیئر محمد حیات۔

۵۔ کالج کی پرانی مارچ میوزک کا کیسٹ عطیہ آرمی سکول آف میوزک ۱۵۲۹ از مان بھٹی کی تجویز پر حاصل کیا گیا۔

صدر مجلس جنرل اقبال نے اپنے اختتامی خطاب کے آخر میں کہا:

The College has been pursuing certain high values and noble objectives and we have all to cooperate in this pursuit. He told the members that service and help should be our main consideration and that we should try our best to keep the banner of the college high with our lofty standards of conduct.

یوم تاسیس

زونل ہیڈکوارٹرز میں یوم تاسیس تو ہر وقت ۱۵ ستمبر ہی کو منایا گیا۔لیکن کالج میں ایسوسی ایشن کے صدر جنرل اقبال کے فرائض منصبی کے سلسلہ میں باہر چلے جانے سے یہ دن ۳ اکتوبر ۱۹۸۳ء کو منایا گیا۔اسی دن مجلس انتظامیہ کی میٹنگ بھی ہوئی۔

مجلس انتظامیہ کی میٹنگ

صدر جنرل اقبال کی صدارت میں مجلس انتظامیہ کی میٹنگ میں ۱۱ منتخب اراکین، ڈی اے ای، کمانڈانٹ اور سیکرٹری پروفیسر عین الدین علوی کے علاوہ چیئرمین کی دعوت پر یوم تاسیس کی تقریب پر آئے ہوئے عالمگیریز نے بھی شرکت کی۔اس طرح میٹنگ نے ایک چھوٹی سی جنرل میٹنگ کی صورت اختیار کر لی۔

رکنیت

۶ اکتوبر ۱۹۸۳ء کو اراکین کی تعداد ۲۴۹ تھی۔

مسجد

اراکین کو کالج کی مسجد کی تعمیر نو کا بلو پرنٹ دکھایا گیا۔اور اس پر تبصرہ طلب کیا گیا۔

کالج کا اسٹیٹس

اراکین اور عالمگیریز نے اس خبر پر بڑے اطمینان کا اظہار کیا کہ کالج کا پرانا اسٹیٹس اس کو واپس ملا ہے اور انٹرمیڈیٹ کلاسز کالج میں دوبارہ شروع ہونے کی صورت پیدا ہوئی۔

پروموشنز

میٹنگ میں ڈپٹی پریذیڈنٹ عالمگیریز ایسوسی ایشن، میجر جنرل محمد اقبال کے لیفٹیننٹ جنرل اور ۱۸۲۶ بریگیڈیئر محمد اکرم، ۱۸۲۸ بریگیڈیئر آر ڈی بھٹی اور ۲۰۷۹ بریگیڈیئر محمد اشرف کے میجر جنرل ہونے اور ۲۱۱۲ کرنل محمد صغیر اور کرنل محمد اجمل کے بریگیڈیئر پروموٹ ہونے پر اراکین نے اظہار مسرت کیا۔

صدر اور سرپرست اعلیٰ

جناب جنرل اقبال نے ۱۱ اپریل ۱۹۸۴ء میں اپنے ریٹائر ہونے پر صدارت کی ذمہ داریاں ڈپٹی پریذیڈنٹ عالمگیریز ایسوسی ایشن لیفٹیننٹ جنرل محمد اقبال کو سونپ دیں اور مجلس انتظامیہ کے اراکین اور زونل عہدیداروں کی درخواست پر موصوف نے ایسوسی ایشن کا چیف پیٹرن بننا منظور فرمایا۔

یوم تاسیس ۱۵ ستمبر ۱۹۸۴ء

کالج میں یوم تاسیس کی صدارت جنرل ریٹائرڈ محمد اقبال نے کی۔اس موقع پر بشمول لیفٹیننٹ جنرل محمد اقبال، میجر جنرل آر ڈی بھٹی، میجر جنرل سجاد حسین کوئی تیس کے قریب پرانے عالمگیریز موجود تھے۔

مسجد کا سنگ بنیاد

یادگار شہداء کی تقریب کے بعد جنرل اقبال نے مسجد کی تعمیر کا سنگ بنیاد رکھا۔اور لائبریری کے بعد مسجد کی تعمیر، بائیو لیب، کلاسز کی تعمیر ایسوسی ایشن کی خدمات کالج کی تاریخ کا سنہرا باب ہیں۔

یوم تاسیس کی دوسری تقریبات

اس بار یوم تاسیس کے موقعہ پر جو جم خانہ کھیل ہوئے ان میں فینسی ڈریس شو کا اضافہ ہوا فینسی ڈریس شو میں شوکت جنجوعہ کی کمنٹری اور فینسی انعامات کی تقسیم نے اس تقریب کو بہت دلچسپ بنا دیا تھا۔

مجلس انتظامیہ کی میٹنگ

میٹنگ میں ۱۱۵ باقاعدہ اراکین جو بلحاظ منصب اراکین کے علاوہ ریزنگ ڈے کے لئے آئے ہوئے اولڈ عالمگیرینز بھی صدر کی دعوت پر میٹنگ میں شریک ہوئے۔

میوزیم

۷۳/۱ بریگیڈیئر رب نواز نے پہلے دو کمانڈانٹس کیپٹن ایل کلارک، کیپٹن ایچ کلارک کی فریم شدہ نایاب تصاویر کمانڈانٹس کی گیلری کے لئے کالج کو عطا کیں۔کرنل محمد وزیر خان ملک سابق چیف انسٹرکٹر نے اپنے دور کے اسٹاف کے چار فوٹو گراف میوزم کو دیئے ۱۹۱ بریگیڈیئر عباس نے دو پرانے فوٹو گراف اور سلیبی کے دور کی پروگریس رپورٹ میوزیم کی نذر کی۔

سیالکوٹ زون

سیالکوٹ کی ایسوسی ایشن عالمگیرینز کی تشکیل دینے کے لئے صدر نے میجر جنرل آر ڈی بھٹی کو اس نئے زون کا صدر نامزد کیا۔

شمالی علاقہ جاتی زون

اس زون نے ۲۴۴۱ راجہ علی جان اے آئی جی گلگت کی صدارت میں ۵ جنوری ۱۹۸۵ء کو پہلا گیٹ ٹو گیدر کیا۔جس میں علاقہ میں موجود ۲۱ عالمگیرینز نے شرکت کی۔

نئے صدر کی صدر نشینی

جنرل اقبال نے اپریل ۱۹۸۴ء میں اپنے ریٹائر ہونے پر لیفٹیننٹ جنرل اقبال ڈپٹی پریذیڈنٹ کو اپنا جانشین نامزد کیا تھا۔جس کی تائید مجلس انتظامیہ نے ۱۵ ستمبر کی میٹنگ میں کی۔اور جس کی رسمی توثیق آئندہ جنرل میٹنگ کے اجلاس میں ہوئی۔چنانچہ ۱۲ مئی ۱۹۸۵ء سے ۳۱ مئی ۱۹۸۵ء کو نئے صدر لیفٹیننٹ جنرل اقبال کی صدر نشینی کی تقریب لائبریری ہال میں منعقد ہوئی۔

تلاوت قرآن حکیم کے بعد سب سے پہلے کالج کے کمانڈانٹ بریگیڈیئر عثمان شاہ نے کالج کی طرف سے جناب جنرل اقبال کی ان تاریخی خدمات کو شاندار خراج تحسین پیش کیا۔جو انہوں نے اپنی صدارت کے دور میں اس کالج اور ایسوسی ایشن کے لئے سرانجام دی ہیں۔انہوں نے کہا:

''ایسوسی ایشن کے سیکرٹری پروفیسر عین الدین علوی نے ایسوسی ایشن کی تاریخ اور کارکردگی کا جو بریف مجھے دیا اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ عالمگیرینز ایسوسی ایشن میں صحیح معنوں میں جان اس دن پڑی جب جناب جنرل اقبال نے اس کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لی۔وہ اس عرصے میں ڈپٹی چیف آف آرمی سٹاف رہے مابعد چیئرمین جوائنٹ چیفس آف سٹاف کمیٹی رہے۔اس دوران اپنی تمام منصبی مصروفیات کے باوجود ایسوسی ایشن کی خدمت میں مسلسل کوشاں رہے مجلس انتظامیہ کی ششماہی میٹنگز تواتر سے ہوتی رہیں اور وہ ان کی صدارت کے لئے وقت نکالتے رہے۔پانچ سال کے اس عرصے میں دوری یونین ہوئیں۔دوبار انہوں نے سالانہ جلسہ ہائے تقسیم انعامات کی صدارت کی اس دور کو کالج کا دور اقبال کہا جائے تو غلط نہ ہوگا۔''

''کالج کی بائیو لیبارٹری اور کلاس رومز، نئی لائبیری اور نئی مسجد تو اول تا آخر ان ہی کی کاوشوں کا ثمر ہیں۔کالج کا میوزیم کالج کے لئے ایک لاکھ کی اضافی ایم

ای جی اور علیحدہ مرمت فنڈ کی منظوری کالج اسپتال اور ہاؤسوں کے لئے کچھ ساز وسامان۔ اسٹاف کی ویلفیئر کے لئے سوزوکی وین، رائڈنگ کلب کے لئے ۵ گھوڑوں کی فراہمی اور سب سے بڑھ کر گزشتہ سال کالج کے پرانے اسٹیٹس کی بحالی وغیرہ یہ سب ایسی خدمات ہیں جن کے لئے کالج ان کا ہمیشہ احسان مند رہے گا۔ ہمیں خوشی ہے کہ انہوں نے ایسوسی ایشن کی سرپرستی قبول کرلی ہے۔ اس طرح ایسوسی ایشن اور کالج ان کی سرپرستی اور راہنمائی سے فیضیاب ہوتے رہیں گے۔ اس موقع پر ایسوسی ایشن کے نئے صدر لیفٹیننٹ جنرل محمد اقبال کو بھی اس بڑے منصب پر فائز ہونے پر دلی مبارکباد دیتا ہوں کالج کے لئے یہ مقام شکر ہے کہ ایک ''اقبال'' کے بعد دوسرا ''صاحب اقبال'' اسے نصیب ہو رہا ہے اور لطف یہ کہ پہلے اقبال کی اقبال مندی بھی اس کے ساتھ ہی ہے سبحان اللہ۔''

''کالج کی توسیع اور ماسٹر پلان کے سلسلہ میں آپ کالج کے لئے جو کچھ کر رہے ہیں مجھے امید واثق ہے کہ آپ کی کاوشیں کامیابی سے ہمکنار ہوں گی۔ یہاں وہ دوسرے سینئر عالمگیریز بھی بیٹھے ہیں جو کل اس ایسوسی ایشن کی سربراہی سے وابستہ ہوں گے مجھے یقین ہے کہ یہ ادارہ اپنے سپوتوں کی محبتوں اور خدمتوں سے سدا پھلتا پھولتا رہے گا۔ اپنی مادر درس گاہ کے حوالے سے ایک ملک وقوم کی بے لوث خدمت ایک ایسی روایت ہے جس پر جتنا فخر بھی کیا جائے کم ہے۔ ایک بار پھر جناب اقبال آپ کا شکریہ۔ ایک بار پھر آپ لیفٹیننٹ جنرل اقبال کو اس نئے منصب کی مبارکباد۔ عالمگیریز ایسوسی ایشن زندہ باد ملٹری کالج شاد باد پاکستان پائندہ باد!''

کمانڈانٹ کے خطاب کے بعد جنرل اقبال نے کمانڈانٹ کے احسان مندانہ جذبات کا شکریہ ادا کیا اور ایسوسی ایشن کو اپنی وابستگی کا یقین دلایا۔ اور امید ظاہر کی کہ ایسوسی ایشن لیفٹیننٹ جنرل اقبال کی سرپرستی میں اپنے مشن کو جاری رکھے گی۔ انہوں نے بریگیڈیئر عثمان شاہ اور سیکرٹری پروفیسر عین الدین علوی کی خدمات کو سراہا اور ان کے تعاون کا شکریہ ادا کیا۔ چیف پیٹرن کے کلمات تشکر وتحسین کے بعد صدر نشینی کی علامت کے طور پر کالج پریفکیٹ کیڈٹ احمد نواز نے کالج کی ٹائی اور بیلٹ کا تحفہ کالج کے عالمگیریز کی طرف سے نئے صدر کو پیش کیا۔ یہی دو علامتی نذرانے چیف پیٹرن کو از راہ عقیدت نذر کئے گئے اور کالج کے خطیب عبدالغفار صاحب نے تقریب کی مناسبت سے برکت ونصرت کی دعا کی۔ نئے صدر لیفٹیننٹ جنرل محمد اقبال نے اپنی مختصر تقریر میں اپنے انتخاب پر چیف پیٹرن اور اراکین کا شکریہ ادا کیا۔

''چیف پیٹرن نہایت شاندار بلکہ تاریخی اننگز کھیل کر گلوز اتار رہے ہیں۔ ان کی سربراہی ایسوسی ایشن ہی کی نہیں ملٹری کالج کی تاریخ کا ایک شاندار باب ہے۔ انشاء اللہ میں بھی اس مشن کی کامیابی کے لئے اپنی سی جدوجہد کرونگا۔ مجھے آپ سب کا تعاون درکار ہوگا۔ اور دعائیں بھی۔ شکریہ۔

ملٹری کالج زندہ باد، پاکستان پائندہ باد

مجلس انتظامیہ کی میٹنگ

نئے صدر لیفٹیننٹ جنرل محمد اقبال کی صدر نشینی کی تقریب کے بعد ان کی صدارت میں مجلس انتظامیہ کی میٹنگ شروع ہوئی۔ گزشتہ میٹنگ کے فیصلوں پر عمل درآمد کا جائزہ لیا گیا۔ اور اگلی ری یونین کو ۱۹۸۶ء میں کالج کی ڈائمنڈ جوبلی اور سالانہ تقسیم انعامات کے ساتھ منانے کے فیصلہ کی توثیق کی گئی۔ ری یونین اور ڈائمنڈ جوبلی کا پروگرام مرتب کرنے کے لئے میجر جنرل آر ڈی بھٹی کی سربراہی میں ایک کمیٹی تشکیل دی گئی۔ اس موقع پر ۱۷۳ بریگیڈیئر رب نواز اور ۸۷۹ کیپٹن نواب خان نے کچھ اور نوادرات میوزیم کی نذر کئے۔ ۳۲۹۵ کیپٹن رضوان حیدری کی طرف سے مسٹر حیدری مرحوم کا ایک بڑے سائز کا فریم شدہ فوٹوگراف پیش کیا گیا۔

یوم تاسیس ستمبر ۱۹۸۵ء

حسب روایت زونل ہیڈکوارٹرز میں بھی منایا گیا۔ اس مرتبہ کالج کے یوم تاسیس کے مہمان خصوصی ایسوسی ایشن کے صدر لیفٹیننٹ جنرل محمد اقبال تھے، حسب دستور تاسیس کی رنگارنگ تقریب کے بعد مجلس انتظامیہ کی میٹنگ لیفٹیننٹ جنرل اقبال کی صدارت میں لائبریری ہال میں ہوئی۔ کمیٹی کے مستقل اراکین کے علاوہ اس میٹنگ میں میجر جنرل سجاد حسین (۱۴۴۷) بریگیڈیئر ایم اسلم جنجوعہ ستارۂ جرأت (۱۲۲۱) اور ۲۰۷۱ بریگیڈیئر سلطان بھی شریک ہوئے۔ ان ممتاز اولڈ بوائز کے علاوہ کالج کے ایک سابق کمانڈانٹ لیفٹیننٹ کرنل سید فیاض حسین زیدی نے بھی اپنی موجودگی سے میٹنگ کو نوازا۔

ایسوسی ایشن کی بنیادی میٹنگ

میٹنگ کے اہم نکات یہ تھے:

کرنل زیدی نے کہا کہ یہ کہنا تاریخی اعتبار سے درست نہیں کہ اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کی بنیاد ۱۹۶۳ء میں پڑی۔ اصل میں ان کی داغ بیل ان کے دور میں

۱۹۴۸ء میں ڈالی گئی۔ لیفٹیننٹ راؤ عبدالوہاب اس کے پہلے سیکرٹری اور کالج نمبر دو لیفٹیننٹ کرنل سلطان محمد اس کے پہلے صدر تھے۔

ایسوسی ایشن کی مالیاتی پوزیشن اور رکنیت

انجمن کی مالیاتی پوزیشن کو تسلی بخش پایا گیا۔ ۱۵ ستمبر ۱۹۸۵ء کو رکنیت کی تعداد ۳۱۹ تھی۔

عالمگیریز ٹرسٹ

عالمگیریز فنڈ کو عالمگیریز ٹرسٹ میں تبدیل کرنے کے لئے چیئرمین نے سیکرٹری سے درخواست کی ٹرسٹ کے ضروری قواعد وضوابط ڈرافٹ کئے جائیں اور مجلس انتظامیہ کی آئندہ میٹنگ میں ٹرسٹ کے ٹرسٹیز کی نامزدگی کے مسئلہ پر غور کیا جائے۔

ڈائمنڈ جوبلی پروگرام

پروگرام کمیٹی کا مرتب کیا ہوا پروگرام زیر بحث آیا۔ فیصلہ کیا گیا کہ مجلس انتظامیہ کی آئندہ میٹنگ میں اس پر مزید غور کیا جائے۔

سیالکوٹ زون

۲۰۷۱ بریگیڈیئر سلطان محمود سے سیالکوٹ زون کی سربراہی کی درخواست کی گئی جو انہوں نے قبول کر لی۔

کالج کی تاریخ

زیر ترتیب کالج ہسٹری کی طباعت کے مصارف کے علاوہ دوسرے اضافی مصارف پورا کرنے کے سوال پر غور کیا گیا۔

ممتاز سویلین

کمیٹی نے فیصلہ کیا کہ سول میں بھی امتیازی حیثیت کے حامل اولڈ بوائز کے کوائف جمع کئے جائیں اور اس کا معیار مقرر کیا جائے۔ مسٹر شوکت جنجوعہ نے کالج میگزین کے لئے جو گرانقدر اشتہارات دلوانے کا اہتمام کیا۔ اس کے لئے ان کا بھرپور شکریہ ادا کیا گیا۔

پرموشن

۲۴۹۶ بریگیڈیئر خالد نواز، ۲۱۵۷ بریگیڈیئر محمد اکرم، ۲۴۲۶ بریگیڈیئر نعیم اکبر اور ۲۱۵۵ بریگیڈیئر عبدالغفار کو ان کے موجودہ عہدوں پر ترقی کی مبارک باد دی گئی۔

قابل فخر کارنامہ

نومبر ۱۹۸۵ء میں ۲۰۲۷ لیفٹیننٹ کرنل محمد سید ستارۂ جرأت تمغۂ بسالت ڈی آئی جی سندھ ریزرو پولیس کو ان کے کراچی میں خطرناک ڈاکوؤں سے جرأت مندانہ مقابلے پر جس کی تمام ملک میں تشہیر ہوئی تہنیتی پیغام دیا گیا۔

خمیس اور تبوک کی برانچیں

کرنل یعسوب علی ڈوگر کی سربراہی میں سعودی عرب میں خمیس و تبوک کے مقام پر عالمگیریز نے عارضی برانچیں قائم کیں۔ صدر نے اس امر پر مسرت کا اظہار کیا کہ عالمگیریز وطن سے دور رہ کر بھی عالمگیری رشتے کو استوار رکھ رہے ہیں۔

تعزیت

چار عالمگیرین ۱۳۹۴ میجر عمر حیات، ۴۱۳۴ جی سی عامر اکرام، ۳۶۸۲ کیپٹن سرفراز علی، ۳۳۲۴ کیپٹن اظہر علی، تین سابق اساتذہ مسٹر عبدالحمید قریشی، لیفٹیننٹ کرنل قسیم صدیقی، کیپٹن سید واصف علی اور پیٹرن انچیف جنرل محمد اقبال کی والدہ محترمہ کی وفات حسرت آیات پر دعائے مغفرت کی گئی۔

ڈائمنڈ جوبلی

کالج کی ڈائمنڈ جوبلی اور ری یونین کی تقریبات ۱۸ سے ۲۰ نومبر ۱۹۸۶ء تین روز جاری رہیں جن کی روداد ری یونین اور جوبلی کے ابواب میں شامل کی گئی ہے۔

ڈائمنڈ جوبلی جنرل میٹنگ

عالمگیرینز ایسوسی ایشن کی پانچویں جنرل میٹنگ موسیٰ ہال میں ڈائمنڈ جوبلی کے تاریخی موقع پر اور اس کی تقریبات کے ایک حصے کے طور پر ۱۹ نومبر ۱۹۸۹ء کی دوپہر کو ایسوسی ایشن کے صدر لیفٹیننٹ جنرل محمد اقبال خان کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ پیٹرن انچیف جناب جنرل محمد اقبال، ڈائریکٹر آرمی ایجوکیشن بریگیڈیئر عبدالمجیب چودھری، کمانڈانٹ ملٹری کالج بریگیڈیئر عثمان شاہ، تین سابق کمانڈانٹس، لیفٹیننٹ کرنل سید فیاض حسین زیدی، لیفٹیننٹ کرنل محمد سردار خان، کرنل این ڈی احمد، ۱۵ اور سابق اساتذہ کے علاوہ نمبر ۱۹ بریگیڈیئر محمد حیات، بریگیڈیئر عطا محمد خان، بریگیڈیئر بشیر احمد، بریگیڈیئر محمد اقبال، بریگیڈیئر محمد حیات ستارہ جرأت، بریگڈیئر رب نواز، بریگیڈیئر مقصود الحسن، بریگیڈیئر عثمان خان، بریگیڈیئر امیر خان، میجر جنرل محمد بشیر خان ایم این اے، لیفٹیننٹ جنرل رحمان گل، میجر جنرل محمد اکرم، میجر جنرل پیرداد خان، میجر جنرل سجاد حسین، لیفٹیننٹ جنرل سعادت علی خان، میجر جنرل ممتاز علی، میجر جنرل محمد اشرف، میجر جنرل رحمدل بھٹی، ۳۳۰ دوسرے پرانے عالمگیرینز نے شرکت کی۔

سیکرٹری کی رپورٹ

چیئرمین کے خیر مقدمی کلمات کے بعد میٹنگ کی کارروائی سیکرٹری کی رپورٹ سے شروع ہوئی جو ۲ دسمبر ۱۹۸۲ء کو منعقدہ جنرل میٹنگ سے نومبر ۱۹۸۶ء تک ایسوسی ایشن کی سرگرمیوں پر محیط تھی۔ مالیاتی پوزیشن کے بارے میں ایوان کو بتایا گیا کہ عالمگیرین ویلفیئر فنڈ کا بڑا حصہ، دو لاکھ روپیہ خاص ڈیپازٹ اسکیم میں لگایا گیا ہے۔ قواعد کے مطابق جس کے سالانہ منافع کا ۳۰ فیصد حصہ مستحق عالمگیرینز یا ان کے متعلقین پر صرف کیا جاسکتا ہے، ایک رکن کی اس تجویز پر کہ مرحوم ڈرائینگ ماسٹر احمد دین صاحب کی بیوہ کی امداد میں اضافہ کیا جائے سیکرٹری نے ایوان کو مطلع کیا کہ مذکورہ خاتون انتقال کر چکی ہیں۔ میٹنگ کے ایجنڈے کے خاص نکات یہ تھے:

صدر کا انتخاب

آئینی تقاضا پورا کرنے کیلئے جنرل میٹنگ نے متفقہ طور پر ہاتھ اٹھا کر لیفٹیننٹ جنرل اقبال کو چار سال کے لئے ایسوسی ایشن کا صدر منتخب کیا۔

زونل برانچوں کے عہدیداروں کا انتخاب

جیسا کہ سیکرٹری نے اپنی رپورٹ میں کہا زونوں کو موثر رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ زونوں کے عہدیداروں خصوصاً سیکرٹری کا انتخاب/ نامزدگی مناسب وقفے سے مسلسل ہوتی رہے یا پوسٹ آؤٹ ہوجانے کی صورت میں جلد از جلد اس کے جانشین کا انتخاب/ نامزدگی ہوتی رہے تاکہ ایسوسی ایشن کی کارکردگی متاثر نہ ہو۔ کچھ ممبران کی یہ رائے تھی کہ اگر ہر زونل کے ہیڈ کوارٹر میں کسی ایسے عالمگیرین کو سیکرٹری بنایا جائے، جسے وہاں مستقلاً رہنا ہو یا خاصے عرصے تک اس کے وہاں موجود رہنے کا امکان ہو تو یہ مسئلہ حل ہوسکتا ہے۔ چیئرمین نے اس سلسلہ میں یہ رائے دی کہ یہ مسئلہ بنیادی طور پر زونوں کا اپنا مسئلہ ہے وہ جس طرح مناسب سمجھیں اسے حل کریں۔ مرکزی ایسوسی ایشن یہ مشورہ دے سکتی ہے کہ وہ بہر طور شاخ کی کارکردگی کو متاثر نہ ہونے دیں۔

رکنیت

ہاؤس کو بتایا گیا کہ ۱۸ نومبر ۱۹۸۶ء تک ایسوسی ایشن کے رجسٹرڈ ممبروں کی تعداد ۳۳۷ تھی۔ تعداد کی کمی پر بیشتر حاضرین نے پہلے حیرت پھر دکھ کا اظہار کیا۔ اس مرحلہ پر صدر نے تبصرہ کیا آپ لوگ تعداد کی کمی کو جذبے یا تعلق کی کمی پر محمول نہ کریں اس میں لاپرواہی کا دخل زیادہ ہے۔ بہرحال رکنیت کو بڑھانے کی کوششوں کو تیز تر کرنے کی ضرورت ہے۔ ایک رکن نے تجویز کیا کہ ری یونین اور جنرل میٹنگ میں شرکت کو رکنیت سے مشروط کر دیا جائے تو بہتر ہے۔ تجویز کے جواب میں صدر نے کہا، ری یونین اور میٹنگ میں شرکت ہر عالمگیرین کا آئینی حق ہے اسے رکنیت سے مشروط نہیں کیا جاسکتا۔ بہرحال توقع کی جاتی ہے کہ ہر عالمگیرین رضا کارانہ طور پر رکنیت حاصل کرے گا۔ آپ لوگ کوشش تو کریں۔

عالمگیرینز ڈائریکٹری

ڈائریکٹری کے مکمل نہ ہوسکنے پر بیشتر اراکین نے افسوس کا اظہار کیا۔ اس مرحلہ پر سیکرٹری نے وضاحت کی کہ عالمگیرینز کے کوائف اکٹھے کرنے کے لئے ضروری پروفارمے تمام زونل شاخوں کو ایک عرصہ ہوا بھیجے جاچکے ہیں۔ مشکل یہ ہے کہ بعض شاخوں نے ابھی تک اپنے کام کو پورا نہیں کیا۔ ہیڈ آفس کو تو بہرحال تمام معلومات کو مرتب کرنا ہی ہے۔ بہرحال کوشش جاری ہے جوں ہی یہ معلومات جمع ہوگئیں ڈائریکٹری کو شائع کر دیا جائے گا۔ ایک رکن کی تجویز یہ تھی کہ اس کام کو تاریخ کی طرح ایک علیحدہ پروجیکٹ کے طور پر ایک کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے اور مقررہ وقت میں اس کام کو مکمل کیا جائے۔ پرانے چراغ بجھتے جاتے ہیں۔ ابھی تو وقت ہے چند

سال بعد کام مزید مشکل بلکہ ناممکن ہوجائے گا۔صدر نے رکن کی پر جوش جذباتی تقریر سے اتفاق کیا۔سیکرٹری سے درخواست کی کہ ایک بار پھر وہ زونل شاخوں سے رابطہ قائم کریں۔

نئی انتظامیہ کمیٹی کا انتخاب

چونکہ میٹنگ میں تمام زونوں کی متناسب نمائندگی نہیں تھی۔اسلئے چیئرمین نے فیصلہ دیا کہ بہتر ہے کہ تمام زون اپنے اپنے زون سے دو دو ممبر اور منتخب کر کے ان کے نام ہیڈ آفس کو چھ ہفتے کے اندر اندر بھیج دیں۔

مرکزی عہدے داروں کا انتخاب

پریذیڈینٹ کے انتخاب کی توثیق میٹنگ کے شروع ہی میں ہوچکی تھی۔ ڈپٹی پریذیڈنٹ کے منصب کے لئے میجر جنرل آر ڈی بھٹی کو متفقہ طور پر منتخب کیا گیا۔سیکرٹری پروفیسر عین الدین علوی سے صدر نے درخواست کی کہ بحثیت سیکرٹری وہ اپنے فیض کا سلسلہ مزید جاری رکھیں۔ہاؤس نے انہیں آئندہ کے لئے بھی منتخب کیا۔اسسٹنٹ سیکرٹری کے لئے تین امیدواروں میں مقابلہ ہوا۔موجودہ سیکرٹری شوکت جنجوعہ کو کثرت سے منتخب کرلیا گیا۔ایجنڈے کی تکمیل کے بعد ایوان میں مندرجہ ذیل نکات پر تجاویز پر بحث ہوئی۔

۱۔ کالج کو ڈگری کالج بنانے کی تجویز پر صدر نے یہ تبصرہ کیا کہ کالج کی نئی ٹی او ای کی تعمیل کے بعد اس پر غور کیا جاسکتا ہے۔

۲۔ وہ عالمگیریز جو فوج میں یا سول میں کسی وجہ سے ترقی کی دوڑ میں پیچھے رہ گئے ہیں ان کی حوصلہ افزائی بھی کی جائے کہ وہ ایسوسی ایشن کی میٹنگوں اور ری یونینوں میں شامل ہوں۔

۳۔ اور رینکس (OR) کے عالمگیریز کے لئے ری یونین کے موقعوں پر ریل پر رعایتی شرحوں پر سفر کی سہولت کا اہتمام کیا جائے، کی تجویز پیش کی گئی۔

۴۔ کالج میں جو مراعات آرمی آفیسرز کو حاصل ہیں ان کا دائرہ سویلین اساتذہ تک وسیع کرنے کی ضرورت محسوس کی گئی۔

۵۔ کالج میں مزید سویلین انسٹرکٹرز کے تقرر کا مسئلہ بھی اٹھایا گیا۔

۶۔ کالج کی سرکلر روڈ کو بریگیڈیئر رفیق کے نام سے موسوم کرنے پر بحث ہوئی۔

۷۔ شہیدوں کے نام پر ہاؤسوں کے نام رکھنا، ان نکات پر بحث کے بعد جن کا ایسولیس ایشن کے دائرہ کار سے براہ راست تعلق نہ تھا۔میجر جنرل آر ڈی بھٹی کی تحریک میجر جنرل غلام محمد کی تائید سے وائس پریذیڈنٹ جناب بریگیڈیئر محمد عباس بیگ کے لئے ان کی ایسوسی ایشن کے لئے ایک طویل عرصے تک قیمتی خدمات بجالانے کے اعتراف کے لئے شکریئے کا ووٹ پاس کیا گیا اور چیئرمین نے توقع ظاہر کی کہ آئندہ بھی ایسوسی ایشن ان کی راہنمائی سے مستفید ہوتی رہے گی۔چیئرمین کی درخواست پر پیٹرن انچیف جنرل محمد اقبال خان نے بھی ایوان سے خطاب کیا۔ ڈائمنڈ جوبلی منانے پر ان کو مبارکباد دی اور کہا۔ملٹری کالج محض ایک تعلیمی ادارہ نہیں ہے اب یہ ایک قیمتی روایت اور قومی سرمایہ ہے۔اس کا ایک قابل فخر تشخص ہے اس عظیم روایت کو برقرار رکھنا اور اس تشخص کو مزید ابھارنا عالمگیریز کی ذمہ داری ہے انہوں نے کالج کی ترقی اور ایسوسی ایشن کی خدمات پر اطمینان کا اظہار کیا اور ایسوسی ایشن کے مشن کو مزید موثر بنانے کی ضرورت پر زور دیا۔آخر میں انہوں نے کہا آج شام ایسوسی ایشن کے ایک بہت بڑے پروجیکٹ یعنی کالج کی ہسٹری کی پہلی جلد کی رونمائی ہورہی ہے یہ تاریخی خدمت بھی آپ سب کو خاص طور سے لیفٹیننٹ جنرل اقبال کو مبارک ہو۔میٹنگ کا اختتام حالیہ عالمگیریز مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کے بعد چیئرمین کے اختتامی تبصرے اور اظہار تشکر پر ہوا۔

ایگزیکٹو کمیٹی کی میٹنگ، ۱۶ جولائی ۱۹۸۷ء

ایگزیکٹو کمیٹی کی اگلی میٹنگ ایسوسی ایشن کے پریذیڈنٹ لیفٹیننٹ جنرل محمد اقبال کی صدارت میں ۱۶ جولائی ۱۹۸۷ء کو کالج لائبریری ہال میں منعقد ہوئی۔

دوسرے شرکاء یہ تھے:

۱۔ میجر جنرل آر ڈی بھٹی، ڈپٹی پریذیڈنٹ

۲۔ میجر جنرل محمد اکرام ۱۸۲۶

۳۔ بریگیڈیئر عباس بیگ ۱۹۱

۴۔ بریگیڈیئر بشیر احمد ۶۹۰

۵۔ بریگیڈیئر محمد اقبال خان ۷۴۳

۶۔ بریگیڈیئر محمد اکبر ۹۰۲

۷۔ لیفٹیننٹ کرنل رب نواز ۱۵۱۹

۸۔ لیفٹیننٹ کرنل محمد سردار خان ۹۔ راجہ محمد اعظم ۱۵۲۰
۱۰۔ مسٹر شوکت جنجوعہ ۱۸۲۱ ۱۱۔ شربت خان محمود
۱۲۔ مسٹر محمد اعظم ۲۱۱۸ ۱۳۔ ایکٹنگ سیکرٹری پروفیسر سعید راشد
۱۴۔ نئے سیکرٹری مسٹر نسیم اختر بھٹی

ایکس آفیشیو ممبران

ڈی۔جی آرمی ایجوکیشن میجر جنرل عبدالمجیب چودھری کمانڈانٹ ملٹری کالج جہلم بریگیڈیئر عثمان شاہ

میٹنگ سے پہلے کمیٹی کے تمام اراکین ایسوسی ایشن نے سابق سیکرٹری مسٹر عین الدین علوی جن کا گزشتہ فروری میں کالج میں انتقال ہوا تھا کی قبر پر عقیدتی پھول چڑھائے گئے اور دعائے مغفرت کی گئی۔ کمیٹی کے باقاعدہ اجلاس میں رسمیات کے سب سے پہلے ایکٹنگ سیکرٹری پروفیسر سعید راشد نے گزشتہ میٹنگ سے اس وقت تک ایسوسی ایشن کی سرگرمیوں، معاملات اور اکاؤنٹس کی رپورٹ پیش کی۔ مالیاتی رپورٹ کی منظوری کے بعد کمیٹی نے نئے سیکرٹری کے طور پر پرانے عالمگیرین اور اب کالج کے استاد مسٹر نسیم بھٹی کی (آئندہ میٹنگ میں توثیق ہونے تک) عارضی تقرر کی منظوری لی۔ ایجنڈے کے مطابق کالج کی تاریخ داستان علم و عمل کی جلد اوّل زیر بحث آئی۔ کالج میگزین میں علوی نامہ کی اشاعت کے لئے اشتہاروں کے ذریعہ فنڈ اکٹھا کرنے کی ذمہ داری مسٹر شوکت جنجوعہ نے اپنے ذمہ لی۔ میٹنگ میں تجویز پیش کی گئی۔ کہ جب ماسٹر پلان کے مطابق نئی عمارات بن جائیں تو کمانڈانٹ اور سی آئی کے موجودہ آفسز کو اولڈ بوائز لاج اور ایسوسی ایشن کے دفتر کے طور پر مخصوص کر دیا جائے۔ کالج میں مسٹر علوی مرحوم کی ایک موزوں یادگار قائم کرنے کا مسئلہ بھی زیر بحث آیا اور فیصلہ کیا گیا کہ مرحوم کے خاندان کو مرحوم کی خدمات کے اعتراف کے طور پر ایک نشانی کے طور پر ایسوسی ایشن کی طرف سے ایک یادگاری شیلڈ پیش کی جائے۔ اور وقت آنے کے بعد ان کے نئے گھر میں ایک لائبریری اسٹڈی کا کمرہ تعمیر اور آراستہ کر کے مستقل نذرانے کے طور پر پیش کیا جائے۔ علوی صاحب کی رحلت کے ضمن میں ایک تجویز یہ بھی سامنے آئی کہ ایک مستقل ماسٹر پلان میں ایک گوشہ کالج کے قبرستان کے طور پر بھی رکھا جائے۔ علاوہ ازیں کالج کے شہداء کے اقرباء کو ایک یادگاری شیلڈ پیش کرنے اور انہیں وی آئی پی کے طور پر کالج کی بڑی تقریبات میں دعوت دینے کی تجویز کی بھی تائید کی گئی۔ اس میٹنگ میں کالج کے ریٹائر ہونے والے کمانڈانٹ بریگیڈیئر عثمان شاہ کی خدمات کو صدر نشین لیفٹیننٹ جنرل محمد اقبال نے شاندار خراج تحسین پیش کیا اور کمیٹی نے متفقہ طور پر فیصلہ کیا کہ ایسوسی ایشن کی طرف سے ۸ اگست ۱۹۸۷ء کو راولپنڈی میں ان کے اعزاز میں ایک الوداعی ڈنر کا اہتمام کیا جائے۔ راولپنڈی اسلام آباد زون کے صدر ۶۹۰ بریگیڈیئر بشیر احمد سے کہا گیا کہ وہ اس ڈنر کا اہتمام کرنے کی زحمت کریں۔ میٹنگ میں ایسوسی ایشن کے پرانے وائس پریذیڈنٹ اور پرانی مجلس انتظامیہ کے اعزاز میں شکریہ کا ووٹ پاس کیا گیا۔ اور مرحوم عالمگیریز بریگیڈیئر خوشی محمد، بریگیڈیئر منظور حسین، بریگیڈیئر امیر جان اور لیفٹیننٹ کرنل عبداللہ خان کے لئے دعائے مغفرت کی گئی۔

ایگزیکٹو کمیٹی میٹنگ ۱۷ اپریل ۱۹۸۸ء

زیر تبصرہ دور میں مجلس انتظامیہ کی آخری میٹنگ ۱۷ اپریل ۱۹۸۸ء کو لائبریری ہال میں صدر ایسوسی ایشن جناب لیفٹیننٹ جنرل محمد اقبال کی صدارت میں منعقد ہوئی دوسرے شرکاء یہ تھے:

۱۷۳ بریگیڈیئر رب نواز ۱۸۲۱ شوکت جنجوعہ
۱۹۱ بریگیڈیئر عباس بیگ ۲۰۵۳ مسٹر شربت خان محمود
۴۴۱ بریگیڈیئر امیر خان ۲۴۲۸ بریگیڈیئر مقصود الحسن
۹۰۲ بریگیڈیر محمد اکبر خان ۲۵۵۸ لیفٹیننٹ کرنل نثار احمد
۱۲۲۱ بریگیڈیئر محمد اسلم جنجوعہ ۲۲۰۶ میجر شفقات احمد کاظمی
۱۵۱۹ لیفٹیننٹ کرنل رب نواز سیکرٹری ۳۱۱۷ پروفیسر نسیم اختر بھٹی

ایکس آفیشیو ممبر

کمانڈانٹ ملٹری کالج بریگیڈیئر نور الحق

روایتی تلاوت، سیکرٹری کی رپورٹ اور مالیاتی رپورٹ کی منظوری کے بعد سیکرٹری کے گزشتہ تقرر کی توثیق کی گئی۔ کالج کی تاریخ داستان علم و عمل جلد دوم مرتب

اور مکمل کرنے کے لئے گزشتہ جنوری سے پروفیسر سعید راشد کی خدمات حاصل کرنے کے معاہدہ کی توثیق کی گئی۔ اس کے بعد کالج کے ایک پرانے استاد مسٹر ضمیر احمد صدیقی کی درخواست کہ کالج سے متعلق ان کی یادداشتوں پر مشتمل ان کی کتاب (So I was a House Master at MCJ) کے لئے فنڈز مہیا کئے جائیں، بھی زیر بحث آئی اور فیصلہ کیا گیا کہ موصوف سے کتاب کا مسودہ بھجوانے کو کہا جائے۔

اس میٹنگ میں ۹۰۲ بریگیڈیئر محمد اکبر خان اور ۲۰۵۳ شربت خان محسود نے کالج میں علوی صاحب مرحوم کی ایک موزوں یادگار قائم کرنے کا مسئلہ ایک بار پھر اٹھایا۔ اتفاق رائے اس امر پر ہوا چونکہ ان کا خصوصی تعلق کالج کی کلچرل سرگرمیوں سے تھا۔ اسلئے کلچرل یا اکیڈیمک شعبہ سے متعلق کوئی عمارت ان سے منسوب کی جائے تو بہتر ہے۔ اس مسئلہ کے علاوہ وقت آنے پر ایسوسی ایشن کے کمانڈانٹ اور سی آئی کے موجودہ دفاتر مخصوص کرنے کی تجویز کی ایک بار پھر تائید کی گئی۔ مسٹر شربت خان محسود کو یاد دلایا گیا کہ کالج میں الائیڈ بینک کی ایک شاخ کھولنے کے وعدہ کی جلد تعمیل کریں۔ آخر میں عالمگیریز ویلفیئر ٹرسٹ کو جلد سے جلد رجسٹر کرانے کی کارروائی مکمل کرنے کی ضرورت پر صدر اور اراکین نے متفقہ طور پر زور دیا۔ اور یہ فیصلہ بھی کیا گیا کہ کالج تاریخ کی پروگریس کو ریویو کرنے اور اس سے متعلق دوسرے معاملات پر غور کرنے کیلئے جولائی ۱۹۸۸ء تک ہسٹری کمیٹی کا علیحدہ خصوصی اجلاس بلایا جائے۔

ویلفیئر ٹرسٹ کمیٹی کی میٹنگ

عالمگیریز ویلفیئر ٹرسٹ کمیٹی کی پہلی میٹنگ ۱۱ جنوری ۱۹۸۸ء کو ایسوسی ایشن کے نائب صدر لیفٹیننٹ جنرل آر ڈی بھٹی کی صدارت میں کالج لائبریری ہال میں منعقد کی گئی۔ شرکاء یہ تھے:

کمانڈانٹ ملٹری کالج جہلم بریگیڈیئر نورالحق — ۱۱۰۱ لیفٹیننٹ کرنل اصغر علی راجہ ستارۂ جرأت

۲۴۲۸ بریگیڈیئر مقصودالحسن — ۲۵۵۸ لیفٹیننٹ کرنل نثار احمد

سیکرٹری ۳۱۱۷ مسٹر نسیم اختر بھٹی

کمیٹی نے ٹرسٹ کے اکاؤنٹس اور اس کو رجسٹر کرانے کے طریقہ کار اور مضمرات پر غور کیا۔ ٹرسٹ کمیٹی کے کورم کا مسئلہ بھی زیر بحث آیا۔ آخر میں مالی امداد کی درخواستوں پر غور کیا گیا۔ اور ضروری فیصلے کئے گئے۔

عالمگیریز ایسوسی ایشن ۸۹-۱۹۸۸ء

پیٹرن انچیف:	جنرل محمد اقبال خان نشان امتیاز (ملٹری) ستارہ بسالت
پریذیڈنٹ:	لیفٹیننٹ جنرل محمد اقبال، ہلال امتیاز ستارہ بسالت
ڈپٹی پریذیڈنٹ:	لیفٹیننٹ جنرل آر ڈی بھٹی
سیکرٹری:	مسٹر نسیم اختر بھٹی (اولڈ بوائے اور استاد ملٹری کالج)
اسسٹنٹ سیکرٹری:	مسٹر ظہور شوکت جنجوعہ
ایکس آفیشو ممبر:	ڈی جی آرمی ایجوکیشن، کمانڈانٹ ملٹری کالج جہلم

زونل برانچیں

کراچی، بہاولپور، ملتان، لاہور، سیالکوٹ، گوجرانوالہ، جہلم، آزاد کشمیر، راولپنڈی، پشاور، شمالی علاقہ جات۔

ٹرسٹ کمیٹی ۸۸-۱۹۸۷ء

پریذیڈنٹ

لیفٹیننٹ جنرل آر ڈی بھٹی، سیکرٹری عالمگیریز ایسوسی ایشن، ایکس آفیشو ممبرز، بریگیڈیئر نورالحق اور دوسرے ارکان

زونل برانچوں کی مختصر تاریخ

۱۹۷۰ء میں ملٹری کالج اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کی زونل برانچیں کھلوانے کا فیصلہ کیا گیا۔ چنانچہ اس سلسلہ میں مختلف شہروں میں سرکردہ اولڈ بوائز سے رابطہ کیا گیا۔ اس تحریک کے جواب میں فوری طور پر کئی شاخیں کھلیں ان شاخوں کے پیچھے پرجوش اولڈ بوائز تھے۔

کراچی زون

کراچی زون ۴۰۲ کرنل حضور خان ایم سی کی پرخلوص صدارت اور ۵۹۴ لیفٹیننٹ کرنل خداداد خان کی پرعزم سیکرٹری شپ میں ۱۹۷۳ء میں قائم ہوا۔ اور مسلسل فعال رہا۔ ۱۹۸۵ء میں کرنل خداداد کی جگہ میجر سعید ملک سیکرٹری مقرر ہوئے بعد میں ان کی جگہ ۱۹۱۲ بریگیڈیئر محمد ایوب نے لے لی اور زون کی سرگرمیاں اپنے روایتی ٹیمپو سے جاری رہیں۔ اگست ۱۹۸۸ء میں زون کے بزرگ بہت ہی مخلص اور فعال صدر جناب کرنل حضور احمد خان کا انتقال ہوگیا۔

عالمگیریئنز ایسوسی ایشن۔ عہدیدار اور اراکین ۱۹۸۹ء

سرپرست اعلیٰ:	جنرل محمد اقبال خان (۱۱۸۷) نشان امتیاز، ستارۂ بسالت
صدر:	لیفٹیننٹ جنرل محمد اقبال (۱۳۳۳) ہلال امتیاز، ستارۂ بسالت
نائب صدر:	لیفٹیننٹ جنرل آر ڈی بھٹی (۱۸۶۲) ہلال امتیاز، ستارۂ بسالت
سیکرٹری:	مسٹر نسیم اختر بھٹی
اسسٹنٹ سیکرٹری:	مسٹر ظہور شوکت جنجوعہ
	اراکین (بلحاظ عہدہ) ڈائریکٹر جنرل آرمی ایجوکیشن، کمانڈانٹ ملٹری کالج جہلم
مجلس انتظامیہ:	عالمگیریئنز ویلفیئر ٹرسٹ کمیٹی

صدر عالمگیریئنز ایسوسی ایشن	کالج نمبر ۲ بریگیڈیئر سلطان محمد
	۴۲۰ لیفٹیننٹ جنرل محمد اکبر خان ۷۸-۱۹۷۵ء
	۱۱۸۷ جنرل محمد اقبال خان ۸۵-۱۹۷۹ء
	۱۳۳۲ لیفٹیننٹ جنرل محمد اقبال ۱۹۸۵ء تا حال
نائب صدر	۱۹۱ بریگیڈیئر عباس بیگ ۸۶-۱۹۶۸ء
	۱۸۶۲ لیفٹیننٹ جنرل آر ڈی بھٹی ۱۹۸۶ء تا حال
سیکریٹری	- مسٹر فضل حق حیدری ۶۹-۱۹۶۳ء
	- مسٹر عین الدین علوی ۸۷-۱۹۷۰ء
	- مسٹر نسیم اختر بھٹی ۱۹۸۷ء تا حال
اسسٹنٹ سیکرٹری	۲۱۹۶ میجر سلطان حیدر ۷۵-۱۹۶۸ء
	۱۸۲۱ مسٹر ظہور شوکت جنجوعہ ۱۹۷۵ء تا حال

ضمیمہ

کمانڈانٹس

ا۔ کیپٹن ڈبلیو ایل کلارک ۲۵ ستمبر ۱۹۲۶ء ۔۲۳ اگست ۱۹۳۰ء

۲۔ کیپٹن ایچ کلارک ۲۴ اگست ۔۔۔اپریل ۱۹۳۳ء

۳۔ میجر ڈبلیو پی سلیبی ۱۹ اپریل ۱۹۳۳ء ۔۱۳ مئی ۱۹۳۷ء

۴۔ لیفٹیننٹ کرنل ٹی ایچ ایل سٹیبنگ ۱۴ مئی ۱۹۳۷ء ۔ ۱۷ اگست ۱۹۴۷ء

۵۔ میجر اورنگ زیب خان ۸ اگست ۱۹۴۷ء ۔۲۳ فروری ۱۹۴۸ء

۶۔ کرنل سید فیاض حسین زیدی ۱۹۴۸ تا ۱۹۵۲ء

۷۔ لیفٹیننٹ کرنل رفیق ۱۹ جولائی ۱۹۵۲ء ۔۲۸ اپریل ۱۹۵۳ء

۸۔ لیفٹیننٹ کرنل سلطان سکندر ۲۸ اپریل ۱۹۵۳ء ۔ ۸ جولائی ۱۹۵۴ء

۹۔ لیفٹیننٹ کرنل ایچ ایل ایڈورڈز ۹ جولائی ۱۹۵۴ء ۔ ۱۷ اکتوبر ۱۹۵۵ء

۱۰۔ لیفٹیننٹ کرنل محمد رفیق ۱۸ اکتوبر ۱۹۵۵ء ۔ ۲ مئی ۱۹۶۷ء

۱۱۔ لیفٹیننٹ کرنل محمد سردار خان ۳ مئی ۱۹۵۹ء ۔ ۱۴ مئی ۱۹۶۷ء

۱۲۔ لیفٹیننٹ کرنل مرتضیٰ حسین ۱۵ مئی ۱۹۶۷ء ۔ ۲۱ جون ۱۹۶۹ء

۱۳۔ لیفٹیننٹ کرنل پرویز سکندر ۲۲ جون ۱۹۶۹ء ۔ ۳۰ دسمبر ۱۹۶۹ء

۱۴۔ لیفٹیننٹ کرنل صلاح الدین احمد قریشی ۱۳ دسمبر ۱۹۶۹ء ۔ ۳ جون ۱۹۷۰ء

عبوری انتظامات ۴ جون ۱۹۷۰ء ۔ ۲۷ اکتوبر ۱۹۷۰ء

۱۵۔ کرنل این ڈی احمد ۲۸ اکتوبر ۱۹۷۰ء ۔ ۱۴ اکتوبر ۱۹۷۰ء

۱۶۔ کرنل ایم ظہور الحق ۲۹ اکتوبر ۱۹۷۴ء ۔ ۱۴ جون ۱۹۷۷ء

۱۷۔ کرنل ایم اکرام امین ۱۵ اکتوبر ۱۹۷۴ء ۔ ۱۴ جون ۱۹۷۷ء

۱۸۔ کرنل ایم سعید کھوکھر ۲۳ اگست ۱۹۷۸ء ۔ ۴ جنوری ۱۹۸۰ء

۱۹۔ کرنل عبدالستار ۵ جنوری ۱۹۸۰ء ۳۱ مئی ۱۹۸۱ء

۲۰۔ بریگیڈیئر عبدالستار یکم جون ۱۹۸۱ء ۔ ۳۱ دسمبر ۱۹۸۲ء

۲۱۔ بریگیڈیئر آئی آر صدیقی یکم جنوری ۱۹۸۳ء ۔۲ اگست ۱۹۸۴ء

۲۲۔ بریگیڈیئر عثمان شاہ ۱۳ اگست ۱۹۸۴ء ۔ ۶ اگست ۱۹۸۷ء

۲۳۔ بریگیڈیئر نور الحق ۷ اگست ۱۹۸۷ء

چیف انسٹرکٹرز

ا۔	کیپٹن محمد وزیر خان ملک	نومبر ۱۹۴۶ء ۔ نومبر ۱۹۴۸ء
۲۔	کیپٹن نذیر احمد شاہ، کیپٹن ولی اللہ	نومبر دسمبر ۱۹۴۸ء

۳۔ میجر عبدالحمید ابراہیم جنوری ۱۹۴۹ء ۔ دسمبر ۱۹۵۴ء
۴۔ میجر ایم ولی اللہ جنوری ۱۹۵۵۔ نومبر ۱۹۵۶ء
۵۔ میجر خوشحال خان نومبر ۱۹۵۶ء۔ جون ۱۹۶۱ء
۶۔ میجر عبدالعزیز ہاشمی جون ۱۹۶۰ء ۔ جون ۱۹۶۱ء
۷۔ میجر منظور الحسن جون ۱۹۶۱ء ۔ جون ۱۹۶۴ء
۸۔ میجر پرویز سکندر جون ۱۹۶۴ء ۔ نومبر ۱۹۶۴ء
۹۔ میجر نذیر احمد نومبر ۱۹۶۴ء۔ مئی ۱۹۶۶ء
۱۰۔ میجر بی اے ملک مئی ۱۹۶۶ء۔ دسمبر ۱۹۶۹ء
۱۱۔ میجر ایم ظہور الحق دسمبر ۱۹۶۹ء ۔ فروری ۱۹۷۱
۱۲۔ لیفٹیننٹ کرنل ایم اے سلیبی اگست ۱۹۷۱ء۔ مارچ ۱۹۷۳ء
۱۳۔ لیفٹیننٹ کرنل ایم اکرام امین مارچ ۱۹۷۳ء۔ اکتوبر ۱۹۷۳ء
۱۴۔ میجر محمد بشیر اکتوبر ۱۹۷۳ء ۔ فروری ۱۹۷۴ء
۱۵۔ لیفٹیننٹ کرنل محمد اکرام امین مارچ ۱۹۷۴ء۔ مئی ۱۹۷۵ء
۱۶۔ لیفٹیننٹ کرنل محمد غلام عباس مئی ۱۹۷۵ء۔ جنوری ۱۹۷۷ء
۱۷۔ لیفٹیننٹ کرنل محمد شفیع فروری ۱۹۷۷ء۔ اگست ۱۹۷۸ء
۱۸۔ لیفٹیننٹ کرنل حامد رضا صدیقی اگست ۱۹۷۸ء۔ دسمبر ۱۹۸۲ء
۱۹۔ لیفٹیننٹ کرنل شیر افضل خان جنوری ۱۹۸۳ء۔ جولائی ۱۹۸۵ء
۲۰۔ لیفٹیننٹ کرنل نصر اللہ خان جولائی ۱۹۸۵ء۔ دسمبر ۱۹۸۷ء
۲۱۔ لیفٹیننٹ کرنل ضرغام حیدر نقوی دسمبر ۱۹۸۷ء۔ اپریل ۱۹۸۹ء

اکیڈیمک شیلڈ، کامیاب شیلڈ، اسپورٹس شیلڈ، چیمپئن شپ، بینر شیلڈ

نوٹ: ذیل میں ہاؤس کے ساتھ مذکورہ بالا اعزازات کا ذکر کیا جارہا ہے، چیمپئن ہاؤس کے ساتھ ہی چیمپئن شپ شیلڈ یا اعزاز کا ذکر ہے۔

سال	
۱۹۴۷_۴۸ء	کامیاب شیلڈ ونر برڈووڈ ہاؤس
۱۹۴۸_۴۹ء	کامیاب شیلڈ ونر رابرٹس ہاؤس
۱۹۴۹_۵۰ء	کامیاب شیلڈ ونر آ کنلک ہاؤس
۱۹۵۰_۵۱ء	کامیاب شیلڈ ونر رابرٹس ہاؤس
۱۹۵۱_۵۲ء	کامیاب شیلڈ ونر سکین ہاؤس
۱۹۵۲_۵۳ء	کامیاب شیلڈ ونر رابرٹس ہاؤس
۱۹۵۳_۵۴ء	کامیاب شیلڈ ونر رابرٹس ہاؤس
۱۹۵۴_۵۵ء	کامیاب شیلڈ ونر برڈووڈ ہاؤس
۱۹۵۵_۵۶ء	اکیڈیمک شیلڈ ونر سکین ہاؤس، کامیاب شیلڈ ونر رابرٹس ہاؤس، چیمپئن ہاؤس سکین ہاؤس، کالج بینر
۱۹۵۶_۵۷ء	اکیڈیمک شیلڈ ونر، کامیاب شیلڈ ونر رابرٹس ہاؤس، چیمپئن ہاؤس سکین ہاؤس، کالج بینر سکین ہاؤس۔
۱۹۵۷_۵۸ء	اکیڈیمک شیلڈ برڈووڈ ہاؤس، کامیاب شیلڈ رابرٹس ہاؤس، چیمپئن ہاؤس رابرٹس ہاؤس، کالج بینر۔
۱۹۵۸_۵۹ء	اکیڈیمک شیلڈ آ کنلک ہاؤس، کامیاب شیلڈ رابرٹس ہاؤس، چیمپئن ہاؤس رابرٹس ہاؤس، چیمپئن شپ بینر شیلڈ، کالج بینر۔
۱۹۵۹_۶۰ء	اکیڈیمک شیلڈ بابر ہاؤس، کامیاب شیلڈ ٹیپو سلطان ہاؤس، چیمپئن ہاؤس، بابر ہاؤس، چیمپئن شپ شیلڈ کالج بینر۔
۱۹۶۰_۶۱ء	اکیڈیمک شیلڈ محمود غزنوی ہاؤس، کامیاب شیلڈ اورنگ زیب ہاؤس اور بابر ہاؤس، چیمپئن اورنگ زیب ہاؤس، کالج بینر۔
۱۹۶۱_۶۲ء	اکیڈیمک شیلڈ اورنگ زیب ہاؤس، کامیاب شیلڈ اورنگ زیب ہاؤس، چیمپئن اورنگ زیب ہاؤس، کالج بینر۔
۱۹۶۲_۶۳ء	اکیڈیمک شیلڈ محمود غزنوی ہاؤس، کامیاب شیلڈ ٹیپو ہاؤس، چیمپئن ہاؤس، محمود غزنوی ہاؤس، کالج بینر۔
۱۹۶۳_۶۴ء	اکیڈیمک شیلڈ ٹیپو ہاؤس، کامیاب شیلڈ ٹیپو ہاؤس، چیمپئن ٹیپو ہاؤس، کالج بینر۔
۱۹۶۴_۶۵ء	اکیڈیمک شیلڈ ٹیپو ہاؤس، کامیاب شیلڈ ٹیپو ہاؤس، چیمپئن ٹیپو ہاؤس، کالج شیلڈ۔
۱۹۶۵_۶۶ء	اکیڈیمک شیلڈ ٹیپو ہاؤس کامیاب شیلڈ اورنگ زیب ہاؤس، چیمپئن ہاؤس ٹیپو ہاؤس، کالج شیلڈ۔
۱۹۶۶_۶۷ء	اکیڈیمک شیلڈ ٹیپو اور بابر ہاؤس، کامیاب شیلڈ ٹیپو ہاؤس، چیمپئن بابر ہاؤس اور کالج شیلڈ۔
۱۹۶۷_۶۸ء	اکیڈیمک شیلڈ ٹیپو ہاؤس اور بابر ہاؤس، کامیاب شیلڈ اورنگ زیب ہاؤس اور بابر ہاؤس، چیمپئن ٹیپو سلطان ہاؤس، کمانڈر انچیفس شیلڈ۔
۱۹۶۹_۷۰ء	اکیڈیمک شیلڈ محمود غزنوی ہاؤس، کامیاب شیلڈ اورنگ زیب ہاؤس، چیمپئن ہاؤس محمود غزنوی ہاؤس، کمانڈر انچیفس شیلڈ۔
۱۹۷۰_۷۱ء	اکیڈیمک شیلڈ محمود غزنوی ہاؤس، کامیاب شیلڈ محمود غزنوی ہاؤس، چیمپئن محمود غزنوی ہاؤس، کمانڈر انچیفس شیلڈ۔
۱۹۷۱_۷۲ء	اکیڈیمک شیلڈ محمود غزنوی ہاؤس، کامیاب شیلڈ اورنگ زیب ہاؤس، چیمپئن محمود غزنوی ہاؤس کمانڈر انچیفس شیلڈ۔
۱۹۷۲_۷۳ء	اکیڈیمک شیلڈ اورنگ زیب ہاؤس، کامیاب شیلڈ محمود غزنوی ہاؤس، چیمپئن ہاؤس اورنگ زیب ہاؤس، کمانڈر انچیفس شیلڈ۔
۱۹۷۳_۷۴ء	اکیڈیمک شیلڈ بابر ہاؤس، کامیاب شیلڈ بابر ہاؤس، چیمپئن بابر ہاؤس، کمانڈر انچیفس شیلڈ۔

۷۵۔ ۱۹۷۴ء اکیڈیمک شیلڈ محمود غزنوی ہاؤس، کامیاب شیلڈ ٹیپو سلطان ہاؤس، چیمپئن محمود غزنوی ہاؤس، سی او اے ایس شیلڈ

۷۶۔ ۱۹۷۵ء اکیڈیمک شیلڈ اورنگ زیب ہاؤس اور بابر ہاؤس، کامیاب شیلڈ ٹیپو ہاؤس اور بابر ہاؤس، چیمپئن بابر ہاؤس، سی او اے ایس شیلڈ

۷۷۔ ۱۹۷۶ء اکیڈیمک شیلڈ ٹیپو ہاؤس اور بابر ہاؤس، کامیاب شیلڈ ٹیپو ہاؤس اور بابر ہاؤس، چیمپئن ٹیپو ہاؤس اور بابر ہاؤس، سی او اے ایس شیلڈ۔

۷۸۔ ۱۹۷۷ء اکیڈیمک شیلڈ ٹیپو ہاؤس اور محمود غزنوی ہاؤس، کامیاب شیلڈ اورنگ زیب ہاؤس اور بابر ہاؤس، چیمپئن محمود غزنوی ہاؤس سی او اے ایس شیلڈ۔

۷۹۔ ۱۹۷۸ء اکیڈیمک شیلڈ ٹیپو ہاؤس اور محمود غزنوی ہاؤس، کامیاب شیلڈ بابر ہاؤس اور اورنگ زیب ہاؤس، چیمپئن محمود غزنوی ہاؤس سی او اے ایس شیلڈ۔

۸۰۔ ۱۹۷۹ء اکیڈیمک شیلڈ اورنگ زیب ہاؤس، کامیاب شیلڈ بابر ہاؤس، چیمپئن اورنگ زیب ہاؤس، سی او اے ایس شیلڈ

۸۱۔ ۱۹۸۰ء اکیڈیمک شیلڈ اورنگ زیب ہاؤس، کامیاب شیلڈ ٹیپو ہاؤس، چیمپئن ہاؤس اورنگزیب ہاؤس، سی او اے ایس شیلڈ

۸۲۔ ۱۹۸۱ء اکیڈیمک شیلڈ ٹیپو سلطان ہاؤس، کامیاب شیلڈ محمود غزنوی ہاؤس، چیمپئن بابر ہاؤس، سی او اے ایس شیلڈ

۸۳۔ ۱۹۸۲ء اکیڈیمک شیلڈ بابر ہاؤس، کامیاب شیلڈ محمود غزنوی ہاؤس، چیمپئن بابر ہاؤس، سی او اے ایس شیلڈ

۸۴۔ ۱۹۸۳ء اکیڈیمک شیلڈ بابر ہاؤس، کامیاب شیلڈ ٹیپو ہاؤس، چیمپئن بابر ہاؤس، سی او اے ایس شیلڈ

۸۵۔ ۱۹۸۴ء اکیڈیمک شیلڈ اورنگ زیب ہاؤس، کامیاب شیلڈ محمود غزنوی ہاؤس، چیمپئن محمود غزنوی ہاؤس، سی او اے ایس شیلڈ

۸۶۔ ۱۹۸۵ء اکیڈیمک شیلڈ اورنگ زیب ہاؤس، کامیاب شیلڈ بابر ہاؤس، چیمپئن اورنگ زیب ہاؤس، سی او اے ایس شیلڈ

۸۷۔ ۱۹۸۶ء اکیڈیمک شیلڈ اورنگ زیب ہاؤس، کامیاب شیلڈ اورنگ زیب ہاؤس، چیمپئن اورنگ زیب ہاؤس، سی او اے ایس شیلڈ۔

۸۸۔ ۱۹۸۷ء اکیڈیمک شیلڈ اورنگ زیب ہاؤس، کامیاب شیلڈ شیر شاہ ہاؤس، چیمپئن اورنگ زیب ہاؤس، سی او اے ایس شیلڈ

۸۹۔ ۱۹۸۸ء اکیڈیمک شیلڈ شیر شاہ ہاؤس، کامیاب شیلڈ شیر شاہ ہاؤس، چیمپئن شیر شاہ ہاؤس، سی او اے ایس شیلڈ

تجزیہ

اکیڈیمک شیلڈ

اورنگ زیب ہاؤس، بابر ہاؤس، محمود غزنوی ہاؤس، ٹیپو سلطان ہاؤس

کامیاب، اسپورٹس شیلڈ

اورنگ زیب ہاؤس، بابر ہاؤس، محمود غزنوی ہاؤس ٹیپو ہاؤس

چیمپئن شپ

اورنگ زیب ہاؤس، بابر ہاؤس، محمود غزنوی ہاؤس، ٹیپو ہاؤس

ملٹری کالج کے سالانہ ڈرامے

۵ مئی ۱۹۴۸ء انگریزی ڈرامہ، ورائٹی پروگرام ''مہا کالو''، پیشکار مسٹر حیدری، اردو ڈرامہ، قوال کی قوالی پروگرام۔

۳۰ اپریل ۱۹۴۹ء انگریزی ڈرامہ پیشکار مسٹر حیدری۔

۲۹ نومبر ۱۹۵۰ء انگریزی ڈرامہ The Invisible Duke پیشکار مسٹر حیدری، اردو ڈرامہ ''کامران'' پیشکار مسٹر حیدری

۲۴ نومبر انگریزی ڈرامہ Bell The Cat پیشکار مسٹر حیدری، اردو ڈرامہ ''چنار کا درخت'' پیشکار مسٹر حیدری، انگریزی ڈرامہ پیشکار مسٹر ماجد صدیقی، اردو ڈرامہ خیالی پلاؤ، پیشکار مسٹر حیدری۔

۲۴ نومبر ۱۹۵۲ء انگریزی ڈرامہ The clean sweep پیشکار مسٹر حیدری، اردو ڈرامہ ''شہباز'' پیشکار مسٹر حیدری۔

۲۸ نومبر ۱۹۵۳ء انگریزی ڈرامہ Creatures of Impulse پیشکار مسٹر حیدری، اردو ڈرامہ ''ضمیر'' پیشکار مسٹر علوی۔

۱۹ فروری ۱۹۵۳ء انگریزی ڈرامہ Mystery in Piriland پیشکار مسٹر حیدری۔

۶ دسمبر ۱۹۵۴ء انگریزی ڈرامہ پیشکار مسٹر حیدری، اردو ڈرامہ ''مرزا جنگی''، پیشکار مسٹر علوی۔

انگریزی ڈرامہ The Shirt پیشکار مسٹر حیدری، عظیم بیگ چغتائی۔

دسمبر ۱۹۵۵ء انگریزی ڈرامہ Live Mummy پیشکار مسٹر حیدری، اردو ڈرامہ ''کار کی شادی'' پیشکار مسٹر علوی۔

۲۴ نومبر ۱۹۵۶ء انگریزی ڈرامہ Two Heads are Better than One پیشکار مسٹر حیدری، اردو ڈرامہ ''انسپکٹر جنرل'' پیشکار مسٹر علوی۔

۲ نومبر ۱۹۵۷ء انگریزی ڈرامہ Pair of spectacles, fan fare (skit) پیشکار مسٹر حیدری، اردو ڈرامہ ''شامت اعمال''، پیشکار مسٹر حیدری اردو ڈرامہ مرید پور کا پیر، پیشکار مسٹر علوی۔

یکم نومبر ۱۹۵۸ء انگریزی ڈرامہ Crimson Coconut، پیشکار مسٹر ایلین مور، اردو، اردو ڈرامہ ''چاند بی بی''، پیشکار مسٹر علوی۔

انگریزی ڈرامہ Enchanted Cap پیشکار مسٹر حیدری، اردو ڈرامہ ''پہلی پیشی''، پیشکار مسٹر علوی۔

۱۴ نومبر ۱۹۵۹ء انگریزی ڈرامہ Live Mummy، پیشکار مسٹر حیدری، اردو ڈرامہ ''فوجدار کلب''، پیشکار مسٹر حیدری۔

۱۸ نومبر ۱۹۶۰ء انگریزی ڈرامہ The Invisible Duck پیشکار مسٹر حیدری، اردو ڈرامہ ''آسمان سے گرا''، پیشکار مسٹر حیدری۔

اردو ڈرامہ ''کوہ'' ڈرامائی تشکیل لیفٹیننٹ عبدالغفور

۲ دسمبر ۱۹۶۱ء انگریزی ڈرامہ Clean sweep پیشکار مسٹر حیدری، اردو ڈرامہ ''جوتشی بدھ کام شدھ''، پیشکار مسٹر علوی۔

۳ دسمبر انگریزی ڈرامہ Court scene, Merchant of Venice پیشکار مسٹر حیدری، اردو ڈرامہ ''ریہرسل''، پیشکار مسٹر حیدری

نومبر ۱۹۶۲ء Creatures of Impulse پیشکار مسٹر حیدری، اردو ڈرامہ ''خانہ جنگی'' پیشکار مسٹر علوی

۲۱ نومبر ۱۹۶۴ء انگریزی ڈرامہ Two Heads are better than one

۲۷ نومبر ۱۹۶۵ء (جنگ ستمبر کی وجہ سے سالانہ ڈرامیٹک کنسرٹ نہیں ہوا)

۴ مارچ ۱۹۶۷ء انگریزی ڈرامہ The Invisible Duke، پیشکار مسٹر حیدری، اردو ڈرامہ ''کار برائے فروخت''، پیشکار مسٹر حیدری۔

۶ اکتوبر ۱۹۶۸ء انگریزی ڈرامہ Live Mummy، پیشکار مسٹر حیدری، اردو ڈرامہ ''جوتشی بدھ کام شدھ''، پیشکار مسٹر حیدری۔

۱۹۷۰ء انگریزی ڈرامہ Shivering Shocks پیشکار لیفٹیننٹ افتخار الدین حسن، اردو ڈرامہ ''مہرباں کیسے کیسے''، پیشکار مسٹر حیدری۔

۱۹۷۱ء

۱۹۷۲ء (جنگ دسمبر کی وجہ سے ڈرامہ نہیں ہوا)

۲۲ فروری ۱۹۷۳ء انگریزی ڈرامہ The Dear Departed، پیشکار مسٹر علوی، اردو ڈرامہ ''اناناس اور ایٹم بم''، پیشکار مسٹر علوی۔

یکم مارچ ۱۹۷۴ء انگریزی ڈرامہ The Hostile witness، پیشکار مسٹر علوی، اردو ڈرامہ ''مرید پور کا پیر''، پیشکار مسٹر علوی

۲۲ نومبر ۱۹۷۵ء انگریزی ڈرامہ Betrayal، پیشکار مسٹر علوی، اردو ڈرامہ ''جوتشی''، پیشکار مسٹر علوی۔

۲۳ نومبر ۱۹۷۶ء انگریزی ڈرامہ Death Trap، پیشکار مسٹر حیدری، اردو ڈرامہ ''خاک نشین''، پیشکار مسٹر حیدری۔

۱۹۷۷ء

۱۹۷۸ء اردو ڈرامہ ''بڑا صاحب'' پیشکار مسٹر علوی۔

۳ مارچ ۱۹۷۹ء انگریزی ڈرامہ Dear Departed، پیشکار مسٹر علوی۔

نومبر ۱۹۸۰ء اردو ڈرامہ کار برائے فروخت، پیشکار مسٹر علوی

۱۹۸۱ء اردو ڈرامہ رستم و سہراب (مکالمہ) پیشکار مسٹر علوی۔

۱۹۸۲ء اردو ڈرامہ شامت اعمال، پیشکار مسٹر علوی۔

اردو ڈرامہ خوبصورت بلا (ایک منظر) پیشکار کیپٹن اشفاق حسین۔

۱۹۸۳ء اردو ڈرامہ خواب ہستی (ایک مکالمہ) پیشکار کیپٹن حسن امام۔

۱۹۸۴ء ڈرامہ نہیں ہوا۔

۱۹۸۵ء ڈرامہ نہیں ہوا۔

۱۹۸۶ء انگریزی ڈرامہ Dear Departed، پیشکار مسٹر علوی، اردو ڈرامہ جوتشی، پیشکار مسٹر علوی

۱۹۸۷ء ڈرامہ نہیں ہوا۔

۱۹۸۸ء ڈرامہ نہیں ہوا۔

۱۹۸۹ء ڈرامہ نہیں ہوا۔

۱۹۹۵ء اردو ڈرامہ ''میاں سوختہ کی موٹر'' پیشکار میجر احسان الحق (مجنوں جو مر گیا ہے تو جنگل اداس ہے)

صدر، نائب صدر، سیکرٹری

۴۸-۱۹۴۷ء	ڈبیٹنگ صدر سوسائٹی مسٹر اقبال محمد، نائب صدر ایس سی او محمد اکرام۔
۴۹-۱۹۴۸ء	کالج یونین صدر مسٹر اقبال محمد، نائب صدر سی او (۱۲۲۳) محمد اکرام ظفر، سیکرٹری کارپورل، ایس ایم اے بخاری (۱۳۸۸)
۵۰-۱۹۴۹ء	کالج یونین صدر مسٹر اقبال محمد۔
۵۱-۱۹۵۰ء	کالج یونین صدر مسٹر اقبال محمد۔
۵۲-۱۹۵۱ء	کالج یونین صدر مسٹر اقبال محمد۔
۵۳-۱۹۵۲ء	کالج یونین صدر کیپٹن محمد شفیع سینئرز، کالج یونین صدر مسٹر سعید راشد جونیئرز۔
۵۴-۱۹۵۳ء	کالج یونین صدر مسٹر عین الدین علوی۔
۵۵-۱۹۵۴ء	کالج یونین صدر مسٹر عین الدین علوی۔
۵۶-۱۹۵۵ء	لٹریری اینڈ ڈبیٹنگ سوسائٹی صدر مسٹر علی سینئرز، نائب صدر کیڈٹ ۱۹۸۱ عبدالحکیم، صدر مسٹر راشد جونیئرز۔

۱۹۵۶ـ۵۷ء کالج یونین صدر مسٹر علوی سینئرز، نائب صدر کیڈٹ محمد قاسم، صدر مسٹر سعید راشد جونیئرز۔

۱۹۵۷ـ۵۸ء کالج یونین صدر مسٹر علوی سینئرز، صدر مسٹر سعید راشد جونیئرز، نائب صدر کیڈٹ ۲۱۳۳ نذر حسین، سیکرٹری کیڈٹ ۲۴۳۳ ممتاز اختر۔

۱۹۵۸ـ۵۹ء کالج یونین صدر مسٹر ایلن مور (انگریزی)، نائب صدر ۲۰۸۱ محمد سعید، سیکرٹری کیڈٹ ۲۴۱۱ محمود اختر شاہین، صدر مسٹر علوی (اردو)،
نائب صدر ۲۱۸۰ افتخار جعفر

۱۹۵۹ـ۶۰ء کالج یونین صدر مسٹر ایلن مور، نائب صدر کیڈٹ ۲۴۳۳ ممتاز اختر، صدر مسٹر عین الدین علوی۔

۱۹۶۰ـ۶۱ء کالج یونین صدر مسٹر ایلن مور، صدر مسٹر علوی، نائب صدر کیڈٹ ۲۴۳۳ ممتاز اختر اور سیکرٹری ۱۹۶ سلطان حیدر

۱۹۶۱ـ۶۲ء کالج یونین صدر مسٹر علوی۔

۱۹۶۲ـ۶۳ء ڈبیٹنگ کلب صدر مسٹر علوی، نائب صدر کیڈٹ سلیم اختر کیانی۔

۱۹۶۳ـ۶۴ء ڈبیٹنگ کلب صدر مسٹر علوی، نائب صدر کیڈٹ سلیم اختر کیانی

۱۹۶۴ـ۶۵ء ڈبیٹنگ کلب صدر مسٹر علوی، نائب صدر کیڈٹ جاوید اختر اور سیکرٹری کیڈٹ ہارون رشید

۱۹۶۵ـ۶۶ء ڈبیٹنگ یونین صدر مسٹر علوی، نائب صدر ظہیر احمد، سیکرٹری جمیل الرحمٰن

۱۹۶۶ـ۶۷ء ڈبیٹنگ یونین صدر مسٹر علوی، نائب صدر غلام مصطفیٰ، سیکرٹری توقیر احمد

۱۹۶۷ـ۶۸ء ڈبیٹنگ یونین صدر مسٹر علوی، نائب صدر عبید اللہ، سیکرٹری اقبال اکبر

۱۹۶۸ـ۶۹ء ڈبیٹنگ یونین صدر مسٹر علی، نائب صدر طلعت مسعود کیانی، سیکرٹری اظہر علی۔

۱۹۶۹ـ۷۰ء ڈبیٹنگ یونین صدر مسٹر علوی، نائب صدر رضا محمد خان، ممتاز علی۔

۱۹۷۰ـ۷۱ء ڈبیٹنگ یونین صدر مسٹر علوی، نائب صدر کیڈٹ خالد محمود، سیکرٹری ظفر اقبال

۱۹۷۱ـ۷۲ء ڈبیٹنگ یونین صدر مسٹر علوی، نائب صدر انجام سعید، سیکرٹری تنویر راشد

۱۹۷۲ـ۷۳ء ڈبیٹنگ یونین صدر مسٹر علوی، نائب صدر نوید کمال سیکرٹری احمد نواز

۱۹۷۳ـ۷۴ء ڈبیٹنگ یونین صدر مسٹر علوی، ناب ءصدر طاہر ترین، سیکرٹری شاہد نذیر

۱۹۷۴ـ۷۵ء ڈبیٹنگ یونین صدر مسٹر علوی، نائب صدر شوکت چاندنا، سیکرٹری ظاہر شاہ۔

۱۹۷۵ـ۷۶ء ڈبیٹنگ یونین صدر مسٹر علوی، نائب صدر فرقان اعظم، خالد حمزہ سیکرٹری خالد حمزہ۔

۱۹۷۶ـ۷۷ء ڈبیٹنگ کالج یونین صدر مسٹر علوی، نائب صدر کیڈٹ ریاض احمد خان، سیکرٹری سمیر حسین

۱۹۷۷ـ۷۸ء ڈبیٹنگ یونین صدر مسٹر علوی، نائب صدر عظیم آصف سیکرٹری صلاح الدین عادل

۱۹۷۸ـ۷۹ء ڈبیٹنگ یونین صدر مسٹر علوی، نائب صدر مسرور زمان، سیکرٹری تاج محمد

۱۹۷۹ـ۸۰ء ڈبیٹنگ یونین صدر مسٹر علوی، نائب صدر عطاء محمد سیکرٹری شفقت نواز

۱۹۸۰ـ۸۱ء ڈبیٹنگ یونین صدر مسٹر علوی، نائب صدر شجاعت علی قاضی، سیکرٹری فخر اسلام

۱۹۸۱ـ۸۲ء ڈبیٹنگ یونین صدر مسٹر علوی، نائب صدر ساجد حمزہ، سیکرٹری جہانگیر نواز

۱۹۸۲ـ۸۳ء ڈبیٹنگ یونین صدر مسٹر علوی، نائب صدر جے سی فرحت عباس سیکرٹری کیڈٹ نعیم اشرف

۱۹۸۳ـ۸۴ء ڈبیٹنگ یونین صدر مسٹر علوی، نائب صدر سہیل فاروق، سیکرٹری ندیم عامر، زاہد محمود

۱۹۸۴ـ۸۵ء ڈبیٹنگ یونین صدر مسٹر علوی، نائب صدر عامر رضا، سہیل سیکرٹری زاہد محمود

۱۹۸۵ـ۸۶ء ڈبیٹنگ سوسائٹی صدر مسٹر علوی، نائب صدر خرم حسنین ہمدانی، سیکرٹری عامر ریاض

۱۹۸۶ـ۸۷ء ڈبیٹنگ سوسائٹی صدر کیپٹن شبیر حسین خان، نائب صدر زاہد محمود، سیکرٹری عمر بخاری

۸۸-۱۹۸۷ء ڈبیٹنگ سوسائٹی مسٹر محمد مشتاق، نائب صدر قیصر کیانی، علیم تفضل سیکرٹری ظفر اقبال

۸۹-۱۹۸۸ء ڈبیٹنگ سوسائٹی صدر مسٹر محمد مشتاق (اردو) نائب صدر طلحہ طارق، صدر مسٹر نسیم اختر بھٹی (انگریزی) نائب صدر رضا گیلانی۔

گارڈز میڈل، آل راؤنڈ بیسٹ کیڈٹ آف دا ایئر

سال	کالج نمبر نام	سال	کالج نمبر نام
۱۹۳۰ء	۲۹ محمد نور خان	۱۹۳۱ء	۱۱۲ علم دین
۱۹۳۲ء	۱۷۳ رب نواز خان	۱۹۳۳ء	۱۹۶ عباس خان
۱۹۳۴ء	۲۵۰ محمد گل شیر	۱۹۳۵ء	۳۰۷ گل حیدر
۱۹۳۶ء	۲۱۵ محمد اصغر	۱۹۳۷ء	۳۸۰ شیر محمد
۱۹۳۸ء	۴۷۵ محمد لطیف	۱۹۳۹ء	۵۰۹ ذوالفقار
۱۹۴۰ء	۵۸۶ فدا خان	۱۹۴۱ء	۶۷۳ محمد اکبر
۱۹۴۲ء	۶۹۰ بشیر احمد	۱۹۴۳ء	۷۴۳ محمد اقبال
۱۹۴۴ء	۷۳۵ حق نواز کیانی	۱۹۴۵ء	۸۸۵ غلام محمد
۱۹۴۶ء	۹۰۶ سعید اللہ خان	۱۹۴۷ء	۹۳۴ محمد اکرم
۱۹۴۸ء	۹۳۰ منصب داد خان	۱۹۴۹ء	۹۷۷ محمد نواز
۱۹۵۰ء	۱۰۱۱ عبدالجبار	۱۹۵۱ء	۱۴۸۵ محمد منظور
۱۹۵۲ء	۱۶۱۴ محمد سعید	۱۹۵۳ء	۱۵۰۰ محمد صفدر
۱۹۵۴ء	۱۵۰۰ فیروز خان	۱۹۵۵ء	۱۸۹۵ سید زمان
۱۹۵۶ء	۲۰۹۲ رب نواز خان	۱۹۵۷ء	۲۰۳۹ محمد قاسم
۱۹۵۸ء	۱۹۳۱ عطا محمد		

کمانڈر انچیفس میڈل

۶۹-۱۹۶۸ء	۲۸۱۲ جمیل الرحمٰن کالج پریفیکٹ	۷۰-۱۹۶۹ء	۲۹۰۲ رضا محمد خان کالج پریفیکٹ

کمانڈانٹس میڈل

۷۱-۱۹۷۰ء	۳۰۱۹ محمد اشفاق	۷۲-۱۹۷۱ء	۲۰۶۱ فخر الاسلام
۷۴-۱۹۷۳ء	۳۲۴۸ شمس الدین	۷۶-۱۹۷۵ء	۳۴۳۲ نور عمران حیدر
۷۸-۱۹۷۷ء	ریاض احمد خان وائس پریذیڈنٹ	۷۹-۱۹۷۸ء	۳۶۴۶ زائد اقبال کالج پریفیکٹ
۸۰-۱۹۷۹ء	۳۷۵۰ طلعت کرامت کالج پریفیکٹ	۸۲-۱۹۸۱ء	ممتاز ملک کالج پریفیکٹ

چیئرمین جوائنٹ چیف آف سٹاف کمیٹی میڈل

۸۵-۱۹۸۴ء	خرم حسنین ہمدانی وائس پریذیڈنٹ	۸۶-۱۹۸۵ء	۴۴۱۹ اللہ نواز ملک کالج پریفیکٹ
۸۷-۱۹۸۶ء	۴۵۲۱ سہیل فاروق کالج پریفیکٹ		

وائس پریذیڈنٹس ڈیبیٹنگ سوسائٹی، کالج یونین

۱۹۴۷_۴۸ء	۹۸۲ مہر خان
۱۹۵۶_۵۷ء	عبدالحلیم
۱۹۵۸_۵۹ء	۲۱۳۳ نذر حسین
۱۹۶۰_۶۱ء	۲۴۳۳ ممتاز اختر
۱۹۶۴_۶۵ء	جاوید اختر
۱۹۶۶_۶۷ء	غلام مصطفیٰ
۱۹۶۸_۶۹ء	طلعت مسعود
۱۹۷۰_۷۱ء	خالد محمود
۱۹۷۳_۷۴ء	طاہر ترین
۱۹۷۵_۷۶ء	فرقان اعظم
۱۹۷۷_۷۸ء	عظیم آصف
۱۹۷۹_۸۰ء	مسرور زمان
۱۹۸۱_۸۲ء	عابد حمزہ
۱۹۸۳_۸۴ء	خرم ہمدانی
۱۹۸۵_۸۶ء	خرم ہمدرانی

۱۹۴۸_۴۹ء	۱۲۲۳ محمد اکرم ظفر
۱۹۵۷_۵۸ء	محمد قاسم
۱۹۵۹_۶۰ء	۲۰۸۱ محمد سعید، افتخار جعفر
۱۹۶۳_۶۴ء	۲۳۱۹ سلیم اختر کیانی
۱۹۶۵_۶۶ء	ظہیر احمد
۱۹۶۷_۶۸ء	عبیداللہ
۱۹۶۹_۷۰ء	رضا محمد خان
۱۹۷۱_۷۲ء	نوید بن کمال
۱۹۷۴_۷۵ء	شوکت چاندنا
۱۹۷۶_۷۷ء	ریاض احمد خان
۱۹۷۸_۷۹ء	عطاءاللہ
۱۹۸۰_۸۱ء	شجاعت علی
۱۹۸۲_۸۳ء	جے سی فرحت عباس
۱۹۸۴_۸۵ء	وسیم عامر، سہیل فاروق

کالج پریفیکٹس

۱۹۶۰ء	۲۴۰۴ محمد ایوب
۱۹۶۲ء	۲۴۴۱ علی احمد جان
۱۹۶۴ء	۲۶۳۲ سجاد نور
۱۹۶۶ء	۲۸۰۵ سعادت علی خان
۱۹۶۸ء	۲۸۱۲ جمیل الرحمٰن
۱۹۷۰ء	۳۰۱۹ محمد اشفاق
۱۹۷۲ء	۳۱۵۳ خان اعظم خورشید
۱۹۷۴ء	۳۳۴۴ نور عمران حیدر
۱۹۷۶ء	۳۸۳۶ جاوید اقبال
۱۹۷۸ء	۳۷۵۰ زاہد اقبال
۱۹۸۰ء	۴۵۲۱ بابر بلال
۱۹۸۲ء	۴۵۲۱ جے سی نسیم حسن
۱۹۸۴ء	۴۵۲۱ سہیل فاروق
۱۹۸۶ء	۴۵۲۱ سہیل فاروق

۱۹۶۱ء	۲۴۵۵ ادیب انور خان
۱۹۶۳ء	۳۳۱۹ سلیم اختر کیانی
۱۹۶۵ء	۲۵۷۵ داؤد الرحمٰن
۱۹۶۷ء	۲۷۶۷ طارق عمر
۱۹۶۹ء	۲۹۰۲ رضا محمد خان
۱۹۷۱ء	۳۰۶۱ ایم فخر الاسلام
۱۹۷۳ء	۳۲۴۸ شمس الامین
۱۹۷۵ء	۳۸۳۶ نور عمران حیدر
۱۹۷۷ء	۲۹۲۴ اختر نواز ملک
۱۹۷۹ء	۳۷۵۰ طلعت کرامت
۱۹۸۱ء	۴۵۲۱ ممتاز ملک
۱۹۸۳ء	۴۵۲۱ اللہ نواز ملک
۱۹۸۵ء	۴۴۱۹ اللہ نواز ملک

ہیڈ بوائز، کالج پریفیکٹس

۱۹۲۵-۲۹ء	۲۹ محمد زر خان
۱۹۳۱ء	۱۱۲ علم دین
۱۹۳۲ء	۱۹ محمد حیات
۱۹۳۴ء	۲۵۰ محمد گل شیر
۱۹۳۶ء	۳۰۴ محمد اصغر
۱۹۳۸ء	۳۷۹ گل محمد
۱۹۴۰ء	۵۰۴ محمد فیروز
۱۹۴۱ء	۲۴۴ عبدالمتین
۱۹۴۳ء	۸۳۵ حق نواز کیانی
۱۹۴۵ء	۸۸۵ غلام محمد
۱۹۴۸ء	۹۰۶ سعد اللہ خان
۱۹۴۸ء	۸۹۳ محمد اکرام
۱۹۵۰ء	۱۰۱۱ عبدالجبار
۱۹۵۱ء	۱۴۸۵ محمد منظور
۱۹۵۲ء	۱۵۹۵ محمد صدیق
۱۹۵۴ء	۱۵۸۱ انور حسین
۱۹۵۵ء	۱۸۹۵ سعد زمان
۱۹۵۷ء	۱۹۳۱ عطا محمد

۱۹۳۰ء	۲ سلطان محمد
۱۹۳۱ء	۱۷۳ رب نواز
۱۹۳۳ء	۱۰۴ عبدالرحمٰن
۱۹۳۵ء	۳۱۵ محمد اصغر
۱۹۳۷ء	۳۷۵ محمد عنایت
۱۹۳۹ء	۴۵۷ شیخ اسماعیل
۱۹۴۱ء	۶۳۷ محمد اکبر
۱۹۴۲ء	۷۴۳ محمد اقبال
۱۹۴۴ء	۸۲۱ عبدالعزیز خان
۱۹۴۶ء	۹۳۴ محمد اکرام
۱۹۴۸ء	۹۹۶ محمد یٰسین
۱۹۴۹ء	۹۸۳ مہر خان
۱۹۵۰ء	۱۵۶۴ عثمان خان
۱۹۵۲ء	۱۶۱۴ محمد سعید
۱۹۵۳ء	۱۵۰۰ محمد صفدر
۱۹۵۴	۱۵۷۰ فیروز خان
۱۹۵۶ء	۲۰۹۲ رب نواز خان

ڈے سکالرز

ڈی ایس ۱	عرفان حیدری (پی اے ایف)	ڈی ایس ۲	اعجاز حمید قریشی (انجینئر)
ڈی ایس ۳	حسن علی جاوید (ڈائریکٹر ایف آئی اے)	ڈی ایس ۴	صابر ضمیر (ایم ایس سی ایگریکلچر)
ڈی ایس ۵	الرک میلبرٹ کارنیلئیس	ڈی ایس ۶	عبدالسلام (کمانڈر نیوی)
ڈی ایس ۸	محمد منیر خان (انجینئر)	ڈی ایس ۱۸	بختیار احمد خان (لیفٹیننٹ کرنل)
ڈی ایس ۱۹	لطیف اکبر میجر (ریٹائرڈ انجینئر)	ڈی ایس ۲۰	عبدالقدیر (ڈاکٹر ماہر امراض چشم)
ڈی ایس ۲۱	مقصود الحسن نوری (پی ایچ ڈی)	ڈی ایس ۲۲	مسعود الحسن نوری (ڈاکٹر امراض قلب)
ڈی ایس ۲۳	اقتدار احمد خان	ڈی ایس ۲۴	نصر اللہ عزیز
ڈی ایس ۲۵	انعام اللہ عزیز	ڈی ایس ۲۶	مطلوب الحسن نوری
ڈی ایس ۲۷	فیاض جاوید، حمید قریشی	ڈی ایس ۲۸	طارق کلیم
ڈی ایس ۲۹	یوبرک مارون کارنیلئیس	ڈی ایس ۳۰	محمد ذہین خان
ڈی ایس ۳۱	خالد قدوس	ڈی ایس ۳۲	محمد الیاس

ڈی ایس ۳۳	ذولفقار احمد خان	ڈی ایس ۳۴	ظہور الحق
ڈی ایس ۳۵	احمد ندیم	ڈی ایس ۳۶	توحید احمد
ڈی ایس ۳۷	توصیف احمد	ڈی ایس ۳۸	احمد رضوان حیدری
ڈی ایس ۳۹	عتیق احمد	ڈی ایس ۴۰	مظہر الحق
ڈی ایس ۴۱	نوید صلاح الدین	ڈی ایس ۴۲	فاروق صلاح الدین
ڈی ایس ۴۳	حامد علی شاہ	ڈی ایس ۴۴	محمد رفیع سلیم
ڈی ایس ۴۶	زاہد بشیر	ڈی ایس ۴۷	محمد منصور خان
ڈی ایس ۴۸	عامر اکرام	ڈی ایس ۴۹	سمیر امین
ڈی ایس ۵۰	خالد بشیر احمد	ڈی ایس ۵۱	زاہد بشیر احمد
ڈی ایس ۵۲	ایم ذوالقرنین	ڈی ایس ۵۳	مسعود راشد (صاحبزادہ پروفیسر سعید راشد)
ڈی ایس ۵۴	اسد اللہ ذوالقرنین	ڈی ایس ۵۵	انیس الدین علوی (صاحبزادہ عین الدین مرحوم)
ڈی ایس ۵۶	سہیل الیاس	ڈی ایس ۵۷	جاوید مسعود
ڈی ایس ۵۸	سید محمد ہارون	ڈی ایس ۵۹	عجب خان
ڈی ایس ۶۰	سید علی ساجد	ڈی ایس ۶۱	عامر لطیف عباسی (صابزادہ مسٹر محمد لطیف عباسی ڈمانسٹریٹر کیمسٹری لیب)
ڈی ایس ۶۲	عبدالقیوم	ڈی ایس ۶۳	آصف سعید راشد (صاحبزادہ پروفیسر سعید راشد)
ڈی ایس ۶۴	شاہد احمد (صاحبزادہ پروفیسر مرزا عبدالطیف)	ڈی ایس ۶۵	ذکاء اللہ خان
ڈی ایس ۶۶	بشارت اللہ خان	ڈی ایس ۶۷	طاہر احمد صاحبزادہ پروفیسر مرزا عبداللطیف
ڈی ایس ۶۸	حیدر علی	ڈی ایس ۶۹	عبدالوحید
ڈی ایس ۷۰	شارق مشتاق (صاحبزادہ پروفیسر محمد مشتاق)	ڈی ایس ۷۱	اسرار جاوید
ڈی ایس ۷۲	ایس ایم وسیم الحق (صاحبزادہ بریگیڈیئر نور الحق سابق کمانڈانٹ ملٹری کالج جہلم)		
ڈی ایس ۷۳	سید احتشام حیدر نقوی	ڈی ایس ۷۴	محمد نعیم سہیل
ڈی ایس ۷۵	سعد اللہ احمد		

☆☆☆☆☆

داستانِ علم وعمل

جلد دوم

حرف آخر

(تتمہ)

کالج کے احوال وکوائف

کا

جائزہ

اپریل ۱۹۸۹ء تا مارچ ۱۹۹۵ء

عنوانات

☆ سٹاف ملٹری کالج

اپریل ۱۹۸۹ء تا دسمبر ۱۹۹۳ء

☆ امتحانی نتائج

☆ ہاؤس رپورٹس

☆ ہم نصابی سرگرمیاں

☆ یوم والدین کی تقریبات

☆ مہمانان خصوصی کے ارشادات

دانشور مہمانان گرامی

☆ کالج میگزین

☆ متفرقات کالج کرانیکل

☆ عالمگیرین ایسوسی ایشن

☆ حرف آخر

(الف) نئے افق، نئی منزلیں

(ب) کالج کی حالیہ تعلیمی، تخلیقی اور تعمیراتی ترقیوں کا جائزہ

کالج سٹاف

اپریل ۱۹۸۹ء تا مارچ ۱۹۹۵ء

☆☆☆

۱۔ کمانڈانٹ
۲۔ چیف انسٹرکٹر
۳۔ اکیڈیمک سٹاف
۴۔ لائبریری سٹاف
۵۔ لیبارٹری سٹاف
۶۔ میڈیکل سٹاف
۷۔ ایڈجوٹینٹ
۸۔ کیوایم برانچ
۹۔ ایڈم برانچ
۱۰۔ دوسرا سٹاف

کالج سٹاف

اپریل ۱۹۸۹ء تا مارچ ۱۹۹۵ء

کمانڈانٹس (Commandants)

بریگیڈیئر نورالحق

بریگیڈیئر نورالحق نے اگست ۱۹۸۷ء میں کالج کی کمان کا چارج بریگیڈیئر عثمان شاہ سے لے لیا تھا۔ وہ اس منصب جلیلہ پر اکتوبر ۱۹۹۱ء تک فائز رہے۔ ان کے عہد میں ستمبر ۱۹۹۱ء کی ری یونین کے علاوہ، جس میں وزیراعظم پاکستان تشریف لائے تھے، کالج کے تعمیراتی منصوبوں کی تکمیل میں خاصی پیش رفت ہوئی۔ ان کے دور قیادت میں کالج لائبریری کی توسیع کے علاوہ ترقی کی راہ میں جو اور قدم اٹھائے گئے ان کا تذکرہ متعلقہ عنوانات کے تحت آئندہ صفحات میں کیا گیا ہے۔ بریگیڈیئر نورالحق نے پی ایچ ڈی کے لئے کا اپنا تحقیقی مقالہ (Thesis) بھی کالج ہی کے ایک گوشۂ تحقیق میں مکمل کیا۔ سبحان اللہ!

بریگیڈیئر مقصودالحسن

افراد و اقوام کی طرح اداروں کو بھی زندہ رہنے کے لئے بدلتے ہوئے حالات کے تقاضوں اور نئے چیلنجوں کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار رہنا پڑتا ہے۔ اداروں کے لئے یہ کام ان کے سربراہ کرتے ہیں۔ ملٹری کالج کی یہ خوش قسمتی رہی ہے کہ ہر تاریخی موڑ پر جب ادارہ کو نئے تقاضوں، نئے چیلنجوں سے عہدہ برآ ہونا تھا۔ اسے وہ مرد میدان وہ "Saviour" ماسٹر بلڈر (Master Builder) ملتا رہا جس کی اس تاریخ ساز لمحہ کو ضرورت تھی۔

90s میں سیلمی، 40s میں سٹیپنگ اور 50s میں کرنل رفیق وہ مردان کار Master Builders تھے جنہوں نے کالج کو نئے تقاضوں سے ہم قدم رکھا اور نئے تجربوں سے روشناس اور نئی روایتوں سے ہمکنار کیا۔ اور یوں کالج کو وہ معیار وہ مقام دیا جو آج اسے حاصل ہے۔

اوائل 90s میں جبکہ ملک اکیسویں صدی میں قدم رکھنے کے لئے پر تول رہا ہے، کالج کو بھی ایک چیلنج درپیش تھا۔ بلند تر تعلیمی معیار کا، برتر قیادتی تربیت مہیا کرنے کا اور سنگ وخشت کے ماحول کو بھی جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کا، یعنی نئے تعمیراتی منصوبوں کو بروئے کار لانے کا۔ اس چیلنج کو پورا کرنے کے لئے جس Competence، جس Total Commitment جس مختلف النوع تجربے، جس Dynamism اور جس جذبے کی ضرورت تھی وہ بریگیڈیئر مقصودالحسن کی صورت میں کالج کو ملا اور بروقت ملا۔ ایک قومی ادارہ کی حیثیت سے تعلیم و تربیت کے میدان میں ملٹری کالج کو جو معیار قائم کرنے ہیں، قیادتی تربیت کو نئے رخ (Dimensions) دینے ہیں ان کے لئے اس Calibre کی قیادت کی ضرورت تھی۔

بریگیڈیور مقصودالحسن نے اس عظیم ادارہ کی سربراہی کی ذمہ داریاں ۱۲ اکتوبر ۱۹۹۱ء کی صبح سنبھالیں۔ دو، سوا دو سال کے قلیل عرصہ میں کالج کو درپیش نئے چیلنجوں سے وہ جس طرح عہدہ برآ ہوئے ہیں، تعلیمی تربیتی شعبوں میں اور تعمیراتی میدان میں جو تاریخ ساز ترقی ہوئی ہے اس کا جائزہ آئندہ صفحات میں لیا گیا ہے۔

چیف انسٹرکٹرز

اپریل ۱۹۸۹ء میں سے مارچ ۱۹۹۵ء تک پانچ سال کے عرصہ میں اے ای سی کے جو ماہرین تعلیم کالج میں اسسٹنٹ کمانڈانٹ اور چیف انسٹرکٹر کے منصب پر فائز رہے۔ ان کی تعیناتی کے زمانہ کی تفصیل یہ ہے۔

لیفٹیننٹ کرنل ضرغام حیدر نقوی

کیمسٹری کے ایم ایس سی اور ایم فل، لیفٹیننٹ کرنل زیڈ ایچ نقوی دسمبر ۱۹۸۷ء سے اواخر اپریل ۱۹۸۹ء تک کالج کے چیف انسٹرکٹر رہے، وہ اس سے پہلے بھی کالج میں بحیثیت استاد اور ہاؤس ماسٹر خدمات انجام دے چکے تھے۔ وہ اپنے نام کی طرح اپنے کردار کی صلابت اور کام کی لگن سے بہت موثر چیف انسٹرکٹر ثابت

ہوئے۔نرم دم گفتگو اور گرم دم جستجو کا سبق طلبا اور اساتذہ سب نے ان سے سیکھا۔وہ خوشگوار یادیں لے کر یہاں آئے تھے اور خوشگوار تر یادیں دے کر یہاں سے رخصت ہوئے۔سبحان اللہ، آنا ہو تو ایسا، جانا ہو تو ایسا۔

لیفٹیننٹ کرنل سلیم اقبال

ہر استاد کی اپنی امیج (Image) ہوتی ہے، اپنا تاثر ہوتا ہے۔کیمسٹری کے ایم ایس سی لیفٹیننٹ کرنل سلیم اقبال ۲۹ اپریل ۱۹۸۹ء سے اکتوبر ۱۹۹۰ء تک ۱۸ سال کالج کے چیف انسٹرکٹر رہے۔لیکن اس مختصر عرصہ میں بھی اپنی سلیم الطبعی اور جزئیات رسی کی وجہ سے مقبول اور مؤثر ثابت ہوئے۔اس منصب پر فائز ہونے سے پہلے وہ بھی کالج میں بحیثیت کیمسٹری کے استاد اور ہاؤس ماسٹر خدمات انجام دے چکے تھے۔

کرنل امتیاز علی

اکتوبر ۱۹۹۰ء میں کالج کو کرنل امتیاز علی کی صورت میں ایک ایسا چیف انسٹرکٹر ملا جو نہ صرف فائن آرٹس کا فارغ التحصیل تھا بلکہ روسی زبان کی ترجمانی کا کورس بھی کر چکا تھا۔ان کے آنے سے کالج کو ایک نئی Dimension ملی۔تجربہ کا تنوع افراد کے لئے بھی اچھا ہوتا ہے اور تعلیمی اداروں کے لئے بھی۔۱۹۹۲ء میں بورڈ کے امتحانوں میں کالج کے شاندار نتائج میں کرنل امتیاز کا خون جگر بھی شامل تھا۔مئی ۱۹۹۲ء میں انہوں نے کالج کو خیر باد کہا۔کرنل امتیاز نے اپنے کمیشنی کیریئر کا آغاز ۱۹۶۸ء میں کالج سے کیا تھا۔

کرنل غلام رسول

کراچی یونیورسٹی سے تاریخ اور انگریزی زبان و ادب اور بیروت کی امریکن یونیورسٹی سے فارغ التحصیل اور ڈاکٹر ایم ایم احمد ایسے جید عالم اور فاضل استاد سے فیض یافتہ کرنل غلام رسول جب مئی ۱۹۹۲ء میں کالج کے چیف انسٹرکٹر ہو کر آئے تو اپنے ساتھ ایسے امتیازی تعلیمی و تربیتی پس منظر کی روشنی بھی لائے۔ان میں عجم کی حسن طبیعت اور عرب کے سوز دروں کا امتزاج تھا۔جس سے کالج کے طلبا اور اساتذہ نے جون ۱۹۹۳ء تک برابر کا فیض پایا۔۱۹۹۳ء میں کالج نے بورڈ کے امتحانات میں جو All time best نتائج حاصل کئے وہ انہی کی شب و روز کی کاوشوں کے مرہون منت تھے۔ان کا دور اگرچہ مختصر تھا۔لیکن کالج کے افق پر ایک روشن لکیر چھوڑ گیا۔

لیفٹیننٹ کرنل صفدر علی شاہ

پی ایم اے کے اعزازی تلوار یافتہ، اسٹاف کالج کے فارغ التحصیل، انگریزی زبان و ادب کے فاضل استاد اور جرمن زبان کے سند یافتہ ترجمان لیفٹیننٹ کرنل صفدر علی شاہ جون ۱۹۹۳ء سے اکتوبر ۱۹۹۳ء تک کالج کے ایکٹنگ چیف انسٹرکٹر رہے اور حق تو یہ ہے کہ عارضی ذمہ داری کا حق ادا کر دیا۔کرنل صفدر اکتوبر ۱۹۸۸ء میں کالج میں میجر کی حیثیت سے پوسٹ ہوئے تھے۔یہیں پر لیفٹیننٹ کرنل پروموٹ ہوئے۔کالج اس وقت سے ان کے علم، لسانی مہارت، فراست اور قوت تحریر سے مسلسل فیضیاب ہو رہا ہے۔اچھے استادوں سے ہی کوئی ادارہ بنتا ہے۔

لیفٹیننٹ کرنل ولی محمد

گورنمنٹ کالج لاہور سے انگریزی زبان و ادب کے فارغ التحصیل، صاحب الرائے لیفٹیننٹ کرنل ولی محمد نے بحیثیت چیف انسٹرکٹر کالج میں اپنی اننگز کا آغاز ۱۶ اکتوبر کی صبح کیا۔لیکن کالج ان کے لئے نیا نہیں۔۷۳-۱۹۷۲ء میں وہ یہاں بحیثیت سویلین انسٹرکٹر آئے تھے۔۱۹۷۵ء میں کالج ہی سے اے ای سی میں کمیشن لیا تھا۔بابر ہاؤس کا ماٹو Courage and Conviction انہی کا دیا ہوا ہے، جب وہ بابر ہاؤس کے ہاؤس ماسٹر تھے۔ایسے وقت میں جب کہ کالج نئے افقوں اور نئی منزلوں کی تلاش میں سرگرداں ہے، ان جیسے Courage and Conviction سے بھرپور باصلاحیت چیف انسٹرکٹر کی موجودگی نعمت غیر مترقبہ سے کم نہیں۔

کرنل محمد رفیع بٹ

ستمبر ۱۹۸۵ء میں میجر کی حیثیت سے ملٹری کالج میں پوسٹ ہوئے اور انگریزی پڑھانے پر مامور کئے گئے۔بابر ہاؤس کے ہاؤس ماسٹر اور میس سیکرٹری رہے۔کالج میگزین کے حصہ انگریزی کے چیف ایڈیٹر بھی تھے۔اس وقت حصہ اردو کے ایڈیٹر پروفیسر عین الدین علوی تھے۔دسمبر ۱۹۸۷ء میں لیفٹیننٹ کرنل پروموٹ ہو کر پی ایم اے میں گئے۔

کرنل محمد رفیع بٹ ہر کام کو دلچسپی اور انتہائی توجہ سے کرنے کی شہرت لے کر یہاں سے روانہ ہوئے۔فل کرنل کے رینک پر ان کی اتنی جلدی پروموشن ان کی شب وروز کی انتھک محنت کی غماز ہے۔

جب وہ ''عالمگیرین'' کے حصہ انگریزی کے ایڈیٹر تھے تو اس میگزین کی ڈیزائننگ اور گیٹ اپ کو نیا رخ دیا۔ چنانچہ ان کے زمانہ کے شمارے تمام گزشتہ شماروں سے بالکل الگ تھلگ اور ممتاز نظر آتے ہیں۔کہا جاتا ہے کہ اس سلسلے میں ان کی بیگم (ایم اے فائن آرٹس) کی معاونت بھی شامل تھی۔اس طرح میوزیم میں اشیأ کی اندرونی ترتیب اور سجاوٹ میں بھی دونوں میاں بیوی کا ہاتھ تھا۔اگست ۱۹۹۵ء میں دوبارہ ان کی پوسٹنگ سی آئی کی حیثیت سے ہوئی اور کالج کو دوبارہ ان کے وژن اور تخلیقی صلاحیتوں سے مستفید ہونے کا موقع ملا۔

☆☆☆☆☆

اکیڈیمک سٹاف

اپریل ۱۹۸۹ء سے مارچ ۱۹۹۰ء تک اکیڈیمک سٹاف کی آمدورفت کی جدول یہ ہے۔

۱۹۸۸ـ۱۹۸۹ء

مندرجہ ذیل انسٹرکٹرز پوسٹ آؤٹ ہوئے۔

1. کیپٹن محمد سلیم، ۲۶ مارچ ۱۹۸۸ء
2. کیپٹن مفتاح الحق، یکم نومبر ۱۹۸۸ء
3. کیپٹن قاضی سیف اللہ، ۲۹ جنوری ۱۹۸۹ء
4. کیپٹن محمد اقبال خان، ۹ فروری ۱۹۸۹ء
5. میجر سلیم راحت، ۱۰ مارچ ۱۹۸۹ء آرمی سے ریٹائرڈ ہوئے
6. کیپٹن ارشد علی، ۲۵ مارچ ۱۹۸۹ء
7. کیپٹن ریاض احمد، ۳۱ مارچ ۱۹۸۹ء آرمی سے ریٹائرڈ ہوئے۔
8. مسٹر نسیم اختر بھٹی سی.جی.او، ۳۱ مارچ ۱۹۸۹ء
9. کیپٹن محمد اقبال منور، یکم اپریل ۱۹۸۹ء
10. میجر محمد بشیر، یکم اپریل ۱۹۸۹ء
11. کیپٹن سید وقار الحسن، ۱۳ اپریل ۱۹۸۹ء
12. میجر سلطان علی، ۱۰ اپریل ۱۹۸۹ء
13. کیپٹن محمد جمیل، ۶ اگست ۱۹۸۹ء
14. کیپٹن فقیر تاج، ۲۲ اگست ۱۹۸۹ء
15. میجر جاوید اقبال نعیمی، ۱۹ ستمبر ۱۹۸۹ء

یہ حضرات کالج کی ٹیچنگ فیکلٹی میں شامل ہوئے۔

1. کیپٹن کلیم الدین علی، ۲۹ مارچ ۱۹۸۸ء
2. کیپٹن محمد منیر، ۱۲ اپریل ۱۹۸۸ء
3. میجر حافظ غلام قادری، ۱۸ اپریل ۱۹۸۸ء
4. میجر حافظ رضا المصطفیٰ ۲۸ اپریل ۱۹۸۸ء
5. کیپٹن جاوید اسلم، ۱۷ اکتوبر ۱۹۸۸ء
6. میجر صفدر علی شاہ، ۳۰ اکتوبر ۱۹۸۸ء
7. میجر راجہ محمد یاسین، ۲۷ نومبر ۱۹۸۸ء

8. کیپٹن مقصود احمد، ۲۸ نومبر ۱۹۸۸ء
9. میجر رضاً الرحمان، ۲۵ دسمبر ۱۹۸۸ء
10. میجر زاہد اقبال، ۱۱ جنوری ۱۹۸۹ء
11. میجر محمد دین، ۱۵ فروری ۱۹۸۸ء
12. کیپٹن الطاف حسین، ۲۸ مارچ ۱۹۸۹ء
13. کیپٹن غلام مرتضیٰ رند، ۱۸ اپریل ۱۹۸۹ء
14. کیپٹن محمد اسلم، ۱۰ جون ۱۹۸۹ء
15. میجر ڈاکٹر عبدالواحد، ۲۳ جون ۱۹۸۹ء
16. میجر محمد سالار، ۲۶ ستمبر ۱۹۸۹ء

۱۹۸۹ـ۹۰ء

مندرجہ ذیل انسٹرکٹر پوسٹ آؤٹ ہوئے۔

کیپٹن قاضی سیف اللہ، کیپٹن سید وقار الحق، کیپٹن ارشد علی، کیپٹن محمد جمیل، کیپٹن ایم ریاض شاہین، کیپٹن ایم ایم سلیم، کیپٹن جی ایم رند، کیپٹن محمد اقبال، کیپٹن ایم اقبال منور، کیپٹن فقیر تاج، کیپٹن ایم اے بی فاروقی، کیپٹن مختار احمد، کیپٹن غلام محی الدین چشتی، میجر سلیم آر اسد، میجر محمد سلطان علی، میجر جاوید اقبال نعیمی، میجر مقبول احمد، میجر محمد دین، میجر محمد اسلم

یہ حضرات کالج کی ٹیچنگ فیکلٹی میں شامل ہوئے۔

کیپٹن الطاف حسین، عبدالرشید، کیپٹن کلیم الدین، کیپٹن محمد سلیم، کیپٹن وقاص انور، میجر زاہد اقبال، میجر عبدالواحد، میجر محمد سالار، میجر نذر ایچ اسلام، میجر ظفر اقبال، میجر علی اکبر شاہ، میجر راجہ ایم یاسین، میجر تاج محمد، میجر طالب حسین، میجر رحمت علی، میجر محمد رشید، میجر ضیاء الدین

دوران سال مندرجہ ذیل آفیسرز میجر پر موٹ ہوئے۔

میجر جاوید اقبال نعیمی، میجر رحمت علی، میجر نذر حسین اسلام، میجر طالب حسین

۱۹۹۰ـ۹۱ء

مندرجہ ذیل انسٹرکٹر پوسٹ آؤٹ ہوئے۔

کیپٹن جاوید اسلم، کیپٹن ایم سلیم، کیپٹن تاج محمد، کیپٹن محمد منیر، میجر سبطین عباس، میجر حافظ غلام قادری یہ حضرات کالج کی ٹیچنگ فیکلٹی میں شامل ہوئے۔

کیپٹن تصور احمد، کیپٹن مفتاح الحق، کیپٹن نصیر احمد ستی، کیپٹن ایم حیات سگو، میجر خالد انور مسعود، میجر سلطان علی، میجر محمود احمد اظہر، حفیظ الرحمان، میجر جاوید اقبال نعیمی دوران سال مندرجہ ذیل آفیسر پروموٹ ہوئے۔ لیفٹیننٹ کرنل صفدر علی شاہ، لیفٹیننٹ کرنل رضاً الرحمان

۱۹۹۱ـ۹۲ء

مندرجہ ذیل انسٹرکٹر پوسٹ آؤٹ ہوئے۔

کرنل امتیاز علی، میجر سید سرفراز حسین، میجر جواد علی شاہ میجر احسان اللہ خان، میجر یاسین، میجر محمد رشید، میجر محمد سرور خان، میجر احمد امین احسن علوی، میجر تاج محمد، میجر ایم شیث خان، میجر محمود احمد اظہر، کیپٹن مفتاح الحق، کیپٹن علی طاہر سید (ایڈجوٹینٹ)

یہ حضرات کالج کی ٹیچنگ فیکلٹی میں شامل ہوئے۔

میجر وسیم رضا خان، میجر محمد ارشاد، میجر علی نقی نقوی، میجر عاشق حسین، میجر پرویز اختر راجہ، میجر انعام الرحمان، کیپٹن ایم خالد خان، کیپٹن عطاً محی الدین،

کیپٹن محمد لطیف، کیپٹن اعظم شہباز، کیپٹن ایم آصف اقبال، کیپٹن مہتاب احمد، میجر خاقان محمود سندھ (جی ٹو کوارڈ)، کیپٹن ظفر اقبال (میسنگ آفیسر)، کیپٹن محمد قدوس بلوچ (ایڈجوٹینٹ)، میجر ڈاکٹر محمد ریاض (آر ایم او)

۹۳-۱۹۹۲ء

دوران سال موجود سٹاف

لیفٹیننٹ کرنل صفدر علی شاہ، لیفٹیننٹ کرنل رضا الرحمٰن (دوران سال پوسٹ آؤٹ ہوئے)، میجر منظور احمد ظفر، میجر ڈاکٹر عبدالواحد، میجر علی اکبر شاہ (دوران سال لیفٹیننٹ کرنل پروموٹ ہوئے)، میجر خالد انور مسعود، میجر سلطان علی، میجر یوبرک مارون کارنیلیئس، میجر جاوید اقبال نعیمی، میجر وسیم رضا خان، میجر محمد ارشاد، میجر زاہد اقبال، میجر سید مظفر علی، میجر نور سلطان لالی، میجر طالب حسین مسعود، میجر محمد حیات سگو، میجر علی نقی نقوی، میجر محمد خادم، میجر محمد سالار، میجر عاشق حسین، میجر پرویز اختر راجہ، میجر انعام الرحمان، میجر سلیم خان، میجر محمد اشرف، میجر محمد اسلم، میجر محمد اکرم خان، میجر محمد خالد خان، کیپٹن عطاً محی الدین، کیپٹن نصیر احمد ستی، کیپٹن الطاف حسین، کیپٹن خالد محمود، کیپٹن محمد لطیف، کیپٹن اعظم شہباز، کیپٹن ایم آصف اقبال، کیپٹن مہتاب احمد، کیپٹن محمد حنیف، کیپٹن رب نواز شاد، کیپٹن عبدالرزاق

سویلین انسٹرکٹر: پروفیسر محمد مشتاق، پروفیسر طارق محمود چوہدری، پروفیسر مرزا عبداللطیف

۹۴-۱۹۹۳ء

مندرجہ ذیل انسٹرکٹرز پوسٹ آؤٹ ہوئے۔

کرنل (بعد میں بریگیڈیئر) غلام رسول، لیفٹیننٹ کرنل رضاً الرحمان، میجر حافظ رضاً المصطفیٰ، میجر ضیاً الدین، میجر امداد علی کاظمی، میجر حفیظ الرحمان، میجر رحمت علی، کیپٹن مقصود احمد یہ حضرات اکیڈیمک اسٹاف میں شامل ہوئے۔

لیفٹیننٹ کرنل ولی محمد، میجر عنایت اللہ خان، میجر سید مظفر علی، میجر نور سلطان لالی، میجر محمد آصفت میجر شعیب قدوس، میجر محمد خادم، میجر محمد اشرف، میجر محمد اکرم، کیپٹن محمد حنیف، کیپٹن رب نواز شاد، کیپٹن عبدالرزاق، کیپٹن منیر آصف

مندرجہ ذیل آفیسرز دوران سال پروموٹ ہوئے۔ بریگیڈیئر غلام رسول، لیفٹیننٹ کرنل علی اکبر شاہ، میجر حیات سگو، میجر محمد خالد خان، میجر انعام الرحمان، میجر محمد اشرف، میجر محمد اسلم انسٹرکٹرز کے علاوہ کیپٹن ارشد نواز (آزاد کشمیر) کوارٹر ماسٹر وارد ہوئے اور میجر وقار انور (سگنل) کوارٹر ماسٹر رخصت ہوئے۔ میجر خاقان محمود (سندھ) جی ٹو کوآرڈ رخصت ہوئے تو ان کی جگہ میجر عنایت اللہ خان (انجینئرز) جی ٹو کوارڈ وارد ہوئے۔

۹۵-۱۹۹۴ء

دوران سال مندرجہ ذیل سٹاف کالج میں آیا۔

لیفٹیننٹ کرنل محمد جمیل (اے کیو)، میجر سبطین عباس، میجر اسلم خان، میجر محمد اسماعیل، میجر عبدالوحید، میجر طارق محمود (کوارٹر ماسٹر)، میجر فقیر تاج، کیپٹن سید سجاد حسین گیلانی، کیپٹن عبدالخالق ناصر، کیپٹن وسیم طالب بٹ، کیپٹن شہزادہ مسعود الحسن بخاری، کیپٹن محمد منیر آصف، کیپٹن اصغر حسین۔ مندرجہ ذیل حضرات پوسٹ آؤٹ ہوئے۔

لیفٹیننٹ کرنل صفدر علی شاہ، میجر محمد سالار، میجر مظفر علی، میجر محمد خادم، کیپٹن ظفر اقبال ناصر، کیپٹن مہتاب احمد، کیپٹن محمد ارشد نواز (کوارٹر ماسٹر)

کیپٹن فقیر تاج میجر پروموٹ ہوئے۔ میجر منظور ظفر ۱۲ اکتوبر ۱۹۹۵ء کو لیفٹیننٹ کرنل کی حیثیت سے پروموٹ ہوئے۔ لیفٹیننٹ کرنل شیخ ابراہیم اے اے اینڈ کیو ایم جی، ۳۱ دسمبر ۱۹۹۴ء کو ملازمت سے ریٹائرڈ ہوئے۔ ۲۸ سال تک فوج میں خدمات بجالاتے رہے۔ وہ پرانے عالمگیرین تھے۔ یوں پہلے کالج میں پڑھنے آئے اس کی خدمت کرتے رخصت ہوئے۔

مضمون وار شعبہ جات کی تشکیل نو

۱۹۹۱ء کے اواخر میں نئے کمانڈانٹ بریگیڈیئر مقصود الحسن کے ایما پر مختلف مضامین کے شعبوں یا ڈیپارٹمنٹس (Departments) کی تشکیل عمل میں آئی اور ہر شعبہ کو شیر شاہ ہاؤس (شیر شاہ بلاک) میں ایک ایک آراستہ پیراستہ کمرہ الاٹ کیا گیا۔ سٹاف کی اس تنظیم نو سے اسٹاف کی تدریسی کارکردگی میں خاطر خواہ اضافہ ہوا۔ ۱۹۹۱ء کے مطابق سٹاف کی ڈیپارٹمنٹ سے وابستگی کی کیفیت مندرجہ ذیل تھی۔

آرٹس فیکلٹی

ہیڈ لیفٹیننٹ کرنل صفدر علی شاہ ایم اے (انگریزی) ترجمان جرمن وار سٹڈیز

انگلش ڈیپارٹمنٹ

میجر سید سرفراز حسین، ایم اے انگریزی ایم ایس سی فزکس، میجر نذر حسین شاہ ایم اے انگریزی، ترجمان عربی، میجر سید جواد علی شاہ ایم ایس سی (سٹیٹسٹکس) ایم ایس سی (ڈیفنس سٹریٹیجک سٹڈیز) ایم اے انگریزی، میجر راجہ محمد یاسین ایم اے انگریزی، ایم اے پولیٹیکل سائنس، میجر ابوبرک مارون کارنیلیس ایم ایس سی اپلائیڈ سائیکالوجی، میجر رضاً المصطفیٰ مدنی ایم اے انگریزی، میجر اظہر محمود ایم اے انگریزی

اردو ڈیپارٹمنٹ

میجر منظور احمد ظفر ایم اے اردو، میجر ڈاکٹر عبدالواحد پی ایچ ڈی، ایم اے اردو، ایم اے فارسی، ایم اے انگریزی، پوسٹ گریجویٹ ڈپلومہ ان انگلش لینگویج لیب، ایم ایڈ، میجر محمد سرور خان ایم اے اردو، بی ایڈ، کیپٹن مفتاح الحق ایم اے اردو، پروفیسر محمد مشتاق ایم اے اردو، ایل ایل بی، ایم ایڈ گولڈ میڈلسٹ، پروفیسر مرزا عبداللطیف ایم اے فائن آرٹس، ایم اے اردو، ڈپلومہ فائن آرٹس نیشنل کالج آف آرٹس لاہور، ڈپلومہ ووکیشنل (وڈ اینڈ میٹل میکینکس) سی ٹی

پاکستان سٹڈیز

کیپٹن مقصود احمد ایم اے ہسٹری، کیپٹن فرخ محمود ایم ایس سی پاکستان سٹڈیز

اسلامیات

میجر رحمت علی ایم اے اسلامک سٹڈیز، ایل ایل بی، ڈپلومہ ان عربک لینگویج، میجر حفیظ الرحمان ایم اے اسلامک سٹڈیز، ایم اے لائبریری سائنس

فیکلٹی آف سائنس

ہیڈ: لیفٹیننٹ کرنل رضاً الرحمان ایم فل، ایم ایس سی (فزکس)

نوٹ:۔ ۱۹۹۳ء میں تبدیل ہونے کی بنا پر لیفٹیننٹ کرنل سید اکبر علی شاہ ایم ایس سی فزکس، ترجمان عربی، ہیڈ مقرر ہوئے۔

میتھس ڈیپارٹمنٹ

میجر سید امداد علی ایم ایس سی میتھ، ایم اے انگلش، ایل ایل بی، میجر ضیاً الدین ایم ایس سی (اپلائیڈ میتھ)، پی جی ڈی پی کمپیوٹر سائنس)، میجر سلطان علی ایم ایس سی (میتھ)، میجر طالب حسین ایم ایس سی (میتھ) میجر ظفر اقبال ایم ایس سی (میتھ)، ڈپلومہ ان افغان پرشین، کیپٹن حیات سگو ایم ایس سی (میتھ)، مسٹر طارق محمود چوہدری ایم ایس سی (میتھ)، ایم اے ایجوکیشن

فزکس ڈیپارٹمنٹ

میجر سید علی اکبر شاہ ایم ایس سی فزکس، ترجمان عربی، (۱۹۹۳ء میں لیفٹیننٹ کرنل پروموٹ ہوئے)، میجر محمد خالد انور مسعود ایم ایس سی (فزکس)، میجر محمد

رشید ایم ایس سی (فزکس)، کیپٹن نصیر احمد ستی ایم ایس سی (فزکس)، ڈیمانسٹریٹر عبدالرحمان بی ایس سی

کیمسٹری ڈیپارٹمنٹ

میجر احسان اللہ خان ایم ایس سی (کیمسٹری)، میجر زاہد اقبال ایم ایس سی (کیمسٹری) میجر محمد سالار ایم ایس سی (کیمسٹری)، کیپٹن خالد محمد ایم ایس سی (کیمسٹری) کیپٹن تصویر احمد، ایم ایس سی (کیمسٹری)، ڈیمانسٹریٹر مسٹر محمد لطیف عباسی بی ایس سی

بائیولوجی ڈیپارٹمنٹ

میجر احمد امین احسن علوی ایم ایس سی ذوالوجی، میجر جاوید اقبال نعیمی ایم ایس سی باٹنی، میجر سلیم خان ایم ایس سی باٹنی، ڈیمانسٹریٹر مسٹر محمد ارشد بی ایس سی

لائبریری سٹاف

لائبریرین

صوبیدار اورنگزیب خان، یکم ستمبر ۱۹۸۶ء، نائب صوبیدار محمد رمضان، ۴ ستمبر ۱۹۹۰ء، صوبیدار محمد رفیق شاکر، ۱۴ جولائی ۱۹۹۲ء تا ۲۰ ستمبر ۱۹۹۴ء، جے سی لیاقت علی، ستمبر ۱۹۹۴ء تا حال کلرک نصر اللہ خان ۱۹۹۴ء، دفتری ایوب بیگ ۱۹۸۶ء

لائبریری آفیسرز

میجر صفدر علی شاہ، جنوری ۱۹۸۹ء تا دسمبر ۱۹۹۰ء، لیفٹیننٹ کرنل صفدر علی شاہ، جنوری ۱۹۹۱ء تا ستمبر ۱۹۹۲ء، میجر حفیظ الرحمان ستمبر ۱۹۹۲ء تا اپریل ۱۹۹۳ء، میجر رضا المصطفیٰ مدنی، اپریل ۱۹۹۳ء تا جولائی ۱۹۹۳ء، میجر حفیظ الرحمان، جولائی ۱۹۹۳ء تا اکتوبر ۱۹۹۳ء، میجر پرویز اختر راجہ، اکتوبر ۱۹۹۳ء، میجر احسان الحق مئی ۱۹۹۴ء تا اپریل ۱۹۹۵ء، میجر آصف اپریل ۱۹۹۵ء تا حال

لیبارٹری سٹاف

کیمسٹری لیب

آفیسرز: میجر مقبول احمد ۱۹۸۷ء تا ۱۹۹۰ء، میجر احسان اللہ ۱۹۹۰ء تا یکم اکتوبر ۱۹۹۲ء، میجر زاہد اقبال اکتوبر ۱۹۹۲ء تا حال، ڈیمانسٹریٹر محمد لطیف عباسی ۱۹۶۲ء تا ۱۱ دسمبر ۱۹۹۵ء، جاوید اقبال ڈیمانسٹریٹر ۱۱ دسمبر ۱۹۹۵ء کو مقرر ہوئے۔ لیب اسسٹنٹ عبدالرشید خان ۱۸ اکتوبر ۱۹۶۷ء تا حال، لیب اٹنڈنٹ محمد اکرم ۱۹۸۰ء تا حال

فزکس لیب

آفیسرز: میجر رضا الرحمان ۱۹۸۹ء تا ۱۹۹۰ء (بعد کو کرنل) ۱۹۹۰ء تا ۱۹۹۳ء، نوٹ: کرنل کی حیثیت سے فزکس کے ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ رہے

میجر اکبر علی ۱۹۹۳ء (بعد کو لیفٹیننٹ کرنل اکبر علی سائنس گروپ کے ہیڈ مقرر ہوئے)

میجر خالد انور مسعود جنوری ۱۹۹۴ء تا حال

ڈیمانسٹریٹر: عبدالغفار ۱۹۸۹ء (صرف چھ ماہ سروس کر کے چلے گئے)، اعجاز احمد جنوری ۱۹۹۰ء تا جون ۱۹۹۰ء (سروس چھوڑ کر چلے گئے) عبدالستار جون ۱۹۹۰ء تا ۱۹۹۲ء (سروس چھوڑ کر چلے گئے) عبدالرحمان ۱۹۹۱ء تا ۱۹۹۳ء، اختر پرویز اگست ۱۹۹۳ء تا حال

لیب اسسٹنٹ: مقدس علی قدوس ۱۹۶۴ء تا ۱۹۹۳ء، سید رشید علی شاہ ۱۹۸۱ء تا حال

نوٹ: کالج کے سابق چیف اکاؤنٹنٹ عبدالقدوس کے صاحبزادے کالج کے اولڈ سٹوڈنٹ (عالمگیرین) رہے۔ باوجود لیب اسسٹنٹ ہونے کے ۱۹۶۸ء سے اگست ۱۹۹۳ء تک بطور ڈیمانسٹریٹر بھی کام کرتے رہے کیونکہ بہت عرصہ تک باقاعدہ ڈیمانسٹریٹر میسر نہیں آ سکا اور بعد میں جو ملتے رہے وہ جلدی جلدی سروس چھوڑ کر چلے جاتے رہے، جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے۔

لیب اٹنڈنٹ: محمد زمان ۱۹۹۳ء محمد نعیم

بائیولوجی لیب:

آفیسرز: میجر امین احسن علوی ۱۹۸۵ء تا ۱۹۹۱ء، میجر جاوید نعیمی ۱۹۹۱ء تا حال

ڈیمانسٹریٹر: ارشد سلیم ۱۹۹۰ء تا حال

لیبارٹری اسسٹنٹ: مقدس علی قدوس نومبر ۱۹۹۳ء تا حال

اٹنڈنٹ: محمد حفیظ ۱۹۸۸ء تا ۱۹۹۲ء عابد حسین ۱۹۹۲ء تا حال

میڈیکل سٹاف

آر ایم اوز

کیپٹن شاہد اعجاز اے ایم سی ۱۶ اپریل ۱۹۸۹ء، کیپٹن ساجد فاروق ۱۰ مئی ۱۹۸۹ء تا فروری ۱۹۹۱ء، میجر ساجد فاروق فروری ۱۹۹۱ء تا دسمبر ۱۹۹۲ء، کیپٹن ارشد محمود ملک دسمبر ۱۹۹۱ء تا جولائی ۱۹۹۲ء، میجر محمد ریاض اکتوبر ۱۹۹۲ء تا مارچ ۱۹۹۵ء میجر منصور احمد اپریل ۱۹۹۵ء تا حال

این سی اوز انچارج

حوالدار ڈسپنسر عبدالمجید ۱۵ اپریل ۱۹۸۹ء تا ۱۳۱ اکتوبر ۱۹۸۹ء، حوالدار ڈسپنسر محمد ریاض ۱۳۱ اکتوبر ۱۹۸۹ء تا ۸ جون ۱۹۹۳ء حوالدار ڈسپنسر محفوظ احمد ۸ جون ۱۹۹۳ء تا ۱۹۹۵ء، حوالدار محمد شفیق ۱۹۹۵ء تا حال

نرسنگ اسسٹنٹ

صابر علی ۱۹۸۹ء تا ۱۹۹۲ء، محمد جاوید خان ۱۹۹۰ء تا ۱۹۹۲ء، صابر حسین ۱۹۹۱ء تا ۱۹۹۳ء، محمد یعقوب جنوری ۱۹۹۲ء تا دسمبر ۱۹۹۲ء، کرم علی ۱۹۹۲ء تا ۱۹۹۳ء، محمد شفیع ۱۹۹۲ء تا حال، محرم خان ۱۹۹۳ء تا حال، غلام عباس ۱۹۹۳ء تا حال غلام عباس ۱۹۹۳ء تا ۱۹۹۵ء، محمد لطیف ۱۹۹۵ء تا حال

لیبارٹری ٹیکنیشن

افتخار ۱۹۹۰ء چھ ماہ صرف، محمد رفیع ۱۹۹۱ء چھ ماہ صرف، عبدالرزاق ۱۹۹۲ء تا ۱۹۹۳ء، حق نواز ۱۹۹۳ء تا حال، مڈوائف روبینہ قریشی ۱۹۸۰ء تا ۱۹۹۱ء سینیٹری حوالدار عبدالخالق ۱۹۹۴ء تا حال

فیملی نرس

کیپٹن ریٹائرڈ مسز سرفراز گلزار (اے گریڈ نرس) ۲۷ فروری ۱۹۹۳ء تا حال

سویپرز

ہدایت مسیح ۱۹۸۹ء تا ۱۹۹۳ء، جاوید مسیح ۱۹۹۳ء (جنوری سے جون تک صرف) وکٹر مسیح جون ۱۹۹۳ء تا حال

ایڈجوٹینٹ

کیپٹن خالد محمود ۳۰ جولائی ۱۹۸۸ء تا فروری ۱۹۹۱ء، کیپٹن تاج محمد خان فروری ۱۹۹۱ء تا جون ۱۹۹۱ء، کیپٹن نعمان عنایت انجینئر جون ۱۹۹۱ء تا اکتوبر ۱۹۹۱ء، کیپٹن علی طاہر سید ۵۳ کیولری اکتوبر ۱۹۹۱ء تا ۱۹۹۲ء، کیپٹن محمد قدوس ستمبر ۱۹۹۲ء تا ستمبر ۱۹۹۵ء کیپٹن عبدالقیوم سی ۲۱ ستمبر ۱۹۹۵ء تا حال

فزیکل ٹریننگ سٹاف

حوالدار پرویز اختر ۱۹۹۳ء، حوالدار غلام نبی ۱۹۹۳ء، حوالدار محمد اسحاق ۱۹۹۴ء، لانس حوالدار محمد حیات ۱۹۹۴ء، حوالدار وارث علی ۱۹۹۵ء، نائیک گلزار احمد ۱۹۹۴ء، نائیک اللہ دتہ ۱۹۹۲ء لانس نائیک محمد مظہر ۱۹۹۳ء

اے اے اینڈ کیو ایم جی

لیفٹیننٹ کرنل نثار احمد انجینئرز ۱۲ جنوری ۱۹۸۷ء تا ۱۶ دسمبر ۱۹۸۹ء، لیفٹیننٹ کرنل احمد شاہد پرویز قریشی پنجاب ۱۶ دسمبر ۱۹۸۹ء تا ۱۱ جون ۱۹۹۱ء، لیفٹیننٹ کرنل صفدر علی شاہ (ایکٹنگ) ۱۱ جون ۱۹۹۱ء تا ۵ جنوری ۱۹۹۲ء، لیفٹیننٹ کرنل شیخ ابراہیم پنجاب ۵ جنوری ۱۹۹۲ء تا دسمبر ۱۹۹۴ء، لیفٹیننٹ کرنل محمد جمیل جنوری ۱۹۹۵ء تا حال

کوارٹر ماسٹر

میجر طارق حبیب پنجاب ۱۹۸۸ء تا ستمبر ۱۹۹۰ء، کیپٹن وقار انور (سگنل) ستمبر ۱۹۹۰ء تا جولائی ۱۹۹۲ء، کیپٹن ارشد نواز فروری ۱۹۹۳ء تا دسمبر ۱۹۹۴ء، میجر طارق محمود جنوری ۱۹۹۵ء تا حال

کیو سٹاف

جے سی او صوبیدار سید پیر چند شاہ ۱۱ ستمبر ۱۹۹۰ء تا حال، نائب صوبیدار رحمت علی گل ۱۱ نومبر ۱۹۹۴ء، حوالدار صابر حسین ۱۹۹۲ء، لانس نائک اشفاق حسین ۱۹۹۴ء، رب نواز ۱۹۹۲ء

جی ایس او۔2 کوارڈ

میجر خاقان محمود سندھ ۱۶ اگست ۱۹۹۲ء تا ستمبر ۱۹۹۲ء، میجر عنایت اللہ خان انجینئرز ۲ ستمبر ۱۹۹۳ء تا حال۔

میسنگ آفیسرز، ایم ٹی او

کیپٹن ظفر اقبال ناصر ۱۳ اگست ۱۹۹۲ء تا ۱۳ اپریل ۱۹۹۴ء، کیپٹن حبیب نواز ۱۳ اپریل ۱۹۹۴ء تا حال۔

ایس ایم اکیڈیمک

محمد فیض روشن ۱۴ اپریل ۱۹۸۷ء تا ۱۱ جولائی ۱۹۸۹ء، کیپٹن رحیم داد ۲۳ ستمبر ۱۹۸۹ء تا اکتوبر ۱۹۹۲ء، فرمان علی ۳ اکتوبر ۱۹۹۲ء تا فروری ۱۹۹۵ء، جے سی او دوست محمد ۷ مئی ۱۹۹۵ء تا حال

ایس ایم ایڈمنسٹریشن

ایس ایم محمد ابراہیم، آزاد کشمیر، یکم مارچ ۱۹۸۸ء تا ۳ اپریل ۱۹۹۱ء، ایس ایم خضر حیات، آزاد کشمیر، یکم جولائی ۱۹۹۱ء تا حال۔

اکاؤنٹینٹ

مسٹر سید سعید احمد شاہ ۱۹۶۶ء تا حال، نائک محمد شعیب ۱۹۹۴ء، اظہر محمود ۱۹۸۰ء، لانس نائک محمد عرفان ۱۹۹۳ء، چوہدری منور حسین ۱۹۸۹ء تا حال، یو اے اشتیاق احمد ملک ۱۹۹۴ء تا حال

ڈرافٹس مین

مسٹر چوہدری عامر نیاز (تاریخ تقرری ۲۲ ستمبر ۱۹۹۰ء)

نوٹ: پہلے ڈرافٹس مین جعفر علی ۱۹۹۰ء کو ریٹائرڈ ہوئے۔ ۱۹۹۰ء کو کالج کے سلیکشن بورڈ نے ۱۵۰ امیدواروں کے درمیان ہونے والے ایک سخت مقابلے کے بعد چوہدری عامر نیاز کو منتخب کیا اور بہت لمبے عرصے کے بعد کالج کو کوالفائیڈ ڈرافٹس مین ملا۔

ہنڈی کرافٹس ماسٹر

مسٹر مسعود سرور (تاریخ تقرری ۱۵ نومبر ۱۹۸۹ء)

نوٹ: پہلے ہنڈی کرافٹس ماسٹر مصطفیٰ کمال تھے۔ ۱۹۷۵ء میں ان کی ریٹائرمنٹ کے بعد عرصہ تک یہ اسامی خالی رہی ۱۹۸۹ء میں سی آئی آفس کے ہیڈ کلرک مسٹر سرور کے بیٹے مسٹر مسعود سرور کو اس اسامی کے لئے منتخب کیا گیا۔ یہ بات قابل غور ہے کہ ایک لمبے عرصہ تک کالج میں ڈرائنگ کے کوالیفائیڈ انسٹرکٹر کی غیر

موجودگی میں مصطفیٰ کمال ان کی جگہ پر کام کرتے رہے۔۱۹۷۵ء میں جب کالج کو کوالیفائیڈ آرٹ انسٹرکٹر مل گیا تو مصطفیٰ کمال ریٹائر ہو گئے۔اس کے بعد ۱۹۸۸ء تک ہنڈی کرافٹس ماسٹر کی آسامی خالی رہی۔

جے سی اوز، این سی اوز (۱۹۸۹ء تا ۱۹۹۳ء)

مندرجہ ذیل پوسٹ آؤٹ ہوئے۔

نائیک خالد محمود، صوبیدار کلرک محمود بیگ، نائب صوبیدار محمد افضل، صوبیدار غلام محمد خان، نائیک صلاح الدین، نائیک بشیر احمد، حوالدار ڈسپنسر محمد یوسف، حوالدار عبدالحمید، حوالدار محمد ریاض، حوالدار امان اللہ حوالدار ولایت حسین، حوالدار نذیر احمد، حوالدار محمد جاوید، حوالدار عبدالمجید، نائب صوبیدار ثناء اللہ، حوالدار عبدالرحمان، حوالدار لال خان نائیک محمد طفیل، حوالدار ظہیر اللہ، حوالدار رحیم بادشاہ، حوالدار محمد اشرف، حوالدار محمد ریاض، لانس حوالدار شبیر حسین شاہ، حوالدار سرفراز خان

مندرجہ ذیل پوسٹ ان ہوئے۔مارچ ۱۹۹۴ء تک یہ لوگ موجود تھے۔

حوالدار ڈسپنسر عبدالحمید، حوالدار محمد ریاض، حوالدار امان اللہ، حوالدار ڈسپنسر محفوظ احمد، حوالدار مبارک خان، حوالدار ولایت حسین، حوالدار عبدالحمید، حوالدار ارشد زمان، حوالدار رب نواز، نائب صوبیدار سید چن شاہ، حوالدار صابر حسین، حوالدار محمد اقبال، حوالدار مسعود احمد، نائیک محمد طفیل، نائیک اللہ دتہ، حوالدار خیال محمد، حوالدار شفیق احمد، حوالدار عارف حسین، نائب صوبیدار علی شاہ، نائب صوبیدار مہربان خان، صوبیدار غلام محمد، صوبیدار خوشی محمد، نائب صوبیدار لال حسین، نائیک کلرک بشیر احمد بھٹی، نائیک خالد عبدالوحید، لانس حوالدار شبیر حسین، حوالدار منیر احمد، لانس حوالدار انور سعید، حوالدار سرفراز خان، حوالدار شوکت علی، حوالدار خلیل احمد، حوالدار غلام رضا، لانس حوالدار محمد یاسین، نائیک محمد رفیق، حوالدار پرویز اختر، حوالدار غلام نبی، نائیک اقبال حسین شاہ پنجاب، نائیک محمد اکرم

میسنگ سٹاف: حوالدار محمد خیال ۱۹۹۲ء، حوالدار ارشد زمان ۱۹۹۲ء، حوالدار شفیق احمد ناصر ۱۹۹۳ء، حوالدار محمد اقبال ۱۹۹۳ء

۹۵-۱۹۹۴ء کے دوران سٹاف کی ٹرانسفرز اور تبدیلیاں

کلریکل برانچ

ایس ایم خوشی محمد یکم ستمبر ۱۹۹۱ء کو پوسٹ آؤٹ ہوئے ان کی جگہ نائب صوبیدار عبدالستار ۸ جولائی ۱۹۹۴ء کو پوسٹ ان ہوئے۔نائیک کلرک محمد افضل ۷ دسمبر ۱۹۹۳ء، سید ساجد علی، حوالدار محمد رزاق ۱۹۹۵ء اکتوبر ۱۹۹۵ء میں نئے کلرک افتخار احمد برانچ میں آئے جبکہ جلیل الرحمان جنوری ۱۹۹۵ء میں چلے گئے۔

کیو برانچ

حوالدار (کیو برانچ) محمد یوسف فروری ۱۹۹۵ء حوالدار عبدالغفار ۲۵ مئی ۱۹۹۴ء، ایس ایم ٹی محمد ادریس ۳۰ نومبر ۱۹۹۳ء

لائبریری سٹاف

صوبیدار رفیق ۲۰ ستمبر ۱۹۹۴ء کو ریٹائر ہوئے۔ان کے جگہ لائبریری جے سی لیاقت علی ستمبر ۱۹۹۴ء میں آئے۔

ایم ٹی سٹاف

حوالدار محمد عارف دسمبر ۱۹۹۴ء میں رخصت ہوئے۔حوالدار عبدالجبار یکم فروری ۱۹۹۵ء میں آئے۔نائیک (ر) ایم غلام عباس یکم مئی ۱۹۹۵ء میں آئے۔

لانس نائیک محمد مقصود ۱۵ ستمبر ۱۹۹۴ء میں آئے۔ڈرائیور محمد رمضان ۱۹۹۳ء، مسلم خان ۱۹۹۳ء، سپاہی ڈرائیور شبیر احمد ۱۹۹۳ء، ڈرائیور منور حسین شاہ، ڈرائیور میاں محمد ۱۹۹۴ء، سپاہی ظفر اقبال ۱۹۹۵ء، لانس نائیک محمد مقصود ۱۹۹۴ء، سپاہی شیر محمد ۱۹۹۲ء، سپاہی سعید اقبال ۱۹۹۴ء، سپاہی غلام حسین ۱۹۹۳ء، اللہ دتہ ۱۹۹۲ء

دیگر سٹاف

نوٹ: جن ناموں کے آگے تاریخ نہیں لکھی گئی ان کی تقرری ۱۹۸۹ء سے پہلے کی ہے۔مارچ ۱۹۹۴ء تک یہ لوگ یہاں موجود تھے۔

یو ڈی سی محمد رزاق (تقرری ۲۳ اگست ۱۹۹۲ء) اسسٹنٹ لائبریرین محمد بشیر (تقرری ۴ نومبر ۱۹۹۱ء) ٹائپسٹ طارق محمد (تقرری: ۲۶ اگست ۱۹۹۲ء) نائب صوبیدار لال حسین (پی اے) ۱۹۹۱ء، خطیب محمد اسلم بخاری ۱۹۹۰ء، عظمت نواز (سینما آپریٹرز) ۱۹۹۲ء، نائیک افتخار۔

دیگر ٹریڈز

محمد نعیم، محمد حفیظ، محمد اشرف، پینٹر محمد ارشد، محمد صابر، ٹیلر اقبال حسین، بوٹ میکر منصب بیگ، منظور حسین، کارپنٹر شریف مسیح، دفتری محمد ایوب، واٹر کیریز محمد اکرم۔

مسنجر (Messengers)

محمد ظہور، غلام سرور، محمد مسکین، عابد حسین، محمد بشیر، باغ علی، فضل حسین، محمد رشید (تقرری: ۵ نومبر ۱۹۹۰) خلیل احمد ۱۹۸۶ء

چوکیدار

مظفر علی، محمد لطیف، ولایت بیگ، ملازم حسین، محمد ولایت، جاوید خان، غلام سرور، محمد صابر، محمد رشید، فیض عالم، جہانگیر خان، محمد اسحاق، محمد زمان، سید علی شاہ، عبدالغفار (تقرری ۲۵ اگست ۱۹۹۲ء)

کک

عبدالرشید، علی محمد، عاشق حسین، محمد صادق، مختار احمد، فیروز خان، محمد صادق، مظہر اقبال، جمیل احمد، ذوالفقار حسین، اورنگزیب خان، عبدالجبار، نذیر احمد (تقرری ۱۲ دسمبر ۱۹۹۲ء) محمد حسین (تقرری ۹ ستمبر ۱۹۹۳ء)

باربر

محمد طفیل، سہیل افضل، ارشد جاوید (تقرری ۲۷ ستمبر ۱۹۹۰ء)، محمد شبیر (تقرری ۲۷ ستمبر ۱۹۹۰) منیر افضل (تقرری یکم دسمبر ۱۹۹۱ء) آفتاب الاسلام (تقرری ۲ جنوری ۱۹۹۲ء)

تندروچی

عبدالرؤف، افتخار احمد، محمد سلمان، آصف حسین (تقرری ۱۸ جولائی ۱۹۹۰ء)

دھوبی

عبدالغفار، اللہ بخش، محمد رمضان، عبدالرشید، عبدالستار، عبدالناصر (۲۲ اپریل ۱۹۹۰ء) عبدالجبار (۴ فروری ۱۹۹۲ء) اکبر علی (۴ مارچ ۱۹۹۳ء)

ہیڈ مالی

پہلے ہیڈ مالی نذیر حسین تھے، پھر برکات حسین ہوئے، اب برکت احمد ہیں،

مالی

محمد شریف، بشیر حسین، محمد لطیف، محمد عارف، بشیر احمد، ظرت بارق، نذیر حسین، صفدر حسین محمد اکرم، گلاب شاہ، لیاقت علی، آصف حسین، محمد رفیق، خادم حسین خالد پرویز، محمد اقبال، اصغر علی (یکم ستمبر ۱۹۹۲ء) ارشد مسیح (۱۲ اپریل ۱۹۹۰ء) جہانگیر خان (۳۱ جنوری ۱۹۸۹ء) مطلوب بیگ (۲۰ جنوری ۱۹۹۲ء) ایم فاروق (یکم اپریل ۱۹۹۳ء)

گراؤنڈ مین

محمد صدیق، عبدالرزاق، زار خان، ناصر طفیل، حفیظ مسیح، پرویز مسیح، لارز مسیح، یونس مسیح، محمد سرور، یعقوب مسیح، جاوید حسین (۵ اپریل ۱۹۹۳ء) نجابت حسین (یکم اگست ۱۹۹۳ء) ایم شمروز (۴ نومبر ۱۹۹۳ء)

مسالچی

محمد حنیف، محمد صابر، محمد نواز، زاہد حسین، اقتدار حسین، مشتاق حسین، محمد خلیل، حفیظ اللہ۔

ٹیبل ویٹرز

محمد اشرف، عبدالمجید، شوکت علی، محمد صغیر، محمد جاوید، خلیل احمد، محمد اسرائیل، مطلوب یونس، ارشد محمود، شبیر حسین شاہ، عبدالخالق، افتخار احمد، محمد منور، مقصود احمد، حبیب الرحمان، محمد شریف (۴ نومبر ۱۹۹۱ء)

روم بوائز

محمد خان، محمد سلمان، منیر احمد، عبدالشکور، محمد طارق، عزیز الرحمان، عبدالرزاق، شبیر حسین، عبدالرشید، شوکت علی، اکبر علی، محمد شبیر، محمد اشرف، عبدالرحمان، اعظم مسیح، گلزار حسین، محمد بشیر، محمد اعظم، محمد اسلم (۲۲ مئی ۱۹۹۰ء) شوکت محمود (۴ نومبر ۱۹۹۱ء)

سویپرز

یوسف مسیح، ہدایت مسیح، البرٹ مسیح، حمید مسیح، عارف مسیح کھوکھر، ظفر مسیح، الیاس مسیح، جاوید مسیح ولد لال مسیح، عارف مسیح ولد حمید مسیح، عمانوایل مسیح، یونس مسیح نمبر ۲، لیاقت مسیح، یونس گل مسیح، عارف مسیح، پرویز مسیح، فضل مسیح، جاوید مسیح نمبر ۱، وکٹر مسیح (یکم فروری ۱۹۹۰ء) یونس مسیح، برکت مسیح، ارشد مسیح (۹ ستمبر ۱۹۹۰ء) الطاف مسیح (۹ ستمبر ۱۹۹۰ء) طارق مسیح (۱۸ ستمبر ۱۹۹۰ء) صدیق مسیح (۱۲ ستمبر ۱۹۹۰ء)

ہیڈ سویپر

حمید مسیح پورے عرصہ پانچ سال ہیڈ سویپر زرہے، ان سے پہلے صادق مسیح تھے، حمید مسیح کی سروس ابھی جاری ہے۔

خاتون سویپر

اقبال بی بی

انسٹرکٹرز

نوٹ: مندرجہ ذیل فہرست کالج میگزین تربیت اور عالمگیرین سے لی گئی ہے۔ جس سال کوئی انسٹرکٹر کالج میں آیا اسی سال اس کا میگزین میں اندراج ہوا۔ چنانچہ کئی انسٹرکٹر کئی مرتبہ کالج میں آئے اور اس کے مطابق میگزین میں ان کا نام لکھا گیا۔ اس فہرست سے انسٹرکٹرز کی کالج میں موجودگی اور سالوں کا پتہ چلتا ہے۔ ذیل میں نام اور سال کے ساتھ انسٹرکٹر کے مضامین کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔

انسٹرکٹرز

صوبیدار غلام سرور، ستمبر ۱۹۲۵ء۔۔۔
رسالدار احمد علی خان، ستمبر ۱۹۲۵ء۔۔۔
جمعدار ایم اے لطیف، ستمبر ۱۹۲۵ء۔۔۔
جمعدار فیض خان، ستمبر ۱۹۲۵ء۔۔۔
جمعدار ولایت شاہ، ستمبر ۱۹۲۵ء۔۔۔
جمعدار غلام احمد ستمبر ۱۹۲۵ء۔۔۔
حوالدار فیروز خان ستمبر ۱۹۲۵ء۔۔۔
مسٹر این ڈی انصاری، اگست ۱۹۴۲ء۔۔۔
مسٹر اروپ سنگھ، اگست ۱۹۴۲ء۔۔۔
مسٹر سلطان حسین شمسی (جغرافیہ)، اپریل ۱۹۴۴ء
لیفٹیننٹ محافظ علی سولنگی (نیوی)۔۔۱۹۵۵ء
مسٹر بی اے چوہان۔۔۔۱۹۵۵ء
صوبیدار میجر شاہ نواز خان۔۔۔نومبر ۱۹۵۵ء
کیپٹن وی ایم نقوی۔۔۔فروری ۱۹۵۶ء
کیپٹن این ڈی حسن۔۔۔فروری ۱۹۵۶ء
کیپٹن ایم ایم رحمان۔۔۔فروری ۱۹۵۶ء

مسٹر عبدالحکیم، اگست ۱۹۴۲۔۔۔

مسٹر نندلال، اگست ۱۹۴۲ء۔۔۔

مسٹر بلدیو کمار (انگریزی) اگست ۱۹۴۲۔۔۔

صوبیدار عارف الحسن۔۔۔۵۷۔۱۹۵۶ء

جمعدار علی حسن۔۔۔۵۷۔۱۹۵۶ء

لیفٹیننٹ ای آئی ہاشمی (نیوی)۔۔۔۵۷۔۱۹۵۶ء

کیپٹن این ڈی احمد۔۔۔۵۸۔۱۹۵۷ء

سیکنڈ لیفٹیننٹ فتح محمد (تاریخ)۔۔۔۵۸۔۱۹۵۷ء

سیکنڈ لیفٹیننٹ محمد اعجاز اکبر۔۔۔۵۸۔۱۹۵۷ء

مسٹر ایم اے خان۔۔۔۵۹۔۱۹۵۸ء

کیپٹن واصف علی۔۔۔۱۹۵۸ء

مسٹر اقبال احمد۔۔۔۱۹۵۸ء

کیپٹن میاں محمد انور۔۔۔۵۹۔۱۹۵۸ء

کیپٹن اے اے مختار (تاریخ) ۵۶۔۱۹۵۵ء تا ۵۹۔۱۹۵۸ء

کیپٹن مرتضیٰ حسین (انگریزی) ۵۶۔۱۹۵۵ء تا ۵۹۔۱۹۵۸ء

سیکنڈ لیفٹیننٹ جی آر تسنیم۔۔۔۵۹۔۱۹۵۸ء

مسٹر محمد حسن۔۔۔۵۹۔۱۹۵۸ء

سیکنڈ لیفٹیننٹ غلام رسول (ریاضی)۔۔۔۵۹۔۱۹۵۸ء

سیکنڈ لیفٹیننٹ ایم اے سلطان حسین شمسی (شہریت)۔۔۔۵۹۔۱۹۵۸ء

کیپٹن ایس واصف علی (تاریخ)۔۔۔۵۹۔۱۹۵۸ء

سیکنڈ لیفٹیننٹ حامد علی۔۔۔۵۹۔۱۹۵۸ء

سیکنڈ لیفٹیننٹ آئی آر صدیقی۔۔۔۱۹۵۸ء

کیپٹن ایس ایم اسماعیل۔۔۔۱۹۵۸ء

کیپٹن اے اے ہاشمی۔۔۔۱۹۵۸ء

لیفٹیننٹ اے اے شمیم (ریاضی)۔۔۔۶۰۔۱۹۵۹ء

لیفٹیننٹ عبدالستار (ریاضی)۔۔۔فروری ۱۹۶۰ء

لیفٹیننٹ عبدالمجیب (فزکس) ۶۰۔۱۹۵۹ء

لیفٹیننٹ اختر احمد ہاشمی (ریاضی) ۱۹۵۶ء۔۱۹۵۵ء تا فروری ۱۹۶۰ء

سیکنڈ لیفٹیننٹ ایس ایم الیاس (جغرافیہ)۔۔۔۶۰۔۱۹۵۹ء

کیپٹن ایم قسیم صدیقی (شہریت)۔۔۔فروری ۱۹۶۰ء

مسٹر اے ایس قاضی (آرٹ)۔۔۔۶۰۔۱۹۵۹ء

مسٹر محمد اعجاز (ڈیمانسٹریٹر)۔۔۔۱۹۶۰ء

صوبیدار دوست محمد۔۔۔فروری ۱۹۵۶ء

مسٹر ایس اے بخاری۔۔۔۵۷۔۱۹۵۶ء

مولوی صوفی عزیز احمد (دینیات)

سیکنڈ لیفٹیننٹ میر کرامت اللہ ۱۹۵۸ء تا ۶۱۔۱۹۶۰ء

سیکنڈ لیفٹیننٹ نثار حسین (فزکس) ۶۱۔۱۹۶۰ء

کیپٹن ایس ایم احمد۔۔۔۶۱۔۱۹۶۰ء

لیفٹیننٹ عبدالرشید۔۔۔۶۱۔۱۹۶۰ء

کیپٹن ضیاء الدین (کیمسٹری)۔۔۔۶۱۔۱۹۶۰ء

لیفٹیننٹ شاہد محمود احمد (انگریزی)۔۔۔۱۹۶۰ء

مسٹر ایلن مور (انگریزی)۔۔۔۱۹۶۰ء

سیکنڈ لیفٹیننٹ محمد اشرف (انگریزی)۔۔۔۱۹۶۰ء

لیفٹیننٹ عبدالرشید (انگریزی)۔۔۔۱۹۶۱ء

مسٹر عبدالرشید (انگریزی)۔۔۔

لیفٹیننٹ محمد شفیع (فزکس)۔۔۔۱۹۶۰ء

سیکنڈ لیفٹیننٹ سعید الحسن (جغرافیہ) ۱۹۵۸ء۔۱۹۶۰ء

لیفٹیننٹ میر کرامت اللہ (تاریخ، اسلامیات)۔۔۔۱۹۶۱ء۔۱۹۶۰ء

کیپٹن ایم اے اے ہاشمی (انگریزی)۔۔۔۱۹۶۰ء

مسٹر توقیر افضل (ڈیمانسٹریٹر)۔۔۔۶۲۔۱۹۶۱ء

کیپٹن ایم عارف چوہان (کیمسٹری)۔۔۔۶۲۔۱۹۶۱ء

لیفٹیننٹ حامد رضا صدیقی (فزکس) ۶۲۔۱۹۶۱ء تا

مسٹر شفیق احمد (کیمسٹری)۔۔۔

کیپٹن محمد اسلم (تاریخ)۔۔۔

لیفٹیننٹ عبدالغفور (اسلامیات)۔۔۔

کیپٹن غلام سرور (اردو، انگریزی) ۶۱۔۱۹۶۰ء

مسٹر مظہر علی خان (فزیالوجی)۔۔۔

مسٹر مصطفیٰ کمال (ہینڈی کرافٹس) ۶۲۔۱۹۶۱ء تا ۱۹۷۵ء

مسٹر ایس ایم رضوی (ڈیمانسٹریٹر فزکس)۔۔۔

مسٹر محمد ایوب خان (انگریزی)۔۔۔

لیفٹیننٹ اجمل فاروقی (ریاضی) ۶۲۔۱۹۶۱ء

میجر محمد شریف۔۔۔۶۲۔۱۹۶۱ء

کیپٹن ضیاء الدین احمد ۶۱۔۱۹۶۰ء تا ۶۲۔۱۹۶۱ء

لیفٹیننٹ احسان الحق (فزکس)۔۔۔۱۹۶۲ء۔۱۹۶۱ء

مسٹر عبدالمجیب (فزکس) ۱۹۵۶_۱۹۵۵ء تا فروری ۱۹۶۰ء

لیفٹیننٹ اختر احمد ہاشمی (ریاضی) ۱۹۵۶_۱۹۵۵ء تا فروری ۱۹۶۰ء

سیکنڈ لیفٹیننٹ ایس ایم الیاس ۱۹۵۸ء تا فروری ۱۹۶۰ء

سیکنڈ لیفٹیننٹ اشرف کیانی ۱۹۵۸ء تا ۶۱_۱۹۶۰ء

مسٹر آرائے بلگرامی (انگریزی)---

مسٹر عبدالحمید (انگریزی، جغرافیہ)---

کیپٹن آغا نسیم احمد (ریاضی)---

لیفٹیننٹ ایم اجمل فاروقی (ریاضی)---

کیپٹن علی ناصر زیدی (فزکس)---

لیفٹیننٹ اکبر علی شاہ (تاریخ، آرٹس) ۶۱_۱۹۶۰ء تا ۶۶_۱۹۶۵ء

لیفٹیننٹ نور محمد خالد (جغرافیہ) ۶۱_۱۹۶۰ء تا ۶۶_۱۹۶۵ء

کیپٹن عبدالرحمان (فزکس)---۶۶_۱۹۶۵ء

کیپٹن عنایت علی---۶۶_۱۹۶۵ء

کیپٹن سیف الدین---۶۶_۱۹۶۵ء

کیپٹن شوکت خورشید احمد---۶۶_۱۹۶۵ء

کیپٹن احمد جان---۶۶_۱۹۶۵ء

کیپٹن اعجاز اکبر (ریاضی) ۶۴_۱۹۶۳ء

کیپٹن احسان الحق (فزکس)---۶۶_۱۹۶۵ء

کیپٹن ایس ایم الیاس---۶۶_۱۹۶۵ء

کیپٹن ریاض نسیم---۶۶_۱۹۶۵ء

لیفٹیننٹ محسن علی سید---۶۶_۱۹۶۵ء

لیفٹیننٹ محمد رحمان---۶۶_۱۹۶۵ء تا ۶۷_۱۹۶۶ء

کیپٹن نواب دین (فزکس)---۶۶_۱۹۶۵ء تا ۶۷_۱۹۶۶ء

کیپٹن ظہور احمد---۶۷_۱۹۶۶ء

کیپٹن محمد رحمان---۶۷_۱۹۶۶ء

کیپٹن محمد الیاس---۶۷_۱۹۶۶ء

لیفٹیننٹ مجیب الرحمان---۶۷_۱۹۶۶ء

لیفٹیننٹ سکندر خان---۶۷_۱۹۶۶ء

لیفٹیننٹ اللہ بخش---۶۷_۱۹۶۶ء

لیفٹیننٹ محمد طفیل---۶۷_۱۹۶۶ء

کیپٹن ریاض نسیم---۶۷_۱۹۶۶ء

لیفٹیننٹ غلام عباس---۶۷_۱۹۶۶ء

کیپٹن آئی آر صدیقی (ریاضی)---جنوری ۱۹۶۴ء

کیپٹن محمد بشیر (انگریزی) ۶۱_۱۹۶۲ء تا جنوری ۱۹۶۴ء

لیفٹیننٹ محمد علی (انگریزی)---مارچ ۱۹۶۴ء

مسٹر فضل حق حیدری (انگریزی) اگست ۱۹۴۲ء---

کیپٹن شہزاد خرم ۶۷_۱۹۶۶ء تا ۷۱_۱۹۷۰ء

مسٹر جاوید اقبال قریشی ۶۷_۱۹۶۶ء

میجر اکرام اللہ ۶۶_۱۹۶۵ء تا جنوری ۱۹۶۸ء

کیپٹن آئی آر صدیقی ۶۶_۱۹۶۵ء تا فروری ۱۹۶۸ء

کیپٹن عبدالرشید (تاریخ)---دسمبر ۱۹۶۸ء

کیپٹن ممتاز علی شاہ---اپریل ۱۹۶۸ء

مسٹر محمد مرزا اپریل ۱۹۶۸ء

سیکنڈ لیفٹیننٹ معظم علی اپریل ۱۹۶۸ء---

مسٹر حکیم مرزا اگست ۱۹۶۸ء

مسٹر افتخار علی شاہ (ڈیمانسٹریٹر فزکس) اگست ۱۹۶۸ء

کیپٹن عبدالنعیم شیخ---دسمبر ۱۹۶۸ء

لیفٹیننٹ اشرف الزمان---دسمبر ۱۹۶۸ء

لیفٹیننٹ شجر حسین---دسمبر ۱۹۶۸ء

سیکنڈ لیفٹیننٹ امتیاز احمد جنوری ۱۹۶۹ء

سیکنڈ لیفٹیننٹ ایس این جعفری جنوری ۱۹۶۹ء

سیکنڈ لیفٹیننٹ بشیر احمد جنوری ۱۹۶۹ء

سیکنڈ لیفٹیننٹ فقیر اختر جعفری فروری ۱۹۶۹ء---

کیپٹن محمد حفیظ (فزکس) ۷۱_۱۹۷۰ء

کیپٹن خیبر زمان (ریاضی) ۷۱_۱۹۷۰ء

لیفٹیننٹ این ٹی جعفری ۷۱_۱۹۷۰ء

لیفٹیننٹ عبدالغفور ۷۱_۱۹۷۰ء---

لیفٹیننٹ منظور احمد (انگریزی)---۷۱_۱۹۷۰ء

میجر ایس معین الدین وانچو---۱۹۷۰ء تا ستمبر ۱۹۷۰ء

کیپٹن وحید الحسن---۷۲_۱۹۷۱ء

کیپٹن محمد معظم (جغرافیہ)---۷۲_۱۹۷۱ء

کیپٹن سلیم اقبال، جنوری ۱۹۶۹ء تا ۷۲_۱۹۷۱ء

سیکنڈ لیفٹیننٹ صادق علی، ۷۱_۱۹۷۰ء تا ۷۲_۱۹۷۱ء

میجر شہزادہ خرم---۷۲_۱۹۷۱ء

لیفٹیننٹ شجر حسین ۔۔۔ ۱۹۶۶-۶۷ء

لیفٹیننٹ بی اے ضیاء (انگریزی) ۔۔۔ ۱۹۶۶-۶۷ء

لیفٹیننٹ اے بی ایم اشرف زمان ۔۔۔ ۱۹۶۶-۶۷ء

کیپٹن محمد حفیظ (فزکس) ۔۔۔ ۱۹۶۶-۶۷ء تا ۱۹۷۰-۷۱ء

کیپٹن عبدالرشید (شہریت) ۔۔۔ ۱۹۶۶-۶۷ء

لیفٹیننٹ خیبر زمان (ریاضی) ۔۔۔ ۱۹۶۶-۶۷ء تا ۱۹۷۰-۷۱ء

کیپٹن وحید الحسن ۔۔۔ ۱۹۷۱-۷۲ء

میجر عبدالمنان ۔۔۔ ۱۹۷۱-۷۲ء

کیپٹن محمد طفیل ۔۔۔ ۱۹۷۱-۷۲ء

کیپٹن فدا محمد ۔۔۔ ۱۹۷۱-۷۲ء

سیکنڈ لیفٹیننٹ محمد نور النبی، ۱۹۷۱ء تا ۱۹۷۲ء

سیکنڈ لیفٹیننٹ عابد حسین (انگریزی) ۔۔۔ ۱۹۷۱-۷۲ء

سیکنڈ لیفٹیننٹ محمد شعیب، ۔۔۔ ۱۹۷۱-۷۲ء

کیپٹن نثار حسین، ۔۔۔ ۱۹۷۱-۷۲ء تا جولائی ۱۹۷۲ء

میجر عبدالرحمان ۔۔۔ اکتوبر ۱۹۷۲ء

مسٹر عزیز الرحمان عزیز (سی جی او)، ۱۹۷۱ء تا فروری ۱۹۷۳ء

میجر ایس ایم الیاس، ۱۹۷۰-۷۱ء تا فروری ۱۹۷۳ء

لیفٹیننٹ اظہر محمود، ۱۹۷۰-۷۱ء

میجر ایم اے منان ۔۔۔ نومبر ۱۹۷۳ء

مسٹر انور احمد چوہدری (سی جی او) ۔۔۔ جنوری ۱۹۷۳ء

میجر میاں محمد بشیر مارچ ۱۹۷۳ء تا جولائی ۱۹۷۴ء

میجر این ایم کے خالد، ۱۹۷۱-۷۲ء تا جون ۱۹۷۴ء

کیپٹن منصور بخت (کوارٹر ماسٹر) مئی ۱۹۷۲ء تا دسمبر ۱۹۷۴ء

میجر نواب دین (فزکس) ۔۔۔ ۱۹۷۰-۷۱ء تا دسمبر ۱۹۷۴ء

کیپٹن ضرغام حیدر نقوی (کیمسٹری) ۔۔۔ ۱۹۷۱-۷۲ء تا دسمبر ۱۹۷۴ء

کیپٹن شعیب احمد (فزکس) ۔۔۔ مارچ ۱۹۷۴ء

مسٹر محمد علی شاہد مئی ۱۹۷۳ء

مسٹر چوہدری صفدر ستار ۔۔۔ مئی ۱۹۷۳ء

کیپٹن محمد علی (انگریزی) دسمبر ۱۹۷۳ء

کیپٹن سلیم اقبال (ریاضی) جنوری ۱۹۷۴ء

میجر محمد بشیر (انگریزی) ۔۔۔ ۱۹۷۱-۷۲ء تا فروری ۱۹۷۴ء

میجر غلام عباس (کیمسٹری) جولائی ۱۹۷۴ء

میجر انور خان انور، ۱۹۷۰-۷۱ء تا ۱۹۷۱-۷۲ء

کیپٹن شیر افضل خان ۔۔۔ ۱۹۷۱-۷۲ء

سیکنڈ لیفٹیننٹ علی حسنین (اکنامکس)، ۱۹۷۰-۷۱ء تا ۱۹۷۱-۷۲ء

میجر غلام عباس (کیمسٹری) اپریل ۱۹۶۸ء تا ۱۹۷۱-۷۲ء

مسٹر محمد مشتاق ۱۹۷۰-۷۱ء تا ۱۹۷۱-۷۲ء

مسٹر محمد اشرف شرف، ۱۹۷۰-۷۱ء تا ۱۹۷۵ء

سیکنڈ لیفٹیننٹ سبطین عباس (بائیالوجی) ۔۔۔ جون ۱۹۷۸ء

سیکنڈ لیفٹیننٹ غلام علی ۔۔۔ جون ۱۹۷۸ء

کیپٹن ولی محمد (انگریزی) مئی ۱۹۷۳ء تا اپریل ۱۹۷۹ء

کیپٹن محمد طاہر (کیمسٹری) ۔۔۔ فروری ۱۹۷۹ء

کیپٹن عبدالغفار ۔۔۔ مئی ۱۹۷۸ء تا اپریل ۱۹۷۹ء

میجر کنور ایم اشرف خان (تاریخ) مئی ۱۹۷۸ء تا اپریل ۱۹۷۹ء

میجر منصور بخت (ریاضی) جون ۱۹۷۸ء تا اپریل ۱۹۷۹ء

کیپٹن رضاء الرحمان (فزکس) جنوری ۱۹۷۵ء تا مئی ۱۹۷۹ء

سیکنڈ لیفٹیننٹ سجاد حسین قریشی اپریل ۱۹۷۸ء

سیکنڈ لیفٹیننٹ شوکت حیات (ریاضی) جون ۱۹۷۸ء

سیکنڈ لیفٹیننٹ احمد امین احسن علوی (بائیالوجی) اکتوبر ۱۹۷۸ء

مسٹر سعید راشد (انگریزی)

میجر رئیس احمد صدیقی (انگریزی) ۔۔۔ اکتوبر ۱۹۷۹ء

لیفٹیننٹ وسیم رضا (کیمسٹری) ستمبر ۱۹۷۹ء

میجر افتخار عالم (فزکس) مارچ ۱۹۷۵ء تا دسمبر ۱۹۷۹ء

کیپٹن جواد صادق (انگریزی) اکتوبر ۱۹۷۹ء تا جنوری ۱۹۸۱ء

میجر منظور احمد ظفر (اردو) ۔۔۔ مارچ ۱۹۸۱ء

لیفٹیننٹ تحسین اختر اپریل ۱۹۸۱ء

لیفٹیننٹ محمد طاہر ملہی اپریل ۱۹۷۹ء تا جون ۱۹۸۱ء

لیفٹینٹ سلطان علی (ریاضی) مئی ۱۹۷۸ء تا جون ۱۹۸۱ء

لیفٹیننٹ سلطان زیب (مطالعہ پاکستان) ستمبر ۱۹۷۹ء تا ستمبر ۱۹۸۱ء

میجر سید محمد الیاس اگست ۱۹۷۹ء تا اکتوبر ۱۹۸۱ء

میجر مطیع الرحمان ستمبر ۱۹۷۸ء تا اکتوبر ۱۹۸۱ء

کیپٹن محمد دین (فزکس) مارچ ۱۹۸۰ء

سیکنڈ لیفٹیننٹ شاہد محمود جنوری ۱۹۸۱ء ۔۔۔

کیپٹن شاہ نواز طور اگست ۱۹۸۱ء تا ستمبر ۱۹۸۲ء

میجر حامد رضا صدیقی (فزکس) اگست ۱۹۷۴ء۔۔۔
میجر خیبر زمان (ریاضی) اگست ۱۹۷۴ء۔۔۔
کیپٹن کمال بیگ (کوارٹر ماسٹر) اکتوبر ۱۹۷۴ء
میجر محمد ذکریا (فزکس) جنوری ۱۹۷۵ء
میجر محمد عارف چوہان۔۔۔اکتوبر ۱۹۷۷ء
کیپٹن محمد رفیق (ریاضی)۔۔۔اپریل ۱۹۷۸ء
کیپٹن شوکت علی رندھاوا جنوری ۱۹۷۵ء تا مئی ۱۹۷۸ء
سیکنڈ لیفٹیننٹ علی محمد خان (ریاضی)۔۔۔جون ۱۹۷۸ء
کیپٹن محمد ممتاز (ریاضی)۔۔۔مارچ ۱۹۸۴ء
کیپٹن محمد اجمعین (اردو) دسمبر ۱۹۸۱ء تا اپریل ۱۹۸۴ء
کیپٹن ممتاز خان (ریاضی) مارچ ۱۹۸۰ء تا اپریل ۱۹۸۴ء
کیپٹن غلام فرید (اردو) نومبر ۱۹۸۱ء تا اپریل ۱۹۸۴ء
لیفٹیننٹ محمد اقبال نومبر ۱۹۸۰ء تا اکتوبر ۱۹۸۲ء
میجر عبدالخالق (فزکس) نومبر ۱۹۷۹ء تا جون ۱۹۸۴ء
لیفٹیننٹ اعجاز حسین۔۔۔جون ۱۹۸۴ء
کیپٹن ماجد حسین (انگریزی)۔۔۔جون ۱۹۸۵ء
کیپٹن تاج محمد (بائیالوجی)۔۔۔جون ۱۹۸۵ء
کیپٹن محمد شعیب قدوس (ریاضی) جون ۱۹۸۴ء تا فروری ۱۹۸۷ء
کیپٹن علی شیر (فزکس) جنوری ۱۹۸۴ء تا ۱۹۸۸ء
کیپٹن تسلیم خان (اسلامیات) جون ۱۹۸۴ء تا ۱۹۷۸ء
کیپٹن عبدالقیوم (ریاضی)۔۔۔۱۹۸۷ء
کیپٹن انعام الرحمان (بائیالوجی) جنوری ۱۹۸۲ء تا ۱۹۸۷ء
کیپٹن ہدایت اللہ (کیمسٹری)۔۔۔۱۹۸۷ء
میجر ایم رئیس احمد صدیقی (انگریزی)۔۔۔۔۱۹۸۶ء
کیپٹن محمد مقبول (کیمسٹری) ۱۹۸۷ء
کیپٹن سبطین عباس (بائیالوجی) ۱۹۸۶ء
کیپٹن محمد ریاض شاہین (اسلامیات) ۱۹۸۶ء
کیپٹن مرزا محمد سلیم (فزکس) ۱۹۸۶ء
کیپٹن مختار احمد (ریاضی) ۱۹۸۷ء
کیپٹن عطا محی الدین ۱۹۸۷ء
کیپٹن وقار الحسن ۱۹۸۷ء
مسٹر عین الدین علوی (اردو)۔۔۔۲۲ فروری ۱۹۸۷ء

پروفیسر عبدالرشید۔۔۔دسمبر ۱۹۸۲ء
کیپٹن ملازم حسین (اردو) دسمبر ۱۹۸۱ء تا دسمبر ۱۹۸۲ء
کیپٹن اشفاق حسین (انگریزی)۔۔۔فروری ۱۹۸۲ء
کیپٹن سلیم اقبال (ریاضی) مئی ۱۹۷۹ء تا مارچ ۱۹۸۳ء
کیپٹن حسن امام (اردو) مئی ۱۹۷۸ء تا اپریل ۱۹۸۳ء
لیفٹیننٹ اسلم خان ڈھولن (اسلامیات) نومبر ۱۹۸۳ء
میجر طاہر احمد۔۔۔مئی ۱۹۸۳ء
کیپٹن تحسین اختر۔۔۔مئی ۱۹۸۳ء
کیپٹن مقصود احمد (مطالعہ پاکستان) نومبر ۱۹۸۸ء
میجر سرفراز حسین (انگریزی۔۔۔
میجر نذر حسین اسلام (انگریزی۔۔۔
میجر سید جواد علی شاہ (انگریزی ۱۹۸۷ء
میجر احسان اللہ خان (کیمسٹری) ۱۹۸۷ء
میجر راجہ محمد یاسین (انگریزی) جون ۱۹۸۹ء۔۔۔
میجر محمد سرور خان (اردو) نومبر ۱۹۸۸ء
میجر احمد امین احسن علوی (بائیالوجی) ۱۹۸۷ء۔۔۔
میجر محمود احمد اظہر۔۔۔
میجر حفیظ الرحمان۔۔۔
کیپٹن مفتاح الحق (اردو)۔۔۔
کیپٹن تصویر حسین شاہ۔۔۔
کیپٹن فرخ محمود (مطالعہ پاکستان)۔۔۔
میجر حافظ غلام قادری (اسلامیات) اپریل ۱۹۸۸ء
کیپٹن محمد منیر (انگریزی) اپریل ۱۹۸۸ء
کیپٹن وقار انور۔۔۔
کیپٹن ساجد فاروق۔۔۔
کیپٹن محمد سلیم (ریاضی)۔۔۔
لیفٹیننٹ کرنل اے ایس پی قریشی۔۔۔
میجر سبطین عباس (بائیالوجی)۔۔۔
کیپٹن کلیم الدین (اردو) مارچ ۱۹۸۸ء
کیپٹن شبیر احمد۔۔۔
کیپٹن عبدالرشید (کیمسٹری)۔۔۔
کیپٹن جاوید اسلم (فزکس)۔۔۔

کیپٹن ایم اصغر بابر فاروقی (ریاضی)۔۔۔
میجر محمد رفیع بٹ (انگریزی)۔۔۔۱۹۸۸ء
میجر صہیب احمد (نفسیات) اکتوبر۱۹۸۴ء تا۱۹۸۸ء
کیپٹن شبیر حسین خان (مطالعہ پاکستان) فروری۱۹۸۴ء تا۱۹۸۸ء
کیپٹن محمد سالار (کیمسٹری)۔۔۔۱۹۸۸ء
میجر حفیظ الرحمان (اسلامیات) اکتوبر۱۹۹۱ء
میجر محمد رشید (فزکس)۔۔۔
میجر تاج محمد (بائیالوجی) اگست ۱۹۸۹ء۔۔۔
میجر رحمت علی (اسلامیات)۔۔۔
میجر ظفر اقبال (ریاضی)۔۔۔
کیپٹن ریاض احمد انجم (اردو) مارچ ۱۹۸۴ء تا مارچ ۱۹۸۹ء
کیپٹن محمد جمیل......اگست ۱۹۸۹ء
کیپٹن مفتاح الحق (اردو) نومبر ۱۹۸۸ء
کیپٹن محمد اسلم (اسلامیات) مارچ ۱۹۸۸ء
کیپٹن محمد اقبال خان (فزکس) مارچ ۱۹۸۴ء تا فروری ۱۹۸۹ء
کیپٹن ارشد علی ۔ مارچ ۱۹۸۹ء
کیپٹن محمد اقبال منور (فزکس) ۔۔اپریل ۱۹۸۹ء
کیپٹن قاضی سیف اللہ (کیمسٹری) جون ۱۹۸۵ء تا جنوری ۱۹۸۹ء
کیپٹن فقیر تاج (کیمسٹری) ۱۹۸۷ء تا اگست ۱۹۸۹ء
کیپٹن ایس وقار الحسن (ریاضی) اپریل ۱۹۸۹ء
مسٹر نسیم اختر بھٹی، سی جی او، انگریزی جون ۱۹۸۴ء تا مارچ ۱۹۸۹ء
لیفٹیننٹ کرنل رضاء الرحمٰن (فزکس) دسمبر ۱۹۸۸ء
میجر سید امداد علی (ریاضی) ۱۹۸۷ء تا ۱۹۹۳ء
میجر محمد خالد خان (انگریزی) مارچ ۱۹۹۲ء
میجر ضیاء الدین (ریاضی)
میجر حافظ رضاء المصطفیٰ (انگریزی) اپریل ۱۹۸۸ء
لیفٹیننٹ کرنل صفدر علی شاہ (انگریزی) اکتوبر ۱۹۸۸ء
لیفٹیننٹ کرنل علی اکبر شاہ (فزکس) مارچ ۱۹۹۰ء
میجر منظور احمد ظفر (اردو) ستمبر ۱۹۹۱ء (بعد میں لیفٹیننٹ کرنل)
میجر ڈاکٹر عبدالواحد (اردو) ستمبر ۱۹۹۰ء (بعد میں لیفٹیننٹ کرنل)
میجر خالد انور مسعود (فزکس) اپریل ۱۹۹۱ء
میجر ملازم حسین (اردو) جنوری ۱۹۹۵ء

کیپٹن تاج محمد خان۔۔۔
کیپٹن راحیل اشرف
لیفٹیننٹ کرنل سلیم اقبال اپریل ۱۹۹۸ء
میجر محمد دین (فزکس) فروری ۱۹۹۸ء تا دسمبر ۱۹۸۳ء
کیپٹن عدنان سلیم۔۔۔
کیپٹن غلام مرتضیٰ رند (ریاضی) اپریل ۱۹۸۹ء
میجر سلیم راحت ۱۹۸۷ء تا مارچ ۱۹۸۹ء
میجر محمد بشیر (انگریزی) ۱۹۸۶ء تا اپریل ۱۹۸۹و
میجر سلطان علی (ریاضی) فروری ۱۹۸۴ء تا اپریل ۱۹۸۹ء
میجر جاوید اقبال نعیمی (بائیالوجی) جون ۱۹۸۵ء تا ستمبر ۱۹۸۹ء
میجر نور سلطان (مطالعہ پاکستان) جون ۱۹۹۳ء......
میجر طالب حسین مسعود (ریاضی دسمبر ۱۹۸۹ء......
میجر محمد حیات سگو (ریاضی) اکتوبر ۱۹۹۱ء
میجر علی نقی نقوی (اردو) مئی ۱۹۹۲ء......
میجر محمد خادم (اسلامیات) مئی ۱۹۹۳ء
میجر محمد سالار (کیمسٹری) ستمبر ۱۹۸۹ء
میجر عاشق حسین (اردو) اگست ۱۹۹۲ء
میجر پرویز اختر راجہ (انگریزی) اگست ۱۹۹۲ء
میجر انعام الرحمٰن (بائیالوجی) دسمبر ۱۹۹۱ء
میجر محمد سلیم خان (بائیالوجی) دسمبر ۱۹۹۱ء
میجر محمد اشرف (ریاضی) اگست ۱۹۹۳ء
میجر محمد اسلم (ریاضی) اگست ۱۹۹۳ء
میجر محمد اکرام (کیمسٹری) جون ۱۹۹۳ء
پروفیسر محمد مشتاق (اردو) مئی ۱۹۷۲ء
پروفیسر طارق محمود چوہدری (ریاضی) اپریل ۱۹۷۳ء
پروفیسر مرزا عبداللطیف (فائن آرٹس، اردو) مئی ۱۹۷۵ء
کیپٹن عطاءالدین (فزکس) ستمبر ۱۹۹۲ء
کیپٹن نصیر احمد ستی (فزکس) اگست ۱۹۹۱ء
کیپٹن الطاف حسین (کیمسٹری) مارچ ۱۹۸۹ء
کیپٹن محمد لطیف (کیمسٹری) ستمبر ۱۹۹۲ء
کیپٹن اعظم شہباز (انگریزی) اکتوبر ۱۹۹۲ء
کیپٹن محمد آصف اقبال (فزکس) اپریل ۱۹۹۲ء

میجر سلطان علی (ریاضی) ۱۹۹۰ء
میجر یوبرک مارون کارنیلیئس (نفسیات) مارچ ۱۹۸۸ء
میجر جاوید اقبال نعیمی (بائیالوجی) اکتوبر ۱۹۹۱ء
میجر وسیم رضا خان (کیمسٹری) اگست ۱۹۹۲ء
میجر محمد ارشاد (انگریزی) اکتوبر ۱۹۹۲ء
میجر محمد شعیب قدوس (ریاضی) فروری ۱۹۹۴ء
میجر زاہد اقبال (کیمسٹری) جنوری ۱۹۸۹ء
میجر سید مظفر علی (اسلامیات) جنوری ۱۹۹۳ء

کیپٹن خالد محمود (کیمسٹری) اگست ۱۹۹۰ء
کیپٹن مہتاب احمد (مطالعہ پاکستان) فروری ۱۹۹۲ء تا فروری ۱۹۹۵ء
کیپٹن محمد حنیف (فزکس) نومبر ۱۹۹۳ء
کیپٹن رب نواز (انگریزی) اپریل ۱۹۹۳ء تا ۱۹۹۴ء
کیپٹن عبدالرزاق (ریاضی) اپریل ۱۹۹۳ء
ڈیمانسٹریٹر مسٹر محمد لطیف عباسی (کیمسٹری)
ڈیمانسٹریٹر مسٹر عبدالرحمان (فزکس)
ڈیمانسٹریٹر محمد ارشد سلیم (بائیالوجی)

کمانڈانٹس

کیپٹن ڈبلیو ایل کلارک، کیپٹن ایچ ایچ کلارک، میجر ڈبلیو بی سلیبی، لیفٹیننٹ کرنل ٹی ایچ ایل اسٹینگ، میجر اورنگ زیب خان، لیفٹیننٹ کرنل ایس ایف ایچ زیدی، لیفٹیننٹ کرنل سلطان سکندر، لیفٹیننٹ کرنل ایچ ایل ایڈورڈ، لیفٹیننٹ کرنل محمد رفیق، لیفٹیننٹ کرنل محمد سردار خان، لیفٹیننٹ کرنل مرتضیٰ حسین، لیفٹیننٹ کرنل پرویز سکندر، لیفٹیننٹ کرنل ایس اے قریشی، میجر محمد ظہور الحق، کرنل این ڈی احمد، لیفٹیننٹ کرنل اکرام امین، کرنل محمد ظہور الحق، کرنل محمد اکرام امین، کرنل محمد سعید کھوکھر، بریگیڈیئر عبدالستار، بریگیڈیئر عنایت الرحمان صدیقی، بریگیڈیئر عثمان شاہ ستارۂ امتیاز (ملٹری)، بریگیڈیئر ڈاکٹر نور الحق، بریگیڈیئر مقصود الحسن تمغۂ امتیاز (ملٹری)۔

امتحانی نتائج

کسی ادارہ کی تعلیمی کارکردگی صرف امتحانی نتائج تک محدود نہیں ہوتی، پھر بھی ایک بہت واضح اور ٹھوس معیار امتحانی نتائج ہی ہوتے ہیں۔ اس لئے ۱۹۸۹ء سے ۱۹۹۳ء کے زیر تبصرہ نتائج ایک ایسے شاندار ریکارڈ کی حیثیت رکھتے ہیں، جن پر جتنا بھی فخر کیا جائے کم ہے۔

میٹرک اور انٹرمیڈیٹ کے امتحانوں کے لئے کالج راولپنڈی بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن سے منسلک ہے۔ ۱۹۸۹ء سے ۱۹۹۳ء تک کے عرصے میں کالج کے امتحانی نتائج کی سلسلہ وار تفصیل یہ ہے:

۱۹۸۸-۸۹ء

میٹرک کے نتائج

بورڈ کی ۱۰ پوزیشنوں میں سے ۵ کالج کے حصے میں آئیں۔ امتحان میں کل ۲۷ طلباء نے شرکت کی۔ ۲۷ ہی پاس ہوئے۔ نتیجہ سو فیصد رہا۔ ۱۵۴ اے ون گریڈ اور ۱۱۸ اے گریڈ حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے۔ ۴۹۲۵ عمر صدیق چوہدری نے بورڈ میں پہلی پوزیشن لی۔ ۸۵۰ میں سے ۷۸۱ نمبر حاصل کئے۔

جنرل مرزا اسلم بیگ چیف آف آرمی سٹاف کا خط

جنرل مرزا اسلم بیگ کا خط کمانڈانٹ کے نام موصول ہوا جو ۸۹-۱۹۸۸ء کے میگزین کی زینت ہے۔ اسکا ایک حصہ درج ہے۔

" It has given me immense pleasure to learn about the excellent results produced by the Matriculation class of Military College Jhelum. It is particularly gratifying that cadet Omer Siddique Chaudhry has topped in the Board scoring 781/850 marks and out of 9 top positions in the Board, as many as 5 have been secured by the Military College. It is no less heartening that, barring one cadet who has been placed in B grade, all other have earned A-I grade"

انٹرمیڈیٹ کے نتائج

بورڈ کے سالانہ امتحان ۱۹۸۹ء میں ۳۸ طلباء شریک ہوئے۔ سب ہی پاس ہوئے۔ نتیجہ سو فیصد رہا۔ اے ون گریڈ میں ایک پاس ہوا۔ جبکہ بی گریڈ میں ۱۹ کامیاب ہوئے۔ ۸ سی گریڈ میں اور ایک ڈی گریڈ میں شمار کیا گیا۔ ۵۱۲۱ فیصل صدیق نے انٹرمیڈیٹ میں، بورڈ میں چوتھی پوزیشن حاصل کی۔

۱۹۸۹-۹۰ء

میٹرک کے نتائج

میٹرک کے امتحان میں ۱۹۶ امیدوار شامل ہوئے جو سب کے سب پاس ہوگئے۔ نتیجہ سو فیصد رہا۔ اے ون گریڈ میں ۲۸ کیڈٹس کامیاب ہوئے۔ جبکہ ۱۶۲ اے گریڈ میں شمار ہوئے۔ صرف چھ کیڈٹس بی گریڈ حاصل کر سکے۔

انٹرمیڈیٹ کے نتائج

۴۸ کیڈٹس امتحان میں شریک ہوئے۔ ۴۷ پاس ہوئے۔ نتیجہ ۹۷،۹۲ فیصد رہا۔ اے گریڈ میں ۷ اور بی گریڈ میں ۲۵ لڑکے پاس ہوئے۔ ۱۵ نے سی گریڈ حاصل کیا جبکہ ایک کیڈٹ کی کمپارٹمنٹ آئی۔

۱۹۹۰-۹۱ء

میٹرک کے نتائج

راولپنڈی بورڈ کے امتحانات اس سال جنوری فروری ۱۹۹۱ء میں ہوئے۔ میٹرک میں اس سال ۱۰۳ امیدوار شریک ہوئے۔ جو سب کے سب پاس ہوئے۔ نتیجہ سو فیصد رہا۔ اے ون گریڈ میں ۵۷ لڑکے شمار ہوئے۔ اے گریڈ میں ۴۰، بی میں ۱۱، ۵ سی میں اور ڈی گریڈ میں ایک لڑکا شمار کیا گیا۔ دہم میں فرحت نعیم، افضال احمد اور عمران صدیق ٹاپ پوزیشن کے حامل رہے۔

انٹرمیڈیٹ کے نتائج

انٹرمیڈیٹ پارٹ ون کے امتحان میں ۸۷ کیڈٹس شریک ہوئے۔ ۷۲ پاس ہوئے۔ نتیجہ ۹۲.۳ فیصد رہا۔ ایک کیڈٹ اے ون گریڈ میں اور ۲۳ اے گریڈ میں شمار ہوئے۔ ۳۴ بی میں اور ۱۴ سی میں شمار کئے گئے۔ ۵ طلباء ناکام رہے۔

انٹرمیڈیٹ پارٹ ٹو کے امتحان میں ۴۹ کیڈٹس شریک ہوئے۔ جن میں ۴۶ پاس ہوئے۔ نتیجہ ۹۳.۸۷ فیصد رہا۔ ۱۹ اے گریڈ میں، ۲۴ بی گریڈ میں، ۱۲ سی اور ایک ڈی گریڈ میں پاس ہوئے۔ ۳ کیڈٹ کامیاب نہیں ہو سکے۔ بارہویں کے کمال انور، احسن وقاص اور عرفان خان نے ٹاپ پوزیشن حاصل کی۔ گیارہویں میں نسیم عباس، احمد نواز اور اسد رضوان نے پوزیشن حاصل کی۔

۱۹۹۱-۹۲ء

میٹرک کے نتائج

۱۹۹۲ء میں کل امیدوار ۹۵ تھے۔ نتیجہ سو فیصد رہا۔ ۵۳ کیڈٹس اے ون گریڈ میں اور ۳۷ اے گریڈ میں پاس ہوئے۔ ۵ بی گریڈ میں کامیاب ہوئے۔ حماد تنویر بٹ کو کالج میں ٹاپ کرنے کی بنا پر اختر احسن گولڈ میڈل ملا۔

انٹرمیڈیٹ

۱۹۹۲ء میں ۷۶ کیڈٹس امتحان میں شریک ہوئے۔ ۷۵ پاس ہوئے۔ نتیجہ ۹۸.۶۸ فیصد رہا۔ گریڈ اے میں ۳۳ گریڈ بی میں ۳۵ اور گریڈ سی میں ۷ کیڈٹ پاس ہوئے۔ احمد نواز کو کالج میں ٹاپ کرنے پر چیف آف آرمی سٹاف گولڈ میڈل ملا۔ چیئرمین چیفس آف سٹاف کمیٹی گولڈ میڈل احمد شبیر جنجوعہ نے حاصل کیا۔

۱۹۹۱ء میں کمان کی تبدیلی

اکتوبر ۱۹۹۱ء میں کالج کی کمان کا چارج لیتے ہی نئے کمانڈانٹ بریگیڈیئر مقصود الحسن نے اپنے پیشرو بریگیڈیئر نور الحق کی امتحانی پالیسی کو مزید آگے بڑھایا اور تعلیمی معیار (Academic Excellence) کو ہدف بنا کر کالج میں Acadamic Excellence کے حصول کا جو ماحول (Environment) پیدا کیا اسکے مثبت نتائج بورڈ کے امتحانات میں ظاہر ہوئے، جو اوپر درج کئے گئے ہیں۔ کوالٹی کے لحاظ سے یہ تاریخ ساز All time best results تھے۔ ان کے حصول کے لئے کمانڈانٹ نے جو خصوصی اقدامات کئے تھے اور جو منصوبہ بندی کی تھی وہ بالآخر کامیاب ہوئی اور کالج نے تعلیمی کارکردگی کا ایک ایسا معیار قائم کیا جس پر جتنا بھی فخر کیا جائے کم ہے۔ بعد میں کالج کے سالانہ جلسۂ تقسیم انعامات منعقدہ ۲۴ نومبر ۱۹۹۳ء کے موقع پر چیف آف آرمی سٹاف جنرل عبدالوحید نے ان نتائج پر کالج کو مبارک باد دی اور توقع ظاہر کی کہ خوب سے خوب تر معیارات کے حصول کے لئے کالج اپنی جدوجہد جاری رکھے گا۔

تو رہ نورد شوق ہے منزل نہ کر قبول

۱۹۹۳-۹۴ء

بورڈ کے امتحان میں کالج نے نمایاں کارکردگی دکھائی۔ میٹرک ۱۹۹۳ء کے امتحان میں پہلی ۲۰ پوزیشنوں میں نویں، دسویں، بارہویں، پندرہویں اور اٹھارویں پوزیشنیں کالج کے کیڈٹس نے حاصل کیں۔ انٹرمیڈیٹ ۱۹۹۳ء کے بورڈ کے امتحان میں بھی کیڈٹس کی کارکردگی قابل تعریف رہی۔ اور راولپنڈی بورڈ میں یہ بہترین نتیجہ

شمار کیا گیا۔ بورڈ سے منسلک ۸۰ کالج ہیں۔ ان میں کئی نہایت اعلیٰ درجہ کے کالج ہیں۔ جن کے ساتھ ملٹری کالج کا مقابلہ تھا۔ اولین ۲۰ پوزیشنوں میں سے پانچویں، دسویں، گیارہویں، پندرہویں، اٹھارہویں اور بیسویں پوزیشنیں حاصل کیں ملٹری کالج کے کیڈٹس نے حاصل۔ ملٹری کالج کی تاریخ میں یہ ایف ایس سی کا سب سے زیادہ شاندار نتیجہ سمجھا گیا اور راولپنڈی کے بورڈ کے تمام کالجوں میں واحد کالج تھا جسکا نتیجہ سو فیصد رہا۔ نتائج کی تفصیل یہ ہے۔

میٹرک ۱۹۹۳ء

۹۰ امیدوارں نے شرکت کی۔ ۹۰ ہی پاس ہوئے۔ نتیجہ سو فیصدی رہا۔ ۷۲ نے اے ون گریڈ حاصل کیا۔ جبکہ ۱۸ نے اے گریڈ لیا۔ کم سے کم نمبر ۶۲۲ آئے اور زیادہ سے زیادہ نمبر ۷۶۶ آئے۔ فرخ عدنان اور مسعود اختر ملک کالج میں ٹاپ پر رہے۔

انٹرمیڈیٹ ۱۹۹۳ء

۶۰ امیدواروں نے شرکت کی۔ ۶۰ ہی پاس ہوئے۔ نتیجہ سو فیصد رہا۔ ۳ نے اے ون گریڈ حاصل کیا۔ ۴۱ نے اے گریڈ لیا۔ ۱۳ بی گریڈ میں شمار ہوئے اور ۳ سی گریڈ میں شامل کیے گئے۔ کم سے کم نمبر ۶۱۶ حاصل کیے گئے اور کیڈٹ انور احمد ملک ۹۱۱ نمبر حاصل کر کے کالج میں ٹاپ پر رہے۔

۹۴-۱۹۹۳ء

نوٹ: ۹۴-۱۹۹۳ء کے نتائج جس کالج میگزین سے لئے گئے ہیں، اس پر ۹۵-۱۹۹۴ء لکھا ہوا ہے۔

اس سال بھی میٹرک اور انٹرمیڈیٹ کے نتائج بہتر رہے۔ میٹرک میں پہلی ۲۰ پوزیشنوں میں سے کالج نے تیسری، ساتویں، آٹھویں، نویں، ستارہویں اور بیسویں پوزیشنیں حاصل کیں۔ راولپنڈی بورڈ کے تمام کالجوں میں یہ بہترین نتیجہ قرار دیا گیا۔ انٹرمیڈیٹ کا نتیجہ بھی بہت خوش کن اور حوصلہ افزا رہا۔ راولپنڈی بورڈ سے ۸۸ کالج وابستہ ہیں۔ صرف تین کالج سو فیصدی نتائج دکھا سکے اور انہیں سے ایک ملٹری کالج بھی تھا۔ کیڈٹ عماد تنویر بٹ نے ۹۳۳ نمبر لئے اور بورڈ کے پری انجینئرنگ گروپ میں تیسری پوزیشن لی۔ بقیہ تفصیل ذیل میں دی جا رہی ہے۔

کل ۹۸ طلباء شریک امتحان ہوئے۔ ۹۸ ہی پاس ہوئے۔ نتیجہ سو فیصد رہا۔ ۹۳ اے ون گریڈ میں رہے جبکہ ۵ نے اے گریڈ حاصل کیا۔ رضوان شریف ۸۷۷ نمبر حاصل کر کے کالج میں ٹاپ پر رہے۔ کم سے کم نمبر ۶۵۷ حاصل کیے گئے۔

امتحان انٹرمیڈیٹ ۱۹۹۴ء

کل ۸۷ طلباء شریک امتحان ہوئے۔ ۸۷ ہی پاس ہوئے۔ نتیجہ سو فیصد رہا۔ ایک کیڈٹ نے اے ون گریڈ لیا۔ ۲۸ نے اے گریڈ، ۳۹ نے بی گریڈ، اٹھارہ نے سی گریڈ اور ایک نے ڈی گریڈ لیا۔ حماد تنویر بٹ ۹۹۳ نمبر حاصل کر کے کالج میں اوّل آئے۔ کم سے کم نمبر ۵۲۴ حاصل کیے گئے۔

۹۵-۱۹۹۴ء

میٹرک ۱۹۹۵ء میں کل ۱۰۳ کیڈٹس امتحان میں شامل ہوئے۔ ۱۰۳ ہی پاس ہوئے۔ نتیجہ ۱۰۰ فیصد رہا۔ ۶۲ اا اے ون گریڈ میں رہے۔ ۳۷ اے گریڈ میں پاس ہوئے۔ ۵ نے بی گریڈ لیا۔ زیادہ سے زیادہ نمبر ۷۶۱ اور کم سے کم نمبر ۵۵۷۔ عمر احمد نمایاں رہے۔

انٹرمیڈیٹ ۱۹۹۵ء میں ۷۱ امیدوار شامل ہوئے۔ ۷۱ ہی پاس ہوئے۔ نتیجہ ۱۰۰ فیصد رہا۔ ۱۰ اے ون گریڈ میں پاس ہوئے۔ ۴۸ اے گریڈ میں کامیاب ہوئے۔ ۱۲ بی گریڈ میں اور ایک سی گریڈ میں آیا۔ زیادہ سے زیادہ نمبر ۹۱۳ لئے گئے۔ فواد علی اس سال نمایاں رہے۔

اعزازات

امتحان میٹرک میں اوّل رضوان شریف، اختر احسن گولڈ میڈل

انٹرمیڈٹ میں اوّل حماد تنویر بٹ، چیف آف آرمی سٹاف گولڈ میڈل

آل راؤنڈ بیسٹ کیڈٹس سردار محمد طارق، چیئرمین جوائنٹ چیف آف سٹاف کمیٹی گولڈ میڈل

امتیازات (تعلیمی)

چیئرمین جائنٹ چیفس آف سٹاف کمیٹی گولڈ میڈل (آل راؤنڈ بیسٹ کیڈٹ) سردار طارق خان

چیف آف آرمی سٹاف گولڈ میڈل (ایف ایس سی پری انجینئرنگ میں پہلی پوزیشن) حماد تنویر بٹ، دوسری پوزیشن جاوید اقبال (ایف ایس سی پری انجینئرنگ میں چیف آف آرمی سٹاف گولڈ میڈل (ایف ایس سی پری انجینئرنگ میں تیسری پوزیشن) محمد تنویر، اختر احسن گولڈ میڈل اور قائداعظم سکالرشپ (میٹرک میں پہلی پوزیشن) رضوان شریف، قائداعظم سکالرشپ (میٹرک میں دوسری پوزیشن) عثمان شاہ۔ قائداعظم سکالرشپ (میٹرک میں تیسری پوزیشن) نوید مسعود، تمغۂ قابلیت اور قائداعظم سکالرشپ فرخ عدنان ۔ تمغۂ قابلیت اور قائداعظم سکالرشپ مسعود اختر، تمغۂ قابلیت اور قائداعظم سکالرشپ فواد علی۔ قائداعظم سکالرشپ تیمور یونس، قائداعظم سکالرشپ عامر حیات۔

ہاؤس رپورٹس

اورنگزیب ہاؤس

۹۰-۱۹۸۸ء

ماٹو: Truthfulness

ہاؤس ماسٹر: میجر محمد بشیر

سٹاف: میجر سلطان علی، میجر حافظ غلام قادری، کیپٹن جاوید اقبال نعیمی، کیپٹن اقبال منور، کیپٹن قاضی سیف اللہ۔

کیڈٹ عہدیدار

ہاؤس پریفیکٹ خاور وسیم، اسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ جہانزیب اصغر، میس سیکرٹری خرم نواز۔

مندرجہ ذیل نے کالج کلرز حاصل کئے:

نعمان کیانی سوئمنگ، آصف نسیم باسکٹ بال، خرم نواز ہاکی، طلعت پرویز باکسنگ۔

مندرجہ ذیل انٹر ہاؤس میں اوّل قرار پائے:

آفتاب رمیض اقبالیات اوّل، عاطف مشتاق انگریزی مباحثہ اوّل، ایم ظفر اقبال اردو مباحثہ اوّل۔

ہاؤس پوزیشن مندرجہ ذیل ہے:

انگریزی مباحثہ اوّل، انگریزی ڈیکلے میشن اوّل، جنرل نالج اوّل، اردو مباحثہ دوم، اردو ڈیکلے میشن دوم، سوئمنگ دوم، باسکٹ بال دوم، ہاکی دوم، باکسنگ دوم، اتھلیٹکس دوم، فٹ بال سوم، ڈرل سوم، کراس کنٹری اوّل، فزیکل ایفی شنسی ٹیسٹ اوّل۔

۹۰-۱۹۸۹ء

ہاؤس ماسٹر: میجر رضاء الرحمان

ہاؤس سٹاف: میجر تاج محمد، میجر حافظ غلام قادری، کیپٹن محمد منیر، کیپٹن فرخ محمود، میجر محمد اسلم، کیپٹن محمد اصغر، کیپٹن جاوید نعیمی۔

کیڈٹ عہدیدار:

ہاؤس پریفیکٹ شاہد پرویز اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ کامران احمد، میس سیکرٹری افتخار احمد، اسپورٹس سیکرٹری محمد انور، پریذیڈنٹ مباحثہ آفتاب رمیض۔

مندرجہ ذیل نے کالج کلرز لئے:

عدنان سیکنڈ ائیر اتھلیٹکس، اسد ضیاء دہم اتھلیٹکس، کامران احمد فرسٹ ائیر فٹ بال، نجیب اللہ دہم فٹ بال، طارق راؤ سیکنڈ ائیر باکسنگ، ذیشان فیروز سیکنڈ ائیر باکسنگ، کامران اسلم دہم جمناسٹک۔

مندرجہ ذیل کیڈٹ انٹر ہاؤس مقابلوں میں سرخرو ہوئے۔

کیڈٹ آفتاب رمیض انٹر ہاؤس اردو مباحثہ اوّل، کیڈٹ شاہد پرویز اردو مضمون نگاری اوّل، کیڈٹ اطہر حسین جنرل نالج اوّل۔

۱۹۹۰-۹۱ء

ہاؤس ماسٹر: میجر رضاء الرحمان

سٹاف: میجر علی اکبر شاہ، میجر سید امداد علی کاظمی، میجر یوبرک مارون کارنیلیئس، میجر تاج محمد میمن، میجر سالار خان۔

کیڈٹ عہدیدار:

ہاؤس پریفیکٹ کلیم اشرف، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ عمران نذیر، اسپورٹس سیکرٹری رشید محمود ملک، میس سیکرٹری کیپٹن جنید اکبر، صدر مجلس مباحثہ صارم بن فخر، سیکرٹری مجلس مباحثہ کمال انور چوہدری۔

ہاؤس کی کارکردگی کا نقشہ:

انگلش مباحثہ سوم، اردو مباحثہ سوم، انگریزی ڈیکلے میشن اوّل، اردو ڈیکلے میشن اوّل، اقبالیات اوّل، ہم نصابی سرگرمیاں دوم، کمال انور چوہدری سیکنڈ ائیر نے کالج میں ایف ایس سی میں ۱۹۹۱ء کے امتحان میں ٹاپ کیا۔ عمران صدیق دہم نے میٹرک میں بورڈ کی تیسری پوزیشن حاصل کی۔ آفتاب رمیض نے ہم جہتی حسن کارکردگی کا ٹائٹل جیتا اور چیئرمین جائنٹ چیفس آف سٹاف کمیٹی گولڈ میڈل کا حقدار قرار پایا۔

۱۹۹۱-۹۲ء

ہاؤس ماسٹر: میجر علی اکبر شاہ

سٹاف: میجر یوبرک مارون کارنیلیئس، میجر طالب حسین مسعود، میجر حفیظ الرحمان، کیپٹن الطاف حسین میجر سلیم خان۔

کیڈٹ عہدیدار:

ہاؤس پریفیکٹ عمران صدیق، اسسٹنٹ ہاؤس پیریفکٹ طاہر فاروق، میس سیکرٹری ندیم رسول، اسپورٹس سیکرٹری کیڈٹ محمد اقبال، کیڈٹ نسیم سواتی کالج اسپورٹس سیکرٹری منتخب کئے گئے۔

۱۹۹۲ء میں ہاؤس چیمپئن قرار دیا گیا۔ ناصر نشان، فیصل حسین، آصف جہانگیر، یاسر رفیق، سہیل اکبر، وسیم اعظم، کاشف، عارف، عدنان اور اسد خان کی کارکردگی نمایاں رہی۔ ان کی وجہ سے ہاؤس کو چیمپئن قرار دیا گیا۔ انہوں نے مباحثہ، ڈیکلے میشن، اقبالیات، پاکستانیات اور جنرل نالج میں کامیابی حاصل کی، اسپورٹس میں کیڈٹ ذیشان نے بالادستی حاصل کی۔ وہ سال کا بہترین تیراک قرار دیا گیا۔

۱۹۹۲-۹۳ء

ہاؤس ماسٹر، میجر طالب حسین مسعود، میجر سلیم خان، میجر خادم حسین، کیپٹن الطاف حسین۔

کیڈٹ عہدیدار: ہاؤس پریفیکٹ کیڈٹ شیراز خادم، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ کیڈٹ تیمن رضا میس سیکرٹری کیڈٹ بلال احمد۔

کالج کے عہدیدار: کالج اسپورٹس سیکرٹری کیڈٹ وسیم اعظم

انگریزی مباحثہ، اردو ایکسٹمپر ے اور کراس کنٹری میں ہاؤس رنراپ رہا۔ کیڈٹ نوید مسعود اکیڈیمک میں نمایاں رہا۔ کیڈٹ طاہر افسر باسکٹ بال میں، کیڈٹ ذی شان سوئمنگ میں، کیڈٹ بلال ہاکی میں اور کیڈٹ وسیم بھی ہاکی میں نمایاں کارکردگی کے حامل رہے اور کالج کلر کے حقدار قرار پائے۔ مختلف ٹیموں کے کیپٹن اس ہاؤس سے لئے گئے۔ کیڈٹ بلال ہاکی کے لئے، کیڈٹ طاہر افسر باسکٹ بال کے لئے اور کیڈٹ ناصر محمود فٹ بال کے لئے کیپٹن بنائے گئے۔

کیڈٹ وسیم اور کیڈٹ اسد خان نے اردو ڈیکلے میشن میں پہلی پوزیشن لی۔ کیڈٹ منوچہر، اعوان اور کیڈٹ عمر فاروق پاکستانیات اور اقبالیات کے تقریری

مقابلے میں اوّل قرار پائے۔ چیمپئن ٹرافی میں ہاؤس تیسرے درجے پر رہا۔

۹۴-۱۹۹۳ء

ماٹو: Truthfulness

ہاؤس ماسٹر: میجر ملازم حسین

ہاؤس سٹاف: میجر سبطین عباس، میجر محمد ارشاد، میجر طالب حسین مسعود، میجر محمد اکرام، میجر سید عبدالوحید۔

کیڈٹس عہدیدار: محمد اسد خان ہاؤس پریفیکٹ، فرخ عدنان اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ، کاشف طیفور میس سیکرٹری، غیور علی ہمدانی اسپورٹس سیکرٹری، عامر مشتاق پریذیڈنٹ لٹریری سوسائٹی برائے کالج۔

چھٹیوں کے بعد نئے ہاؤس ماسٹر مقرر ہوئے۔ فرخ عدنان، نوید مسعود، خالد محمود، افضال احمد، عمران احمد اکیڈیمک میں بہترین قرار پائے۔

ہم نصابی سرگرمیوں میں انگریزی ڈیکلے میشن کی ٹرافی ملی۔ اردو میں ایکسٹمپر ے کی ٹرافی ملی۔ عامر مشتاق، عامر شہزاد، عامر فاروق، فرخ عدنان، اسد خان، افضال احمد اس میں نمایاں کارکردگی کے حامل رہے۔ کیڈٹ اسد کو آل پاکستان انٹر کالجیٹ بائی لنگوئیل ڈیکلے میشن کانٹیسٹ کے لئے منتخب کیا گیا۔

سپورٹس میں ہاؤس کچھ خوش قسمت ثابت نہ ہوسکا اور صرف سوئمنگ ٹرافی حاصل کرسکا۔ تاہم انفرادی طور پر اسد خان نے ہاکی میں کالج بلو لیا۔ غیور علی ہمدانی نے فٹ بال اور جمناسٹک میں کالج کلر حاصل کیا۔ انٹر ہاؤس چیمپئن شیلڈ کے لئے ہاؤس تیسرے نمبر پر رہا۔

ٹیپو سلطان ہاؤس

۸۹-۱۹۸۸ء

ماٹو: Duty First

ہاؤس ماسٹر: میجر سبطین عباس

سٹاف: میجر امداد حسین کاظمی، کیپٹن فقیر تاج، کیپٹن مقصود احمد، کیپٹن ارشد علی، کیپٹن سلیم، مسٹر نسیم بھٹی۔

کیڈٹ عہدیدار: ہاؤس پریفیکٹ عمر مجید، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ جلیل آصف، میس سیکرٹری نثار احمد، اسپورٹس سیکرٹری فاروق کیانی۔

ہاؤس نے باسکٹ بال اور ڈرل میں پہلی پوزیشن حاصل کی اور شوٹنگ میں رنراپ رہا۔ فٹ بال اور اکیڈیمک میں انفرادی کامیابیاں حاصل کیں۔ ہاؤس کی کارکردگی کا نقشہ درج ذیل ہے۔ ڈرل اوّل، باسکٹ بال اوّل، شوٹنگ دوم، اکیڈیمک دوم، مباحثہ سوم، ڈیکلے میشن سوم، ہاکی سوم، فٹ بال دوم، باکسنگ سوم، کراس کنٹری سوم، فزیکل ایفی شنسی سوم، جنرل نالج دوم، انٹیریئر اکانومی سوم، اتھلیٹکس سوم، تیراکی سوم، اکیڈیمک پوزیشن اوّل۔

۹۰-۱۹۸۹ء

ماٹو: Duty First

ہاؤس ماسٹر: میجر سبطین عباس

سٹاف: میجر امداد کاظمی، میجر یوبرک مارون کارنیلئیس، میجر زاہد اقبال، میجر محمد سالار، کیپٹن محمد سلیم

کیڈٹ عہدیدار: ہاؤس پریفیکٹ احمد بلال، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ سیوم اختر، اسپورٹس سیکرٹری کاشف جلیل، میس سیکرٹری معظم

کالج کے عہدیدار: کالج پریفیکٹ خالد محمود، کالج اسپورٹس سیکرٹری فیصل، سیکرٹری لٹریری سوسائٹی عاطف عمران۔

ہاؤس کی کارکردگی مندرجہ ذیل ہے۔

باکسنگ سوم، فزیکل ایفی شنسی سوم، انٹیریئر اکانومی اوّل، تیراکی دوم، پاکستانیات اوّل۔

ہاؤس رنراپ کے مقام پر رہا۔

باسکٹ بال دوم، ڈرل دوم، شوٹنگ اوّل، اردو مباحثہ دوم، ہاکی اوّل، فٹبال دوم، کراس کنٹری سوم، جنرل نالج دوم، اتھلیٹکس دوم، واٹر پولو اوّل، اکیڈیمک دوم، اردو ڈیکلے میشن اوّل، انگلش ڈیکلے میشن اوّل۔

۱۹۹۰-۹۱ء

ماٹو: Duty First

ہاؤس ماسٹر: میجر سبطین عباس۔

ہاؤس سٹاف: میجر زاہد اقبال، میجر طالب حسین مسعود، حافظ غلام قادری، کیپٹن الطاف حسین، مسٹر مرزا عبدالطیف۔

ہاؤس پوزیشن: اتھلیٹکس اوّل، پی ای ٹیسٹ اوّل، باکسنگ دوم، شوٹنگ دوم، ہاکی دوم۔

ہاؤس نے جمناسٹک، باسکٹ بال، ہاکی، باکسنگ میں کلر حاصل کیا۔ سال کے آخر میں میجر سبطین عباس پوسٹ آؤٹ ہوئے۔ نئے ہاؤس ماسٹر میجر نذر حسین اسلام مقرر ہوئے۔

کیڈٹ عہدیدار: ہاؤس پریفیکٹ عاصم زیدی، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ عامر اکرام، میس سیکرٹری کاشف نواب، اسپورٹس سیکرٹری علاؤالدین۔

۱۹۹۱-۹۲ء

ماٹو: Duty First

ہاؤس ماسٹر: میجر سلطان علی۔

ہاؤس سٹاف: میجر جاوید اقبال نعیمی، میجر علی نقی نقوی، میجر زاہد اقبال، کیپٹن اعظم شہباز، کیپٹن مہتاب احمد۔

کیڈٹ عہدیدار: عادل افتخار ہاؤس پریفیکٹ حبیب الہدیٰ اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ، کیپٹن شاہد احمد میس سیکرٹری، کیڈٹ ظفر علی اسپورٹس سیکرٹری۔

کیڈٹ ساجد زمان کالج لٹریری سوسائٹی اور ڈرامہ کلب کے صدر مقرر ہوئے۔ انٹر ہاؤس اردو مباحثہ میں اوّل رہا۔ کیڈٹ نعیم یوسف فرسٹ ایئر نے انٹر ہاؤس اردو مباحثہ میں دوسری پوزیشن لی۔ اقبالیات انٹر ہاؤس مقابلے میں ٹیم اوّل آئی۔

۱۹۹۲-۹۳ء

ماٹو: Duty First

ہاؤس ماسٹر: میجر سلطان علی۔

ہاؤس سٹاف: میجر جاوید اقبال نعیمی، میجر نور سلطان لالی، میجر زاہد اقبال، میجر عاشق حسین، میجر مظفر علی۔

کیڈٹ عہدیدار: ہاؤس پریفیکٹ حمید اشرف، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ اسد امتیاز، اسپورٹس سیکرٹری امتیاز سلیم۔

ہاؤس نے اتھلیٹکس کی ٹرافی حاصل کی اشفاق احمد کو اتھلیٹکس میں کالج کلر ملا۔ اس طرح انگریزی ڈیکلے میشن میں ٹرافی حاصل کی ہاؤس فٹ بال، باسکٹ بال، باکسنگ اور اقبالیات میں رنراپ رہا۔

اکیڈیمک میں تنویر خان، جنید نبی، آصف محمود نمایاں قرار دیئے گئے۔ اسد امتیاز، ہبین، افتخار اور اشفاق اسپورٹس میں نمایاں قرار پائے۔ اسد امتیاز کو فٹ بال میں بابر امام کو جمناسٹک میں اور اشفاق کو اتھلیٹکس میں کالج کلر ملے۔ فاروق کیانی سال کا بیسٹ باکسر قرار دیا گیا۔

۱۹۹۳-۹۴ء

ماٹو: Duty First

ہاؤس ماسٹر: میجر سلطان علی۔

معاونین: میجر جاوید اقبال نعیمی، میجر زاہد اقبال، میجر محمد آصف، میجر عاشق حسین، میجر احسان الحق۔

کیڈٹس عہدیدار: کامران خان مینگل ہاؤس پریفیکٹ، مظہر ستار میس سیکرٹری، طلال نوید کالج پریفیکٹ۔

ساجد محمود، حسیب خالد، آصف محمود، عثمان شاہ، عاصم وحید، صہیب علی اکیڈیمک میں بہترین کیڈٹس قرار پائے۔عثمان شاہ میٹرک کے امتحان میں کالج بھر میں دوم آئے اور قائد اعظم سکالرشپ جیتا۔

کھیلوں میں ہاکی، باکسنگ اور فزیکل ایفی شینسی کی ٹرافیاں جیتیں۔قاضی عمران، ابرار احمد، ساجد حسین، مبین اسلم، عمیر علی، مظہر ستار، ندیم آصف اسپورٹس میں نمایاں رہے۔مبین اسلم اور مظہر حیات نے ہاکی میں بلوز حاصل کیے۔

ہم نصابی سرگرمیوں میں ساجد محمود، عمیر، ابرار احمد، بابر عدیل، شاہین عارف، مبین اسلم، آصف محمود اور شاہد عزیز نے اعزاز حاصل کئے۔چیف آف دی آرمی سٹاف شیلڈ کے لئے ہاؤس رنراپ قرار دیا گیا۔

محمود غزنوی ہاؤس

۸۹-۱۹۸۸ء

ماٹو: Work is worship ہاؤس ماسٹر: مسٹر محمد مشتاق۔

سٹاف: میجر محمد اسلم، کیپٹن محمد جمیل، کیپٹن محمد منیر، کیپٹن محمد اقبال، کیپٹن وقار الحسن بخاری۔

کیڈٹ عہدیدار: ہاؤس پریفیکٹ فراز احمد اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ محمد کلیم، میس سیکرٹری ندیم احمد خان، اسپورٹس سیکرٹری محمد فیصل رانا

عاطف عمران، عبداللہ بخاری، یحیٰ عثمان اور عمران صدیق نے ہشتم اور نہم میں نمایاں پوزیشن لی۔اسپورٹس میں کراس کنٹری، اتھلیٹکس اور پی ای ٹیسٹ میں عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔

پہلی پوزیشنیں کراس کنٹری ظفر علی رضا، افتخار حسین ظل حسنین اور عبداللہ بخاری نے حاصل کیں۔انگریزی مباحثہ میں فیصل حسین اور عاطف عمران نے پہلی اور تیسری پوزیشنیں حاصل کیں۔شارق مشتاق اور اجمل فرید مضمون نگاری میں دوسری پوزیشن پر رہے۔یہ نہم اور ہشتم کے طلباء تھے۔حامد سجاد اللہ نے انگریزی مضمون نگاری میں تیسری پوزیشن لی۔انگریزی اور اردو مباحثوں میں انہوں نے غلبہ حاصل کیا۔خرم رضا، شارق مشتاق، زمان مہدی، فیصل حسن، اجمل فرید، عاطف عمران، یحیٰ عثمان اور عبداللہ بخاری انعامات حاصل کرنے والوں میں شمار ہوئے۔

قرأت میں کیڈٹ ناصر حسین اور عبداللہ بخاری نے دوسری اور تیسری پوزیشنیں حاصل کیں۔

۹۰-۱۹۸۹ء

ماٹو: Work is worship

ہاؤس ماسٹر: مسٹر محمد مشتاق۔

سٹاف: کیپٹن کلیم الدین علی، کیپٹن مسعود، کیپٹن الطاف حسین، کیپٹن محمد سلیم، کیپٹن جاوید اسلم۔

کیڈٹ عہدیدار: ہاؤس پریفیکٹ نعیم شہزاد، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ فاروق حیدر، میس سیکرٹری ظل حسنین ملک، اسپورٹس سیکرٹری افتخار حسین۔

سپورٹس میں بابر ہاؤس سے ملکر مشترکہ شیلڈ حاصل کی۔مقابلے یہ تھے۔

فٹ بال، ہاکی، فزیکل ایفی شنسی ٹیسٹ۔

مباحثے

اردو مباحثہ: خرم رضا اوّل، عمران احمد سوئم

انگریزی مباحثہ: عدیل اعوان اوّل، ایس ایم طارق سوئم

انگلش ڈیکلے میشن: حمید ساجد دوم، اردو مباحثہ آصف خلیل سوئم

ہاؤس نے جنرل نالج ٹیسٹ میں ٹرافی جیتی۔ہشتم کے وحید اوّل قرار پائے۔اور ہشتم کے شہزاد عزیز دوم، نہم کے ظفر علی اوّل اور نہم کے افتخار حسین دوم قرار

پائے۔

اردو مضمون نگاری: عامر علی ہشتم اوّل، یاسر رحمانی نہم دوم، ریاض خان ہشتم سوئم۔

انگریزی مضمون نگاری: عدیل اعوان ہشتم اوّل، یاسر وسیم ہشتم دوم۔

ہاؤس نے انٹر ہاؤس انٹیریئرا کانومی میں چیلنج شیلڈ حاصل کی۔

۹۱-۱۹۹۰ء

ماٹو: Work is worship

ہاؤس ماسٹر: مسٹر محمد مشتاق

ہاؤس سٹاف؛ میجر راجہ ایم یاسین، کیپٹن محمد منیر، کیپٹن جاوید اسلم، کیپٹن خالد محمود، کیپٹن محمد بشیر۔

کیڈٹ عہدیدار: آصف نسیم عباسی ہاؤس پریفیکٹ، فیصل رانا اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ، ذوالقرنین میس سیکرٹری، خالد معین سپورٹس سیکرٹری۔

ہاؤس کی کارکردگی کا نقشہ حسب ذیل ہے:

کراس کنٹری اوّل، شوٹنگ اوّل، فٹ بال دوم، اتھلیٹکس سوم، پی ای ٹیسٹ سوم، باکسنگ سوم، ہاکی چہارم، باسکٹ بال چہارم۔

کیڈٹ آصف نسیم عباسی کالج کے بہترین سپیکر قرار دئے گئے۔ جی کے ٹیسٹ میں وحیدی خٹک اوّل آئے۔ انٹر ہاؤس انٹیریئرا کانومی میں شیلڈ حاصل کی۔

انٹر ہاؤس پوزیشن: اقبالیات اوّل، ترانہ بیسٹ (Best)، کوئز ٹیم دوم، پاکستانیات کوئز ٹیم اوّل۔

۹۲-۱۹۹۱ء

ماٹو: Work is worship

ہاؤس ماسٹر: پروفیسر محمد مشتاق

سٹاف: کیپٹن مقصود احمد، کیپٹن انعام الرحمان، کیپٹن خالد خان، کیپٹن نصیر احمد ستی، کیپٹن خالد محمود۔

ہاؤس پریفیکٹ عمر فاروق، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ توقیر احمد، میس سیکرٹری عاطف ضیاء اسپورٹس سیکرٹری طارق فاروق، کالج پریفیکٹ یحیٰی عثمان۔

ظفران، عمر، عارف، ہاؤس میں نمایاں رہے۔ کراس کنٹری، اتھلیٹکس، سوئمنگ اور فزیکل ایفی شنسی ٹیسٹ کی ٹرافیاں حاصل کیں۔ اکیڈیمک میں پوزیشن یہ تھی کہ عدیل یحیٰی، وحید عماد اور حمید کامیاب ہوئے اور ہاؤس رنراپ ٹرافی سے سرخرو ہوا۔

۹۳-۱۹۹۲ء

ماٹو: Work is worship

ہاؤس ماسٹر: پروفیسر محمد مشتاق

ہاؤس سٹاف: کیپٹن نصیر احمد ستی، کیپٹن محمد لطیف، کیپٹن رب نواز، پروفیسر طارق محمود،

کیڈٹ عہدیدار: ہاؤس پریفیکٹ ضرار محمود، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ حماد تنویر بٹ میس سیکرٹری کاشف نذیر، اسپورٹس سیکرٹری کاشف نذیر۔

کالج کا عہدیدار: صدر لٹریری سوسائٹی عدیل رشید اعوان

ہاؤس نے چیمپئین شپ ٹرافی جیتی۔ اسکے علاوہ باکسنگ، کراس کنٹری، اتھلیٹکس، پی ای ٹیسٹ انگریزی مباحثے، جنرل نالج ٹیسٹ اور اقبالیات کی ٹرافیاں حاصل کیں۔ شوٹنگ، اردو مباحثہ، انگریزی ڈیکلے میشن، انگریزی ایکسٹمپر ے اور پاکستانیات میں رنراپ رہا۔

حماد تنویر بٹ نے اکیڈیمک میں نمایاں کارکردگی دکھائی۔

کامران سرور، شعیب عزیز، ساجد عمران، شعیب احمد، جمیل معروف بھی اکیڈیمک میں نمایاں رہے۔ عارف یاسین اور احسن علی نے بھی کراس کنٹری اور رائڈنگ میں کالج بلو حاصل کئے۔

۱۹۹۳-۹۴ء

محمود غزنوی ہاؤس

نوٹ: کالج میگزین پر ۹۵-۱۹۹۴ء لکھا ہے جبکہ اندر رپورٹس ۹۴-۱۹۹۳ء کی ہیں

ماٹو: Work is Worship

ہاؤس ماسٹر: پروفیسر محمد مشتاق

معاونین: پروفیسر طارق محمود چوہدری، کیپٹن نصیر احمد ستی، کیپٹن عبدالخالق ناصر، کیپٹن سید ساجد گیلانی، کیپٹن منیر آصف۔

کیڈٹ عہدیدار: عاصم تنویر ہاؤس پریفیکٹ، تنویر علی اسپورٹس سیکرٹری، عاطف ضیاء عباسی لٹریری سیکرٹری۔

اس سال یہ بہترین ہاؤس قرار پایا اور چیف آف دی آرمی سٹاف شیلڈ سے نوازا گیا۔ اکیڈیمک میں یاسر اویس، محمد سہیل، ہمایوں ولی ٹاپ پر گنے گئے۔ تاہم مجموعی طور پر ہاؤس اکیڈیمک میں پیچھے رہ گیا۔ البتہ ہم نصابی سرگرمیوں میں کارکردگی سب سے بہتر رہی۔ اردو انگریزی کے مباحثوں اور ڈیکلے میشن مقابلوں میں ٹرافیاں جیتیں۔ انگریزی ایکسٹمپر ے اور پاکستانیات کی ٹرافیاں بھی حاصل کیں۔ جنرل نالج ٹیسٹ میں ہاؤس بہترین قرار دیا گیا۔ اس سلسلے میں تنویر اسلم، جمال معروف، عاصم بلال، کاشان صدیقی، احمد ریحان، ساجد عمران اور سعید یاسین کی کوششیں رنگ لائیں۔

سپورٹس ٹرافی میں ہاؤس باسکٹ بال، کراس کنٹری ریس اور اتھلیٹکس میں نمایاں کارکردگی کا حامل رہا۔ نعمان علی (ہاکی) تنویر علی (رائڈنگ) ہمایوں ولی (رائڈنگ)، احسان علی (رائڈنگ) اور مظہر حیات (کراس کنٹری) نے کالج بلو حاصل کئے۔

بابر ہاؤس

۱۹۸۸-۸۹ء

ماٹو: Conviction & Courage

ہاؤس ماسٹر: میجر سید جواد علی شاہ

سٹاف: میجر مقبول احمد، میجر یوبرک ماروں کارنیلئس، مسٹر مرزا عبدالطیف، کیپٹن محمد ریاض شاہین، کیپٹن مختار احمد

کیڈٹ عہدیدار: ہاؤس پریفیکٹ عاکف مشتاق، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ حبیب اللہ، میس سیکرٹری نوازش ممتاز، اسپورٹس سیکرٹری کیڈٹ عاصم رضا۔

کیڈٹ وسیم حیدر نہم بہترین اردو سپیکر قرار پائے۔ اس طرح یاسر رفیق بھی بہترین انگریزی سپیکر سمجھے گئے۔

انٹر ہاؤس سوئمنگ کمپٹیشن میں کیڈٹ مصطفیٰ علی ہشتم جونیئر میں بہترین تیراک قرار دیئے گئے۔ فٹ بال، ہاکی اور اتھلیٹکس ٹیم کی کارکردگی بھی بہتر رہی۔ چمپئین شپ جیت لی اور اتھلیٹکس میں دوسری پوزیشن اور شیلڈ حاصل کی۔ کیڈٹ ندیم شہزاد ہشتم بہترین اتھلیٹ شمار کئے گئے۔

انگریزی مضمون نگاری میں کیڈٹ طاہر فاروق ہشتم اوّل آئے۔ کیڈٹ محمد کاشف ہشتم نے اردو مضمون نگاری میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔ بابر ہاؤس نے انگلش بک ریویو میں بھی تین پوزیشنیں حاصل کیں۔

۱۹۸۹-۹۰ء

ماٹو: Conviction & Courage

ہاؤس ماسٹر: میجر جواد علی شاہ

ہاؤس آفیسرز: مسٹر مرزا عبدالطیف، کیپٹن غلام مرتضیٰ رند، کیپٹن محمد ریاض شاہین، کیپٹن مختار احمد

کیڈٹ عہدیدار: ہاؤس پریفیکٹ منصور، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ ساجد زماں، میس سیکرٹری کامران لاشاری، اسپورٹس سیکرٹری افضال احمد

بابر ہاؤس نے اکیڈیمک شیلڈ برائے ۹۰-۱۹۸۹ء جیت لی۔ میجر اکرم نشان حیدر ٹرافی ملی۔ یہ ٹرافی محمود غزنوی ہاؤس کے اشتراک سے ملی۔ کراس کنٹری جیتی۔ تیراکی میں کیڈٹ مصطفیٰ علی جونیئر میں بہترین تیراک قرار دیئے گئے۔

ہاؤس نے اتھلیٹکس میں رنراپ پوزیشن لی۔ ہاکی۔ فٹ بال اور فزیکل ایفی شنسی ٹیسٹ میں رنراپ رہا۔

اردو مباحثہ میں افضل نہم اوّل، انگلش ڈیکلے میشن میں مصطفیٰ علی دہم اوّل رہے۔ ہاؤس نے اردو انگریزی بک ریویو میں اوّل پوزیشن لی۔

ڈرل میں اول رہا۔ انٹیریئر اکانومی میں دوسری پوزیشن لی۔

۹۱-۱۹۹۰ء

ماٹو: Conviction & Courage

ہاؤس ماسٹر: میجر جواد علی شاہ

سٹاف: میجر محمد رشید، میجر احمد امین احسن علوی، کیپٹن مقصود احمد، کیپٹن عبدالرشید، کیپٹن محمد اسلم۔

کیڈٹ عہدیدار: ہاؤس پریفیکٹ طیب غفور، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ نوازش ممتاز، میس سیکرٹری کیڈٹ کامران سرور لاشاری سپورٹس سیکرٹری کیڈٹ سکندر سلطان۔

اس سال یہ ہاؤس بہترین سینئر ہاؤس سمجھا گیا۔ اسپورٹس شیلڈ جیتی۔ ۹۱-۱۹۹۰ء کے لئے چمپئن ہاؤس قرار دیا گیا۔

ہاکی اوّل، فٹ بال اوّل، باسکٹ بال دوم، اتھلیٹکس دوم، انگریزی ڈیکلے میشن سوم، باکسنگ دوم، اتھلیٹکس اوّل و دوم کراس کنٹری دوم، شوٹنگ سوم، پاکستانیات دوم، پی ای ٹیسٹ اوّل، جی کے ٹیسٹ دوم، اردو مباحثہ اوّل، اقبالیات اوّل۔

۹۲-۱۹۹۱ء

ماٹو: Conviction & Courage

ہاؤس ماسٹر: میجر وسیم رضاء

سٹاف: میجر پرویز اختر راجہ، کیپٹن محمد حیات سگو، کیپٹن عطاء محی الدین چشتی، پروفیسر مرزا عبدالطیف

کیڈٹ عہدیدار: ہاؤس پریفیکٹ انوار احمد، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ ندیم شہزاد، میس سیکرٹری امجد حسین، اسپورٹس سیکرٹری ظل حسین، سیکرٹری کالج لٹریری سوسائٹی یاسر مختار۔

ہاؤس نے اکیڈیمک ٹرافی جیتی۔ انوار احمد اکیڈیمک میں بہتر رہا۔ اہم کیڈٹس درج ذیل ہیں:

یاسر مختار، مہدی، شبیہ، سردار، حمزہ شعیب، رفیق، مسعود، رزاق، فواد، افتخار

۹۳-۱۹۹۲ء

ماٹو: Conviction & Courage

ہاؤس ماسٹر: میجر وسیم رضاء خان

ہاؤس سٹاف: میجر محمد حیات سگو، میجر پرویز اختر راجہ، کیپٹن عطاء محی الدین چشتی، کیپٹن مہتاب احمد، پروفیسر مرزا عبدالطیف، ہاؤس پریفیکٹ نعیم اسلم، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ جاوید اقبال، میس سیکرٹری شعیب شاکر، اسپورٹس سیکرٹری رفیق خان۔

کالج کے عہدیدار: کالج پریفیکٹ سردار محمد طارق خان، سیکرٹری لٹریری سوسائٹی حسن مہدی۔

ہاؤس نے اکیڈیمک اور اسپورٹس کی ٹرافیاں حاصل کیں۔ ہم نصابی سرگرمیوں میں تیسری پوزیشن حاصل کی۔ فٹ بال، باسکٹ بال، اردو مباحثہ، انگریزی ایکسٹمپرے کی ٹرافیاں حاصل کیں۔ سردار طارق، جاوید، حمزہ، فواد اور رضوان اکیڈیمک میں نمایاں رہے۔ مسعود اختر ملک کو اختر احسن گولڈ میڈل ملا۔ وہ میٹرک کے امتحان میں کالج میں اوّل قرار دیا گیا تھا۔ نعیم اور مسعود اختر نے ہاکی اور باسکٹ بال میں کالج بلو حاصل کئے۔ آفتاب، رزاق اور کاشف گیمز میں نمایاں رہے۔

ہم نصابی سرگرمیوں میں عمران اقبالیات کوئز میں بیسٹ سکورر قرار دیا گیا۔ اقبالیات ترانہ ٹیم کے سجاد، عبید اور آفتاب بہترین قرار پائے۔ ڈیکلے میشن میں سردار طارق بیسٹ سپیکر قرار دیا گیا۔

۹۴-۱۹۹۳ء

بابر ہاؤس

ماٹو: Conviction and Courage

ہاؤس ماسٹر: میجر وسیم رضاء خان

معاونین: میجر شعیب قدوس، میجر محمد حیات سگو، میجر پرویز اختر راجہ، کیپٹن عطاء محی الدین چشتی، پروفیسر مرزا عبداللطیف۔

کیڈٹس عہدیدار: الطاف انجم ہاؤس پریفیکٹ، آفتاب ادریس اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ، حافظ شاہد ندیم میس سیکرٹری، طارق محمود اسپورٹس سیکرٹری۔

ہاؤس نے شوٹنگ کی ٹرافی حاصل کی۔ اکیڈیمک میں ہاؤس نے امتیازی پوزیشن حاصل کی۔ چنانچہ پانچویں مرتبہ اکیڈیمک شیلڈ ہاؤس ہی کے حصے میں آئی۔ رضوان شریف نے میٹرک کے امتحان میں کالج میں ٹاپ کیا اور اختر حسن گولڈ میڈل کے حقدار پائے۔ جبکہ عامر حیات نے قائداعظم سکالرشپ حاصل کیا۔ مسعود اختر ملک، فواد علی، وقاراللہ، سکندر حیات اور ضیاء الحسن بھی اکیڈیمک میں بہترین کیڈٹس قرار دیئے گئے۔

سپورٹس کے میدان میں ہاؤس کی کارکردگی کمتر رہی۔ تاہم آفتاب ادریس نے ہاکی اور اتھلیٹکس میں کالج بلو حاصل کیا جبکہ عمران نے جمناسٹک میں کالج کلر حاصل کیا۔ الطاف انجم کالج کی باسکٹ بال ٹیم کا کیپٹن رہا۔ ہاؤس کی صفائی اور سیٹنگ کا معیار بھی مثالی رہا۔ یوں انٹیریئر اکانومی کی ٹرافی ہاؤس کے حصے میں آئی۔

شیر شاہ ہاؤس

۸۹-۱۹۸۸ء

ماٹو: I can I will

ہاؤس ماسٹر: میجر احسان اللہ خان

ہاؤس سٹاف: مسٹر طارق محمود چوہدری، میجر محمد سرور، میجر احمد امین احسن علوی، میجر رضاء المصطفیٰ، کیپٹن عطاء محی الدین چشتی، کیپٹن فرخ محمود۔

کیڈٹ عہدیدار: ہاؤس پریفیکٹ حماد رضاء اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ آفتاب اکبر، میس سیکرٹری جلیل احمد، اسپورٹس سیکرٹری شاہد نواب۔

کالج عہدیدار: کالج پریفیکٹ فیصل صدیق۔

اس سال ہاؤس چمپیئن قرار دیا گیا۔ ہم نصابی سرگرمیوں کا خاکہ درج ذیل ہے:

باکسنگ اوّل، اکیڈیمک اوّل، شوٹنگ اوّل، جی کے ٹیسٹ سوم، سوئمنگ اوّل، مباحثہ انگریزی اور تقریر دوم، مباحثہ اردو اور تقریر اوّل، واٹر پولو اوّل، ہاکی اوّل، اقبالیات اوّل، فٹبال اوّل، انٹیریئر اکانومی دوم، اتھلیٹکس اوّل، کراس کنٹری دوم، پی ای ٹیسٹ دوم، ڈرل دوم، باسکٹ بال سوئم۔

ناصر مجید چشتی دواز دہم نشانہ بازی میں اوّل رہا۔ خالد خان نے فٹبال میں کالج کلر حاصل کیا۔ ہاؤس کراس کنٹری میں رنراپ رہا۔ ہاؤس اکیڈیمک شیلڈ کا حقدار قرار پایا۔ عمر صدیق نے میٹرک میں بورڈ کے امتحان میں ۸۵۰ میں سے ۸۱۷ نمبر لئے اور بورڈ میں اوّل آیا۔ یہ اس ہاؤس کا ہونہار کیڈٹ تھا۔ ماشااللہ!

۹۰-۱۹۸۹ء

ہاؤس ماسٹر: میجر احسان اللہ خان

ہاؤس سٹاف: میجر سرور خان، میجر احمد امین احسن علوی، میجر رضاء المصطفیٰ مدنی، مسٹر طارق محمود چوہدری، کیپٹن عطاء محی الدین چشتی۔

کیڈٹ عہدیدار: ہاؤس پریفیکٹ طارق فرید، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ مدثر الباقر، اسپورٹس سیکرٹری راشد مہناس۔

ہاؤس کی کارکردگی مندرجہ ذیل ہے:

باکسنگ اوّل، اردو تقریر دوم، واٹر پولو سوئم، کراس کنٹری اوّل، فٹ بال سوم، ڈرل سوم، اردو مباحثہ اوّل، انگریزی مباحثہ اوّل، سوئمنگ اوّل باسکٹ بال سوم، ہاکی سوم، اکیڈیمک اوّل، اتھلیٹکس سوم، انگریزی ڈیکلے میشن سوم، پاکستانیات دوم، جنرل نالج سوئم۔

۱۹۹۰-۹۱ء

ہاؤس ماسٹر: میجر احسان اللہ

ہاؤس سٹاف: میجر محمد سرور خان، میجر رضا المصطفیٰ مدنی، میجر محمد رحمت، مسٹر طارق محمود چوہدری، کیپٹن فرخ محمود، کیپٹن جاوید اسلم۔

کیڈٹ عہدیدار: ہاؤس پریفیکٹ رشید منظور، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ عاصم رضا، اسپورٹس سیکرٹری فیصل قادر، میس سیکرٹری سہیل گل۔

ہاؤس کی کارکردگی مندرجہ ذیل ہے:

اکیڈیمک سوم، اردو ڈیکلے میشن اوّل، مباحثہ انگریزی اوّل، باکسنگ اوّل، انگریزی خطاب دوم، ہاکی سوم، جنرل نالج ٹیسٹ دوم، اتھلیٹکس سوم، پاکستانیات اوّل، کراس کنٹری سوم، اقبالیات دوم، پی ای ٹیسٹ سوئم۔

شیر شاہ ہاؤس الوداع، الوداع

کالج میں ایک نیا ہاؤس جناح ہاؤس تعمیر ہونے پر شیر شاہ ہاؤس کے طلباء کو جناح ہاؤس میں منتقل کر دیا گیا۔ اسطرح بحیثیت کیڈٹ ہاؤس کے یہ شیر شاہ ہاؤس کا آخری سال تھا۔ شیر شاہ ہاؤس جو ۱۹۲۵ء میں رائبرٹس ہاؤس کے نام سے شروع ہوا تھا۔ ۱۹۶۷ء سے اسے شیر شاہ کا نام ملا تھا۔ شیر شاہ ہاؤس ۱۹۶۷ء سے ۱۹۸۳ء تک آٹھویں جماعت کے لئے مختص رہا۔ اوراس عرصہ میں ہاؤس نے پروفیسر سعید راشد کی سرکردگی میں ایک تاریخی کردار ادا کیا۔ گزشتہ سال اس ہاؤس میں سینئر سیکشن تھا جو کہ بند کر دیا گیا اور ہاؤس کو شیر شاہ بلاک کا نام دیکر اس میں کالج سٹاف کے ڈیپارٹمنٹ کھولے گئے۔

جناح ہاؤس

۱۹۸۹-۹۰ء

ماٹو: Work, Work & Work

ہاؤس ماسٹر: میجر ڈاکٹر عبدالواحد

ہاؤس سٹاف: میجر نذر حسین اسلام، میجر زاہد اقبال، میجر ظفر اقبال، کیپٹن کلیم الدین علی

کیڈٹ عہدیدار: ہاؤس پریفیکٹ اظہر حسین، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ محمد جعفر خٹک، میس سیکرٹری سعید اللہ

۱۹۸۹ء میں ہی جناح ہاؤس کی تعمیر مکمل ہوئی۔ شیر شاہ ہاؤس اس سال سینئر ہاؤس کے طور پر برقرار رہا۔ آٹھویں کی کلاسز ۱۹۸۹ء کے بعد دو سال تک محمود غزنوی ہاؤس اور بابر ہاؤس میں رہیں۔ ۱۹۸۹ء میں محمود غزنوی اور بابر ہاؤس دوبارہ سینئر ہاؤس بنا دئے گئے۔ اور آٹھویں کی انٹری کو جناح ہاؤس میں منتقل کیا گیا۔ ۱۹۸۹-۹۰ء جناح ہاؤس کا پہلا سال تھا۔

۱۹۹۰-۹۱ء

ہاؤس ماسٹر: میجر ڈاکٹر عبدالواحد

سٹاف: میجر نذر حسین اسلام، میجر زاہد اقبال، میجر ظفر اقبال، کیپٹن کلیم الدین علی

کیڈٹ عہدیدار: ہاؤس پریفیکٹ کیڈٹ اظہر حسین، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ محمد جعفر خٹک، میس سیکرٹری سعید اللہ ہاؤس کے اندر ہی ٹیبل ٹینس، بیڈ منٹن، ہاکی، فٹبال، اردو ڈیکلے میشن، اردو انگریزی مباحثے جاری رہے۔

۱۹۹۱-۹۲ء

ہاؤس ماسٹر: میجر سید امداد علی کاظمی

سٹاف: میجر محمد ارشاد، میجر عاشق حسین، میجر محمد سالار، میجر رحمت علی، کیپٹن ایم آصف اقبال

کیڈٹ عہدیدار: ہاؤس پریفیکٹ فرحت نعیم، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ بابر انور، میس سیکرٹری تنویر احمد

اس سال نیا ہاؤس اقبال ہاؤس مکمل ہوا۔ نئی انٹری کا نصف حصہ ادھر منتقل کیا گیا۔ اور نہم کلاس کے بھی دو حصے کر کے اقبال ہاؤس کی طرف اسکا نصف حصہ بھیجا گیا۔ کمانڈانٹ بریگیڈیئر مقصود الحسن کا نقطہ نظر یہ تھا کہ قطعی طور پر آٹھویں کلاس کو نہم سے جدا کرنا مناسب نہیں۔ بلکہ کالج کے ڈسپلن کے امور اور دوسرے آداب واطوار کو نئی انٹری کے بچے نہم کے بچوں سے سیکھیں گے۔ اس طرح ایک نئی روایت کا آغاز ہوا کہ جونیئرز کے دو ہاؤس بنائے گئے۔ تاکہ مقابلہ جات بہتر طریق سے ہو سکیں۔ نیز جونیئر میں آٹھویں جماعت کے ساتھ ساتھ نویں جماعت کے بچے بھی شمار کئے گئے۔ اس سال ہاؤس کے اندر ٹیبل ٹینس، بیڈمنٹن، ہاکی، فٹبال، اردو ڈیکلے میشن، اردو اور انگریزی مباحثے جاری رہے۔ تیراکی میں بھی کیڈٹس نے حصہ لیا۔

۹۳-۱۹۹۲ء

ہاؤس ماسٹر: میجر علی نقی نقوی

ہاؤس سٹاف: میجر محمد سالار، میجر محمد اسلم، میجر انعام الرحمان، کیپٹن ایم آصف اقبال، کیپٹن اعظم شہباز

کیڈٹ عہدیدار: ہاؤس پریفیکٹ مبشر اقبال رانجھا، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ و میس سیکریٹری خرم سلطان کیانی۔

اس سال یہ ہاؤس جونیئرز میں چمپیئن قرار دیا گیا۔ سابق ہاؤس ماسٹر میجر سید امداد علی کاظمی کو رخصت کیا گیا۔ جسکے لئے رخصتی کی تقریب منعقد کی گئی۔ ٹیبل ٹینس، کراس کنٹری فٹبال، ہاکی، اردو مباحثہ، انگریزی اور اردو ڈیکلے میشن، انگریزی اور اردو ایکسٹمپر ے، اقبالیات میں ٹرافیاں جیتی گئیں۔

عمران، احمد ریحان، خالد اقبال، نعمان، غضنفر اور وقار نے اکیڈیمک میں امتیازی پوزیشن لی۔ کاشان، طاہر، سعید، عمران، احمد عثمان، ثناء اللہ، احمد ریحان، سعد یاسین اور عامر نے ہم نصابی سرگرمیوں میں حصہ لیا۔

اسد کیانی، حسن، احمد ریحان، عاصم وحید، عمران فضل اور شہزاد نے اسپورٹس میں حصہ لیا۔

۹۴-۱۹۹۳ء

نوٹ: عالمگیرین میگزین پر ۹۵-۱۹۹۴ء لکھا گیا ہے۔ لیکن رپورٹس درحقیقت ۹۴-۱۹۹۳ء کی ہیں۔

ماٹو: Work, Work and Work

ہاؤس ماسٹر: میجر علی نقی نقوی

ہاؤس سٹاف: میجر انعام الرحمان، میجر محمد اسلم، میجر احسان الحق، کیپٹن محمد آصف۔

کیڈٹ عہدیدار: خرم سلطان کیانی ہاؤس پریفیکٹ، تیمور یونس اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ، کاشف حسین طور میس سیکرٹری۔

اس سال ہاؤس نے اکیڈیمک پر زیادہ زور دیا اور اکیڈیمک شیلڈ جیتی۔ بابر منیر، محمد فیاض، احتشام الحق اور احمد عمر اکیڈیمک میں نمایاں رہے۔ ہم نصابی سرگرمیوں میں ہاؤس قدرے دھیما رہا اور بہت کم ٹرافیاں حاصل کیں۔ اردو مباحثے، اردو ڈیکلے میشن، ہاکی، فزیکل ایفی شنسی کی ٹرافیاں حاصل کر سکا۔ ہاکی، فزیکل ایفی شنسی، فٹبال اور ایتھلیٹکس کی ٹرافیوں میں حصہ داری برقرار رکھی۔ اسپورٹس میں شہزیب فاروق، نوید احمد اور عدنان بشیر بہترین کیڈٹ قرار پائے۔ ہم نصابی سرگرمیوں میں احتشام الحق، عمر ریاض اور ارشاد حسین نمایاں کیڈٹس تھے۔

اقبال ہاؤس

۹۲-۱۹۹۱ء

ماٹو: I can I will

ہاؤس ماسٹر: میجر منظور احمد ظفر

ہاؤس سٹاف: میجر ڈاکٹر عبدالواحد، میجر خالد انور مسعود، میجر رضا المصطفیٰ مدنی، کیپٹن محمد لطیف، پروفیسر طارق محمود چوہدری۔

کیڈٹ عہدیدار: ہاؤس پریفیکٹ محمد راجیل ارشاد، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ محمد یاسر رفیق، میس سیکرٹری ثاقب قمر۔

اقبال ہاؤس کا ماٹو وہی رکھا گیا جو شیر شاہ ہاؤس کا تھا۔ اس لحاظ سے اقبال ہاؤس شیر شاہ ہاؤس کا قائم مقام سمجھا جا سکتا ہے۔ اس ہاؤس کا باقاعدہ آغاز اپریل ۱۹۹۳ء کو ہوا۔ ہاؤس کی باقاعدہ افتتاحی تقریب ۲۴ نومبر ۱۹۹۳ء کو ہوئی۔ چیف آف دی آرمی سٹاف جنرل عبدالوحید نے افتتاحی تختی کی نقاب کشائی کی۔

۱۹۹۲-۹۳ء

ہاؤس ماسٹر: میجر منظور احمد ظفر

ہاؤس سٹاف: میجر خالد انور مسعود، میجر محمد اشرف، میجر محمد اکرام، میجر محمد خالد خان، کیپٹن عبدالرزاق

کیڈٹ عہدیدار: ہاؤس پریفیکٹ محمد مدثر اقبال، اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ و میس سیکرٹری ساجد عمران

ہاؤس نے سوئمنگ، باسکٹ بال، پی ای ٹیسٹ، اتھلیٹکس، انگریزی مباحثہ، جی کے ٹیسٹ، انٹیریئر اکانومی اور پاکستانیات میں ٹرافیاں جیتیں۔ اکیڈیمک میں مظہر اقبال، محمد عمر، عمران اللہ اور ریحان ضیاء نمایاں رہے۔

ہم نصابی سرگرمیوں میں ساجد حسین، عمران اللہ اور آصف قیوم نے کارکردگی کا اعلیٰ مظاہرہ کیا۔ گیمز میں ساجد حسین، سلمان شاہد، مظہر اقبال اور منیر بٹ نے کامیابیاں حاصل کیں۔ ہاؤس رنر اپ رہا۔

۱۹۹۳-۹۴ء

نوٹ: عالمگیرین پر ۹۵-۱۹۹۴ء لکھا گیا ہے جبکہ اندر رپورٹس ۹۴-۱۹۹۳ء کی ہیں۔

ماٹو: I can I will

ہاؤس ماسٹر: میجر منظور احمد ظفر

ہاؤس سٹاف: میجر خالد انور مسعود، میجر محمد اسماعیل، میجر محمد اشرف، کیپٹن محمد الطاف، کیپٹن عبدالرزاق

کیڈٹ عہدیدار: ساجد عمران ہاؤس پریفیکٹ، ابرار احمد خان اسسٹنٹ ہاؤس پریفیکٹ بلال غفور میس سیکرٹری

ہاؤس نے انگریزی مباحثہ، انگریزی ڈیکلے میشن، انگریزی اور اردو ایکسٹمپر ے، پاکستانیات، اقبالیات ارور جنرل نالج ٹیسٹ کی ٹرافیاں جیتیں۔ اردو مباحثہ کی ٹرافی میں اپنا حصہ برقرار رکھا۔ اسپورٹس میں کراس کنٹری، سوئمنگ اور باسکٹ بال کی ٹرافیاں جیتیں۔ فٹبال اور اتھلیٹکس کی ٹرافیوں میں حصہ برقرار رکھا۔ اکیڈیمک اور اسپورٹس میں مندرجہ ذیل کیڈٹس بہترین قرار پائے:

عبدالغفور، فرحان بیگ، شاہد محمود، ریحان ضیاء

چمپیئن شپ ٹرافی جیتنے میں ان کا کوششوں کا دخل رہا۔

ہاؤس پریفیکٹس (House Prefects)

اورنگزیب ہاؤس

۸۹-۱۹۸۸ء خاور وسیم
۹۰-۱۹۸۹ء شاہد پرویز
۹۱-۱۹۹۰ء کلیم اشرف
۹۲-۱۹۹۱ء ظفر علی
۹۳-۱۹۹۲ء ۵۱۹۲ عمران صدیق
۹۴-۱۹۹۳ء ۵۳۷۶ شیراز خادم
۹۵-۱۹۹۴ء محمد اسد خان

ٹیپو ہاؤس

۱۹۸۸-۸۹ء	محمد عمر مجید	۱۹۸۹-۹۰ء	احمد بلال ملک
۱۹۹۰-۹۱ء	سید عاصم حسین	۱۹۹۱-۹۲ء	فیصل احمد اعوان
۱۹۹۲-۹۳	عادل افتخار وڑائچ	۱۹۹۳-۹۴ء	حامد اشرف
۱۹۹۴-۹۵ء	کامران خان مینگل		

محمود غزنوی ہاؤس

۱۹۸۸-۸۹ء	۴۷۶۳فراز احمد	۱۹۸۹-۹۰ء	۵۲۵۱نعیم شہزاد
۱۹۹۰-۹۱ء	۴۹۳۰آصف نسیم عباسی	۱۹۹۱-۹۲ء	۴۹۹۱عامر محمود
۱۹۹۲-۹۳ء	۵۲۰۶عمر فاروق گھمن	۱۹۹۳-۹۴ء	۵۳۶۱ضرار محمود
۱۹۹۴-۹۵ء	عاصم تنویر		

بابر ہاؤس

۱۹۸۹-۹۰ء	۵۲۵۵منصور احسن سید	۱۹۹۰-۹۱ء	۴۹۵۶طیب غفور
۱۹۹۱-۹۲ء	۵۰۲۶مبشر ندیم	۱۹۹۲-۹۳ء	۵۰۳۰نسیم عباس، ۵۰۰۹چوہدری ثقلین مختار، ۵۱۴۸انوار احمد ملک
۱۹۹۳-۹۴	۵۳۲۱راجہ نعیم اسلم	۱۹۹۴-۹۵ء	الطاف انجم

جناح ہاؤس

۱۹۹۰-۹۱ء	اطہر حسین	۱۹۹۱-۹۲ء	تنویر حسین ہمدانی
۱۹۹۲-۹۳ء	فرحت نعیم	۱۹۹۳-۹۴ء	مبشر اقبال
۱۹۹۴-۹۵ء	خرم سلطان کیانی		

اقبال ہاؤس

۱۹۹۲-۹۳ء	محمد راحیل ارشاد	۱۹۹۳-۹۴ء	محمد مدثر اقبال
۱۹۹۴-۹۵ء	ساجد عمران		

ہم نصابی سرگرمیاں۔ کلبز

کسی ادارہ کا پبلک اسکول کیریکٹر ہم نصابی سرگرمیوں (Co-Curricular Activities) ہی سے ابھرتا ہے اور مستحکم ہوتا ہے۔ ان سرگرمیوں کے ذریعے طلباء کی شخصیت نشوونما پاتی ہے اور ان میں وہ ضروری قیادتی جوہر پیدا ہوتا ہے جو اس طرح کے اداروں کا طرہ امتیاز ہے۔

۱۹۸۹ء سے ۱۹۹۳ء کے عرصے کی ہم نصابی سرگرمیوں کا جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔

لٹریری سوسائٹی Literary Society کا تاریخی پس منظر

پبلک اسپیکنگ (Public Speaking) اور تقریری مقابلوں کی داغ بیل کالج میں ۱۹۴۳ء میں پڑ گئی تھی۔ مسٹر ایف ایچ حیدری اسکے پہلے انچارج تھے۔

کالج میں ڈیبیٹنگ سوسائٹی کی باقاعدہ تشکیل فروری ۱۹۴۸ء میں ہوئی جسکے پہلے کیڈٹ پریذیڈنٹ کا نام اس وقت کے کالج ہال (موجودہ میوزیم) میں آج بھی موجود ہے۔ کالج کی تاریخی انگلش ڈبیٹ ۴ فروری ۱۹۴۸ء کو منعقد ہوئی جسکا عنوان تھا۔

Pakistan Constitution Should be based on Islamic Law

اس کے بعد سے اردو انگریزی میں تقریری مقابلے کالج کے کری کیولم کا مستقل حصہ رہے ہیں۔ ۱۹۵۴ء میں ڈیبیٹنگ سوسائٹی کا نام مسٹر علوی کی زیر نگرانی علی گڑھ کی روایت کے مطابق کالج یونین میں ہوا۔ یہ نام ۱۹۷۲ء تک چلا۔ اس کے بعد تقریری اور دوسری ہم نصابی سرگرمیاں کالج ڈیبیٹنگ سوسائٹی کے نام سے ہوتی رہیں۔ ۱۹۹۰ء سے اس شعبہ کو لٹریری سوسائٹی کا نام دیا گیا۔

لٹریری سوسائٹی کے زیر اہتمام ہی بہت سی ہم نصابی سرگرمیاں منظم کی جاتی ہیں۔ اپریل ۱۹۸۹ء سے مارچ ۱۹۹۵ء تک سوسائٹی کی سرگرمیوں کا سال بہ سال جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔ پہلے خاکہ اور بعد میں نتائج پیش کیے جا رہے ہیں۔

لٹریری سوسائٹی ایک نظر میں

۱۹۸۸_۸۹ء

نگران : میجر محمد سرور، سیکرٹری: ظفر اقبال

صبح کی اسمبلی کی نگرانی اس سوسائٹی کے ذمہ رہی۔ مختلف ورائٹی شو اور ڈیکلے میشن کا انعقاد بھی اس کی ذمہ داری ہے۔ کیڈٹ پریذیڈنٹ اور سیکرٹری کے زیر اہتمام یہ کام ہوتے رہے۔

دوران سال ایک درجن سے زائد بار سوسائٹی نے کالج کے فنکشن منعقد کیے جس میں پاکستانیات، اقبالیات، اردو اور انگریزی ڈیکلے میشن، یوم دفاع اور قرات کے مقابلے شامل تھے۔

سوسائٹی کے زیر اہتمام پروفیسر مرزا محمد منور ڈائریکٹر اقبال اکیڈمی ۹ نومبر ۱۹۸۸ء کے یوم اقبال پر تقریر کرنے آئے۔

۱۹۸۹_۹۰ء

نگران: میجر محمد سرور، سیکرٹری: کیڈٹ عاطف عمران

حسب سابق اردو انگریزی مباحثے اور ڈیکلے میشن کا اہتمام کیا گیا۔ یوم اقبال، یوم پاکستان کے علاوہ پاکستانیات اور یوم دفاع منایا گیا۔

۱۹۹۰_۹۱ء

نگران: میجر محمد سرور خان، صدر: کیڈٹ صارم بن فخر، سیکرٹری: کیڈٹ کمال انور

لٹریری سوسائٹی کے زیر اہتمام مندرجہ ذیل تقریبات منائی گئیں۔

یوم پاکستان، یوم اقبال، قائداعظم کی وفات، یوم دفاع، عید میلاد النبی ﷺ، جشن ختم قرآن، پاکستانیات، اقبالیات کے مقابلہ جات منعقد ہوئے۔

۱۹۹۱_۹۲ء

نگران: پروفیسر محمد مشتاق، صدر: کیڈٹ ساجد زمان، سیکرٹری یاسر مختار

حسب ذیل تقریبات میں حصہ لیا گیا۔

تقریری مقابلے، ڈیکلے میشن، برجستہ تقریریں، پاکستانیات اور اقبالیات کے مقابلے، یوم اقبال، عید میلاد النبیؐ، ڈیفنس ڈے، انٹر ہاؤس اسپورٹس کے دوران کمنٹری کا انتظام کیا گیا۔ اس طرح اسپورٹس فکسچر، یوم تاسیس کالج اور یوم والدین کے مواقع پر کمنٹری کی گئی۔ ساجد زمان نے آل پاکستان انٹر کالجیٹ اردو مباحثہ منعقدہ ایچی سن کالج لاہور دوسرا انعام حاصل کیا۔

۹۳-۱۹۹۲ء

نگران: پروفیسر محمد مشتاق، صدر: کیڈٹ عدیل رشید اعوان، سیکرٹری: حسن مہدی

حسب سابق تقریبات اور مقابلہ جات کے علاوہ اس سال کا خصوصی کارنامہ یہ تھا کہ یوم تاسیس کی تقریب موسیٰ ہال کے اندر ہوئی جسے لٹریری سوسائٹی نے منعقد کیا۔ انٹر مباحثہ میں پی ایم اے میں تقریری مقابلہ جیتا۔ حسن مہدی اور وسیم اعظم مقابلے میں شریک ہوئے۔ کالج کی ٹیم نے دوسری پوزیشن حاصل کی۔ عنوان یہ تھا:

"Soldiers are Better Husbands."

۹۴-۱۹۹۳ء

میگزین عالمگیرین پر ۹۴-۱۹۹۳ء لکھا ہوا ہے۔ جبکہ ۹۳-۱۹۹۲ء لکھا جانا چاہیئے تھا۔ جیسا کہ اوپر رپورٹ میں ۹۳-۱۹۹۲ء کے تحت لکھا جا چکا ہے۔ یہ غلطی اگلے شمارے میں بھی دہرائی گئی ہے۔ جیسا کہ ذیل میں ۹۵-۱۹۹۴ء کے نام سے موصول ہوئی ہے۔ جبکہ میگزین پر ۹۴-۱۹۹۳ء لکھا جانا چاہیئے تھا چونکہ درحقیقت رپورٹس ۹۴-۱۹۹۳ء پر محیط ہیں۔

۹۵-۱۹۹۴ء

نگران میجر محمد آصف، صدر عامر مشتاق، سیکرٹری عاطف ضیاء عباسی

دوران سال سوسائٹی نے مباحثے، ایکسٹمپر ے، ڈیکلے میشن کانٹسٹ منعقد کرائے۔ اقبالیات، پاکستانیات کے فنکشن بھی سوسائٹی کے زیر اہتمام منعقد ہوئے۔ ڈرامہ کلب کو سوسائٹی کا تعاون حاصل رہا۔ کمپئرنگ میں سوسائٹی کے ممبران شامل رہے۔ یوم والدین پر رننگ کمنٹری کا اہتمام بھی سوسائٹی نے کیا۔ آل پاکستان انٹر کالجیئٹ بائی لنگوئیل ڈیکلے میشن کانٹسٹ کو بھی سوسائٹی نے ہی کامیاب بنایا۔ ابرار احمد، ساجد عمران، جنید نبی، اسد خان کی کارکردگی نمایاں رہی۔

لٹریری سوسائٹی (نتائج)

نوٹ: لٹریری سوسائٹی کے زیر اہتمام جو تقریبات سال بہ سال منعقد ہوئیں ان کے نتائج کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۸۹-۱۹۸۸ء

مقابلہ مضمون نویسی

۵ مئی ۱۹۸۸ء کو ہوا۔ اردو کا نتیجہ یہ تھا:

نعیم اقبال کو دواز دہم شیر شاہ ہاؤس اوّل، جلیل آصف دواز دہم ٹیپو سلطان ہاؤس دوم، عمار احمد دواز دہم اورنگزیب ہاؤس سوم، محمود اختر دہم اورنگزیب ہاؤس اوّل، محمد سلیم دہم ٹیپو سلطان ہاؤس دوم، ذوالقرنین علی دہم اورنگزیب ہاؤس سوم، احمد نواز نہم اورنگزیب ہاؤس اوّل' محمد سلیم دہم' ٹیپو سلطان ہاؤس سوم' احمد نواز نہم' اورنگ زیب ہاؤس اوّل' تنویر حسن نہم اورنگ ہاؤس دوم' شارق مشتاق نہم ایم جی ہاؤس سوم' محمد کاشف ہشتم بابر ہاؤس اوّل' اجمل فرید ہشتم ایم جی ہاؤس دوم' راجیل ارشاد ہشتم بابر ہاؤس سوئم

انگریزی مقابلہ مضمون نویسی کا نتیجہ یہ تھا۔

عاکف مشتاق دواز دہم اورنگ زیب ہاؤس اوّل' طلحہ طارق دواز دہم اورنگ زیب دوم' عمر مجید دواز دہم ٹیپو سلطان ہاؤس سوم، آصف نسیم دہم اورنگ زیب ہاؤس اول، عاصم حسنین دہم، شیر شاہ ہاؤس دوم، طارق مظفر دہم، شیر شاہ ہاؤس سوم، احمد شبیر نہم، ٹیپو سلطان ہاؤس اوّل' کامران سلیم نہم اورنگ زیب ہاؤس دوم' زمان مہدی نہم ایم جی ہاؤس سوم' طاہر فاروق ہشتم بابر ہاؤس اوّل' مصطفیٰ علی ہشتم بابر ہاؤس دوم' حامد سجاد ایم جی ہاؤس سوئم

مقابلہ قرات

طارق حبیب نہم بابر ہاؤس اوّل' ناصر حسین ہشتم ایم جی ہاؤس دوم' عبداللہ بخاری' نہم ایم جی ہاؤس سوئم

مباحثہ اردو

۲ اکتوبر ۱۹۸۸ء کو منعقدہ مباحثے کا عنوان تھا ''ماضی کا انسان حال کے انسان سے زیادہ خوش تھا''۔ نتائج یہ تھے:

سینیئرز میں شیر شاہ ہاؤس اوّل' اورنگ زیب ہاؤس دوم' ٹیپو سلطان سوم' جونیئرز میں بابر ہاؤس اوّل' محمود غزنوی ہاؤس دوم۔

انفرادی نتائج یہ تھے:

ظفر اقبال دہم اورنگ زیب ہاؤس اوّل' فراز احمد دہم شیر شاہ ہاؤس دوم' فیصل رانا دہم شیر شاہ ہاؤس سوم، جونیئرز میں وسیم حیدر نہم بابر ہاؤس اوّل، اجمل فرید ہشتم ایم جی ہاؤس دوم، عاطف عمران نہم ایم جی ہاؤس سوئم۔

مباحثہ انگریزی ۱۳ اکتوبر کو ہوا۔ عنوان یہ تھا:

War has never achieved anything and never will.

نتائج یہ تھے۔

اورنگ زیب ہاؤس اوّل، شیر شاہ ہاؤس دوم، ٹیپو ہاؤس سوم، جونیئرز میں محمود غزنوی ہاؤس اوّل، بابر ہاؤس دوم

انفرادی نتائج یہ تھے:

عاکف مشتاق دواز دہم اورنگ زیب ہاؤس اوّل، طلحہ طارق دواز دہم اورنگ زیب ہاؤس دوم، عمر مجید دواز دہم ٹیپو سلطان ہاؤس سوم، جونیئرز میں زمان مہدی نہم ایم جی ہاؤس اوّل، مصطفیٰ علی ہشتم بابر ہاؤس دوم، فیصل حسن ہشتم ایم جی ہاؤس سوئم

اردو ڈیکلے میشن ۱۶ اکتوبر ۱۹۸۸ء کو ہوا۔ عنوان یہ تھے۔ '' یقین افراد کا سرمایہ تعمیر ملت ہے '' ''روح کی زنجیر ہے فکر معاش ''

جونیئرز کیلئے یہ عنوان تھے

''آزادی زندگی ہے'' ''بتاں رنگ وخوں کو توڑ کر ملت میں گم ہو جا'' نتائج یہ تھے۔

شیر شاہ ہاؤس اوّل، اورنگ زیب ہاؤس دوم، ٹیپو سلطان ہاؤس سوم، جونیئرز میں محمود غزنوی ہاؤس اوّل، بابر ہاؤس دوم

انفرادی نتائج یہ تھے۔

ندیم احمد شیر شاہ ہاؤس اوّل، محمد علی اصغر اورنگ زیب دوم، جمیل احمد شیر شاہ ہاؤس سوم، جونیئرز میں خرم رضا ایم جی ہاؤس اوّل، شارق مشتاق ایم جی ہاؤس دوم، عمر فاروق بابر ہاؤس سوئم

جنرل نالج ٹیسٹ

۳۱ نومبر ۱۹۸۸ء کو ہوا۔ اس میں اورنگ زیب ہاؤس اوّل، ٹیپو سلطان ہاؤس دوم شیر شاہ ہاؤس سوم، جونیئرز میں محمود غزنوی ہاؤس اوّل، بابر ہاؤس دوم رہے۔ انفرادی پوزیشنیں یہ تھیں۔

افتخار احمد دواز دہم اورنگ زیب ہاؤس اوّل، فہیم ٹیپو دواز دہم اورنگ زیب ہاؤس دہم، عاکف مشتاق دواز دہم اورنگ زیب ہاؤس سوم، سلیم اختر یاز دہم ٹیپو سلطان ہاؤس اوّل، احمد بلال یاز دہم ٹیپو سلطان ہاؤس دوم، عدنان عباسی اورنگ زیب سوم، ظفر اقبال دہم اورنگ زیب ہاؤس اوّل، ذوالفقار علی دہم اورنگ زیب دوم، محمد عامر دہم ٹیپو سلطان ہاؤس سوم، عابد مسعود نہم شیر شاہ ہاؤس اوّل، کامران سلیم نہم اورنگ زیب دوم، عاطف عمران نہم ایم جی ہاؤس سوم، یحییٰ عثمان ہشتم ایم جی ہاؤس اوّل، ظفر علی ہشتم ایم جی ہاؤس دوم، فاروق حیدر ہشتم ایم جی ہاؤس سوم، امتیاز عادل ہشتم ایم جی ہاؤس سوم، امجد حسین ہشتم ایم جی ہاؤس سوئم۔

ڈیکلے میشن انگریزی

۶ نومبر ۱۹۸۸ء کو ہوا۔ عنوان یہ تھے

The secret of education lies in respecting the pupil.

There is no slavery but ignorance.

جونیئرز کے عنوان یہ تھے۔

A fearless man is his own salvation.
Character is destiny.

نتائج یہ تھے۔

اورنگ زیب ہاؤس اوّل، شیر شاہ ہاؤس دوم، ٹیپو سلطان ہاؤس سوم، جونیئرز میں محمود غزنوی ہاؤس اوّل، بابر ہاؤس دوم

انفرادی نتائج یہ تھے۔

غازی کمال یاز دہم شیر شاہ ہاؤس اوّل، کامران سلیم نہم اورنگ زیب ہاؤس دوم، آصف نسیم دہم اورنگ زیب ہاؤس سوم جونیئرز میں یاسر رفیق ہشتم بابر ہاؤس اوّل، یحییٰ رفیق ہشتم بابر ہاؤس اوّل، یحییٰ عثمان ہشتم ایم جی ہاؤس دوم، عبداللہ بخاری نہم ایم جی ہاؤس سوئم۔

اقبال ڈے

۹ نومبر ۱۹۸۸ء کو منایا گیا۔ انعامات مہمان خصوصی پروفیسر مرزا محمد منور نے تقسیم کیے۔ نتائج یہ تھے۔

آفتاب رمیض نہم اورنگ زیب ہاؤس اوّل، انتخاب عالم نہم شیر شاہ ہاؤس دوم، کوئز میں سے شیر شاہ ہاؤس اوّل، محمد غزنوی ہاؤس دوم۔

بک ریویو

۴ فروری ۱۹۸۸ء کو ہوا۔ اردو کے نتائج یہ تھے۔

نعیم اقبال دواز دہم شیر شاہ ہاؤس اوّل' جہاں زیب اصغر دواز دہم اورنگ زیب ہاؤس دوم' سلیم اختر یاز دہم ٹیپو سلطان ہاؤس اوّل' کاشف جلیل یاز دہم ٹیپو سلطان ہاؤس دوم' احمد بلال یاز دہم ٹیپو سلطان سوم' ظفر اقبال دہم اورنگ زیب ہاؤس اوّل' عمر صدیق دہم شیر شاہ ہاؤس دوم' انور دہم' اورنگ زیب ہاؤس سوم' سلیم عارف نہم ایم جی ہاؤس اوّل' شارق مشتاق نہم ایم جی ہاؤس دوم' احمد شبیر نہم ٹیپو سلطان ہاؤس سوم' ظہیر الحسن نہم ایم جی ہاؤس سوئم

امتیاز عادل ہشتم ایم جی ہاؤس اوّل' اجمل فرید ہشتم ایم جی ہاؤس دوم' ساجد زمان ہشتم بابر ہاؤس سوم' خرم رضا ہشتم ایم جی ہاؤس سوئم

انگلش کے نتائج یہ تھے۔

طلحہ طارق دواز دہم اورنگ زیب ہاؤس اوّل' حماد رضا دواز دہم شیر شاہ ہاؤس دوم' عمر مجید دواز دہم ٹیپو سلطان ہاؤس سوم' منصور احسن یاز دوم ٹیپو سلطان ہاؤس اوّل' احسن وقاص دہم شیر شاہ ہاؤس اوّل' ذوالفقار علی دہم اورنگ زیب ہاؤس دوم' آصف نسیم دہم اورنگ زیب ہاؤس سوم' وسیم حیدر نہم بابر ہاؤس اوّل' طارق حبیب نہم بابر ہاؤس دوم' عاطف عمران نہم ایم جی ہاؤس سوم' فیصل حسن ہشتم ایم جی ہاؤس اوّل' ظل الرحمٰن ہشتم بابر ہاؤس دوم' مصطفیٰ علی بابر ہاؤس سوئم

۱۹۸۹-۹۰ء

مقابلہ قرات

ہاؤس پوزیشن یہ تھی۔ طارق حبیب شیر شاہ ہاؤس اوّل' ناصر حسین اورنگ زیب دوم' افتخار احمد بابر ہاؤس سوئم

مقابلہ مضمون نویسی

۱۶ مئی ۱۹۸۹ء کو ہوا۔ انگریزی کے نتائج یہ تھے۔

عدیل رشید اعوان ہشتم ایم جی ہاؤس اوّل' یاسر وسیم ہشتم ایم جی ہاؤس دوم' شاہد حمید ہشتم ایم جی ہاؤس سوم' مصطفیٰ علی نہم بابر ہاؤس اوّل' علی حمزہ نہم بابر ہاؤس دوم' فیصل حسن نہم ٹیپو سلطان ہاؤس سوم' کامران سلیم دہم اورنگ زیب ہاؤس اوّل' احمد شبیر دہم ٹیپو سلطان ہاؤس دوم' زمان مہدی دہم شیر شاہ ہاؤس سوم' منصور احسان دواز دہم ٹیپو سلطان ہاؤس اوّل' سلطان بھٹی دواز دہم ٹیپو سلطان ہاؤس دوم' مبشر حسن دواز دہم شیر شاہ ہاؤس سوئم

اردو کے نتائج یہ تھے۔

عامر علی ہشتم ایم جی ہاؤس اوّل' تیمن رضا ہشتم بابر ہاؤس دوم' ریاض احمد ہشتم ایم جی ہاؤس سوم' عادل افتخار نہم ٹیپو سلطان ہاؤس اوّل' یاسر رحمانی نہم ایم جی ہاؤس دوم' عمر فاروق نہم اورنگ زیب ہاؤس سوم' احمد نواز دہم اورنگ زیب ہاؤس اوّل' تنویر حسن دہم اورنگ زیب ہاؤس دوم' نعیم عباس دہم شیر شاہ ہاؤس سوم' شاہد پرویز دواز دہم اورنگ زیب ہاؤس اوّل' سلیم اختر دواز دہم ٹیپو سلطان دوم' افتخار احمد دواز دہم اورنگ زیب ہاؤس سوئم۔

اردو ڈیکلے میشن

یکم اکتوبر ۱۹۸۹ء کو ہوا۔ نتائج یہ تھے۔

ٹیپو سلطان ہاؤس اوّل' شیر شاہ ہاؤس دوم' اورنگ زیب ہاؤس سوم' صارم بن فخر اوّل' شارق مشتاق دوم' محمد انور سوم جونیئرز میں محمود غزنوی ہاؤس اوّل' بابر ہاؤس دوم' خرم رضا ایم جی ہاؤس اوّل' عمران احمد ایم جی ہاؤس دوم

انگلش ڈیکلے میشن

۱۱ اکتوبر ۱۹۸۹ء کو ہوا۔ سینئرز کے لئے عنوان یہ تھا:

Riches come and go but honour stays on.

جونیئرز کے لئے عنوان یہ تھا:

Our salvation lies in stronger faith.

نتائج یہ تھے:

ٹیپو سلطان ہاؤس اوّل' شیر شاہ ہاؤس دوم' اورنگ زیب ہاؤس سوم' جونیئرز میں بابر ہاؤس اوّل' محمود غزنوی ہاؤس دوم' سینئرز میں منصور احسن ٹیپو ہاؤس اوّل' مہتاب احمد شیر شاہ ہاؤس دوم' نعیم شہزاد اورنگ زیب ہاؤس سوم جونیئرز میں مصطفیٰ علی بابر ہاؤس اوّل' حامد سجاد ایم جی ہاؤس دوم' یاسر مختار ہاؤس سوئم

اردو مباحثہ

۱۶ اکتوبر ۱۹۸۹ء کو ہوا۔

جونیئرز میں بابر ہاؤس اوّل' محمود غزنوی ہاؤس دوم' افضال احمد بابر ہاؤس اوّل' ساجد زمان بابر ہاؤس دوم' سینئرز میں شیر شاہ ہاؤس اوّل' اورنگ زیب ہاؤس دوم' ٹیپو ہاؤس سوم' آفتاب اورنگ زیب ہاؤس اوّل' فیصل رانا شیر شاہ ہاؤس دوم' عاطف عمران ٹیپو سلطان ہاؤس سوئم

انگریزی مباحثہ

۲۵ اکتوبر ۱۹۸۹ء کو ہوا۔ عنوان سینئرز کے لئے یہ تھا: Man has more retrogressed than progressed.

جونیئرز کے لئے عنوان یہ تھا: The concept of equality is a deception.

نتائج یہ تھے:

شیر شاہ ہاؤس اوّل' ٹیپو ہاؤس دوم، اورنگ زیب ہاؤس سوم، جونیئرز میں محمود غزنوی ہاؤس اوّل، بابر ہاؤس دوم۔ سینئرز میں احسن وقاص شیر شاہ ہاؤس اوّل، زمان مہدی شیر شاہ ہاؤس دوم، خالد محمود ٹیپو سلطان ہاؤس سوم، جونیئرز میں عدیل راشد ایم جی ہاؤس اوّل، راحیل ارشاد بابر ہاؤس دوم۔

بک ریویو

یکم نومبر ۱۹۸۹ء کو ہوا۔ اردو کے نتائج یہ تھے:

افضال احمد نہم بابر ہاؤس اوّل، ساجد زمان نہم بابر ہاؤس دوم، کاشف ضیاء دہم شیر شاہ ہاؤس اوّل، طارق جاوید دہم ٹیپو سلطان ہاؤس دوم، ثاقب عزیز دہم شیر شاہ ہاؤس سوم، احمد بلال ملک دواز دہم ٹیپو سلطان ہاؤس اوّل، سلیم اختر دواز دہم ٹیپو سلطان ہاؤس دوم، کاشف جلیل دواز دہم ٹیپو سلطان ہاؤس سوئم۔

انگریزی کے نتائج یہ تھے۔

مصطفیٰ علی نہم بابر ہاؤس اوّل، یاسر رفیق نہم بابر ہاؤس دوم، علی حمزہ نہم بابر ہاؤس سوم، اشتیاق رحمان دہم ٹیپو سلطان ہاؤس اوّل، احمد شبیر دہم ٹیپو سلطان ہاؤس دوم، وسیم حیدر دہم ٹیپو سلطان ہاؤس سوم، خالد دواز دہم ٹیپو سلطان ہاؤس اوّل، نعیم شہزاد دواز دہم ایم جی ہاؤس دوم، مہتاب دواز دہم شیر شاہ ہاؤس سوئم۔

جنرل نالج ٹیسٹ

۳ دسمبر ۱۹۸۹ء کو ہوا۔

اورنگ زیب ہاؤس اوّل، ٹیپو ہاؤس دوم، شیر شاہ ہاؤس سوم، جونیئر ز میں ایم جی ہاؤس اوّل، بابر ہاؤس دوم۔

پاکستانیات

۲۳ مارچ ۱۹۹۰ء کو منعقد ہوا۔

تقاریر اور کوئز پروگرام میں شیر شاہ ہاؤس اوّل' بابر ہاؤس دوم' اورنگ زیب ہاؤس سوم رہے۔ کوئز میں بابر ہاؤس اوّل' شیر شاہ ہاؤس دوم' اورنگ زیب ہاؤس سوم' ترانہ میں شیر شاہ ہاؤس اوّل' بابر ہاؤس دوم' اورنگ زیب ہاؤس اور ٹیپو ہاؤس سوم' تقاریر میں اورنگ زیب ہاؤس اوّل' شیر شاہ ہاؤس دوم' محمود غزنوی ہاؤس سوئم

۱۹۹۰ء۔۹۱

انگریزی مباحثہ

۲۴ مئی ۱۹۹۰ء کو ہوا۔ نتائج یہ تھے: شیر شاہ ہاؤس اوّل' محمود غزنوی ہاؤس دوم' اورنگ زیب ہاؤس سوم' آصف نسیم عباسی ہاؤس اوّل' احسان وقاص دوم' زمان مہدی سوئم

اردو ڈیکلے میشن

۱۰ استمبر ۱۹۹۰ء کو ہوا۔ نتائج یہ تھے: شیر شاہ ہاؤس اوّل' اورنگ زیب ہاؤس دوم' محمود غزنوی ہاؤس سوم' ایم انور شیر شاہ ہاؤس اوّل' ایم علی اصغر اورنگ زیب ہاؤس دوم' شارق مشتاق ایم جی ہاؤس سوم

انگلش ڈیکلے میشن

۱۱ اکتوبر ۱۹۹۰ء کو ہوا۔ نتائج یہ تھے: اورنگ زیب ہاؤس اوّل' شیر شاہ ہاؤس دوم' بابر ہاؤس سوم' کلیم اشرف اورنگ زیب ہاؤس اوّل' حسن مہدی شیر شاہ ہاؤس دوم' سہیل باجوہ بابر ہاؤس سوم۔

جنرل نالج

۱۲۰ اکتوبر ۱۹۹۰ء کو ہوا۔ نتائج یہ تھے: محمود غزنوی ہاؤس اوّل' شیر شاہ ہاؤس دوم' بابر ہاؤس سوم' عاصم رضا دواز دہم' احمد نواز یاز دہم' بابر انور دہم' وحید عابد نہم' فیض احمد ہشتم

مضمون نویسی

نومبر ۱۹۹۰ء میں منعقد ہوا۔ نتائج یہ تھے: انگریزی میں کامران سلیم شیر شاہ ہاؤس اوّل' آصف میر ٹیپو سلطان ہاؤس دوم' یحیٰ عثمان ایم جی ہاؤس سوم' اردو میں تنویر حسن اورنگ زیب ہاؤس اوّل' احمد نواز شیر شاہ ہاؤس دوم

بک ریویو

انگریزی میں سہیل وہاب ٹیپو سلطان ہاؤس اوّل' اشتیاق رحمان ٹیپو سلطان ہاؤس دوم' اردو میں شارق مشتاق ایم جی ہاؤس اوّل' سلیم عارف شیر شاہ ہاؤس دوم

اقبالیات

۲۲ نومبر ۱۹۹۰ء کو ہوا۔ نتائج یہ تھے: افتخار جمیل اورنگ زیب ہاؤس اوّل، ناصر حسین شیر شاہ ہاؤس دوم، شاہد ندیم جناح ہاؤس سوم

مقابلۂ قرأت

۲۵ نومبر ۱۹۹۰ء کو ہوا نتائج یہ تھے:

افتخار جمیل اورنگزیب ہاؤس اول ناصر حسین شیر شاہ ہاؤس دوم، شاہد ندیم جناح ہاؤس سوم

مقابلہ پاکستانیات

۲۳ مارچ ۱۹۹۰ء کو ہوا۔ نتائج یہ تھے: کوئز میں بابر ہاؤس اوّل، شیر شاہ ہاؤس دوم، اورنگ زیب ہاؤس سوم، ترانہ میں شیر شاہ ہاؤس اوّل، بابر ہاؤس دوم، اورنگ زیب اور ٹیپو ہاؤس سوم، تقاریر میں اورنگ زیب ہاؤس اوّل، شیر شاہ ہاؤس دوم، محمود غزنوی ہاؤس سوم رہے۔

۱۹۹۱_۹۲ء

اردو مباحثہ

۱۶ ستمبر ۱۹۹۲ء کو ہوا۔ سینئیرز کے لئے عنوان یہ تھا: ''میں شرمندہ ہوں اس دور کا انسان ہوکر'' جونیئرز کے لئے عنوان یہ تھا ''محنت ذہانت پر سبقت رکھتی ہے''

نتائج یہ تھے: ساجد زمان ٹیپو سلطان ہاؤس اوّل، شبیہ الحسن بابر ہاؤس دوم، نعیم یوسف ٹیپو سلطان ہاؤس دوم، آصف جہانگیر اورنگ زیب ہاؤس سوم، ٹیپو سلطان ہاؤس اوّل، بابر ہاؤس دوم، اورنگ زیب ہاؤس سوم، جونیئرز میں کاشان صدیقی جناح ہاؤس اوّل، اشتیاق احمد جناح ہاؤس دوم، خالد محمود جناح ہاؤس سوم، عثمان یونس اقبال ہاؤس سوم، ہاؤس پوزیشن میں جناح ہاؤس اوّل

انگریزی مباحثہ

۲۱ ستمبر ۱۹۹۲ء کو ہوا۔ سینئرز کیلئے عنوان تھا: Study of History is a Waste of Time

جونیئرز کیلئے عنوان تھا: Good bye English, We need Urdu

نتائج یہ تھے:

حسن مہدی بابر ہاؤس اوّل، یاسر مختار بابر ہاؤس دوم، عدیل رشید ایم جی ہاؤس دوم، ناصر نشان اورنگ زیب ہاؤس سوم، فیصل حسن ٹیپو سلطان ہاؤس سوم، ہاؤس پوزیشن میں بابر ہاؤس اوّل، اورنگ زیب ہاؤس دوم، ایم جی ہاؤس سوم، جونیئرز میں وقاص عارف جناح ہاؤس اوّل، نوید مسعود اقبال ہاؤس سوم، عمر مقصود اقبال ہاؤس سوم، جناح ہاؤس اوّل

انگلش ڈیکلے میشن

۳۰ ستمبر ۱۹۹۲ء کو ہوا۔ سینئرز کے لئے عنوانات یہ تھے:

Quest for Perfection is Secret of Progress.
Our Survival Lies in Nuclear Technology.

جونیئرز کے لئے عنوان تھا: Fortune Favours the Bold.

نتائج یہ تھے:

سردار طارق بابر ہاؤس اوّل، یحییٰ عثمان ایم جی ہاؤس دوم، یاسر رفیق اورنگ زیب ہاؤس دوم، سہیل اکبر اورنگ زیب ہاؤس سوم، ہاؤس پوزیشن میں اورنگ زیب ہاؤس اوّل، بابر ہاؤس دوم، ایم جی ہاؤس سوم، جونیئرز میں ابرار احمد اقبال ہاؤس اوّل، سعد یاسین جناح ہاؤس اوّل، امتیاز جمیل ہاؤس دوم، آصف قیوم اقبال ہاؤس سوم، ہاؤس پوزیشن میں اقبال ہاؤس اوّل

پاکستانیات

میجر ڈاکٹر عبدالواحد کے زیر اہتمام ۱۵ اکتوبر ۱۹۹۲ء کو ہوا۔ نتائج یہ تھے:

سینیئرز کی تقریروں میں اسد خان اورنگ زیب ہاؤس اوّل' فواد علی بابر ہاؤس دوم' عمر علی ٹیپو سلطان ہاؤس سوم' ترانے میں اورنگزیب ہاؤس اوّل' ایم جی ہاؤس دوم' کوئز میں بابر ہاؤس اوّل' ایم جی ہاؤس دوم' بیسٹ سکور میں وحید خٹک ایم جی ہاؤس' افتخار حسین بابر ہاؤس اوّل' شعیب شاکر بابر ہاؤس' ہاؤس پوزیشن میں بابر اور اورنگزیب اوّل' ایم جی ہاؤس سوم' جونیئرز کی تقریروں میں منوچہر جناح ہاؤس اوّل' سجاد شیخ اقبال ہاؤس دوم' ترانے میں اقبال ہاؤس اوّل' کوئز میں اقبال ہاؤس اوّل' بیسٹ سکور میں محسن کمال جناح ہاؤس' راحیل انجم اقبال ہاؤس' عزیز احمد اقبال ہاؤس' ہاؤس پوزیشن میں اقبال ہاؤس اوّل

بک ریویو

۱۶ اکتوبر ۱۹۹۲ء کو ہوا۔ نتائج یہ تھے:

انگریزی سینیئرز میں حامد ریاض ایم جی ہاؤس اوّل' ظل حسین بابر ہاؤس دوم' اظہر جاوید ٹیپو سلطان ہاؤس دوم' آصف جہانگیر اورنگزیب ہاؤس سوم' جنید نبی ٹیپو ہاؤس سوم' انگریزی جونیئرز میں جمال نسیم جناح ہاؤس اوّل' آصف محمود اقبال ہاؤس دوم' عباس کیانی اقبال ہاؤس سوم' اردو سینیئرز میں وحید خٹک ایم جی ہاؤس اوّل' سلیمان رفیع اورنگ زیب ہاؤس دوم' جاوید اقبال بابر ہاؤس سوم' اردو جونیئرز میں عثمان حیدر اقبال ہاؤس اوّل' امتیاز جمیل اقبال ہاؤس دوم' کاشان صدیقی جناح ہاؤس سوم

مضمون نویسی

انگریزی سینیئرز میں رضا علی ایم جی ہاؤس اوّل' یحیٰی عثمان ایم جی ہاؤس دوم' فیصل حسن اورنگزیب ہاؤس سوم' انگریزی جونیئرز میں تیمور یونس جناح ہاؤس اوّل' محمد عمران اقبال ہاؤس دوم' عمران اللہ اقبال ہاؤس سوم' اردو سینیئرز میں حماد تنویر بٹ ایم جی ہاؤس اوّل' فیصل ضیاء ایم جی ہاؤس اوّل' مسعود اختر بابر ہاؤس اوّل' جونیئرز میں خالد محمود جناح ہاؤس اوّل' وقاص خالد اقبال ہاؤس دوم' ثاقب علی اقبال ہاؤس سوم

اردو ڈیکلے میشن

۷ نومبر ۱۹۹۲ء کو ہوا۔ سینیئرز کے عنوانات یہ تھے:

''فقط ذوق پرواز ہے زندگی'' ''ہے جرم ضعیفی سزا مرگ مفاجات'' جونیئرز کے لئے عنوانات یہ تھے:

''نامی کوئی بغیر مشقت نہیں ہوا''۔ ''تعمیر قوم میں اخلاق کا کردار''۔

ان کے نتائج یہ تھے:

سینیئرز میں وسیم رضا اورنگزیب ہاؤس اوّل' محمد شعیب بابر ہاؤس دوم' کاشف طاہر اورنگزیب ہاؤس سوم' اونگ زیب ہاؤس اوّل' ٹیپو ہاؤس دوم' بابر ہاؤس سوم' جونیئرز میں عمران یوسف جناح ہاؤس اوّل' وقاص خالد اقبال ہاؤس دوم' محسن صغیر جناح ہاؤس سوم' ہاؤس پوزیشن میں جناح ہاؤس اوّل

برجستہ تقریریں

۲۹۔۱۲۸ اکتوبر ۱۹۹۲ء کو ہوئیں۔ نتائج یہ تھے:

انگریزی سینئرز میں وقار احمد ٹیپو سلطان ہاؤس اوّل' محمد رفیق بابر ہاؤس دوم' ایم راحیل ارشاد ایم جی ہاؤس سوم' اردو میں عاطف ضیاء ایم جی ہاؤس اوّل' مسعود اختر بابر ہاؤس دوم' شیراز خادم اورنگزیب ہاؤس سوم' افتخار جمیل اورنگ زیب ہاؤس سوم' ہاؤس پوزیشن انگریزی میں ایم جی ہاؤس اوّل' اورنگ زیب دوم، بابر ہاؤس سوم، ہاؤس پوزیشن اردو میں ایم جی ہاؤس اول، اورنگ زیب ہاؤس دوم' انگریزی جونیئرز میں احمد ریحان جناح ہاؤس اوّل' عمران سرغنہ اقبال ہاؤس دوم' محسن کمال جناح ہاؤس سوم' اردو جونیئرز میں عاصم قیوم جناح ہاؤس اوّل' سہیل اسلم جناح ہاؤس دوم' اسد کیانی جناح ہاؤس سوم' ہاؤس پوزیشن انگریزی میں اقبال ہاؤس اوّل' ہاؤس پوزیشن اردو میں جناح ہاؤس اوّل

جنرل نالج

۳ نومبر ۱۹۹۲ء میں ایم جی ہاؤس اوّل' بابر ہاؤس دوم' اورنگ زیب ہاؤس سوم' جونیئرز میں اقبال ہاؤس اوّل

اقبالیات

۹ نومبر ۱۹۹۲ء کو ہوا۔ نتائج یہ تھے:

سینئرز کی تقریروں میں عبدالرزاق بابر ہاؤس اوّل' ساجد عمران ایم جی ہاؤس دوم' ترانے میں ایم جی ہاؤس اوّل' اورنگ زیب ہاؤس دوم' کوئز میں ٹیپو سلطان ہاؤس اوّل' اورنگ زیب ہاؤس دوم' بیسٹ سکور میں فرخ عدنان اورنگ زیب ہاؤس' ہاؤس پوزیشن میں اورنگ زیب ہاؤس اوّل' ٹیپو سلطان ہاؤس دوم' ایم جی ہاؤس سوم' جونیئرز کی تقریروں میں عمران فضل جناح ہاؤس اوّل' محمد علی اقبال ہاؤس اوّل' ترانے میں جناح ہاؤس اوّل' کوئز میں اقبال ہاؤس اوّل' بیسٹ سکور میں جمال ناصر جناح ہاؤس' ہاؤس پوزیشن میں اقبال ہاؤس اوّل

۹۳۔۱۹۹۲ء

نوٹ: میگزین پر ۹۴۔۱۹۹۳ء کا سال لکھا گیا ہے جبکہ اس کی رپورٹس ۹۳۔۱۹۹۲ء کی ہیں۔ جو مندرجہ ذیل ہیں:

انگریزی برجستہ

۳۰۔۳۱ اکتوبر ۱۹۹۳ء کو ہوا۔ نتائج یہ تھے:

سینئرز ہاؤس میں بابر ہاؤس اوّل' ایم جی ہاؤس دوم' اورنگ زیب ہاؤس سوم' ٹیپو ہاؤس چہارم' جونیئر میں جناح ہاؤس اوّل' اقبال ہاؤس دوم' سینئرز میں آفتاب ادریس یاز دہم بابر ہاؤس اوّل' احمد وقاص دوازدہم ایم جی ہاؤس دوم' وقاص عارف دہم بابر ہاؤس سوم' ساجد محمود ٹیپو سلطان ہاؤس حوصلہ افزائی' جونیئرز میں احمد ریحان جناح ہاؤس اوّل' ضیاء الحسن جناح ہاؤس دوم' عامر بن مامون جناح ہاؤس حوصلہ افزائی۔

اردو برجستہ

عاطف ضیاء عباسی ایم جی ہاؤس اوّل' کاشف طاہر اورنگ زیب ہاؤس دوم' امتیاز جمیل ٹیپو ہاؤس سوم' جاوید اقبال بابر ہاؤس حوصلہ افزائی' ہاؤس پوزیشن میں ایم جی ہاؤس اول، اورنگ زیب ہاؤس دوم، ٹیپو سلطان ہاؤس سوم، بابر ہاؤس چہارم، جونیئرز میں ثنا اللہ جناح ہاؤس، کاشف الیاس جناح ہاؤس، دوم' شبیر حیدر اقبال ہاؤس حوصلہ افزائی' ہاؤس پوزیشن میں جناح ہاؤس اوّل۔

مباحثہ انگریزی

یکم ستمبر ۱۹۹۳ء کو ہوا۔ سینئرز کے لئے عنوان یہ تھا:

Modern youth is a problem.

جونیئرز کے لئے عنوان یہ تھا:

Our present is better than our past.

نتائج یہ تھے: عبدالرشید ایم جی ہاؤس اوّل' حسن مہدی بابر ہاؤس دوم' عامر مشتاق اورنگ زیب ہاؤس سوم' اسد امتیاز ٹیپو سلطان ہاؤس حوصلہ افزائی' ہاؤس پوزیشن میں محمود غزنوی ہاؤس اوّل' اورنگ زیب ہاؤس دوم' ٹیپو سلطان ہاؤس سوم بابر ہاؤس چہارم' جونیئرز میں آصف قیوم اقبال ہاؤس اوّل' محمد نعیم اقبال ہاؤس دوم' عمر رؤف اقبال ہاؤس سوم' احسن صدیقی جناح ہاؤس حوصلہ افزائی' ہاؤس پوزیشن میں اقبال ہاؤس اوّل' جناح ہاؤس دوم۔

اردو مباحثہ

۴۔۵ ستمبر ۱۹۹۳ء کو ہوا۔ عنوان تھا شاعری تضیع اوقات ہے۔ جونیئرز کیلئے عنوان تھا پیسہ ہی عزت کا پیمانہ ہے۔ نتائج یہ تھے:

شبیہ الحسن بابر ہاؤس اوّل' آصف جہانگیر اورنگ زیب ہاؤس دوم' شیخ سجاد ٹیپو سلطان ہاؤس سوم' فیصل ضیاء ایم جی ہاؤس حوصلہ افزائی' ہاؤس پوزیشن میں بابر

ہاؤس اوّل اورنگ زیب ہاؤس دوم ایم جی ہاؤس سوم ٹیپو ہاؤس چہارم جونیئرز میں کاشان صدیقی جناح ہاؤس اوّل سکندر ایاز اقبال ہاؤس دوم اشتیاق احمد جناح ہاؤس حوصلہ افزائی ہاؤس پوزیشن میں جناح ہاؤس اوّل اقبال ہاؤس دوم۔

اردو ڈیکلے میشن

سینیئرز کے لئے ۶ ستمبر اور جونیئرز کے لئے ۸ ستمبر ۱۹۹۳ء کو ہوا۔ سینیئرز کے لئے عنوانات یہ تھے:

''جہاں نو کی افکار تازہ سے ہے نمود'' ، ''غیرت ہے بڑی چیز جہان تگ و دو میں''۔ جونیئرز کا عنوان یہ تھا۔ ''پاکستان کی بقا سائنسی اور صنعتی ترقی پر منحصر ہے''۔

نتائج یہ تھے:

وسیم اعظم اورنگ زیب ہاؤس اوّل اسد خان اورنگ زیب ہاؤس دوم ساجد عمران ایم جی ہاؤس دوم مسعود اختر بابر ہاؤس سوم عاصم خان بابر ہاؤس حوصلہ افزائی جونیئرز میں عمران فضل جناح ہاؤس اوّل عثمان عزیز جناح ہاؤس دوم عامر محمود اقبال ہاؤس سوم ہاؤس پوزیشن میں جناح ہاؤس اوّل اقبال ہاؤس دوم۔

انگلش ڈیکلے میشن

جونیئرز کے لئے ۷ ستمبر اور سینئرز کے لئے ۱۲ ستمبر کو منعقد ہوا۔ جونیئرز کے لئے عنوان تھا:

Life is action not contemplation.

سینئرز کے لئے عنوانات یہ تھے:

1. Man is at the mercy of nature.
2. Money makes the mare go.

جونیئرز میں مہمان خصوصی جی او سی ۱۷ ڈویژن میجر جنرل طاہر علی قریشی ستارہ بسالت نے انعامات تقسیم کئے۔ سینئرز میں مہمان خصوصی جی او سی ۱۹ ڈویژن میجر جنرل ارشد محمود نے انعامات تقسیم کئے۔ نتائج یہ تھے:

سعد یاسین جناح ہاؤس اوّل ظہیر بن مامون جناح ہاؤس دوم اسد کیانی جناح ہاؤس سوم عامر شہزاد اقبال ہاؤس حوصلہ افزائی ہاؤس پوزیشن میں جناح ہاؤس اوّل اقبال ہاؤس دوم

سینئرز میں سردار طارق بابر ہاؤس اوّل عاصم تنویر ایم جی ہاؤس دوم جنید نبی ٹیپو ہاؤس سوم فرخ عدنان اورنگ زیب ہاؤس حوصلہ افزائی ہاؤس پوزیشن میں جناح ہاؤس اوّل ایم جی ہاؤس دوم بابر ہاؤس سوم اورنگ زیب ہاؤس چہارم

پاکستانیات

۲ نومبر ۱۹۹۳ء میجر ڈاکٹر عبدالواحد کے زیر اہتمام منایا گیا۔ نتائج یہ تھے:

سینئرز کے تقریری مقابلے میں منوچہر اعوان اورنگ زیب ہاؤس اوّل نعمان ظہور ایم جی ہاؤس دوم ترانے میں اورنگ زیب ہاؤس اوّل بابر ہاؤس دوم کوئز میں اورنگ زیب ہاؤس اوّل بابر ہاؤس دوم بیسٹ سکور عزیز احمد اورنگ زیب ہاؤس ہاؤس پوزیشن میں اورنگ زیب ہاؤس اوّل ایم جی ہاؤس دوم بابر ہاؤس سوم ٹیپو ہاؤس چہارم جونیئرز کے تقریری مقابلے میں ساجد حسین جناح ہاؤس اوّل ترانے میں جناح ہاؤس اوّل کوئز میں جناح ہاؤس اوّل بیسٹ سکور عمران اللہ خان اقبال ہاؤس ہاؤس پوزیشن میں جناح ہاؤس اوّل

جنرل نالج ٹیسٹ

۴ نومبر ۱۹۹۳ء کو منعقد ہوا۔ نتائج یہ تھے:

سینئرز میں ایم جی ہاؤس اوّل بابر ہاؤس دوم اورنگ زیب ہاؤس سوم جونیئرز میں اقبال ہاؤس اوّل

اقبالیات

میجر ڈاکٹر عبدالواحد کے زیر اہتمام ۹ نومبر ۱۹۹۳ء کو ہوا۔ نتائج یہ تھے:

سینئرز کے تقریری مقابلے میں عمر فاروق اورنگ زیب ہاؤس اوّل' عبدالقیوم ایم جی ہاؤس دوم' گلوکاری میں بابر ہاؤس اوّل' اورنگ زیب ہاؤس دوم، کوئز میں ایم جی ہاؤس اوّل' ٹیپو ہاؤس دوم' بیسٹ سکورر عمران خان بابر ہاؤس' بیت بازی میں ایم جی ہاؤس اوّل' ہاؤس پوزیشن میں ایم جی ہاؤس اوّل' ٹیپو ہاؤس دوم' اورنگ زیب ہاؤس سوم' بابر ہاؤس چہارم' جونیئرز کے تقریری مقابلے میں عاصم بلال اقبال ہاؤس اوّل' مقابلہ گلوکاری میں جناح ہاؤس اوّل' کوئز میں جناح ہاؤس اوّل' بیسٹ سکورر فہیم قیصر جناح ہاؤس' بیت بازی میں جناح ہاؤس اوّل' ہاؤس پوزیشن میں جناح ہاؤس اوّل

۹۴-۱۹۹۳ء

نوٹ: گزشتہ سال کی طرح اس مرتبہ بھی میگزین پر ۹۵-۱۹۹۴ء کا سال لکھا گیا۔ جبکہ میگزین ۹۴-۱۹۹۳ء کے واقعات پر مشتمل ہے جیسا کے ذیل کی رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے۔

مباحثہ انگریزی

سینئرز کے لئے ۱۹ ستمبر' جونیئرز کے لئے ۱۱۶کتوبر ۱۹۹۴ء کو ہوا۔ جونیئرز کے لئے عنوان یہ تھا:

Success is a matter of chance

سینئرز کے لئے عنوان یہ تھا:

Knowledge is power but money is superpower

نتائج یہ تھے:

ابرار احمد ٹیپو سلطان ہاؤس اوّل' احمد ریحان ایم جی ہاؤس دوم' تیمور یونس ایم جی ہاؤس' بابر عدیل ٹیپو ہاؤس سوم' ہاؤس پوزیشن میں ایم جی ہاؤس اوّل' ٹیپو ہاؤس دوم' اورنگ زیب سوم' جونیئرز میں عمر ریاض جناح ہاؤس اوّل' ضرار امجد جناح ہاؤس دوم' عمر رؤف اقبال ہاؤس دوم' آصف محمود اقبال ہاؤس سوم' ہاؤس پوزیشن میں اقبال اوّل' جناح ہاؤس دوم

مباحثہ اردو

جونیئرز کے لئے ۷ استمبر' سینئرز کے لئے ۲۳ ستمبر ۱۹۹۴ء میں ہوا۔ جونیئرز کے لئے عنوان تھا:
''ہر انسان اپنی تقدیر کا خالق ہے'' سینئرز کے لئے عنوان تھا ''جو نقش کہن تم کو نظر آئے مٹا دو''۔
نتائج یہ تھے:

ساجد محمود ٹیپو ہاؤس اوّل' عاطف ضیاء ایم جی ہاؤس دوم' کاشان صدیقی ایم جی ہاؤس سوم' طارق محمود بابر ہاؤس سوم' ہاؤس پوزیشن میں ایم جی ہاؤس اوّل' ٹیپو سلطان ہاؤس دوم' اورنگ زیب ہاؤس سوم' جونیئرز میں عبدالماجد جناح ہاؤس اوّل' میاں طاہر اقبال ہاؤس دوم' شاہد تقی اقبال ہاؤس سوم' ہاؤس پوزیشن میں دونوں ہاؤس برابر رہے۔

انگریزی ایکسٹمپرے

۱۳۰ کتوبر ۱۹۹۴ء کو ہوا۔ نتائج یہ تھے:

جمال معروف ایم جی ہاؤس اوّل' سعد یاسین ایم جی ہاؤس دوم' جمال نسیم ایم جی ہاؤس سوم' ہاؤس پوزیشن میں ایم جی ہاؤس اوّل' اورنگ زیب ہاؤس دوم' ٹیپو سلطان ہاؤس سوم' جونیئرز میں ایم نیاز حسین ملک اقبال ہاؤس اوّل' احمد عمر جناح ہاؤس دوم' ایم عامر تنویر عبدالغفور اقبال ہاؤس سوم' ہاؤس پوزیشن میں اقبال ہاؤس اوّل' جناح ہاؤس دوم۔

انگریزی ڈیکلے میشن

جونیئرز کے لئے ۱۸ ستمبر' سینیئر ز کے لئے ۱۴ اکتوبر ۱۹۹۴ء کو ہوا۔ جونیئر ز کے لئے عنوان تھا:

Self Discipline Brings Honour.

سینئرز کے لئے عنوان یہ تھے: Failures are Pillars of Success & Self Reliance is the Best Defence.

نتائج یہ تھے:

عامر مشتاق اورنگ زیب ہاؤس اوّل' عامر شہزاد اورنگ زیب ہاؤس دوم' عاصم تنویر ایم جی ہاؤس سوم' ہاؤس پوزیشنز میں اورنگ زیب ہاؤس اوّل' ایم جی ہاؤس دوم' ٹیپو سلطان ہاؤس سوم' جونیئرز میں احتشام الحق جناح ہاؤس اوّل' ریحان ضیاء اقبال ہاؤس دوم فرحان بیگ اقبال ہاؤس سوم' ہاؤس پوزیشن میں اقبال ہاؤس اوّل' جناح ہاؤس دوم

اردو ڈیکلے میشن

سینیئرز کے لئے ۴ اکتوبر' جونیئر ز کے لئے ۵ اکتوبر ۱۹۹۴ء کو ہوا۔ جونیئر ز کے لئے عنوان تھا

''تعلیم صرف امتحان پاس کرنے کا نام نہیں ہے'' سینیئر ز کے لئے عنوان تھے۔'' جاوداں پیہم رواں ہر دم جواں ہے زندگی' جس میں نہ ہو انقلاب موت ہے وہ زندگی''۔

نتائج یہ تھے:

شاہین عارف ٹیپو سلطان ہاؤس اوّل' ساجد عمران ایم جی ہاؤس دوم' عمر فاروق اورنگ زیب ہاؤس دوم' مبین اسلم ٹیپو ہاؤس سوم' ہاؤس پوزیشن میں ایم جی ہاؤس اور ٹیپو ہاؤس اوّل' اورنگ زیب ہاؤس دوم' بابر ہاؤس سوم' جونیئرز میں ارشاد حسین جناح ہاؤس اوّل' مزمل زعیم اقبال ہاؤس دوم' عادل اسلم اقبال ہاؤس سوم' ندیم اقبال جناح ہاؤس سوم' ہاؤس پوزیشن میں اقبال ہاؤس اوّل رہا۔

اردو ایکسٹمپرے

۳۱ اکتوبر ۱۹۹۴ء کو ہوا۔ نتائج یہ تھے:

تنویر اسلم ایم جی ہاؤس اوّل' عمیر علی ٹیپو سلطان ہاؤس دوم' کاشف الیاس بابر ہاؤس سوم' ہاؤس پوزیشن میں اورنگ زیب ہاؤس اوّل' ایم جی ہاؤس دوم' ٹیپو سلطان ہاؤس سوم' جونیئرز میں محمد فیاض اقبال ہاؤس اوّل' حسن نقوی اقبال ہاؤس اوّل' عطا اللہ اقبال ہاؤس اوّل' ذوالفقار علی جناح ہاؤس دوم' ذوالفقار علی جناح ہاؤس سوم' ہاؤس پوزیشن میں اقبال ہاؤس اوّل اور جناح ہاؤس دوم رہا۔

پاکستانیات

یکم اور ۲ نومبر ۱۹۹۴ء کو منعقد ہوا۔ نتائج مندرجہ ذیل ہیں:

مقابلہ تقاریر میں عاصم بلال ایم جی ہاؤس اوّل' عمران فضل اورنگ زیب ہاؤس اوّل' شاہد عزیز ٹیپو سلطان ہاؤس دوم' ترانہ میں اورنگ زیب ہاؤس اوّل' بابر ہاؤس دوم' کوئز میں ایم جی ہاؤس اوّل' اورنگ زیب دوم' بیسٹ سکورر راحیل انجم' ہاؤس پوزیشن میں ایم جی ہاؤس اوّل' اورنگ زیب ہاؤس دوم' ٹیپو سلطان ہاؤس سوم رہے' جونیئرز میں مقابلہ تقریر میں نورالانور اقبال ہاؤس اوّل' ترانے میں اقبال ہاؤس اوّل' کوئز میں اقبال ہاؤس اوّل' بیسٹ سکور عبدالغفور اقبال ہاؤس' ہاؤس پوزیشن میں اقبال ہاؤس اوّل' جناح ہاؤس دوم رہا۔

اقبالیات

۹ نومبر ۱۹۹۴ء کو ہوا۔ نتائج مندرجہ ذیل ہیں:

مقابلہ تقاریر میں افضال احمد اورنگ زیب ہاؤس اوّل' آصف محمود ٹیپو سلطان ہاؤس اوّل' عامر محمود بابر ہاؤس دوم' ترانہ میں اورنگ زیب ہاؤس اوّل' ایم جی ہاؤس دوم' کوئز میں ٹیپو سلطان ہاؤس اوّل' اورنگ زیب ہاؤس دوم' بیت بازی میں بابر ہاؤس اوّل' ہاؤس پوزیشن میں ٹیپو سلطان ہاؤس اوّل' اورنگ زیب ہاؤس دوم' ایم

جی ہاؤس سوم' جونیئرز کے مقابلہ تقاریر میں ارشد نذر اقبال ہاؤس اوّل' ترانہ میں اقبال ہاؤس اوّل' کوئز میں اقبال ہاؤس اوّل' بیسٹ سکورر محمود اقبال ہاؤس' بیت بازی میں اقبال ہاؤس اوّل' جناح ہاؤس دوم رہے۔

جنرل نالج ٹیسٹ

۳ نومبر ۱۹۹۴ء کو ہوا تھا۔ نتائج یہ ہیں:

سینیئرز میں ایم جی ہاؤس اوّل' بابر ہاؤس دوم' ٹیپو ہاؤس سوم' جونیئرز میں اقبال ہاؤس اوّل' جناح ہاؤس دوم

آل پاکستان انٹر کالجیٹ بائی لنگوئیل ڈیکلے میشن (Bilingual Declamation)

یہ ڈیکلے میشن ۲۰ اکتوبر ۱۹۹۴ء کو موسیٰ ہال میں منعقد ہوا۔ اس میں ۲۵ ٹیموں نے حصہ لیا جو پاکستان کے مختلف کالجوں سے آئی تھیں۔ ملٹری کالج کی ٹیم اسد خان، ساجد عمران، جنید نبی، ابرار احمد شامل تھے۔ چونکہ کالج کی حیثیت میزبان کی تھی اس لئے کالج کی ٹیم کو ٹرافی اور انفرادی انعامات نہیں دیئے گئے۔ ۲۴ موضوعات پر تقریری مقابلہ تھا جس میں سنجیدہ انگریزی، اردو اور مزاحیہ انگریزی، اردو دونوں قسم کے عنوانات شامل تھے۔ ہر ٹیم کے لئے ایک اردو اور ایک انگریزی مقرر لانا لازمی تھا جس میں سے ایک کو مزاحیہ اور دوسرے کو سنجیدہ تقریر کرنی تھی۔

زیادہ تر نمائندگان ایک روز قبل کالج میں پہنچ گئے تھے جنہیں کالج کی سیر کروائی گئی۔ شام کو موسیٰ ہال میں میجر محمد آصف نے انہیں ڈیکلے میشن کے بارے میں ہدایات دیں۔ بعد ازاں سٹیج ریہرسل کے لئے مقررین کے حوالے کر دیا گیا۔ ڈیکلے میشن کے لئے صبح اور شام کے دو سیشن تھے۔ کمانڈانٹ بریگیڈیر مقصود الحسن نے خیر مقدمی کلمات سے تقریب کا آغاز کیا۔ جس کے بعد کالج کی لٹریری سوسائٹی کے صدر اور سیکرٹری نے سٹیج کی کارروائی سنبھال لی۔

صبح کے سیشن کے بعد مہمانوں کو منگلا ڈیم دکھایا گیا جہاں انہیں دوپہر کا کھانا پیش کیا گیا۔ دوسرا سیشن ۵ بجے شام شروع ہوا۔

اختتام پر مہمان خصوصی لیفٹیننٹ جنرل خالد لطیف مغل کمانڈر ون کور نے انعامات تقسیم کئے۔ تمام مقررین کو مباحثہ میں شرکت کی اسناد دی گئیں۔

نتائج کی جدول مندرجہ ذیل ہے۔

انگریزی سنجیدہ

کیڈٹ فیصل حیات پی ایم اے کاکول اوّل، ندیم افضل ایف سی کالج لاہور دوم، نعمان خلیق پی اے ایف کالج سرگودھا سوئم۔

انگریزی مزاحیہ

امیر محمد خان آرمی برن ہال کالج ایبٹ آباد اوّل، وسیم افضل یو ای اینڈ ٹی ٹیکسلا دوم، یوسف سمیع صادق پبلک اسکول بہاولپور سوئم۔

اردو سنجیدہ

فضل حسن گورنمنٹ کالج لاہور اوّل، محمد فیاض گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج راولپنڈی دوم۔

اردو مزاحیہ

مستجاب احمد ایف سی کالج لاہور اوّل، عبدالصمد پی اے ایف کالج سرگودھا دوم، کیڈٹ سعید احمد پی ایم اے سوئم۔

کالج پوزیشن

ایف سی کالج لاہور اوّل، گورنمنٹ کالج لاہور دوم

انعامات کی تقسیم کے بعد مہمان خصوصی نے سامعین سے خطاب کیا۔ انہوں نے تقاریر کے اعلیٰ معیار کی تعریف کی اور کامیاب مقررین کو مبارک باد دی۔ مباحثہ کے لئے ملٹری کالج کے انتظامات کو بھی سراہا۔ رات کو موسیٰ ہال کے لان میں بڑی دھوم دھام سے عشائیے کا اہتمام کیا گیا۔ ٹیم کے مہتممین کالج کی طرف سے سووینیرز پیش کئے گئے۔

فائن آرٹ اینڈ ایرو ماڈلنگ کلب

۸۹-۱۹۸۸ء

نگران مرزا عبداللطیف، صدر فائن آرٹس ندیم شہزاد، سیکرٹری و ناظم ایرو ماڈلنگ آصف بودلہ

دونوں کلب ایک ہی ہال میں قائم ہیں۔ کلب اپنی مستقل عمارت میں قائم ہے اور با قاعدہ مشینری سے لیس ہے۔ یوم والدین کے موقع پر نمائش میں شاہکار پیش کئے گئے۔ کیڈٹ ندیم شہزاد پینٹنگ میں سرخرو ہوا اور آرٹ سٹار گنا گیا۔ اس ۳ لینڈ سکیپ ۵ پورٹریٹ پیش کئے۔ بقیہ ممبران کی تخلیقات کا جائزہ ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔

ڈی ایس ۷۰، شارق مشتاق، ایک لینڈ سکیپ ۲ پورٹریٹ (آئل)

۵۰۳۶ افتخار اسلم، ایک سکلپچر (ہیڈ)

۴۹۹۷ طلعت مشتاق، ایک لینڈ سکلپچر (آئل)

۴۹۹۶ شہزاد افضل ایک مینار پاکستان (وڈورک)

۵۲۱۵ حامد ریاض، ۲ لینڈ سکیپ، ۳ پورٹریٹ (آئل)

۵۰۶۰ اسجد اقبال، ایک لینڈ سکیپ، ایک سکلپچر

۵۱۸۸ یاسر محمود، ایک لینڈ سکیپ (آئل)

۵۱۷۳ یاسر رفیق، ایک ایروپلین (مگ ۱۴)

۵۰۵۹ طارق جاوید، ایک جہاز (گلائیڈر)

۵۰۰۳ ساجد امین، ایک لینڈ سکیپ (آئل) ایک جہاز (وڈورک)

۵۰۰۶ قاسم، ایک لینڈ سکلپچر (واٹر کلر)

۵۱۹۷ راشد بشیر، ایک لینڈ سکیپ، ایک پورٹریٹ (آئل)

۵۱۵۴ فرحت نعیم، ایک لینڈ سکیپ (آئل) ایک شپ

۵۱۶۸ توقیر احمد، ایک لینڈ سکیپ (آئل)

۵۱۷۶ ظل حسنین ملک، ۱۲ ایروپلین

۵۲۰۱ محمد قاسم، چند جہازوں کی مرمت کر کے انہیں دوبارہ نمائش میں پیش کیا۔

۵۰۵۶ آصف ہارون بودلہ ایرو ماڈلنگ میں ٹاپ پر رہا۔ ۶ فٹ لمبا گلائیڈر پہلی مرتبہ کلب کی تاریخ میں تیار کیا گیا۔ ایر چیف مارشل حکیم اللہ نے جہازوں میں ہی دلچسپی لی اور کلب ممبران کو ایرو ناٹیکل اکیڈیمی رسالپور دیکھنے کی دعوت دی۔ انہوں نے کلب ممبران کے ساتھ علیحدہ گروپ فوٹو گراف بھی کھنچوایا۔ میجر رضاء الرحمان کا تعاون حاصل رہا۔ وہ ۷۶-۱۹۷۵ء میں ایرو ماڈلنگ کلب کے انچارج بھی رہ چکے تھے۔ چنانچہ کلب ممبران کو رسالپور اکیڈیمی میں لیکر گئے۔ اس کلب کے ۳۰ ممبران تھے۔

۹۰-۱۹۸۹ء

نگران میجر رضاء الرحمان، معاون مرزا عبداللطیف، ہینڈی کرافٹس ماسٹر مسعود سرور، صدر آصف ہارون بودلہ

آصف ہارون بودلہ نے ایرو ماڈلنگ سیکشن میں اپنی مدد کیلئے کیڈٹ یاسر رفیق کو رکھا۔ جبکہ پینٹنگ سیکشن کو کیڈٹ ندیم شہزاد نے سنبھالا۔ کیڈٹ راشد بشیر ان کے معاون رہے۔ سکلپچر سیکشن کے ناظم افتخار اسلم رہے۔ جبکہ وڈورک اور میٹل سیکشن میں فرحت ندیم نے بے پناہ کام کیا شارق مشتاق نے پن ورک (فلوگرافی) کا خوبصورت کام کیا۔ جو آج بھی آرٹ گیلری میں آویزاں ہے۔

یوم والدین پر کام کی نمائش کی گئی۔ بحریہ کے سی این ایس ایڈمرل یسطور الحق ملک نے نمائش ملاحظہ کی اور وڈورک سیکشن میں تیار کردہ بحری جہازوں اور کشتیوں کے ماڈلوں میں خصوصی دلچسپی لی۔ ایڈمرل کی بیگم کو پن ورک کا کام پسند آیا تو دو تحفے پن ورک میں سے آصف ہارون بودلہ نے ان کی نذر کئے۔

کیڈٹ ندیم شہزاد اس سال کا سٹار قرار پایا۔ جبکہ فرحت نعیم نے ہینڈی کرافٹس اور وڈ ورک میں اپنا لوہا منوایا۔ اسطرح کیڈٹ آصف ہارون بودلہ نے ایرو ماڈلنگ میں کام کر کے انجینئر کا لقب حاصل کیا۔ مندرجہ ذیل کیڈٹس کو جنوری ۱۹۹۰ء کی تقریب تقسیم اسناد میں میرٹ سرٹیفیکیٹس سے نوازا گیا۔ ان کے نمائش والے کام انکے ناموں کے ساتھ درج کئے جا رہے ہیں۔

راشد بشیر، ایک لینڈ سکیپ (آئل)، ایک پورٹریٹ، ایک ایروپلین

حامد ریاض، ایک لینڈ سکیپ، ۳ پورٹریٹ (آئل)

یاسر رفیق، ایک ایروپلین
آصف ہارون بودلہ، متعدد ایروپلین
یاسر مختار، ایک کیلی گرافی (وڈن)
۵۱۸۶ ندیم شہزاد، متعدد پورٹریٹ (آئل)

اظہار حیدر، ایک کیلیگرافی (وڈن)
ایم قاسم منہاس، ایک ایروپلین
شارق مشتاق، متعدد پن ورک، دو پورٹریٹ (آئل)
شاہد نقوی، ایک ایروپلین

یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس سال ان تمام کیڈٹ نے اپنے کلب کی کھڑکیوں اور روشندانوں میں نئے شیشے خود نصب کئے اور انہیں خود ہی پینٹ کیا۔ اس کے علاوہ سارا ڈسٹیمپر نگ کا کام اپنے ہاتھوں سے کیا۔ اس خدمت کا سہرا راشد بشیر، حامد ریاض، فرحت نعیم اور شاہد نقوی کے سر بندھا۔

۱۹۹۰۔۹۱ء

نگران میجر محمد رشید، معاون نگران مرزا عبداللطیف، ہینڈی کرافٹس ماسٹر مسعود سرور، صدر کیڈٹ فرحت نعیم، سیکرٹری کیڈٹ ندیم شہزاد۔

اس سال ایرو ماڈلنگ پر خصوصی توجہ دی گئی۔ ۸۴ انچ لمبا سپر سانک ایرو ماڈل تیار کیا گیا۔ جو نمائش گاہ میں سب کی توجہ کا مرکز بنا رہا۔ اس ماڈل پر میٹل ورک سیکشن اور ایرو ماڈلنگ سیکشن کے اراکین نے مشترکہ طور پر کیا تھا۔ اسکا ڈھانچہ سٹیل کا تھا اور اسے ٹن پلیٹس سے مکمل کیا گیا تھا۔ جو کہ نہایت مشکل کام تھا اور پروفیشنل کے علاوہ کوئی یہ کام نہیں کرسکتا تھا۔ خصوصاً قلعی کے ٹانکے لگانے کا عمل بہت دشوار تھا۔ اسکے علاوہ ویلڈنگ کا مسئلہ تھا۔ یہ سارا کام کلب کے مکینیکل ورکشاپ میں مکمل کیا گیا۔

میجر جنرل غازی الدین رانا مہمان خصوصی تھے۔ انہوں نے اس پروجیکٹ میں بے حد دلچسپی لی اور اس محنت کو دیکھ کر حیران ہوئے کہ کلب ایسے کام بھی کر سکتا ہے۔ جو کہ صرف بڑے ورکشاپوں میں ہی ممکن ہیں۔ اسکے علاوہ انہوں نے سکلپچر اور پینٹنگ کی نمائش دیکھی اور کیڈٹس کے کام کو سراہا۔ اس سال کیڈٹ ندیم شہزاد اور فرحت نعیم اور دوسرے شرکاء کار کو انعامات بصورت ٹرافی اور سٹیفکیٹ دیئے گئے۔

۱۹۹۱۔۹۲ء

نگران میجر عاشق حسین' معاون مرزا عبداللطیف' ہینڈی کرافٹس ماسٹر مسعود سرور' صدر یاسر مختار' سیکرٹری اظہر جاوید۔

کلب حسب سابق سارا سال مصروف رہا۔ ۱۹۹۲ء مصروفیت کا سال شمار ہوا اور یوم والدین کی سالانہ نمائش میں کام پیش کیا گیا۔ لیفٹیننٹ جنرل لطیف مغل مہمان خصوصی تھے۔ انہوں نے کلب کے کام میں بہت دلچسپی لی اور کیڈٹ اظہر جاوید کے وڈ ورک کو سراہا۔ اظہر جاوید نے لکڑی سے تیار کردہ ایک خوبصورت سوونیئر مہمان خصوصی کی بیگم کی نذر کیا۔

سمیع اللہ پن ورک' عدیل پن ورک۔ عمر پینٹنگ (پوسٹر کلر)۔ فراز امیر' ایرو ماڈلنگ۔ عمران' انک ڈرائینگ۔ ہمایوں' ریلیف (سکلپچر پلاسٹر کاسٹ)۔ مظہر' کلے ماڈلنگ۔ سہیل ایرو ماڈل۔ مسعود' پورٹریٹ۔ محبوب ایرو ماڈل۔ احمد مشتاق پینٹنگ اور پلاسٹر ماڈل۔ شیخ سعید ابراہیم پینٹنگ۔ وقاص' ایرو ماڈل۔ اظہر' وڈ کیلی گرافی۔

اس سال شیر شاہ ہاؤس میں آرٹ گیلری کا افتتاح ہوا اور آرٹ اور کرافٹس کا چیدہ چیدہ کام وہاں منتقل کر دیا گیا۔ جسے مہمانان گرامی نے کما حقہ سراہا۔

۱۹۹۲۔۹۳ء

نگران پروفیسر مرزا عبداللطیف' ہینڈی کرافٹس ماسٹر مسٹر مسعود سرور' صدر: اظہر جاوید' نائب صدر مسعود اختر' سیکرٹری شیخ سعید ابراہیم۔

کلب سارا سال مصروف رہا۔ خصوصی طور پر مہمان گرامی کے لئے سوونیئر تیار کئے گئے۔ جو وڈن کیلی گرافی کے نمونوں پر مشتمل تھے۔ ۲۴ نمونے مہمانوں کی خدمت میں سال کے دوران پیش کئے جاتے رہے۔ اس سال سالانہ نمائش میں چیف گیسٹ جنرل عبدالوحید تھے۔ جنہوں نے نمائش میں دلچسپی کا اظہار کیا۔ سیاچین کے منظر کی ایک پینٹنگ مسعود اختر نے مہمان خصوصی کی خدمت میں پیش کی جبکہ اظہر جاوید نے کیلی گرافی کا نمونہ بیگم جنرل عبدالوحید کی خدمت میں پیش کیا۔ اس سال کے نمایاں فن کاروں میں مندرجہ ذیل کیڈٹس نمایاں تھے:

اظہر جاوید (وڈن کیلی گرافی)' سمیع اللہ (فرنیچر سازی)' محمد عمر (وڈن کیلی گرافی)' محمد سہیل (ایرو ماڈلنگ)' شیخ ابراہیم (آئل پینٹنگ)' ہمایوں (سکلپچر)'

ثاقب علی (آئل پینٹنگ)، آصف مقصود، کاشف بشیر (وڈن سکلپچر)، وقاص عارف (ایرو ماڈلنگ) فراز (ایرو ماڈلنگ) کاشف مقصود (فرنیچر سازی)
ان سب کو کمانڈانٹ کی طرف سے حسن کارکردگی پر امتیازی اسناد دی گئیں۔

۹۴-۱۹۹۳ء

فائن آرٹس اینڈ ایرو ماڈلنگ کلب

نگران پروفیسر مرزا عبداللطیف، ہینڈی کرافٹس ماسٹر مسٹر مسعود سرور، صدر وقاص عارف، سیکرٹری محمد سہیل

یہ کالج کا واحد کلب ہے۔ جو ۱۹۵۳ء سے اپنی علیحدہ عمارت میں جاری چلا آ رہا ہے۔ ضروری مشینری اور ساز و سامان سے بھی لیس ہے۔ دوسرے کلب جب سال کے بیشتر حصوں میں بند رہتے ہیں، یہ کلب کسی نہ کسی شکل میں اپنی سرگرمیاں جاری رکھتا ہے۔ حسب دستور کلب میں پینٹنگ اور لکڑی سے سووینیئر تیار کرنے کا کام سارا سال جاری رہا۔ یہ سووینیئر وقتاً فوقتاً کلب کی طرف سے اکثر مہمانوں کو پیش کئے جاتے رہے۔ کلب کا مکینکل ورکشاپ سارا سال زیر استعمال رہتا ہے۔ جبکہ کالج کے دوسرے شعبے بھی اس سے مستفید ہوتے رہتے ہیں۔

تاہم ستمبر، اکتوبر، نومبر کے تین ماہ باقاعدہ کام کا سیزن شمار ہوتے ہیں۔ ممبران دن رات اسمیں کام کرتے ہیں۔ انہی دنوں کی محنت کا عملی نتیجہ یوم والدین پر نمائش کی صورت میں نکلتا ہے۔ حسب معمول اس سال بھی مہمان خصوصی ڈیفنس منسٹر مسٹر آفتاب شعبان میرانی نے نمائش کا معائنہ کیا۔ اس موقعہ پر کلب کی طرف سے انہیں سوونیئر پیش کیا گیا۔

اس سال ۱۰ پینٹنگ، ۸ سکلپچر کے پیس، ۳ فلوگرافی کے نمونے اور ۷ ہوائی جہازوں کے ماڈل کلب کی آرٹس گیلری کی نذر کئے گئے جو شیر شاہ بلاک میں قائم کی گئی ہے۔ سب سے اعلیٰ جہاز کا نمونہ محمد سہیل نے بنایا۔ جو شیشے کے کیس میں محفوظ کر کے آرٹس گیلری میں سجایا گیا۔ اس سال کلب کے ممبر یہ تھے:

محمد سہیل (ہوائی جہاز)، عثمان حیدر، زین العارفین (پن ورک)، عثمان شاہد (سکلپچر)، سعد علی (سکلپچر)

میرٹ سرٹیفکیٹس

کاشف بشیر (جہاز)، احسان علی (پینٹنگ)، فیصل سلطان (وڈ ورک)، محمد علی (بحری جہاز)، اویس (بحری جہاز)، ساجد رضا (جہاز) مدثر ضیاء (پاٹر)، اورنگ زیب احمد (پن ورک)، ندیم (پن ورک)، احمد قیصر (کلے ماڈل)، ہمایوں زبیر (سکلپچر)، مظہر حیات (سکلپچر)، وقاص عارف (ہوائی جہاز)

سائنس کلب

۸۹-۱۹۸۸ء

نگران: میجر امین علوی، صدر عبداللہ بخاری

مندرجہ ذیل پراجیکٹ تیار کئے گئے۔

Tone Siren, Robot, Medium Wave Radio Set, Sound Switch, Dimmer Switch, Running Light, Sparrow Tune, Touch Switch, Atomic Model, Magic Colour, Steam Wheel, Water Mill, Chemical Garden, Magic Egg, Dancing Ball, Aquarium, Blood Circulation in Man.

یہ پراجیکٹس نمائش میں پیش کئے گئے جو یوم والدین کے موقع پر لگائی گئی۔

۹۰-۱۹۸۹ء

نگران: میجر رضا الرحمان، معاونین: میجر احمد امین علوی، میجر محمد اسلم، صدر: راشد منہاس

دوران سال مندرجہ ذیل پراجیکٹس مکمل کئے گئے:

Atomic Model, Nerve Stability Tester, 12-Tune Melody, Steam Wheel, Blood Circulation, Food Testing Kit, Lungs Power Tester, Musical Horn, Chemical Garden, Aquarium, Desert Plants

یہ یوم والدین کی نمائش میں پیش کئے گئے۔

۱۹۹۰-۹۱ء

نگران: میجر احسان اللہ خان

پہلے سے بنے ہوئے پراجیکٹس کی مرمت کی گئی۔ ۱۷ مارچ کے یومِ والدین اور ۲۷ویں یومِ تاسیس کالج مورخہ ۱۴۔۱۶ ستمبر کے موقع پر ری یونین پر نمائش لگائی گئی۔

۱۹۹۱-۹۲ء

نگران میجر خالد انور مسعود' صدر: کیڈٹ محمد رفیق خان

مندرجہ ذیل پراجیکٹس تیار کئے گئے۔

Sensitive Switch , Radio Transmitter , Bio Gas Plant. Sound

سالانہ نمائش منعقدہ یومِ والدین کے موقع پر پیش کئے گئے۔

۱۹۹۲-۹۳ء

نگران میجر زاہد اقبال' صدر: طارق محمود۔

سالانہ نمائش میں حصہ لیا گیا' سرفراز ' عثمان شاہ اور الطاف نے پراجیکٹس تیار کئے۔

۱۹۹۳-۹۴ء

نگران میجر زاہد اقبال

معاونین: میجر انعام الرحمٰن' کیپٹن عطا محی الدین چشتی۔

کلب سالانہ نمائش سے ایک ماہ قبل مصرف کار رہا۔ مندرجہ ذیل پراجیکٹس کی نمائش کی گئی۔

دورانِ خون کا ماڈل' سانس لینے کا ماڈل' بولنے والی چڑیا' پیری سکوپ' ریموٹ کنٹرول والی گھنٹی' آلہ موسیقی' ڈیجیٹل کلاک' ڈور انٹر کام' بصری دھوکے کا ماڈل' نقشہ پاکستان' آئی کیو چیک کرنے کا آلہ۔

کیمسٹری سیکشن نے گلاس ایچنگ کے نمونے پیش کئے۔ عامر رفیق' سیف الرحمٰن' محمد عدیل مطلوب اہم کارکن تھے۔

کمپیوٹر کلب:

۱۹۸۸-۸۹ء

نگران کیپٹن عطا محی الدین چشتی' صدر کیڈٹ آفتاب اکبر۔

اس کلب سے کیڈٹ کے علاوہ سٹاف نے بھی یکساں فائدہ اٹھایا اور کئی کورس مرتب کئے گئے جو سٹاف نے مکمل کئے۔ یوم والدین کے موقع پر کمپیوٹر کی بھی نمائش لگائی گئی اور Slides اور ڈیٹا پروگرام پیش کئے گئے۔ ڈسپلے کے وقت مندرجہ ذیل ممبر تھے۔

آفتاب اکبر دواز دہم' عاطف مشتاق دواز دہم' فراز احمد دواز دہم' زاہد حمید دواز دہم' فاروق نواز دواز دہم' جہانزیب اصغر دواز دہم' حماد رضاء دواز دہم

۱۹۸۹-۹۰ء

نگران کیپٹن غلام مرتضیٰ رند' صدر طاہر جامی

کلب کی تاریخ یہ ہے کہ ۱۹۸۵ء کو شروع ہوا اور اسکی اپنی علیحدہ عمارت ہے۔ اس سال بھی سٹاف کے لئے کورس شروع کیا گیا۔ اور یوم والدین کے موقع پر نمائش میں کمپیوٹر رکھے گئے۔ کالج لائبریری کیڈٹس ریکارڈ اور آفس ورک کے علاوہ تعلیمی مقاصد کے لئے ریکارڈ سازی کی نمائش کی گئی۔ مندرجہ ذیل ممبران نے نمائش

میں حصہ لیا۔

طاہر جامی یازدہم، عمران کاشف یازدہم، خاور نہم، ساجد سلیم نہم، وسیم الحق یازدہم، عرفان خان یازدہم، عاطف محمود یازدہم، ظل حسنین یازدہم، شہزاد چوہدری ہشتم، ساجد حسین ہشتم، عزیز شاہ ہشتم

۱۹۹۰۔۹۱ء

نگران: میجر ضیاء الدین، صدر احد وقاص، سیکرٹری میر عاطف علی

ورلڈ سٹار اور ڈیٹا بیس قسم کے پروگراموں سے طلباء کو متعارف کروایا گیا۔ ری یونین اور ۶۷ ویں یوم تاسیس مورخہ ۱۴، ۱۶ ستمبر کو نمائش میں کمپیوٹر رکھے گئے۔ کیڈٹس ریکارڈ، گلوبل، فارچون ٹیلر، کیلنڈر، میوزک اور تعلیمی مقاصد کے لئے قابل استعمال اشیاء کی نمائش کی گئی۔ مندرجہ ذیل اراکین کلب شرکاء نمائش تھے۔

ایم شعیب، میر عاطف علی، فیصل مختار، سہیل سلیم، ساجد حسین، حسن سجاد، امتیاز احمد، احمد وقاص، شہزاد چوہدری، امجد اقبال، معظم علی، خرم سلطان

۱۹۹۱۔۹۲ء

نگران میجر سلیم خان، صدر خرم شہزاد کیانی

حسب سابق سالانہ نمائش میں حصہ لیا گیا۔ اراکین کلب مندرجہ ذیل ہیں:

شہزاد خرم، عمر مقصود، آصف محمود، سلیمان عادل، جہانزیب، احمد وقاص، اسد ریاض، آصف ابراہیم، محسن صغیر اور بلال

۱۹۹۲۔۹۳ء

نگران میجر سلیم خان، صدر خرم سلطان

کلب نے حسب سابق سالانہ نمائش میں حصہ لیا۔ عامر مشتاق نے پاکستان کا جائزہ پیش کیا۔ تاریخ ملٹری کالج پر نعمان نے کام کیا۔ کمپیوٹر کی تعلیم حسن اور احمد نے پیش کی۔ ایر کرافٹ کے انقلاب کے پروگرام کو عادل اور جہانزیب نے پیش کیا۔ کیڈٹس کا ریکارڈ محسن اور سعد نے پیش کیا۔ سونے کی کلہاڑی تیمور اور عثمان نے پیش کی۔ Pc-Globe کا پروگرام اسد اور فرخ نے پیش کیا۔ میوزک پروگرام بلال اور آصف نے اور پیشگوئی کرنے والا پروگرام اسد اور عمر نے پیش کیا۔ اس سال کلب کے کل ۱۷ ممبر تھے۔

۱۹۹۳۔۹۴ء

نگران میجر محمد شعیب قدوس، صدر محسن صغیر

کمپیوٹر کلب میں سارا سال کلاسیں جاری رہیں۔ تاہم کلب کے ممبران خصوصی علیحدہ کام بھی سیکھتے رہے۔ یوم والدین پر کلب کے بیس ممبران نے حصہ لیا۔ پراجیکٹس تیار کئے، بینر بنائے اور اپنی کارکردگی پیش کی۔

فوٹو گرافی کلب

نوٹ:۔ ۱۹۸۸۔۸۹ء اور ۱۹۸۹۔۹۰ء کی رپورٹ موصول نہیں ہوئی۔

۱۹۹۰۔۹۱ء

نگران میجر طالب حسین، معاون اسلم جاوید، صدر کیڈٹ طارق شہزاد، سیکرٹری کیڈٹ عزیز

۱۲ ممبران بنائے گئے۔ بلیک اینڈ وائٹ پرنٹنگ کی تربیت دی گئی۔ ویڈیو کیمرہ بھی موجود رہا۔ زیادہ تصاویر کھینچی گئیں اور رنگ دار تصاویر کی پرنٹنگ باہر لیبارٹری سے کروائی گئی۔

نوٹ:۔ ۱۹۹۱۔۹۲ء میں بھی کلب کی کوئی رپورٹ نہیں ملی۔

۹۳-۱۹۹۲ء

نگران میجر جاوید اقبال نعیمی

سارا سال کلب کا کیمرہ زیر استعمال رہا۔ جس میں مووی کیمرہ بھی شامل تھا۔ یوم تاسیس کے اور والدین کی تقریبات پر مووی فلمیں تیار کی گئیں۔ یوم والدین پر ان کی نمائش کی گئی۔ فوٹو گراف کالج کی سرگرمیوں کی خاموش جھلکیاں پیش کر رہے تھے۔ جبکہ ٹیلی ویژن پر ویڈیو فلم سے بھی یہی جھلکیاں آواز اور حرکت سے ہم آہنگ تھیں۔ زندگی سے بھرپور منظر کو سب نے پسند کیا۔ مہمان خصوصی جنرل عبدالوحید کو ان کے دورے کا البم پیش کیا گیا۔

۹۴-۱۹۹۳ء

نگران میجر جاوید اقبال نعیمی' صدر بلال خالد' سیکرٹری شیخ سجاد

کلب کا باقاعدہ ڈارک روم ۱۹۶۳ء میں تیار ہوا تھا۔ جو موسیٰ ہال میں ہے۔ تاہم آج کل ڈارک روم کا کام نہیں رہا۔ کیونکہ رنگین تصاویر کا زمانہ ہے۔ پھر بھی کلب کا کیمرہ ہی سارا سال استعمال ہوتا ہے۔ میوزیم اور کالج میگزین کے لئے فوٹو تیار کئے جاتے ہیں۔ جنرل اقبال مرحوم کے ریفرنس کی کارروائی کو فوٹو گرافی کے ذریعے محفوظ کیا گیا۔ جنرل اقبال کی زندگی پر مبنی فوٹو گرافی کی نمائش یوم والدین پر کی گئی۔ حسن تنویر' ابو عادل' رشید خان' بلال خالد ممبر ہیں۔

ڈرامہ کلب

۸۹-۱۹۸۸ء

نگران کیپٹن محمد جمیل' صدر آفتاب رمیض

سالانہ ڈنر کے موقع پر پروگرام پیش کیا گیا۔ مزاحیہ خاکے اور گیت پیش کئے گئے۔ غازی کمال نے داد لی اور سٹیج پر ایک مشاعرہ دکھایا گیا۔ جس سے سامعین محظوظ ہوئے۔ شرکاء کی کارکردگی کا خاکہ درج ذیل ہے:

خبریں غازی کمال۔ گیت ناصر حسین۔ خاکے انجم' اسد' موسیٰ' شبیر' طاہر' ملک ظفر' سہیل' عمر سرور' قیصر' غزل نعیم شہزاد' مشاعرہ طارق راؤ' آفتاب احمد' خرم رضا' آصف ملک' ساجد زمان' عمر فاروق' بریک ڈانسر شبیر' وقاص' واحد' علی اصغر' رشید' علی مصطفیٰ اور فیصل رانا

سب سے زیادہ داد بریک ڈانس پر ملی۔

۹۰-۱۹۸۹ء

نگران میجر یوبرک مارون کارنیلس' معاونین کیپٹن کلیم الدین علی' صدر انجم آفتاب

ایک ون ایکٹ پلے ''رات کی بات'' پیش کیا گیا۔ اسے کیپٹن کلیم الدین علی نے لکھا تھا۔ ۳۰ اکتوبر ۱۹۸۹ء کو اسے موسیٰ ہال میں سٹیج کیا گیا اس کے نمایاں کردار یہ تھے ظفر اقبال' انجم آفتاب' عمر سرور' شبیر جنجوعہ' آصف جہانگیر اور عامر رؤف۔

اس کھیل کے ساتھ ساتھ گانے' ڈانس خاکے بھی پیش کئے گئے۔ جس میں اسد رضوان' عامر علی' آصف عمران' تنویر صفدر' وقاص شبیہ' راشد مصطفیٰ' واجد' علی اصغر اور علی اکبر شامل تھے۔ انجم آفتاب کو سٹار آف دی فنکشن قرار دیا گیا۔ کلب کی طرف سے دوسری مرتبہ بارھویں جماعت کے الوداعی عشائیے کے موقع پر پھر پروگرام پیش کیا گیا۔ یہ پروگرام یکم فروری ۱۹۹۰ء کو ہوا۔ اظہر امین فیصل رانا۔ کامران لاشاری' انعام اللہ' عبدالقادر اور ذوالفقار نے حاضرین کو محظوظ کیا اور داد لی۔

۹۱-۱۹۹۰ء

نگران میجر یوبرک مارون کارنیلس' معاونین میجر محمد سرور' میجر ظفر اقبال' کیپٹن خالد' صدر انجم آفتاب

اس سال کلب میں ایک میوزک انسٹرکٹر کی رہنمائی حاصل کی گئی۔ دو نئے ہارمونیم خریدے گئے اور ایک طبلے کی جوڑی حاصل کی گئی۔ کرنل سلیم اقبال سی آئی کے الوداعی عشائیے کے موقع پر موسیقی کا اہتمام کیا گیا۔ استاد پطرس مہمان گلوکار تھے انہوں نے چند غزلیں پیش کیں۔ آفیسرز کے ساتھ ان کی فیملیاں بھی موجود تھیں۔ دوسرا پروگرام بارھویں کلاس کی رخصتی کے موقع پر ترتیب دیا گیا۔ پروگرام تھا ''بوجھو تو جانیں'' ری یونین اور یوم تاسیس کے موقع پر یہ پروگرام پیش کئے گئے۔ یہ سلسلہ

مسلسل تین راتیں جاری رہا۔ان راتوں کے ستارے عامر علی اور اسد قرار پائے۔

۱۹۹۱۔۹۲ء

نگران میجر محمود احمد اظہر' صدر ساجد زماں قریشی' سیکرٹری شہزاد ظفر

بارھویں جماعت کی الوداعی تقریب کے موقع پر پروگرام ورائٹی شو پیش کیا گیا۔جسمیں خاکے' پیروڈی اور گیت شامل تھے۔کمپیئر ساجد زمان تھے۔ریحان شہزاد' طارق محمود' طارق خٹک' غیور' فیصل۔خاکوں کے کردار تھے۔ایک خاکہ ''کریزی فلم ڈائریکٹر'' کا تھا دوسرا ''انسپکٹر ان ٹربل'' اور تیسرا ''انسٹرکٹرایٹ روسٹرم'' تھا۔گلو کاروں میں عامر' مشتاق' شاہین اور کاشف حسین پسند کیے گئے۔نیوز ریڈر کا رول طارق خٹک نے خوبی سے نبھایا۔ریحان بہترین ایکٹر سمجھا گیا کیونکہ اس نے انسپکٹر کا رول نہایت عمدگی سے کیا تھا جبکہ شہزاد کو رنراپ قرار دیا گیا اس نے فلم ڈائریکٹر کا کردار ادا کیا تھا۔

۱۹۹۲۔۹۳ء

نگران میجر پرویز اختر راجہ' صدر عامر رؤف' سیکرٹری آصف جہانگیر

اس سال کلب کو مزید موسیقی کے سامان سے لیس کیا گیا۔الیکٹرک گیٹار' الیکٹرک ہارمونیم جیسے اہم آلات کا اضافہ ہوا۔مئی میں کالج سے رخصت ہونے والی سیکنڈ ایئر کلاس کے اعزاز میں خصوصی تقریب منعقد کی گئی۔جس میں مختلف خاکے' گانے اور موسیقی کے دوسرے پروگرام پیش کیے گئے۔عامر رؤف نے اداکاری میں اوّل انعام حاصل کیا۔ریحان کو دوسرا اور عامر علی کو تیسرا انعام ملا۔عامر مشتاق بہترین گلوکار قرار پایا جبکہ طارق خٹک کو خصوصی انعام سے نوازا گیا۔سالانہ یوم تاسیس کالج پر بھی کلب نے خاکے پیش کیے۔عامر علی' عامر رؤف اور آصف جہانگیر نے اداکاری کے جوہر دکھائے جسے اولڈ عالمگیرین نے بہت سراہا۔

۱۹۹۳۔۹۴ء

نگران میجر پرویز اختر راجہ' صدر ملک فیصل ضیاء' سیکرٹری ریحان اختر مغل

مئی میں سٹیج ڈرامے' مزاحیہ خاکے اور گانے پیش کیے گئے۔

ریحان مغل' طارق محمود اور مرتضی چنگیزی نے حصہ لیا۔عامر مشتاق اور عارف عباسی نے کمپیئرنگ کی۔اشتیاق احمد اور فیصل ضیاء نے گلوکاری کے جوہر دکھائے۔یوم تاسیس کے موقع پر بھی خاکے اور گانے پیش کیے گئے۔میجر عاشق حسین نقی نقوی کا تعاون بھی کلب کو حاصل رہا۔

کراٹے کلب

۱۹۸۸۔۸۹ء

نگران کیپٹن خالد محمود

کلب پی ٹی کا حصہ تھا۔یوم تاسیس پر کراٹے کا مظاہرہ پیش کیا گیا۔حماد ضیاء کیانی کراٹے کے لئے مشہور ہوئے۔

۱۹۸۹۔۹۰ء

پی ٹی کلب ہی کا کراٹے کا سیکشن بھی کام کرتا رہا۔یوم والدین پر کرتب پیش کیے گئے۔علیحدہ رپورٹ نہیں ملی۔

۱۹۹۱۔۹۲ء

نگران کیپٹن محمد قدوس' انسٹرکٹر حوالدار محمد رفیق' صدر حمزہ آفتاب' سیکرٹری معظم علی

کمانڈانٹ بریگیڈیئر مقصود الحسن نے کراٹے کو باقاعدہ علیحدہ کلب کی صورت دی۔۳۶ کیڈٹس چنے گئے تربیت کے بعد دو کیڈٹس نے گرین' چار نے اورنج اور پانچ نے ییلو بیلٹس حاصل کیں۔یوم والدین پر اینٹیں توڑنے کے اور ذاتی دفاع کے مختلف آئٹم پیش کیے گئے۔

۹۳_۱۹۹۲ء

نگران کیپٹن محمد قدوس' این سی او انچارج نائیک محمد رفیق' صدر شاہ پور اعظم، سیکرٹری طیب الحق

حسب سابق کلب میں تربیت کا کام جاری رہا۔ پانچ گرین بیلٹ سیکنڈ ایئرز نے حاصل کیں کلب نے یوم والدین پر مظاہرہ پیش کیا لکڑی کے تختے توڑے۔ اینٹیں توڑیں، چاقو سے لڑائی کی اور گروپ فائٹ کی۔

۹۴_۱۹۹۳ء

نگران کیپٹن محمد قدوس، این او سی انچارج نائیک محمد رفیق، صدر ساجد پرویز گوندل

گیارھویں' دسویں اور نویں کلاس سے کیڈٹس چنے گئے۔ ممبران کی تعداد چالیس سے بڑھ گئی۔ ۸ ہفتے کی ٹریننگ دی گئی۔ انسٹرکٹر محمد رفیق خود بلیک بیلٹ ہولڈر تھے۔ انہوں نے ۱۵ وہائیٹ' ایک پرپل' ایک براؤن' دس یلو' تین اورنج' چھ ریڈ اور چار گرین بیلٹ ہولڈر پیدا کئے۔ گزشتہ تمام سالوں سے کلب کی کارکردگی اعلیٰ رہی۔ یوم والدین پر حسب سابق مظاہرہ کیا گیا۔ کاشان صدیقی کی کارکردگی سب سے زیادہ حیران کن رہی۔

رائڈنگ کلب

۹۱_۱۹۹۰ء

نگران: میجر محمد سالار خان

پہلے کالج کسی زمانہ میں اپنے گھوڑے رکھتا تھا۔ لیکن ۱۹۸۳ء میں یہ گھوڑے واپس کر دیئے گئے اور رائڈنگ کا سلسلہ ختم کر دیا گیا۔ اسکے بعد اس سال دوبارہ ون اے ٹی رجمنٹ جہلم کینٹ سے درخواست کی گئی۔ ۲۸ کیڈٹس کو چار ہفتوں کی ٹریننگ کا موقع فراہم کیا گیا جو ۲۷ جنوری سے ۲۱ فروری تک محیط تھا۔ ہر ہفتے دو پیریڈ کی مشق ہوتی رہی جو چھٹیوں تک جاری رہی۔ انہیں گھوڑے پر چڑھنا اور دوڑانا سکھایا گیا۔

نوٹ: ۸۹_۱۹۸۸ء اور ۹۰_۱۹۸۹ء کی رپورٹ موصول نہیں ہوئی۔

۹۲_۱۹۹۱ء

انچارج کیپٹن مہتاب احمد' کیڈٹ صدر رؤف' سیکرٹری کیڈٹ تنویر صفدر

مشق حسب سابق جاری رہی اور یوم والدین پر گھوڑوں کے کرتب دکھائے گئے۔ عامر تنویر' احسان علی' تنویر علی اور سعادت علی نے اس شو میں حصہ لیا۔

۹۲_۱۹۹۱ء

نگران کیپٹن نصیر احمد ستی' صدر عامر رؤف' سیکرٹری تنویر صفدر

یوم والدین پر شو پیش کیا گیا۔ مونا ڈپو سرگودھا سے ۶ خصوصی گھوڑے منگوائے گئے۔ نائیک قادر نے تھوڑے عرصے میں ممبران کو رکاوٹوں کو عبور کرنے کی مشق کروائی۔ جس کا مظاہرہ پریڈ پر کیا گیا۔ ایک گھوڑے نے مہمان خصوصی جنرل عبدالوحید کو سلامی دی۔ احسان علی کی کارکردگی کو سراہا گیا۔ ۱۹۹۳ء کا رائڈنگ کلرا سے ملا۔

۹۴_۱۹۹۳ء

نگران کیپٹن محمد منیر آصف' صدر تنویر علی' سیکرٹری فاروق بشیر کیانی

یوم والدین پر ممبران نے گھڑ سواری کا مظاہرہ کیا۔ گھڑ سواروں نے رکاوٹوں کو عبور کیا۔ کلب یوم والدین سے ایک ماہ پہلے کھلتا ہے۔ یوم والدین پر بند ہو جاتا ہے۔ گھوڑے اے ٹی ۱۵ رجمنٹ جہلم سے حاصل کئے جاتے ہیں۔ اس سال نو گھوڑے حاصل کئے گئے۔ تنویر علی اور ہمایوں ولی اس سال کے بہترین سوار قرار پائے۔

شکار کلب

۱۹۸۸_۸۹ء

کوئی رپورٹ موجود نہیں ہے۔

۱۹۸۹_۹۰ء

رپورٹ نہیں ملی۔

۱۹۹۰_۹۱ء

رپورٹ دستیاب نہیں ہوسکی۔

۱۹۹۱_۹۲ء

عالمگیرین میں کوئی رپورٹ شامل نہیں کی گئی۔

۱۹۹۲_۹۳ء

رپورٹ موجود نہیں۔

۱۹۹۳_۹۴ء

انچارج میجر محمد اکرام' معاونین کیپٹن محمد آصف اقبال' مسٹر محمد لطیف عباسی' حوالدار محمد اکرم اعوان' صدر مدثر اقبال

موسم گرما میں یاز دہم کے طلباء نے شوٹنگ کی تربیت حاصل کی' پھر انہیں اعشاریہ ۲۲ کی رائفلیں مہیا کی گئیں۔ جس میں سنگل بیرل کی شاٹ گن اور ڈبل بیرل کی شاٹ گن بھی شامل تھی۔ فروری ۱۹۹۴ء میں رسول میں گئے اور بہت سا شکار لے کر واپس آئے۔

۱۹۹۳_۹۴ء

انچارج میجر محمد اکرام' معاونین کیپٹن محمد لطیف عباسی' ایڈوائزر این سی او انچارج نائیک محمد اکرم اعوان' صدر مدثر اقبال

۴ نومبر کو شکار پارٹی چواء کڑیالہ گئی جس میں ۶ آفیسرز اور ۱۵ کیڈٹس شامل تھے۔ فاختائیں شکار کی گئیں اور خرگوش پکڑے گئے۔ ایک عقاب بھی پکڑا گیا لیکن پھر اسے چھوڑ دیا گیا۔ ۱۸ نومبر کو ہیڈ رسول پر پارٹی گئی جس میں ۵ آفیسرز اور ۱۵ کیڈٹس شامل تھے۔

ہائیکنگ کلب

۱۹۸۸_۸۹ء

نگران میجر سید جواد علی شاہ' صدر نعمان کیانی دہم

تعطیلات گرما میں وادی سوات کا رخ کیا گیا۔ ۱۷ جون ۱۹۸۸ء میں پنجاب رجمنٹل سینٹر مردان میں قیام کیا گیا۔ وہاں سے درہ مالاکنڈ گئے اور رات وہیں قلعہ میں بسر کی گئی۔ ۱۸ جون کی صبح مینگورہ اور بحرین کا رخ کیا اور رات بسر کی گئی۔ ۱۹ جون کو صبح کو لالائی کے گاؤں پہنچے جو ۱۵ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے یہ پہلا پیدل سفر تھا۔ ۲۰ جون کو کالام کا ۲۰ کلومیٹر کا سفر طے کیا گیا۔ ۲۱ جون کو ماہوڈنڈ گئے۔ فاصلہ ۱۸ کلومیٹر تھا یہ سفر گاڑی میں طے ہوا۔ ۲۲ جون بھی گاڑی کے ذریعے ایک جگہ یوشو گئے۔ ۲۳ جون کو اتراڑ پہنچے یہ ۳۰ کلومیٹر کا فاصلہ تھا۔ ۲۴ جون کو ہوٹل میں آرام کیا' ۲۵ جون کو کالام کی ایک پہاڑی پر چڑھے ۲۶ جون کو بذریعہ بس بحرین واپس آئے اور کالج کوسٹر میں سوار ہوکر نوشہرہ کے راستے واپس کالج پہنچے۔

۱۹۸۹_۹۰ء

نگران ڈاکٹرعبدالواحد' معاونین میجر نذرحسین اسلام' میجر سید جوادعلی شاہ

ممبران: ظفر اقبال' سکندر سلطان' نوازش ممتاز' عمران اللہ' احسن وقاص' قمر شفیع' سعید اللہ' جعفر خٹک' عبدالوحید' کلیم اشرف

اس سال ہائیکنگ کو ماؤنٹیئرنگ میں تبدیل کیا گیا۔ یہ بریگیڈیئر نورالحق کے ایما پر ہوا۔ ۱۶۔۱۷ جون کو سکول آف ماؤنٹین وارفیئر اینڈ فزیکل ٹریننگ ایبٹ آباد پہنچے تاکہ پہلے تربیت حاصل کی جائے۔ یہاں لیکچر سنے گئے۔ ۱۸ جون مانسہرہ کے نواح میں پریکٹس کے لئے گئے۔ ۱۹۔۲۰ جون کو شوگران میں رات بسر کی گئی اور صبح سری اور پائے تک پہنچے جو وہاں سے ۱۰ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ یہاں کیمپ فائر منعقد کیا گیا۔ ۲۱۔۲۵ جون کو ناران وادی میں داخل ہوئے اور یہاں بیس کیمپ بنایا گیا اور چڑھائی کی گئی۔ ۲۴ جون کو جھیل سیف الملوک تک پہنچے۔ ۲۵۔۲۷ جون واپسی پر راستے میں ایک طوفان کا سامنا کرنا پڑا۔ ۲۷ جون کو ایبٹ آباد پہنچے۔ آلات ASMW&PT واپس کئے گئے اور ٹیم واپس کالج آئی۔

۱۹۹۰_۹۱ء

نگران میجر سید امداد علی کاظمی' صدر عمر صدیقی' سیکرٹری افتخار عادل

اس سال دوبارہ ہائیکنگ اختیار کی گئی۔ ۲ جون تک سوات کا پروگرام بنایا گیا۔ مندرجہ ذیل فاصلے طے کئے گئے۔

بحرین سے منکیال ۲۰ کلومیٹر' منکیال سے کالام ۲۴ کلومیٹر' کالام سے اوشو اور واپسی ۲۵ کلومیٹر' کالام سے اترو ۲۵ کلومیٹر' اترو سے گبرال ۱۰ کلومیٹر' کالام سے حاجاباد ۱۰ کلومیٹر

۱۹۹۲_۹۳ء

نگران میجر پرویز اختر راجہ' صدر حامد اشرف' سیکرٹری حماد تنویر بٹ

موسم گرما میں ۱۲ کیڈٹ اور ۳ سٹاف ممبر ہائیکنگ کیلئے شمالی پہاڑوں پر گئے۔ گلگت کے لئے کوسٹر لی گئی۔ ہیڈکوارٹر ۸۰ بریگیڈ نے جیپوں کا اہتمام کیا۔ ۱۳ دن کا سفر تھا۔ جھیل راما دیکھی۔ نانگا پربت پر اتو کی چوٹی دیکھی۔ یہ سب کچھ ۱۴۰۰۰ فٹ کی بلندی پر جا کر دیکھا گیا۔ ان دس دنوں کے دوران PRC مردان اور گورنمنٹ سکول میں ٹھہرے۔

۱۹۹۳_۹۴ء

نگران میجر نور سلطان لالی' معاونین کیپٹن ارشد نواز جنجوعہ' کیپٹن محمد حنیف' کیپٹن رب نواز' صدر طلال نوید' سیکرٹری عامر مشتاق

اس سال ۱۸ تا ۲۹ جون ۱۹۹۴ء ٹروپ وادی سوات گیا۔ چار آفیسرز اور صرف ۱۱ کیڈٹ شامل تھے یوں اس کلب میں کیڈٹس کم سے کم اور آفیسرز زیادہ سے زیادہ شامل تھے۔ اس میں آفیسرز کی ذاتی دلچسپی کا دخل زیادہ تھا جبکہ تربیتی نقطہ نظر سے کیڈٹس کی تعداد محدود تھی۔ یوں بھی کلب کی سرگرمیاں بھی موسمی ہیں یعنی سال میں محض ایک مرتبہ۔

ممبران نے نوشہرہ' مردان' منگورہ' مدین' میں دم جلبہ' مرغزار' کالام کا دورہ کیا۔ واپسی پر کالج میں فوٹو گرافی کی نمائش کی گئی اور موسیٰ ہال میں سفر کے تاثرات بیان کئے گئے۔

ماؤنٹیئرنگ کلب

۱۹۸۹_۹۰ء

نگران میجر ڈاکٹر عبدالواحد' معاونین میجر نذر حسین اسلام' میجر سید جوادعلی شاہ

کالج کی تاریخ میں پہلی بار ماؤنٹیئرنگ کلب کا آغاز ہوا۔ دس کیڈٹس کا گروپ ۱۶ جون کو سکول آف ماؤنٹین وارفیئر اینڈ فزیکل ٹریننگ ایبٹ آباد گیا جہاں پہلے ابتدائی تربیت لی گئی' پھر مانسہرہ میں عملی تربیت حاصل کی گئی۔ ۱۹ جون کو ٹیم شوگران گئی جہاں کیمپ لگایا گیا۔ ۲۱ جون کو ناران میں کیمپ لگایا گیا اور جھیل سیف الملوک

پر پہنچے۔ یہ عملی ٹریننگ کا موقع تھا' جہاں خطرناک بلندیوں کوزیر کیا گیا۔

۹۱-۱۹۹۰ء

اس سال کلب کی رپورٹ موصول نہیں ہوئی۔

۹۲-۱۹۹۱ء

نگران میجر سید امداد علی' صدر ساجد زمان

اس مرتبہ باغ علاقہ آزاد کشمیر کا سفر کیا گیا۔ سات دن کا پروگرام تھا۔ جو ۱۶ جون سے ۲۳ جون ۱۹۹۲ء تک رہا۔ کلب نے پہلے اپنا بیس کیمپ لسدانہ میں ۸۰۰ فٹ کی بلندی پر بنایا تو لی پیر ورڈم کالا پر چڑھائی کی گئی۔ بارش کی وجہ سے زیادہ سفر نہ ہو سکا اسلئے مہم واپس آ گئی اور کوہالہ اور مری کے راستے واپسی ہوئی۔

۹۳-۱۹۹۲ء

نگران میجر ڈاکٹر عبدالواحد' صدر ریاض

حسب سابق ایبٹ آباد میں سکول آف ماؤنٹین وارفیئر اینڈ فزیکل ٹریننگ میں گئے۔ بارھویں کلاس کے ۱۶ کیڈٹ شامل تھے۔ گیارہ دنوں کا کورس شمالی پہاڑوں پر چڑھائی کے لئے مکمل کیا گیا اس کے بعد ناران کے پہاڑوں کے طرف گئے۔ یہ ہائیکنگ اور ٹریکنگ دونوں تھیں۔ جنگل میں کیمپ لگایا گیا' گلیشیئر کو عبور کیا گیا' عمودی چڑھائی بھی کی گئی۔ یہ پہاڑ بھی سیف الملوک کے قریب ہے۔ اس کے بعد کیڈٹ بخیریت کالج میں واپس آ گئے۔ یہ مہم ۱۹۹۳ء کے موسم گرما کی چھٹیوں میں سر کی گئی۔

۹۴-۱۹۹۳ء

نگران میجر شعیب قدوس' صدر الطاف انجم سیکرٹری آفتاب ادریس

یہ مہم ۳ جولائی سے ۱۳ جولائی ۱۹۹۴ء میں سر کی گئی۔ حسب سابق ایبٹ آباد میں سکول آف ماؤنٹین وارفیئر اینڈ فزیکل ٹریننگ سے رابطہ کیا گیا۔ ٹرپ میں ۱۳ کیڈٹس اور دو آفیسرز شامل تھے۔ پہلے پانچ روز ٹریننگ سکول میں گزرے۔ ۸ جولائی کو کاغان گئے اور جھیل سیف الملوک تک پہنچے۔ ۱۱ جولائی کو ایبٹ آباد واپس آئے اور ۱۲ جولائی کو خان پور ڈیم دیکھنے گئے۔ ۱۳ جولائی کو واپس کالج آ گئے۔

سکاؤٹنگ کلب

۸۹-۱۹۸۸ء

نگران میجر سلطان علی' صدر مغیث الرحمان

اس سال سمر سکاؤٹنگ کیمپ میں شرکت کی گئی۔ جو گھوڑا گلی مری میں پنجاب بوائز سکاؤٹنگ ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام منعقد ہوا۔ یہ وقت جون جولائی کا تھا۔ کل ۲۴ کیڈٹس شامل ہوئے۔ آفسروں میں میجر سلطان علی' کیپٹن اقبال منور اور کیپٹن فخر ہمراہ تھے۔ کیمپ لائن پٹرول' ٹائیگر اور ولف پٹرول پر مشتمل تھا۔ پنجاب سے ۸۰۰ سکاؤٹس شامل ہوئے تھے۔

کارکردگی کی تفصیل درج ذیل ہے:

سیرت نبی ﷺ پر تقریر احمد نواز اوّل' عامر محمود سوم' نشان حیدر پر تقریر مغیث الرحمان اوّل قائداعظم پر تقریر عاطف عمران اوّل' عاصم حسین دوم' دانش گھر میں راشد ربانی' ظفر اقبال' ساجد امین اشفاق حسین نے حصہ لیا۔ پائینیر پروجیکٹ میں پہلی پوزیشن لی۔ آوٹ ڈور سرگرمیوں میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔ اسلامک کلچر میں دوسری پوزیشن' کیمپ انسپکشن میں ٹائیگر اور لائن پٹرول بہتر رہے۔ کل ۱۰ اشیلڈیں حاصل کیں۔

۹۰-۱۹۸۹ء

نگران میجر زاہد اقبال' معاون کیپٹن فخر محمود' صدر بدرالدجیٰ

گھوڑا گلی سمر کیمپ میں شرکت کی گئی۔ کل ۲۲ کیڈٹس شامل ہوئے۔ اساتذہ میں سے میجر محمد دین' میجر زاہد اقبال اور کیپٹن فرخ ہمراہ تھے۔ کیمپ کا دورانیہ ۱۱ سے ۱۸ جون ۱۹۸۹ء رہا۔ لائن پٹرول' ٹائیگر پٹرول اور ایگل پٹرول بنائے گئے۔

ہمہ جہتی حسن کارکردگی پر پرفیلگ آف آنر جیتا گیا۔ یوم والدین پر ٹینٹ نصب کئے گئے اور رسے کا پل بنایا گیا۔ سمر ٹریننگ کیمپ کے موقعہ پر پنجاب سے ۷۷۰ سکاؤٹ شامل ہوئے تھے۔ کارکردگی کی جدول مندرجہ ذیل ہے:

قائداعظم میں عاطف عمران اوّل' شارق مشتاق دوم رہے' دانش گھر میں اوّل پوزیشن لی' نشان حیدر میں امجد فرید اوّل' ساجد زمان دوم رہے' سیرۃ النبی ﷺ میں عمر فاروق سوم رہے۔ مندرجہ ذیل کیڈٹس نے حصہ لیا۔

آصف میر دہم' عمر فاروق نہم' امجد فرید نہم' عمر فرید دہم' شارق مشتاق دہم' ساجد زمان نہم' امتیاز عادل نہم' آفتاب احمد نہم

۹۱-۱۹۹۰ء

نگران میجر (اب لیفٹیننٹ کرنل) رضا الرحمان' معاونین: میجر اے اے علوی' کیپٹن جاوید اسلم' ڈیمانسٹریٹر عبدالرحمان

گھوڑا گلی میں ۲۳ جون تا ۳۰ جون ۱۹۹۰ کیمپ لگایا گیا۔ کارکردگی کا جائزہ درج ذیل ہے:

تقریر تحریک پاکستان اوّل' تقریر نشان حیدر اوّل' تقریر سیرت النبی ﷺ میں دو خصوصی اسناد' بیرون در مقابلہ میں اوّل' پائینیرنگ پروجیکٹ میں دوم' کوئز مقابلہ میں دوم' اسلامک کلچر میں دوم

یوم والدین پر کیمپ لگایا گیا اور رسے کا پل بنایا گیا۔

۹۲-۱۹۹۱ء

نگران میجر سلطان علی معاونین میجر اقبال نعیمی، کیپٹن مقصود احمد، کیپٹن محمد حیات سگو، ٹروپ لیڈر عاطف ضیاء۔

۱۹۹۲ء کے موسم گرما میں گھوڑا گلی کیمپ میں شرکت کی گئی ۲۵ کیڈٹ شامل ہوئے کارکردگی حسب ذیل ہے تقاریر تحریک پاکستان فیصل ضیاء اوّل نشان حیدر قیصر زمان اوّل سیرت النبیؐ، عاطف ضیاء دوم، پائینیرنگ پروجیکٹ اوّل، کوئز مقابلہ اوّل قرأت مقابلہ سوم۔

سالانہ یوم والدین پر خیمے اور رسے کا پل نصب کیا گیا۔

۹۳-۱۹۹۲ء

نگران میجر سلطان علی' معاونین کیپٹن مقصود، کیپٹن محمد آصف اقبال' کیپٹن محمد لطیف' ٹروپ لیڈر شاہین عارف

اس سال گھوڑا گلی میں ۲۶ کیڈٹ نے کیمپ لگایا۔ طوفانِ بادوباراں کا سامنا کرنا پڑا۔ کیڈٹس نے ہمت سے کام لیا۔ کیمپ کا عرصہ ۲۱ جون تا ۲۸ جون ۱۹۹۳ء تھا۔ پائینیر پروجیکٹ میں ہمارے سکاؤٹ اوّل آئے۔ آوٹ ڈور کیمپنگ میں دوم قرار پائے۔ کوئز پروگرام میں دوم رہے۔ کیڈٹ مرتضیٰ علی ۱۹۹۳ء کا بہترین سکاؤٹ قرار دیا گیا اور خصوصی امتیازی سند حاصل کی۔

۹۴-۱۹۹۳ء

نگران میجر محمد حیات سگو' معاونین میجر علی نقی نقوی' کیپٹن عبدالرزاق' ٹروپ لیڈر ساجد حسین ملک۔

وفد نے ۲۲ جون تا ۲۹ جون ۱۹۹۴ کیمپ لگایا۔ قرات' تقاریر اور کوئز میں ممبران کی کارکردگی سراہی گئی۔ پل بنانے اور کھانا پکانے کا مقابلہ جیتا۔ ناظم ضمیر' عاصم کیانی' عاکف عرفان اور عمران اختر کامیاب قرار دیئے گئے۔ یوم والدین پر ممبران نے دوبارہ معلق پل تیار کیا' خیمے لگائے ساجد حسین ملک بہترین ٹروپ لیڈر قرار دیئے گئے۔

ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ سیل

۱۹۸۹_۹۰ء

انچارج میجر ڈاکٹر عبدالواحد

یہ سیل ۱۹۷۴ء میں کھلا تھا جبکہ مسٹر سعید راشد اسکے انچارج تھے۔ ۱۹۸۹ء تک وہ اس سے وابستہ رہے اور اس سال جولائی میں میجر عبدالواحد اسکے انچارج مقرر کیے گئے اس سیل کے زیر اہتمام پاکستان گیلری کے لئے سامان اکٹھا کیا گیا جسے بعد میں گیلری میں منتقل کر دیا گیا۔

۱۹۹۰_۹۱ء

آفیسر انچارج میجر ڈاکٹر عبدالواحد

پاکستان گیلری کو ترتیب دیا گیا میجر جنرل غازی الدین رانا نے ۱۷ مارچ ۱۹۹۱ء کو اسکا افتتاح کیا۔ ری یونین کے موقع پر وزیراعظم محمد نواز شریف نے اسے دیکھا۔ پھر چیف آف آرمی سٹاف جنرل آصف نواز جنجوعہ نے دیکھا

نوٹ: ۹۳_۱۹۹۲ء کی رپورٹ موصول نہیں ہوئی۔

۱۹۹۳_۹۴ء

اس سال اس سیل کے زیر اہتمام طلبا اور اساتذہ میں مطالعے اور غور و فکر تحریک پیدا کی گئی۔ نیز تدریس کو مؤثر اور مناسب بنانے کے لئے اقدامات تجویز کئے گئے۔ گائیڈنس اور کاؤنسلنگ سیل سے بھی مدد لی گئی

گائیڈنس اینڈ کاؤنسلنگ سیل Guidance & Counseling Cell

۱۹۸۸_۸۹ء

نگران: میجر یوبرک مارون کارنیلس

یہ سیل ۱۹۷۴ء میں قائم ہوا تھا۔ انچارج سائیکا لوجسٹ ہیں۔ یہ کمانڈانٹ کو مشورہ دینے کے لئے ہے۔ کیڈٹس کے نفسیاتی رویے کا کھوج لگا کر مناسب اقدامات تجویز کریں۔ سال رواں میں سیل کے زیر اہتمام مندرجہ ذیل قسم کے کام ہوئے۔

(الف) کمانڈانٹ کی طرف سے جو کیس آئے انہیں نبٹایا گیا۔

(ب) ہاؤس ماسٹر کی طرف سے جو کیس آئے جن میں بعض کیڈٹس بہتر سماجی رویہ نہیں رکھتے تھے، ان کی متعلق مفید مشورے دیئے گئے

(ج) چند کیڈٹس نے خود اپنا نفسیاتی معائنہ کرایا اور مشورہ حاصل کیا

(د) ترغیب و تحریض کے ذریعے میٹرک کلاس کو لیڈر شپ اور سماجی قدروں سے آگاہ کیا گیا۔ اس میں کمانڈانٹ اور سی آئی نے بھی شرکت کی۔

(ر) کالج سے نکالے جانے والے کیسوں پر غور کیا گیا اور کمانڈانٹ کو مشورے دیئے گئے۔

۱۹۸۹.۹۰ء

نگران: میجر یوبرک مارون کارنیلس

حسب سابق کام کیا گیا. ۲۵ کیڈٹس کا نفسیاتی معائنہ کیا گیا. ہر انٹری سے دس کیڈٹ منتخب کرنے کے لئے نفسیاتی پر فارما سب سے پر کرایا گیا. آئی ایس ایس بی کے لئے کیس کمانڈانٹ کو دیئے گئے. ترغیب و تحریض کے لئے لیکچر دیا گیا. جس سے بارھویں جماعت نے آئی ایس ایس بی کے لئے فائدہ اٹھایا' لیڈر شپ کو اجاگر کیا گیا۔

۱۹۹۰۹۱ء

نگران: میجر یوبرک مارون کارنیلس

حسبِ سابق کام کیا گیا.

زیادہ تر ہاؤسز کے ایسے کیس سامنے آئے جو کلاس ایڈجسٹمنٹ میں مسئلہ بنے ہوئے تھے. انہیں حل کیا گیا. خود بھی کئی کیڈٹس نے مشورے حاصل کئے. کیڈٹس کو نفسیاتی مشورے دینے کے لئے کلاس لگائی گئی اور لیڈرشپ کے متعلق باتیں سمجھائی گئیں. اس عمل کا کمانڈانٹ نے خود مشاہدہ کیا. مشکل کیسز میں کمانڈانٹ کی مدد کی گئی

ساری آٹھویں کلاس کے انٹرویو لئے گئے اور شخصی خاکے تیار کئے گئے اور ان کے ڈوزیئر (Dossier) میں شامل کئے گئے.

کمانڈانٹ کی طرف سے ۸ کیس آئے، ہاؤس ماسٹر کی طرف سے ۳ کیس آئے، ۱۵ کیڈٹس نے خود مدد حاصل کی، ۸۰ رپورٹس تیار کی گئیں۔

۱۹۹۱_۹۲ء

ملٹری کالج میں ملک کے ہر حصے سے طلباء آئے تھے جن کے سماجی، تعلیمی اور معاشرتی حالات بہت مختلف ہوتے ہیں۔ ان کے متضاد رویّوں کو ایک ماحول اور ایک ہی سپرٹ میں ڈھالنے کے لئے اس سیل کی ضرورت پڑتی ہے۔ کردار کی تعمیر میں اس سیل سے بہت مدد ملتی ہے اور فوج کے ماحول میں ڈھالنے کیلئے مشکل کیسز کو حل کیا جاتا ہے۔ شخصی رپورٹیں تیار کی جاتی ہیں اور مسئلہ بننے والے کیڈٹس کا ریکارڈ تیار کیا جاتا ہے اور انہیں آئی ایس ایس بی کیلئے مشورے دیئے جاتے ہیں۔

۱۹۹۲_۹۳ء

رپورٹ موصول نہیں ہوئی۔

۱۹۹۳_۹۴ء

اس سال ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ سیل کے زیر اہتمام طلبا اور اساتذہ میں مطالعے اور غور وفکر کی تحریک پیدا کی گئی۔ تدریس کو بہتر اور موثر بنانے کیلئے اقدامات تجویز کئے گئے اور اس کے لئے گائڈینس اور کاؤنسلنگ نے بہت مدد کی۔

مطالعاتی سفر (Excursions)

غالب کا شعر ہے

چشم کو چاہیے ہر رنگ میں وا ہو جانا
چشم تنگ کثرت نظارہ سے وا ہو شاید

کثرت نظارہ بہت مفید چیز ہے۔ Exposure سے انسان بہت کچھ سیکھتا ہے۔ طلباء کے لئے تو باہر کی دنیا کا مشاہدہ اور مطالعہ کرنا نسخہ کیمیا کا درجہ رکھتا ہے۔ اس لئے زیر تبصرہ دور میں کثرت نظارہ کو بہت اہمیت دی گئی۔

ایک چینی مثل ہے، کھڑکی کے سامنے کھڑا ہونا آئینہ کے سامنے کھڑا ہونے سے بہتر ہے۔ اسی کے مصداق کلاس روم میں کتابی تعلیم کی اہمیت اپنی جگہ لیکن روشنی کی تلاش میں کلاس روم سے باہر تعلیمی سفر پر نکلنا بھی خصوصی افادیت رکھتا ہے اس لئے تعلیمی سفر و سیاحت (Excursions) پر کالج میں خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔

اپریل ۱۹۸۹ء سے اواخر ۱۹۹۳ء تک تعلیمی سفروں کی روداد یہ ہے۔

۱۹۸۹_۹۰ء

۲۸_۲۹ دسمبر ۱۹۸۹ء۔ کمانڈانٹ اور کیڈٹس نے انٹرنیشنل یونیورسٹی کا دورہ کیا۔

نوٹ: ۱۹۹۱ء اور ۱۹۹۲ء کی رپورٹس موصول نہیں ہوئیں۔

۱۹۹۲_۹۳ء

فرسٹ ایئر کلاس نے PINSTECH کا دروہ کیا۔ بارہویں کلاس نے ایف ڈی ایل ایس ۲۳ ڈویژن کا علاقہ دیکھا۔ دسویں نے سالٹ مائنز کو دیکھا۔ نہم کلاس نے منگلا ڈیم پاور ہاؤس دیکھا۔ آٹھویں نے چپ بورڈ فیکٹری کا دورہ کیا۔

برجنگ کیمپ اور پبی فاریسٹ ہاؤس کھاریاں کا دورہ کیا۔ رتو اور منی مرگ (Ratu and Minimerg) کا جو آزاد کشمیر میں واقع ہیں' بھی دورہ کیا گیا۔ یہ تفریحی مقامات بھی ہیں۔ ٹیم گورنر ہاؤس لاہور بھی گئی۔ ٹیکسلا میوزیم اور کھیوڑہ میں نمک کی کان دیکھنے بھی کیڈٹس گئے۔ اسکے علاوہ انہیں اسلام آباد اور جھمب جوڑیاں سیکٹر کی سیر کروائی گئی۔

۱۹۹۳_۹۴ء

کلاس نہم نے چپ بورڈ فیکٹری جہلم دیکھی۔ دہم کو ٹیکسلا کے کھنڈرات دکھائے گئے۔ فرسٹ ایئر نے کھیوڑہ میں نمک کی کان دیکھی۔ سیکنڈ ایئر نے برجنگ کیمپ (Bridging Camp) کی سیر کی اور بھمبر کے جنگی مقامات کا دورہ کیا۔ سکاؤٹس کلب کے ۲۶ ممبران نے ۲۲ جون تا ۲۹ جون ۱۹۹۴ء ٹریننگ کیمپ میں گزارے۔

سارک پروگرام (South Asian Association for Regional Cooperation)

سارک کے زیر اہتمام خیر سگالی کے فروغ کے لئے ممبر ممالک کے نوجوانوں اور فنکاروں کے باہمی ربط ضبط اور مبادلے کے پروگرام ہوتے رہتے ہیں۔ اس کے تحت سری لنکا کی نیشنل کیڈٹس کور نے حکومت پاکستان کی معرفت نومبر ۱۹۷۴ء میں ملٹری کالج کو دعوت دی۔ چنانچہ دو کیڈٹس کا وفد وہاں پہنچا۔ اس مطالعاتی دورے کے اختتام پر کیڈٹس نے موسیٰ ہال میں اپنے سفری تجربات اور سری لنکا کے حالات بیان کئے۔ جس میں سلائیڈ شو اور فوٹو گراف کی نمائش شامل تھی۔ طلباء نے اس میں بہت دلچسپی لی ان کی معلومات میں بہت اضافہ ہوا۔

اسپورٹس اور گیمز

(Sports and Games)

پبلک سکول طرز تعلیم میں اسپورٹس اور گیمز کی سرگرمیوں کو جو کلیدی اہمیت حاصل ہے وہ محتاج بیان نہیں۔ ملٹری کالج میں بھی شروع دن سے ان سرگرمیوں پر ضروری توجہ دی جاتی رہی ہے۔ زیر تبصرہ عرصہ اپریل ۱۹۸۹ء تا مارچ ۱۹۹۴ء میں بھی یہ سرگرمیاں معمول کے مطابق جاری رہیں۔ جن کی سال بہ سال تفصیل یہ ہے۔

۱۹۸۸_۸۹ء

نگران کیپٹن خالد محمود

اس کلب کے تحت جوڈو کراٹے' جمناسٹکس اور رائڈنگ کی تربیت دی گئی۔ پی ٹی کلب' جوڈو کراٹے اور جمناسٹک کے مظاہرے یوم والدین پر ہوئے۔ حامد رضا کیانی کراٹے کے لئے اور فیصل رانا جمناسٹک کے لئے مشہور ہوئے۔ رائڈنگ کلب کیلئے جہلم کے پولو اینڈ سیڈل کلب سے مدد لی گئی۔

سوئمنگ

سینئرز میں ۳۹۱۱ نعمان کیانی دہم اورنگ زیب ہاؤس اوّل قرار پائے کالج بلو ملا۔ جونیئر میں ۵۲۱۴ مصطفیٰ علی ہشتم بابر ہاؤس اوّل قرار پائے۔

سینئرز میں شیر شاہ ہاؤس اوّل' اورنگ زیب دوم اور ٹیپو سلطان سوم رہے۔ جونیئرز میں بابر ہاؤس اوّل اور محمود غزنوی ہاؤس دوم رہا۔

واٹر پولو

شیر شاہ ہاؤس اوّل، اورنگ زیب ہاؤس دوم، ٹیپو ہاؤس سوم رہے۔

باسکٹ بال

ٹیپو ہاؤس اوّل، اورنگ زیب ہاؤس دوم اور شیر شاہ ہاؤس سوم کالج بلو ۴۹۳۰ آصف نسیم دہم اورنگ زیب ہاؤس کو ملا۔

ہاکی

شیر شاہ ہاؤس اوّل، اورنگ زیب ہاؤس دوم، ٹیپو سلطان ہاؤس سوم، جونیئر میں بابر ہاؤس اوّل، محمود غزنوی ہاؤس دوم رہے۔ کالج ۵۱۰۴ خرم نواز دواز دہم / اورنگ زیب ہاؤس کو کالج بلو ملا۔

پہلا اسپورٹس فکسچر

کیڈٹ کالج کوہاٹ کے ساتھ اسپورٹس فکسچر رہا۔ ٹیم وہاں گئی۔ ۲۰ سے ۳۰ ستمبر تک باسکٹ بال، ہاکی اور فٹ بال کے مقابلے ہوئے۔ دو میچ برابر رہے جبکہ تیسرے میں میزبان ٹیم جیت گئی۔

فٹ بال میں شیر شاہ ہاؤس اوّل، ٹیپو ہاؤس دوم، اورنگ زیب ہاؤس سوم، جونیئر بابر ہاؤس اوّل، محمود غزنوی ہاؤس دوم، کالج بلو ۴۸۹۶ خالد خان دہم شیر شاہ ہاؤس کے حصے میں آیا۔

دوسرا اسپورٹس فکسچر

آرمی برن ہال کالج اسپورٹس ٹیم نے ۱۷ور ۱۸ اکتوبر کو کالج کا دورہ کیا۔ میزبان ٹیم مہمان ٹیم کو شکست نہ دے سکی۔

باکسنگ

۱۰ اکتوبر ۱۲ اکتوبر کو ہوئی۔ نتائج یہ تھے۔

سینئرز میں شیر شاہ ہاؤس اوّل، اورنگ زیب ہاؤس دوم اور ٹیپو ہاؤس سوم رہے۔ بہترین باکسر ۴۹۱۹ طلعت پرویز دہم اورنگزیب ہاؤس قرار پائے۔ بیسٹ لوزر میں ۱۱۴۹۴ ایم علاؤالدین دہم دہم۔ ٹیپو ہاؤس سرخرو ہوئے۔ کالج بلو ۴۹۱۹ طلعت پرویز دہم اورنگ زیب ہاؤس کو ملا۔

اتھلیٹکس کے مقابلے ۱۷ سے ۱۱۸ کتوبر کو ہوئے۔ نتائج یہ تھے۔

سینئر میں شیر شاہ ہاؤس اول، اورنگزیب ہاؤس دوئم اور ٹیپو سلطان ہاؤس سوم رہا۔ جونیئرز میں بابر ہاؤس اوّل، محمود غزنوی ہاؤس دوم رہا۔ بیسٹ اتھلیٹ سینئرز میں ۵۱۱۸ عبدالقیوم دواز دہم، ٹیپو ہاؤس قرار پایا۔ جبکہ جونیئرز میں ۵۱۶۸ ندیم شہزاد ہشتم بابر ہاؤس بہترین رہا۔ کالج بلو ۵۱۱۸ عبدالقیوم دواز دہم ٹیپو سلطان ہاؤس کو ملا۔

کراس کنٹری

۱۲۲ اکتوبر ہوئی۔ ہاؤس پوزیشن کچھ یوں تھی:

سینئرز میں اورنگ زیب ہاؤس اوّل، شیر شاہ ہاؤس دوم اور ٹیپو سلطان سوم رہے جبکہ جونیئرز میں محمود غزنوی ہاؤس اوّل اور بابر ہاؤس دوم رہے۔ میرٹ سٹیفکیٹ سینئرز میں ۵۰۱۶ انتخاب عالم نہم شیر شاہ ہاؤس کو اور جونیئرز میں ۵۲۰۹ ظفر علی رضا ہشتم محمود غزنوی کو ملا۔

تیسرا اسپورٹس فکسچر

حسن ابدال کیڈٹ کالج کی ٹیم یہاں آئی۔ ۲۶ اکتوبر ۲۸ اکتوبر میچ کھیلے گئے۔ مہمان ٹیم نے ہاکی فٹ بال کے میچ جیت لئے۔ اور باسکٹ بال کالج ٹیم نے جیت لیا۔

فزیکل ایفی شینسی ٹیسٹ ۳۱ اکتوبر کو ہوا۔نتائج یہ تھے:

سینئرز اورنگ زیب ہاؤس اوّل' شیر شاہ ہاؤس دوم اور ٹیپو سلطان ہاؤس سوم قرار پائے۔جبکہ جونیئرز میں محمود غزنوی ہاؤس اوّل' شیر شاہ ہاؤس دوم' اورنگ زیب ہاؤس سوم رہے۔مقابلہ ڈرل میں ٹیپو ہاؤس اوّل' شیر شاہ ہاؤس دوم' اورنگ زیب ہاؤس سوم۔

۱۹۸۹_۹۰ء

نگران کیپٹن خالد محمود

پہلا اسپورٹس فکسچر حسن ابدال کالج کے ساتھ کھیلا گیا۔آرمی برن ہال کالج کے ساتھ دوسرا اسپورٹس فکسچر ۲۴_۲۶ اکتوبر کو ہوا۔اور کیڈٹ کالج کوہاٹ کے ساتھ تیسرا اسپورٹس فکسچر ہوا۔نتائج حسب ذیل ہیں:

سپورٹس فکسچر ۱۹۸۹ء

ہاکی کیڈٹ کالج کوہاٹ ایک ایم سی جے ۴' فٹ بال کیڈٹ کالج کوہاٹ صفر ایم سی جے ایک' باسکٹ بال کیڈٹ کالج کوہاٹ ۳۹ ایم سی جے ۳۶۔

ہاکی آرمی برن ہال کالج صفر ایم سی جے ۲' فٹ بال آرمی برن ہال کالج ۳ ایم سی جے بارہ' باسکٹ بال آرمی برن ہال کالج ۲۹، ایم سی جے ۲۸

ہاکی کیڈٹ کالج حسن ابدال صفر ایم سی جے صفر' فٹ بال کیڈٹ کالج حسن ابدال، ایم سی جے صفر' باسکٹ بال کیڈٹ کالج حسن ابدال ۴۰، ایم جی سی جے ۲۳

سپورٹس فکسچر ۱۹۹۰ء

۹ میں سے ۸ میچ جیتے گئے۔ایک میں برابری رہی۔نتائج حسب ذیل ہیں۔

۲۰ تا ۲۱ اگست ۱۹۹۰ء

فٹ بال کیڈٹ کالج حسن ابدال ۱۰' ایم سی جے صفر' ہاکی کیڈٹ کالج حسن ابدال صفر' ایم سی جے ایک' باسکٹ بال کیڈٹ کالج حسن ابدال ۳۱' ایم سی جے ۴۳'، ۲۵، ۲۶ اگست ۱۹۹۰ء، فٹ بال آرمی برن ہال کالج صفر، ایم سی جے صفر، ہاکی آرمی برن ہال کالج صفر ایم سی جے ۲، باسکٹ بال آرمی برن ہال کالج ۲۳ ایم سی جے ۳۷۔ ۵، ۱۶ اکتوبر ۱۹۹۰ء کو کالج نے کیڈٹ کالج کوہاٹ جا کر میچ کھیلا۔نتائج یہ تھے۔

فٹ بال آرمی برن ہال کالج صفر' ایم سی جے صفر' ہاکی آرمی برن ہال صفر ایم سی جے ۲' باسکٹ بال آرمی برن ہال کالج ۲۳ ایم سی جے ۳۷

۵، ۶ اکتوبر ۱۹۹۰ء کو کالج نے کیڈٹ کالج کوہاٹ جا کر میچ کھیلا۔نتائج یہ تھے۔

فٹ بال کیڈٹ کالج کوہاٹ صفر ایم سی جے ایک' ہاکی کیڈٹ کالج کوہاٹ صفر' ایم سی جے ایک باسکٹ بال کیڈٹ کالج کوہاٹ ۳۷' ایم سی جے ۵۷۔

باسکٹ بال

انٹر ہاؤس مقابلے ۱۵ تا ۱۷ مئی ۱۹۸۹ء کے نتائج درج ذیل ہیں۔

اورنگ زیب ہاؤس اوّل' ٹیپو سلطان ہاؤس دوم، شیر شاہ ہاؤس سوم کالج بلو وقاص بن صدیق کو ملا۔

مقابلہ شوٹنگ

نتائج یہ تھے:

ٹیپو ہاؤس اوّل' اورنگ زیب ہاؤس دوم' شیر شاہ ہاؤس سوم، کالج بلو ذیشان فیروز کو ملا۔

مقابلہ ہاکی

سینئرز کا ۲۱ تا ۲۳ مئی ۱۹۸۹ء اور جونیئرز کا ۱۳ اکتوبر ۱۹۹۸ء کو ہوا۔نتائج درج ذیل ہیں۔

ٹیپو ہاؤس اوّل' اورنگ زیب ہاؤس دوم' شیر شاہ ہاؤس سوم' جونیئرز میں محمود غزنوی ہاؤس اوّل' بابر ہاؤس دوم' کالج بلوز محمد فیصل' احمد بلال' شکیل احمد اور مبشر کو ملے۔

مقابلہ باکسنگ

موسم گرما کی تعطیلات کے بعد ہوا۔ ہاؤس پوزیشن یہ رہیں۔
شیر شاہ ہاؤس اوّل، اورنگ زیب ہاؤس دوم، ٹیپو ہاؤس سوم، کالج بلو محمد طارق راؤ کو ملا۔

مقابلہ تیراکی

۳۰ اگست تا ۲ ستمبر ۱۹۸۹ء۔ نتائج یہ تھے۔
شیر شاہ ہاؤس اوّل، اورنگ زیب ہاؤس دوم، ٹیپو ہاؤس سوم، جونیئر میں بابر ہاؤس اوّل، محمود غزنوی ہاؤس دوم، کالج بلوز عبدالجمال راؤ کو ملا۔
اتھلیٹکس کے مقابلے ۹، ۱۰ ستمبر ۱۹۸۹ء کو ہوئے۔ نتائج درج ذیل ہیں۔
اورنگ زیب ہاؤس اوّل، ٹیپو ہاؤس دوم، شیر شاہ ہاؤس دوم۔ جونیئرز میں بابر ہاؤس اوّل، محمود غزنوی ہاؤس دوم، کالج بلوز عدنان عباسی اور اسد ضیاء کو ملے۔

کراس کنٹری ریس

اکتوبر ۱۹۸۹ء کو ہوئی۔ نتائج یہ رہے۔
اورنگ زیب ہاؤس اوّل، شیر شاہ ہاؤس دوم، ٹیپو سلطان ہاؤس سوئم۔ جونیئرز میں محمود غزنوی ہاؤس اوّل، محمود غزنوی ہاؤس دوم، کالج بلو ظفر اقبال کو ملا۔

فزیکل ایفی شنسی ٹسٹ

۱۵ اکتوبر ۱۹۸۹ء کو ہوا۔ نتائج یہ تھے:
اورنگ زیب ہاؤس اوّل، شیر شاہ ہاؤس دوم، ٹیپو سلطان ہاؤس سوئم۔ جونیئرز میں محمود غزنوی ہاؤس اوّل، بابر ہاؤس دوم

مقابلہ فٹ بال

جونیئرز کے درمیان ۱۸ اکتوبر ۱۹۸۹ء کو ہوا۔ سینئرز کے درمیان ۲۴ تا ۲۷ مئی ۱۹۹۰ء ہوا۔ نتائج درج ذیل ہیں:
اورنگ زیب ہاؤس اوّل، ٹیپو ہاؤس دوم، شیر شاہ ہاؤس سوم، جونیئرز میں محمود غزنوی ہاؤس اوّل، بابر ہاؤس دوم، کالج بلو کامران احمد، نجیب اللہ کو ملے۔

مقابلہ ڈرل

شیر شاہ ہاؤس اوّل، اورنگ زیب ہاؤس دوم، ٹیپو ہاؤس سوئم۔ جونیئرز میں بابر ہاؤس اوّل، محمود غزنوی ہاؤس دوم، کالج بلو منصور احسن کو ملا۔

۹۱-۱۹۹۰ء

کراس کنٹری

۳ مارچ ۱۹۹۰ء کو ہوئی۔ نتائج ہاؤس پوزیشن کے مطابق درج ذیل ہیں:
محمود غزنوی اوّل، بابر ہاؤس دوم، شیر شاہ ہاؤس سوم، کالج بلو ظفر اقبال کو ملا۔

اتھلیٹکس

۱۹ مئی ۱۹۹۰ء کو ہوا۔ ہاؤس پوزیشن درج ذیل ہے۔
ٹیپو سلطان ہاؤس اوّل، بابر ہاؤس دوم، محمود غزنوی ہاؤس سوم، کالج بلو اتھلیٹکس ظفر اقبال، کالج بلو جمناسٹک ظہیر افتخار کو ملے۔

باکسنگ

۲۵ تا ۲۷ مارچ کو ہوئی۔ نتائج یہ تھے:

شیر شاہ ہاؤس اوّل' ٹیپو سلطان ہاؤس و بابر ہاؤس دوم' غزنوی ہاؤس سوم، کالج بلو عامر اکرام کو ملا۔

فٹ بال

۱۹ مئی تا ۲۱ مئی ۱۹۹۰ء کو ہوا۔ نتائج حسب ذیل ہیں:

بابر ہاؤس اوّل' محمود غزنوی دوم' اورنگ زیب ہاؤس سوم' کالج بلوز بابر نذر' مقصود احمد کو ملے۔

ہاکی

۲۲ مئی تا ۲۸ مئی ۱۹۹۰ء کو ہوئی۔ نتائج یہ تھے:

بابر ہاؤس اوّل' ٹیپو ہاؤس دوم' شیر شاہ ہاؤس سوم' کالج بلوز اسد ضیاء سکندر سلطان اظہر محمود' عامر اکرام کو ملے۔

باسکٹ بال

۲۲ مئی تا ۲۸ مئی ۱۹۹۰ کو ہوا۔ نتائج یہ تھے۔

شیر شاہ ہاؤس اوّل' اورنگ زیب ہاؤس دوم' بابر ہاؤس سوم' کالج بلوز فیصل رانا' محمد عرفان

فزیکل ایفی شنسی ٹیسٹ

۱۷' ۱۸ نومبر ۱۹۹۰ء کو ہوا۔ نتائج یہ تھے۔

ٹیپو سلطان ہاؤس اوّل' بابر ہاؤس دوم' محمود غزنوی ہاؤس سوئم

شوٹنگ

۲۲ اکتوبر ۱۹۹۰ء کو ہوئی۔ نتائج یہ تھے:

محمود غزنوی ہاؤس اوّل' ٹیپو سلطان ہاؤس دوم' بابر ہاؤس سوم' کالج بلو حنیف اللہ کو ملا۔

سپورٹس فکسچر

پہلا فکسچر کیڈٹ کالج حسن ابدال کے ساتھ ہوا۔ دوسرا فکسچر کیڈٹ کالج کوہاٹ کے ساتھ' تیسرا آرمی برن ہال کالج کے ساتھ ہوا۔ کیڈٹ کالج کوہاٹ کی ٹیم یکم اکتوبر کو کالج میں میچ کھیلنے کیلئے آئی۔ نتائج مقابلہ جات درج ذیل ہیں۔

مورخہ ۱ تا ۳ اکتوبر ۱۹۹۱ء

ہاکی کیڈٹ کالج کوہاٹ ۱، ایم سی جے ۴، فٹ بال کیڈٹ کالج کوہاٹ ۲، ایم سی جے ۲، باسکٹ بال کیڈٹ کالج کوہاٹ ۳۷، ایم سی جے ۵۷

مورخہ ۷ تا ۹ اکتوبر ۱۹۹۱ء

ہاکی آرمی برن ہال کالج ۲' ایم سی جے ۲' فٹ بال آرمی برن ہال کالج ایک' ایم سی جے تین' باسکٹ بال آرمی برن ہال کالج ۵۷' ایم سی جے ۸۵

۱۹۹۱_۹۲ء

کالج بلوز

ہاکی ایم عرفان راجہ' افتخار حسین' فائرنگ عمر فاروق' سوئمنگ محمد ذیشان' اتھلیٹکس اشفاق احمد' جمناسٹک شبیہہ الحسن، رائڈنگ عامر رؤف' باکسنگ ایم رفیق

جان۔

میرٹ سرٹیفکیٹ

کراس کنٹری عارف یاسین' باکسنگ بیسٹ لوزر محمد یعقوب

ٹیبل ٹینس

۱۹' ۲۰ مئی ۱۹۹۲ء کو ہوا۔ نتائج یہ تھے:

سنگل' شاہد عزیز جناح ہاؤس اوّل' عمر فاروق جناح ہاؤس دوم' ڈبل' احمد رحیم' عاصم قیوم جناح ہاؤس اوّل' نعمان ظہور' محسن کمال جناح ہاؤس دوم' جناح ہاؤس اوّل قرار پایا۔

کراس کنٹری

برائے جونیئرز مورخہ ۲۱ مئی ۱۹۹۲ء کو ہوئی۔ نتائج یہ تھے۔

مظہر حیات جناح ہاؤس اوّل' شوکت ظہیر جناح ہاؤس دوم' کاشف حسین جناح ہاؤس سوم' جناح ہاؤس اوّل قرار دیا گیا۔

شوٹنگ

۲۴' ۲۵ مئی ۱۹۹۲ء کو ہوئی۔ بارھویں کلاس کے کیڈٹس نے حصہ لیا۔ نتائج یہ تھے:

بہترین ڈیلی بریٹ فائر یاسر محمود ٹیپو سلطان ہاؤس' گروپنگ میں بہترین عمر فاروق محمود غزنوی ہاؤس اور آل بیسٹ فائر عمر فاروق محمود غزنوی ہاؤس۔ ہاؤس پوزیشن میں محمود غزنوی ہاؤس اوّل' ٹیپو ہاؤس دوم' بابر ہاؤس سوئم

فٹ بال

۱۷ تا ۲۱ ستمبر ۱۹۹۲ء کو ہوا۔ نتائج درج ذیل ہیں:

ٹیپو ہاؤس اوّل' بابر ہاؤس دوم' اورنگ زیب ہاؤس سوم' جونیئرز میں جناح ہاؤس اوّل

ہاکی

۱۷ تا ۲۱ ستمبر ۱۹۹۲ء کو ہوئی۔ نتائج درج ذیل ہیں:

اورنگ زیب ہاؤس اوّل' محمود غزنوی ہاؤس دوم' بابر ہاؤس سوم' جونیئرز میں جناح ہاؤس اوّل' کالج بلو ظفران راجہ ایم جی ہاؤس' افتخار حسین بابر ہاؤس کو ملے۔

باسکٹ بال

۱۷ تا ۲۱ ستمبر ۱۹۹۲ء کو ہوئے۔ نتائج یہ تھے۔

ٹیپو سلطان ہاؤس اوّل' اورنگ زیب ہاؤس دوم' بابر ہاؤس سوم' جونیئرز میں اقبال ہاؤس اوّل

سوئمنگ

انٹر ہاؤس چیمپئن شپ مورخہ ۲۸ تا ۳۰ ستمبر ۱۹۹۲ء کو ہوئی۔ نتائج یہ تھے

اورنگ زیب ہاؤس اوّل' بابر ہاؤس دوم' ٹیپو ہاؤس سوم' بیسٹ سوئمر محمد ذیشان اورنگ زیب ہاؤس' جونیئرز میں ہاؤس پوزیشن جناح ہاؤس اوّل' بیسٹ سوئمر محسن کمال جناح ہاؤس

کراس کنٹری

سینئرز کی کراس کنٹری مورخہ ۱۴ اکتوبر۱۹۹۲ءکو ہوئی۔ نتائج یہ تھے:

یاسین عارف ایم جی ہاؤس اوّل' مدثر اقبال ہاؤس ایم جی ہاؤس دوم' فیصل ضیاء ایم جی ہاؤس سوم' ہاؤس پوزیشن ایم جی ہاؤس اوّل' اورنگ زیب ہاؤس دوم' بابر ہاؤس سوم' جونیئرز میں اقبال ہاؤس اوّل

فزیکل ایفی شنسی ٹیسٹ

۹ اکتوبر ۱۹۹۲ءکو ہوا۔ نتائج یہ تھے:

ایم جی ہاؤس اوّل' ٹیپو ہاؤس دوم' اورنگ زیب ہاؤس سوم' جونیئرز میں اقبال ہاؤس اوّل

بیڈمنٹن

برائے جونیئرز ۱۹ اکتوبر ۱۹۹۲ءکو ہوا۔ نتائج یہ تھے:

سنگل۔ یاسر نثار جناح ہاؤس اوّل' جمال نسیم جناح ہاؤس اوّل' ڈبل ۔ یاسر نثار' جمال نسیم جناح ہاؤس اوّل' آفتاب احمد' عامر حیات جناح ہاؤس اوّل' جناح ہاؤس اوّل رہا۔

اتھلیٹکس

۲۴ تا ۲۶ اکتوبر کو ہوا۔ نتائج یہ تھے:

ایم جی ہاؤس اوّل' بابر ہاؤس دوم' اورنگ زیب ہاؤس سوم' بیسٹ اتھلیٹ اشفاق احمد' ٹیپو سلطان ہاؤس' جونیئرز میں اقبال ہاؤس اوّل' بیسٹ اتھلیٹ امتیاز احمد جمیل اقبال ہاؤس۔

باکسنگ

۳۱ اکتوبر تا یکم نومبر ۱۹۹۲ءکو ہوئی۔ نتائج یہ تھے۔

اورنگ زیب ہاؤس اوّل' ایم جی ہاؤس دوم' بابر ہاؤس سوم' بیسٹ باکسر محمد رفیق خان بابر ہاؤس' بیسٹ لوزر محمد یعقوب بابر ہاؤس

نتائج کا تقابلی جائزہ سینئرز ہاؤس ۹۳۔۱۹۹۲ء

فٹ بال۔	بابر ہاؤس دوم' ایم جی ہاؤس چہارم' ٹیپو ہاؤس اوّل' اورنگ زیب ہاؤس سوئم
ہاکی۔	بابر ہاؤس سوم' ایم جی ہاؤس دوم' ٹیپو سلطان ہاؤس چہارم' اورنگ زیب ہاؤس اوّل
باسکٹ بال۔	بابر ہاؤس سوم' ایم جی ہاؤس چہارم' ٹیپو سلطان ہاؤس اوّل' اورنگ زیب ہاؤس دوم
باکسنگ۔	بابر ہاؤس سوم' ایم جی ہاؤس دوم' ٹیپو ہاؤس چہارم' اورنگ زیب ہاؤس اوّل
شوٹنگ۔	بابر ہاؤس سوم' ایم جی ہاؤس اوّل' ٹیپو سلطان ہاؤس دوم' اورنگ زیب ہاؤس چہارم
سوئمنگ۔	بابر ہاؤس دوم' ایم جی ہاؤس چہارم' ٹیپو سلطان ہاؤس سوم' اورنگ زیب ہاؤس اوّل
کراس کنٹری۔	بابر ہاؤس سوم' ایم جی ہاؤس اوّل' ٹیپو سلطان چہارم' اورنگ زیب ہاؤس دوم
اتھلیٹکس۔	بابر ہاؤس دوم' ایم جی ہاؤس اوّل' ٹیپو سلطان ہاؤس چہارم' اورنگ زیب ہاؤس سوئم
پی ای ٹیسٹ۔	بابر ہاؤس چہارم' ایم اجی ہاؤس اوّل' ٹیپو سلطان ہاؤس دوم' اورنگ زیب ہاؤس سوئم

ہم نصابی سرگرمیوں کا جائزہ ۹۳۔۱۹۹۲ء ایک نظر میں (برائے سینیئرز)

اکیڈیمک۔	بابر ہاؤس اوّل' ایم جی ہاؤس دوم' ٹیپو ہاؤس چہارم' اورنگ زیب ہاؤس سوئم

انگلش مباحثہ۔	بابر ہاؤس اوّل' ایم جی ہاؤس سوم' ٹیپو ہاؤس چہارم' اورنگ زیب ہاؤس دوم
اردو مباحثہ۔	بابر ہاؤس دوم' ایم جی ہاؤس چہارم' ٹیپو سلطان ہاؤس اوّل' اورنگ زیب ہاؤس دوم
انگلش ڈیکلے میشن۔	بابر ہاؤس دوم' ایم جی ہاؤس سوم' ٹیپو سلطان چہارم' اورنگ زیب ہاؤس اوّل
اردو ڈیکلے میشن۔	بابر ہاؤس سوم' ایم جی ہاؤس چہارم' ٹیپو ہاؤس دوم' اورنگ زیب ہاؤس اوّل
انگلش برجستہ تقریر۔	بابر ہاؤس سوم' ایم جی ہاؤس اوّل' ٹیپو سلطان ہاؤس چہارم' اورنگ زیب ہاؤس دوم
اردو برجستہ تقریر۔	بابر ہاؤس چہارم' ایم جی ہاؤس اوّل' ٹیپو سلطان ہاؤس سوم' اورنگ زیب ہاؤس دوم
اقبالیات۔	بابر ہاؤس چہارم' ایم جی ہاؤس سوم' ٹیپو ہاؤس دوم' اورنگ زیب ہاؤس اوّل
پاکستانیات۔	بابر ہاؤس اوّل' ایم جی ہاؤس سوم' ٹیپو سلطان ہاؤس چہارم' اورنگ زیب ہاؤس اوّل
جنرل نالج۔	بابر ہاؤس دوم' ایم جی ہاؤس اوّل' ٹیپو سلطان ہاؤس چہارم' اورنگ زیب ہاؤس سوئم

سپورٹس کا جائزہ ۹۳۔۱۹۹۲ء برائے جونیئرز ایک نظر میں

ٹیبل ٹینس۔	اقبال ہاؤس دوم' جناح ہاؤس اوّل
کراس کنٹری۔	اقبال ہاؤس اوّل' جناح ہاؤس دوم
فٹ بال۔	اقبال ہاؤس دوم' جناح ہاؤس اوّل
ہاکی۔	اقبال ہاؤس دوم' جناح ہاؤس اوّل
باسکٹ بال۔	اقبال ہاؤس اوّل' جناح ہاؤس دوم
سوئمنگ۔	اقبال ہاؤس دوم' جناح ہاؤس اوّل
بیڈمنٹن۔	اقبال ہاؤس دوم' جناح ہاؤس اوّل
اتھلیٹکس۔	اقبال ہاؤس اوّل' جناح ہاؤس دوم

ہم نصابی سرگرمیاں ۹۳۔۱۹۹۲ء برائے جونیئرز ایک نظر میں

انگریزی مباحثہ۔	اقبال ہاؤس دوم' جناح ہاؤس اوّل
اردو مباحثہ۔	اقبال ہاؤس دوم' جناح ہاؤس اوّل
انگریزی ڈیکلے میشن۔	اقبال ہاؤس اوّل' جناح ہاؤس دوم
اردو ڈیکلے میشن۔	اقبال ہاؤس دوم' جناح ہاؤس اوّل
انگلش برجستہ تقریر۔	اقبال ہاؤس اوّل' جناح ہاؤس دوم
اردو برجستہ تقریر۔	اقبال ہاؤس دوم' جناح ہاؤس اوّل
اقبالیات۔	اقبال ہاؤس اوّل' جناح ہاؤس دوم
پاکستانیات۔	اقبال ہاؤس اوّل' جناح ہاؤس دوم
جنرل نالج۔	اقبال ہاؤس اوّل' جناح ہاؤس دوم

۹۳۔۱۹۹۲ء

شوٹنگ

تاریخ انعقاد ۲ مئی ۱۹۹۳ء بارھویں کے کیڈٹس نے حصہ لیا۔ نتائج یہ تھے:

ڈیلی بریٹ فائر میں بہترین احمد وقاص ایم جی ہاؤس، گروپنگ میں بہترین حماد تنویر بٹ ایم جی ہاؤس، اوور آل بیسٹ حماد تنویر بٹ ایم جی ہاؤس ۔ ہاؤس پوزیشن میں بابر ہاؤس اوّل، ایم جی ہاؤس دوم، ٹیپو ہاؤس سوم، اورنگ زیب ہاؤس چہارم۔

ٹیبل ٹینس

۱۵، ۱۶ مئی ۱۹۹۳ء کو جونیئرز کے لئے سی میس میں مقابلہ ہوا۔ جس کے ریفری میجر رضاء المصطفیٰ تھے۔ نتائج یہ تھے۔

انفرادی پوزیشن برائے سنگل میں عامر شبیر جناح ہاؤس اوّل، احمد ریحان جناح ہاؤس دوم، برائے ڈبل میں یاسر محی الدین، فیاض ملک جناح ہاؤس اوّل، احسن منیر بٹ، عامر شہزار جناح ہاؤس دوم، ہاؤس پوزیشن میں جناح ہاؤس اوّل رہا۔

باکسنگ

کالج گراؤنڈ میں ۲۳ تا ۲۶ مئی ۱۹۹۳ء کو مقابلے ہوئے۔ جس میں فرسٹ ائیر کے کیڈٹس شریک تھے۔ کیپٹن قدوس ریفری تھے۔

نتائج یہ تھے۔

ایم جی ہاؤس اوّل، ٹیپو ہاؤس دوم، بابر ہاؤس سوم، اورنگ زیب ہاؤس چہارم، بیسٹ باکسر فاروق کیانی ٹیپو سلطان ہاؤس، بیسٹ لوزر آصف کشمیری اورنگ زیب ہاؤس، حوصلہ افزائی کا انعام ملک فیصل ایم جی ہاؤس۔

کراس کنٹری ریس

سینیئرز کے لئے ۲۹ مئی ۱۹۹۳ء کو ہوا۔ فاصلہ مقررہ ۷ کلومیٹر تھا۔ نتائج یہ تھے:

ایم جی ہاؤس نے ٹرافی حاصل کی۔ اوپر کی سات پوزیشنیں بھی اسے ہی ملیں۔ عارف یاسین نے ریس جیتی اور ۲۴ منٹ ۱۵ سیکنڈ میں مقررہ فاصلہ طے کیا۔ اس اعلیٰ کارکردگی کی بناء پر کالج بلو سے نوازا گیا۔ ہاؤس کے لئے کمانڈانٹ بریگیڈیئر مقصود الحسن نے ایک ہزار روپے کا نقد انعام دیا۔ انفرادی پوزیشن یہ تھی:

عارف یاسین ایم جی ہاؤس اوّل، طاہر افسر اورنگ زیب ہاؤس دوم، مدثر ایم جی ہاؤس سوم، فیصل ضیاء ایم جی ہاؤس چہارم، مظہر حیات ایم جی ہاؤس پنجم تنویر علی ایم جی ہاؤس ششم، وسیم اعظم اورنگ زیب ہاؤس، ہفتم، ذیشان احمد اورنگزیب ہاؤس ہشتم، شوکت علی ایم جی ہاؤس نہم، نعیم اقبال ایم جی ہاؤس دہم، ہاؤس پوزیشن میں ایم جی ہاؤس اوّل، اورنگ زیب ہاؤس دوم، بابر ہاؤس سوم، ٹیپو ہاؤس چہارم

سوئمنگ

جونیئرز، سینئرز کے مقابلے ۲۸ تا ۳۰ اگست ۱۹۹۳ء کو ہوئے۔ نتائج یہ تھے:

اورنگ زیب ہاؤس اوّل، بابر ہاؤس دوم، ایم جی ہاؤس سوم، ٹیپو ہاؤس چہارم، بیسٹ سوئمر محمد ذیشان اورنگ زیب ہاؤس کو کالج کلر ملا۔ جونیئرز میں اقبال ہاؤس اوّل، بیسٹ سوئمر عاصم بلال اقبال ہاؤس

فٹ بال

۴ تا ۸ ستمبر ۱۹۹۳ء کو ہوا۔ نتائج یہ تھے:

بابر ہاؤس اوّل، ٹیپو ہاؤس دوم، اورنگ زیب ہاؤس سوم، ایم جی ہاؤس چہارم، جونیئرز میں جناح ہاؤس اوّل

باسکٹ بال

۱۲ تا ۱۹ ستمبر ۱۹۹۳ء کو ہوئی۔ نتائج یہ تھے:

بابر ہاؤس اوّل، ٹیپو ہاؤس دوم، اورنگ زیب ہاؤس سوم، ایم جی ہاؤس چہارم، جونیئرز میں اقبال ہاؤس اوّل

ہاکی

۱۵ تا ۱۹ ستمبر ۱۹۹۳ء کو ہوئی۔ نتائج یہ تھے:

اورنگ زیب ہاؤس اوّل، بابر ہاؤس دوم، ٹیپو ہاؤس سوم، ایم جی ہاؤس چہارم، جونیئرز میں جناح ہاؤس اوّل

کراس کنٹری ریس

جونیئرز کے لئے ۲ اکتوبر ۱۹۹۳ء کو ہوئی۔ فاصلہ ۴ کلومیٹر تھا۔ نتائج یہ تھے:

مظہر اقبال اقبال ہاؤس اوّل، ساجد حسین اقبال ہاؤس دوم، یاسر اویس جناح ہاؤس سوم، ہاؤس پوزیشن میں جناح ہاؤس اوّل

فزیکل ایفی شینسی ٹیسٹ

۲۶ تا ۲۸ اکتوبر ۱۹۹۳ء کو ہوا۔ نتائج یہ تھے:

محمود غزنوی ہاؤس اوّل، بابر ہاؤس دوم، اورنگ زیب ہاؤس سوم، ٹیپو ہاؤس چہارم، جونیئرز میں اقبال ہاؤس اوّل

اتھلیٹکس

۳۱ اکتوبر تا یکم نومبر ۱۹۹۳ء کو ہوئے۔ مہمان خصوصی جی او سی ۸ ڈویژن میجر جنرل نعیم اکبر نے انعامات تقسیم کئے۔ نتائج یہ تھے:

ٹیپو ہاؤس اوّل، محمود غزنوی ہاؤس دوم، بابر ہاؤس سوم، اورنگ زیب ہاؤس چہارم، بیسٹ اتھلیٹ اشفاق احمد ٹیپو سلطان ہاؤس، جونیئرز میں اقبال ہاؤس اوّل، بیسٹ اتھلیٹ ساجد حسین اقبال ہاؤس

سپورٹس فکسچر

کیڈٹ کالج کوہاٹ نے ۳۰-۲۸ ستمبر ۱۹۹۳ء میں کالج کا دورہ کیا۔ جبکہ کالج ٹیم نے آرمی برن ہال کالج ایبٹ آباد کا ۲۸-۳۰ ستمبر کو دورہ کیا۔ ۲۱-۲۲ اکتوبر کو کیڈٹ کالج حسن ابدال کی ٹیم ملٹری کالج آئی۔ نو میچوں میں سات میچ کالج ٹیم نے جیتے۔ نتیجہ درج ذیل ہے:

پہلا اسپورٹس فکسچر

ہاکی میں کیڈٹ کالج کوہاٹ صفر، ایم سی جے ۳، کامیاب ٹیم ایم سی جے، فٹ بال میں کیڈٹ کالج کوہاٹ صفر، ایم سی جے ۲، کامیاب ٹیم ایم سی جے۔ باسکٹ بال میں کیڈٹ کالج کوہاٹ ۵۷، ایم سی جے ۶۱، کامیاب ٹیم ایم سی جے

دوسرا اسپورٹس فکسچر

ہاکی میں آرمی برن ہال ٹیم ۱، ایم سی جے ۳، کامیاب ٹیم ایم سی جے، فٹ بال میں آرمی برن ہال ٹیم ۲، ایم سی جے ۱، کامیاب ٹیم آرمی برن ہال کالج، باسکٹ بال میں آرمی برن ہال ٹیم ۵۱، ایم سی جے ۵۸، کامیاب ٹیم ایم سی جے۔

تیسرا اسپورٹس فکسچر

ہاکی میں کیڈٹ کالج حسن ابدال ۲، ایم سی جے ۳، کامیاب ٹیم ایم سی جے، فٹ بال میں کیڈٹ کالج حسن ابدال ۳، ایم سی جے ۱، کامیاب ٹیم کیڈٹ کالج حسن ابدال، باسکٹ بال میں کیڈٹ کالج حسن ابدال ۵۷، ایم سی جے ۸۳، کامیاب ٹیم ایم سی جے

۱۹۹۴ء

فائرنگ

مقابلہ ۷ تا ۱۰ مئی ۱۹۹۴ء کو ہوا۔ نتائج یہ تھے:

ڈیلی بریٹ فائر طارق محمود بابر ہاؤس اوّل، گروپنگ فائر احسان علی محمود غزنوی ہاؤس اوّل، بیسٹ فائر بشارت علی بابر ہاؤس اوّل، ہاؤس پوزیشن میں بابر ہاؤس اوّل، ایم جی ہاؤس دوم، اورنگ زیب ہاؤس سوم

باسکٹ بال

مقابلہ ۳ تا ۷ ستمبر ۱۹۹۴ء کو ہوا۔ نتائج یہ تھے:

ایم جی ہاؤس اوّل' اورنگ زیب ہاؤس دوم' ٹیپو ہاؤس سوم' جونیئرز میں اقبال ہاؤس اوّل' جناح ہاؤس دوم

ہاکی

میچ ۳ تا ۸ ستمبر ۱۹۹۴ء کو ہوا۔ نتائج یہ تھے:

ٹیپوسلطان ہاؤس اول، ایم جی ہاؤس دوم، بابر ہاؤس سوم، جونیئرز میں جناح ہاؤس اول، اقبال ہاؤس دوم

فٹ بال

۳ تا ۷ ستمبر ۱۹۹۴ء کو ہوا نتائج یہ تھے:

اورنگ زیب ہاؤس اوّل' بابر ہاؤس دوم' ٹیپوسلطان ہاؤس سوم' جونیئرز میں جناح ہاؤس اوّل' اقبال ہاؤس دوم

سوئمنگ

مقابلے ۷ تا ۱۰ ستمبر ۱۹۹۴ء کو ہوئے۔ نتائج یہ تھے:

اورنگ زیب ہاؤس اوّل' ایم جی ہاؤس دوم' ٹیپو ہاؤس سوم' بہترین تیراک آصف ابراہیم بابر ہاؤس' جونیئرز میں اقبال ہاؤس اوّل' جناح ہاؤس دوم' بہترین تیراک فیصل رفیق اقبال ہاؤس

ٹیبل ٹینس

مقابلے ۲۴ تا ۲۶ ستمبر ۱۹۹۴ء کو ہوئے۔ نتائج یہ تھے:

ڈبل مقابلے میں سکندر صدیق اور عامر شبیر ایم جی ہاؤس اوّل' بابر عدیل اور شاہد عزیز ٹیپو ہاؤس دوم' سنگل مقابلے میں طلحہ منور ایم جی ہاؤس اوّل' یاسر محی الدین اورنگ زیب ہاؤس دوم' جونیئرز میں ڈبل مقابلے میں عمر نواز محمد اظہر اقبال ہاؤس اوّل' ذوالفقار اور فیصل نثار جناح ہاؤس دوم' ہاؤس پوزیشن میں اقبال ہاؤس اوّل' جناح ہاؤس دوم

فزیکل ایفی شنسی ٹیسٹ

یکم تا ۱۳ اکتوبر ۱۹۹۴ء کو ہوئی۔ نتائج یہ تھے:

ٹیپو ہاؤس اوّل' ایم جی ہاؤس دوم' جونیئرز میں جناح ہاؤس اوّل' اقبال ہاؤس دوم

باکسنگ

۸ تا ۱۰ اکتوبر ۱۹۹۴ء کو ہوئی۔ نتائج یہ تھے:

ٹیپو ہاؤس اوّل' اورنگ زیب اور ایم جی ہاؤس دوم' بیسٹ باکسر ابرار احمد ٹیپوسلطان ہاؤس' بیسٹ لوزر کاشف حسین بابر ہاؤس

بیڈمنٹن

۲۲ تا ۲۴ مئی اکتوبر کو ہوا۔ نتائج یہ تھے:

ڈبل مقابلے میں عامر حیات اور یاسر نثار بابر ہاؤس اوّل' نعمان علی اور ندیم اختر ایم جی ہاؤس دوم' سنگل مقابلے میں طارق محمود اورنگ زیب ہاؤس اوّل' رزاق احمد بابر ہاؤس دوم' جونیئرز کے ڈبل مقابلے میں احسان علی احمد اور عدنان بشیر جناح ہاؤس اوّل' فرحان بیگ اور مزمل زعیم اقبال ہاؤس دوم' سنگل مقابلے میں عمر جناح ہاؤس اوّل' ضرار امجد جناح ہاؤس دوم' ہاؤس پوزیشن میں جناح ہاؤس اوّل' اقبال ہاؤس دوم

کراس کنٹری ریس

۲۴ تا ۲۵ اکتوبر۱۹۹۴ء ہوئی۔ نتائج یہ تھے:

ایم جی ہاؤس اوّل' ٹیپو ہاؤس دوم اور سوم' مظہر حیات ایم جی ہاؤس اوّل' ساجد حسین ٹیپو ہاؤس دوم' یاسر اویس ایم جی ہاؤس سوم' جونیئرز میں اقبال ہاؤس اوّل' جناح ہاؤس دوم' شہباز فاروق جناح ہاؤس اوّل' عاصم عزیز کیانی اقبال ہاؤس دوم' طارق عزیز اقبال ہاؤس سوم

اتھلیٹکس

۲۹ تا ۳۱ اکتوبر۱۹۹۴ء کو ہوئے۔ نتائج یہ تھے:

ایم جی ہاؤس اوّل' ٹیپو ہاؤس دوم' بابر ہاؤس سوم' بیسٹ اتھلیٹ اور کالج کلر ہولڈر آفتاب عزیز' جونیئرز میں اقبال ہاؤس اور جناح ہاؤس برابر' بیسٹ اتھلیٹ شہباز فاروق

کالج بلوز

نعمان علی (ہاکی)' اسد خان (ہاکی) مظہر ستار (ہاکی)' مبین اسلم (ہاکی)' آفتاب ادریس (ہاکی)' آصف ابراہیم (سوئمنگ)' آفتاب ادریس (اتھلیٹکس)' عمران خان (جمناسٹک)' غیور علی ہمدانی (جمناسٹک)' تنویر علی (رائڈنگ)' ہمایوں ولی (گھوڑسواری)' غیور علی ہمدانی (فٹ بال)' مظہر حیات (کراس کنٹری)

انٹرکالجز مقابلے

کالج کی ٹیمیں کیڈٹ کالج کوہاٹ' پی اے ایف کالج' سرگودھا اور کیڈٹ کالج حسن ابدال گئیں اور فٹ بال ہاکی' باسکٹ بال کے میچ کھیلے۔ آرمی برن ہال کالج ایبٹ آباد نے ملٹری کالج میں آکر بارہ میچ کھیلے جس میں سے کالج نے چھ میچ جیتے۔ دو میچ برابر رہے اور چار میچ ہارے۔

کیڈٹ کالج سٹیل ملز' گورنمنٹ ہائی سکول سیالکوٹ اور سٹاف اور طلباء ایف جی ای آئی گوجرانوالہ ریجن نے اسپورٹس کے لئے کالج کا دورہ کیا۔

☆☆☆☆☆

یوم والدین کی تقریبات

کالج میں یوم والدین کی سالانہ تقریب جس میں نصابی اور ہم نصابی سرگرمیوں کے انعامات بھی تقسیم کئے جاتے ہیں وہ اہم تقریب ہوتی ہے جس میں طلباء کے والدین کالج کے معیار تربیت کو براہ راست دیکھتے ہیں۔ یہی وہ موقع ہوتا ہے جب کمانڈانٹ کالج کی کارکردگی کا سالانہ جائزہ پیش کرتے ہیں اور مہمان خصوصی کالج کے معیار تربیت اور کارناموں پر تبصرہ کرتے ہیں۔ ۱۹۴۸ء سے یہ سلسلہ جاری ہے۔ ۱۹۸۹ء سے ۱۹۹۴ء تک یوم والدین کی تقریبات کا اجمالی خاکہ پیش کیا جاتا ہے۔

۱۹۸۸۔۸۹ء

تقریب کی تاریخ: ۲۳ نومبر ۱۹۸۸ء

مہمان خصوصی: چیف آف دی ایئر سٹاف ایئر چیف مارشل حکیم اللہ خان

دوسرے مہمان: جنرل محمد اقبال خان نشان امتیاز (ملٹری)' ستارۂ بسالت (ریٹائرڈ)' پیٹرن انچیف عالمگیرینز ایسوسی ایشن میجر جنرل (اب لیفٹیننٹ جنرل) آرڈی بھٹی اور میجر جنرل (اب لیفٹیننٹ جنرل) محمد اشرف۔

تقریب کی روداد

شاید یہ پہلا موقع تھا کہ کسی ایئر چیف مارشل کو بطور مہمان خصوصی دعوت دی گئی۔ ایئر چیف مارشل نے پریڈ کا معائنہ کیا۔ مارچ پاسٹ کالج پریفیکٹ فیصل صدیق کی قیادت میں ہوئی۔ ڈمبل شو کے ساتھ پی ٹی شو ہوا۔ پھر کالج کا کراٹے سکواڈ سامنے آیا۔ جمناسٹک اور سکاؤٹنگ کے مظاہرے ہوئے۔

کمانڈانٹ بریگیڈیئر نورالحق نے اپنی سالانہ رپورٹ میں بتایا کہ پاکستان ائرفورس سے ہمارا تعلق دیرینہ ہے کہ ایک کیڈٹ اس کالج کا ذوالفقار علی خان تھا جو چیف آف دی ایئر سٹاف کے مرتبے تک پہنچا۔ یہاں ائرفورس کے افسروں اور ائرمینوں کو بلا امتیاز داخلہ دیا جاتا ہے اس وقت ۳۷۰ طلبا میں سے ۴۶ کا تعلق پاک فضائیہ سے تعلق رکھنے والے والدین سے ہے۔

پاک بھارت جنگوں میں سولہ عالمگیرینز نے شہادت کا رتبہ حاصل کیا۔ ایک نے نشان حیدر' چھتیس نے ستارہ جرأت' تین نے تمغۂ جرأت اور پندرہ نے امتیازی اسناد حاصل کیں۔ اس درسگاہ نے ۲۱ جنرل آفیسرز' ۶۴ بریگیڈیئرز اور سینکڑوں اعلیٰ افسران فوج کو دیئے۔ گذشتہ بارہ سالوں میں گیارہ عالمگیرینز نے اعزازی تلواریں حاصل کیں۔ ۱۹۸۲ء میں پاکستان ائرفورس کے ائرونائیکل کالج میں ایک عالمگیرین اختر نواز ملک نے اعزازی تلوار حاصل کی۔

حال ہی میں فوجی اور سول دانشوروں کو طلباء سے خطاب کرنے کی دعوت کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ ۱۷ اپریل ۱۹۸۹ء کو لیفٹیننٹ جنرل محمد اقبال چیئرمین پنجاب پبلک سروس کمیشن اور صدر عالمگیرینز ایسوسی ایشن نے طلبا اور ان کے والدین سے خطاب کیا۔

۱۵ ستمبر کو کالج کے یوم تاسیس کے موقع پر جنرل محمد اقبال خان سابق گورنر پنجاب وسندھ اور سرپرست عالمگیرینز ایسوسی ایشن نے کالج کے طلبا سے خطاب کیا۔ ۹ نومبر کو یوم اقبال کے موقع پر پروفیسر مرزا محمد منور ڈائریکٹر اقبال اکیڈمی پاکستان نے اقبال کے ایک پیغام کو طلبا تک پہنچایا۔ ڈاکٹر غلام علی الانہ وائس چانسلر علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اور لیفٹیننٹ جنرل صفدر کمانڈانٹ نیشنل ڈیفنس کالج نے بھی ہماری دعوت قبول کی۔ اس سال فروری میں نئی تعمیرات کے لئے ۳۵ ایکٹر اراضی حاصل کر لی گئی جس پر ایک کیڈٹس ہاؤس اور کیڈٹس میس کی تعمیر جاری ہے۔ جو آئندہ سال ماہ اپریل تک پایہ تکمیل کو پہنچ جائے گا۔ آئندہ کالج میں کیڈٹس کی تعداد پانچ سو ہوگی۔ آٹھویں اور بارہویں تک ہر کلاس میں سو سو طلبا ہونگے۔ اگلے سال سے ہمارے میٹرک کے طلبا آئی ایس ایس بی سے منتخب ہونیکی بجائے جے سی بی کے کیڈٹس اسی کالج میں اپنی تعلیم جاری رکھیں گے اور انٹرمیڈیٹ کے بعد براہ راست پی ایم اے لانگ کورس میں شامل ہو جائیں گے۔

مہمان خصوصی نے اپنے خطاب میں مارچ پاسٹ' پی ٹی اور دیگر ہم نصابی سرگرمیوں اور کالج کے نظم وضبط پر خوشی کا اظہار کیا اور کالج کے بعض نونہالوں کی پاک فضائیہ سے وابستگی پر بھی خوش ہوئے۔ انہوں نے کمانڈانٹ کی محنت کی داد دی اور عالمگیرین سپرٹ کو قائم رکھنے کی تلقین کی۔ مہمان خصوصی نے سائنس اور فائن

آرٹس کی نمائش کو سراہا اور گروپ فوٹو بنوایا۔

اس موقع پر جو انعامات تقسیم کئے گئے ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

چیئرمین جائنٹ چیفس آف سٹاف کمیٹی گولڈ میڈل ۸۹۔۱۹۸۸ء

یہ میڈل پرفیکٹ کیڈٹ قیصر علی کیانی کو ہمہ جہتی حسن کارکردگی پر ملا۔

ڈائریکٹر جنرل آرمی ایجوکیشن گولڈ میڈل

کیڈٹ شاہد اقبال شیر شاہ ہاؤس کو انٹرمیڈیٹ اپریل ۱۹۸۸ء کے امتحان میں اوّل پوزیشن حاصل کرنے پر عطا کیا گیا۔

اختر احسن گولڈ میڈل

کیڈٹ خرم اعجاز شیر شاہ ہاؤس کو مارچ ۱۹۸۸ء کے امتحان میٹرک میں پہلی پوزیشن حاصل کرنے پر ملا۔

اکیڈیمک شیلڈ

سنئیرز میں سے شیر شاہ ہاؤس اور جونیئرز میں سے محمود غزنوی ہاؤس کے حصے میں آئی۔

سپورٹس شیلڈ

سینئیرز میں سے شیر شاہ ہاؤس اور جونیئرز میں سے بابر ہاؤس اور محمود غزنوی ہاؤس کے مشترکہ طور پر حصے میں آئی۔

ہاؤسوں کی مجموعی پوزیشن حسب ذیل ہے۔

سینئیرز ہاؤس برائے سال ۸۹۔۱۹۸۸ء شیر شاہ ہاؤس چیمپئن' ٹیپو سلطان ہاؤس رنراپ' اورنگ زیب تھرڈ رہا۔

جونیئرز ہاؤس برائے سال ۸۹۔۱۹۸۸ء محمود غزنوی چیمپئن قرار پایا۔ جبکہ بابر ہاؤس رنراپ رہا۔

۹۰۔۱۹۸۹ء

تقریب کی تاریخ: ۷ نومبر ۱۹۸۹ء

مہمان خصوصی ایڈمرل یسطور الحق ملک' دوسرے اہم مہمان لیفٹیننٹ جنرل آر ڈی بھٹی

تقریب کی روداد:

حسب معمول پریڈ سے شو کا آغاز ہوا۔ پھر پی ٹی ہوئی اور ڈمبل پی ٹی ہوئی۔ پھر اتھلیٹکس شو ہوا۔ سائنس اور آرٹس کلب کی نمائش دیکھی گئی۔ کمانڈانٹ بریگیڈیئر نور الحق نے ۸۹۔۱۹۸۸ء کے سال پر مشتمل رپورٹ پیش کی جس میں کمانڈانٹ نے فرمایا:

''یہ پہلا موقع ہے کہ کالج کے یوم والدین کی تقریب میں پاکستان نیوی کے سربراہ نے شرکت کی ہو۔ یہ کالج مسلح افواج کا علی گڑھ کالج کہلائے تو تاریخی اعتبار سے غلط نہ ہوگا۔ طلباء کی ذہنی نشو ونما کے لئے باہر سے دانشوروں کو بلایا جاتا ہے۔ ذہنی سرحدوں کی توسیع کے لئے اس سال نئے طلباء کو ریسرچ پراجیکٹس سے روشناس کرایا گیا اور سال بھر مختلف کلب کام کرتے رہے۔ مثلاً سائنس' فائن آرٹس' لٹریری' کمپیوٹر' ڈرامہ' ڈیبیٹنگ' جوڈو کراٹے اور رائیڈنگ کلب وغیرہ''۔

اس سال طلبا نے کیڈٹ کالج حسن ابدال' کیڈٹ کالج کوہاٹ اور آرمی برن ہال کالج سے ہاکی' فٹ بال' باسکٹ بال کے فکسچر (Fixtures) کئے۔ اپنی ٹیموں کی ٹریننگ کے لئے Directer General Pakistan Sports کے تعاون سے نیشنل کوچز کی خدمات حاصل کی گئیں۔ ایچی سن کالج میں All Pakistan Declamation Contest میں حصہ لیا۔ موسم گرما کی تعطیلات میں طلبا نے کاغان کے پہاڑوں کو سر کیا۔ مری میں سکاؤٹ کیمپ ہوا۔ بورڈ کے امتحان میں ہمارے ایک کیڈٹ عمر صدیق نے ۷۸۱ نمبر لیکر بورڈ میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔ بورڈ کی دس میں پانچ پوزیشنیں ہمیں ملیں۔

گریڈ کے لحاظ سے ۷۵ فیصدی نے اے ون اور ۲۵ فیصد نے اے گریڈ حاصل کئے اور سو فیصد طلبا بورڈ کی Merit List میں شامل کئے گئے۔

اس طرح انٹرمیڈیٹ کے امتحان کا نتیجہ پہلے سے بہتر رہا۔فیصل صدیق نے پورے بورڈ میں ۹۰۲ نمبر لے کر چوتھی پوزیشن حاصل کی اور گریڈ کے اعتبار سے ۷۶ فیصد نے فرسٹ ڈویژن اور ۲۴ فیصد نے سیکنڈ ڈویژن حاصل کی۔اسی طرح ہمارا انٹرسروسز سلیکشن بورڈ کا رزلٹ بھی اطمینان بخش رہا۔میٹرک کے ۶۳ فیصد طلبا فوری طور پر منتخب قرار پائے۔باقی بھی زیادہ تر Defer ہوئے۔تعداد کے تناسب کے اعتبار سے یہ کالج ہر سال ملٹری اکیڈیمی کو سب سے زیادہ موزوں کیڈٹس مہیا کرتا ہے۔

جنرل محمد اقبال خان سابقہ چیئرمین جوائنٹ چیفس آف سٹاف کمیٹی اور سابق گورنر پنجاب' سندھ اور ایئر چیف مارشل ذوالفقار علی خان سابق سربراہ ائیرفورس اور متعدد جنرلز کا تعلق اس ادارے سے ہے۔آج کی اس محفل میں بھی اس کالج کے نامور فرزند جنرل محمد اقبال خان کے علاوہ لیفٹیننٹ جنرل رحمدل بھٹی' کمانڈر ۱۱ کور اور کرنل کمانڈانٹ آرمی ایجوکیشن کور اور لیفٹیننٹ جنرل محمد اقبال چیئرمین پنجاب پبلک سروسز کمیشن اور صدر عالمگیرینز ایسوسی ایشن ہمارے درمیان موجود ہیں اور ہماری حوصلہ افزائی کا باعث ہیں۔

اس کالج کے فرزندوں نے پاک بھارت جنگوں میں بھی کارہائے نمایاں سرانجام دیئے ہیں اور ایک نشان حیدر اور ۳۴ ستارۂ جرأت حاصل کئے۔جن میں سے کیپٹن سکندر حیات خان اور کیپٹن گل زمان ملک کا تعلق پاکستان نیوی سے ہے اور حال ہی میں سیاچین کے محاذ پر شہادت پانے والے پاکستان آرمی کے کیپٹن جاوید اختر اور عالم جاوید کا تعلق اسی ادارے سے ہے۔

کالج کی توسیع کا کام جو گزشتہ سال فروری میں ۳۵ ایکٹر مزید زمین حاصل کرنے کے بعد شروع ہوا تھا' اس سال بھی جاری رہا۔اس تعمیراتی منصوبہ میں ایک نیا ہاؤس اور ایک کیڈٹ میس تکمیل کے آخری مرحلہ میں ہیں۔دوسرے ہاؤس کی بھی بنیاد رکھ دی گئی ہے۔نئی تعمیرات کے ساتھ ساتھ طلبا کی تعداد میں بتدریج اضافہ ہو رہا ہے۔اس وقت طلبا کی تعداد چار سو ہوگئی ہے جو پانچ سو تک ہونی ہے۔

مہمان خصوصی نے کمانڈانٹ کا شکریہ ادا کیا اور طلبا اور اساتذہ کو کردار سازی کی تلقین کی۔

''نیوی میں اس کالج کے بہت سے طلباء موجود ہیں۔میں امید کرتا ہوں یہ درس گاہ نیوی کو مزید افراد مہیا کرے گی۔تعلیمی درسگاہیں نظریاتی سرحدوں کے دفاعی قلعے کی حثیت رکھتی ہیں''۔

چیف گیسٹ نے انعامات تقسیم کئے۔جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

چیئرمین جائنٹ چیفس آف سٹاف کمیٹی گولڈ میڈل' ہمہ جہتی حسن کارکردگی کے صلے میں کیڈٹ حماد رضا کیانی متعلم بارھویں کلاس کے حصے میں آیا۔

ڈائریکٹر جنرل آرمی ایجوکیشن گولڈ میڈل' انٹرمیڈیٹ امتحان میں پہلی پوزیشن لینے پر کیڈٹ فیصل صدیق (متعلم بارھویں کلاس) کو ملا۔ایس اختر احسن گولڈ میڈل میٹرک میں بورڈ کی پہلی پوزیشن لینے پر کیڈٹ عمر صدیق کو ملا۔

اکیڈیمک شیلڈ سینئرز ہاؤس میں سے شیر شاہ اور جونیئرز میں سے بابر ہاؤس کو ملی۔اسپورٹس شیلڈ سینئرز میں سے اورنگ زیب اور جونیئرز میں سے بابر ہاؤس اور محمود غزنوی ہاؤس (مشترکہ) کے حصے میں آئی۔

ہاؤس پوزیشنز مندرجہ ذیل ہیں

سینئرز میں چیمپیئن شیر شاہ ہاؤس' رنراپ ٹیپو ہاؤس۔جونیئرز میں سے چیمپیئن بابر ہاؤس اور رنراپ محمود غزنوی ہاؤس

۱۹۹۰ء۔۹۱

تقریب کی تاریخ۔۱۷ مارچ ۱۹۹۰ء

مہمان خصوصی: میجر جنرل غازی الدین رانا

مہمان خصوصی نے پریڈ دیکھی۔پھر حسب معمول پی ٹی' ڈمبل شو' جوڈو کراٹے اور ہم نصابی سرگرمیوں کی جھلکیاں دیکھیں۔سائنس اور فائن آرٹس کلب کی نمائشیں دیکھیں اور گروپ فوٹو کھنچوائے۔

کمانڈانٹ نے اپنی رپورٹ میں فرمایا

''یہاں کے گیارہ طلباء نے پی ایم اے میں اعزازی تلواریں حاصل کیں۔ پاک بھارت جنگ میں سولہ عالمگیریز شہید ہوئے۔ ۳۹ نے ستارہ ہائے جرأت اور ۱۸ نے امتیازی اسناد حاصل کیں۔ میٹرک کے امتحان کا نتیجہ سو فیصد رہا۔ ۹۶ کیڈٹس نے امتحان دیا۔ تمام نے فرسٹ ڈویژن حاصل کی۔ نوے طلباء اے گریڈ میں پاس ہوئے۔ انٹرمیڈیٹ کا نتیجہ ۹۸ فیصد رہا۔ کل ۴۸ طلبا نے امتحان دیا' ۳۲ نے فرسٹ ڈویژن اور ۱۵ نے سیکنڈ ڈویژن حاصل کی۔ پہلی مرتبہ آرمی سکول آف فزیکل ٹریننگ کے تعاون سے ہمارے ہائیکنگ کلب کے ممبران نے کوہ پیمائی شروع کی۔

جنرل رانا کے ہم ممنون ہیں کہ ان کے تعاون سے کالج کو رائڈنگ کلب کھولنا نصیب ہوا۔ کیڈٹ کالج حسن ابدال کی باسکٹ بال اور ہاکی ٹیم کو شکست دی گئی۔ البتہ فٹ بال میں دونوں ٹیمیں برابر رہیں۔ یوں Sports Fixture جیت لیا گیا۔

آرمی برن ہال کے ساتھ ہونے والے ہاکی' فٹ بال اور باسکٹ بال سب ہی مقابلے جیت لئے گئے۔ ہماری ٹیم کو ہاٹ کیڈٹ کالج گئی۔ وہاں بھی ہاکی' فٹ بال' باسکٹ بال کے میچ جیت لئے گئے۔

گزشتہ سال آئی ایس ایس بی میں ہمارے ساٹھ فیصد کیڈٹس منتخب ہو کر پاکستان ملٹری اکیڈمی پہنچے۔ تین سال قبل یہاں کیڈٹس کی تعداد ۳۲۰ تھی۔ اس ماہ یہ تعداد ۵۰۰ ہو جائے گی۔ پچھلے سال جناح ہاؤس (سو طلبا کی گنجائش کے ساتھ) تعمیر ہو چکا تھا اور نیا میس بھی تعمیر ہوا تھا۔ سو طلبا کے لئے نیا ہاؤس تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔ اسکے علاوہ دو عدد نئے سکوائش کورٹس زیر تعمیر ہیں۔

اساتذہ کی رہائش کے لئے چھ گھر ایم ای ایس نے اور دو گھر کالج نے خود تعمیر کئے۔ اس سال جنرل ہیڈ کوارٹر کی طرف سے ہمیں ۱۶ لاکھ روپے نئے ٹینک کی تعمیر کے لئے اور ۵ لاکھ روپے باونڈری وال کی تعمیر کے لئے ملے۔ ۵ لاکھ روپے Language Lab کے لئے ملے ہیں۔ ان منصوبوں پر عنقریب کام شروع ہو جائے گا''۔

میجر جنرل غازی الدین رانا نے اپنے خطاب میں اساتذہ اور طلبا کو تعلیمی کامیابیوں پر مبارکباد دی اور انہیں محنت کرنے کی تلقین کی۔

اس موقع پر مہمان خصوصی نے انعامات تقسیم کئے انکی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

چیئرمین جائنٹ چیفس آف آرمی سٹاف کمیٹی گولڈ میڈل ہمہ جہتی حسن کارکردگی پر بارھویں کے کیڈٹ آفتاب رمیض کے حصے میں آیا۔

ڈائریکٹر جنرل آرمی ایجوکیشن گولڈ میڈل انٹرمیڈیٹ امتحان میں پہلی پوزیشن لینے پر کیڈٹ خالد محمود کو ملا۔

اختر احسن گولڈ میڈل میٹرک میں بورڈ میں پہلی پوزیشن لینے پر کیڈٹ احمد نواز کو ملا۔

اکیڈیمک شیلڈ بابر ہاؤس نے حاصل کی۔ اسپورٹس پر بابر ہاؤس کا حق قائم ہوا۔ ہاؤس پوزیشن یہ رہیں۔ چمپئن ہاؤس بابر ہاؤس اور رنراپ محمود غزنوی ہاؤس قرار پایا۔

نوٹ: بظاہر یہاں رپورٹ میں ایک سال کی تقریب کا حال نظر نہیں آ رہا۔ اسکی وجہ یہ تھی کہ ایک سال کی تقریب یوم والدین اس سال کے اندر منعقد نہیں ہو سکی۔ بلکہ اگلے سال کے مارچ میں منعقد کی گئی۔

۱۹۹۱ـ۹۲ء

تقریب کی تاریخ: ۲۳ نومبر ۱۹۹۲ء

مہمان خصوصی: لیفٹیننٹ جنرل خالد لطیف مغل ہلال امتیاز (ملٹری) ستارہ بسالت کمانڈر رون کور

تقریب کی روداد:

نو بجے مہمان خصوصی تشریف لائے۔ کمانڈانٹ بریگیڈیئر مقصود الحسن نے ان کا استقبال کیا۔ خطبہ چوک کے قریب وہ فیکلٹی کے ممبران سے ملے اور یادگار شہداء پر پھول چڑھائے۔ پھر انہوں نے میوزیم کا معائنہ کیا اور سائنس اور فائن آرٹس کی نمائش دیکھی۔ بگل بجا کر ان کی آمد کا اعلان کیا گیا اور انہوں نے اسپورٹس گراؤنڈ میں گارڈ آف آنر کا معائنہ کیا۔ پھر این سی سی کی پریڈ دیکھی جو سیکنڈ ایئر کے کیڈٹس پر مشتمل تھی۔ مہمان خصوصی نے سلامی لی۔ کراٹے' ڈمبل بیل' پی ٹی' جمناسٹک اور دیگر شو ملاحظہ فرمائے۔ اسکے بعد کمانڈانٹ نے اپنی پوری رپورٹ پیش کی جس میں انہوں نے فرمایا کہ ''میں مہمان خصوصی جناب لیفٹیننٹ جنرل خالد لطیف مغل

کا تہہ دل سے ممنون ہوں کہ انہوں نے اس تقریب میں شرکت فرما کر ہماری عزت افزائی کی''۔

اسکے بعد آپ نے کالج کے ان کاموں اور ترقیات کا ذکر کیا جو مسلح افواج اور پاک بھارت جنگوں سے تعلق رکھتی ہیں۔ پھر تعلیمی کامیابیوں کا ذکر کرتے ہوئے بتایا

ہمارے تعلیمی نتائج گزشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی بہت اچھے رہے۔ میٹرک کا نتیجہ سو فیصد رہا۔

پچانوے طلبا نے امتحان میں شرکت کی جن میں سے نوے نے اے اور اے ون گریڈ حاصل کئے۔ اس سال انٹرمیڈیٹ کا نتیجہ ۹۸.۶ فیصد رہا۔ ۷۵ طلبا امتحان میں شریک ہوئے۔ ۶۸ نے فرسٹ ڈویژن لی۔ صرف ۶ درجہ دوم میں کامیاب ہوئے۔

آپ نے تقریر جاری رکھتے ہوئے یہ انکشاف کیا کہ

''ملٹری اکیڈمی کو نسبتاً سب سے زیادہ کیڈٹس یہ ادارہ مہیا کر رہا ہے۔ چنانچہ پی ایم اے میں اس وقت بھی ہمارے سو سے زیادہ کیڈٹس زیر تربیت ہیں۔ تعداد سے قطع نظر کارکردگی کے اعتبار سے ان کا رویہ مثالی ہے۔ انہیں وہاں امتیازی مقام حاصل ہوا ہے۔ ۱۱۵ اعزازی تلواریں اس کالج کے طلبا کے حصے میں آئیں''۔

ہم نصابی سرگرمیوں کے ضمن میں انہوں نے بتایا:

''اس سال گھوڑا گلی سکاؤٹ کیمپ میں ہمارے طلبا نے شرکت کی اور تمام مقابلوں میں کامیابی حاصل کی۔ متعدد انعامات کے حقدار ٹھہرے۔ اسی طرح سولہ طلباء پر مشتمل ہائیکنگ پارٹی آزاد کشمیر میں ضلع باغ اور لس ڈنہ کی طرف ٹریکنگ (Trekking) میں مصروف رہی''۔

سپورٹس کے سلسلے میں ارشاد فرمایا:

''حسب روایت اس سال بھی آرمی برن ہال کالج ایبٹ آباد اور کیڈٹ کالج کوہاٹ کے ہاکی، فٹ بال اور باسکٹ بال کے سالانہ مقابلے ہوئے۔ ان مقابلوں میں ہماری ٹیموں کی مجموعی کارکردگی حوصلہ افزا رہی۔ کل چھ مقابلوں میں سے چار میں ہمارے طلبا نے کامیابی حاصل کی''۔

تعمیر عمارات کے ضمن میں اطلاع دی:

''کالج کے توسیعی منصوبوں پر بڑی تیزی سے عمل درآمد ہو رہا ہے۔ اس سال بھی تعمیراتی سرگرمیاں زور و شور سے جاری رہیں، پرانی عمارتوں کے جو حصے خستہ حال تھے ان کی مرمت پر خاص توجہ دی جاتی رہی۔ موسیٰ ہال کی تزئین و آرائش پر خصوصی توجہ دی جا رہی ہے اور اسے ملٹری کالج کے شایان شان بنایا جا رہا ہے۔ کالج کی Rear Boundry Wall عقبی چار دیواری اب تکمیل کے آخری مراحل میں ہے، دو نئے اسکوائش کورٹس مکمل ہو چکے ہیں۔ نئے واٹر ٹینک پر کام کا آغاز ہو چکا ہے۔ سوئمنگ پول کی توسیع کا منصوبہ بھی زیر غور ہے۔ ملٹری کالج کی تاریخ میں لینگوئج لیبارٹری کا قیام ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے، جسکی مدد سے ہمارے اساتذہ اور طلبا کو انگریزی زبان کی تعلیم و تدریس کا بہتر شعور پیدا ہوگا''۔

''یہ سب کچھ عرض کرنے کے بعد میں یہ کہوں گا کہ ابھی بہت کچھ کرنا باقی ہے۔ ہمیں اپنی ذمہ داریوں کا احساس ہے۔ میں اور میرا اسٹاف پختہ عزم رکھتے ہیں کہ انشاءاللہ اس درسگاہ کی عظیم روایتوں کو مزید آگے بڑھائیں گے اور اپنی قومی اور تعلیمی ذمہ داریوں کو حسن خوبی سے پورا کرنے کی جدوجہد جاری رکھیں گے''۔

مہمان خصوصی لیفٹیننٹ جنرل خالد لطیف مغل نے اپنے خطاب میں فرمایا:

''کالج کے کمانڈانٹ نے اپنی رپورٹ میں ایک قومی اور فوجی ادارے کی حیثیت سے کالج کی خصوصی ذمہ داریوں کی صحیح طور پر نشان دہی کی ہے''۔

ملکی ترقیات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

''ہمیں اکیسویں صدی کے چیلنجوں کا مقابلہ کرنے کے لئے تعلیمی معیار کو بہت بلند کرنا ہوگا۔ مجھے خوشی ہے کہ ملٹری کالج جہلم یہ ذمہ داری نہایت احسن طریقے سے پوری کر رہا ہے''۔

آپ نے کالج کے بطور پی ایم اے کی نرسری ہونے کا اعتراف کیا اور کالج کی نصابی اور ہم نصابی سرگرمیوں کو سراہا۔ اسکے بعد آپ نے طلبا اور اساتذہ کی محنت کی تعریف کی اور طلبا کو مزید محنت کرنے کی تلقین کی۔

تقسیم انعامات کی رپورٹ درج ذیل ہے:

انعامات میں میرٹ سرٹیفکیٹ، میڈل، شیلڈز اور ٹرافیاں شامل تھیں۔ بابر ہاؤس کو اکیڈیمک شیلڈ ملی، اورنگ زیب ہاؤس کو چیمپئن ہاؤس قرار دیا گیا اور چیف

آف دی آرمی سٹاف شیلڈ عطا کی گئی۔ کیڈٹ حماد تنویر بٹ کو اختر احسن گولڈ میڈل عطا ہوا کہ اس نے میٹرک ۱۹۹۲ء کے امتحان میں کالج میں پہلی پوزیشن حاصل کی تھی۔ دی چیف آف دی آرمی سٹاف گولڈ میڈل احمد نواز کو ملا کہ انٹرمیڈیٹ کے امتحان میں وہ کالج بھر میں سب سے اوپر رہے تھے۔ چیئرمین جائنٹ چیفس آف سٹاف کمیٹی گولڈ میڈل احمد شبیر جنجوعہ کے حصے میں آیا جو ان کی ہمہ جہتی حسن کارکردگی کے صلے میں تھا۔

ایوارڈ کی تقسیم کے بعد چیف گیسٹ نے تقریر کی تھی جسکا اوپر ذکر ہو چکا ہے۔ اسکے بعد چیف گیسٹ موسیٰ ہال کمپلیکس کی طرف آئے جہاں انہوں نے لینگو یج لیب کا معائنہ کیا۔ پھر سائنس، کمپیوٹر، کیمرہ کلب اور فائن آرٹس کلب کی نمائشیں ملاحظہ کیں۔ فائن آرٹس کلب کی طرف سے انہیں سووینیئر پیش کیا گیا جو کلب کے ممبران نے خود تیار کیا تھا۔

مہمان خصوصی نے اپنی بیگم کے ہمراہ طلبا کی بنائی ہوئی اشیاء میں بہت دلچسپی لی اور اسکے بعد موسیٰ ہال میں ہونے والی نئی تبدیلیوں کا مشاہدہ کیا۔ کمانڈانٹ کی کارکردگی کی تعریف کی۔ موسیٰ ہال کے لان میں اختتامی چائے کا انتظام کیا گیا تھا۔

یوم والدین

منعقدہ ۲۴ نومبر ۱۹۹۳ء

اس موقع پر چیف آف دی آرمی سٹاف جنرل عبدالوحید مہمان خصوصی تھے۔ ۱۰ بجے ہیلی پیڈ پر کمانڈانٹ نے انکا استقبال کیا۔ ہیلی پیڈ اتھلیٹکس گراؤنڈ میں تیار کیا گیا تھا۔ وہاں سے مہمان خصوصی یادگار شہداء پہنچے جہاں پھول چڑھائے گئے۔ وہاں سے سیدھے کالج گراؤنڈ پہنچے۔ پہلے سٹاف سے ہاتھ ملایا پھر گارڈ آف آنر کا معائنہ کیا۔ مارچ پاسٹ کی قیادت کالج پریفیکٹ کیڈٹ سردار محمد طارق خان نے کی۔ ڈمبل شو، پی ٹی، جمناسٹک اور کراٹے کے مظاہرے ہوئے۔ سکاؤٹس نے اپنا شو پیش کیا۔ پھر رائڈنگ کلب کا شو پیش کیا گیا۔

اسکے بعد کمانڈانٹ بریگیڈیئر مقصود الحسن نے سالانہ رپورٹ پیش کی اور مہمان خصوصی نے انعامات تقسیم کئے۔ بابر ہاؤس نے اکیڈیمک اور اسپورٹس کی شیلڈ حاصل کی جبکہ محمود غزنوی چمپیئن ہاؤس قرار پایا اسے چیف آف دی آرمی سٹاف شیلڈ سے نوازا گیا۔

کیڈٹ مسعود اختر ملک کو اختر احسن گولڈ میڈل ملا۔ اس نے میٹرک ۱۹۹۳ء کے امتحان میں اوّل پوزیشن لی تھی۔ چیف آف دی آرمی سٹاف گولڈ میڈل کیڈٹ انور احمد ملک نے حاصل کیا۔ انٹرمیڈیٹ ۱۹۹۳ء میں وہ کالج میں اوّل آیا تھا۔ چیئرمین جائنٹ چیفس آف سٹاف کمیٹی گولڈ میڈل کیڈٹ یحییٰ عثمان گوندل نے حاصل کیا وہ سال کا آل راؤنڈ بیسٹ کیڈٹ قرار دیا گیا۔

اسکے بعد مہمان خصوصی نے حاضرین سے خطاب کیا۔ خطاب کے بعد مہمان خصوصی نے موسیٰ ہال کمپلیکس میں فائن آرٹس، سائنس، فوٹوگرافی اور کمپیوٹر کی نمائش دیکھی۔ انہوں نے لینگو یج لیبارٹری کو بھی ملاحظہ کیا۔ اسکے بعد کالج سٹاف کے ساتھ گروپ فوٹو میں شریک ہوئے اور پھر موسیٰ ہال لان میں چائے نوش کی۔ چائے پینے کے بعد وہ جونیئرز ہاؤس گئے اور اقبال ہاؤس کی افتتاحی تختی کی نقاب کشائی کی۔ اسکے بعد کمانڈانٹ کے ساتھ کانفرنس میں شریک ہوئے۔ اس دوران ان کی بیگم نے آفیسرز میس میں لیڈیز کلب کے پروگرام میں شرکت کی جہاں آرمی پبلک اسکول کے بچوں نے لڈی شو پیش کیا۔ سلاد تیار کرنے کا بھی ایک شو دیکھا گیا۔ لیڈیز کلب کو مہمان خصوصی کی بیگم نے دس ہزار روپے کا عطیہ پیش کیا۔ دو بجے مہمان خصوصی بذریعہ ہیلی کاپٹر رخصت ہوئے۔

۲۴ نومبر ۱۹۹۳ء کے یوم والدین میں کمانڈانٹ بریگیڈیئر مقصود الحسن نے مہمان خصوصی جنرل عبدالوحید کا خیر مقدم کرتے ہوئے جو تقریر کی اسکا خلاصہ مندرجہ ذیل ہے۔

کمانڈانٹ نے فرمایا کہ عظیم تعلیمی ادارے اعلیٰ تعلیمی روایات کو برقرار رکھتے ہیں۔ ملٹری کالج بھی ایسا ہی ادارہ ہے جسکا بنیادی مقصد طلباء کو پاکستان کی دفاعی خدمات کے لئے تیار کرنا ہے۔ اس کے نظام تعلیم میں کردار سازی اور تعلیمی برتری کو اہمیت دی جاتی ہے۔

آپ نے تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ کالج کے جن فرزندوں نے دفاع وطن کے لئے جو عظیم قربانیاں دی ہیں۔ ان کی فہرست میں روز بروز اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ ان میں میجر اکرم نشان حیدر کا نام سرفہرست ہے۔ کالج کے ۳۵ فرزندوں نے ستارۂ جرأت حاصل کیا۔ ۵۰ دوسرے طلبا نے دوسرے تمغے حاصل کئے۔ حال ہی میں اس صف میں کیپٹن ریاض حسین بھی ستارۂ جرأت سے سرفراز ہوئے ہیں۔ وہ صومالیہ میں شہید ہوئے۔

۲۵ جنرل آفیسرز، ۸۰ بریگیڈیئر اور ۲۰۰ کرنل اسکے علاوہ ہیں۔ پی ایم اے میں کالج کے طلباء کی کامیابیوں کا ذکر کرتے ہوئے کمانڈانٹ نے بتایا کہ بے

شمار دوسرے اعزازات کے علاوہ ١٦ اعزازی تلواریں کالج کے کیڈٹ کے حصے میں آئیں۔ گزشتہ اعزازی تلوار جیتنے والے بٹالین سینئر انڈر آفیسر کمال انور چوہدری پاکستان ملٹری اکیڈیمی میں کارکردگی کے اعلیٰ اعزاز سے سرفراز ہوئے۔

راولپنڈی بورڈ میں امتحانی نتائج کی کارکردگی کے بارے میں کمانڈانٹ نے فرمایا' امتحان میٹرک میں ٩٠ طلباء شریک ہوئے۔ ٦٧ نے اے ون گریڈ حاصل کیا جبکہ باقی ١٨ نے ٧٠ فیصدی سے زیادہ نمبر حاصل کئے۔ ایف ایس سی کے ٦٠ کیڈٹ امتحان میں شامل ہوئے' ٣ نے اے ون گریڈ لیا۔ نتیجہ سو فیصدی رہا۔

ہم نصابی سرگرمیوں کے بارے میں فرمایا کہ طلبا کو متوازی شخصیت کے سانچے میں ڈھالنے کے لئے اسکی بڑی اہمیت ہے۔ کالج میں مباحثے' تیار تقاریر' برجستہ تقاریر' جنرل نالج ٹیسٹ اور مضمون نویسی کے مقابلے سارا سال جاری رہتے ہیں۔ نیز سائنس کلب' کمپیوٹر کلب' فائن آرٹس کلب اور فوٹو گرافی کلب بھی سارا سال مصروف رہتے ہیں۔ موسم گرما کی چھٹیوں میں شکار' ہائیکنگ' سکاؤٹس اور کوہ نوردی کے کلب حرکت میں آتے ہیں۔ اس سال گھوڑا گلی کے سکاؤٹ کیمپ میں ہمارے سکاؤٹ کلب کی کارکردگی نمایاں رہی۔ ہائیکنگ کلب نے شمالی علاقے میں درہ برزیل کو چودہ ہزار فٹ کی بلندی پر جا کر عبور کیا۔

کوہ نوردی کے کلب نے پی ٹی اسکول کے زیر اہتمام کاغان کی مہم سر کی۔

سپورٹس کے بارے میں کمانڈانٹ نے بتایا:

''اس سال کیڈٹ کالج حسن ابدال' کیڈٹ کالج کوہاٹ اور آرمی برن ہال ایبٹ آباد کے ساتھ کالج کی اسپورٹس ٹیم کے ٩ مقابلے ہوئے جس میں سے کالج نے ٧ مقابلے جیت لئے۔

گزشتہ سال کی طرح اس سال بھی تعمیراتی کاموں میں نمایاں پیش رفت ہوئی۔ علاوہ معمول کی مرمتوں کے چار سینئرز ہاؤسوں میں طلباء کی سہولتوں میں تعمیراتی اضافے کئے گئے۔ کالج کی چار دیواری کا بقیہ حصہ مکمل ہوا۔ لینگوئج لیبارٹری تعمیر ہوئی۔ ایک لاکھ گیلن پانی کا ذخیرہ کرنے والا ٹینک تکمیل کے آخری مراحل کو پہنچا۔ جونیئر ہاؤسز کے لئے نئے اسپورٹس فیلڈ تیار کئے گئے''۔

آخر میں کمانڈانٹ نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور مہمان خصوصی کو انعامات تقسیم کرنے کی دعوت دی۔

تقسیم انعامات کے بعد مہمان خصوصی نے تقریر کی۔

٢٤ نومبر ١٩٩٣ء کو مہمان خصوصی جنرل عبدالوحید نے جو تقریر کی اسکا خلاصہ درج ذیل ہے۔

مہمان خصوصی نے یوم والدین پر دعوت دیئے جانے پر شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے ملٹری کالج کی اہمیت کو تسلیم کرتے ہوئے کہا کہ اس کالج کے ذریعے بے شمار پاک فوج کے سپاہی تیار ہوئے ہیں اور انہوں نے دفاع وطن کی شاندار خدمات انجام دی ہیں۔ ان میں سے تابندہ مثال میجر اکرم شہید نشان حیدر کی ہے۔ جس نے قربانی کی ایک نہایت اعلیٰ مثال قائم کی ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ ملٹری کالج کے نونہال ان کے نقش قدم پر چلیں گے۔ مختلف سرگرمیوں گارڈ آف آنر اور مارچ پاسٹ کی جھلکیوں کے دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ کالج کا ڈسپلن انتہائی اعلیٰ ہے اور یقیناً ایسی اعلیٰ روایات آئندہ بھی برقرار رکھی جائیں گی۔

کالج سٹاف کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے فرمایا:

A comprehensive educational institution reflects the efforts of its teaching staff through most of ways. However two major criteria are its discipline and academic achievement. I am glad that the College has shown excellent results in both. The exceptional results in Matric and Intermediate examinations speak very high of the dedication of its faculty. The credit must go to their hard work without which such a strides would not have been possible. I, therefore, congratulate the Commandant, members of the faculty and the staff for the job well done.

اسکے بعد طلبا کو نصیحت کی گئی کہ کالج کو نصابی اور ہم نصابی سرگرمیوں کے لئے تمام تر اور اعلیٰ ترین سہولتوں سے مزیّن کیا گیا ہے جیسے کمپیوٹر اور لینگوئج لیب وغیرہ۔ سٹاف بھی وقف کی روح سے سرشار دن رات آپ کی مدد کے لئے کوشاں رہتا ہے۔ آپ کی شخصیت کو پروان چڑھانے کے لئے ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے۔ بس چاہیے کہ آپ دل و جان سے محنت کریں۔ میں دعا کرتا ہوں کہ ملٹری کالج ہر آن بڑھتا پھلتا پھولتا اور ترقی کی راہوں پر گامزن رہے اور آپ اس کالج کے ماٹو علم و عمل کا علم ہمیشہ بلند رکھیں۔

۷۰واں یوم تاسیس کالج

۱۵ ستمبر۱۹۹۴ءکو۷۰واں یوم تاسیس کالج منایا گیا۔لیفٹیننٹ جنرل نذر حسین مہمان خصوصی تھے۔طلبائے قدیم اور جدید نے تقریب کو پر رونق بنا دیا۔ پہلے یادگار شہدا پر پھول چڑھائے گئے اور پھر موسیٰ ہال میں فنکشن ہوا۔جس میں مختلف خاکے تقاریر' کوئز پروگرام گیت اور ترانے سنائے گئے۔آخر میں انعامات تقسیم کئے گئے۔

روداد یوم والدین

۳۰ نومبر۱۹۹۴ءکو یوم والدین پر وزیر دفاع مسٹر آفتاب شعبان میرانی مہمان خصوصی تھے۔یادگار شہداء پر انہوں نے پھول چڑھائے اور فاتحہ پڑھی۔ پھر کالج میوزیم دیکھا۔ وہاں سے کالج کی اسپورٹس گراؤنڈ میں پہنچے جہاں انہوں نے این سی سی پریڈ کی سلامی لی۔ پھر گھڑسواری' جمناسٹک' پی ٹی' ڈمبل بیل شو دیکھے۔ کمانڈانٹ نے رپورٹ پیش کی۔ اسکے بعد مہمان خصوصی نے انعامات تقسیم کئے۔ بابر ہاؤس نے اکیڈیمک شیلڈ جیتی۔محمود غزنوی ہاؤس نے ہم نصابی سرگرمیوں اور اسپورٹس کی ٹرافیاں حاصل کیں۔ چیف آف دی آرمی سٹاف شیلڈ بھی اسے ملی اور وہ اس سال کا چیمپئن ہاؤس قرار پایا اسکے بعد مہمان خصوصی نے تقریر کی۔

اسکے بعد مہمان خصوصی نے فائن آرٹس' سائنس' فوٹوگرافی کلبز کی نمائشیں دیکھیں' لینگوئج لیب اور کمپیوٹر کلب کا معائنہ کیا۔فائن آرٹس کلب نے مہمان خصوصی کو کلب میں تیار کردہ سوونیئر پیش کیا۔اسکے بعد سٹاف کے ساتھ گروپ فوٹو کھنچوایا اور آخر میں موسیٰ ہال کے لان میں چائے نوش کی اور دوپہر کو کالج سے رخصت ہوئے۔

کمانڈانٹ کا خطاب

کمانڈانٹ نے اپنے خطاب میں مہمان خصوصی کی تشریف آوری کا شکریہ ادا کیا۔ملٹری کالج کا تعلیمی اداروں میں کردار بیان کیا اور سال بھر کی کارکردگی پر روشنی ڈالی۔آپ نے بتایا کہ ایک نشان حیدر' ۳۶ ستارۂ جرأت اور پچاس سے زیادہ دوسرے شجاعت کے اعزازات کا حصول کالج کا طرۂ امتیاز ہیں۔کالج کے مایہ ناز فرزندوں کی فہرست میں ایک جنرل ایک ایئر چیف مارشل' ۲۶ جنرل آفیسرز اور ۹۰ سے زیادہ بریگیڈیئر اور سینکڑوں دوسرے ممتاز آفیسرز شامل ہیں جو کالج کے لئے سرمایہ افتخار ہیں۔

کمانڈانٹ نے اس طرف بھی توجہ دلائی کہ جو کیڈٹس فوج میں نہیں جا سکے۔ وہ سول کے دوسرے محکموں مثلاً اٹامک انرجی کمیشن' امور داخلہ وخارجہ کے محکموں کے علاوہ انجینئرز' ڈاکٹرز' پروفیسرز' بینکرز اور تجاّر کی حثیت سے ملک کی خدمت میں حصہ لے رہے ہیں۔

یہ امر ہمارے لئے خوشی کا باعث ہے کہ پی ایم اے میں اس کالج سے کیڈٹس کی ایک کثیر تعداد ہر سال داخلہ لے لیتی ہے اس سال ایک سو بیس سے زیادہ کیڈٹس پی ایم اے میں زیر تربیت ہیں۔

ان طلباء کی قابلیت کا عالم یہ ہے کہ سترہ اعزازی تلواریں اور دوسرے لاتعداد اعزازات ان کے حصے میں آ چکے ہیں مثلاً کمپنی سینئر انڈر آفیسر ساجد امین نے اعزازی تلوار حاصل کی۔ بٹالین سینئر انڈر آفیسر انتخاب عالم نے ۳۱ اکتوبر۱۹۹۴ءکی پریذیڈنٹس پریڈ پر گولڈ میڈل حاصل کیا۔ یہ دونوں ملٹری کالج کے فرزند تھے۔اسکے بعد کمانڈانٹ نے میٹرک اور انٹرمیڈیٹ کے امتحانی نتائج کا ذکر کیا۔(تفصیل امتحانی نتائج کے باب میں ملاحظہ کیجئے) اسکے بعد کمانڈانٹ نے ہم نصابی سرگرمیوں کا ذکر کیا کہ تعمیر کردار میں اسکا اہم رول ہے۔ ورنہ محض کتابی تعلیم سے شخصیت کی تعمیر کبھی مکمل نہیں کہلا سکتی۔ چنانچہ بائی لنگوئیل ڈیکلے میشن (Bilingual Declamation Contests) مباحثے' مذاکرے اور کوئز کانٹیسٹ اس تربیت کا لازمی حصہ ہیں۔کمانڈانٹ نے مزید بتایا کہ سکاؤٹنگ' ہائیکنگ' ماؤنٹیئرنگ کے لئے کیڈٹس نے چھٹیوں کے دوران آؤٹ ورڈ باؤنڈ سرگرمیوں میں حصہ لیا۔گھوڑا گلی کیمپ میں سکاؤٹنگ کلب نے کئی ٹرافیاں اور میڈل حاصل کئے۔ جبکہ ہائیکنگ کلب نے وادئ سوات کا دورہ کیا اور ماؤنٹینیئرنگ کلب نے ایبٹ آباد میں پی ٹی سکول کے تعاون سے کاغان کی مہم طے کی۔

سپورٹس کے میدان میں بھی برن ہال کالج ایبٹ آباد' کیڈٹ کالج کوہاٹ اور کیڈٹ کالج حسن ابدال اور پاکستان ائرفورس کالج سرگودھا کے ساتھ مقابلوں کا ذکر کیا۔مباحثوں میں نئی جدت کا ذکر کرتے ہوئے کمانڈانٹ نے آل پاکستان انٹر کالجیئیٹ ڈیکلے میشن کانٹیسٹ کا ذکر کیا۔ جو ۱۹ تا ۲۱ اکتوبر۱۹۹۴ءکو منعقد ہوا تھا۔جسمیں کئی کالجوں نے حصہ لیا۔ پھر آپ نے سارک پروگرام کے تحت دو کیڈٹس کے کولمبو(سری لنکا) جانے کا بھی ذکر کیا۔آخر میں کمانڈانٹ نے حالیہ

تعمیراتی سرگرمیوں کا مختصر ذکر کیا اور مہمانِ خصوصی کو انعامات تقسیم کرنے کی دعوت دی۔

مہمانِ خصوصی کا خطاب

مہمانِ خصوصی نے اپنی تقریر میں کمانڈانٹ کا شکریہ ادا کیا اور چاق و چوبند کیڈٹس کی اسپورٹس گراؤنڈ میں سرگرمیوں اور ڈسپلن کی دل کھول کر داد دی۔ ہم نصابی سرگرمیوں سے بھی متاثر ہونے کا ذکر کیا اور امید ظاہر کی کہ ملٹری کالج ان کی تعلیم و تربیت میں کامیابیوں سے ہمکنار ہوگا تاکہ وہ ملکی اور قومی دھارے میں شامل ہو کر ملک اور قوم کی بہترین خدمات بجالاسکیں۔ مہمانِ خصوصی نے اس نکتہ کو واضح کیا کہ کالج کے ماحول میں وہ کیڈٹس بھی شامل ہیں جو دور دراز، جدید ترقیات سے ناآشنا ماحول سے یہاں آکر جدید تعلیمی سہولیات سے اس رنگ سے فائدہ اٹھا رہے ہیں کہ وہ واپس جا کر وہ اپنے ماحول کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کرسکیں گے۔ اس لحاظ سے ملٹری کالج بہت بڑی خدمات انجام دے رہا ہے۔ اس سال میٹرک کے ۹۸ کیڈٹس میں سے ۹۳ اے ون گریڈ اور باقی ۵ کا اے گریڈ حاصل کرنا انتہائی کامیابی کی علامت ہے۔ اسکے لئے میں کمانڈانٹ اور سٹاف کو خصوصی مبارکباد دیتا ہوں۔

والدین کو مخاطب کرتے ہوئے مہمانِ خصوصی نے فرمایا۔

ملٹری کالج کا ماحول اور سرگرمیوں کا شیڈول اور پھر اس کی مختلف میدانوں میں حیران کن کامیابیاں اس کالج کے کمانڈانٹ اور سٹاف کی دن رات کی محنت اور لگن کی مرہونِ منت ہیں۔ یقیناً یہ کالج آرمی کا قدیم ترین ادارہ ہے۔ جو ملک کا بہترین ادارہ اور شاندار روایات کا حامل ہے۔ اس کالج کا طالب علم ہونا ہی قابل فخر ہے۔ پس چاہیئے کہ طلبا اپنے آپ کو اس کالج سے منسوب ہونے کا اہل ثابت کریں اور اسکے لئے دن رات محنت کریں۔

یہی عالمگیرین کی سپرٹ ہے کہ وہ وقف کی روح سے سرشار ہو کر محنت کرتے رہیں۔ اس بہترین موقع سے فائدہ اٹھایئے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی صلاحیتوں میں نکھار پیدا کرے۔ میں والدین کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف بھی متوجہ کرتا ہوں کہ وہ بھی بچوں کی تربیت میں یکساں شریک ہوں۔

اولڈ بوائز کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ عالمگیرینز کے کارنامے ہمارے لئے سرمایۂ افتخار ہیں۔ کیونکہ انہوں نے ملک کی عسکری تاریخ میں شاندار روایات کے باب رقم کئے۔ اسطرح سول میں بھی عالمگیرینز قومی ترقی کیلئے دن رات مصروف تگ و تاز ہیں۔

یہ روایات قابل پیروی ہیں۔ ہمارے موجودہ طلباء کو فی الحال یہی کام ہے کہ وہ دل و جان سے اپنی تعلیم کی طرف توجہ دیں اور آنے والی ذمہ داریوں کیلئے اپنے آپ کو تیار کریں۔ حکومت آپ کی ضروریات کیلئے اپنی بہترین کوشش کر رہی ہے۔

آخر میں ایک مرتبہ پھر کمانڈانٹ' سٹاف' والدین اور طلباء کو مبارکباد دیتا ہوں کہ وہ کالج کے اعلیٰ مقاصد کا جھنڈا بلند کئے رکھیں۔ میں کالج کی کامیابیوں اور کامرانیوں کے لئے دعا گو ہوں۔

ملٹری کالج زندہ باد پاکستان پائندہ باد

یومِ والدین کی تقاریب کا مجموعی جائزہ

۸۹۔۱۹۸۸ء

تاریخ انعقاد ۲۳ نومبر بعہد کمانڈانٹ بریگیڈیئر نورالحق، مہمانِ خصوصی چیف آف دی ائر سٹاف ایئر چیف مارشل حکیم اللہ خان

۹۰۔۱۹۸۹ء

تاریخ انعقاد ۷ نومبر بعہد کمانڈانٹ بریگیڈیئر نورالحق، مہمانِ خصوصی ایڈمرل یسطورالحق ملک

۹۱۔۱۹۹۰ء

تاریخ انعقاد ۱۷ مارچ ۱۹۹۰ء بعہد کمانڈانٹ بریگیڈیئر نورالحق، مہمانِ خصوصی میجر جنرل غازی الدین رانا

۹۲۔۱۹۹۱ء

(نوٹ: اس سال تقریب یومِ والدین سال ۱۹۹۱ء کے اندر نہیں بلکہ ۱۹۹۲ء میں جا کر منعقد ہوئی)

تاریخ انعقاد ۲۳ نومبر ۱۹۹۲ء بعہد کمانڈانٹ بریگیڈیئر مقصودالحسن، مہمانِ خصوصی لیفٹیننٹ جنرل خالد لطیف مغل

۹۳۔۱۹۹۲ء

تاریخ انعقاد ۲۴ نومبر ۱۹۹۳ء بعہد کمانڈانٹ بریگیڈیئر مقصودالحسن، مہمانِ خصوصی چیف آف دی آرمی سٹاف جنرل عبدالوحید

۹۴۔۱۹۹۳ء

تاریخ انعقاد ۳۰ نومبر ۱۹۹۴ء بعہد کمانڈانٹ بریگیڈیئر مقصودالحسن، مہمانِ خصوصی وزیرِ دفاع مسٹر آفتاب شعبان میرانی

نوٹ: میگزین پر سال ۹۵۔۱۹۹۴ء لکھا ہوا ہے جبکہ اس کے اندر رپورٹس ۹۴۔۱۹۹۳ء کی ہیں۔

☆☆☆☆☆

نئی اور عظیم روائتیں

توسیعی لیکچرز Extension Lectures

مہمان دانشوروں کی کالج میں آمد

ایک صاحب نظر عالم، ایک جید محقق ایک جہاندیدہ دانشور یا اپنے فن میں یکتا فنکار سے براہ راست رابطہ، روبرو ملاقات، خیالات کا بے جھجک تبادلہ Interaction ایک ایسا خیال انگیز نادر اور Inspiring تجربہ ہے جو برسوں کے مطالعہ پر بھاری ثابت ہوتا ہے۔ ایک صاحب نظر Intellectual کا ایک لیکچر سننے کے بعد یہ صورت ہوتی ہے۔

صد سالہ دور چرخ کا ساغر کا ایک دور
نکلے جو میکدہ سے تو دنیا بدل گئی

صحیح معنوں میں Committed دانشور ایک پارس پتھر (Catalyst) کی حیثیت رکھتا ہے جس کے مس سے، جس سے رابطہ سے ذہن میں یکا یک روشنی کے دریچے کھل جاتے ہیں اور دل میں عظیم جذبوں اور امنگوں کی لہریں اٹھنے لگتی ہیں۔ زندگی میں یہ زندگی ساز لمحے شاذ و نادر ہی آتے ہیں۔

ملٹری کالج وہ ادارہ ہے جو اپنے طلباء اور اساتذہ کے اس قسم کے Value exposure and Intellectual کا اہتمام شروع سے گاہ بگاہ کرتا رہا ہے۔ تاہم ۱۹۸۸ء کے بعد کے سالوں میں ملک کے چیدہ چیدہ عالموں، محققوں اور دانشوروں کے توسیعی لیکچروں کے ذریعے یہ اہتمام زیادہ تواتر سے کیا گیا۔

توسیعی لیکچروں کا جائزہ

جہان تازہ کی افکار تازہ سے ہے نمود
کہ سنگ و خشت سے ہوتے نہیں جہاں پیدا

۹ نومبر ۱۹۸۸ء: افکار تازہ کی نمود کے لئے اقبال اکیڈمی پاکستان کے ڈائریکٹر پروفیسر مرزا محمد منور نے

ہاتھ ہے اللہ کا بندۂ مومن کا ہاتھ

کے موضع پر اقبال کے حوالے سے لیکچر دیا اور ان خطرات کی طرف اشارہ کیا جو امت مسلمہ کے وجود کو درپیش ہیں اور پس منظر میں ملٹری کالج ایسے قومی ادارہ پر جو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ لیکچر کے بعد سوال و جواب کا فکر انگیز سیشن ہوا۔ سامعین جب موسیٰ ہال سے باہر نکلے تو ان کے ذہن مرزا منور کے سوز آگہی سے منور تھے۔

۱۹ فروری ۱۹۸۹ء صبح موسیٰ ہال میں لیفٹیننٹ کرنل سید فیاض حسین زیدی (سابق کمانڈانٹ ملٹری کالج ۵۲۔۱۹۴۸ء) نے اساتذہ اور طلبا سے خطاب کیا۔ ان کے خطاب کا موضوع تھا ''تعمیر پاکستان میں ملٹری کالج کا کردار''۔ انہوں نے بتایا کہ فروری ۱۹۴۸ء میں کالج میں ڈیبیٹنگ سوسائٹی کا قیام عمل میں آیا اور ۲۴ فروری ۱۹۴۸ء میں انگریزی کی پہلی ڈیبیٹ ہوئی۔ جس کا عنوان تھا

Constitution of Pakistan should be based on Shariat.

یہ اس وقت کی بات ہے جب پاکستان کی دستور ساز اسمبلی نے قرارداد مقاصد بھی منظور نہیں کی تھی۔ کرنل زیدی نے ان کوششوں کا جائزہ بھی لیا۔ جو ۱۹۴۸ء سے ۱۹۵۲ء تک ان کے عہد سربراہی میں کالج کو پبلک سکول کے طور پر منظم کرانے میں کی گئیں۔ انہوں نے نومبر ۱۹۵۰ء میں کالج کے سلور جوبلی کے موقع پر تقریب کے مہمان خصوصی کمانڈر انچیف جنرل گریسی کی اس صدارتی تقریر کا حوالہ بھی دیا۔ جس میں کالج کو academic excellence کے ایک ادارہ کے طور پر آرمی اور سول کے تمام Professions کے لئے کھول دیا جائے۔ کرنل زیدی نے کالج کے فائن آرٹس اور کلچرل سینٹر کے قائم ہونے کے پس منظر کا بھی ذکر کیا اور اس ضمن میں ایف اے سی سی کے ڈائریکٹر مسٹر حیدری کو سینٹر کی شاندار خدمات انجام دینے پر شاندار خراج تحسین پیش کیا گیا۔

۱۶ اپریل ۱۹۸۹ء

صدر عالمگیریز ایسوسی ایشن لیفٹیننٹ جنرل محمد اقبال نے نئے طلباء اور ان کے والدین سے موسیٰ ہال میں خطاب کیا اور کالج کی روایات پر سیر حاصل گفتگو کی۔

۲۰ مئی ۱۹۸۹ء

اس روشن صبح، توسیعی لیکچر کے مہمان خصوصی لیفٹیننٹ جنرل سعادت علی خان تھے۔ انہوں نے Education in Pakistan کے موضوع پر اظہار خیال کیا۔ انہوں نے کہا حکمت خیر کثیر ہے۔ اسلام وہ تنہا مذہب ہے جس میں پڑھنا پڑھانا، علم حاصل کرنا ایک مذہبی فریضہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ علم میں سائنسی علوم کی تحصیل بھی شامل ہے۔ جس کا اشارہ علم حاصل کرنے کے لئے چین تک جانے کی حدیث میں موجود ہے۔

۲۷ مئی ۱۹۸۹ء

صبح انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد کے ریکٹر جناب ڈاکٹر محمد افضل نے کالج کو اپنی تشریف آوری سے نوازا۔ انہوں نے Habit of thinking کے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ انہوں نے فرمایا تجسس یا شک (Doubt) ہی تلاش حق کی ابتداء ہے۔ تفکر و تدبر اور تجربہ ہی سے موجودہ سائنسی ترقی کی بنیاد پڑی ہے۔ انہوں نے کہا، روزمرہ کی زندگی میں بھی تفکر و تدبر کی عادت انسان کو بے شمار زحمتوں سے محفوظ رکھتی ہے۔ ان کا خیال تھا کہ قوموں کے عروج و زوال میں علم کی طرف انسان کا رویہ ایک کلیدی عنصر کی حیثیت رکھتا ہے۔

۱۳ ستمبر ۱۹۸۹ء

اس تاریخ کو کالج کے اساتذہ اور طلبا نے موسیٰ ہال میں کرنل (ریٹائرڈ) غلام سرور چیمہ منسٹر آف اسٹیٹ برائے ڈیفنس کو دیکھا اور سنا۔ ان کا موضوع لیڈر شپ تھا۔ انہوں نے لیڈر شپ کے عناصر ترکیبی پر مشاہیر عالم کے حوالے روشنی ڈالی۔ ان کا خیال تھا کہ ہر پاکستانی کو قائداعظم کا سا کردار اور ہر لیڈر کو قائداعظم کی سی لیڈر شپ چاہیے۔

لیڈر شپ کے خصائص بیان کرتے ہوئے بتایا کہ جس میں مؤثر ابلاغ کی صلاحیت ہو وہی لیڈر بنتا ہے۔

۲۳ مارچ ۱۹۹۰ء

یوم پاکستان کے اس مبارک اور اہم موقع پر قائداعظم اکیڈمی کراچی کے ڈائریکٹر ڈاکٹر عبدالوحید کالج میں تشریف لائے۔ انہوں نے ۲۳ مارچ ۱۹۴۱ء کی قرارداد پاکستان کے حوالے سے تحریک پاکستان کے منظر اور پس منظر پر تفصیل سے گفتگو کی۔ اپنی تقریر کے آخر میں ڈاکٹر وحید نے بی بی سی سے قائداعظم کے ایک انٹرویو کا نادر ٹیپ بھی سنایا۔

۱۱ اپریل ۱۹۹۰ء

لیفٹیننٹ کرنل ڈاکٹر فیوض الرحمان اے ای سی نے رمضان کے مقدس مہینہ میں اسلام اور اخلاق کے موضوع پر اظہار خیال کیا ان کی تقریر کا لب لباب تھا

لوح بھی تو قلم بھی تو --- تیرا وجود الکتاب

ان کی فکر کی گہرائی اور انداز بیان کی تاثیر سے سب ہی سامعین متاثر ہوئے۔ تقریر کے بعد سوال و جواب کا سیشن ہوا۔

۲۶ مئی ۱۹۹۰ء

صبح کالج کے طلباء اور اساتذہ کیلئے ایک یادگار صبح تھی کہ اس روز انہوں نے PINSTECH کے ڈائریکٹر آف نیوکلیئر اسٹڈیز ڈاکٹر انعام الرحمان کو دیکھا اور سنا۔ ان کا موضوع تھا Energy Resources انہوں نے زیادہ تر گفتگو نیوکلیئر انرجی کے حوالے سے کی۔ طلباء کے استفادہ کے لئے انہوں نے تفصیل سے بتایا کہ ایک نیوکلیر ری ایکٹر کیسے کام کرتا ہے۔ ان کے بہت دلچسپ اور حد درجہ معلوماتی لیکچر کے بعد طلباء نے مزید سوالات کئے۔ ان کے لیکچر سے طلباء بہت ہی انسپائر ہوئے ان کے ذہنوں میں بہت سے مبہم سائنسی تصورات (Concepts) واضح ہو گئے۔

۹ اکتوبر ۱۹۹۰ء

۹ اکتوبر کے Extension Lecture کا موضوع بھی سائنس ہی تھا۔ ڈاکٹر سی ایم انور خان سیکرٹری گورنمنٹ آف پاکستان، چیئرمین ایگری کلچر ریسرچ کونسل نے Pakistan Agriculture in Perspective کے موضوع پر سامعین کو اپنے علم و تجربے سے مستفید کیا۔ انہوں نے سلائیڈز اور تصاویر کے ذریعہ نباتات اور جنگلات کی ایسی دنیا دکھائی کہ طلباء حیرت زدہ رہ گئے۔ انہوں نے فضائی آلودگی کے متعلق نہایت دلچسپ انکشافات کئے۔ لیکچر کے بعد معمول کے مطابق سوال و جواب کا سیشن ہوا۔

۲۸ اپریل ۱۹۹۱ء

مقتدرہ اردو زبان اسلام آباد کے صدر نشین، یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کے چیئرمین پروفیسر پریشان خٹک ۲۸ اپریل ۱۹۹۱ء کی تقریب کے مہمان خصوصی تھے۔ ان کی تقریر کا عنوان تھا The Genesis of Pakistan۔ انہوں نے اس نکتہ پر روشنی ڈالی کہ مسلمان ہندوؤں سے علیحدہ قوم کیوں ہیں۔ اس سلسلہ میں انہوں نے اسلام اور دوسرے مذاہب کا تقابلی مطالعہ پیش کیا۔ ان کے لیکچر سے طلباء مستفید ہوئے۔

۲۶ مئی ۱۹۹۱ء

مذہبیات کے فاضل، علم الکلام کے عالم، قرآنی حکمتوں کے رازداں اور انگریزی زبان کے قادر الکلام مقرر پروفیسر عبدالقیوم نے ۲۶ مئی ۱۹۹۱ء کی روشن صبح کو موسیٰ ہال میں دو لیکچر دیئے۔

1) The study of Islamiat, the core issue
2) Interiorization of the Quran

اپنی زبان و کلام سے حاضرین پر ایک سحر طاری کر دیا۔ خوش قسمت تھے وہ لوگ جنہوں نے اسلام اور قرآن کی حکمتوں پر یہ عالمانہ فاضلانہ لیکچر سنے۔ منجملہ اور نکات کے ان کا ایک نکتہ یہ تھا کہ دین اسلام ان پر خود احتسابی کی کیفیت وارد کراتا ہے۔ اگر خود احتسابی کا احساس اور تعلق باللہ نہ ہو۔ انسان کو کوئی قانون خواہ کتنا ہی سخت کیوں نہ ہو، برائی کے ارتکاب سے باز نہیں رکھ سکتا۔ دین اسلام میں اخلاقیات کا نظام طوعی کردار کا حامل ہے۔
دین اسلام کی حکمتوں کو جس فاضلانہ طریقے سے انہوں نے پیش کیا وہ انہی کا حصہ تھا۔ لیکچر کے بعد سوالات و جوابات کا فکر انگیز سیشن بھی ہوا اور پروفیسر قیوم کو سننا ایک ایسا یادگار تجربہ تھا جس کی بازگشت شعوری زندگی میں بار بار سنائی دیتی ہے۔
نومبر ۱۹۸۸ء سے مئی ۱۹۹۱ء کے عرصے تک مختلف فکر انگیز موضوعات پر محیط یہ بارہ لیکچر اس دور کے کمانڈانٹ بریگیڈیئر ڈاکٹر نورالحق کے وژن (Vision) اور کاوشوں کے مرہون منت تھے۔ یہ وہ بارہ ستارے تھے جو سارے سامعین کے ذہنوں کے افق پر چمکتے رہے ہیں۔ یہ وہ یادوں کے گلدستے تھے جو دلوں میں ہمیشہ مہکتے رہیں گے۔ Range اور گہرائی (Depth) بھی ملی جو آج اس کی پہچان ہے ان کے بعد نئے کمانڈانٹ بریگیڈیئر مقصود الحسن نے نہ صرف اس امتیازی روایت کو قائم رکھا بلکہ اس میں نئی سمتوں (Dimensions) کا اضافہ کیا۔

تعلیمی سیمینار

یوں کالج میں تعلیمی سیمینار ۱۹۵۶ء اور ۱۹۷۲ء میں بھی ہو چکے تھے۔ لیکن ان کی نوعیت لوکل سیمینار کی سی تھی چونکہ کالج کی اپنی ٹیچنگ فیکلٹی کے اساتذہ نے حصہ لیا تھا۔ اواخر اکتوبر ۱۹۹۲ء میں کمانڈانٹ نے جس سیمینار کا اہتمام کیا وہ ۲۰ اکتوبر سے ۲۲ اکتوبر تک تین دن جاری رہا۔ اور اس میں ملک کے دو بڑے تعلیمی تربیتی اداروں یعنی پنجاب یونیورسٹی کے ایجوکیشنل ریسرچ انسٹی ٹیوٹ اور کالج آف ایجوکیشن کے چار فاضل اساتذہ نے حصہ لیا۔ یہ خالص پروفیشنل سیمینار منعقد کرنے کا مقصد یہ تھا کہ Academic excellence کے ہدف (Objective) کو حاصل کرنے کے لئے اساتذہ کی پروفیشنل رہنمائی کی جائے۔
۲۰ اکتوبر ۱۹۹۲ء کی شام کالج کی کانفرنس میں کمانڈانٹ کی صدارت میں دو لیکچر ہوئے۔ پہلا لیکچر انسٹی ٹیوٹ آف ایجوکیشن اینڈ ریسرچ پنجاب یونیورسٹی کے ڈائریکٹر ڈاکٹر احسان اللہ خان کا تھا۔ ان کا موضوع تھا Guidance and Counselling
انہوں نے طالب علم کے مسائل پر تشخیص ذات کے حوالے سے بھرپور روشنی ڈالی اور استاد کے لئے ان کی نفسیات کو بیان کیا تاکہ استاد ان مسائل سے عہدہ

برا ہو سکے جس سے ہر استاد کو کلاس روم میں واسطہ پڑتا ہے۔اس کام کے لئے نصاب بنانے میں طلبا کے نفسیاتی رجحانات کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔تربیت کے لیے ایسی منصوبہ بندی ہو کہ طالب علم کی شخصیت کی نشوونما ہو۔

دوسرا لیکچر پروفیسر ڈاکٹر رشید ہیڈ آف دی ریسرچ ونگ انسٹی ٹیوٹ آف ایجوکیشن اینڈ ریسرچ لاہور کا تھا۔ان کا موضوع تھا Educational Measurement انہوں نے شخصیت کی جانچ پرکھ کے مختلف پیمانے استعمال کرنے کے طریقے بتائے جس کے مطابق پرچہ جات مرتب کئے جائیں۔تاکہ جوابات زیادہ سے زیادہ حسابی انداز میں حاصل ہوسکیں۔یعنی معروضی سوالات کی مقدار بڑھائی جائے اور انشائیہ قسم کے جوابات کی گنجائش کم کی جائے۔تعین ذات کے لیے بھی حسابی پیمائش اختیار کی جائے۔جو کردار،رجحانات،مزاج اور دلچسپی کا احاطہ کر سکے

جن بچوں کی عقل کی پیمائش مشکل ہو ان کے لئے بھی جدید تعلیمی طریقوں سے اخذ کردہ ٹیسٹ تجویز کئے۔

۲۱ اکتوبر ۱۹۹۲ء

اس دن میجر ڈاکٹر منظور حسین عارف نے Academic Motivation کے موضوع پر لیکچر دیا۔انہوں نے واضح کیا کہ ترغیب وتحریض کا تعلق فرد کے ساتھ ہے۔یہ خارجی اور داخلی قوتوں کے مابین عمل ہے۔ترغیب کے لئے ذاتیاتی اور ماحولیاتی عوامل کام کرتے ہیں۔فاضل مقرر نے طلبا اور اساتذہ کے حوالے سے ترغیب وتحریض کی اہمیت بیان کی اور اس کی اقسام گنوائیں۔

دوسرا لیکچر لیفٹیننٹ کرنل اشفاق علی اے ای سی نے Attitude Formation کے موضوع پر دیا۔ان کا نظریہ یہ تھا کہ کسی انسان کا رویہ کسی چیز یا فرد کے بارے میں جب متعین کیا جاتا ہے تو اس کی بنیاد تین عوامل پر رکھی جاتی ہے۔تصور،احساس وجذبہ اور رجحان کے تابع رویہ۔فاضل مقرر نے وضاحت کی کہ یہ رویہ کی ساخت یا تو وراثتی ہوتی ہے یا ماحول کے تابع یا بیک وقت دنوں کے تابع۔ رویہ کے سانچے متعین کرنے کے لیے انہوں نے بہت سی تھیوریاں گنوائیں۔انہوں نے لیکچر کی وضاحت کے لئے جولیس سیزر،میکبتھ اور ہیملٹ کے نفسیاتی کردار پیش کئے۔

۲۲اکتوبر ۱۹۹۲ء

صبح ڈاکٹر منظور حسین عارف نے Effective Teaching کے موضوع پر لیکچر دیا۔ان کا زور اس بات پر تھا کہ مقاصد کے حصول پر ہی تدریسی عمل کو موثر کہا جاسکتا ہے۔اس لئے اساتذہ کو کام کا ماہر ہونا چاہیے۔تشریحات وتوضیحات صاف ہو اپنے کام سے جذباتی لگاؤ ہی اثر کرسکتا ہے۔لیکچر کے بعد حسب معمول سوال و جواب کا سیشن ہوا۔

فروری۱۹۹۳ء

لیفٹیننٹ جنرل غلام محمد ملک ہلال امتیاز (ملٹری) ستارہ بسالت نے موسیٰ ہال میں ''لیڈرشپ'' کے موضوع پر لیکچر دیا۔بعد میں کیڈٹس کو سوالات کا موقع دیا گیا۔معزز مہمان نے سوالات کے جوابات دیئے۔

۱۹۹۳ء کا سال توسیعی لیکچروں کی تاریخ میں یادگار سال رہا۔اس سال کا پہلا لیکچر علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کے شعبہ Educational Planning and Management کے چیئرمین ڈاکٹر ذوالفقار احمد نے Teaching and Teaching Strategies کے موضوع پر لیکچر دیا۔فاضل ماہر تعلیم نے جن نکات پر اظہار خیال کیا ان میں سے ایک نکتہ یہ بھی تھا کہ پڑھانے کی صلاحیت ایک فطری صلاحیت ضروری ہے لیکن مطالعہ،مشاہدہ اور پیشہ ورانہ تربیت سے تدریسی صلاحیت کو خاص حد تک بڑھایا جاسکتا ہے۔انہوں نے کہا، پیدائشی ٹیچر کا تصور صرف ایک حد تک ہی صحیح ہے۔ڈاکٹر احمد نے استاد کی قوت اظہار Communicating Ability کی اہمیت پر بڑا زور دیا اور اپنے پیشہ سے لگن Commitment کو استاد کی سب سے بڑی ضرورت قرار دیا۔انہوں نے معاشرہ میں معلم کے کردار پر بھی روشنی ڈالی۔

۴ اپریل ۱۹۹۳ء

اس شام کالج کے سابق استاد اور ہاؤس ماسٹر مسٹر سعید راشد پرنسپل آرمی پبلک اسکول،منگلا نے اسٹاف روم میں The making of a House Master کے موضوع پر لیکچر دیا۔پبلک اسکول سسٹم کی تاریخ کا جائزہ لیتے ہوئے پروفیسر سعید راشد نے پبلک اسکول سسٹم میں ہاؤس سسٹم اور ہاؤس ماسٹر کی کلیدی

اہمیت پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا، استاد کے تین روپ ہیں۔ وہ مدرس ہوتا ہے کہ نصابی کتابیں پڑھاتا ہے، وہ معلم ہوتا ہے کہ وہ طالب علم کے لئے معلومات کو علم میں بدلتا ہے اور استاد مربی ہوتا ہے کہ وہ طالب علم کو آدمی سے انسان بناتا ہے اور اس کی شخصیت کی تعمیر کرتا ہے۔

ہاؤس ماسٹر کا یہ خصوصی رول سب سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ پروفیسر راشد نے جو کالج میں چالیس سال تک ہاؤس ماسٹر رہے اپنے تجربات کی روشنی میں ہاؤس ماسٹری کے کچھ گر بھی بتائے۔

۱۱ اپریل ۱۹۹۳ء

اس شام پی اے ایف کالج آف ایجوکیشن راولپنڈی کی پرنسپل ڈاکٹر نزہت چوہدری کا لیکچر Effective Teaching کے موضوع پر ہونا تھا۔ وہ کسی وجہ سے خود تشریف نہ لاسکیں۔ تاہم لیکچر کی کاپیاں سٹاف میں تقسیم کی گئیں۔

۲۴ اپریل ۱۹۹۳ء

یہ صبح کالج کی تاریخ میں ایک یادگار صبح تھی۔ اس دن کالج کے اسٹاف اور طلبا نے ملک کے صاحب طرز ادیب، ممتاز دانشور اور اس دور کی ایک عظیم کتاب ''آواز دوست'' کے مصنف جناب مختار مسعود کو دیکھا اور سنا۔ ان کی فاضلانہ گفتگو کا موضوع تھا ''تحریک پاکستان کا پس منظر''

تفکر اور تکلم کا ایسا حسین اور موثر امتزاج موسیٰ ہال کے در و دیوار نے کم ہی سنا ہوگا۔ شام کو جناب مختار مسعود نے اسٹاف کے ساتھ ایک خصوصی نشست بھی کی اور علی گڑھ میں اپنے بچپن سے لے کر حکومت پاکستان کے سیکرٹری جنرل کے منصب جلیلہ تک اپنے تجربات کے نچوڑ سے سامعین کو نوازا۔ آخر میں مہمان گرامی نے ''آواز دوست'' کا ایک نسخہ اپنے آٹوگراف کے ساتھ کالج میوزیم کے لئے کمانڈانٹ بریگیڈیئر مقصود الحسن کو پیش کیا۔

۱۳ اکتوبر ۱۹۹۳ء

تعلیمی نفسیات کے معروف محقق اور آرمی کالج آف ایجوکیشن اپر ٹوپہ مری کے ممتاز استاد میجر ڈاکٹر منظور حسین عارف نے کالج کے کانفرنس روم میں سٹاف سے دو موضوعات پر خطاب کیا۔ صبح کی نشست کا موضوع تھا۔ Behavioural Perspective

شام کو فاضل مقرر نے Cognitive Perspective in the teaching process پر سیر حاصل گفتگو کی۔ تعلیمی نفسیات پر ڈاکٹر عارف کے ان ماہرانہ تجزیوں سے کالج کے اساتذہ کما حقہ فیض یاب ہوئے۔ دونوں نشستوں میں سوال و جواب کے سیشن بھی ہوئے۔

۲۵ اکتوبر ۱۹۹۳ء

یہ دن بھی کالج کی تاریخ میں ایک یادگار دن تھا۔ اس دن روشنی کے نئے دریچے کھلے۔ ان سے فکر و نظر کی تازہ ہوا آئی۔ جس سے کالج کے طلبا اور سٹاف دونوں نے استفادہ کیا۔ مقرر تھے سابق ڈائریکٹر ایجوکیشن اور حال اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد کے شعبہ انگریزی کے استاد جناب بریگیڈیئر نصیر الدین جنہوں نے صبح موسیٰ ہال میں طلبا سے خطاب کیا۔ ان کے فکر انگیز خطاب کا موضوع تھا۔

تحریک پاکستان!

شام کو کانفرنس ہال میں فاضل مقرر نے The roll of a Teacher in Residential Public School کے موضوع پر تفصیلی گفتگو کی۔

نصیر الدین صاحب جو کیڈٹ کالج حسن ابدال کے پرنسپل بھی رہے ہیں کا شمار معدودے چندان جید اساتذہ میں ہوتا ہے جو بقول اقبال خود آگاہ خدامست کی تعریف پر پورے اترتے ہیں اور جو قادر الکلام بھی ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کے خطاب سے اساتذہ کے ذہنوں کو روشنی ملی اور دلوں کو ایک ولولہ تازہ۔ ایسے مکمل رول ماڈل سے براہ راست رابطہ ایک نعمت سے کم نہیں۔

۳۰ اکتوبر ۱۹۹۳ء

اس صبح توسیعی لیکچروں کے سلسلہ کے مہمان خصوصی کالج کے ایک سابق استاد اور کمانڈانٹ جناب بریگیڈیئر عنایت الرحمٰن صدیقی تھے۔ ان کے خطاب کا موضوع تھا The Role of House Master in Public School System

صدیقی صاحب برسہا برس خود ہاؤس ماسٹر رہے۔ انگلستان جا کر وہاں کے نامور پبلک سکولوں کا مطالعہ کیا۔ ملٹری کالج کے علاوہ ایک اور مشہور پبلک اسکول برن ہال کے پرنسپل بھی رہے۔ اس لئے اس موضوع پر اظہار خیال کے لیے ان سے زیادہ موزوں مقرر اور کون ہوسکتا تھا۔ بریگیڈیئر آئی آر صدیقی نے اپنے تجربات کی روشنی میں پبلک اسکول میں ہاؤس ماسٹر کے رول پر روشنی ڈالی اور حق یہ ہے کہ حق ادا کر دیا۔

کالج کے کمانڈانٹ بریگیڈیئر مقصود الحسن نے اپنی اختتامی تقریر میں اپنے مشاہدہ کے حوالے سے اساتذہ کو بتایا کہ کس طرح خود صدیقی صاحب 60s میں کالج میں بحیثیت ایک استاد اور ہاؤس ماسٹر ایک مکمل رول ماڈل تھے۔ ان کی تقریر کے آخر میں سوال و جواب کا سیشن بھی بہت دلچسپ اور مفید رہا۔ صدیقی صاحب کے لیکچر کے نوٹس بھی حاضرین میں تقسیم کیے گئے۔

سٹاف کے لیکچرز

" مختلف تعلیمی موضوعات پر اسٹاف ممبران کے اپنے لیکچر بھی ہوئے۔ یہ نومبر کے مہینے میں جاری رہے۔ ان کا مقصد یہ تھا کہ ایک تو سٹاف اپنے علم و تجربات سے دوسروں کو آگاہ کریں۔ دوسرے وہ اپنے رفقائے کار کے علم اور تجربات کی روشنی سے اپنے ذہنوں کو منور کرسکیں۔

میجر ڈاکٹر عبدالواحد، میجر عاشق حسین، میجر یوبرک مارون، لیفٹیننٹ کرنل صفدر علی شاہ، میجر سید علی اکبر شاہ اور پروفیسر محمد مشتاق کے نام خصوصی طور سے قابل ذکر ہیں۔ اس سلسلے میں جو مقالہ جات پڑھے گئے وہ سٹاف کی قابل قدر ریسرچ کے آئینہ دار تھے۔

لائبریری سیمینار

نومبر ۱۹۹۳ء کے پہلے ہفتے میں موسیٰ ہال میں لائبریری سیمینار ہوا۔ تا کہ کیڈٹ لائبریری کے جدید نظام سے آگاہ ہوسکیں جو حال ہی میں بروئے کار لایا گیا ہے۔ اس میں انہوں نے کتابوں کی Classification اور Cataloguing سے آگاہ کیا۔ مقصد یہ تھا کہ کیڈٹ اپنے علم میں اضافہ کرنے کے لئے لائبریری استعمال کرسکیں۔ میجر حفیظ الرحمان سابق انسٹرکٹر اور لائبریری آفیسر ملٹری کالج مہمان خصوصی تھے۔ انہوں نے اپنا پیپر پڑھا۔ ان کے علاوہ میجر خادم حسین اور لائبریرین صوبیدار شاکر نے اپنے اپنے مضامین پڑھ کر سنائے۔

۹۵-۱۹۹۴ء

اساتذہ کے لئے ماڈل لیسن

اس سال کالج کے اسٹاف میں بہت سے نئے اور تازہ دم اساتذہ کی کھیپ شامل ہوئی۔ ان کی تدریسی رہنمائی کے لئے پریزینٹیشن (نمونے کے اسباق) کا اہتمام کیا گیا جس میں تجربہ کار اساتذہ نے حصہ لیا۔ سیمینار اور مہمان مقررین کا اہتمام بھی کیا گیا۔ اس سال پروفیسر محمد منور مرزا ڈائریکٹر اقبال اکیڈمی کو دعوت دی گئی جنہوں نے ''اقبال کا مردمومن'' کے موضوع پر طلبا اور اساتذہ سے خطاب کیا۔ سٹاف کو شام کی علیحدہ نشست میں انہوں نے ''تحریک پاکستان'' کے موضوع پر روشنی ڈالی۔ دونوں مجالس میں سوال و جواب کا مرحلہ بھی شامل تھا۔

وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی کے تعاون سے تین ماہر تعلیم اساتذہ نے کالج کے سٹاف کے لئے ورک شاپ اور سیمینار کا اہتمام کیا۔ پروفیسر ڈاکٹر خوشی محمد، ایسوسی ایٹ پروفیسر ڈاکٹر اکبر علی اور ایسوسی ایٹ پروفیسر ڈاکٹر شہباز خان اس ٹیم میں شامل تھے۔ موضوعات یہ تھے:

a - Finding Remedies to Slow Learning
b - Testing Students Proficiency.
c - The Attributes of an Effective Teacher

پروفیسر اشفاق علی سابق پرنسپل گورنمنٹ کالج لاہور نے بھی ''مسلم امہ اور دنیا'' کے موضوع پر سٹاف کو خطاب کیا۔

مہمان خصوصی مقررین کا مجموعی جائزہ

نوٹ: مہمان مقرر کے آگے ان کی تقریر کے موضوعات درج کئے گئے ہیں۔

۹ نومبر ۱۹۸۸ء　　مرزا منور ڈائریکٹر اقبال اکیڈمی، ''ہاتھ ہے اللہ کا مومن کا ہاتھ''

۱۹ فروری ۱۹۸۹ء　　لیفٹیننٹ کرنل سید فیاض حسین زیدی سابق کمانڈانٹ ایم سی جے، ''تعمیر پاکستان''

١٦ اپریل ۱۹۸۹ء لیفٹیننٹ جنرل محمد اقبال ''نئے طلبا سے خطاب''
۲۰ مئی ۱۹۸۹ء لیفٹیننٹ جنرل سعادت علی خان، "Education in Pakistan"
۲۷ مئی ۱۹۸۹ء ڈاکٹر محمد افضل ریکٹر انٹرنیشنل یونیورسٹی اسلام آباد، "Habit of Thinking"
۱۳ ستمبر ۱۹۸۹ کرنل (ریٹائرڈ، غلام سرور چیمہ (وزیر دفاع)، ''لیڈر شپ''
۲۳ مارچ ۱۹۹۰ء ڈاکٹر عبدالوحید، ڈائریکٹر قائداعظم اکیڈمی کراچی، ''قرارداد پاکستان''
۱۱ اپریل ۱۹۹۰ء لیفٹیننٹ کرنل ڈاکٹر فیاض الرحمان، ''اسلام اور اخلاق''
۲۶ مئی ۱۹۹۰ء انعام الرحمان ڈائریکٹر آف نیوکلیئر اسٹڈیز، "Energy Resources"
۹ اکتوبر ۱۹۹۰ء ڈاکٹر سی ایم انور خان سیکرٹری ایگریکلچر ریسرچ کونسل "Pakistan Agriculture in Perspective"
۲۹ اپریل ۱۹۹۱ء پروفیسر پریشان خٹک چیئرمین یونیورسٹی گرانٹس کمیشن، "The Genesis of Pakistan"
۲۶ مئی ۱۹۹۱ء پروفیسر عبدالقیوم، "The Study of Islamiat, The core Issue"
۱۹۹۲ء کرنل نواب عالم برہوی، ''خودی''
۱۹۹۲ء سینئر بریگیڈیئر ریٹائرڈ محمد حیات، ''کالج میں اپنا زمانہ''
۲۰ اکتوبر ۱۹۹۲ء ڈاکٹر احسان اللہ خان ڈائریکٹر ایجوکیشن اینڈ ریسرچ پنجاب یونیورسٹی، "Guidance and Counselling"
۲۰ اکتوبر ۱۹۹۲ء ڈاکٹر عبدالرشید پروفیسر اور ہیڈ آف دی ڈیپارٹمنٹ آف ریسرچ ونگ، دی انسٹی ٹیوٹ آف ایجوکیشن اینڈ ریسرچ لاہور، "Educational Measurement"
۲۱ اکتوبر ۱۹۹۲ء میجر ڈاکٹر منظور حسین عارف، "Academic Motivation"
۲۱ اکتوبر ۱۹۹۲ء لیفٹیننٹ کرنل اشفاق علی، "Attitude Formation"
فروری ۱۹۹۳ء لیفٹیننٹ جنرل غلام محمد ملک ہلال امتیاز (ملٹری) ستارہ بسالت، "Leadership"
۱۹۹۳ء ڈاکٹر ذوالفقار احمد ڈائریکٹر ایجوکیشن پلاننگ اینڈ مینجمنٹ اور علامہ اقبال یونیورسٹی اسلام آباد، "Teaching and Teaching Strategies
۳ اکتوبر ۱۹۹۳ء میجر ڈاکٹر منظور حسین عارف انسٹرکٹر کالج آف آرمی ایجوکیشن اپر ٹوپہ، "Behavioural Perspective"
۴ اپریل ۱۹۹۳ء پروفیسر سعید راشد پرنسپل آرمی پبلک سکول منگلا، "The Making of House Master"
۱۱ اکتوبر ۱۹۹۳ء ڈاکٹر نزہت پروین (غیر حاضر تھیں لیکن مقالہ تقسیم کیا گیا) "Effective Teaching"
۲۴ اکتوبر ۱۹۹۴ء مسٹر مختار مسعود، سابق بیوروکریٹ و مصنف ''آواز دوست''، تحریک پاکستان کا پس منظر
۲۵ اکتوبر ۱۹۹۳ء بریگیڈیئر ریٹائرڈ نصیر الدین، سابق ڈائریکٹر آرمی ایجوکیشن حال ہیڈ آف دی ڈیپارٹمنٹ انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی، اسلام آباد، The Role of House Master in Public School System
۱۹۹۳ء میجر حفیظ الرحمان، سابق انسٹرکٹر، ایم سی جے، ''لائبریری کا استعمال''
۱۹۹۴ء پروفیسر محمد منور مرزا ڈائریکٹر اقبال اکیڈمی، ''اقبال کا مرد مومن''، ''تحریک پاکستان''
۱۹۹۴ء پروفیسر ڈاکٹر خوشی محمد، "Finding Remedies to Slow Learning"
۱۹۹۴ء ایسوسی ایٹ پروفیسر ڈاکٹر اکبر علی، "Testing Students Proficiency"
۱۹۹۴ء ایسوسی ایٹ پروفیسر ڈاکٹر شہباز خان، "The Attributes of an Effective Teacher"
۱۹۹۴ء پروفیسر اشفاق علی، ''مسلم امہ اور دنیا''

کالج میگزین عالمگیرین

عالمگیرین ۸۹۔۱۹۸۸ء جلد نمبر ۴۱

ایڈوائزری بورڈ: بریگیڈیئر نورالحق، لیفٹیننٹ کرنل سلیم اقبال

ایڈیٹوریل بورڈ: انگریزی ایڈیٹر، میجر صفدر علی شاہ، اسسٹنٹ ایڈیٹرز میجر یوبرک مارون کارنیلیئس، میجر رضا المصطفیٰ مدنی،

سٹوڈنٹ ایڈیٹر کیڈٹ خالد محمود دوازدہم

حصہ اردو، مدیر، پروفیسر محمد مشتاق، معاون کیپٹن کلیم الدین علی، مدیر متعلم، کیڈٹ ناصر محمود۔

اداریہ

کمانڈانٹ کی سالانہ رپورٹ، یوم والدین پر مہمان خصوصی کا خطاب،

ہادی اعظم ﷺ (کیڈٹ محمد نعیم فاضل)، عمر خیام (اشارق مشتاق)، غالب ایک عظیم شاعر (ثاقب عزیز)، پروفیسر سعید راشد (یوسف عالمگیرین)، اقبال اور نئی نسل (ناصر محمود) لمحہ فکریہ (معظم علی بلوچ)، ایک دیوانہ (عابد مسعود) اسلام اور سائنس (سلیم عارف)، جذبہ شہادت (فراست سردار)، دوستی (فیصل احمد اعوان)، آزادی (پروفیسر محمد مشتاق)، فرسٹ ایڈ (زمان مہدی)، بڑا آدمی بننے کا گر (آفتاب عالم خان)، بڑے بے آبرو ہو کر (محمد فیصل)، کوہساروں کی آغوش میں (راشد حمید کیانی)، ہمارے مہربان (وحید رشید)، ایک آپ بیتی (محمد عاطف عمران)، مصنوعی روشنی اور سرطان (محمد اعجاز)

شعر و سخن: اے مادر علمی (کاشف ضیاء)، ایک عزم (فراست سردار) ہمارا مقصد (محمد قاسم محی الدین) کیڈٹ اور خلاصہ (محمد اعجاز)

حصہ انگریزی:

Contents
Editorial
Commandant's Message
Messages, Views and Impressions
College Chronicle
Alamgirians Association
Sher Shah House
Aurangzeb House
Tipu Sultan House
Mahmood Ghaznavi House
Babur House
Clubs
Literary Society
Science Club
Fine Arts and Aero-modelling club
Scouting Club
Hiking Club
Computer Club
Drama Club
Physical Training Club
Guidance and Counselling Cell

Contemplation
You are also a Leader - Prof. Ainuddin Alavi (Late)
Creativity - Maj. Ubric Marvin Cornelius
Quaid-e-Azam on the Ideology and Integrity of Pakistan - Asif Saeed Rashid
Pleasure of Reading - Maj. Safdar Ali Shah
An Alamgirian as I see him - Cadet Intikhab Alam
Ittehad -e-kaaba - Cadet Asim Malik
Experience is the Best Teacher - Cadet Shahzad Mahmood Qadir
Ambitions - Cadet M. Zaheer ul Hussain
How to be happy - Cadet Rizwan Iqbal
We live in Deeds not in years - Cadet Tariq Farooq
Our Biology Book - Cadet Wajid Mahmood Arshad
Scene in the College Canteen - Manzoor Sohail
If You Want to Succeed in Life - Cadet Tariq Habib
Inspiration
Motto of life - Cadet Amjad Hussain
The Rain - Cadet Tariq Khalil
Friendship - Cadet Imtiaz Hussain
L B W - A victim
Dreams - Cadet Khalid Ishaque
A Silly Poem - Cadet Naseem Abbas Kazmi
Cartoons

اہم تصاویر:

۱۔ ایئر چیف مارشل حکیم اللہ اور لیفٹیننٹ جنرل آر ڈی بھٹی کی پریفیکٹس کے ساتھ گروپ فوٹو۔ (رنگین)
۲۔ ایئر چیف مارشل حکیم اللہ اور لیفٹیننٹ جنرل آر ڈی بھٹی کا سٹاف کے ساتھ گروپ فوٹو۔ (رنگین)
۳۔ نئے داخل ہونے والے طلبا کے ساتھ لیفٹیننٹ جنرل محمد اقبال کا گروپ فوٹو۔ (بلیک اینڈ وہائٹ)
۴۔ کالج ریزنگ ڈے کے موقع پر اولڈ عالمگیرین کا گروپ فوٹو۔ (بلیک اینڈ وہائٹ)
۵۔ اسپورٹس فکسچر۔ مہمان ٹیم کے ساتھ گروپ فوٹو۔ دو فوٹو شامل ہیں۔ (بلیک اینڈ وہائٹ)
۶۔ اقبال ڈے کے موقعہ پر پروفیسر مرزا محمد منور کا فوٹو۔ (بلیک اینڈ وہائٹ)
۷۔ یوم والدین پر دو فوٹوگراف۔ (بلیک اینڈ وہائٹ)
۸۔ بریگیڈیئر مجیب کے معائنہ کا فوٹوگراف۔ (بلیک اینڈ وہائٹ)
۹۔ لیفٹیننٹ جنرل محمد سعادت علی، ڈاکٹر محمد افضل ریکٹر انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد، کرنل غلام سرور چیمہ ڈیفنس منسٹر اور جنرل محمد اقبال کا ریزنگ ڈے پر فوٹو۔ (بلیک اینڈ وہائٹ)
۱۰۔ ریزنگ ڈے ۱۹۸۸ء پر عالمگیرین کا فوٹو جنرل اقبال کے ساتھ۔ (رنگین)
۱۱۔ کمانڈانٹ اور چیف انسٹرکٹر فرسٹ ایئر کلاس کے ہمراہ (رنگین)
۱۲۔ ریزنگ ڈے پر مہمانوں کے چار فوٹوگراف۔ (رنگین)

اس کے علاوہ ہاؤسز اور کلبز کی سرگرمیوں کے بہت سے فوٹوگراف (بلیک اینڈ وہائٹ) موجود ہیں۔

عالمگیرین ۹۰۔۱۹۸۹ء (جلد نمبر ۴۲)

ایڈوائزری بورڈ: بریگیڈیئر نور الحق، کرنل امتیاز علی، لیفٹیننٹ کرنل سلیم اقبال

حصہ انگریزی ایڈیٹوریل بورڈ

چیف ایڈیٹر میجر صفدر علی شاہ، ایڈیٹر میجر نذر حسین اسلام، سٹوڈنٹ ایڈیٹر احسن وقاص دوازدھم

حصہ اردو

مدیر کیپٹن کلیم الدین علی، مدیر متعلم صارم بن فخر

حصہ اردو کی فہرست مضامین

اداریہ

کمانڈانٹ کی سالانہ رپورٹ، یوم والدین پر مہمان خصوصی کا خطاب، قرآن (عادل امتیاز)، جہاد فی سبیل اللہ (مسعود اختر)، قوم کی ترقی میں نوجوان نسل کا کردار (احسن وقاص)، شناخت (عاصم حسین)، آبیل مجھے مار (فرحت نعیم)، بیسویں صدی کی نئی دوستی (افتخار اعوان) فرض شناسی (عمران احمد)، چاک (میجر عبدالواحد خٹک)، تصویر بناتا ہوں......!؟ (صارم بن فخر) بسمتھ بنام کلورین (عبدالوحد)، ممی کا لیٹر (عمران خان)، کراس کنٹری (عابد مسعود)، آپ کے نام (احسان منصف)، ہوئے تم دوست جس کے (میجر صفدر علی شاہ، یادیں (وحید رشید)، بات نکلی تو ہر بات پہ رونا آیا (راشد حمید کیانی)

حصہ نظم:

غزل (اطہر حسین)، گرفتہ لمحہ (صارم بن فخر)، غزل (ظفر اقبال)، غزل (افضال احمد) کیڈٹ (ضرار بلوچ) کارٹون

حصہ انگریزی: (اہم تصاویر)

۱۔ ایڈیٹوریل بورڈ کی رنگین تصویر کمانڈانٹ کے ساتھ۔

۲۔ کیڈٹس اور ایڈمرل یسطور الحق ملک کا گروپ فوٹو (رنگین)

۳۔ دوسرا گروپ فوٹو سٹاف کے ساتھ (رنگین)

۴۔ تقسیم انعامات کے وقت ایڈمرل یسطور الحق ملک۔ (بلیک اینڈ وہائٹ)

۵۔ مہمان مقررین، ڈاکٹر انعام الرحمان، ڈاکٹر سی ایم انور خان۔ (بلیک اینڈ وہائٹ)

۶۔ میجر جنرل عبدالمجیب، بریگیڈیئر سعید احمد اور دوسرے مہمانوں کے ساتھ فوٹو (رنگین)

۷۔ لیفٹیننٹ جنرل ایم عارف بنگش ہوسٹل کمپلیکس کی یادگاری تختی کی نقاب کشائی کے وقت۔
میجر جنرل سی ایم نواز سوئمنگ ٹرافی دیتے ہوئے۔ (دو رنگین تصویریں)

۸۔ چیف گیسٹ ایڈمرل یسطور الحق ملک اپنی اہلیہ کے ساتھ نمائش دیکھتے ہوئے (رنگین)

۹۔ یوم والدین ۱۹۸۹ء کے موقع پر مذکورہ بالا مہمان اسپورٹس گراؤنڈ میں۔ (رنگین)

۱۰۔ یادگار شہداء پر دو فوٹو۔ ایک جنرل محمد اقبال، لیفٹیننٹ جنرل محمد اقبال اور ایڈمرل یسطور الحق ملک کے ساتھ۔ (رنگین)
دوسرا سینئر بریگیڈیئر محمد حیات اور دیگر اولڈ عالمگیرین کے ساتھ۔ (رنگین)

باقی بہت سی تصویریں کالج کی سرگرمیوں پر محیط ہیں۔

Visitors Gallery کے عنوان سے مہمانوں کی کتاب پر جن چار شخصیتوں نے ریمارکس لکھے اور دستخط کئے، ان کی تحریروں کے چار نمونے ان صفحات میں

پیش کیے گئے ہیں۔ان کی تفصیل یہ ہے۔

۷نومبر ۱۹۸۹ء	یسطور الحق ملک ایڈمرل
۱۹مارچ ۱۹۹۰ء	لیفٹیننٹ جنرل ایم عارف بنگش
یکم اکتوبر ۱۹۹۰ء	میجر جنرل محمد نواز
۲۱جولائی ۱۹۹۰	میجر جنرل عبدالمجید

پہلے شمارہ کے متعلق تاثراتی خطوط جن قارئین نے لکھے ان میں سے چیدہ چیدہ قارئین کے نام درج کیے گئے ہیں۔لیفٹیننٹ جنرل عبدالوحید، لیفٹیننٹ جنرل ذوالفقار اختر ناز، لیفٹیننٹ جنرل محمد شفیق، لیفٹیننٹ جنرل آغا نیک محمد خان، بریگیڈیئر ملک محمد سلیم خان، لیفٹیننٹ کرنل نصیر عابد

انہوں نے جو تبصرے بھجوائے ان کے اقتباسات اس شمارے کی زینت ہیں۔امتحانی نتیجے پر کمانڈانٹ کو جن لوگوں نے تہنیتی پیغامات ارسال کئے وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

لیفٹیننٹ جنرل ایم عارف بنگش، لیفٹیننٹ آر ڈی بھٹی، بریگیڈیئر مشتاق احمد، میجر جنرل سی ایم نواز

سپورٹس اور گیمز میں کامیابیوں پر جو پیغامات ملے، وہ مندرجہ ذیل اصحاب کے تھے۔

جنرل محمد اقبال خان ریٹائرڈ، لیفٹیننٹ جنرل محمد اشرف، لیفٹیننٹ جنرل محمد عارف بنگش، لیفٹیننٹ جنرل آر ڈی بھٹی لیفٹیننٹ جنرل پیرداد خان

ڈاکٹر انعام دانشور مہمان تھے۔ بعد میں انہوں نے Energy Sources پر تحقیقی مضمون ارسال کیا۔ یہ اس شمارے کی زینت ہے اور اس کے ساتھ تصاویر بھی دی گئی ہیں۔یہ تحقیقی مضمون ۵ صفحات پر محیط ہے۔

عالمگیرین ۹۱۔۱۹۹۰ء

جلد نمبر ۴۳

ایڈوائزری بورڈ:	بریگیڈیئر مقصود الحسن، کرنل امتیاز علی
ایڈیٹوریل بورڈ چیف ایڈیٹر:	لیفٹیننٹ کرنل صفدر علی شاہ صاحب
حصہ انگریزی ایڈیٹر	میجر نذر الاسلام، مدیر متعلم کیڈٹ احمد شبیر جنجوعہ
ایڈیٹوریل بورڈ حصہ اردو مدیر	پروفیسر محمد مشتاق، مدیر متعلم کیڈٹ وسیم حیدر

فہرست مضامین حصہ اردو

اداریہ، کمانڈانٹ کی سالانہ رپورٹ، یوم والدین پر مہمان خصوصی کا خطاب، یوم تاسیس اور ری یونین پر مبنی ایک رپورتاژ، قرآن حکیم، غیر مسلموں کی نظر میں (عامر علی)، اسلام اور تہذیب جدید (فرحت نعیم احمد)، شاعر مشرق سے ملاقات (عدنان احمد)، وادی لہورنگ (ساجد یعقوب)، زندگی، نشیب و فراز کا سفر (وحید عابد خٹک)، اندھیرے اجالے (کیڈٹ ملک آصف محمود)، احترام آدمیت (علی عابد رضا)، صبح آزادی (نسیم عباس)، ماضی کے دریچے (فضل رحیم آفریدی)، کچھ تو بنو (راجہ اصغر)، ان کا جرم کیا ہے؟ (نوید انور) بات کہنے کی نہیں (میجر ڈاکٹر عبدالواحد خٹک)

افسانے: میجر (عدیل رشید) مٹی کا قرض (ضرار محمود)

مشاہدات: موجوں کی آغوش میں (محمد عامر روف) پہاڑوں کی چٹانوں میں (راشد حمید کیانی)، رزم آرائیاں (عمران راجہ)

طنز ومزاح: ہائے یہ مچھر (عمران ظہیر) اعضاء فروش (وسیم حیدر) کارتوس (شارق مشتاق)

شعر وسخن: حسین پیار اور حسین یادیں (لیفٹیننٹ رشید احمد کیانی)، غزل (ملک محمد انور) جونیئر کیڈٹ کی فریاد (راجہ اصغر)، غزل (شکیل احمد)

حصہ انگریزی

گزشتہ سال کے نتیجہ پر جنرل مرزا اسلم بیگ نے کمانڈانٹ کو مبارکباد کا ایک خط لکھا تھا۔اس کا ایک اقتباس قارئین کی خاطر یہاں دیا جا رہا ہے۔

.....It is heartening to know that the academic performance of the College has shown a marked improvement which indicates dedication and the hard work put in by you and the members of the staff, to achieve such result.... I compliment you for your performance and wish you success in the future.

General Mirza Aslam Beg

Chief of the Army Staff.

اس طرح جنرل محمد اقبال خان، میجر جنرل سرفراز احمد، میجر جنرل اے امین خان برکی، لیفٹیننٹ جنرل امتیاز وڑائچ، لیفٹیننٹ جنرل ایم عارف بنگش، لیفٹیننٹ جنرل محمد شفیق، میجر جنرل محمد ظہور ملک، لیفٹیننٹ جنرل محمد ذوالفقار اختر ناز، لیفٹیننٹ جنرل فرخ خان، لیفٹیننٹ جنرل غلام محمد ملک، لیفٹیننٹ جنرل آر ڈی بھٹی، لیفٹیننٹ جنرل شمیم عالم خان اور ایڈمرل یسطور الحق کے مبارک باد کے پیغامات شامل اشاعت ہیں۔ زیادہ تر عالمگیرین رسالے کو خراج تحسین پیش کیا گیا۔ مثلاً ایڈمرل یسطور الحق نے لکھا۔

....Thank you very much for a copy of the Alamgirian 1989-90. It is good to see this institution advancing forward and yet maintaining its old traditions.....

....Admiral Yustur H. Malik

Chief of the Naval Staff.

اس شمارے میں ری یونین کے موقع پر وزیراعظم محمد نواز شریف کی شرکت پر مہمانوں کی کتاب میں جو ریمارکس لکھے گئے تھے، اس کا فوٹو شائع کیا گیا ہے۔ نیز بریگیڈیئر نورالحق نے کالج کو الوداع کہتے ہوئے مہمانوں کی کتاب میں جو الوداعی کلمات تحریر کئے وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

I congratulate Brigadier Maqsud ul Hassan, TI(M), on the assumption of command of Military College Jhelum. Knowing personally his keen interest in the development of this premier institution and his capabilities, I have no doubt that he will be a great success.

It has been a unique honour and privilege for me to have served this illustrious institution. On the eve of my departure, I wish to record that in order to achieve excellence, there shall be no compromise on the quality of induction of cadets and the members of faculty. And with a view to grooming the cadet into balanced human beings, and good Pakistanis, special emphasis should be laid on integrity and creativity. Intensity ensures honesty, commitment and dedication. Creativity enkindles vision, forethougt and enlightenment. These qualities are the secret of success for not only individuals but also for humanity.

Brig.
Noor ul Haque
Oct 13, 1991

عالمگیرین ۹۲-۱۹۹۱ء

جلد ۴۴

اس شمارے پر سال ۹۳-۱۹۹۲ء لکھا گیا ہے جبکہ ۹۲-۱۹۹۱ء ہونا چاہئے تھا۔ اس طرح جہاں جہاں رپورٹس میں ۹۳-۱۹۹۲ء لکھا گیا ہے۔ اسے ۹۲-۱۹۹۱ء سمجھا جائے۔

اس شمارے کا ایڈوائزری بورڈ یہ تھا: بریگیڈیئر مقصود الحسن و کرنل غلام رسول
ایڈیٹوریل بورڈ میں لیفٹیننٹ کرنل صفدر علی شاہ، میجر پرویز اختر راجہ، کیپٹن اعظم شہباز اور کیڈٹ ساجد زمان۔
حصہ اردو کے ایڈیٹرز پروفیسر مشتاق اور کیڈٹ ایڈیٹر ساجد زمان۔

فہرست مضامین

اداریہ، کمانڈانٹ کی سالانہ رپورٹ، یوم والدین پر مہمان خصوصی کا خطاب، رحمت للعالمین ﷺ (ساجد زمان) سرسید احمد خان بطور ادیب (آصف

جہانگیر)، اقبال کا فکری ارتقاء (میجر علی نقی نقوی)، پروفیسر سعید راشد سے ایک انٹرویو (یہ ادارے کی طرف سے لکھا گیا ہے)، انسان اور سائنس (یاسر مختار)، کیڈٹ نامہ (سلمان رفیع خان)، سخت کوشی (عامر حیات) اتحاد بین المسلمین (طلال نوید) دوستی (آفتاب ادریس)، تعمیر پاکستان میں طلبا کی ذمہ داریاں (کیڈٹ حماد تنویر بٹ)

مشاہدات: اف یہ امتحان (محمد انور)، کوہساروں کی آغوش میں (یاسر محمود)، پل صراط (طارق انور)، ہم کیسے آئے (ساجد نور)، وادی کشمیر میں چند روز (ساجد زمان قریشی)، میں شاعر کیسے بنا (لیفٹیننٹ کرنل ریٹائرڈ رشید احمد کیانی)، فریادی (تمثیلچہ)، عامر علی، ایورگرین (انشائیہ)، میجر ڈاکٹر عبدالواحد، شعر وسخن: میرا کالج (عمران احمد) اے مادر علمی (غضنفر اقبال)، ہائے کیڈٹ بے چارے (کیپٹن محمد خالد خان)، صدقے جاواں بسم اللہ (لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) رشید احمد کیانی)

انتخاب

عالمگیرین تے استاداں توں میں صدقے جاواں بسم اللہ
سوہڑے یاراں سنگیاں ساتھیاں توں میں صدقے جاواں بسم اللہ
تساں یاد کیتا اسیں آ گئے آں آج رل بیٹھے آں یاراں وچ
اے پریت دی ریت پرانڑی اے میں صدقے جاواں بسم اللہ
جرنیل تسیں، کرنیل تسیں، جی دار تسیں، دلدار تسیں
تساں اچیاں شاناں والیاں توں میں صدقے جاواں بسم اللہ
پاکستان دی آن سنڑاوہ، ماواں بھینڑاں دا مانڑ ترانڑ سنڑاوں
انہاں غازیاں تے شہیداں توں میں صدقے جاواں بسم اللہ
شالاں دب کے عزم جواں رہوے، تہاڈا سب توں اچا ناں رہوے
کدے پیار رشید نہ بھلیوں جی، دیو اذن میں صدقے جاواں بسم اللہ

حصہ انگریزی میں کمانڈانٹ نے جو پیغام دیا ہے اس کا یہ حصہ درج کیا جا رہا ہے تا کہ کمانڈانٹ کی ترجیحات کی ترجمانی ہو سکے۔

"The system of education in Military College is geared to produce wholesome and virtuous personalities, deeply imbued with national spirit: personalities which can respond to the high competition and leadership challenges of tomorrow. Let me re-emphasise what you already ought to know and are made to experience in the great institution. Hold fast with conviction and sustained diligence at the three planks of your efforts in the College life. Foremost is the development of sound character qualities by conducting yourselves in all your doings and dealings with the highest sense of fairplay, honesty and integrity. Of course sound character is the bedrock of true education. Then comes the relentless and passionate chase towards the attainment of ever higher standards of academic excellence. And finally maintain steady conciousness of your leadership role of tomorrow. This also requires of you to excel in co-curricular and extra-curricular activities in order to fully actualize your potential. I would like to, in particular, underscore the importance of public speaking and habit of extensive reading to enable you to communicate effectively and attain higher levels of self-awareness. To conclude, let me remind you that all of you are truly engaged in a momentous endeavour and have a tremendous opportunity to shape your future destiny for the greater good of your beloved country, your endeared parents and your own beings. This is the most formative stage of your life and make most of it. Knowing you as I do, I am very confident that you would come out of it with thumping success --- Insha Allah.

Brig.
(Maqsood ul Hasan)
Commandant

حسب معمول یہ شمارہ بھی کالج سرگرمیوں کی تفصیلات سے معمور ہے۔ جن کا ذکر آپ گزشتہ رپورٹوں میں پڑھ چکے ہیں جو ابواب کی صورت میں شامل کتاب ہیں۔ یہاں Contents دیئے جا رہے ہیں تاکہ انگریزی حصے کی ترتیب کا پتہ چل سکے۔

تصاویر:

اس سال رنگین فوٹو پہلے سے زیادہ شامل کیے گئے۔ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

لیفٹیننٹ جنرل خالد لطیف مغل یوم والدین پر پریڈ کا معائنہ کرتے ہوئے، مہمان خصوصی انعامات تقسیم کرتے ہوئے، گھوڑے کی چھلانگ کا مظاہرہ، آگ کے چھلے میں سے کیڈٹ کے نکلنے کا منظر، پی ٹی شو، ریزنگ ڈے کے موقع پر لیفٹیننٹ جنرل آر ڈی بھٹی یادگار شہداء پر، ریزنگ ڈے کی دو تصاویر، آٹھویں کلاس کے طلبا اپنے والدین کے ہمراہ (گروپ فوٹو) یہ سب رنگین تصاویر ہیں، مہمان مقررین (پانچ بلیک اینڈ وہائٹ پورٹریٹس) کالج کے عہدیدار طالب علم ۲۵۰ چہرے شامل ہیں)۔ یہ بلیک اینڈ وہائٹ ہیں، مندرجہ ذیل چار گروپ فوٹو (۔ہاکی، فٹ بال، باسکٹ بال، جمناسٹک) بھی رنگین ہیں جبکہ انگریزی مباحثہ، شوٹنگ، ہاکی، پی ای ٹسٹ، باکسنگ، لٹریری سوسائٹی (تقریر) سائنس کلب، سکاؤٹنگ کلب، ہائیکنگ بلیک اینڈ وہائٹ ہیں۔

مندرجہ ذیل تصاویر بھی رنگین ہیں:

مقابلہ پاکستانیات، سوئمنگ پول (واٹر پولو)، مہمان خصوصی کمپیوٹر کلب میں، کراٹے کلب، کیڈٹس کا گروپ لاہور میں۔

کیری کچر

اس رسالے کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ مضامین کے ساتھ کیری کچر کا اضافہ کیا گیا ہے جو پہلے کبھی نہیں ہوا تھا۔ یہ پانچ کیری کچر میجر پرویز اختر راجہ (ایڈیٹر میگزین) کی ہدایت پر مرزا عبداللطیف نے تیار کیے۔ آٹھ کارٹون کیڈٹس کی تخلیق بھی میگزین کی زینت ہیں۔ بیشتر مضمون نگاروں کے چہرے بھی ان کے مضامین کے ساتھ شامل کیے گئے ہیں۔

عالمگیرین ۹۴۔۱۹۹۳ء

جلد ۴۵

چونکہ گزشتہ شمارہ پر ۹۳۔۱۹۹۲ء لکھا گیا۔اس لئے اس شمارے پر بھی ۹۴۔۱۹۹۳ء لکھا گیا۔اس شمارہ کا ایڈوائزری بورڈ یہ تھا۔ بریگیڈیئر مقصود الحسن، لیفٹیننٹ کرنل ولی محمد، ایڈیٹوریل بورڈ (انگریزی) میں لیفٹیننٹ کرنل صفدر علی شاہ، میجر پرویز اختر راجہ، کیپٹن اعظم شہباز اور کیڈٹ عدیل رشید اعوان شامل ہیں۔حصہ اردو کی ادارت میں پروفیسر محمد مشتاق اور کیڈٹ حماد تنویر بٹ کے نام شامل کیے گئے۔

فہرست مضامین حصہ اردو

قرآنی الفاظ اور اردو زبان (میجر عاشق حسین)، اقبال اور اجتہاد (تیمن رضا)، انسان اور حیوان (ہمایوں ولی)، تو اور میں (وسیم ارشد)، زمانہ کالج کا ایک یادگار لمحہ (ڈاکٹر سرفراز حسین مرزا سابق طالب علم)، پروفیسر شفیق احمد کے ساتھ ایک شام (پروفیسر محمد مشتاق)، میرے تخیل کی دنیا (بلال احمد جہانگیری)، سائنسی مضامین کی آپ بیتی (ساجد نور ملک)، کلید کامیابی (ناصر احمد بھٹی)، دوستی (عدیل رشید اعوان)، پھول اور انسان (حسن مہدی)، دے جا سخیا (قیصر نوید)، شمالی علاقہ جات میں چندروز (آصف جہانگیری)، قصور کس کا ہے؟ (میر باز خان) آوارہ بیل (قیصر نوید)

حصہ نظم

ہم ہیں عالمگیرین (میجر محمد خالد خان مہر)، میرے عظیم کالج (محمد عمران یوسف)، بہار کا کرب (حماد تنویر بٹ)، عالمگیرین کا عزم (محمد اشفاق)، پاکستانی بچے (محمد عامر شبیر)

حصہ انگریزی:

Alamgirian Association
Romance - by Lt. Col. (Retd) Iqbal Shaheen
A memorable Incident - by Maj. Gen. (Retd). Mumtaz A'li
Memorable Days - by Maj. Gen. (Retd). Muhammad Bashir Khan
Forum
Cadets vs Barbers - by Cadet Taimur Younas
Authobiography of shorts (PT kit) - by Cadet Nauman Zahoor
Prayer - by Maj. Muhammd Khalid Khan
A Bad Day - by Cadet Adeel Rashid Awan
Achieving a Goal - by Cadet Saqib Ali Shaheen
My Country - by Cadet Jahan Zeb

پکچر گیلری میں مندرجہ ذیل تصاویر شامل کی گئیں۔ اتنی تصاویر کبھی کسی اشاعت میں آج تک شامل نہیں کی گئی تھیں۔ اس سال کا میگزین ایک قسم کا البم معلوم ہوتا ہے۔

چیف آف دی آرمی سٹاف کالج سٹاف کے ساتھ، چیف آف دی آرمی سٹاف کالج کے عہدیدار طلباء کے ہمراہ، ایف ایس سی کلاس کا گروپ فوٹو کمانڈانٹ اور سی آئی کے ہمراہ، ۲۴ نومبر ۱۹۹۳ء کے یوم والدین پر چیف آف دی آرمی سٹاف کا پریڈ کا معائنہ کرنا، مہمان خصوصی کا یادگار شہداء پر پھولوں کا نذرانہ پیش کرنا۔ گورنر لیفٹیننٹ جنرل محمد اقبال کا ۱۵ ستمبر ۱۹۹۳ء کا یوم تاسیس کے موقع پر یادگار شہداء پر پھولوں کی چادر چڑھانا ہمراہ لیفٹیننٹ جنرل آر ڈی بھٹی، کالج بلوز ہاکی، فٹ بال، باسکٹ بال، جمناسٹک کی ٹیموں کے ساتھ کمانڈانٹ اور ایڈ جوٹینٹ بھی شامل ہیں۔

چیف آف دی آرمی سٹاف جنرل عبدالوحید فائن آرٹس کلب کے پریذیڈنٹ سے سیاچین کی تصویر وصول کرتے ہوئے۔ برفانی علاقے میں ہائیکنگ کی ایک تصویر، جنرل عبدالوحید اقبال ہاؤس کی تختی کی نقاب کشائی کرتے ہوئے، جنرل عبدالوحید اقبال ہاؤس کے باہر کمانڈانٹ کے ہمراہ، جنرل عبدالوحید کمانڈانٹ سے کالج کا نشان وصول کرتے ہوئے، میجر جنرل طاہر علی قریشی کمانڈانٹ سے سوونیئر وصول کرتے ہوئے۔ (لکڑی سے یہ سوونیئر فائن آرٹس کلب کے کیڈٹس نے تیار کیا۔)

موسیٰ ہال کے باہر جنرل عبدالوحید جنرل اقبال سے محو گفتگو، گورنر لیفٹیننٹ جنرل محمد اقبال اور کمانڈانٹ گورنر ہاؤس لاہور میں، میجر جنرل نعیم اکبر لیفٹیننٹ کرنل صفدر علی شاہ سے ہاتھ ملاتے ہوئے، میجر جنرل محمود احمد لینگویج لیب میں کمانڈانٹ کے ہمراہ، جنرل عبدالوحید سی او اے ایس شیلڈ دے رہے ہیں، کمانڈانٹ بہترین تیراک کو ٹرافی دیتے ہوئے، بنگلہ دیش کے اتاشی کا دورہ پاکستان گیلری، جورڈن کے ملٹری وفد کا دورہ میوزیم، ریز نگ ڈے کے موقع پر میں اولڈ عالمگیرین کا گروپ فوٹو، لیفٹیننٹ جنرل محمد اقبال اور کمانڈانٹ کے ہمراہ، لیفٹیننٹ جنرل آر ڈی بھٹی اور کمانڈانٹ کالج کا معائنہ کرتے ہوئے، بیگم جنرل عبدالوحید فائن آرٹس کلب کے پریذیڈنٹ سے سونیئر وصول کرتے ہوئے، بیگم جنرل عبدالوحید لیڈیز کلب کے ایک لڈی شو میں، کالج کے جمناسٹک کا مظاہرہ، آگ کے حلقے میں سے گزرنا، سوئمنگ میں واٹر پولو سٹاف اور کیڈٹس کے ہمراہ، ہاکی میچ، فٹ بال، لائبریری، کمپیوٹر کلب، ڈنر نائٹ، ایف ڈی ایل کے وزٹ کے موقع پر۔

مندرجہ بالا تمام تصاویر رنگین ہیں۔ جبکہ ذیل کی تصاویر بلیک اینڈ وہائٹ ہیں:

لائبریری سیمینار، کمانڈانٹ اور میجر حفیظ الرحمان، مختار مسعود تقریر کرتے ہوئے، بریگیڈیئر ریٹائرڈ نصیرالدین (مہمان مقرر) بریگیڈیر ریٹائرڈ آئی آر صدیقی (مہمان مقرر)، لینگویج لیب، کیڈٹ عہدیدار (اٹھارہ تصاویر)، کمال انور چوہدری پی ایم اے میں اعزازی تلوار حاصل کرتے ہوئے، انگریزی مباحثہ، اقبالیات، شوٹنگ، باکسنگ، کراس کنٹری، سوئمنگ، ہاکی، پی ای ٹیسٹ، اتھلیٹکس گراؤنڈ، لٹریری سوسائٹی (ڈیکلے میشن)، سکاؤٹ کیمپ، شکار کلب، ماؤنٹینیئرنگ کلب، ہائیکنگ۔

سات کارٹون بھی شامل ہیں، بیشتر مضمون نگاروں کی تصاویر ان کے مضامین کے ساتھ شامل کی گئی ہیں۔

عالمگیرین ۹۵-۱۹۹۴ء

جلد ۴۶

مجلس مشاورت: بریگیڈیئر مقصود الحسن تمغۂ امتیاز (ملٹری) لیفٹیننٹ کرنل ولی محمد

مجلس ادارت حصہ اردو: پروفیسر محمد مشتاق، کیپٹن اصغر حسین، مبشر اقبال

مجلس ادارت حصہ انگریزی: میجر پرویز اختر راجہ، کیپٹن وسیم طالب بٹ، کیڈٹ خرم سلطان کیانی

فہرست مضامین (حصہ اردو)

اداریہ، قائداعظم سیرت و کردار کے آئینے میں (میجر علی نقی نقوی)، جنرل محمد اقبال کی یاد میں (مدیر)، ملٹری کالج جہلم اکیسویں صدی میں (کاشف بشیر خان)، شکست یا فتح (سہیل خان مروت)، مگر تم کیا ہو؟ (ثناء اللہ)، اقبال کا نظریہ جبر و قدر (مبشر اقبال)، عمل تخلیق (بلال احمد جہانگیری)، تعصبات کی آگ (مزمل زعیم)، اسرار حیات (سہیل خان مروت)، فلسفہ غم (محمد فیاض)، ملٹری کالج میں پہلا دن (محمد رضوان شریف)، ہم مقرر بنے (عامر حیات)، سوات کی سیاحت (حافظ شاہد ندیم خان)، فیصلہ آپ پر ہے (آفتاب ادریس)، ریاضی ایک سیدھا سادہ مضمون (میجر محمد اشرف)، ملٹری کالج کا جغرافیہ (محمد انور) تجاویز کا ڈبہ (معظم علی)، دنیا گول ہے (عطاء اللہ)، وعدہ (میر باز خان)، کرنیل نی جرنیل نی (محمد عرفان شاہد)، نعت رسول صلعم (میجر عاشق حسین)، مادر من ملٹری کالج (واجد علی واجد)، میرا گلستان (محمد اسد خان)، کارٹون

جنرل محمد اقبال کی یاد میں مضمون کا خلاصہ عالمگیریز ایسوسی ایشن کے حوالے سے اہم مضمون ہے۔ یہ دراصل جنرل محمد اقبال کی یاد میں ریفرنس کی روداد ہے جو ۲۹ جنوری ۱۹۹۵ء کو موسیٰ ہال میں منعقد ہوا۔

جنرل اقبال جنوری کی ۷ تاریخ کو فوت ہوئے۔ ۱۹۴۳ء سے ۱۹۴۵ء تک اس کالج میں زیر تعلیم رہے۔ ان کی یاد میں جو تقریب موسیٰ ہال میں منعقد ہوئی اس کے مہمان خصوصی سینئر بریگیڈیئر محمد حیات تھے۔ ان کے علاوہ مندرجہ ذیل سینئر عالمگیرین نے بھی حاضری دی۔

لیفٹیننٹ جنرل نذر حسین، میجر جنرل عبدالرزاق، بریگیڈیئر یعسوب علی ڈوگر، بریگیڈیئر ذوالفقار علی شاہ بخاری، بریگیڈیئر محمد صادق، بریگیڈیئر محمد اکرم ظفر اور مسٹر محمد اعظم خان قابل ذکر ہیں۔ پروفیسر سعید راشد، کمانڈانٹ، اساتذہ اور طلبا ملٹری کالج موسیٰ ہال میں موجود تھے۔

بریگیڈیئر مقصود الحسن نے افتتاحی کلمات میں مرحوم کو خراج عقیدت پیش کیا۔ مرحوم نے کالج کو ایک شاندار لائبریری، مسجد، دو نئے کمرے، کانفرنس روم اور یادگار شہداء دی۔ لیفٹیننٹ جنرل محمد اقبال (ر) چیئرمین پبلک سروس کمیشن (سابق گورنر پنجاب) مصروفیت کی وجہ سے تشریف نہ لا سکے۔ تاہم ان کا تحریری پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔ انہوں نے پیغام میں لکھا تھا کہ مرحوم ان کے پرانے ساتھی، نامور عالمگیرین اور ایسوسی ایشن کے محرک تھے، وہ رول ماڈل اور پرکشش شخصیت کے مالک تھے۔ کالج کے لیے ان کی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔

کیڈٹ ابرار نے جنرل مرحوم کی سوانح حیات بیان کی۔

پروفیسر سعید راشد نے بتایا، ترقی کے دو پہلو ہیں۔ ایک عمودی جس میں انسان دنیاوی طور پر ایک رینک سے دوسرے رینک میں جاتا ہے، دوسری ترقی افقی کہلاتی ہے جس میں انسان کی شخصیت اور اس کے اخلاق فاضلہ کی نشوونما ہوتی ہے۔ جنرل مرحوم میں یہ دونوں صفات بدرجہ اتم موجود تھیں۔

بریگیڈیئر عباس بیگ بھی مصروفیت کے باعث شریک نہ ہو سکے اس لیے ان کا لکھا ہوا پیغام بھی حاضرین نے سنا۔ بریگیڈیئر یعسوب علی ڈوگر نے ذاتی مشاہدات بیان کئے کہ ۱۹۴۸ء میں جبکہ مرحوم نوجوان تھے ان کی یونٹ نے کشمیر کے محاذ پر بہادری کا مظاہرہ کیا۔ ۱۹۶۵ء میں وہ گائیڈز انفنٹری کے کمانڈر تھے تو رن کچھ میں لڑائی کے محاذ پر اپنی اعلیٰ صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا۔ جنرل اقبال بہادر، رحمدل اور خداترس انسان تھے۔ اپنی یونٹ کے ریٹائرڈ لوگوں کی بھی ہمیشہ مدد کی۔

یہی خیالات لیفٹیننٹ جنرل نذر حسین نے بھی بیان کئے کہ وہ سچے بہادر اور بے خوف سپاہی تھے۔ بغیر لگی لپٹی رکھے منہ پر سچی بات کہہ دیتے تھے یوں جرأت اظہار اور اختلاف رائے کا بلند حوصلہ رکھتے تھے۔ خود اعتمادی کا یہ عالم تھا کہ کبھی اپنی ذاتی پریشانی کا اظہار نہیں کیا۔ مدتوں کینسر جیسی خطرناک بیماری سے اکیلے لڑتے رہے، اہل خانہ کو فکرمندی سے بچانے کے لئے اس بیماری کو ان سے بھی پوشیدہ رکھا۔ تنہا اپنی قوت ارادی سے اس موذی مرض سے نبرد آزما رہے۔ جنرل نذر نے طلبا کو

نصیحت کی کہ وہ بھی اپنے اندر بہادری کی ایسی ہی صفات پیدا کریں۔

مہمان خصوصی سینئر بریگیڈیئر محمد حیات نے فرمایا کہ وہ جنرل اقبال کو بہت قریب سے دیکھتے رہے ہیں۔ انہوں نے انہیں دیانتدار، جرأت منداور ایک بہادر انسان پایا۔ ان کی زندگی ہم سب کے لئے ایک مثالی نمونہ ہے۔ طلبا کو چاہیے کہ وہ جنرل اقبال کی سوانح سے سبق لیں۔ مجھے امید ہے کہ کالج کی نئی پود میں کئی اقبال پیدا ہونگے۔

حصہ انگریزی کی فہرست درج ذیل ہے:

Editorial Notes
Commandant's Message
Views and Reviews
The year in Retrospect
Annual Parents Day
Commandant's Annual Report
Chief Guests Address
The Raising Day
All Pakistan Inter Collegiate bilingual
Declamation Contest - 1994
Arrivals/Departues
Obituary
Those who Excelled
College Teams
Co-Curriculars
Sports and Games
Mahmood Ghaznavi House
Babur House
Aurangzeb House
Tipu Sultan House
Jinnah House
Iqbal House
Literary Society
Computer Club
Fine Arts and Aeromodelling Club
Science Club
Drama Club
Camera Club
Riding Club
Shikar Club
Mountaineering Club
Hiking Club
Scouting Club
Karate Club

اساتذہ اور طلبا کے انگریزی مضامین کی فہرست درج ذیل ہے۔

Angina - by Maj Dr Muhammad Riaz

Punishment and Control of Behaviour - by Maj Muhammmd Asif
Beast of Burden - by Maj Parvez Akhter Raja
A Visit to Sri Lanka - by Cadet Saad Yasin
Where Angels Fear to Tread - by Cadet Khurram Sultan Kayani
Examination and their Preparation - by Cadet Furrukh Adnan
Self-Discipline Brings Honour - by Cadet Ehtesham ul Haq
A Mile Trap - by Cadet Abrar Ahmed
In Praise of Leanness - by Cadet Humayun Wali
Aladdin and His Wonderful Lamp - by Cadet Jamal Naseem Abbasi
After the Rain - by Cadet Jahan Zeb

پکچر گیلری میں مندرجہ ذیل رنگین تصاویریں شامل ہیں:

کمانڈانٹ کالج سٹاف کے ساتھ، منسٹر آف ڈیفنس، کمانڈانٹ اور کیڈٹس عہدیدار، ہاؤس ماسٹر اور طلبا (بارہویں کلاس) برجنگ کیمپ (Bridging Camp) کا منظر، وزیر دفاع یادگار شہداء پر، سینئر بریگیڈیئر محمد حیات جنرل محمد اقبال کے ریفرنس کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے، اسپورٹس کالج بلو، کالج فٹ بال ٹیم، کالج باسکٹ بال ٹیم، کالج جمناسٹک ٹیم، مہمان خصوصی کمپیوٹر کلب میں، مہمان خصوصی فائن آرٹس کلب میں، ڈرامہ کلب کا ایک سین، رائڈنگ کا ایک منظر ہائیکنگ کا مظاہرہ، مہمان خصوصی لینگویج لیب میں، آئی ایس ایس بی کے صدر لینگویج لیب میں، میجر جنرل محمد مشتاق سوونیئر کے ساتھ، پروفیسر مرزا محمد منور سوونیئر کے ساتھ، میجر جنرل سلیم حیدر آئی جی ٹی اینڈ ای کالج کا دورہ کرتے ہوئے، آئی جی ٹی فائن آرٹس گیلری کے افتتاح کے موقع پر (اندرونی منظر) لیفٹیننٹ جنرل آر ڈی بھٹی موسیٰ ہال کے باہر، میجر جنرل خالد نواز کا دورہ، لیفٹیننٹ جنرل خالد لطیف انعامات تقسیم کرتے ہوئے، لیفٹیننٹ جنرل نذر حسین انعامات تقسیم کرتے ہوئے، ایم سی کیڈٹس سری لنکا کے فوجی آفیسر کے ساتھ، سی آئی اور کمانڈانٹ کیڈٹس کے ساتھ ڈنر میں، کیڈٹس فیصل مسجد کے سامنے، کالج کی مسجد پر چراغاں کا منظر، پرانے عالمگیرین کا دورہ کالج، یوم والدین پر مہمان والدین کمپیوٹر کلب میں، پی اے ایف سرگودھا کی اسپورٹس ٹیم، کالج کے کیڈٹس پی ایم اے میں، میجر جنرل محمود احمد سوئمنگ پول پر، کیڈٹس بکسر قلعہ پر۔

اس کے علاوہ آٹھ تصاویر اور کچھ کیڈٹس کے چہرے (بلیک اینڈ وہائٹ) بھی شمارہ کی زینت ہیں۔ حصہ انگریزی میں سے مہمان خصوصی اور کمانڈانٹ کی تقاریر اردو ترجمے کے ساتھ یوم والدین کے باب میں نقل کی جا چکی ہیں۔

عالمگیریز ایسوسی ایشن

اپریل ۱۹۸۹ء سے مارچ ۱۹۹۴ء تک کے عرصہ پر محیط ایسوسی ایشن کی سرگرمیوں کی روداد

۱۹۸۹ء

ایگزیکٹو کمیٹی کا اجلاس

۱۷ اپریل ۱۹۸۹ء کو ایسوسی ایشن کی ایگزیکٹو کمیٹی نے لیفٹیننٹ جنرل محمد اقبال کی صدارت میں کالج کی دوسری جلد کی تدوین کا جائزہ لینے کے لئے وائس پریذیڈنٹ، لیفٹیننٹ جنرل آر ڈی بھٹی، کمانڈانٹ ملٹری کالج بریگیڈیئر نور الحق اور مصنف پروفیسر سعید راشد پر مشتمل ہسٹری کمیٹی تشکیل دی، ہسٹری کمیٹی سے تین ماہ کے اندر رپورٹ پیش کرنے کو کہا گیا۔

ایسوسی ایشن کا دفتر

۱۹۸۹ء میں ایسوسی ایشن کا باقاعدہ دفتر قائم ہوا اور اسسٹنٹ سیکرٹری مرزا عبداللطیف نے دفتر کو سیٹ کیا۔ یہ اکیڈیمک بلاک کا دائیں طرف کا پہلا کمرہ ہے جو پارٹیشن سے پہلے سٹاف روم ہوتا تھا۔ ۱۹۷۵ء میں یہ ڈرائنگ کی کلاسز کے لئے مخصوص تھا۔ ۱۹۸۸ء تک یہاں سٹیشنری سٹور رہا۔ ۱۹۸۸ء میں سٹیشنری سٹور علوی آڈیٹوریم سے ملحقہ نو تعمیر کردہ کمرے میں منتقل کیا گیا تو اس کمرے میں دیوار پر لکڑی سے پینلنگ کروائی گئی۔ یہ کام کالج کے کوارٹر ماسٹر میجر طارق حبیب (سابق عالمگیرین اور قائم مقام سیکرٹری عالمگیریز ایسوسی ایشن) نے شروع کروایا۔ مسٹر نسیم اختر بھٹی کے کالج سے چلے جانے کے بعد میجر طارق حبیب قائم مقام سیکرٹری بنائے

گئے تھے۔ جب وہ خود بھی پوسٹ آؤٹ ہو گئے تو لیفٹیننٹ کرنل شاہد قریشی قائم مقام سیکرٹری مقرر کئے گئے۔

ہسٹری کمیٹی کی میٹنگ

مجوزہ ہسٹری کمیٹی کی میٹنگ ۱۵ جولائی ۱۹۸۹ء کو کالج کے کمپیوٹر ہال میں ہوئی اور جلد دوم کی تدوین کا جائزہ لیا گیا اور فیصلہ کیا گیا کہ جلد دوم کو وسیع تر کینوس پر تفصیل سے مرتب کیا جائے تا کہ یہ کتاب آئندہ حوالے کا کام دے سکے۔ کمیٹی کی یہ رائے بھی تھی کہ کالج کی تاریخ کی جلد اوّل کے اصل مسودہ کو جس کا یہی جلد خلاصہ ہے، ریسرچ میٹریل اور حوالے کے ماخذ کے طور پر کالج میوزیم میں محفوظ کیا جائے۔

۶۵ واں فاؤنڈیشن ڈے

کالج کا ۶۵ واں فاؤنڈیشن ڈے ۱۵ ستمبر ۱۹۸۹ء کو منایا گیا۔ تقریب کے مہمان خصوصی ایسوسی ایشن کے پیٹرن انچیف جنرل محمد اقبال خان تھے۔ اس موقع پر لیفٹیننٹ جنرل محمد اقبال اور لیفٹیننٹ جنرل پیرداد خان بھی موجود تھے۔ یادگار شہداء پر جنرل اقبال کے خطاب کا متن ۸۹۔۱۹۸۸ء کے عالمگیرین میں شائع ہوا۔

ایگزیکٹو کمیٹی کی میٹنگ

۱۵ ستمبر ۱۹۸۹ء کو فاؤنڈیشن ڈے کی تقریبات کے بعد عالمگیرین ایسوسی ایشن کی ایگزیکٹو کمیٹی کی میٹنگ لیفٹیننٹ جنرل محمد اقبال کی صدارت میں کالج کے کمپیوٹر ہال میں ہوئی۔ پیٹرن انچیف جنرل محمد اقبال نے بھی میٹنگ کو اپنی شرکت سے نوازا۔ کمیٹی کی میٹنگ میں یہ امور زیر بحث آئے۔

کالج میگزین

کالج میگزین عالمگیرین کے بارے میں پیٹرن انچیف نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ حسب سابق میگزین لائف ممبرز کو اعزازاً بھیجا جائے۔

مارکیٹ کی تعمیر

سرائے عالمگیر کی طرف کالج کی بیرونی دیوار کے ساتھ ساتھ ایک مارکیٹ تعمیر کرنے کی تجویز بھی زیر غور آئی۔ کمانڈانٹ سے اس تجویز کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لینے کو کہا گیا۔

کالج ٹائی

کمیٹی نے تجویز کیا کہ کالج کی نئی ٹائی میں کالج کے سبز رنگ کی پٹی کو زیادہ نمایاں کیا جائے۔

فرسٹ ایئر میں داخلہ

پیٹرن انچیف کا خیال تھا کہ صرف آئی ایس ایس بی پاس کیڈٹس کو فرسٹ ایئر میں داخلہ دیا جائے۔

دعائے مغفرت

آخر میں پروفیسر ضمیر احمد صدیقی، لیفٹیننٹ کرنل گل شیر، کرنل حضور خان ایم سی اور کرنل احمد خان ستارۂ جرأت کے لئے دعائے مغفرت کی گئی۔

۱۹۹۰

ایگزیکٹو کمیٹی کی میٹنگ

لیفٹیننٹ جنرل محمد اقبال کی صدارت میں ۷ مئی ۱۹۹۰ء کی مجلس عاملہ کی میٹنگ میں ایسوسی ایشن کے آئین کا نو ترمیم شدہ مسودہ زیر غور آیا۔ اتفاق رائے سے یہ طے پایا کہ مجوزہ نئے آئین کے مسودہ کی کاپیاں زونل برانچوں کو تبصرہ کے لئے بھیجی جائیں۔

داستان علم و عمل جلد دوم

اس میٹنگ میں پروفیسر سعید راشد نے اگست ۱۹۴۷ء سے مارچ ۱۹۸۹ء تک کالج کی تاریخ پر مشتمل داستان علم و عمل کی دوسری جلد کا ٹائپ شدہ مسودہ کمیٹی

کے سامنے پیش کیا۔ اس ضمن میں کمیٹی نے فیصلہ کیا کہ جلد دوم کے مسودہ کی خط نستعلیق میں لکھی ہوئی کاپیاں اہل الرائے حضرات کے تبصرہ اور مشورہ کے لئے تیار کی جائیں۔

فاؤنڈیشن ڈے

کالج کے چھیاسٹھویں (66th) فاؤنڈیشن ڈے کی تقریبات ۱۵ ستمبر ۱۹۹۰ء کو منعقد ہوئیں۔ اس بار تقریب کے مہمان خصوصی بریگیڈیر محمد حیات سینئر تھے۔ بریگیڈیر حیات کو امتیاز حاصل ہے کہ وہ ان ۲۱ کیڈٹس میں سے ایک تھے جو ۱۵ ستمبر کی صبح کالج (اس وقت سکول) میں داخل ہوئے تھے۔ ان کا نمبر ۱۹ تھا۔

ایگزیکٹو کمیٹی کی میٹنگ

ایگزیکٹو کمیٹی کا اجلاس ۱۵ ستمبر ۱۹۹۰ء کو فاؤنڈیشن ڈے کی تقریبات کے بعد لیفٹیننٹ جنرل محمد اقبال کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں جو نکات زیر بحث آئے اور جو فیصلے کئے گئے وہ یہ تھے۔

نیا آئین

زونل برانچوں کی تائید کی روشنی میں فیصلہ کیا گیا کہ آئین کو حتمی منظوری کے لئے آئندہ جنرل باڈی کی میٹنگ میں پیش کیا جائے۔

جلد دوم

کالج کی تاریخ کی جلد دوم کے خط نستعلیق میں لکھے ہوئے مسودہ کو تبصرہ کے لئے زونل برانچوں اور بعض اولڈ بوائز کو بھیجا گیا۔

ری یونین

عالمگیرین کی ساتویں رے یونین کے بارے میں فیصلہ کیا گیا کہ اسے شایان شان طریقے سے ۱۹۹۱ میں منعقد کیا جائے۔

قائم مقام سیکرٹری

قائم مقام سیکرٹری میجر طارق حبیب کے پوسٹ آؤٹ ہونے پر کالج کے اے کیو لیفٹیننٹ کرنل احمد شاہد پرویز کو قائم مقام سیکرٹری مقرر کیا گیا۔

کالج فیس میں اضافہ

کالج کی فیس کے نظام میں حالیہ اضافہ کے بارے میں کمیٹی کی رائے تھی کہ معاملہ کو جی ایچ کیو کی سطح پر اٹھایا جانا چاہیئے تاکہ ادر رینکس زیر بار نہ ہوں۔

مجوزہ مارکیٹ کی تعمیر

مجوزہ مارکیٹ کی تعمیر میں جو قانونی مشکلات ہیں ان کی روشنی میں فیصلہ کیا گیا کہ پروجیکٹ قابل عمل نہیں۔ اس لئے ایسوسی ایشن کے لئے آمدنی کے متبادل ذرائع تلاش کئے جائیں۔

چراغوں کی قطار

۱۹۲۵ء سے ۱۹۸۷ء تک کالج کے چیدہ چیدہ اساتذہ اور اسٹاف کے کام اور کردار پر پروفیسر سعید راشد کی نئی کتاب ' چراغوں کی قطار'' پر انہیں مبارک باد پیش کی گئی۔ یہ کتاب کالج کی ہسٹری کے تتمہ کی حیثیت رکھتی ہے۔

۱۹۹۱ء

ایگزیکٹو کمیٹی کی میٹنگ

۱۷ اپریل ۱۹۹۱ء کو ایسوسی ایشن کے پریذیڈنٹ لیفٹیننٹ جنرل محمد اقبال کی صدارت میں کمیٹی کا خصوصی اجلاس ہوا۔ اس میں وائس پریذیڈنٹ لیفٹیننٹ جنرل آر ڈی بھٹی نے بھی شرکت کی۔ میٹنگ میں فیصلہ کیا گیا کہ ساتویں ری یونین کی تقریبات کا اہتمام ۱۵ ستمبر ۱۹۹۱ء کو کالج کے یوم تاسیس کے موقع پر بڑے

پیمانے پر کیا جائے۔

ایوارڈ کی تقریب

صدر کے ایماء پر میٹنگ میں بالاتفاق طے پایا کہ اس ری یونین کے موقع پر کالج کے چیدہ چیدہ ممتاز اولڈ بوائز کو اعزازی ایوارڈ دینے کی تقریب کا اہتمام کیا جائے۔ جس میں وزیراعظم کو شرکت کی دعوت دی جائے۔ اس مقصد کے لئے ڈپٹی پریذیڈنٹ لیفٹیننٹ جنرل آر ڈی بھٹی، کمانڈانٹ ملٹری کالج بریگیڈیر نورالحق اور ایکٹنگ سیکرٹری پروفیسر سعید راشد پر مشتمل ایوارڈ کمیٹی تشکیل دی گئی۔

کمانڈانٹ ملٹری کالج بریگیڈیر نورالحق سے درخواست کی گئی کہ وہ ری یونین کی تقریبات سے پہلے کے انتظام و اہتمام کے لئے ضروری کارروائی کا آغاز کریں۔

ری یونین ۱۹۹۲ء

کالج کے اولڈ بوائز کی پہلی شاندار ری یونین نومبر ۱۹۵۰ء میں کالج کی سلور جوبلی کے موقع پر منعقد ہوئی تھی۔ دوسری ری یونین اکتوبر ۱۹۶۸ء میں منائی گئی۔ جس میں عالمگیرین ایسوسی ایشن باقاعدہ طور پر وجود میں آئی اور یونین کا پہلا آئین منظور ہوا۔ تیسری ری یونین کا انعقاد ۱۹۷۵ء میں کالج کی گولڈن جوبلی کے موقع پر ہوا۔ اس کے بعد ۱۹۷۹ء اور ۱۹۸۲ء کی ری یونین کے بعد اولڈ بوائز کا تاریخی اجتماع کالج کی نومبر ۱۹۸۶ء کی ڈائمنڈ جوبلی کے موقع پر رہا۔ جس کی روداد جلد دوم میں آ چکی ہے۔ عالمگیرین کی شاندار اور کئی اعتبار سے منفرد ساتویں ری یونین ۱۵ ستمبر ۱۹۹۱ء کے یوم تاسیس کے موقع پر منعقد ہوئی اس کی اجمالی روداد پیش کی جاتی ہے۔

ری یونین ۱۹۹۱ء (۱۴ ستمبر تا ۱۶ ستمبر)

۱۴ ستمبر شام سے مہمانوں کی آمد شروع ہوئی ہر مہمان کو دو دو Souvenir دیئے گئے۔ ری یونین بیج اور ری یونین بروشر، اس موقع کے لئے ایک خصوصی شیلڈ بھی تیار کروائی گئی تھی۔ مہمانوں کے قیام کا انتظام کالج کے نوتعمیر شدہ جناح ہاؤس میں کیا گیا تھا۔ ڈنر کے بعد کالج کے ڈرامہ کلب نے ایک ورائٹی پروگرام پیش کیا۔ جو دو اسکٹوں، خطرۂ جان، نولکھا میرج سینٹر اور ایک خاکے پر مشتمل پر تھا۔ ورائٹی پروگرام کے مہمان خصوصی لیفٹیننٹ جنرل محمد اقبال تھے۔

کیڈٹ کے ورائٹی پروگرام کے بعد عالمگیریز اسٹیج پر آئے اور کچھ پرانے آئیٹم پیش کر کے عمر رفتہ کو آواز دی۔ اس میں خاصے کی چیز مسٹر ایف ایچ حیدری کا لکھا ہوا، پرانا کالج سانگ تھا۔ جسے لیفٹیننٹ کرنل اعجاز رفیع نے بہت ڈوب کر پیش کیا۔

We'll hail the College name for ever,
Hold its banner high above;
Bonds of friendship naught can sever;
Staunch and true we'll be in our love.

جسے نئے اور پرانے عالمگیریز نے بہت انسپائر (Inspire) ہو کر سنا۔ ۵۲/۷ لیفٹیننٹ کرنل رشید احمد ستارۂ جرأت نے کالج کے استادوں کو منظوم نذرانہ عقیدت پیش کیا۔

ایم سی دے استادوں توں میں صدقے جاواں بسم اللہ
سونہڑے یاروں سنگیاں ساتھیاں تو میں صدقے جاواں بسم اللہ
تساں یاد کیتا اسیں آ گئے ہاں آج رل بیٹھے ہاں یاراں وچ
ایہہ پریت دی ریت پرانڑی اے میں صدقے جاواں بسم اللہ

آخر میں انہوں نے کالج کو مخاطب کر کے کہا۔

خوش رہو شاد رہو ایم سی کے پیارو ــــ حق محبت کا ادا ہم سے کہاں ہوتا ہے

تقریب کے اختتام رات کا کالج کے ترانے سے ہوا۔

اے کالج جی جان سے پیارے ہر لحظہ ہر آن سنوارے
تو کردار ہمارے

۱۵ ستمبر ۱۹۹۱ء

کالج نے اپنی روشنی کا سفر کنگ جارجز رائل ملٹری سکول کی حیثیت سے ۱۵ ستمبر ۱۹۲۵ء کو شروع کیا تھا۔ اس لئے کالج کا فاؤنڈیشن ڈے یا یوم تاسیس ہر سال ۱۵ ستمبر کو منایا جاتا ہے۔

اس سال کا سٹرسٹھواں یوم تاسیس ساتویں ری یونین کے ساتھ منایا جا رہا تھا۔ یوم تاسیس کی تقریب کے مہمان خصوصی جنرل محمد اقبال جب موسم کی شدید خرابی کے باعث بروقت تشریف نہ لا سکے تو بادو باراں کے طوفان کے مختصر سے وقفے سے یادگار شہداء پر پھولوں کی چادر عالمگیریز ایسوسی ایشن کے صدر لیفٹیننٹ جنرل محمد اقبال نے چڑھائی۔

جنرل باڈی میٹنگ

موسیٰ ہال میں عالمگیریز کی جنرل باڈی کی میٹنگ شدید بارش کے باعث لیفٹیننٹ جنرل محمد اقبال کی صدارت میں قدرے دیر سے شروع ہوئی۔ بشمول پیٹرن انچیف جنرل محمد اقبال ڈپٹی پریذیڈنٹ لیفٹیننٹ آر ڈی بھٹی بریگیڈیر محمد حیات سینئر، بریگیڈیر عباس بیگ، لیفٹیننٹ جنرل رحمان گل، ایئر مارشل ذوالفقار علی خان، لیفٹیننٹ جنرل غلام محمد خان، لیفٹیننٹ جنرل محمد اشرف، لیفٹیننٹ جنرل ذوالفقار اختر ناز، میجر محمد بشیر خان، ڈاکٹر سرفراز حسین مرزا

تقریباً دو سو عالمگیریز نے میٹنگ میں شرکت کی۔ ایکٹنگ سیکرٹری پروفیسر سعید راشد تھے۔ جنرل باڈی کی میٹنگ میں جو امور زیر بحث آئے، وہ یہ تھے۔

۱۔ کالج کی پرانی عمارتیں

کالج کی پرانی عمارتوں کی حفاظت اور ان کا تشخص برقرار رکھنے کے مسئلہ کے بارے میں صدر نے وضاحت کی۔ نئے ماسٹر پلان میں پرانی عمارتوں کی گنجائش نہیں، البتہ ۱۹۲۵ء کے اکیڈیمک بلاک اور کمانڈانٹ کے آفس کو تاریخی یادگار کے طور پر باقی رکھا جائے گا۔

۲۔ یادگار شہداء کا ڈیزائن اور مقام

یہ مسئلہ بھی زیر بحث رہا۔

۳۔ کالج کی ڈائریکٹری

اس سلسلے میں جو پیش رفت ہو سکی ہے اس کی تفصیلات سے سیکرٹری نے شرکاء اجلاس کو آگاہ کیا۔

۴۔ کالج کی فیس

کالج کی فیس کے نئے نظام پر پرجوش اظہار ہوا۔ اس ضمن میں صدر نے وضاحت کی کہ یہ مسئلہ ایسوسی ایشن کے دائرہ کار سے باہر ہے۔ بہر حال ارباب حل وعقد کو اس سلسلہ میں ممبرز کے جذبات اور خیالات سے آگاہ کیا جائے گا۔

جنرل باڈی نے متفقہ طور پر کثرت رائے سے جو فیصلے کئے وہ یہ تھے۔

۱۔ نیا آئین: ایسوسی ایشن کا نیا آئین متفقہ طور پر منظور کیا گیا۔

۲۔ نئے عہدیدار

آئندہ چار سال کے لئے یہ آفس بیئررز منتخب ہو گئے۔

(ا) چیئرمین لیفٹیننٹ جنرل آر ڈی بھٹی

(ب) ڈپٹی چیئرمین میجر جنرل خالد نواز

(ج) سیکرٹری پروفیسر سعید راشد

نئے آئین کی کی رو سے ایگزیکٹو کمیٹی کے نئے ممبران کے انتخاب کا اختیار متعلقہ زون کو ہے اس لئے زونل برانچوں سے کہا گیا کہ وہ اپنے منتخب کردہ ممبروں کے نام مرکزی سیکرٹریٹ کو ۳۱ دسمبر ۱۹۹۱ء تک بھجوا دیں۔

۵۔اظہار تشکر

جنرل باڈی نے ایک ریزولیشن کے ذریعہ سبکدوش ہونے والے صدر لیفٹیننٹ جنرل محمد اقبال اور زیر تبادلہ کمانڈانٹ بریگیڈیر نورالحق کی کالج کے لئے غیر معمولی خدمات کا پرجوش انداز سے شکریہ ادا کیا۔

۶۔لیفٹیننٹ جنرل محمد اقبال کا الوداعی خطاب

نئے چیئرمین کی درخواست پر جناب جنرل محمد اقبال نے میٹنگ سے خطاب کیا اور خاص طور پر دو نکتوں پر زور دیا۔اوّل یہ کہ کالج کی تاریخ کے ہر ٹکڑے، ہر صفحہ کو محفوظ کیا جائے، دوسرے یہ کہ عالمگیرین اسپرٹ کو مضبوط سے مضبوتر بنادیا جائے تا کہ جذبہ پاکستان کی تعمیر و ترقی میں بھی کام آئے۔

۷۔دعائے مغفرت

آخر میں ان مرحومین کے لئے دعائے خیر کے لئے ہاتھ اٹھائے گئے۔

مسٹر عین الدین علوی، مسٹر ضمیر احمد صدیقی، بریگیڈیئر خوشی محمد، بریگیڈیئر امیر جان، بریگیڈیئر منظور حسین، لیفٹیننٹ کرنل اعجاز احمد، بریگیڈیئر رب نواز، لیفٹیننٹ کرنل گل شیر، کیپٹن جاوید عالم شہید

شام کے پروگرام کی منسوخی

بادو باراں کا سلسلہ میٹنگ کے دوران لنچ کے وقت اور اس کے بعد بھی جاری رہا۔اس لئے شام کا جم خانہ پروگرام منسوخ کر دیا گیا۔

۱۶ ستمبر

ری یونین کی تقریبات کا نقطہ عروج ۱۶ ستمبر کی صبح آیا جب وزیر اعظم پاکستان جناب محمد نواز شریف نے ری یونین کو اپنی شرکت سے نوازا۔سب سے پہلے انہوں نے یادگار شہداء پر پھول چڑھائے۔اس کے بعد کالج میوزیم دیکھا اور کالج کے ماسٹر پلان کا ماڈل ملاحظہ کیا۔ٹھیک دس بجے ایوارڈز کی تقریبات کی صدارت کے لئے موسیٰ ہال میں تشریف لائے۔

ایوارڈ کی تقریب

اس پر وقار تاریخی تقریب کی روداد یہ ہے۔

تلاوت قرآن حکیم کے بعد کمانڈانٹ ملٹری کالج بریگیڈیئر نورالحق نے مہمان خصوصی کو کالج کی طرف سے خوش آمدید کہا۔اس کے بعد عالمگیرینز ایسوسی ایشن کے صدر لیفٹیننٹ جنرل محمد اقبال نے ایسوسی ایشن کی طرف سے مہمان خصوصی کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا۔جس میں انہوں نے زمانہ امن و جنگ میں عالمگیرینز کی خدمت اور پاکستانیت کے اس جذبے کا بطور خاص ذکر کیا جو ہر عالمگیرین کی پہچان ہے۔سپاسنامہ کے بعد مہمان خصوصی سے درخواست کی گئی کہ کالج کے اساتذہ کے اعزاز میں نصب کی جانے والی تختی کی نقاب کشائی کرنے کی زحمت کریں۔

کالج کی تاریخ میں یہ پہلی بار ہوا کہ اساتذہ کی خدمات کے اعتراف کو ایک عملی شکل دی گئی۔یوں ایک اچھی روایت کی داغ بیل پڑی۔

نقاب کشائی کی تقریب کے بعد چیف آف دی آرمی سٹاف جنرل آصف نواز نے کالج کے اکیڈیمک بلاک کی ایک پینٹنگ کالج کی طرف سے مہمان خصوصی کو پیش کی۔اس کے بعد وزیر اعظم پاکستان جناب محمد نواز شریف نے ایوارڈز تقسیم کئے۔ایوارڈز کی تقسیم کا طریقہ یہ تھا کہ پہلے بہت موثر انداز میں ایوارڈ یافتہ کی شخصیت اور کارناموں کا اعتراف کرایا جاتا۔اس کے بعد موصوف کا نام پکارا جاتا اور وہ سٹیج پر آ کر ایوارڈ وصول کرتا۔شہداء کی صورت میں یہ ایوارڈ ان کے قریب ترین اعزّا کو دیا گیا۔جن ممتاز عالمگیرینز کو اس اعزاز سے نوازا گیا ان کے نام یہ ہیں۔

۱۔ میجر محمد اکرم شہید نشان حیدر
۲۔ لیفٹیننٹ کرنل صاحب زاد گل شہید ستارۂ جرأت
۳۔ لیفٹیننٹ کرنل حق نواز کیانی ستارۂ جرأت دو بار
۴۔ میجر محمد کاظم کمال شہید ستارۂ جرأت
۵۔ میجر محمد حنیف شہید ستارۂ جرأت
۶۔ بریگیڈیئر محمد حیات سینئر
۷۔ میجر جنرل محمد جمشید، ستارۂ جرأت ایم سی دو بار
۸۔ میجر جنرل ممتاز علی ستارۂ جرأت دو بار
۹۔ میجر جنرل محمد بشیر خان، سابق وفاقی وزیر
۱۰۔ جنرل محمد اقبال خان، نشان امتیاز، ستارۂ بسالت
۱۱۔ ایئر چیف مارشل ذوالفقار علی خان، نشان امتیاز
۱۲۔ آنریری کیپٹن محمد بشیر (اسپورٹس مین)
۱۳۔ بریگیڈیئر سلطان احمد ستارۂ جرأت دو بار
۱۴۔ ڈاکٹر ذوالفقار حسین مرزا
۱۵۔ مسٹر خالد محمود سابق کپتان پاکستان ہاکی ٹیم
۱۶۔ مسٹر محمد صفدر (اسپورٹس مین)

ایوارڈز کے بعد وزیر اعظم نے اپنے صدارتی خطاب میں کالج کے معیار تعلیم و تربیت اور کالج کے اولڈ بوائز کی خدمات کو بھرپور انداز میں سراہا۔ کالج کے ماسٹر پلان کے لئے ہر ممکن امداد کا یقین دلایا اور کالج کے لئے ۵۰ لاکھ روپے کے عطیہ کا اعلان کیا۔ تقریب کا اختتام کالج کے ترانے پر ہوا۔ ایوارڈز کی تقریب کے بعد مہمان خصوصی نے سائنس اور آرٹ کی نمائش دیکھی اور پاکستان گیلری کا معائنہ بھی کیا اور رخصت ہونے سے پہلے کالج کی وزیٹرز بک میں کالج کے بارے میں اپنے تاثرات کا اظہار ان الفاظ میں کیا۔

I am deeply impressed with the various facets of life and activity of this marvellous institution. The standard and discipline both are admirable. Please keep it up and keep the flag flying high.

Signature 16.9.1991

۱۹۹۲ء

ایگزیکٹو کمیٹی کی میٹنگ

۲۴ جنوری ۱۹۹۲ء کی صبح لیفٹیننٹ جنرل آر ڈی بھٹی کی صدارت میں ایگزیکٹو کمیٹی کی اس میٹنگ میں جن امور پر غور کیا گیا اور جو فیصلے ہوئے، وہ یہ تھے۔

۱۔ نیا آئین

صدر نے ایسوسی ایشن کے نئے آئین کو چھپوا کو بھجوانے کی پیشکش کی۔

۲۔ممبر شپ کارڈ

اس میٹنگ میں فیصلہ کیا گیا کہ ممبروں کو رسمی مواقع پر سینہ پر آویزاں کرنے کے لیے ممبر شپ کارڈ جاری کیا جائے۔میٹنگ میں کارڈ کا ڈیزائن بھی زیر بحث آیا۔صدر نے کارڈ کو چھپوانے کا اہتمام کرنے کا وعدہ کیا۔

۳۔ممبر شپ کی تعداد اور ممبر شپ

نومبر ۱۹۸۶ء میں ایسوسی ایشن کے لائف ممبروں کی تعداد ۳۹۰ تھی جنوری ۱۹۹۲ء میں ممبروں کی کل تعداد ۴۵۱ تھی۔ پانچ سال میں اس میں بہت ہی کم اضافے کے پیش نظر فیصلہ کیا گیا کہ مرکزی سیکرٹریٹ بڑی تعداد میں ممبر شپ فارم برانچوں کو مہیا کرے۔مزید یہ فیصلہ بھی کیا گیا کہ ممبر شپ فیس پانچ سو روپے قسطوں میں ادا کی جا سکتی ہے۔کالج کے سینئر کیڈٹس کو یہ رعایت دی گئی کہ وہ صرف سو روپے فیس دے کر ایسوسی ایشن کے ممبر بن سکتے ہیں۔

۴۔کالج کی ڈائریکٹری

سیکرٹری نے میٹنگ کو مطلع کیا کہ کالج رول نمبر ون سے آخر تک تمام دستیاب معلومات پر مشتمل کالج کا ماسٹر رول بالآخر تیار ہے۔کمیٹی نے فیصلہ کیا کہ لانگ رول کی کاپیاں، برانچوں کو بھجوائی جائیں تا کہ پتوں وغیرہ کی درستی ہو جائے اور رول میں معلومات کے اعتبار سے جو کمی ہے وہ جہاں تک ہو سکے پوری ہو جائے۔توقع ظاہر کی گئی کہ یہ پروجیکٹ اواخر سال تک مکمل ہو سکے گا۔

۵۔انکر مین (Anchorman)

صدر نے تجویز پیش کی کہ ہر زون میں ایک کلیدی آدمی (Anchorman) مقرر کیا جائے۔ جو مرکزی سیکرٹریٹ سے مستقل رابطے کا ایک مستقل ذریعہ ہو۔ اس تجویز سے اتفاق کرتے ہوئے برانچوں سے درخواست کی گئی کہ وہ ۳۱ مارچ ۱۹۹۲ء تک اپنے اپنے نامزد کردہ انکر مین کے ناموں سے صدر دفتر کو مطلع کریں۔

۶۔کوآپٹڈ ممبر (Co-opted member)

اتفاق رائے سے میجر جنرل نعیم اکبر خان کو ایگزیکٹو کمیٹی کا کوآپٹڈ ممبر منتخب کیا گیا۔

۷۔ایڈیشنل سیکرٹری

مسٹر ظہور شوکت کو ایڈیشنل سیکرٹری مقرر کیا گیا۔

۸۔یادگار شہداء کا ڈیزائن

یادگار شہداء کا ڈیزائن اور سٹرکچرز زیر بحث آیا۔

۹۔سوونیئر کاؤنٹر (Souvenir Counter)

چیئرمین کی تجویز پر کمانڈانٹ ملٹری کالج بریگیڈیر مقصود الحسن سے درخواست کی گئی کہ وہ کالج میں کسی موزوں جگہ پر سونیئر کاؤنٹر قائم کریں۔ جہاں سے عالمگیریز کالج بروشر، بیج، ٹائی، شیلڈ وغیرہ لے سکیں۔

۱۰۔ضرورت مندوں کی امداد

اس تجویز پر کہ ضرورت مند عالمگیریز کی مالی امداد کی جائے چیئرمین نے کہا بعض استثنائی صورتوں میں ایسوسی ایشن نے تھوڑی بہت مالی امداد دی ہے۔ایک آدھ تعلیمی وظیفے کا اہتمام بھی کیا ہے۔لیکن ایسوسی ایشن مستقل طور پر تمام مستحقین کو امداد بہم پہنچانے کی پوزیشن میں نہیں ہے تاہم تمام عالمگیریز کا فرض ہے کہ وہ اپنے طور پر مقدور بھر ایسے لوگوں کے کام آئیں۔اس ضمن میں برانچوں کو کہا گیا کہ وہ جب ضروری سمجھیں اس سلسلہ میں ایسوسی ایشن سے رابطہ کریں۔

۱۱۔زونز (Zones) کی حدود

زنز کی حدود کے مسئلہ پر چیئرمین نے کہا کہ ممبرز اپنی سہولت کے مطابق جس زون سے چاہیں، وابستہ ہو جائیں ان پر کوئی پابندی نہیں۔کسی مقام پر

عالمگیر ینز کی معتد بہ تعداد کی صورت میں کمیٹی سے نیا زون بنانے کی اجازت بھی لی جا سکتی ہے۔

۱۲۔ کالج میوزیم

کالج میوزیم کے لئے عطیات کے لئے کمانڈانٹ ملٹری کالج کی درخواست کی تائید کی گئی، زونل برانچوں سے ایک بار پھر کہا گیا کہ وہ اس طرف توجہ کریں۔

اڑسٹھواں یوم تاسیس

کالج کا اڑسٹھواں یوم تاسیس، فاؤنڈیشن ڈے ۱۵ ستمبر ۱۹۹۲ء کو منایا گیا۔ ان تقریبات کے مہمان خصوصی ایسوسی ایشن کے چیئر مین لیفٹیننٹ جنرل آر ڈی بھٹی تھے۔ اس دن جنرل بھٹی نے کالج کی نئی لینگویج لیب (Language Lab) کا افتتاح کیا۔

ایگزیکٹو کمیٹی کا اجلاس

ایگزیکٹو کمیٹی کا اجلاس اس تاریخ کو ۱۱ بجے کالج کے کانفرنس روم میں منعقد ہوا۔ ایسوسی ایشن کے چیئر مین لیفٹیننٹ جنرل آر ڈی بھٹی نے اپنی افتتاحی تقریر میں کالج کے ۱۹۹۲ء کے شاندار امتحانی نتائج، لینگویج لیب اور دوسرے نظر آنے والے اور نظر نہ آنے والے کارناموں پر کالج کے کمانڈانٹ بریگیڈیئر مقصود الحسن کو مبارک باد دی اور ہر اعتبار سے کالج کے نام کو اونچا کرنے پر انہیں پرخلوص خراج تحسین پیش کیا۔ اپنی افتتاحی تقریر ہی کے آخر میں چیئر مین نے بچھڑنے والے عالمگیر ینز ۱۲۲۱ بریگیڈیئر محمد اسلم جنجوعہ ستارۂ جرأت اور ۲۴۴۱ ڈی آئی جی علی احمد جان کا بطور خاص تذکرہ کیا اور سب رفتگان کے لئے دعائے مغفرت کی۔

چیئر مین کے خطاب کے بعد سیکرٹری کی پیش کردہ رپورٹ کے خاص خاص نکات یہ تھے۔

۱۔ جناب چیئر مین کی کرم نوازی سے نیا آئین پرنٹ ہوا اور زونل برانچوں کو بھیجا گیا۔

۲۔ چیئر مین ہی نے لائف ممبر شپ کارڈ چھپوانے کا اہتمام کیا۔

۳۔ زونل برانچوں کے لانگ رول واپس بھجوانے میں تاخیر کی وجہ سے ڈائریکٹری کے کاموں میں زیادہ پیش رفت نہ ہو سکی۔

۴۔ اس دوران ممبر شپ ۴۶۷ سے بڑھ کر ۵۵۱ ہو گئی۔

۵۔ مرکزی سیکرٹریٹ میں اسسٹنٹ سیکرٹری مرزا عبداللطیف نے دستاویزات کی شیرازہ بندی اور ترتیب و تدوین کا کام بڑی جانفشانی سے سرانجام دیا۔ لائف ممبروں کے لئے نیا رجسٹر بنایا گیا اور ممبروں کے کوائف درست کئے گئے۔ کالج ہسٹری کی جلد اوّل کردار ساز اور چراغوں کی قطار کے Source material کی شیرازہ بندی اور تدوین کی گئی۔ کچھ اہم مواد کالج میوزیم میں منتقل کیا گیا۔

کمانڈانٹ کا جائزہ

چیئر مین کی درخواست پر کمانڈانٹ ملٹری کالج بریگیڈیئر مقصود الحسن نے کالج کی تعلیمی تربیتی اور تعمیراتی سرگرمیوں کا جائزہ پیش کیا۔ کمیٹی کے ممبران نے ان نکات پر اظہار خیال کیا۔

۱۔ عالمگیر ینز کے لیے ہر عالمگیری اجتماع میں شرکت کے لیے ممبر شپ کارڈ لازمی قرار دیا جائے تاکہ ممبر شپ بڑھے۔

۲۔ کالج کی تاریخ جلد دوم کی طباعت کے بارے میں تجسس کا اظہار کیا گیا۔

۳۔ ایک عالمگیرین کیانی حسن اختر نے جو ایک عرصہ سے جرمنی میں مقیم ہیں، کالج کے لئے بیس ہزار کے عطیے کا اعلان کیا تاکہ اس کی آمدنی سے ہر سال طلبا کو اعلیٰ تخلیقی کاموں پر انعامات دیے جائیں۔

یوم تاسیس ۱۵ ستمبر ۱۹۹۳ء کی روداد

۶۹ واں یوم تاسیس ۱۵ ستمبر ۱۹۹۳ء کو منایا گیا۔ گورنر پنجاب لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) محمد اقبال ایچ آئی (ملٹری) ستارۂ بسالت مہمان خصوصی تھے۔ کالج میں تشریف لاتے ہی انہوں نے یادگار پر پھول چڑھائے اور فاتحہ خوانی کی۔

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) آر ڈی بھٹی صدر عالمگیر ینز ایسوسی ایشن بھی اس موقعہ پر موجود تھے۔ اس کے بعد مہمان خصوصی نے میوزیم کا معائنہ کیا اور پھر

موسیٰ ہال پہنچے جہاں اصل تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔ یہاں کیڈٹس نے ڈرامہ پیش کیا جس کا عنوان تھا۔ ''اولڈ عالمگیرین کا یوم تاسیس اپنے گھر پر منانا''۔

لیفٹیننٹ کرنل اعجاز رفیع نے کالج کا ایک پرانا گیت پیش کیا۔ میجر خالد خان نے کالج کی شان میں نظم کہی۔ اس کے بعد ایک کوئز پروگرام پیش کیا گیا جس میں کالج کی تاریخ سے متعلق سوالات پوچھے گئے تھے۔ جس میں طلبائے قدیم نے جوش وخروش سے حصہ لیا۔ اس کے بعد مہمان خصوصی نے انعامات تقسیم کئے۔ انعامات میں ایسے کیڈٹ بھی شامل تھے جنہوں نے میٹرک کے بورڈ کے امتحان ۱۹۹۳ء میں نمایاں کارکردگی دکھائی تھی۔

اس کے بعد مہمان خصوصی نے مختصر تقریر کی اور فنکشن کے انعقاد پر کمانڈانٹ کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے میٹرک کے نتائج کا خصوصی طور پر ذکر کیا۔ میجر اکرم شہید نشان حیدر کی یادگار تعمیر کرنے کے لیے ۷۵ ہزار روپے کا عطیہ پیش کیا۔ دوسرا عطیہ کالج کی تاریخ حصہ دوم کی پرنٹنگ کے لئے دیا گیا۔ تقریب کے آخر میں لیفٹیننٹ کرنل اعجاز رفیع نے حیدری صاحب کا لکھا ہوا کالج کا انگریزی کا ترانہ پیش کیا۔ تقریب کا اختتام کالج کے موجودہ اردو ترانے ''ہم ہیں عالمگیرین'' پر ہوا۔ اس کے بعد مہمان خصوصی نے موسیٰ ہال کے لان میں چائے نوش کی اور رخصت ہو گئے۔

دوپہر کو عالمگیرینز ایسوسی ایشن کی ایگزیکٹو کمیٹی کا اجلاس کانفرنس روم میں ہوا۔ لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) آر ڈی بھٹی نے صدارت کی۔ گزشتہ میٹنگ کا خلاصہ پیش کیا گیا اور بعض نکات پر بحث وتمحیص ہوئی پھر ایجنڈے پر بحث ہوئی۔ اس کے بعد صدر نے تقریر فرمائی اور میٹنگ برخاست ہوئی۔

یادگار میجر اکرم شہید نشان حیدر اور داستان علم وعمل حصہ دوم

کالج کا یہ انسٹھواں فاؤنڈیشن ڈے تھا۔ اس روایتی تقریب کی ایک خصوصیت یہ بھی تھی کہ اس بار اس کے مہمان خصوصی گورنر پنجاب جناب لیفٹیننٹ جنرل محمد اقبال پیٹرن عالمگیرینز ایسوسی ایشن تھے اور منسٹر برائے پٹرولیم وپیداوار حکومت پاکستان جناب لیفٹیننٹ جنرل آر ڈی بھٹی چیئرمین عالمگیرینز ایسوسی ایشن کے علاوہ میجر جنرل نعیم اکبر خان، میجر جنرل عبدالرزاق نے بھی اس باوقار اور یادگار تقریب کو اپنی شرکت سے نوازا۔ لیفٹیننٹ جنرل محمد اقبال نے موسیٰ ہال میں صدارتی تقریر میں کالج کی ہمہ گیر ترقی پر فخر آمیز اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے کہا میں چاہتا ہوں کہ کالج کی ہسٹری کی دوسری جلد کو جلد سے جلد شائع کیا جائے اور قوم کے ہیرو میجر اکرم شہید نشان حیدر کی شایان شان یادگار قائم کی جائے۔

ایگزیکٹو کمیٹی کی میٹنگ

کالج کے فاؤنڈیشن ڈے کی تقریبات کے بعد عالمگیرینز ایسوسی ایشن کی ایگزیکٹو کمیٹی کا اجلاس کالج کے کانفرنس روم میں منعقد ہوا اس میں کمیٹی کے ممبران کے علاوہ میجر جنرل نعیم اکبر خان، میجر عبدالرزاق بریگیڈیر سعید بیگ، مسٹر اصغر علی خان اور مسٹر شربت خان نے بھی شرکت کی۔ میٹنگ میں سیکرٹری کی رپورٹ اور اکاؤنٹس کے گوشوارے کی منظوری کے بعد جو امور زیر بحث آئے اور جو فیصلے ہوئے وہ یہ تھے۔

۱۔ ممبر شپ

۱۵ ستمبر ۱۹۹۳ء کو لائف ممبرز کی تعداد رجسٹر کے مطابق ۵۲۲ تھی چیئرمین نے زونل عہدیدار سے اپیل کی کہ وہ ممبر سازی کی مہم کو مزید تیز کردیں۔

۲۔ ممبر شپ کارڈ

کمیٹی کو مطلع کیا گیا کہ اب تک ۱۰۹ ممبر شپ کارڈ ممبروں کو تقسیم کیے جا چکے ہیں۔

۳۔ کالج ڈائریکٹری

بعض برانچوں کے رول واپس نہ کرنے کی وجہ سے کام مکمل نہیں ہو سکا اس صورتحال پر چیئرمین نے یہ تبصرہ کیا جتنی معلومات بھی کوئی زون فراہم کرسکتا ہے ڈائریکٹری کو بہرصورت جلد شائع کرنا چاہئے بعد میں ترمیم اور اصلاح کا عمل جاری رہ سکتا ہے۔

۴۔ کالج میگزین

سیکرٹری نے کمیٹی کو مطلع کیا کہ ۹۳-۱۹۹۲ء کے میگزین کی ۴۵۰ کاپیاں کالج نے لائف ممبران کو بھجوائیں جن میں سے ۴۳ واپس آ گئیں۔ چیئرمین نے کمیٹی کے ممبران سے کہا کہ ایڈریس کو اپ ڈیٹ رکھنا ممبران کی ذمہ داری ہے۔ اس وجہ سے کالج کی تقریبات کے دعوت نامے ممبران کو بروقت نہیں پہنچ پائے۔

۵۔ ماسٹر پلان

نوترمیم شدہ ماسٹر پلان کے بارے میں چیئرمین نے اپنے اطمینان کا اظہار کیا انہوں نے کہا یہ پلان وقت کی ضرورتوں کے عین مطابق ہے۔کالج کے مین اکیڈیمک بلاک اور کمانڈانٹس آفس کو ایک تاریخی یادگار کے طور پر اس ترمیم شدہ پلان میں برقرار رکھا جائے گا۔

٦۔ کالج ہسٹری

کالج کی تاریخ داستان علم و عمل کے بارے میں ایک ریزولیشن کے ذریعہ کمیٹی نے متفقہ طور پر فیصلہ کیا کہ جلد دوم کو ممکنہ واقعاتی غلطیوں کی اصلاح کے بعد ایسی شکل میں طبع کیا جائے جس طرح مصنف نے اسے مرتب کیا ہے۔کمیٹی نے اس قرارداد میں کمانڈانٹ ملٹری کالج بریگیڈیر مقصود الحسن سے درخواست کی کہ وہ کالج کے زیر اہتمام تاریخ کی جلد دوم کی طباعت واشاعت کا اہتمام کریں اور توقع ظاہر کی کہ یہ پروجیکٹ سال ختم ہونے سے پہلے ختم ہونا چاہیے۔

چیئرمین نے اپنے اختتامی خطاب میں کالج کے تاریخی ۱۹۹۳ء کے امتحانی نتائج پر بریگیڈیئر مقصود الحسن کو پرجوش مبارک باد دی انہوں نے کہا نہ صرف امتحانی نتائج بلکہ دوسرے تعلیمی تربیتی اور تعمیراتی حوالوں سے بھی کالج اپنے آل ٹائم عروج پر ہے۔کالج نے ملک کے سامنے تعلیم، پاکستانیت اور قیادتی تربیت کا ایک ایسا بلند معیار پیش کیا ہے جس پر جتنا بھی فخر کیا جائے کم ہے۔انہوں نے عالمگیریز سے ایک پرخلوص اور پرجوش اپیل کرتے ہوئے کہا۔

"In this hour of national crisis and darkening clouds that surround us, to demonstrate to the whole nation that here we are - the Alamgirians - beacon of light -- a symbol of unity, integrity and commitment. This institution is not merely a place of academic excellence, it has a role to play in the life of the nation. It stands for the Values that Pakistan stands for and is squarely committed to a life style that promotes and sustains those values. It is the distinctive feature of your Alma-Mater that you and I are proud of and will live and die for.

اس کے بعد وفات یافتگان کے لیے فاتحہ خوانی کی گئی۔جس میں مسٹر محمد ایوب مرحوم بھی شامل تھے۔جن کی خدمات ۱۹۴۸ء سے ۱۹۷٦ء تک کالج کو بطور استاد حاصل رہیں۔ان کی وفات دسمبر ۱۹۹۲ء کو ہوئی تھی۔

ایگزیکٹو کمیٹی عالمگیریز ایسوسی ایشن

۹۴۔۱۹۹۳ء میں ایگزیکٹو کمیٹی کے ارکان مندرجہ ذیل تھے۔

۱۔ لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) آر ڈی بھٹی ایچ آئی (ایم) ایس ٹی، راولپنڈی
۲۔ میجر جنرل خالد نواز ملک، پشاور کینٹ
۳۔ میجر جنرل محمد اکرم، کھاریاں کینٹ
۴۔ میجر جنرل محمد نعیم اکبر خان، سیالکوٹ
۵۔ بریگیڈیئر ریٹائرڈ ظفر اقبال ملک، منگلا کینٹ
٦۔ بریگیڈیر ریٹائرڈ محمد بشیر، راولپنڈی کینٹ
۷۔ بریگیڈیئر ریٹائرڈ محمد صادق، لاہور
۸۔ کرنل محمد اکبر، مردان کینٹ
۹۔ لیفٹیننٹ کرنل ریٹائرڈ اصغر علی راجہ، جہلم
۱۰۔ لیفٹیننٹ کرنل ریٹائرڈ اقبال شاہین، پشاور کینٹ
۱۱۔ لیفٹیننٹ کرنل طلعت مسعود کیانی، ملتان کینٹ
۱۲۔ لیفٹیننٹ کرنل پرویز اقبال، ۵۳ ماؤنٹین رجمنٹ آرٹلری

۱۳۔ میجر ریٹائرڈ نوید اکبر حسین، لاہور

۱۴۔ مسٹر محمد اعظم خان، میر پور آزاد کشمیر

۱۵۔ چوہدری محمد یعقوب، میر پور آزاد کشمیر

۱۶۔ مسٹر ظہور شوکت جنجوعہ لاہور

۱۷۔ سید ساجد حسین شاہ، ملتان

نوٹ: مذکورہ بالا ناموں کے ساتھ مقامات ۹۴۔۱۹۹۳ء میں ان اصحاب کی رہائش کو ظاہر کرتے ہیں۔

عالمگیریز ایسوسی ایشن کے عہدیدار

۱۔ پیٹرن انچیف (Patron-in-chief) (سرپرست اعلیٰ)

جنرل ریٹائرڈ محمد اقبال خان نشان امتیاز ستارۂ بسالت ۱۹۹۱ء تا ۱۹۹۵ء (۷ جنوری ۱۹۹۵ء کو وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون)۔

۲۔ پیٹرن (Patron) (سرپرست)

(الف) جنرل (ریٹائرڈ) محمد اقبال ۱۹۸۵ء تا ۱۹۹۱ء

(ب) لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) محمد اقبال ۱۹۹۱ء تا حال

۳۔ پریذیڈنٹ (صدر) اور چیئرمین

(عالمگیریز ایسوسی ایشن کی باقاعدہ تاسیس اور آئین کی تشکیل اکتوبر ۱۹۶۸ء میں ہوئی)

صدور (پریذیڈنٹس)

۵۲ بریگیڈیر سلطان محمد (مرحوم) ۱۹۶۸ء تا ۱۹۷۵ء

۴۶۰۔ لیفٹیننٹ جنرل محمد اکبر خان ایس کیو اے ۱۹۷۵ء تا ۱۹۷۸ء

۱۱۸۷۔ جنرل محمد اقبال خان نشان امتیاز (ملٹری) ستارۂ بسالت ۱۹۷۹ء تا ۱۹۸۵ء

۱۳۳۳۔ لیفٹیننٹ جنرل محمد اقبال ہلال امتیاز (ملٹری) ستارۂ بسالت ۱۹۸۵ء تا ۱۹۹۱ء

چیئرمین

۱۸۶۲۔ لیفٹیننٹ جنرل آر ڈی بھٹی ہلال امتیاز (ملٹری) ستارۂ بسالت ۱۹۹۱ء تا حال

۴۔ وائس پریذیڈنٹ

۱۹۱ بریگیڈیر محمد عباس بیگ ۱۹۶۸ء تا ۱۹۸۶ء

۱۸۶۲ لیفٹیننٹ جنرل آر ڈی بھٹی ۱۹۸۶ء تا ۱۹۹۱ء

۲۴۹۶ میجر جنرل خالد نواز ۱۹۹۱ء تا حال

۵۔ سیکرٹری

مسٹر ایف ایچ حیدری (غیر رسمی) ۱۹۶۲ء تا ۱۹۶۸ء (باقاعدہ) اکتوبر ۱۹۶۸ء تا دسمبر ۱۹۶۹ء پروفیسر عین الدین علوی جنوری ۱۹۷۰ء تا فروری ۱۹۸۷ء

پروفیسر سعید راشد ۱۹۸۷ء (آفیشئیٹنگ تھوڑا عرصہ تک)

مسٹر نسیم اختر بھٹی ۱۹۸۷ء تا ۱۹۹۱ء

میجر طارق حبیب ۱۹۹۱ء (افیشیٹنگ کچھ عرصہ تک)
کرنل شاہد پرویز ۱۹۹۱ء (آفیشیٹنگ کچھ عرصہ تک)
پروفیسر سعید راشد ۱۹۹۱ء تا حال

۶۔ اسسٹنٹ سیکرٹری

۲۱۹۶ میجر سلطان حیدر ۱۹۶۸ء تا ۱۹۷۵ء
۱۲۸۲۱ مسٹر ظہور شوکت جنجوعہ ۱۹۷۵ء تا ۱۹۹۱ء
مسٹر مرزا عبداللطیف ۱۹۹۱ء تا حال

۱۹۹۴ء

عالمگیریز ایسوسی ایشن

اس سال بوجوہ عالمگیرین ایسوسی ایشن کی مجلس انتظامیہ کی کوئی میٹنگ نہیں ہو سکی۔ البتہ کالج کا یوم تاسیس (Raising Day) ضرور ۱۵ ستمبر ۱۹۹۴ء کو کالج کے تعاون اور اہتمام سے منایا گیا۔ مہمان خصوصی لیفٹیننٹ جنرل نذر حسین تھے۔ یوم تاسیس کی تقریبات کا آغاز یادگار شہداء پر فاتحہ اور پھول چڑھانے سے ہوا۔

یہ دن تجدید عہد وفا کا دن، اپنی شاندار روایتوں پر فخر کرنے کا دن اور عظیم تر مستقبل تعمیر کرنے کا دن ہوتا ہے۔ جس پر وقار جوش ولولے سے کالج کے چاق و چوبند کیڈٹس نے اپنے شہداء کو گارڈ آف آنر پیش کیا وہ منظر دیکھنے کے قابل تھا اور اس امر کی علامت کہ ملک وملت کے لئے ہر نوعیت کی قربانی کالج کے خمیر میں ہے۔

اس تقریب میں خاصی تعداد میں اولڈ عالمگیریز نے شرکت کی جن میں ایسوسی ایشن کے سابق نائب صدر بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) عباس بیگ کے علاوہ لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) رشید احمد ستارۂ جرأت، مسٹر شوکت جنجوعہ، میجر جنرل عبدالرزاق، میجر جنرل محبوب المظفر ، بریگیڈیئر یعسوب علی ڈوگر، بریگیڈیئر ذوالفقار علی شاہ، بریگیڈیئر سعید بیگ، لیفٹیننٹ کرنل اعجاز رفیع، مسٹر اعظم خان شامل تھے۔ ایسوسی ایشن کے سیکرٹری پروفیسر سعید راشد بھی اس موقع پر موجود تھے۔

یوم تاسیس کی تقریب کا دوسرا دور موسیٰ ہال میں ہوا۔ اس کے بھی دو حصے تھے پہلے کالج کی لٹریری سوسائٹی کی طرف سے ایک خوبصورت اور مربوط پروگرام پیش کیا گیا جو کالج کی زندگی سے متعلق ایک مزاحیہ خاکہ باباسائیں، ایک ولولہ انگیز ملی ترانے اے نگار وطن اور کالج کی تاریخ پر مبنی ایک کوئز مقابلہ پر مشتمل تھا۔ اس کے بعد عالمگیریز نے اپنا پروگرام پیش کیا جس کی فنکارانہ میزبانی شوکت جنجوعہ نے کی۔ لیفٹیننٹ کرنل رشید کیانی ستارۂ جرأت کی بار بار سنی گئی پنجابی نظم ''ملٹری کالج کے استادوں کو سلام'' ایک بار پھر فرمائش پر ذوق وشوق سے سنی گئی۔ شوکت جنجوعہ کی اپنی نظم کو بھی خاصی داد ملی۔ آخر میں شوکت جنجوعہ نے لیفٹیننٹ کرنل اعجاز رفیع کا نام کالج کے ترانے کے لئے پکارا اور تمہیداً کہا۔

حضرات اس سے پہلے کہ کرنل اعجاز رفیع کالج کا پرانا انگریزی ترانہ پیش کریں میں نئے عالمگیریز کو اس ترانہ کی تاریخ سنانا چاہتا ہوں۔ کالج کے ایک عظیم فنکار استاد مسٹر فضل حق حیدری نے یہ انگریزی ترانہ کالج کے فائن آرٹس اینڈ کلچرل سینٹر کے لیے ۱۹۴۹ء میں مشہور انگلش نغمہ ''آئل آف کیپری'' (Isle of Capri) کی دھن پر لکھا اور پہلی بار کورس کی شکل میں یہ ترانہ ۳۰ نومبر ۱۹۵۰ء کی شب سلور جوبلی کنسرٹ کے شروع میں پیش کیا گیا تھا۔ بعد کے سالوں میں کالج کا سالانہ کنسرٹ اسی ترانہ سے شروع ہوا کرتا تھا اعجاز رفیع نے خالد کیانی اور اقبال فرید کے ساتھ یہ ترانہ غالباً ۱۹۵۸ء میں پہلی بار سنایا تھا۔ آپ کے کمانڈانٹ نے بھی پہلی بار یہ ترانہ اسی سال سنا ہوگا۔ آج تقریباً پینتیس سال کے بعد اعجاز رفیع فرمائش پر یہ ترانہ ایک بار پھر پیش کر رہے ہیں۔ گویا کالج کی تاریخ کے ایک سنہری دور سے ایک پردہ اٹھا رہے ہیں''۔

یہ کہہ کر شوکت جنجوعہ نے مائیک اعجاز رفیع کے ہاتھ میں دیا۔ وہ بہت دھیمے سروں میں شروع ہوئے۔

Boyhood Days are best
Carefree, gay and blest

جب وہ ان لائنوں پر پہنچے تو آواز از خود بلند ہو گئی

There's just a name that we stand up for stoutly
There's just a name that we sing merrily
Aye, just a name that we honour devoutly

اور جب آخر میں جذباتی ارتعاش کے ساتھ ہال میں ان کی آواز ابھری

Tis the name of our own PMC

تو اس آواز میں ہال میں موجود ہر دل کی دھڑکن شامل ہو چکی تھی۔

کالج کا یہ تاریخی ترانہ حاصل محفل ثابت ہوا۔ اس ترانہ سے ۱۹۹۴ء کے کیڈٹس کو کچھ اندازہ ہوا کہ کالج کی ثقافتی تاریخ کتنی شاندار ہے۔ یوم تاسیس کی اس تقریب کے آخر میں تقریب کے مہمان خصوصی لیفٹیننٹ جنرل نذر حسین نے ۱۹۹۴ء کے میٹرک کے امتحان میں امتیازی کامیابی حاصل کرنے والے کیڈٹس میں انعامات تقسیم کئے۔ تقریب کا اختتام مہمان خصوصی کے اس پیغام پر ہوا کہ ماضی کے روشن میناروں سے روشنی لے کر آگے بڑھو۔ کل آج ہے۔

Tomorrow is Today

اس لئے شاندار تر مستقبل کی تعمیر کے لیے حال کے ہر لحہ کو سوچ سمجھ کر استعمال کرنا ہے۔

۱۹۹۵ء

اس سال کا آغاز عالمگیریز ایسوسی ایشن کے لئے ایک ناگزیر صدمہ سے ہوا۔ ۷ جنوری ۱۹۹۵ء کی صبح سی ایم ایچ راولپنڈی میں ایسوسی ایشن کے محسن اور سرپرست اعلیٰ جنرل محمد اقبال خان نشان امتیاز ستارۂ بسالت نے بعارضہ کینسر داعی اجل کو لبیک کہا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

کالج کے اس عظیم فرزند کو نذرانہ عقیدت پیش کرنے کے لئے عالمگیریز ایسوسی ایشن اور کالج کے مشترکہ اہتمام سے ۲۹ جنوری ۱۹۹۵ء کی صبح موسیٰ ہال میں ایک ریفرنس کا اہتمام کیا گیا جس میں (کالج نمبر۱۹) کالج کی پہلی انٹری کے بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) محمد حیات سینئر، لیفٹیننٹ جنرل نذر حسین، بریگیڈیئر یعسوب علی ڈوگر اور ایسوسی ایشن کے سیکرٹری پروفیسر سعید راشد نے ایسوسی ایشن کی نمائندگی کی۔ کالج کی طرف سے افتتاحی کلمات کالج کے کمانڈانٹ بریگیڈیئر مقصود الحسن نے ادا کئے۔ چونکہ ایسوسی ایشن کے نئے پیٹرن انچیف لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) محمد اقبال بوجوہ تقریب میں بذات خود شریک نہ ہو سکے تھے اس لئے ان کا پیغام سب سے پہلے پڑھ کر سنایا گیا۔

ریفرنس کی مکمل ترتیب یہ تھی۔

۱۔ افتتاحی کلمات۔ کمانڈانٹ
۲۔ جنرل محمد اقبال خان۔ زندگی اور کارنامے از کیڈٹ ابرار احمد خان
۳۔ عظمت کا ایک ستون۔ خطاب پروفیسر سعید راشد
۴۔ تعزیتی پیغام۔ بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) محمد عباس بیگ
۵۔ نذرانۂ عقیدت۔ بریگیڈیئر یعسوب علی ڈوگر
۶۔ جنرل اقبال کی عظمت کو سلام۔ از لیفٹیننٹ جنرل نذر حسین
۷۔ کالج کا ایک قابل فخر سپوت، جنرل اقبال، بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) محمد حیات کا اختتامی خطاب

کالج نے اس تعزیتی تقریب کی کارروائی ایک بروشر کی شکل میں بھی شائع کی جس میں سرپرست اعلیٰ لیفٹیننٹ جنرل محمد اقبال کے پیغام کا اقتباس اور ایسوسی ایشن کے سیکرٹری پروفیسر سعید راشد کی تعزیتی نظم یہاں نقل کی جاتی ہے۔

THE MESSAGE OF

LIEUTENANT GENERAL MUHAMMAD IQBAL

PATRON-IN-CHIEF OF ALAMGIRIAN ASSOCIATION

It is due to absolutely unavoidable and most pressing official commitments that I have been deprived of the honour and privilege of attending the reference in person.

This is the day of paying homage to late General Muhammad Iqbal Khan, the most illustrious son of his Alma-Mater and the life-long Patron-in-Chief of Alamgirian Association.

I mourn his sad demise as an old College fellow, as an Alamgirian and as a Colleague. In early 40s in the College we were contemporaries, later in the Army as officers we had more than one point of contact. During the 80s I had the privilege of serving the Association as his Vice President and took over the Presidentship from him in 1987. So nobody knows more than I do what he did for the Association.

He assumed the presidentship of Alamgirian Association in March 1979 which can be described as: he came, he saw and he conquered. Consequent upon his assuming the leadership this Association became that potent organization which it is as present. It was the result of his dynamic personality and devotion to the Association in particular and to the cause of education in general. In the College there are five living monuments to his memory viz Yadgar-e-Shuhada, Conference Room, Museum, Library and the new Mosque. What a multidimentional and lasting contribution!

He was a role model, most impressive and equally inspiring. Being a mortal human being he is no more with us but he will live, always in what he did for the College and the nation.

پروفیسر سعید راشد نے مرحوم جنرل کو خراج عقیدت پیش کیا۔

A TRIBUTE
Generals may come
And
Generals may go
But
It is the man in a General
That lives on
Forever
So does General Iqbal
The man
In his
Glorious deeds
A man of honour
He was
With honour he served
And with honour
He lived
Unto the last

Very upright
He was
Upright
While a subaltern at Razmak
And upright
When a four star General at the G.H.Q
Very strong will
He had
The will
To pursue his visions
The will
To execute his decision
Courage of conviction
He had
The courage
To think boldly
The courage
To act boldly
When called for
Whatever the odds
Be it
In war at the Rann of Kutch
Or in peace
At Governor's House Lahore
Iqbal he was
By name
And Iqbal
He was by destiny
Zindabad General Iqbal
Zindabad Military College Jhelum
Paindabad Pakistan

یوم تاسیس کالج ۱۹۹۵ء

۱۵ ستمبر کو کالج کا یوم تاسیس منایا گیا، جس میں مہمان خصوصی بریگیڈیئر عباس بیگ تھے۔ یہ تقریب سادگی اور پروقار طریقہ سے منائی گئی۔ جس میں عالمگیریئنز کی ایک محدود تعداد نے شرکت کی۔ تلاوت قرآن اور کالج کے ترانے کے بعد یادگار پر مہمان خصوصی نے پھول چڑھائے اور دعا کی۔ تقریب کا باقی حصہ موسیٰ ہال میں منعقد ہوا۔ جہاں طلبا نے تقریب کے حوالے سے خاکے پیش کئے اور اولڈ عالمگیریئنز میں سے کئی حضرات نے تقاریر کیں۔

ری یونین ۱۹۔۲۰ نومبر ۱۹۹۵ء

۱۹ نومبر ۲ بجے کے بعد مہمانوں کے آنے کا سلسلہ شروع ہوا۔ رات کو مہمانوں کے اعزاز میں کالج کے طلبا نے موسیٰ ہال کی سٹیج پر ڈرامہ پیش کیا۔ اور ڈنر بھی ہوا۔ ۲۰ نومبر کو یادگار شہداء پر پھول چڑھانے کی تقریب منعقد ہوئی۔ جس میں خاصی بڑی تعداد اولڈ عالمگیرینز کی شریک ہوئی۔ یادگار پر پھول لیفٹیننٹ جنرل نذر حسین نے چڑھائے۔

اس کے بعد مہمان خصوصی نے میوزیم کا معائنہ کیا اور کالج کا ایک چکر بھی لگایا۔ اس کے بعد موسیٰ ہال میں جنرل باڈی کی میٹنگ ہوئی۔ سہ پہر کو نئے اور پرانے عالمگیرینز کے درمیان سافٹ بال کا میچ ہوا۔ جسے اولڈ عالمگیرینز نے جیت لیا۔ رات کو دوبارہ سٹیج پر ورائٹی پروگرام پیش کیا گیا۔ جس میں اولڈ عالمگیرینز نے حصہ لیا۔ رات کو سی میس میں ڈنر ہوا۔

۲۱ نومبر ۱۹۹۵ء

آخری دن یوم والدین کی تقریب تھی۔ جس میں مہمان خصوصی صدر پاکستان فاروق احمد خان لغاری تھے۔ سی او اے ایس جنرل عبدالوحید بھی دیگر اولڈ عالمگیرینز کے ہمراہ شامل ہوئے۔ پی ٹی شو اور کراٹے شو ہوا۔ جس کے ساتھ سکاؤٹس کلب نے رسوں کا پل بنانے کا مظاہرہ پیش کیا۔ رائیڈنگ (گھڑسواری) کا مظاہرہ بھی ہوا۔ اس کے بعد کمانڈانٹ کی تقریر ہوئی۔ جس میں کالج کی سالانہ رپورٹ پیش کی گئی۔ پھر مہمان خصوصی کی تقریر ہوئی۔ اس کے بعد مہمان خصوصی نے فوٹوگرافی، سائنس کلب اور آرٹس کی نمائشیں دیکھیں۔ کمپیوٹر کلب کا بھی معائنہ کیا۔ سٹاف اور طلبا کے ساتھ فوٹو کھنچوایا۔ اس کے بعد موسیٰ ہال کے لان میں چائے نوش کر کے رخصت ہو گئے۔

کمانڈانٹ کی تقریر

کمانڈانٹ بریگیڈیئر مقصود الحسن نے اپنی تقریر میں کالج کی تعلیمی اور تربیتی سرگرمیوں کی رپورٹ پیش کی۔ جس کا خلاصہ مندرجہ ذیل ہے۔

کمانڈانٹ نے فرمایا ”یہاں سے ۷۰٪ طلبا پی ایم اے میں جاتے ہیں۔ جہاں عالمگیرینز نے ۱۷ امتیازی شمشیریں حاصل کیں۔ ایک نشان حیدر اور ۳۷ ستارۂ جرأت کے علاوہ ۵۰ سے زائد شجاعت کے اعزازات کالج کے ریکارڈ پر ہیں۔

گزشتہ کئی سالوں سے میٹرک اور انٹرمیڈیٹ کے نتائج سو فیصدی رہے۔ اس سال ۱۰۳ کیڈٹس میٹرک کے امتحان میں شریک ہوئے۔ ۶۲ نے اے ون گریڈ لیا اور کم سے کم ۶۵.۵ فیصدی نمبر لے کر ریکارڈ قائم کیا۔ راولپنڈی بورڈ کے تمام تعلیمی اداروں میں ملٹری کالج واحد ادارہ تھا جس نے سو فیصدی نتائج دکھائے۔ انٹرمیڈیٹ پری انجینئرنگ گروپ میں سے پہلی دس پوزیشنوں میں سے ۸ کالج کے حصے میں آئیں۔ جبکہ تیسری پوزیشن بھی اس میں شامل تھی۔ ۱۵ اے ون گریڈ میں سے ۱۰ ہمارے حصے میں آئے۔

ہم نصابی سرگرمیاں بھی عروج پر رہیں۔ موسم گرما کے تربیتی کیمپ گھوڑا گلی میں سکاؤٹس نے ۹ میں سے ۸ مقابلے جیتے۔ نویں مقابلے میں بھی ان کی تیسری پوزیشن تھی۔ فٹ بال، ہاکی اور باسکٹ بال کے مقابلے پاکستان ایئرفورس کالج سرگودھا، کیڈٹ کالج حسن ابدال اور کیڈٹ کالج کوہاٹ کے ساتھ ہوئے۔ تینوں اسپورٹس فکسچر میں کالج سرخرو ہوا۔

ہائیکنگ کلب کے ارکان نے کاغان میں ۸ مقامات کی سیر کی۔ ماؤنٹینئرنگ کلب نے کاکول میں ٹریننگ کے بعد کاغان میں کچھ چوٹیاں سر کیں۔ چترال میں ہائیکنگ ٹریکنگ کی برطانوی ٹیم میں کالج کے تین کیڈٹس شریک ہوئے۔ یہ پروگرام ۴ ہفتوں پر محیط تھا۔

کالج ہارس رائیڈنگ کلب کو خود کفیل کر رہا ہے۔

صبح کی اسمبلی میں طلبا تقاریر کی مشق کرتے ہیں۔ ۴۰ فیصد طلبا نے بین الاقامتی مباحثوں میں شرکت کی۔ ۵ سالہ قیام کے دوران ہر طالب علم پر ۲۰ کتب کا باقاعدہ مطالعہ بھی لازم کیا گیا ہے۔ یہ کالج کی ۲۶ ہزار کتب پر مشتمل لائبریری کا بہترین استعمال ہے۔ تعلیمی صلاحیتوں کے عروج کے لئے ریسرچ اینڈ ڈیولپمنٹ سیل

بھی مسلسل کام کر رہا ہے۔ ہسٹاریکل اور اقبال سوسائٹیوں کا قیام اس سلسلے میں مزید پیش رفت ہیں۔ تعمیرات میں ٹینس کورٹ، مین گیٹ، ویٹنگ روم اور کالج کے آڈیٹوریم کی چھت کی تبدیلی اس سال کے اہم تعمیراتی کام ہیں۔

صدر پاکستان مسٹر فاروق احمد خان لغاری کا خطاب

مہمان خصوصی نے ری یونین اور یوم والدین میں شرکت پر مسرت کا اظہار کیا۔ انہوں نے فرمایا:

''مجھے اس عظیم درسگاہ عالمگیر ینز کے عظیم کارناموں کا علم ہے۔ میں گارڈ آف آنر، کالج کے ڈسپلن اور اعلیٰ تعلیمی کارکردگی سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ کالج کی انتظامیہ اور سٹاف کو اس کے لئے مبارک باد دیتا ہوں۔ نتائج دکھانے والے عالمگیر ینز اور انعام لینے والے طلبا کو بھی خصوصی مبارک باد دیتا ہوں۔''

آپ نے تعلیم کے بارے میں فرمایا:

''علم انسان کو نیکی اور بدی میں امتیاز کرنا سکھاتا ہے۔ معلم کا اہم رول یہ ہے کہ وہ روشنی کا مینار بنے۔ اساتذہ طلبا کی سیرت و کردار کی تعمیر کرتے ہیں۔ انہیں سائنس اور ٹیکنالوجی کے جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کرتے ہیں۔ پس چاہیے کہ وہ وقف کی روح سے سرشار ہو کر نئی نسل میں اعلیٰ اخلاقی قدروں کی روح پھونک دیں۔ والدین کو چاہیے کہ وہ اساتذہ کے ساتھ تعاون کریں۔

میں خود اقامتی درسگاہ کا طلب علم رہا ہوں۔ اس لئے مجھے ایسے اقامتی اداروں کی اہمیت کا احساس ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ ملٹری کالج اعلیٰ مقاصد کو بطریق احسن پورا کر رہا ہے۔ جس کا ثبوت اس کا اعلیٰ ریکارڈ ہے۔

آپ نے طلبا کو نصیحت کی:

''آپ اس ملک کے وہ خوش قسمت فرزند ہیں جنہیں ایسی درسگاہ میں آنے کا موقع ملا۔ جبکہ ملک میں بے شمار ایسے سکول ہیں جہاں کمرے تک موجود نہیں، یا صرف ایک کمرے پر مشتمل ہیں۔ اس لئے چاہئے کہ اپنے دوسرے بھائیوں کے لیے اعلیٰ سیرت کے نمونے پیش کریں اور ان کی خدمت کے لئے تیار رہیں تاکہ قوم کے شکرگزار بن سکیں۔ جس نے ان کی تعلیم کے لئے ایسا اعلیٰ ادارہ قائم کیا۔ چاہیے کہ محنت اور استقلال کے ساتھ اعلیٰ اقدار اور صلاحیتوں کو حاصل کریں۔ محنت سے ان کٹھن راہوں سے گزرنا ہوگا اس کے لیے کوئی شارٹ کٹ نہیں''۔

آپ نے سابق عالمگیر ینز کو نصیحت کی:

''مادر علمی سے آپ کی محبت اور رفاقت قابل قدر ہے۔ یہ اعلیٰ اخلاقی آئیڈیل ہے۔ چاہیئے کہ اس ادارہ کی اعلیٰ روایت کی مشعل کو ہر آن روشن رکھیں۔ محنت لگن اور خلوص دل سے اہل وطن کی خدمت کریں۔ نوجوان عالمگیر ینز کے کے سامنے اخوت و محبت کی مثالیں قائم کریں''۔

آپ نے ملک کے مخیّر حضرات سے بھی اپیل کی:

''حکومت ملک میں تعلیم کی کمی اور اس کے گرتے ہوئے معیار کو بلند کرنا چاہتی ہے۔ مخیّر حضرات کو حکومت کی ان کوششوں میں ہاتھ بٹانا چاہیئے۔ تعلیم سے بڑا کوئی نصب العین نہیں۔ علم کی خاطر قربانی بھی عظیم قربانی شمار ہوتی ہے''۔

جنرل باڈی کا اجلاس

یہ عالمگیر ینز ایسوسی ایشن کی جنرل باڈی کا آٹھواں اجلاس تھا جو ۲۰ نومبر کو موسیٰ ہال میں منعقد ہوا۔ یہ نویں ری یونین تھی۔

حاضری

۱۴۰ عالمگیر ینز شریک ہوئے۔ صرف ۵۹ جنرل باڈی کے اجلاس میں شریک ہوئے۔ جس میں مندرجہ ذیل حضرات اہم ہیں۔

بریگیڈیر (ر) محمد عباس بیگ، میجر جنرل (ر) محمد اکرم، میجر جنرل (ر) طارق نظامی، میجر جنرل عبدالرزاق تمغۂ امتیاز ملٹری، بریگیڈیر مقصود الحسن تمغۂ امتیاز

ملٹری (کمانڈانٹ)، بریگیڈیئر یعقوب علی ڈوگر، مسٹرظہور شوکت جنجوعہ، لیفٹیننٹ کرنل (ر) وکیل خان آفریدی، مسٹراصغرعلی خان، مسٹرخادم حسین۔اس کے علاوہ دو سابق کمانڈانٹ لیفٹیننٹ کرنل (ر) محمد سردارخان اور بریگیڈیئر (ر) ڈاکٹر نورالحق۔

آغاز تقریب:

آغاز قرآن کریم کی تلاوت اور مرحومین بشمول جنرل محمد اقبال مرحوم پیٹرن انچیف کے لئے ایصال ثواب کی دعا سے ہوا۔اس کے بعد کمانڈانٹ نے حاضرین کوخوش آمدید کہااور ری یونین کے مقاصد کواجاگر کیااور زمانہ امن و جنگ میں عالمگیر ینز کی خدمات کا ذکر کیا۔

عبوری انتظامات

لیفٹیننٹ جنرل (ر) آر ڈی بھٹی (سفیر کوریا) اور وائس چیئرمین لیفٹیننٹ جنرل خالدنواز ملک کی غیر حاضری کے باعث سینئر ترین اور سابق وائس پریذیڈنٹ بریگیڈیئر (ر) عباس بیگ سے درخواست کی گئی کہ وہ عبوری طور پر اجلاس کی صدارت قبول کریں۔ پیٹرن انچیف لیفٹیننٹ جنرل (ر) محمد اقبال بھی حکومتی مصروفیات کے باعث بھی اس موقع پر موجود نہ تھے۔

تقریب کی روداد

سیکرٹری پروفیسر سعید راشد نے چیئرمین کی اجازت سے لیفٹیننٹ جنرل (ر) آر ڈی بھٹی کا پیغام پڑھ کر سنایا اور چیئرمین نے ایجنڈے کے نکات پیش کیے۔

سابقہ میٹنگ ۱۹۹۱ء کا خلاصہ پڑھا گیا۔خلاصہ کے نکات کو کرنل محمد افضل نے تجویز کیا اور لیفٹیننٹ کرنل (ر) سلطان حیدر نے اس کی حمایت کی۔

دوسرا مرحلہ حسابات پیش کرنے کا تھا۔کرنل (ر) ولی احمد خان نے نکتہ اٹھایا کہ رقم نیشنل بنک اور نیشنل سیونگ سنٹر میں رکھی گئی ہے۔نفع کے فرق سے نقصان ہورہا ہے۔کمانڈانٹ نے اس کے ازالے کا وعدہ کیا۔لیفٹیننٹ کرنل (ر) شمیم احمد جاوید نے بتایا کہ Withholding Tax کی کٹوتی ہوتی ہے۔اس پر مسٹرشوکت جنجوعہ نے واضح کیا کہ یہ ٹیکس لازمی ہے اس سے نجات ممکن نہیں اس لئے کہ ایسوسی ایشن ابھی تک رجسٹر نہیں ہوئی۔حسابات کی تجویز مسٹر شوکت جنجوعہ نے پیش کی۔جس کی لیفٹیننٹ کرنل (ر) رب نواز نے توثیق کی۔

سیکرٹری پروفیسر سعید راشد نے ایسوسی ایشن کی کارگزاری پیش کی کہ ڈائریکٹری مکمل ہوچکی ہے نیا آئین چھپ کر تقسیم ہو چکا ہے اور کالج کی تاریخ کی دوسری جلد اپریل ۱۹۹۶ء تک آرہی ہے۔کتاب کی تقریب رونمائی کے موقع پر اعزازات اور ایوارڈز کی کمیٹی بھی مقرر کی جائے گی۔

عرصہ زیر رپورٹ میں ایسوسی ایشن اب تک ۶۷۲ ممبرز بنا چکی ہے۔جس میں ۱۳۳ کالج سے فارغ ہونے والے طلبا ہیں اور اس میں ۳۳ سابق عالمگیرینز ۱۹۹۱ء سے اب تک شامل ہوئے ہیں۔

یادگار شہداء کی مرمت

پروفیسر سعید راشد نے بڑے جوش کے ساتھ اس مسئلے کو پیش کیا کہ یادگار شہداء کو کالج کی جملہ عمارات کے مقابلے میں اہمیت نہیں دی گئی۔اس کی از سرنو تعمیر کا خرچ نصف ملین سے ایک ملین تک ہوگا۔اس کار خیر میں عالمگیرینز کی شمولیت ایک اخلاقی تقاضا ہے۔معطیان کے نام کتبے پر کندہ کرائے جائیں گے۔

جنرل محمد اقبال مرحوم کی یادگار

مسٹرشوکت جنجوعہ نے یہ تجویز پیش کی۔اس تجویز کو متفقہ طور پر منظور کیا گیا اور کہا گیا کہ لائبریری بھی ان کے نام سے منسوب کی جائے۔

رول آف آنر

میجر جنرل (ر) عارف نظامی نے تجویز کیا کہ سویلین کے حلقے سے بھی عالمگیریز کو رول آف آنر میں شریک کیا جائے۔ جس میں بے شمار لوگ بڑے بڑے کارنامے انجام دے چکے ہیں یا دے رہے ہیں۔ اس تجویز سے ہاؤس نے اتفاق ظاہر کیا۔

تین وائس چیئر مین بنانے کی تجویز

موجودہ آئین میں ایک حاضر سروس عالمگیرین بطور وائس چیئر مین رکھا گیا ہے۔ مسٹر شوکت جنجوعہ نے تجویز کیا کہ ایک سول سے بھی لیا جائے۔ ہاؤس نے اس تجویز سے اتفاق کیا۔ بریگیڈیئر یعسوب علی ڈوگر نے تین کی تجویز پیش کی۔ اس کی میجر جنرل طارق نظامی نے تائید کی۔ یعنی ایک آرمی سے حاضر سروس، دوسرا ریٹائرڈ اور تیسرا سویلین، ہاؤس نے بھی اس سے اتفاق کیا۔

سیکرٹری بطور سیکرٹری جنرل

مسٹر شوکت جنجوعہ نے تجویز کیا کہ سیکرٹری کو سیکرٹری جنرل کے نام سے بدل دیا جائے۔ اس کی تائید مسٹر وکیل خان آفریدی نے کی اور ہاؤس نے اس تجویز کو متفقہ طور پر منظور کیا۔ اس کے ساتھ ہی پروفیسر مرزا عبداللطیف کے لئے بطور اسسٹنٹ سیکرٹری منظوری دی گئی۔

عہدیداران کا انتخاب

چیئر مین کے لئے لیفٹیننٹ جنرل نذر حسین کا نام میجر جنرل عبدالرزاق نے تجویز کیا جس کی تائید لیفٹیننٹ کرنل (ر) وکیل خان آفریدی نے کی اور ہاؤس نے ہاتھ کھڑے کر کے تائید کی۔

وائس چیئر مین کے لئے میجر جنرل نعیم اکبر کا نام لیفٹیننٹ کرنل (ر) محمد افسر نے پیش کیا۔ جس کی تائید میجر شفقت نواز نے کی اور ہاؤس نے اسے منظور کر لیا۔ پروفیسر سعید راشد سے درخواست کی گئی کہ وہ آئندہ دورانیے کے لیے بھی اپنے عہدے کو جاری رکھیں۔ سروس سے ریٹائرڈ عالمگیریز میں سے ایڈیشنل وائس چیئر مین کے انتخاب کے لئے لیفٹیننٹ کرنل (ر) وکیل خان آفریدی (موجودہ ڈائریکٹر جنرل اسٹیبلشمنٹ ڈویژن اسلام آباد) کا نام پیش کیا گیا۔ جس کی تائید میجر جنرل عبدالرزاق نے کی اور ہاؤس نے ہاتھ کھڑے کر کے اسے منظور کیا۔ ایڈیشنل وائس چیئر مین (سویلین) کے لئے دو نام زیر غور تھے جس میں چوہدری خادم حسین اور مسٹر اصغر علی خان شامل تھے۔ مسٹر خادم نے ۳۶ اور مسٹر اصغر علی نے ۱۹ ووٹ حاصل کئے۔ چنانچہ مسٹر خادم حسین منتخب قرار دیئے گئے۔

اس مرتبہ ری یونین پر حاضری بے حد کم تھی۔ جہلم اور پشاور زون کی نمائندگی تھی۔ سبکدوش ہونے والے عہدیداران کے لئے لیفٹیننٹ کرنل (ر) ولی احمد خان نے شکریئے کا ووٹ تجویز کیا جس کی تائید میجر جنرل عبدالرزاق نے کی اور متفقہ طور پر پاس کیا گیا۔

☆☆☆

کالج کرانیکل (College Chronicle)

اپریل ۱۹۸۹ء سے اہم واقعات کا گوشوارہ پیش کیا جاتا ہے۔

۱۲ مارچ ۱۹۸۹ء میجر جنرل چوہدری محمد نواز ۹ بجے کالج میں پہنچے۔

۲۶ مارچ ۱۹۸۹ء پروفیسر نسیم اختر بھٹی کیبنٹ ڈویژن راولپنڈی میں بطور سیکشن آفیسر پہنچے۔

۲۶ مارچ ۱۹۸۹ء پروفیسر راحت اسد نے کالج کو خیر آباد کہا اور ۱۰ مارچ ۱۹۸۹ء کو آرمی سے ریٹائرمنٹ لی۔

۸۹-۱۹۸۸ء کا آغاز ۱۶ اپریل ۱۹۸۸ء کو ہوا۔ آٹھویں کلاس دوسرے دن پہنچی۔ ان کے والدین اور سرپرست ہمراہ تھے۔ لیفٹیننٹ جنرل محمد اقبال ہلال امتیاز (ملٹری) ستارہ بسالت' صدر عالمگیرین ایسوسی ایشن نے نئی انٹری کو خوش آمدید کہا اور والدین سے خطاب کیا۔ مندرجہ ذیل سٹاف آفیسرز پوسٹ ہوئے۔

بریگیڈیئر مقصود الحسن (۱۲ اکتوبر ۱۹۹۱ء)' کرنل محمد رفیع بٹ (۲۶ اگست ۱۹۹۵ء)' لیفٹیننٹ کرنل محمد جمیل (۱۶ نومبر ۱۹۹۴ء)' میجر محمد اکرم (۱۵ اپریل ۱۹۹۴ء)' میجر عنایت اللہ خان (۳۱ اگست ۱۹۹۳ء)' میجر طارق محمود (۲۶ فروری ۱۹۹۵ء)' میجر منصور احمد (۱۵ جولائی ۱۹۹۵ء)' میجر مصدق حسین (۱۱۳ اکتوبر ۱۹۹۵ء)' کیپٹن حبیب نواز ۱۹ اپریل ۱۹۹۵ء)' کیپٹن عبدالقیوم ستی (۱۳ جولائی ۱۹۹۵ء)۔

آرمی پبلک سکول

یہ جونیئرز سکول کالج ایریا میں ۲۹ اپریل ۱۹۸۹ء کو بیگم بریگیڈیئر نورالحق نے قائم کیا۔ ابتدا میں پانچ کلاسیں شروع کیں' نرسری' پریپ' کلاس اوّل' کلاس دوم' کلاس سوئم

آرمی ایجوکیشن کے ڈائریکٹر جنرل نے ۶ جون ۱۹۸۹ء کو معائنہ کیا اور لائبریری قائم کرنے کے لئے مالی امداد دی۔

رول آف آنر

۱۔ کیڈٹ فیصل صدیق (کالج پریفیکٹ) نے ایف ایس سی میں' بورڈ میں چوتھی پوزیشن حاصل کی۔ ۱۱۰۰ میں سے ۹۰۲ نمبر حاصل کئے۔

۲۔ کیڈٹ عمر صدیق نے میٹرک میں پہلی پوزیشن لی ۱۹۸۹ء کے راولپنڈی بورڈ کے سالانہ امتحان موسم بہار میں ۸۵۰ میں سے ۷۸۱ نمبر لئے۔

۳۔ کیڈٹ ایم عامر نے بورڈ کے میٹرک ۱۹۸۹ء کے امتحان میں پانچویں پوزیشن حاصل کی اور ۸۵۰ میں ۷۷۴ نمبر لئے۔

۴۔ کیڈٹ نوازش ممتاز نے امتحان میٹرک بورڈ ۱۹۸۹ء میں چھٹی پوزیشن حاصل کی۔ ۸۵۰ میں سے ۷۷۲ نمبر حاصل کر کے قائداعظم سکالرشپ لیا۔

۵۔ کیڈٹ احسان وقاص نے امتحان میٹرک بورڈ ۱۹۸۹ء میں ساتویں پوزیشن حاصل کی۔ ۸۵۰ میں سے ۷۷۱ نمبر حاصل کر کے قائداعظم سکالرشپ لیا۔

۶۔ کیڈٹ عمران نذیر نے امتحان میٹرک بورڈ ۱۹۸۹ء میں آٹھویں پوزیشن حاصل کی۔ ۸۵۰ میں سے ۷۶۴ نمبر لے کر قائداعظم سکالرشپ حاصل کیا۔

۷۔ کیڈٹ ایم کلیم نے امتحان میٹرک بورڈ ۱۹۸۹ء میں نویں پوزیشن حاصل کی۔ ۸۵۰ میں سے ۷۶۱ نمبر لے کر قائداعظم سکالرشپ حاصل کیا۔

۸۔ کیڈٹ ندیم اختر نے امتحان میٹرک بورڈ ۱۹۸۹ء میں نویں پوزیشن حاصل کی۔ ۸۵۰ میں سے ۷۶۱ نمبر لے کر قائداعظم سکالرشپ حاصل کیا۔

گولڈ میڈلسٹ

قیصر علی کیانی نے چیئر مین جائنٹ چیفس آف سٹاف کمیٹی گولڈ میڈل لیا' شاہد اقبال نے ڈائریکٹر جنرل آرمی ایجوکیشن گولڈ میڈل لیا' خرم اعجاز نے اختر احسن گولڈ میڈل لیا۔

۱۷ اپریل ۱۹۸۹ء لیفٹیننٹ جنرل (اے۔جی) محمد شریف (سابق عالمگیرین) کے والد کی وفات پر کمانڈانٹ اور کچھ سٹاف ممبران نے جا تلان کسرال جا کر اظہار تعزیت کی۔ سابق عالمگیرین پروفیسر احمد صدیقی کی وفات پر بھی چکوال اظہار تعزیت کے لئے گئے۔ ان کی وفات اپریل ۱۹۸۹ء کو ہوئی تھی۔

۱۰ ستمبر ۱۹۸۹ء ۳۶ کیڈٹ آئی ایس ایس بی سلیکشن کے بعد فرسٹ ایئر کلاس میں داخل ہوئے۔ یہ داخلہ سی او اے ایس کی نئی پالیسی کے تحت ہوا۔

۱۵ ستمبر ۱۹۸۹ء کے دن اگرچہ جمعہ تھالیکن کالج کا یومِ تاسیس منایا گیا۔ جنرل محمد اقبال مہمان خصوصی تھے۔ ۱۶ستمبر ۱۹۸۹ء کو پاکستان ٹائمزاور ۱۷ستمبر کو جنگ راولپنڈی میں اس کی خبریں چھپیں۔

۱۹ تا ۲۸ دسمبر ۱۹۸۹ء کمانڈانٹ اور کیڈٹ نے انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی کا دورہ کیا۔ ۷نومبر ۱۹۸۹ء کو یومِ والدین منایا گیا۔

۱۶ دسمبر ۱۹۸۹ءا ے کیو لیفٹیننٹ کرنل احمد شاہد پرویز قریشی کی ملٹری کالج میں پوسٹنگ ہوئی۔

۸ جون ۱۹۹۰ء کو سی آئی کرنل امتیاز علی ملٹری کالج میں پوسٹ ہوئے۔

۱۷ اپریل ۱۹۹۰ء کو نئی انٹری آئی لیفٹیننٹ جنرل (ر) محمد اقبال صدر عالمگیر یز نے موسیٰ ہال میں والدین اور بچوں کو خطاب کیا۔ مہمانوں کے ساتھ گروپ فوٹو بھی کھینچوایا۔

۲۱جولائی ۱۹۹۰ء کو ڈی جی اے ای سی میجر جنرل چوہدری عبدالمجیب کو ان کی ریٹائرمنٹ پر کالج میں عشائیہ دیا گیا۔ جس میں نئے ڈی اے ای بریگیڈیئر سعید احمد بھی شامل تھے۔

۱۵ستمبر۱۹۹۰ کو کالج کا یوم تاسیس منایا گیا۔ سینئر بریگیڈیئر (ر)۱۹محمد حیات مہمان خصوصی تھے۔

۲۲ستمبر۱۹۹۰ء کو کوارٹر ماسٹر میجر طارق حبیب (سابق عالمگیرین) پوسٹ آؤٹ ہوئے۔ وہ اس کالج میں ۳ جولائی ۱۹۸۸ء کو آئے تھے۔ انہوں نے موجودہ دفتر عالمگیرین کی تزئین و آرائش میں حصہ لیا تھا۔

۲۴ستمبر۱۹۹۰ء جہلم زون کے عالمگیریز کا اجتماع ہوا جسمیں میجر طارق حبیب سیکرٹری عالمگیریز (آفیشیئٹنگ) کو خدا حافظ کہا گیا۔

ڈائریکٹر آرمی ایجوکیشن کانفرنس

۲۳نومبر۱۹۹۰ء کو بریگیڈیئر سعید احمد کے زیر اہتمام آرمی ایجوکیشن کی کانفرنس ہوئی عنوان یہ تھا۔

Educational criteria in the army and the methods for improvement.

شرکائے کانفرنس یہ تھے:

بریگیڈیئر نورالحق، بریگیڈیئر ظہور احمد، بریگیڈیئر ایچ آر صدیقی، بریگیڈیئر اللہ بخش، بریگیڈیئر خیبر زمان، بریگیڈیئر ایم سلیم اختر، بریگیڈیئر سمیع الدین صدیقی، بریگیڈیئر افتخار عالم، کرنل زیڈ اے نقوی اور کرنل امتیاز علی

ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ سیل:

یہ سیل ۱۹۷۴ء میں پروفیسر سعید راشد کے زیر اہتمام کھولا گیا۔ ۱۹۸۹ء تک وہ اس سے وابستہ رہے۔ پاکستان گیلری کے لئے انہوں نے سامان اکٹھا کیا۔ ان کے بعد میجر ڈاکٹر عبدالواحد انچارج مقرر ہوئے۔ ان کے عہد میں پاکستان گیلری قائم کی گئی اور اس کا سامان سیل سے نکال کر گیلری میں رکھا گیا۔

۱۶ مارچ ۱۹۹۱ء کو سیکنڈ ایئر کو خدا حافظ کہا گیا۔ اس موقع پر ڈنر کے بعد ڈرامہ کلب نے پروگرام پیش کیا اور کمانڈانٹ نے خطاب کیا۔

۱۷ مارچ ۱۹۹۱ء آٹھویں کلاس سینیئر ز ہاؤس میں منتقل ہوئی اور جناح ہاؤس میں نئی آٹھویں کلاس مقیم ہوئی۔ نئے بچوں کے والدین کو مہمان خصوصی لیفٹیننٹ جنرل محمد اقبال نے خوش آمدید کہا اور گروپ فوٹو میں بھی شامل ہوئے۔

۳۱ مئی ۱۹۹۱ء لیفٹیننٹ جنرل (ر) محمد اقبال کی زیر صدارت عالمگیریز ایگزیکٹو کمیٹی کا اجلاس ہوا۔ اس میں لیفٹیننٹ جنرل آر ڈی بھٹی، میجر جنرل محمد اکرم، بریگیڈیئر نورالحق، بریگیڈیئر مقصود الحسن نے شرکت کی۔

۱۱ جون ۱۹۹۱ء لیفٹیننٹ کرنل احمد شاہد پرویز انٹیلیجنس بیورو لاہور کے لئے پوسٹ آؤٹ ہوئے۔ وہ سیکرٹری عالمگیریز (آفیشیئٹنگ) بھی رہے۔

۱۴ تا ۱۶ستمبر۱۹۹۱ء یوم تاسیس کالج اور ری یونین کی تقریبات ہوئیں۔

خدا حافظ بریگیڈیئر ڈاکٹر نورالحق

کمانڈانٹ بریگیڈیئر نورالحق نے یہاں چار سال مکمل کئے تھے اور اس دوران پی ایچ ڈی کی۔ جی ایچ کیو کے لئے پوسٹ آؤٹ ہوئے۔ انہوں نے اپنے زمانہ میں تعلیم پر سب سے زیادہ زور دیا۔ ۱۷ااکتوبر۱۹۹۱ء کو انہیں کمانڈانٹ بریگیڈیئر مقصود الحسن نے عشائیہ دیا۔ جہلم کینٹ سے بھی مہمان شامل ہوئے۔

۱۰ اکتوبر ۱۹۹۱ء پی ایم اے کی ۸۴ ویں لانگ کورس پاسنگ آؤٹ پریڈ میں ۱۲ میں سے ۳ ایوارڈ عالمگیرینز کو ملے۔
۵۲۷۴ عمر بخاری سورڈ آف آنر' چیف آف آرمی سٹاف میڈل' ٹیکٹکس میڈل
۵۱۷۴ عنایت حسین پریذیڈنٹ گولڈ میڈل' آرٹلری میڈل
شجاع نور میپ ریڈنگ میڈل
۱۹ دسمبر ۱۹۹۱ء کے یوم والدین میں مہمان خصوصی جنرل غازی الدین رانا تھے۔
۱۵ ستمبر ۱۹۹۲ء کالج کا یوم تاسیس منایا گیا۔ لیفٹیننٹ جنرل آر ڈی بھٹی مہمان خصوصی تھے۔
۹ جنوری ۱۹۹۳ء آفیسرز ملٹری کالج کے ایک وفد نے چکری راجگان کے گاؤں میں مرحوم سی او اے ایس جنرل آصف نواز کے جنازے میں شرکت کی جو ۸ جنوری ۱۹۹۳ء کو فوت ہوئے تھے۔

تعلیمی سفر

۹۳-۱۹۹۲ء کے دوران مندرجہ ذیل تعلیمی سفر کیے گئے۔ گیارھویں جماعت نے PINSTECH کا سفر کیا۔ بارھویں کلاس نے FDLs-۲۳ ڈویژن کا علاقہ دیکھا۔ دہم نے سالٹ مائنز کھیوڑہ دیکھا۔ نہم نے منگلا ڈیم پاور ہاؤس دیکھا۔ آٹھویں نے چپ بورڈ فیکٹری دیکھی۔ ۷ امئی ۱۹۹۳ء کو کمانڈانٹ نے عہدیداروں کو بیج تقسیم کیے۔
سردار طارق کالج پریفیکٹ' عدیل رشید صدر لٹریری سوسائٹی' وسیم کالج اسپورٹس سیکرٹری' حسن مہدی سیکرٹری لٹریری سوسائٹی۔
۷ امئی ۱۹۹۳ء جماعت دوازدہم کو الوداعی عشائیہ دیا گیا۔ اس موقع پر میجر پرویز نے ڈرامہ پیش کیا۔
۱۸ جولائی ۱۹۹۳ء لیفٹیننٹ جنرل محمد اقبال (عالمگیرین) گورنر پنجاب بنائے گئے۔
۴ ستمبر ۱۹۹۳ء لیفٹیننٹ جنرل (ر) آر ڈی بھٹی اور میجر جنرل محمد اکرم نے کالج کا دورہ کیا اور کالج کے ماسٹر پلان کا جائزہ لیا۔
۱۵ ستمبر ۱۹۹۳ء کالج کا ۶۹ واں یوم تاسیس منایا گیا۔ گورنر پنجاب لیفٹیننٹ جنرل محمد اقبال مہمان خصوصی تھے۔ لیفٹیننٹ جنرل (ر) رحم دل بھٹی بھی شریک ہوئے۔ مہمان خصوصی نے تاریخ کالج جلد دوم کی پرنٹنگ کے لئے ۷۵۰۰۰ روپے کا اعلان کیا۔ اکرم شہید کی یادگار قائم کرنے کی تجویز پیش کی اس کے بعد عالمگیرین کی میٹنگ ہوئی جس میں صدر لیفٹیننٹ جنرل آر ڈی بھٹی تھے۔
۱۴ اکتوبر ۱۹۹۳ء دس کیڈٹ کا وفد میجر ارشاد کی زیر سرکردگی ایبٹ آباد پی ایم اے کی پاسنگ آؤٹ کے مشاہدے کے لئے پہنچا۔ کمال انور (اولڈ عالمگیرین) کو سورڈ آف آنر ملی۔
۱۹ اکتوبر ۱۹۹۳ء لیفٹیننٹ کرنل ولی محمد بطور سی آئی پی ایم اے سے ملٹری کالج پوسٹ ہوئے۔
۲۱ اکتوبر ۱۹۹۳ء نہم' دہم' گیارھویں جماعتوں سے ۲۴ کیڈٹ گورنر ہاؤس لاہور میں پہنچے کمانڈانٹ بریگیڈیئر مقصود الحسن' اے کیو' کوارٹر ماسٹر تین دوسرے افسر بھی ہمراہ گئے۔ یہ خبر اخبار جنگ میں چھپی۔
۳۱ اکتوبر ۱۹۹۳ء ۳۰-۳۱ اکتوبر کی درمیانی رات گراؤنڈ مین خالد محمود بوجہ ہارٹ اٹیک سی ایم ایچ میں فوت ہو گئے۔
۲ نومبر ۱۹۹۳ء انٹر ہاؤس پاکستانیات کا مقابلہ ہوا۔
۳ نومبر ۱۹۹۳ء بہترین کارکردگی کے صلے میں حوصلہ افزائی کے طور پر منگلا جہیل کی اسپورٹس ٹیم کو سیر کروائی گئی۔ یہ مقابلہ آرمی برن ہال اور حسن ابدال کی ٹیموں کے ساتھ ہوا تھا۔
۴ نومبر ۱۹۹۳ء موسیٰ ہال میں لائبریری سیمنار ہوا۔
۹ نومبر ۱۹۹۳ء موسیٰ ہال میں میجر ڈاکٹر عبدالواحد کے زیر اہتمام انٹر ہاؤس اقبالیات کا مقابلہ منعقد ہوا۔
۲۲ نومبر ۱۹۹۳ء اضافی انعامات کی تقسیم کے لئے موسیٰ ہال میں جلسہ منعقد ہوا۔
۶ جنوری ۱۹۹۴ء ایڈم سیمنار ہوا۔ سٹاف کی مشکلات اور ان کے مسائل کا جائزہ لیا گیا۔

۲ جنوری ۱۹۹۴ء دسویں جماعت نے سائنس میوزیم دیکھا۔

لیفٹیننٹ کرنل شیخ ابراہیم (پنجاب)' ۵ جنوری ۱۹۹۲ء کو ملٹری کالج میں پوسٹ ان ہوئے اور یکم جنوری ۱۹۹۵ء کو کالج سے اے کیو کے عہدے سے ریٹائرڈ ہوئے۔

ان کی جگہ یکم جنوری ۱۹۹۵ء کو لیفٹیننٹ کرنل محمد جمیل اے کیو کے لئے پوسٹ ان ہوئے۔ لیفٹیننٹ کرنل شیخ ابراہیم کی طرح وہ بھی عالمگیرین ہیں۔

فروری ۱۹۹۳ء کو کیپٹن ارشد نواز پوسٹ ان ہوئے۔ وہ کوارٹر ماسٹر تھے۔ ۲۹ اپریل ۱۹۹۵ء کو پوسٹ آوٹ ہوئے ان کی جگہ ۲۹ اپریل ۱۹۹۵ء کو میجر طارق محمود (۲۶ پنجاب) پوسٹ ان ہوئے۔ یہ بھی عالمگیرین ہیں۔

۷ اپریل ۱۹۹۵ء کو کیپٹن حبیب بطور میسنگ آفیسر پوسٹ ان ہوئے انہوں نے کیپٹن ظفر اقبال کی جگہ لی۔

۲۵ اپریل ۱۹۹۵ء کو بریگیڈیئر سید اظہر حسین نقوی (۱۹۷۰ء میں کالج میں استاد) سیکرٹری سروسز کلب جی ایچ کیو فوت ہوئے۔

جنرل محمد اقبال سرپرست عالمگیرین ۷ جنوری ۱۹۹۵ء کو فوت ہوئے۔ لیفٹیننٹ کرنل (ر) غلام عباس سابق استاد اور سی آئی ملٹری کالج اپریل ۱۹۹۵ء میں فوت ہوئے۔ مسٹر صفدر ستار (سابق استاد کالج) جنوری ۱۹۹۵ء میں لاہور میں فوت ہوئے۔ مسز بی ڈبلیو کارنیلیس (سابق میٹرن کالج ہسپتال) والدہ میجر یو برک عالمگیرین لاہور میں فوت ہوئیں' تاریخ وفات ۲۶ مارچ ۱۹۹۵ء تھی۔

یادرفتگان

جنرل محمد اقبال نشان امتیاز (ملٹری) ستارہ بسالت

۷ جنوری ۱۹۹۵ء کو عالمگیرین کے پیٹرن ان چیف (Patron In Chief) اور عظیم عالمگیرین فوت ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

ان کی وفات سے عالمگیرین ایسوسی ایشن اور ملٹری کالج' اپنے عظیم محسن سے محروم ہو گئے۔ اور ایک ایسا خلا پیدا ہوا جسے عرصہ تک پورا کرنا بظاہر مشکل نظر آتا ہے۔ (ان کے مزید حالات عالمگیریز ایسوسی ایشن کے باب میں ملاحظہ فرمائیں)

لیفٹیننٹ کرنل غلام عباس

لیفٹیننٹ کرنل غلام عباس اپریل ۱۹۹۵ء میں لاہور میں فوت ہوئے۔ وہ چکوال سے تعلق رکھتے تھے۔ کالج سے ان کا تعلق سب سے پرانا تھا۔ یہاں کیمسٹری کے استاد تھے۔ ۰۷-۱۹۶۷ء میں محمود غزنوی ہاؤس کے ہاؤس ماسٹر بھی رہے۔

دوسری مرتبہ کالج میں ۱۹۷۵ء میں وارد ہوئے اور ۱۹۷۷ء تک ٹھہرے۔ وہ نہایت شریف النفس اور مرنجان مرنج انسان اور کامیاب انسٹرکٹر تھے۔

مسٹر صفدر ستار

یہ بھی ۱۹۷۳ء سے ۱۹۷۶ء تک کالج میں استاد رہے۔ جنوری ۱۹۹۵ء میں ان کا لاہور میں انتقال ہوا۔ اگرچہ وہ تھوڑا ہی عرصہ یہاں رہے لیکن کالج کے پرانے کارکنان کے دلوں میں اتنا گھر کر چکے تھے کہ آج بھی وہ ان کو یاد کرتے ہیں۔ نہایت محنتی اور شریف النفس استاد تھے۔ وہ کئی کتابوں کے مصنف تھے۔

مسز ڈبلیو کارنیلس

۲۶ مارچ ۱۹۹۵ء کو ان کا انتقال ہوا۔ وہ ۱۹۴۷ء سے ۱۹۷۰ء تک لمبے عرصہ تک کالج سٹاف کا حصہ رہیں۔ کالج ہسپتال میں میٹرن کے عہدے پر مامور تھیں۔ اپنے کام میں مہارت اور لگن کے لئے وہ ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ ان کے زمانے کے طلباء ان کے دست شفقت اور مہربانیوں کو آج تک یاد کرتے ہیں۔ ریٹائرمنٹ کا بیشتر زمانہ انہوں نے لاہور میں گزارا۔ جب بھی اپنے بیٹے میجر یو برک مارون کارنیلس (انسٹرکٹر ملٹری کالج) سے ملنے ملٹری کالج میں آتیں تو بڑے جذباتی انداز سے اپنے زمانے کے رکھ رکھاؤ خصوصاً بریگیڈیئر رفیق کے ڈسپلن اور کارناموں کا ذکر کیا کرتی تھیں۔

سرجن لیفٹیننٹ سید امیر محسن عباس

یہ عالمگیرین تھے۔ ۲۱ فروری ۱۹۹۵ء کو فوت ہوئے۔ ملٹری کالج میں وہ اپریل ۱۹۷۶ء میں آئے اور میٹرک کے بعد ۱۹۷۹ء میں چلے گئے۔ ان کا کالج نمبر ۳۸۸۹ تھا۔ ۱۹۸۸ء ڈاکٹر کی حیثیت سے آرمی سے وابستہ ہوئے۔ ۱۹۹۳ء میں ENT کے سپیشلسٹ بنے۔ ۱۹۹۴ء کو وہ پاکستان نیوی میں پوسٹ ہوئے۔ ان کا عین جوانی میں فوت ہونا بہت افسوس ناک ہے۔

ترقیاں (Promotions) اوراعزازات (Distinctions)

اپریل ۱۹۸۹ء سے اپریل ۱۹۹۴ء کے عرصے میں عالمگیریز کی پیشہ ورانہ ترقیوں (Promotions) اور سول میں حاصل کردہ اعزازات (Distinctions) کی تفصیل یہ ہے۔

ا۔ لیفٹیننٹ جنرل آرڈی بھٹی ہلال جرأت' ستارہ بسالت' لیفٹیننٹ جنرل نذر حسین' ہلال جرأت' ستارہ بسالت

ب۔ میجر جنرل پرموٹ ہوئے:

میجر جنرل نعیم اکبر خان' میجر جنرل محمد اکرم' میجر جنرل محمد مشتاق' میجر جنرل خالد نواز

میجر جنرل محمد یوسف خان ۱۹۹۳ء میجر جنرل امتیاز شاہین ۱۹۹۴ء

ج۔ بریگیڈیئر کے عہدے پر ترقی پائی۔

بریگیڈیئر خالد مسعود' بریگیڈیئر محمد شیراز' بریگیڈیئر سعید بیگ' بریگیڈیئر صولت عباس

بریگیڈیئر منیر اکبر خان ۱۹۹۴ء' بریگیڈیئر سلیم سلیمان' بریگیڈیئر یعسوب علی ڈوگر

دوران سال ۱۹۹۴ء مندرجہ ذیل عالمگیریز کرنل سے بریگیڈیئر پروموٹ ہوئے:

بریگیڈیئر امتیاز حسین' بریگیڈیئر خالد عمر' بریگیڈیئر غلام محمد محترم' بریگیڈیئر مظہر الحق

بریگیڈیئر خورشید عالم' بریگیڈیئر اقبال اختر' بریگیڈیئر نوید احمد خان' بریگیڈیئر اشفاق پرویز کیانی

سول کے امتیازات

ا۔ لیفٹیننٹ جنرل (ر) محمد اقبال گورنر پنجاب (۱۸ جولائی ۱۹۹۴ء کو مقرر ہوئے تھے)

۲۔ لیفٹیننٹ جنرل (ر) آرڈی بھٹی وفاقی وزیر پٹرولیم وقدرتی ذرائع

۱۸ جولائی ۱۹۹۲ء تا ۱۹ اکتوبر ۱۹۹۲ء وفاقی وزیر دفاعی پیداوار ۱۹۹۳ء تا حال

۳۔ بریگیڈیئر (ر) محمد صادق' وزیر برائے ہاؤسنگ' کمیونیکیشن وتعمیرات حکومت پنجاب

۲۶ جولائی ۱۹۹۳ء تا ۲۱ اکتوبر ۱۹۹۳ء

۴۔ بریگیڈیئر (ر) محمد اشرف وزیر اطلاعات وثقافت

۲۶ جولائی ۱۹۹۳ء تا ۲۱ اکتوبر ۱۹۹۳ء' منسٹر فار لیبر اینڈ پاور' منسٹر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن پنجاب گورنمنٹ

۵۔ لیفٹیننٹ جنرل محمد اقبال چیئرمین پنجاب پبلک سروسز کمیشن

۶۔ لیفٹیننٹ جنرل محمد صفدر وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی اکتوبر ۱۹۹۳ء تا ۱۹۹۴ء

۷۔ میجر جنرل طارق نظامی چیئرمین آزاد کشمیر پبلک سروس کمیشن

سفراء کرام

ا۔ ایئر چیف مارشل ذوالفقار علی خان پاکستانی سفیر برائے حکومت امریکہ ۱۹۹۰ء

۲۔ لیفٹیننٹ جنرل محمد صفدر پاکستانی سفیر برائے حکومت مراکش

۳۔ لیفٹیننٹ جنرل آرڈی بھٹی پاکستانی سفیر برائے حکومت شمالی کوریا (تقرری جون ۱۹۹۴ء)

عبوری حکومت میں وزیر قدرتی وسائل بھی رہے۔

تحقیقی مناصب

اصغر علی خان' اٹامک انرجی کمیشن کے ایک شعبے کے سربراہ مقرر ہوئے۔

ڈاکٹر محمد سردار‘ ڈائریکٹر ساؤتھ ایشین سٹڈی‘ پنجاب یونیورسٹی

دوران سال ۱۹۹۴ء مندرجہ ذیل عالمگیرینز سول ایڈمنسٹریشن میں مندرجہ ذیل عہدوں پر مقرر ہوئے۔

بریگیڈیئر اطہر علی کمشنر راولپنڈی‘ مسٹر قمر الزمان سیکرٹری گورنمنٹ پنجاب

مسٹر عظمت چیف پولیٹکل ایجنٹ مالاکنڈ ایجنسی (یہ عہدہ ڈپٹی کمشنر کے برابر ہوتا ہے)

مسٹر سلطان حنیف اورک زئی ڈی آئی جی پشاور‘ مسٹر ظہیر شاہ ایکسیئن‘ مسٹر ریاض نور سیکرٹری فنانس صوبہ سرحد‘ مسٹر ڈی جے خٹک وائس چانسلر پشاور یونیورسٹی

پی ایچ ڈی

۲۰۷۱ ڈاکٹر محمد خان پی ایچ ڈی (رشین زبان)‘ ۱۲۹۴ ڈاکٹر منظور حسین پی ایچ ڈی (انجینئرنگ) C-9 ڈاکٹر مقصود الحسن نور پی ایچ ڈی (Illinois)‘

۳۵۱۱ ڈاکٹر محمد شاہ پی ایچ ڈی (انجینئرنگ)‘ ۱۴۲۹ ڈاکٹر سلیم ناز پی ایچ ڈی (AK)

عالمگیرین بریگیڈیئرز

۲ بریگیڈیئر سلطان محمد‘ ۱۹ بریگیڈیئر محمد حیات‘ ۱۷۳ بریگیڈیئر رب نواز‘ ۱۹۱ بریگیڈیئر محمد عباس بیگ‘ ۱۵۰ بریگیڈیئر غلام محمد‘ ۴۳۷ بریگیڈیئر محمد اسلم خان‘ ۴۴۱ بریگیڈیئر محمد عامر خان‘ ۴۹۶ بریگیڈیئر بشیر احمد‘ ۵۶۵ بریگیڈیئر محمد صادق خان‘ ۵۷۳ بریگیڈیئر سید اکبر حسین شاہ‘ ۵۹۸ بریگیڈیئر امیر جان‘ ۶۳۶ بریگیڈیئر خوشی محمد‘ ۶۸۸ بریگیڈیئر عطا محمد ملک‘ ۶۹۰ بریگیڈیئر محمد اقبال‘ ۷۴۳ بریگیڈیئر محمد حیات‘ ۷۴۸ بریگیڈیئر محمد اسلم‘ ۷۶۱ بریگیڈیئر محمد اکبر‘ ۱۲۰۵ بریگیڈیئر محمد شریف‘ ۱۲۱۶ بریگیڈیئر محمد ایوب‘ ۱۲۲۱ بریگیڈیئر محمد اسلم جنجوعہ‘ ۱۲۲۳ بریگیڈیئر اکرم ظفر‘ ۱۲۴۳ بریگیڈیئر محمد خان‘ ۱۵۶۴ بریگیڈیئر امیر محمد خان‘ ۱۴۱۰ بریگیڈیئر عاشق حسین ملک‘ ۱۴۲۹ بریگیڈیئر محمد شریف‘ ۱۵۵۲ بریگیڈیئر محمد مشتاق‘ ۱۵۶۴ بریگیڈیئر محمد عثمان‘ ۱۵۹۳ بریگیڈیئر محمد اشرف‘ ۱۶۱۷ بریگیڈیئر محمد اکرم‘ ۱۷۳۸ بریگیڈیئر سلطان احمد‘ ۱۷۷۹ بریگیڈیئر سید محمد خان‘ ۱۸۰۵ بریگیڈیئر فضل الرحمن‘ ۱۸۲۳ بریگیڈیئر محمد اسلم‘ ۱۸۷۰ بریگیڈیئر سلطان جہانگیر‘ ۱۸۸۸ بریگیڈیئر عبدالروف ملک‘ ۱۹۰۰ بریگیڈیئر ریاض الحسن شاہ‘ ۱۹۴۹ بریگیڈیئر محمد یونس‘ ۲۰۹۲ بریگیڈیئر رب نواز خان‘ ۱۸۷۱ کموڈور سجاد حیدر‘ ۱۳۴۱ بریگیڈیئر قربان علی برلاس‘ ۱۹۳۸ بریگیڈیئر مشتاق احمد‘ ۱۴۸۹ بریگیڈیئر منظور حسین‘ ۲۰۴۰ بریگیڈیئر سعید اختر‘ ۲۰۴۶ بریگیڈیئر محمد اجمل‘ ۲۰۴۸ بریگیڈیئر محمد اقبال‘ ۲۰۷۱ بریگیڈیئر سلطان محمود‘ ۲۱۱۲ بریگیڈیئر صغیر حسین‘ ۲۴۲۸ بریگیڈیئر مقصود الحسن‘ ۲۴۶۹ بریگیڈیئر ذوالفقار علی شاہ بخاری‘ ۲۰۶۰ بریگیڈیئر قربان حسین‘ ۔۔۔ بریگیڈیئر غلام علی‘ ۲۳۳۵ بریگیڈیئر اقبال احمد‘ ۲۴۹۷ بریگیڈیئر یعسوب علی ڈوگر‘ ۔۔۔ بریگیڈیئر غلام نبی‘ ۲۵۶۸ بریگیڈیئر جہانگیر نواز‘ ۲۵۵۷ بریگیڈیئر ظفر ملک‘ ۲۵۶۴ بریگیڈیئر منیر چوہان‘ ۲۴۳۷ بریگیڈیئر محمد اقبال خان‘ ۲۳۳۸ بریگیڈیئر محمد شیراز‘ ۲۴۸۵ بریگیڈیئر محمد سعید بیگ‘ ۲۳۴۴ بریگیڈیئر خواجہ خالد بشیر‘ کموڈور محمود علی ڈوگر‘ ۲۲۹۰ کموڈور گل زمان ملک‘ ۲۶۰۱ بریگیڈیئر صولت عباس‘ ۔۔۔ بریگیڈیئر جاوید افضل خان‘ ۲۸۳۲ بریگیڈیئر سردار جاوید اشرف خان‘ ۲۶۵۶ بریگیڈیئر طارق محمود‘ ۲۶۴۰ بریگیڈیئر محمد سلیم سلیمان‘ ۲۴۰۸ بریگیڈیئر محمد اقبال خان‘ ۲۵۴۲ بریگیڈیئر خالد مسعود‘ ۲۷۸۵ بریگیڈیئر غلام مصطفیٰ‘ ۔۔۔ بریگیڈیئر اشرف ملک‘ ۔۔۔ بریگیڈیئر ریاض بخاری‘ ۔۔۔ کموڈور محمد یونس

ہاؤس ماسٹرز اور ہاؤس پریفیکٹس

اورنگ زیب ہاؤس

۱۹۸۸ـ۸۹ء ہاؤس ماسٹر میجر محمد بشیر‘ ہاؤس پریفیکٹ خاور وسیم

۱۹۸۹ـ۹۰ ہاؤس‘ ماسٹر میجر رضاء الرحمان‘ ہاؤس پریفیکٹ شاہد پرویز

۱۹۹۰ـ۹۱ء ہاؤس ماسٹر میجر رضاء الرحمان‘ پریفیکٹ کلیم اشرف

۱۹۹۱ـ۹۲ء ہاؤس ماسٹر میجر اکبر علی شاہ‘ ہاؤس پریفیکٹ عمران صدیق

۱۹۹۲ـ۹۳ء ہاؤس ماسٹر میجر محمد ارشاد‘ ہاؤس پریفیکٹ بلال احمد

۱۹۹۳ـ۹۴ء ہاؤس ماسٹر میجر ملازم حسین‘ ہاؤس پریفیکٹ محمد اسد خان

ٹیپو ہاؤس

۱۹۸۸_۸۹ء	ہاؤس ماسٹر میجر سبطین عباس' ہاؤس پریفیکٹ عمر مجید
۱۹۸۹_۹۰	ہاؤس' ماسٹر میجر سبطین عباس' ہاؤس پریفیکٹ احمد بلال
۱۹۹۰_۹۱ء	ہاؤس ماسٹر میجر سبطین عباس' میجر خالد انور مسعود' ہاؤس پریفیکٹ عاصم زیدی
۱۹۹۱_۹۲ء	ہاؤس ماسٹر میجر سلطان علی' ہاؤس پریفیکٹ عادل افتخار
۱۹۹۲_۹۳ء	ہاؤس ماسٹر میجر سلطان علی' ہاؤس پریفیکٹ اسد امتیاز
۱۹۹۳_۹۴ء	ہاؤس ماسٹر میجر سلطان علی' ہاؤس پریفیکٹ کامران خان مینگل
۱۹۹۴_۹۵ء	ہاؤس ماسٹر میجر سلطان علی' ہاؤس پریفیکٹ کامران خان مینگل

شیر شاہ ہاؤس

۱۹۸۸_۸۹ء	ہاؤس ماسٹر میجر احسان اللہ خان' ہاؤس پریفیکٹ حماد رضا
۱۹۸۹_۹۰ء	ہاؤس ماسٹر میجر احسان اللہ خان' ہاؤس پریفیکٹ طارق عزیز
۱۹۹۰_۹۱ء	ہاؤس ماسٹر میجر احسان اللہ خان' ہاؤس پریفیکٹ راشد منظور
۱۹۹۱_۹۲ء	(ہاؤس ختم ہوگیا)

محمود غزنوی ہاؤس

۱۹۸۸_۸۹ء	ہاؤس ماسٹر پروفیسر محمد مشتاق ہاؤس پریفیکٹ فراز احمد
۱۹۸۹_۹۰ء	ہاؤس ماسٹر پروفیسر محمد مشتاق ہاؤس پریفیکٹ نعیم شہزاد
۱۹۹۰_۹۱ء	ہاؤس ماسٹر پروفیسر محمد مشتاق ہاؤس پریفیکٹ آصف نسیم عباسی
۱۹۹۱_۹۲ء	ہاؤس ماسٹر پروفیسر محمد مشتاق ہاؤس پریفیکٹ عامر محمود' عمر فاروق
۱۹۹۲_۹۳ء	ہاؤس ماسٹر پروفیسر محمد مشتاق ہاؤس پریفیکٹ ضرار محمود
۱۹۹۳_۹۴ء	ہاؤس ماسٹر پروفیسر محمد مشتاق ہاؤس پریفیکٹ عاصم تنویر
۱۹۹۴_۹۵ء	ہاؤس ماسٹر پروفیسر محمد مشتاق ہاؤس پریفیکٹ عاصم تنویر

بابر ہاؤس

۱۹۸۸_۸۹ء	ہاؤس ماسٹر میجر سید جواد علی شاہ ہاؤس پریفیکٹ عاطف مشتاق
۱۹۸۹_۹۰ء	ہاؤس ماسٹر میجر سید جواد علی شاہ ہاؤس پریفیکٹ منصور احسن سید
۱۹۹۰_۹۱ء	ہاؤس ماسٹر میجر سید جواد علی شاہ ہاؤس پریفیکٹ طیب غفور
۱۹۹۱_۹۲ء	ہاؤس ماسٹر میجر محمد رشید' میجر وسیم رضاء خان' ہاؤس پریفیکٹس' مبشر ندیم' نسیم عباس' ثقلین مختار' انوار احمد ملک
۱۹۹۲_۹۳ء	ہاؤس ماسٹر میجر وسیم رضاء خان' ہاؤس پریفیکٹ راجہ نعیم اسلم' جاوید اقبال
۱۹۹۳_۹۴ء	ہاؤس ماسٹر میجر وسیم رضاء خان ہاؤس پریفیکٹ راجہ نسیم اسلم' جاوید احمد' الطاف حسین نسیم
۱۹۹۴_۹۵ء	ہاؤس ماسٹر میجر وسیم رضاء خان ہاؤس پریفیکٹ الطاف انجم

جناح ہاؤس

۱۹۸۹ء۔۹۰ ہاؤس ماسٹر میجر ڈاکٹر عبدالواحد' ہاؤس پریفیکٹ اطہر حسین

۱۹۹۰ء۔۹۱ ہاؤس ماسٹر میجر ڈاکٹر عبدالواحد' ہاؤس پریفیکٹ اطہر حسین

۱۹۹۱ء۔۹۲ ہاؤس ماسٹر میجر سید امداد علی کاظمی' ہاؤس پریفیکٹ فرحت نعیم

۱۹۹۲ء۔۹۳ ہاؤس ماسٹر میجر علی نقی نقوی' ہاؤس پریفیکٹ مبشر اقبال رانجھا

۱۹۹۳ء۔۹۴ ہاؤس ماسٹر میجر علی نقی نقوی' ہاؤس پریفیکٹ خرم سلطان کیانی

۱۹۹۴ء۔۹۵ ہاؤس ماسٹر میجر علی نقی نقوی' ہاؤس پریفیکٹ خرم سلطان کیانی

اقبال ہاؤس

۱۹۹۱ء۔۹۲ ہاؤس ماسٹر میجر منظور احمد ظفر' ہاؤس پریفیکٹ راحیل ارشاد

۱۹۹۲ء۔۹۳ ہاؤس ماسٹر میجر منظور احمد ظفر' ہاؤس پریفیکٹ مدثر اقبال

۱۹۹۳ء۔۹۴ ہاؤس ماسٹر میجر منظور احمد ظفر' ہاؤس پریفیکٹ ساجد عمران

۱۹۹۴ء۔۹۵ ہاؤس ماسٹر میجر منظور احمد ظفر' ہاؤس پریفیکٹ بلال غفور

کالج پریفیکٹس (ہیڈ بوائز)

۱۹۸۸ء۔۸۹ ۵۱۲۰ کیڈٹ فیصل صدیق

۱۹۸۹ء۔۹۰ ۵۲۴۸ کیڈٹ خالد محمود

۱۹۹۰ء۔۹۱ ۵۲۴۸ کیڈٹ احمد نواز' ۵۰۲۶ کیڈٹ مبشر ندیم

۱۹۹۱ء۔۹۲ کیڈٹ یحییٰ عثمان

۱۹۹۳ء۔۹۴ ۵۳۱۸ کیڈٹ سردار طارق

۱۹۹۴ء۔۹۵ کیڈٹ طلال نوید

پریذیڈنٹ لٹریری سوسائٹی (ڈیبیٹنگ سوسائٹی)

۱۹۸۸ء۔۸۹ حماد رضا گیلانی

۱۹۸۹ء۔۹۰ آفتاب رمیض

۱۹۹۰ء۔۹۱ صارم بن فخر

۱۹۹۱ء۔۹۲ ۵۰۰۷ احمد بشیر جنجوعہ

۱۹۹۲ء۔۹۳ ۵۲۱۷ ساجد زمان قریشی

۱۹۹۳ء۔۹۴ عدیل رشید اعوان

۱۹۹۴ء۔۹۵ عامر مشتاق

سیکرٹری لٹریری سوسائٹی (ڈیبیٹنگ سوسائٹی)

۱۹۸۸ء۔۸۹ ظفر اقبال

۱۹۸۹ء۔۹۰ عاطف عمران

۹۱-۱۹۹۰ء کمال انور چوہدری

۹۲-۱۹۹۱ء وسیم حیدر

۹۳-۱۹۹۲ء یاسر مختار

۹۴-۱۹۹۳ء حسن مہدی

۹۵-۱۹۹۴ء عاطف ضیاء عباسی

رول آف آنر

راولپنڈی بورڈ آف ایجوکیشن میں امتیازی پوزیشن

میٹرک میں امتیازی پوزیشن لینے والے مندرجہ ذیل ہیں

۱۹۸۸ء ۴۸۱۹خرم اعجاز

۱۹۸۹ء ۴۹۲۵عمر صدیق چوہدری

۱۹۹۰ء ۵۶۶۴احمد نواز

۱۹۹۱ء ۵۱۵۴فرحت نعیم احمد

۱۹۹۲ء حماد تنویر بٹ

۱۹۹۳ء ۵۴۶۲فرخ عدنان

۱۹۹۳ء ۵۴۸۱مسعود اختر ملک

۱۹۹۴ء رضوان شریف

انٹرمیڈیٹ ایف ایس سی میں امتیازی پوزیشن لینے والے مندرجہ ذیل ہیں

۱۹۸۸ء ۴۹۵۸شاہد اقبال

۱۹۸۹ء ۵۱۲۰فیصل صدیق

۱۹۹۰ء ۵۲۴۸خالد محمود شفیع

۱۹۹۱ء ۴۸۷۶کمال انور چوہدری

۱۹۹۲ء ۵۰۶۴احمد نواز

۱۹۹۳ء ۵۱۴۸انوار احمد

۱۹۹۴ء حماد تنویر بٹ

۸۹-۱۹۸۸ء

کیڈٹ عمر صدیق نے میٹرک کے سالانہ امتحان میں ۸۱/۸۵۰۷نمبر لے کر بورڈ میں چوتھی پوزیشن حاصل کی۔

۹۰-۱۹۸۹ء

کیڈٹ کمال انور نے ایف ایس سی کے امتحان میں بورڈ میں تیسری پوزیشن لی۔

۹۰-۱۹۸۹ء میں قائداعظم سکالرشپ مندرجہ ذیل کو ملا۔

۴۹۲۵ عمر صدیق چوہدری	۴۸۹۳ کلیم اشرف
۴۹۲۷ ظفر اقبال	۴۹۶۷ نوازش ممتاز

۴۸۹۸ احسن وقاص ۴۹۵۵ عمران نذیر

۹۲_۱۹۹۱ء

قائداعظم سکالرشپ مندرجہ ذیل کو ملا۔

۵۱۴۴ خاور وسیم	۱۵۱۴۸ انوار احمد
۵۱۵۴ فرحت نعیم	۵۱۵۵ راحیل ارشاد
۵۱۶۸ توقیر احمد	۵۱۹۶ عمران صدیق
۵۲۳۵ افضال احمد	۵۲۱۷ ساجد زمان
۵۱۷۰ حبیب الدجیٰ خٹک	

۹۳_۱۹۹۲ء چیئرمین جوائینٹ چیفس آف سٹاف کمیٹی گولڈ میڈل (آل راونڈ بیسٹ کیڈٹ) ایف ایس سی میں تیسری پوزیشن پر یحییٰ عثمان کو ملا۔

چیف آف آرمی سٹاف گولڈ میڈل ایف ایس سی میں پہلی پوزیشن پر کیڈٹ انوار احمد کو ملا۔

ایف ایس سی میں دوسری پوزیشن حامد ریاض کی تھی۔

اختر احسن گولڈ میڈل میٹرک میں پہلی پوزیشن پر مسعود اختر ملک کو ملا۔

میٹرک میں پہلی پوزیشن فرخ عدنان دوسری پوزیشن فواد علی اور تیسری پوزیشن محمد لقمان کی تھی۔

۱۹۹۴ء میں میٹرک میں رضوان شریف نے راولپنڈی بورڈ میں تیسری پوزیشن لی۔

انٹرمیڈیٹ میں حماد تنویر بٹ نے راولپنڈی بورڈ میں تیسری پوزیشن لی۔

قائداعظم سکالرشپ میٹرک میں دوسری پوزیشن پر عثمان شاہ کو اور تیسری پوزیشن پر نوید مسعود کو ملا۔

تمغہ قابلیت وقائداعظم سکالرشپ فرخ عدنان، مسعود اختر اور فواد علی کو ملا۔

قائداعظم سکالرشپ تیمور یونس اور عامر حیات کو ملا۔

میڈلز (رو پہلی اور سنہری تمغہ جات)

۱۹۶۸ء میں کمانڈانٹ لیفٹیننٹ کرنل مرتضیٰ حسین نے میٹرک اور انٹرمیڈیٹ میں فرسٹ آنے والوں کے لئے دو سلور میڈل جاری کئے۔

ایک کمانڈانٹس میڈل برائے میٹرک

ایک کمانڈانٹس میڈل برائے انٹرمیڈیٹ

۱۹۸۳ء میں میٹرک کے کمانڈانٹس میڈل کی جگہ اختر احسن گولڈ میڈل جاری ہوا۔

۱۹۸۶ء میں کمانڈانٹس میڈل برائے انٹرمیڈیٹ کی بجائے ڈائریکٹر جنرل آرمی ایجوکیشن گولڈ میڈل جاری ہوا۔ کمانڈانٹس میڈل برائے میٹرک ۱۹۸۲ء میں ۹ے۱ے سہیل اختر صدیقی کو ملا۔

اختر احسن گولڈ میڈل

۱۹۸۳ء	۴۳۶۱ محمد عامر
۱۹۸۴ء	۴۴۰۵ محمد زبیر
۱۹۸۵ء	۴۵۴۶ محمد ظفر اقبال
۱۹۸۶ء	۴۶۶۴ زاہد اقبال
۱۹۸۷ء	۴۶۶۴ عنایت حسین

۱۹۸۸ء ۵۱۴۷خرم اعجاز

۱۹۸۹ء عمر صدیق

کمانڈانٹس میڈل برائے انٹرمیڈیٹ

کمانڈانٹس میڈل برائے انٹرمیڈیٹ ۱۹۸۲ءکوڈی ایس ۱۵۲انیس الدین علوی (عین الدین علوی کے صاحبزادے) کوملا۔

جے سی بی ونگ میں آجانے کی وجہ سے ۱۹۸۳ءتا۱۹۸۵ء بورڈ کا انٹرمیڈیٹ امتحان معطل رہا۔

ڈائریکٹر جنرل آرمی ایجوکیشن میڈل ۱۹۸۶ء میں ۴۴۰۰منوچہر (پروفیسر محمد شفیق کے صاحبزادے) کوملا۔

۱۹۸۷ء ۴۵۲۱سہیل فاروق

۱۹۸۸ء ۴۹۵۸شاہد اقبال

۱۹۸۹ء ۵۱۲۰فیصل صدیق

ذیل میں ۵ سال کی جدول پیش کی جاتی ہے۔

دی چیئرمین جائنٹ چیفس آف سٹاف کمیٹی گولڈ میڈل

برائے آل راؤنڈ بیسٹ پرفارمنس برائے انٹرمیڈیٹ مندرجہ ذیل کیڈٹس کوملا۔

۸۹۔۱۹۸۸ء قیصر علی کیانی

۹۰۔۱۹۸۹ء حماد ریاض کیانی

۹۱۔۱۹۹۰ء آفتاب رمیض

۹۲۔۱۹۹۱ء شبیر احمد جنجوعہ

۹۳۔۱۹۹۲ء یحیٰی عثمان

۹۴۔۱۹۹۳ء سردار طارق خان

ڈائریکٹر جنرل آرمی ایجوکیشن گولڈ میڈل

انٹرمیڈیٹ پراوّل آنے پر مندرجہ ذیل کیڈٹس نے حاصل کیا۔

۸۹۔۱۹۸۸ء شاہد اقبال

۹۰۔۱۹۸۹ء فیصل صدیق

۹۱۔۱۹۹۰ء خالد محمود

۹۲۔۱۹۹۱ء میں ڈائریکٹر جنرل آرمی ایجوکیشن گولڈ میڈل کی بجائے چیف آف آرمی سٹاف گولڈ میڈل رائج ہوا۔ جو انٹرمیڈیٹ میں اوّل آنے پر احمد نواز کو دیا گیا۔

۹۳۔۱۹۹۲ء میں یہی چیف آف آرمی سٹاف گولڈ میڈل انوار احمد ملک کو دیا گیا۔

۹۴۔۱۹۹۳ء میں حماد تنویر بٹ کو پہلی پوزیشن پر، جاوید اقبال کو دوسری اور محمد تنویر کو تیسری پوزیشن لینے پر ملا۔

اختر احسن گولڈ میڈل

میٹرک میں اوّل آنے پر درج ذیل طلباء کو یہ میڈل ملا:

۸۹۔۱۹۸۸ء خرم اعجاز

۹۰۔۱۹۸۹ء عمر صدیق

۹۱۔۱۹۹۰ء	احمد نواز	
۹۲۔۱۹۹۱ء	حماد تنویر	
۹۳۔۱۹۹۲ء	مسعود اختر ملک	
۹۴۔۱۹۹۳ء	رضوان شریف	

اعزازات

اعزازی شمشیریں (Swords of Honour)

۲۴۵۵ ندیم انور (۳۲ ویں پی ایم اے)، ۲۴۷۷ مشتاق نیازی (۳۵ ویں پی ایم اے)، ۲۵۱۶ جاوید صدیق (۳۶ ویں پی ایم اے)، ۲۳۶۰ سعد خالد (۳۲ ویں پی ایم اے)، ۳۳۳۴ ظاہر شاہ (۵۶ ویں پی ایم اے)، ۳۸۱۶ ریاض احمد خان (۵۹ ویں پی ایم اے)، ۳۹۲۷ عظیم آصف (۶۰ ویں پی ایم اے)، ۳۶۲۲ ارشد محمود (۵۶ ویں پی ایم اے)، ۳۷۶۹ عابد محمود (۶۶ ویں پی ایم اے)، ۳۹۲۴ اختر نواز ملک (۶۱ ویں پی ایم اے)، ۴۱۲۸ افتخار احمد (۶۷ ویں پی ایم اے)، ۴۰۱۴ جاوید اختر (۶۰ ویں پی ایم اے)، ۴۰۶۳ نسیم حسین (۷۲ ویں پی ایم اے)، ۴۳۲۲ سجاد شکور (۷۷ ویں پی ایم اے)، ۴۷۵۲ عمر بخاری (۸۴ ویں پی ایم اے)، ۴۸۷۶ کمال انور چوہدری (۸۸ ویں پی ایم اے)، ۵۰۰۳ ساجد امین (۹۰ ویں پی ایم اے)

شہادتیں

اس عرصہ میں کالج کے یہ سپوت اپنے فرائض کی ادائیگی کرتے ہوئے شہید ہوئے۔

۳۶۸۲ کیپٹن سرفراز احمد شہید، مقام شہادت سیاچین

۴۲۵۴ کیپٹن جاوید عالم، ۲۲ مارچ ۱۹۸۹ء مقام شہادت سیاچین

۱۴۳۶ کیپٹن عبدالقیوم خان مقام شہادت سیاچین

۴۰۱۴ کیپٹن جاوید اختر، اپریل ۱۹۸۹ء مقام شہادت سیاچین

کیپٹن سید ریاض منظور، مارچ ۱۹۹۳ء مقام شہادت صومالیہ

۵۲۶۹ کیپٹن معظم علیم مقام شہادت سیاچین ۱۵ مئی ۱۹۹۵ء

جنگی اعزاز

کیپٹن سید ریاض منظور، ستارہ جرأت، مارچ ۱۹۹۳ء

شہداء

شہداء جنگ ۱۹۷۱ء

۸۳۵ لیفٹیننٹ کرنل حق نواز کیانی، ۱۰۴۸ رسالدار محمد حنیف، ۱۸۱۱ میجر محمد اکرم، ۱۵۲۳ میجر کاظم کمال، ۱۸۲۰ میجر محمد حنیف، ۲۳۴۸ کیپٹن احمد ضیاء، ۲۴۸۰ میجر عظمت حیات، ۲۶۳۶ کیپٹن سلیم اختر، ۲۷۵۹ سیکنڈ لیفٹیننٹ مشتاق نواز، ۲۹۰۸ سیکنڈ لیفٹیننٹ امجد خورشید۔

شہداء جنگ ۱۹۶۵ء

۱۷ لیفٹیننٹ کرنل صاحبزادہ گل، ۱۵۹۹ میجر علم دین، ۱۶۶۰ میجر علی عابد حسین، ۱۶۸۳ نائب صوبیدار پائندہ خان، ۱۷۹۳ کیپٹن مظہر حسین شاہ، ۲۱۸۰ لیفٹیننٹ سید افتخار جعفر۔

ٹی او ای میں اضافہ

کالج کی انتظامی کارکردگی کو مزید بہتر بنانے کے لئے ۱۹۸۹ء سے کالج کے منظور شدہ عملہ میں ٹی او ای (T.O.E) میں جن اسامیوں کا اضافہ ہوا وہ یہ تھیں:

۱۔ اے اے اینڈ کیو ایم جی (A A & QM G) کا اضافہ ۱۹۸۶ء میں ہوا۔

۲۔ جی ٹو کوارڈ (G II Co-ord) کا اضافہ ۱۹۹۲ء میں ہوا۔

۳۔ میسنگ آفیسر (Messing Officer) کا اضافہ ۱۹۹۲ء میں ہوا۔

۴۔ ایس ایم (SM) کا اضافہ ۱۹۸۶ء میں ہوا۔

۵۔ ایس ایم اگزام (SM Exam) کا اضافہ ۱۹۸۶ء میں ہوا۔ ۱۵ اپریل ۱۹۹۵ء کو میجر محمد اکرم اکاؤنٹ آفیسر مقرر ہوئے۔

کالج کی نوترمیم شدہ ٹی او ای (T.O.E) یہ ہے۔

آرمی آفیسرز (تعداد ۴۱)' سویلین آفیسرز (تعداد ۳)' کیڈٹس (تعداد ۵۰۰)' جے سی او (تعداد ۶)' او آرز (تعداد ۴۰)' سویلین (تعداد ۱۸۶)۔

کالج لائبریری

لائبریری آفیسرز

میجر صفدر علی شاہ (جنوری ۱۹۸۹ء تا دسمبر ۱۹۹۰ء)

لیفٹیننٹ کرنل صفدر علی شاہ (جنوری ۱۹۹۱ء تا اپریل ۱۹۹۲ء)

میجر حفیظ الرحمٰن (ستمبر ۱۹۹۲ء تا اپریل ۱۹۹۳ء)

میجر رضاء المصطفیٰ مدنی (اپریل ۱۹۹۳ء تا جولائی ۱۹۹۳ء)

میجر حفیظ الرحمٰن (جولائی ۱۹۹۳ء تا اکتوبر ۱۹۹۳ء)

میجر پرویز اختر راجہ (اکتوبر ۱۹۹۳ء تا ۱۹۹۴ء)

میجر احسان الحق ۱۹۹۴ء تا اپریل ۱۹۹۵ء' میجر آصف اپریل ۱۹۹۵ء تا حال۔

لائبریرین

صوبیدار اورنگزیب خان (یکم ستمبر ۱۹۸۶ء)

نائب صوبیدار محمد رمضان (ستمبر ۱۹۹۰ء)

صوبیدار محمد رفیق شاکر (۱۴ جولائی ۱۹۹۲ء تا ۲۰ ستمبر ۱۹۹۴ء)

نائب صوبیدار حوالدار لیاقت علی اے ای سی (۲۰ ستمبر ۱۹۹۴ء تا حال)

۱۹۸۰ء میں لائبریری میں کتابوں کی تعداد ۱۹۷۶۲ تھی جبکہ پندرہ رسائل اور ۱۱۲ اخبارات آتے تھے۔ ۱۹۹۰ء میں کتابوں میں اضافہ کیا گیا۔ چنانچہ ۱۹۹۰ء میں کل تعداد ۲۲۹۱۵ تک پہنچ چکی تھی۔ ۱۳ رسائل اور ۲۱ اخبارات آرہے تھے۔

۱۹۹۳ء میں بریگیڈیئر مقصود الحسن کے دور میں مزید اضافہ ہوا اور کتب کی تعداد ۲۵۶۷۱ تک پہنچی۔ ۱۵ رسائل اور ۳۰ اخبارات اس کے علاوہ تھے۔ انہوں نے خصوصی توجہ کے ساتھ جدید ترین ڈیوی سسٹم کی فہرست (Cataloguing) مکمل کروائی۔ یہ کام لائبریرین آفیسر میجر حفیظ الرحمٰن (ایم اے لائبریری سائنس) کی نگرانی میں ہوا۔

جولائی ۱۹۹۲ء میں جے سی او صوبیدار محمد رفیق شاکر ایم اے یہاں لائبریرین کے طور پر پوسٹ ہوئے تو انہوں نے فروری ۱۹۹۳ء کو لائبریری کی کتابوں کی درجہ بندی بین الاقوامی سکیم کے مطابق شروع کی جسے

کہتے ہیں۔ دوسرے ALA Cataloging rules کے مطابق بھی اسے ترتیب دیا گیا ہے۔ اس ٹیم میں نائب صوبیدار شبیر احمد اے ای سی' مسٹر محمد ارشد سلیم لیبارٹری ڈیمانسٹریٹر' محمد حفیظ ٹائپسٹ کلرک اور دفتری محمد ایوب شامل ہیں۔

۱۹۹۳ء میں موسم گرما کی تعطیلات میں آنریری کیپٹن (ر) رحیم داد لیبارٹری اسسٹنٹ مقدس علی قدوس لیبارٹری اسسٹنٹ عبدالرشید' لیبارٹری اسسٹنٹ سید راشد علی' لیبارٹری اٹنڈنٹ محمد نعیم اور عابد علی کی رات دن کی کاوشوں سے یہ کام مکمل ہوا۔

اب کتب کی تلاش آسان ہے جبکہ پہلے یہ کام بہت مشکل تھا۔ لائبریری میں کالج کے تمام کمانڈانٹس کی گیلری بھی ہے۔ اس کے علاوہ عالمگیر ینز ایسوسی ایشن کے صدور' سیکرٹریوں' سرپرستوں (Patrons)اور سرپرست اعلیٰ (Patrons in Chief) کی تصاویر بھی آویزاں ہیں۔

۱۹۹۱ء سے کتب بینی (Book Reading)اور تبصرہ نگاری (Book Revuew) کو کالج کے کری کیولم میں وزنی جگہ دی گئی ہے اسکا ذکر کمانڈانٹ بریگیڈیئر کی ترجیحات کے ضمن میں اوپر ہو چکا ہے۔ ذیل کے جائزے سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ ۱۹۹۳ء میں طلباء نے کتابوں سے کس قدر فائدہ اٹھایا:

سال	تعداد کتب جو کیڈٹس کو جاری کی گئیں
۱۹۸۹ء	۵۵۱
۱۹۹۰ء	۴۶۵
۱۹۹۱ء	۱۸۹۱
۱۹۹۲ء	۱۸۶۰
۱۹۹۳ء	۲۵۷۳

میگزین کا گوشوارہ مندرجہ ذیل ہے:

۱۹۸۹ء تعداد اردو میگزین ۶' تعداد انگریزی میگزین ۶' کل تعداد ۱۲

۱۹۹۰ء تعداد اردو میگزین ۵' تعداد انگریزی میگزین ۵' کل تعداد ۱۰

۱۹۹۱ء تعداد اردو میگزین ۶' تعداد انگریزی میگزین ۵' کل تعداد ۱۱

۱۹۹۲ء تعداد اردو میگزین ۵' تعداد انگریزی میگزین ۶' کل تعداد ۱۱

۱۹۹۳ء تعداد اردو میگزین ۵' تعداد انگریزی میگزین ۱۰' کل تعداد ۱۵

لائبریری سیمینار

۱۴ اکتوبر ۱۹۹۳ء کو جدید خطوط پر منظم کرانے کے بعد ضرورت محسوس ہوئی کہ کیڈٹس کو اس جدید نظام کا علم ہو سکے۔ چنانچہ موسیٰ ہال میں اس کے لئے سیمینار ہوا۔ جسمیں تمام سٹاف اور کیڈٹس نے شرکت کی۔ میجر حفیظ الرحمٰن ایچ کیو ایف ڈبلیو او راولپنڈی پوسٹ آؤٹ ہو چکے تھے۔ چونکہ یہ سارا کام انہی کی نگرانی میں پایہ تکمیل تک پہنچا تھا۔ اسلئے مہمان خصوصی کے طور پر اور مہمان مقرر کے طور پر بلائے گئے۔ میجر خادم حسین' میجر پرویز اور صوبیدار محمد رفیق شاکر نے اپنے اپنے مقالہ جات پڑھے۔ اسکے بعد مہمان خصوصی نے اپنا مقالہ پڑھا۔ ان مقالات سے کیڈٹس نے بہت فائدہ اٹھایا اور لائبریری کے جدید نظام سے واقفیت ہوئی اور لائبریری سے فائدہ اٹھانے کی ترغیب ہوئی۔

لینگویج لیب (Language Laboratory)

انگریزی زبان کی زیادہ تر مؤثر تعلیم کے لئے لینگویج لیب کا قیام عمل میں آیا۔ ۱۵ ستمبر ۱۹۹۲ء کو کالج کے یوم تاسیس کے موقع پر عالمگیر ینز ایسوسی ایشن کے چیئرمین لیفٹیننٹ جنرل آر ڈی بھٹی نے اس نہایت قیمتی اور مفید لینگویج لیب کا افتتاح کیا۔ لیب میں فی الحال ۴۸ طلبا کو بیک وقت تربیت دینے کی گنجائش ہے۔ اس کے نصاب کے طور پر بی بی سی کے تیار کردہ خصوصی آڈیو وڈیو کورسز ایک ماہر فن آفیسر کی زیر نگرانی استعمال کئے جارہے ہیں۔ لیب کی افادیت کا اندازہ اس امر سے لگایا

جاسکتا ہے کہ لیب ہر روز چھ سات پیریڈ مسلسل مختلف کلاسوں کے لئے استعمال ہوتی ہے چھٹیوں میں اساتذہ اس سے مستفید ہوتے ہیں۔

لیب فی الحال موسیٰ ہال کمپلیکس کے بائیں بازو کے آخری بڑے ہال نما کمرہ میں نصب کی گئی ہے۔لینگویج لیب کی اپنی عمارت کی تعمیر ۲۰ دسمبر ۱۹۹۲ء میں شروع ہوئی تھی جواب مکمل ہو چکی ہے۔(فی الحال یہ جگہ ٹی روم کے طور پر استعمال ہو رہی ہے۔)

کالج لائبریری، کمپیوٹر ہال، موسیٰ ہال کی طرح لینگویج لیب بھی ایک قابل فخر جگہ (Place of Pride) ہے۔

آفیسرانچارج

میجر محمد خالد خان (۹۳۔۱۹۹۲ء)، میجر احسان الحق (جنوری تا اپریل ۱۹۹۵ء)، میجر محمد ارشاد (اپریل ۱۹۹۵ء تا حال)

نئے افق نئی منزلیں

۱۹۲۵ء میں کالج نے روشنی کی تلاش کا سفر بہت نامساعد حالات میں پہلے قدم سے شروع کیا تھا۔اس وقت سے

''تو رہ نورد شوق ہے منزل نہ کر قبول''

کے مصداق نئے افقوں اور نئی منزلوں کی جستجو کا سلسلہ جاری ہے۔ہر کمانڈانٹ، ہر چیف انسٹرکٹر، ہر استاد نے اپنے اپنے مسائل اور حالات کے پس منظر میں اپنے مقدور کے مطابق کالج کو آگے بڑھایا۔کبھی ایک اعتبار سے اور کبھی دوسرے اعتبار سے۔اس طرح کالج سال بہ سال ترقی کی نئی منزلیں طے کرتا ہوا ایک قابل فخر ماضی کو اپنے جلو میں لئے ایک شاندار تر مستقبل کی دہلیز پر کھڑا ہے۔گزشتہ چند سالوں میں کالج میں تعلیمی و تربیتی دائروں میں جو نئے تجربات اور نئے اقدامات کئے گئے ہیں ان کا اجمالی خاکہ نئے افق اور نئی منزلیں کے عنوان سے پیش کیا جاتا ہے۔

تلاش و آگہی

سٹاف کی ان سروس ٹریننگ (Staff's in-Service Training)

پبلک سکولی نظام تعلیمی میں اساتذہ کلیدی حیثیت رکھتے ہیں۔کسی پبلک سکول کا انحصار ان ہی کی قابلیت (Competence) اور لگن (Commitment) پر ہوتا ہے۔اس لئے اساتذہ کی ان سروس ٹریننگ (In Service Training) عمومی آگہی (General Awareness) پیشہ وارانہ کارکردگی (Professional Experience) اور کام سے لگن (Commitment) کو مسلسل متحرک رکھنے اور بڑھانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ورنہ ادارہ جمود یک رنگی اور معمولیت (Mediocrity) کا شکار ہو جاتا ہے۔زیر تبصرہ دور یعنی ۱۹۸۹ء سے ۱۹۹۴ء تک کے عرصے میں کالج میں اس پہلو پر ضروری توجہ دی گئی۔سٹاف کی عمومی آگہی (General Awareness) کو چمکانے کیلئے ہمہ گیر موضوعات، توسیعی لیکچرز کے ایک طویل سلسلہ کا اہتمام کیا گیا۔جن کی تفصیل ''حرف آخر'' میں کہیں اور دی گئی ہے۔۹۴۔۱۹۹۲ء کے عرصہ میں سٹاف کی پیشہ ورانہ صلاحیت کو فروغ دینے کیلئے جو توسیعی لیکچرز ہوئے اور جن تدریسی سیمینار کا اہتمام کیا گیا ان کا تذکرہ بھی ان صفحات میں کیا گیا ہے۔اس عرصہ میں ایک اور بہت ہی اہم اور ضروری اقدام یہ کیا گیا کہ ہاؤس ماسٹر شپ پر بھی سیمینار اور ورکشاپ کا اہتمام کیا گیا جن میں پروفیسر سعید راشد، سابق ڈائریکٹر آف آرمی ایجوکیشن اور سابق پرنسپل حسن ابدال کیڈٹ کالج بریگیڈیئر نصیر الدین اور کالج کے ایک سابق استاد اور کمانڈانٹ بریگیڈیئر آئی آر صدیقی اپنے تجربات کی روشنی میں ہاؤس ماسٹرز رول پر بصیرت افروز لیکچرز دیئے اور مابعد کے ڈسکشن میں حصہ لیا۔ان پروگراموں سے بالواسطہ طور پر کالج کا پاکستانی تشخص بھی اجاگر ہوا۔

پریفیکٹس کیلئے تربیتی کورس

پبلک سکول سسٹم کی تربیتی روح پریفیکٹوریل سسٹم ہے۔اس سسٹم کو اور زیادہ مؤثر بنانے کیلئے ۹۳۔۱۹۹۲ء میں جو اقدامات کئے گئے تھے وہ یہ تھے۔

۱۔ تربیتی کورس

پریفیکٹس کے تواتر سے Orientation کورسز کا اہتمام کیا گیا جن میں منجملہ دیگر مقرروں کے، پروفیسر سعید راشد نے بھی لیکچرز دیئے۔ بعد میں ان لیکچرز کو پریفیکٹس کے استفادے کے لئے Prefects Guidance Folio کی شکل میں شائع کیا گیا تھا۔

۲۔ لیڈر شپ کورس

۱۹۹۲ سے ایف ایس سی فائنل ایئر کے طلباء کے لئے دس دن کا پری آئی ایس ایس بی کورس شروع کیا گیا۔ جنرل نالج پبلک سپیکنگ' گروپ ڈسکشن کی کلاسز کے علاوہ طلبا کو ذہنی امتحان (Intelligence Test) کے اسرار و رموز سے بھی آگاہ کیا گیا۔

۳۔ Guidance & Counselling Cell

طلبا کی نفسیاتی اور جذباتی رہنمائی کے لئے یہ سیل پروفیسر سعید راشد کی سربراہی میں قائم کیا گیا تھا۔ ۱۹۸۲ء میں سیل کے لئے ایک ماہر نفسیات میجر صہیب صدیقی کی خدمات حاصل کی گئیں۔ ۱۹۸۹ء سے میجر مارون یوبرک کارنیلیس گائیڈنس سیل کے انچارج رہے۔ ۱۹۹۲ء سے سیل کے دائرہ کار میں معتدبہ اضافہ کیا گیا۔ تمام کیڈٹس کے ڈوسیئرز تیار کئے گئے اور طلبا کی نصابی اور ہم نصابی کارکردگی کو بڑھانے کیلئے ہر قدم پر سیل کے مشورہ کو ملحوظ رکھا گیا۔ چونکہ کالج میں جسمانی سزا ممنوع قرار دی گئی ہے اسلئے تمام ڈسپلن کیسوں میں سیل کے تجزیہ کو خصوصی اہمیت دی جاتی ہے۔ Academic Exellence کے ہدف کو حاصل کرنے کیلئے بھی گائیڈنس سیل اپنا مشاورتی کردار ادا کرتا ہے۔

۴۔ بک ریویو اینڈ پریذنٹیشن (Book Review & Presentation)

بک ریویو لکھنے کا مقابلہ تو ۱۹۸۲ء میں شروع کیا گیا تھا۔ لیکن اسکی حیثیت ایک اختیاری (Optional) مقابلے کی تھی جس میں زیادہ تر آٹھویں درجہ کے جونیئر طلبا ہی حصہ لیتے تھے۔ بعد کے سالوں میں بک ریویو میں دلچسپی مزید کم ہوتی گئی۔ بک ریویو کے تخلیقی امکانات (Potential) کو بروئے کار لانے کیلئے بک ریویو کو باقاعدہ طور پر کالج کری کیولم میں پہلی بار ۱۹۹۲ء میں شامل کیا گیا۔ سال میں تین بار ہر تعطیل سے پہلے کالج کے تمام کیڈٹس کو انگریزی اردو کی ایک کتاب لائبریری سے بک ریویو کیلئے لازمی دی جاتی ہے تعطیل کے فوراً بعد ہر طالب علم اپنے بک ریویو کو کلاس میں پیش کرتا ہے جسے گریڈ کیا جاتا ہے بک ریویو کی اہمیت کے پیش نظر عموماً خود کمانڈانٹ یہ ریویو سنتے ہیں۔ بک ریویو اور پھر اسکی باقاعدہ پیشکش (Presentation) تخلیقی تعلیم کو فروغ دینے کی ایک ایسی روایت ہے جس کی نظیر کالج کی تاریخ میں نہیں ملتی۔ ایک عرصہ سے کالج لائبریری سے کتابوں کے اجراء کا سالانہ اوسط چار پانچ سو سے زیادہ نہیں تھا جبکہ صرف یکم اپریل ۱۹۹۳ء سے ۳۱ دسمبر ۱۹۹۳ء تک لائبریری سے جو کتابیں طلبا نے جاری کرائیں ان کی تعداد ۲۱۶۰ تھی۔

۵۔ جنرل نالج کے نصاب کی تشکیل نو

جنرل نالج کے انٹر ہاؤس مقابلے تو ۱۹۷۲ء سے منعقد ہو رہے تھے لیکن ان کی حیثیت بھی واضح نصاب متعین نہ ہونے کی وجہ سے ایک رسمی کارروائی (Ritual) کی سی ہو کر رہ گئی تھی۔ ۱۹۹۲ء سے جنرل نالج کے جزو (Component) کو کالج کے کری کیولم میں شامل کیا گیا۔ اس کا باقاعدہ نصاب تیار کیا گیا جس میں جغرافیائی معلومات کو خصوصی اہمیت دی گئی۔ اس سلسلہ میں ہر کلاس میں اور ہر ہاؤس میں پاکستان اور دنیا کے بہت خوبصورتی سے ماؤنٹ کئے ہوئے نقشے (Maps) رکھوائے گئے اور ان کے کوئز سیٹ جاری کئے گئے علم کی تلاش ہی تو اصل تعلیم ہے۔ علم کی تلاش اور اس کا موزوں ماحول ہی وہ طرۂ امتیاز ہے جو آج کے ملٹری کالج کو ایک امتیازی مقام بخشتا ہے۔

۶۔ ہوم ورک کا ایک نیا انداز

تعلیمی برتری (Academic Excellence) کے حصول کیلئے ۱۹۹۲ء سے نہ صرف گرمیوں کی چھٹیوں کے ہوم ورک کے امتحانی وزن (Weightage) کو بڑھایا گیا بلکہ اسکی کوالٹی کو بہتر بنانے کیلئے ہر مضمون کے ہوم ورک کو گریڈ کرنے کا طریقہ بھی رائج کیا گیا اور سال کے بہترین ہوم ورکس کو کالج میوزیم میں جگہ دینے اور طلبا کو خصوصی انعامات سے نوازنے کا سلسلہ شروع کیا گیا۔

۱۱۔ آنر سسٹم

کریکٹر بلڈنگ کیلئے آنر سسٹم کا اجراء کالج میں پہلی بار ۱۹۵۵ء میں اس وقت کے کمانڈانٹ کرنل رفیق نے کیا تھا۔اس سلسلہ میں آنرکورٹس اور آنر سسٹم کو زندہ کرنے کی کوشش کی تو آنرشاپس قائم کی گئی تھیں۔۱۹۵۹ء میں ان کے جانے کے بعد یہ تجربہ جاری نہ رہ سکا۔۱۹۷۲ء میں کمانڈانٹ کرنل این ڈی احمد نے جب آنر سسٹم کو زندہ کرنے کی کوشش کی تو آنرشاپس کھولی گئیں۔اس وقت جونیئر ہاؤس شیر شاہ ہاؤس میں آنرشاپ' آنرلائبریری اور آنر سسٹم کی خصوصی پذیرائی ہوئی اور برسوں یہ سسٹم کامیابی سے چلا۔

۱۹۸۳ء میں کمانڈانٹ بریگیڈیئر آئی آر صدیقی صاحب نے آنر سسٹم کو ٹرسٹ سسٹم (Trust System) کے نام سے کالج میں ایک بار پھر رائج کرنے کی کوشش کی۔لیکن ان کے جلد پوسٹ آؤٹ ہو جانے کی وجہ سے ٹرسٹ سسٹم جڑیں نہیں پکڑ سکا۔۱۹۹۱ء کے اواخر میں نئے کمانڈانٹ بریگیڈیئر مقصود الحسن نے کالج کی زمام اختیار سنبھالنے کے بعد جہاں کریکٹر بلڈنگ کے لئے اور دوسرے اقدامات کئے ان میں سے ایک قدم آنر سسٹم کی تجدید بھی تھا۔اسکے تحت تجرباتی طور پر جونیئر ہاؤسوں' جناح ہاؤس اور اقبال ہاؤس میں شاپس کام کر رہی ہیں اور آنر سسٹم کو ہر شعبہ میں جاری کرنے کی پر تیقن (Determined) کوشش کی جا رہی ہے۔

ایک بڑے مقصد کے حصول کیلئے پر عزم جدوجہد کرنا بجائے خود' خواہ کامیابی کم ہو یا زیادہ ایک بڑی بات ہے۔

تعلیمی اور تربیتی لٹریچر

زیر تبصرہ عرصہ میں کیڈٹس کی تعلیم و تربیت کیلئے بریگیڈیئر مقصود الحسن کی خصوصی ہدایت پر جو تعلیمی تربیتی لٹریچر شائع کیا گیا اسکی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ گائیڈینس فولیو (Guidance Folio)

گائیڈینس فولیو کو سب سے پہلے ۱۹۸۳ء میں علوی صاحب اور راشد صاحب نے مرتب کیا تھا جو کالج کے ریسرچ اینڈ ڈیویلپمنٹ سیل کے زیر اہتمام شائع ہوا تھا۔۱۹۹۲ء میں اس فولیو کو خاص اہتمام سے دوبارہ شائع کیا گیا۔

۲۔ Spoken English Series

یہ کتابچہ بھی علوی صاحب اور راشد صاحب نے ۱۹۸۳ء ہی میں مرتب کیا تھا۔۱۹۹۲ء میں انگریزی بولنے پر ایک بار پھر زور دیا گیا تو اس کتابچہ کا ایک اعلیٰ ایڈیشن زیور طبع سے آراستہ کیا گیا۔

۳۔ Prefects Guidance Folio

پریفیکٹس کی تربیت کے لئے ایک Orientation Course ۱۹۷۵ء میں منظم کیا گیا تھا اور اس میں دیئے ہوئے لیکچرز کے اشارات پر مبنی ۱۶ صفحات پر مشتمل سائیکلوسٹائل شدہ شائع کیا گیا۔۱۹۹۲ء میں پریفیکٹس کی تربیت کیلئے کورس ترتیب دیا گیا اسکے لیکچرز پر مشتمل Prefects Guidance Folio شائع کیا گیا۔

۴۔ ضابطہ اخلاق ۔ Moral Code

ہر ادارہ کا ایک اپنا ضابطہ اخلاق ہوتا ہے جو اسکے اغراض و مقاصد' تعلیمی و تربیتی اہداف (Targets) اور ترجیحات کی ترجمانی کرتا ہے۔ملٹری کالج کے کیڈٹس کیلئے بھی ایک پورٹ فولیو ۱۹۹۲ء میں خوبصورت آرٹ پیپر پر شائع کیا گیا۔

خیر مقدمی تقریبات

نئے طلبا کے داخلہ کے دن نئے طلبا اور ان کے والدین کو خوش آمدید کہنے کے لئے خیر مقدمی تقریبات کا آغاز ۱۹۷۲ء میں شیر شاہ ہاؤس سے ہاؤس کی سطح پر ہوا۔اس روایت نے ۱۹۹۰ء سے بڑے پیمانہ پر کالج کی تقریب کی شکل اختیار کر لی۔

اس تقریب کے تین حصے تھے۔پہلے دور میں طلبا اور ان کے والدین کا پورے اہتمام کے ساتھ Ceremonious استقبال شامل تھا۔اس کے بعد طلبا اور ان کے والدین کو کالج کے اہم تعلیمی تربیتی مراکز اور قابل دید مقامات دیکھنے کا موقع فراہم کیا جاتا۔کالج کے اس Guided Tour کے بعد موسیٰ ہال میں کوئی سینئر عالمگیرین طلبا اور ان کے والدین سے کالج کے ماضی، حال اور مستقبل کے بارے میں خطاب کرتے۔آخر میں تمام مہمانوں کے اعزاز میں گارڈن پارٹی کا اہتمام کیا

جاتا۔اس موقع پر نئے طلبا کا مہمان خصوصی کے ساتھ گروپ فوٹو بھی ہوتا۔

اپریل ۱۹۹۰ء میں اس تقریب کے مہمان خصوصی صدر عالمگیر یئز ایسوسی ایشن جناب لیفٹیننٹ جنرل ریٹائرڈ محمد اقبال تھے۔۱۹۹۱ء میں یہ شرف جناب لیفٹیننٹ جنرل آرڈی بھٹی کے حصے میں آیا۔۱۹۹۲ء میں اس تقریب کے مہمان خصوصی لیفٹیننٹ جنرل محمد اشرف تھے۔۱۹۹۳ء میں تقریب سے لیفٹیننٹ جنرل نذر حسین نے خطاب کیا۔

اکیڈیمک سٹاف کی تنظیم نو

شیر شاہ بلاک میس آجانے کے بعد تمام ڈیپارٹمنٹس مکمل اہتمام سے وجود میں آ گئے۔کمانڈانٹ بریگیڈیئر مقصود الحسن نے خصوصی توجہ دی اور تمام ڈیپارٹمنٹس کو نئے فرنیچر سے آراستہ کیا۔ہیڈ آف دی ڈیپارٹمنٹ کے علاوہ سائنس اور آرٹس کے لئے گروپ ہیڈ مقرر کئے گئے۔پہلے گروپ ہیڈ سائنس گروپ کے لئے لیفٹیننٹ کرنل رضاء الرحمان اور ان کے بعد لیفٹیننٹ کرنل سید اکبر علی شاہ مقرر کئے گئے۔آرٹس گروپ کے لئے ہیڈ لیفٹیننٹ کرنل صفدر علی شاہ مقرر کئے گئے۔ان کے علیحدہ علیحدہ دفاتر قائم کئے گئے۔ٹیلی فون کی سہولت مہیا کی گئی۔

نئے ہاؤسز

۲۳ اپریل ۱۹۹۲ء کو شیر شاہ ہاؤس ختم کیا گیا اور اسکے کیڈٹس دوسرے نو تعمیر شدہ ہاؤسز میں منتقل کئے گئے۔یہ دو نئے ہاؤسز اقبال اور جناح کے ناموں سے موسوم ہوئے اور شیر شاہ ہاؤس کے قائم مقام قرار پائے۔پہلے جناح ہاؤس بنا تھا۔کمانڈانٹ بریگیڈیئر مقصود الحسن کے زمانہ میں دوسرا ہاؤس اقبال ہاؤس مکمل ہوا۔اسکا افتتاح ۲۴ نومبر ۱۹۹۳ء کو یوم والدین کی سالانہ تقریب کے بعد چیف آف دی آرمی سٹاف جنرل عبدالوحید نے کیا۔

ان دونوں جونیئر ہاؤسوں کی اپنی علیحدہ لائبریری اور علیحدہ اینٹی رومز ہیں۔دنوں ہاؤسوں کے لئے وسیع اور کشادہ میس اور ڈائننگ ہال ہے۔ان دو نئے جونیئر ہاؤسوں میں آٹھویں اور نویں جماعتوں کے طلبا رکھے گئے ہیں۔صرف سینئر پریفیکٹس کلاسز سے لئے جاتے ہیں۔

طلبا کی الوداعی تقریب (Farewell Ceremony)

۱۹۵۸ء سے میٹرک اور انٹرمیڈیٹ کے طلبا کو ان کے بورڈ کے فائنل امتحان سے پہلے الوداع کہنے کے لئے جو الوداعی تقریب منعقد کی جاتی تھی اسکا روایتی انداز (Pattern) یہ تھا کہ الوداعی ڈنر کے بعد نئے ہیڈ بوائے کی تقریر' پھر مہمانوں کی طرف سے الوداعی تقریر اور آخر میں کمانڈانٹ کا خطاب۔۱۹۷۲ء سے اس تقریب میں رخصت ہونے والے مہمان طلبا کی طرف سے کالج کو تحائف پیش کرنے کا سلسلہ شروع ہوا۔۱۹۸۷ء سے اس پروگرام میں ورائٹی شو کا اضافہ ہوا۔۱۹۹۲ء سے اس الوداعی تقریب کا جو روپ ابھرا وہ یہ ہے کہ رخصت ہونے والے کیڈٹس کے اعزاز میں ڈنر اور ورائٹی شو کے علاوہ انہیں کالج کی طرف سے سووینئر یا شیلڈ دینے کا سلسلہ شروع کیا گیا۔ہاؤسز میں مہمان طلبا کی طرف سے کالج کو کوئی تحفہ پیش کرنے کا سلسلہ بھی جاری رہا۔

انٹرمیڈیٹ کے طلباء کے نام وہ طلباء جو بورڈ میں شامل ہوئے۔

۱۹۸۹ء

طلحہ طارق' فراز احمد' جمیل احمد' خالد محمود' افتخار احمد' عبدالغفور' محمد ابراہیم' جہانزیب اصغر' شاہد نواب' خرم نواز' زاہد حمید' محمد طارق محمود' ناصر مجید چشتی غلام دستگیر بابر' فیض الحسن' آصف اقبال وڑائچ' خاور سلطان' محمد تاج' نثار حسین' عماد احمد علی خان' محمد عبدالقیوم خان' امتیاز حسین' شیخ فیصل صدیق' جلیل آصف محمود' محمد عمر مجید' محمد نعیم اقبال' محمد فہیم ٹیپو' ندیم اختر حسین' تنویر حسین' نثار احمد' ساجد الرحمٰن' فاروق نواز کیانی' افتخار نوید بابر' محمد رضا کیانی' عبدالرحمٰن' محمد اکرام عظیم کھوکھر۔

۱۹۹۰ء

سہیل ندیم' سید کاشف' جلیل' محمد اعجاز' جاوید اختر' انوار العلیم' راجہ جاوید ظفر' سلیم اختر چوہدری' محمد فیصل' چوہدری یاسر خالد' حمید مسعود' ذوالقرنین جنجوعہ' طارق فرید شاہد پرویز' بدر الدجیٰ' غلام رسول' خالد محمود شفیع' ممتاز احمد راجہ' ندیم احمد' نعیم شہزاد' محمد زبیر خان' ندیم انور' شکیل اشرف' رب نواز' منصور احسن سید محمد جہانگیر اشرف' مبشر حسین' تنویر عباس' محمد از وار' ذیشان فیروز خان' سید نباء العظیم' رضا نقوی' محمد عثمان' محمد طارق نیاز' ناصر محمود' مہتاب احمد' محمد طارق' معظم علی بلوچ' اسد علی خان' مظہر

الحق، فرحان احمد میر، کامران احمد، احمد بلال ملک، ذوالقرنین احمد طاہر، محمد عمران ملک، عدنان عباسی، احمد شہزاد فیصل، افتخار احمد، ہمایوں شہزاد، محمد رشید منہاس، مدثر الباقر، آفتاب رمیض۔

۱۹۹۱ء

محمد سرور، عامر محمود، محمد اشفاق خان ابدالی، امجد علی اکرام، شہباز افضل چوہدری، طلعت مشتاق چوہدری ملک آصف محمود، وسیم حیدر، ساجد امین اعوان، رشید حمید کیانی چوہدری محمد قاسم، احمد شبیر جنجوعہ، اظہر محمود اعوان، چوہدری ثقلین مختار، شہزاد محمود قادر، راجہ عمران رؤف، ملک شکیل احمد، طارق شہزاد، ملک ظفر علی، محمد نعیم بن سلطان، عابد مظہر، محمد نعمان اسد، فراست سردار، انجم آفتاب، مبشر ندیم، سید تنویر حسین، محمد کامران سلیم، نسیم عباس، علی عابد رضا، چوہدری عنایت اللہ، محمد رضوان اقبال، محمد افتخار اسلم، ظہیر احمد، نثار الحق، ملک اسد ضیا احمد، محمد نجف عباس اعوان، آصف رضا کاظم، ظہیر الحسن، غیور عباس، اشفاق حسین، محمد سلیم عارف، احسان الحق خان، نجیب الحق خان، راشد ربانی، محمد اسجد اقبال، عمر فرید، راجہ اصغر خان، احمد نواز، مقصود احمد خان، عدنان احمد، اسد رضوان، بابر ڈار، محمد بابر نذر، محمد آصف میر، سید عامر زمان، محمد عامر حسین، وسیم احمد بابر، طاہر شفیق جنجوعہ، خالد اسحاق، حبیب احمد صدیقی، نسیم عباس کاظمی، واجد محمود ارشد، فیصل احمد اعوان، قاضی شاہد صمد، سہیل اخلاق ستی، محمد یاسر اعجاز چوہان، عتیق الرحمان خان، آصف عثمان کیانی، محمد عمران اشرف، سعد طارق، محمد احمد قریشی، محمد بلال خورشید، عطاء اللہ طاہر، شارق مشتاق، عابد مسعود، اشتیاق الرحمان، وحید رشید، ساجد یعقوب، محمد ظفر اقبال ڈار، طارق حبیب، محمد نعیم افضال

۱۹۹۲ء

شارق مشتاق، عطاء اللہ طاہر، محمد بلال خورشید، محمد یاسر اعجاز چوہان، قاضی شاہد صمد، فیصل احمد اعوان، وسیم محمود ارشد، نسیم عباس کاظمی، سید عامر زماں، محمد آصف میر، اسد رضوان بابر ڈار، عدنان احمد، مقصود احمد خان، احمد نواز، راجہ محمد اصغر خان، عمر فرید، راشد ربانی، سردار احسان الحق خان، محمد سلیم عارف، محمد ظہیر الحسن، آصف رضا کاظمی، محمد نجف بابر اعوان، نثار الحق خان، محمد افتخار اسلم، محمد رضوان اقبال، چوہدری عنایت اللہ، علی عابد رضا، نسیم عباس، سید تنویر حسن، مبشر ندیم اسلم، محمد نعیم فضل، فراست سردار، محمد ظفر اقبال ڈار، عابد مظہر، ایم نعیم بن سلطان، اشتیاق الرحمٰن، ملک ظفر علی، ملک شکیل احمد کیانی، ساجد امین اعوان، اسیم حیدر شاہ، طلعت مشتاق چوہدری، شہباز افضل چوہدری، ساجد یعقوب سدھن، وحید رشید، امجد علی اکرام، عامر محمود، محمد اشفاق خان ابدالی، محمد احمد قریشی، عمر سرور، ملک آصف محمود، چوہدری محمد قاسم، طارق شہزاد، محمد نعمان اسد جنجوعہ، انجم آفتاب، محمد کامران سلیم، ظہیر احمد، ملک اسد ضیا احمد، ملک غیور عباس، اشفاق حسین، محمد عامر حسین، وسیم احمد بابر، طاہر شفیق جنجوعہ، خالد علی، اسحاق ملک، حبیب احمد صدیقی، سہیل اخلاق ستی، عتیق الرحمٰن خان، آصف عثمان کیانی، شہزاد محمود قادر، محمد اسجد اقبال، محمد بابر نذر، محمد عمران اشرف ملک۔

۱۹۹۳ء

تنویر احمد ناصر، عارف محمود راجہ، سید توصیف احمد بخاری، سلیمان عارف خان، فرخ حسین، طاہر فاروق، محمد جمیل احمد، محمد اقبال، عمران صدیقی، نسیم احمد، فیصل حسن اختر، محمد رضوان ملک، یاسر مختار، سہیل وہاب، امجد چوہدری، نعیم منصف، ملک احمد حسن خان، ساجد زمان، محمد یاسر رحمانی، محمد سہیل چوہدری، حامد ریاض منہاس، عدیل افتخار وڑائچ، عمر فاروق گھمن، بابر انوار چوہدری، عاطف محمود، سید عاطف رضا، رشید بشیر خان، محمد افضال، محمد جاوید، طارق فاروق، خاور وسیم، محمد ناصر نشان، انوار احمد، شاہد احمد، فرحت نعیم احمد، محمد راجیل ارشاد خان، محمد ظفران راجہ، محمد آصف خلیل، عمران احمد، یحییٰ عثمان، ذیشان فیض، توقیر احمد خان، حبیب الدی خٹک، یاسر رفیق، راجہ افتخار حسین، خورشید انور، ظل حسین ملک، نوید انجم، محمد ندیم شہزاد، ثاقب قمر، یاسر محمود، محمد عمران خان ٹیپو، خاور بیگ، محمد عمران لطیف راجہ، محمد بلال، محمد تحسین رضا، سردار اظہار حیدر، ناصر حسین طور، محمد امتیاز عادل، ندیم رسول اختر۔

۱۹۹۴ء

کاشف اسلم خٹک، ابوبکر فاروق، آفتاب ادریس، معظم علی، ثناء اللہ، کاشف طیفور، بدر نوید احمد، طارق محمود، حسیب خالد چغتائی، آصف ظہیر بابر، الطاف انجم، بشارت علی، فیصل ضیا اعوان، محمد عاصم، میر کامران خان مینگل، حافظ شاہد ندیم خان، بابر عدیل بھٹی، جنید بنی، ساجد محمود، محمد مظہر سلطان، قاضی عمران اللہ، مبین اسلم، محمد فاروق بشیر کیانی، سید وقار علی شاہ، وسیم ارشد اعوان، عمیر علی ارشد، طلال نوید چوہدری، راشد ذوالفقار، محمد وسیم خان، تبریز احمد، ملک فرخ عدنان، طیب حق ملک، قاسم حمیدی، عاکف رضا شاہ، اسد ریاض، محمد، محمد اسد۔ طارق محمود، عمر بلال، عامر مشتاق، محمد رؤف، سجاد اسلم، جاوید اسلام، رزاق احمد، ریحان اختر مغل، محمد ضیا

فیصل محمود، ساجد امین، تنویر علی، محمد انور، محمد مدثر اقبال، آصف ظہیر بابر، قمر اقبال، محمد احسن علی، محمد ندیم اختر، مبشر اقبال، فواد علی، نور حسین، قمر اقبال ستی، محمد عمران، الرحمان، مسعود اختر ملک، عاطف ضیاء عباسی، ہمایوں ولی، خرم سلطان، ناصر یامین، عامر شبیر، فواد علی، وقار سعید، شاہ پور اعظم، زاہد ممتاز، عرفان شاہد۔

ایک نئی روایت

مسٹر شفیق احمد کے ساتھ ایک شام

اچھی روایتیں اداروں کو اچھا بناتی ہیں۔ ۲۳ دسمبر ۱۹۹۳ء کی شام کالج کی تاریخ میں ایک یادگار شام تھی۔ اس روز موسیٰ ہال میں کالج کے ایک واجب الاحترام اولڈ انسٹرکٹر جناب شفیق احمد کے ساتھ ایک شام منانے کا اہتمام کیا گیا تھا۔ مہمان خصوصی کی شام میں کمانڈانٹ بریگیڈیئر مقصود الحسن، پروفیسر سعید راشد، چیف انسٹرکٹر لیفٹیننٹ کرنل ولی محمد، جناب لطیف عباسی اور پروفیسر محمد مشتاق نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا اور انکی من موہنی شخصیت کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کیا۔ چونکہ شفیق صاحب کی ہابی میوزک بھی ہے اور وہ خود بہت اچھے طبلے نواز ہیں اس لئے تقریب کے آخر میں ساز و آواز کا مختصر پروگرام بھی پیش کیا گیا جس کے اختتام پر خود شفیق صاحب قبلہ نے (بانسری) پر چند پرانے نغمے سنائے اور محفل کو لوٹ لیا۔

کالج کے پرانے ٹیچرز اور محسنوں کی عزت افزائی اور ان سے رابطے استوار رکھنے کی رسم بہت اچھی ہے۔ خدا کرے یہ سلسلہ چلتا رہے۔

اس موقع پر کمانڈانٹ نے جو تقریر کی اسکا خلاصہ درج ذیل ہے:

''تعلیمی ادارے کسی بھی قوم کا قیمتی سرمایہ ہوتے ہیں۔ ملٹری کالج جیسے ادارے کی قدر و قیمت کا اندازہ اس سے کیا جاسکتا ہے کہ جو لوگ یہاں سے فارغ التحصیل ہوتے ہیں وہی اس ملک و قوم کی باگ ڈور سنبھالتے ہیں اسلئے ان اداروں کی عظمت کا راز جاننا چاہئے۔ ادارے کی شاندار عمارت اسکی عظمت کا باعث نہیں بلکہ اس کی شان ان اساتذہ کی مرہون منت ہے جو اسکے اندر کام کرتے رہے۔ اگر اساتذہ قابل قدر نہ ہوں تو عمارتیں محض اینٹ پتھر کا ڈھیر شمار ہوں۔

ملٹری کالج ایک ایسا ادارہ ہے جس میں استاد کا غیر معمولی مقام ہے۔ اسکی خدمات میں ۲۴ گھنٹے کا رول ہے۔ اس لحاظ سے یہ ادارہ خوش قسمت ہے کہ اسے اچھے اساتذہ میسر آئے جو وقف کی روح سے آشنا رہے۔ جنہوں نے اخلاقی قدروں کو قائم رکھا اور محنت کے معیار کو قائم کر کے اپنی روایات کو اگلی نسل تک پہنچایا۔ یہ عمل آج بھی جاری ہے۔ ایسے اساتذہ ہی ملٹری کالج کے معمار ہیں۔ تاہم پرانے اساتذہ کا وجود نایاب ہوتا جارہا ہے۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ ملٹری کالج کی تاریخ کے یہ سنگ میل نئی نسل کے سامنے لائے جائیں تاکہ آپ انکی شخصیت کے دریچوں سے کالج کے عظیم ماضی کا مشاہدہ کرسکیں۔ اور کالج کی تاریخ سے واقف ہوسکیں تاکہ آپ کو پتہ چلے کہ ہر حال کی تعمیر اسکے ماضی پر ہوتی ہے۔ اس لئے ماضی سے واقفیت بھی ضروری ہے۔

پس آج ہم ایک نئی روایت کا آغاز کررہے ہیں اس نئی روایت کا، جس کا تعلق کالج کے عظیم الشان ماضی سے جوڑنے جارہے ہیں تاکہ یہ جانیں، پتہ چلے کہ جس مادر تعلیمی کی آغوش میں وہ پرورش پارہے ہیں اسے اتنا سنوارنے اور اس مقام تک پہنچانے والے کچھ اور لوگ بھی ہیں۔ اس لحاظ سے یہ شام نہایت اہم ہوجاتی ہے۔ پس یہ ایک حسین شام ہے کہ اس وقت کالج کے ماضی کے عظیم اساتذہ میں سے ایک تابندہ شخصیت ہمارے درمیان جلوہ گر ہے یہ ہماری خوش قسمتی ہے اور انکی نوازش ہے کہ انہوں نے ہماری دعوت کو شرف قبولیت بخشا اور یہاں تک آنے کی زحمت کی۔ ابھی یہاں بہت سے ایسے لوگ موجود ہیں جنہوں نے شفیق صاحب کا زمانہ دیکھا ہوا ہے۔ ان کا عرصہ ملازمت ۱۹۵۴ء تا ۱۹۸۵ء تک رہا۔ یہ تیس سال کا ایک طویل زمانہ ہے۔ اس عہد میں میری طالب علمی کا زمانہ بھی شامل ہے۔ اگرچہ براہ راست ان سے تعلق نہ تھا لیکن ان کے شخصی سحر اور کردار کی کرنوں سے کالج کے در و بام روشن رہے۔ ان کی موجودگی اور انکے افکار و اعمال سبھی کے لئے ایک خاموش کردار کی تعلیم کا حصہ بنے رہے۔

درحقیقت وہ ایک من موہنی شخصیت تھے، اسم بامسمیٰ، نام بھی شفیق اور یوں بھی سراپا شفقت، ظاہر و باطن میں ہم رنگ، ہمیشہ بات کے کھرے، کوئی لگی لپٹی رکھے بغیر دل کی بات کہنے والے، کبھی دل میں میل نہ لائے، سدابہاری خوشگوار مزاج کے مالک تھے۔ اپنی شگفتہ طبعی سے کیمسٹری جیسے بور اور خشک مضمون کو پانی بنادیا۔ پڑھانے کے لئے لفظوں کی تبدیلی سے تعلیم دینے کا نیا اسٹائل ایجاد کیا جس کے ذریعے کیمسٹری کی خشکی دور کرتے تھے۔

سعید راشد آرٹ اور کلچر کے نمائندہ تھے تو شفیق صاحب سائنس اور ٹیکنالوجی کے مظہر تھے۔ سائنسی دماغ پایا تھا، ایجاد پسند طبیعت تھی۔ اپنی سائنسی مسیحائی

سے مردہ مشینوں کو زندہ کرتے تھے، مٹی کو سونا بناتے تھے، نالائق طلبا کو کندن بنادیتے تھے۔

انہوں نے آرٹ اور سائنس میں توازن قائم رکھا، آلات موسیقی میں بھی دلچسپی لی۔ ہارمونیم، پیانو اور بانسری کی دھنوں کے ذریعے موسیقی کا جادو جگایا۔

میں بیگم شفیق اور مسٹر شفیق کا مشکور وممنون ہوں کہ انہوں نے اس تاریخی تقریب کے لئے زحمت فرمائی اور اس شام کو حسین بنایا"۔

کالج ہسپتال

۸۶-۱۹۸۵ء کے بعد کالج ہسپتال میں ترقیاتی سرگرمیوں کا سلسلہ دوبارہ ۱۹۹۲ء میں شروع ہوا جسکی تفصیل یہ ہے۔

ا۔ایل پی کی رقم میں اضافہ

ا۔کالج کے سویلین ملازمین کے اہل وعیال علاج معالجہ کے لئے چونکہ سی ایم ایچ میں علاج کے حقدار نہیں، ایل پی کی رقم ۱۵۰۰ روپے سے بڑھا کر ۴۰۰۰ روپے کردی گئی۔ مزید براں لوکل سول ہسپتال کی خدمات سے استفادہ کرنے کے لئے خصوصی اہتمام بھی کیا گیا۔

۲۔ایم آئی روم کے لئے نئے آلات فراہم کئے گئے۔

۳۔ہیٹ سٹروک سینٹر قائم کیا گیا۔اس میں ایئر کنڈیشنڈ نصب کیا گیا۔

۴۔ہسپتال کی لیبارٹری میں توسیع کی گئی۔اسے زیادہ موئثر بنایا گیا۔ نئے آلات سے لیس کیا گیا۔

۵۔باتھ روم میں گیزر لگائے گئے۔نیز ان کی حالت درست کی گئی۔

سٹاف ٹریننگ

کمانڈانٹ نے سی پی آر (CPR) کے کورسز شروع کروائے۔سٹاف کو ایمرجنسی ٹریننگ دی گئی تا کہ وہ حادثات سے بہتر اور موثر طریق سے نبٹ سکیں۔اس طرح نرسنگ سٹاف کو ریفریشر کورس کروائے گئے۔یہ کام آر ایم او ڈاکٹر محمد ریاض کی نگرانی میں ہوا۔

تعلیم صحت (Health Education)

۹۳-۱۹۹۲ء

تعلیم صحت (Health Education) کے سلسلے میں جو اقدامات کئے گئے انکی تفصیل یہ ہے:

ا۔صحت پر توسیعی لیکچرز (Extension Lecture on Health Education)

الف۔ کلاس فور کے لئے

کمانڈانٹ کی ہدایت پر ڈاکٹر محمد ریاض نے ٹریٹمنٹ اور صحت کے لئے حفظ ما تقدم کے طور پر لیکچرز کا نیا سلسلہ شروع کیا۔جس میں فیملی پلاننگ کا پروگرام بھی شامل تھا۔ملازمین کو چھوٹی موٹی بیماریوں سے بچنے کے طریقے بتائے گئے۔خطرناک بیماریوں سے بچاؤ کے لئے احتیاطی تدابیر بتائی گئیں۔کلاس فور سرونٹس کی خواتین کو میٹرن مسز سرفراز گلزار ہدایات دیتی رہیں۔

ب۔ آفیسرز کے لئے

آفیسرز کو ڈاکٹر محمد ریاض نے لیکچرز دیئے۔خصوصاً انہیں جسم کا وزن نارمل سطح پر رکھنے کی تدابیر بتائی گئیں اور ہارٹ کی تکالیف کے بارے میں بتایا گیا۔بلڈ پریشر اور کولیسٹرول لیول کے متعلق معلومات مہیا کی گئیں۔

ج۔ کیڈٹس کے لئے

کیڈٹس کو لیکچرز دینے کا نتیجہ بہت اچھا نکلا۔انکی صحت کا معیار پہلے سے بہتر ہو گیا۔احتیاطی تدابیر سے انہیں آگاہی ہوئی۔

۲۔ ہیلتھ گائیڈ بروشرز

کمانڈانٹ کی ہدایت پر آر ایم او ڈاکٹر محمد ریاض نے نہ صرف کیڈٹس کو حفظانِ صحت (Health Hygiene) پر لیکچرز دیئے بلکہ مندرجہ ذیل گائیڈ بروشرز بھی جاری کئے۔

۷ ادسمبر ۱۹۹۲ء سے ان بروشر کا سلسلہ جاری ہوا۔ ۱۹۹۳ء تک مندرجہ ذیل ہیلتھ بروشرز جاری کئے جا چکے تھے۔ ان کا نام کیڈٹس ہیلتھ گائیڈ رکھ گیا۔ مندرجہ ذیل نمبر نکل چکے تھے۔

۱۔ عمومی صحت کے بارے میں حفظ ماتقدم۔
۲۔ لاکڑہ کاکڑہ (چکن پاکس) کے بارے میں احتیاطی تدابیر
۳۔ ڈینٹل کیئر (Dental Care)
۴۔ پاؤں کی انگلیوں کے امراض (Foot Rots)
۵۔ سکن کیئر (Skin Care)
۶۔ چکن پاکس پر خصوصی مضمون۔
۷۔ جسم کے وزن اور خوراک کے بارے میں ہدایت (آفیسرز کے لئے)۔

ہر سال نئی انٹری کیلئے ان بروشر کو وقتاً فوقتاً جاری کیا جاتا رہا۔

میڈیکل آفیسرز (آر ایم او)

کیپٹن شاہد اعجاز اے ایم سی تاریخ آمد ۱۶ اپریل ۱۹۸۹ء
کیپٹن ساجد فاروق ۱۰ مئی ۱۹۸۹ء تا فروری ۱۹۹۱ء
میجر ساجد فاروق فروری ۱۹۹۱ء تا دسمبر ۱۹۹۱ء
کیپٹن ارشد محمود ملک دسمبر ۱۹۹۱ء تا جولائی ۱۹۹۳ء
میجر محمد ریاض اکتوبر ۱۹۹۳ء تا مارچ ۱۹۹۵ء
میجر منصور احمد اپریل ۱۹۹۵ء تا حال

پیرامیڈیکل سٹاف

حوالدار ڈسپنسر عبدالحمید (۱۹۸۹ء)، حوالدار محمد ریاض (۱۹۸۹ء)
حوالدار ڈسپنسر محفوظ احمد (۱۹۹۳ء تا دسمبر ۱۹۹۴ء) حوالدار ڈسپنسر محمد شفیق (دسمبر ۱۹۹۴ء تا حال)

۱۹۹۳ء میں باقی عملہ یہ تھا۔

سپاہی نرسنگ اسسٹنٹ محمد شفیع، سپاہی نرسنگ اسسٹنٹ سید غلام عباس شاہ
سپاہی نرسنگ اسسٹنٹ محرم خان نورانی، سپاہی لیبارٹری ٹیکنیشن حق نواز
میٹرن مسز سرفراز گلزار

کلاس فور ملازمین کی بہبود کے اقدامات

۹۴۔۱۹۹۱ء کے عرصہ میں کالج کے کلاس فور ملازمین کے ویلفئر کے لئے جو اقدامات کئے گئے وہ یہ تھے۔

۱۔ کلاس فور کوارٹرز میں ۹۰ نئے سیلنگ فین (Ceiling Fan) لگوائے گئے۔

میجر جنرل محمد اشرف کمانڈانٹ سکول آف انفنٹری کوئٹہ کا دورہ
۱۴نومبر ۱۹۸۸ء میجر جنرل چوہدری عبدالمجیب کا دورہ
ہمراہ میجر جنرل چوہدری محمد نواز
۱۹فروری ۱۹۸۹ء لیفٹیننٹ کرنل سید فیاض حسین زیدی (سابق کمانڈانٹ ۵۲-۱۹۴۸ء) کیڈٹ اور آفیسرز کو
موسیٰ ہال میں خطاب
۱۱۶اپریل ۱۹۸۹ء صدر عالمگیرین ایسوسی ایشن لیفٹیننٹ جنرل محمد اقبال کا آٹھویں کلاس کی نئی انٹری کو موسیٰ ہال میں خطاب
لیفٹیننٹ جنرل آر ڈی بھٹی کا کالج میں دورہ
۲۰مئی ۱۹۸۹ء لیفٹیننٹ جنرل سعادت علی ستارہ بسالت (ملٹری) ہلال امتیاز عالمگیرین
۲۷مئی ۱۹۸۹ء ڈاکٹر محمد افضل ریکٹر انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد کا خطاب
۲۳اگست ۱۹۸۹ء بریگیڈئیر مشتاق احمد تمغۂ امتیاز (ملٹری) لاگ ایریا راولپنڈی کا دورہ
۱۳ستمبر ۱۹۸۹ء ڈیفنس منسٹر کرنل غلام سرور چیمہ (ر) کا خطاب
۱۵ستمبر جنرل (ر) محمد اقبال خان نشان امتیاز (ملٹری) ستارہ بسالت پیٹرن انچیف عالمگیرین کا دورہ
۲۳مارچ ۱۹۹۰ء ڈاکٹر وحید احمد ڈائریکٹر قائداعظم اکیڈمی کراچی کا قراردادِ پاکستان کے موضوع پر خطاب
۱۱اپریل ۱۹۹۰ء لیفٹیننٹ کرنل ڈاکٹر فیوض الرحمٰن اے ای سی انسٹرکٹر پی ایم اے کا اسلام اور اخلاق کے موضوع پر خطاب
۲۶مئی ۱۹۹۰ء ڈاکٹر انعام الرحمٰن ڈائریکٹر سنٹر آف نیوکلیئر سٹڈیز PINSTECH کا نیوکلیئر توانائی پر خطاب
۱۱۸اکتوبر ۱۹۹۰ء ڈاکٹر سی ایم انور خان سیکرٹری آف گورنمنٹ آف پاکستان چیئرمین ایگریکلچر ریسرچ کونسل کا پاکستان کی زراعت پر لیکچر
۱۱ اکتوبر ۱۹۹۰ء میجر جنرل چوہدری محمد نواز کا دورہ
اسکے علاوہ اس سال کے دوران دورہ کرنے والے اصحاب کے اسماء درج ذیل ہیں:
بریگیڈئیر محمد حیات (ر)، ایڈمرل یسطور الحق ملک چیف آف نیول سٹاف، لیفٹیننٹ جنرل آر ڈی بھٹی، لیفٹیننٹ جنرل پیرداد خان
، لیفٹیننٹ جنرل ایم عارف بنگش، میجر جنرل عبدالمجیب، بریگیڈئیر محمد سعید، بریگیڈئیر افتخار عالم، بریگیڈئیر مشتاق احمد۔
مندرجہ ذیل ریٹائرڈ حضرات بھی دوران سال تشریف لائے۔
جنرل محمد اقبال خان، لیفٹیننٹ جنرل محمد اقبال، لیفٹیننٹ جنرل سعادت علی، لیفٹیننٹ جنرل ایم اسلم شاہ (ر)، میجر جنرل نوابزادہ شیر علی پٹوڈی،
لیفٹیننٹ کرنل (ر) غلام سرور چیمہ ڈیفنس منسٹر۔
مندرجہ ذیل غیر ملکی بھی کالج دیکھنے آئے۔
مسٹر این جے بیرنگٹن (Mr. N. J. Barrington) برٹش ہائی کمشنر، بریگیڈئیر اے ای بیری (Brig A.E Berry) برٹش ملٹری اتاشی
۲۸مارچ ۱۹۹۱ء کو آٹھویں کلاس کی نیو انٹری کو لیفٹیننٹ جنرل پیرداد نے خطاب کیا۔ والدین کے ساتھ گروپ فوٹو میں شریک ہوئے۔
۱۲۸اپریل ۱۹۹۱ء کو پریشان خٹک نے Genesis of Pakistan کے موضوع پر طلبا کو خطاب کیا۔
۲۶مئی ۱۹۹۱ء پروفیسر عبدالقیوم نے طلباء کو خطاب کیا۔
دوران سال مندرجہ ذیل حاضر سروس اصحاب تشریف لائے۔
لیفٹیننٹ جنرل پیرداد خان، لیفٹیننٹ جنرل آر ڈی بھٹی، لیفٹیننٹ جنرل محمد اشرف
لیفٹیننٹ جنرل جی ایم ملک، میجر جنرل سید ظفر مہدی عسکری
مندرجہ ذیل سروس سے ریٹائرڈ حضرات تشریف لائے۔

سینئر بریگیڈئیر ملک محمد حیات (پہلے عالمگیرین)، لیفٹیننٹ جنرل رحمان گل (عالمگیرین)
میجر جنرل محمد بشیر خان (عالمگیرین)، میجر جنرل محمد جمشید (عالمگیرین)، میجر جنرل ممتاز علی (عالمگیرین)
بریگیڈئیر سلطان احمد (عالمگیرین)، کرنل عبدالقیوم (مہمان مقرر)
مندرجہ ذیل سویلین مہمان تشریف لائے۔
مسٹر پرویز الٰہی چوہدری پروانشل منسٹر پنجاب، ڈاکٹر سرفراز حسین مرزا پی ایچ ڈی عالمگیرین، پروفیسر پریشان خٹک (مہمان مقرر)
۲۰ اکتوبر ۱۹۹۲ء ڈاکٹر احسان اللہ، ڈاکٹر عبدالرشید دونوں مہمان مقرر تھے۔ تدریس کے موضوع پر لیکچر دیئے۔
۲۲۔۲۱ اکتوبر ۱۹۹۲ء میجر ڈاکٹر منظور حسین عارف نے تدریس کے موضوع پر لیکچر دیا۔
۱۹۹۲ء میں سینئر بریگیڈئیر محمد حیات (ر) نے علوی آڈیٹوریم میں ''اپنے زمانہ طالب علمی کا ملٹری کالج'' کے موضوع پر لیکچر دیا۔
۱۹۹۳ء میں کرنل نواب عالم بارہوی نے علامہ اقبالؒ کے فلسفہءِ خودی پر لیکچر دیا۔
۱۳ فروری ۱۹۹۳ء کو لیفٹیننٹ جنرل غلام محمد ملک ہلال امتیاز (ملٹری) ستارۂ بسالت نے فن قیادت پر طلباء سے خطاب کیا۔
۴ اپریل ۱۹۹۳ء پروفیسر سعید راشد نے ہاؤس ماسٹر کے موضوع پر سٹاف کو خطاب کیا۔
۲۴ اپریل ۱۹۹۳ء مختار مسعود کا لیکچر ہوا انہوں نے اپنی کتاب ''آواز دوست'' کالج میوزیم کو دی۔
۲۸ اپریل ۱۹۹۳ء آٹھویں کی نئی انٹری کو لیفٹیننٹ جنرل نذر حسین نے خطاب کیا۔ والدین کے ساتھ گروپ فوٹو کھنچوایا۔
۱۳ اکتوبر ۱۹۹۳ء میجر ڈاکٹر منظور حسین عارف نے فیکلٹی سے تدریسی امور اور نفسیات پر خطاب کیا۔
۳۰ اکتوبر ۱۹۹۳ء بریگیڈئیر (ر) عنایت الرحمان صدیقی سابق کمانڈانٹ ملٹری کالج نے سٹاف کو پبلک سکول سسٹم پر خطاب کیا۔

نئی تعمیرات اور تشکیل نو (Renovation)

۱۹۲۵ء میں کالج میں اکیڈیمک بلاک (Main Academic Block) کے سات کمروں اور دو ہاؤسوں میں شروع ہوا تھا۔ جب سے اب تک کالج میں توسیع و ترقی اور نئی تعمیرات کا سلسلہ جاری ہے۔ گزشتہ چند سالوں میں تعلیمی و تربیتی میدانوں کی طرح اس میدان میں بھی خاصا اہم اور قابل ذکر کام ہوا۔ جس کی تفصیل پیش کی جاتی ہے۔

۱۔ جناح ہاؤس

کالج کے ماسٹر پلان کے مطابق جناح ہاؤس کی تعمیر ۱۹۸۸ء میں شروع ہوئی تھی۔ ۱۹۹۰ء میں تمام کمپلیکس کا افتتاح لیفٹیننٹ جنرل محمد عارف بنگش نے کیا۔

۲۔ اقبال ہاؤس

تعمیر اپریل ۱۹۹۲ء میں مکمل ہوئی۔ اپریل ۱۹۹۳ء میں یہاں جونیئر کیڈٹس منتقل ہوئے۔ ۲۴ نومبر ۱۹۹۳ء کو ہاؤس کا باقاعدہ افتتاح چیف آف آرمی سٹاف جنرل عبدالوحید نے کیا۔

۳۔ دو بنگلے

دو ڈی ٹائپ بنگلے ٹیپو ہاؤس کے پیچھے بائیں طرف واقع سٹاف کے لئے بنائے گئے۔ انکی تعمیر اپریل ۱۹۸۹ء میں کالج نے اپنے وسائل سے شروع کی تھی۔ اکتوبر ۱۹۹۰ء میں مکمل ہوئے۔

۴۔ مین اکیڈیمک بلاک کی صورت گری (Face Lifting)

مین اکیڈیمک بلاک ۱۹۲۲ء میں تعمیر ہوا تھا۔ امتدادِ زمانہ سے اسکی اینٹوں کی سرخی ماند پڑ گئی تھی۔ ساری بلڈنگ کائی کی لپیٹ میں آ رہی تھی۔ گرائنڈنگ کے

ذریعے اسکی صورت گری (Face Lifting) کی گئی۔ یوں عمارت کی رونق واپس آ گئی۔ یہ کام ۱۹۹۲ء میں مکمل ہوا۔

۵۔ موسیٰ ہال کی تزئین نو (Renovation)

ہر جگہ، ہر ادارہ کی کوئی قابل فخر چیز بھی ہوتی ہے جو اسکے تشخص کی علامت (Symbol) بن جاتی ہے۔ ملٹری کالج کی قابل فخر جگہ (Place of Pride) موسیٰ ہال ہے۔ یہ ہال ۱۹۵۸ء میں بننا شروع ہوا تھا۔ نومبر ۱۹۶۳ء میں اسکا افتتاح ہوا۔ یوں ماہ وسال کے پیمانے سے یہ عمارت زیادہ پرانی نہیں لیکن کئی اعتبار سے خصوصاً چھت (Ceiling) کے حوالے سے اس میں کہنگی کے آثار نمایاں ہونے شروع ہو گئے تھے۔ فرنشنگ بھی اس ادارہ کی شایانِ شان نہ تھی یا کم از کم فرسودہ (Out Dated) نظر آتی تھی۔ لابی کے فرش کی حالت بھی نا قابل قبول تھی۔ اس صورت حال کا تقاضا تھا کہ موسیٰ ہال کو ہر لحاظ سے جدید اور کالج کے نئے (Image) کے مطابق بنایا جائے۔ چنانچہ موسیٰ ہال کی تزئین اور تشکیل نو کا کام اگست ۱۹۹۲ء میں میسرز ایٹ کان (M/S AETCON) لاہور کی زیر نگرانی شروع ہوا اور آخر دسمبر ۱۹۹۲ء کو پایہ تکمیل کو پہنچا اور نتیجہ میں موسیٰ ہال نے جو رنگ وروپ نکالا، جلال و جمال کا جو مرقع سامنے آیا اُس کو الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا یہ دیکھنے اور حیرت سے حیرت سے آفرین کہنے کی چیز ہے جو تبدیلیاں معرض ظہور میں آئیں وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ کلاسیکی انداز کا نہایت نفیس اور شاندار قرمزی رنگ کا سٹیج کا پردہ اور دیوار پر اسلم کمال کی خطاطی میں (رب زدنی علماء) کا پینل۔

۲۔ روشنیوں سے جگمگ جگمگ کرتی بڑے سپیشل میٹریل کی (False Ceiling)

۳۔ نئے بے آواز اور خوبصورت پنکھے

۴۔ کھڑکیوں کے نئے انداز کے سلائیڈنگ شیشے اور پردے

۵۔ جدید سٹائل کی فکسڈ فولڈنگ کرسیاں

پہلے ہال میں نشستوں کی گنجائش ۴۳۰ تھی اب ہال میں ۵۳۰ اور گیلری میں کل ۱۲۰ نشستیں ہیں

۶۔ نیا کارپٹ اور جدید ساؤنڈ سسٹم

۷۔ لابی کے فرش کو عمدہ سنگِ مرمر سے مزین کیا گیا

۸۔ لابی کے ستونوں کی بنیادوں پر پیتل کی آرائشی ملمع کاری

۹۔ لابی کا بڑا آرائشی فانوس (Chandelier) میجر جنرل نعیم اکبر خان کی نظر کرم ومحبت کا مرہون منت ہے

۱۰۔ ہال کی چھت کے اوپر سے واٹر پروفنگ کی گئی

۱۱۔ ہال کے بازوؤں میں واقع باتھ رومز کو جدید آب ورنگ دیا گیا

۱۲۔ موسیٰ ہال لان کے فوارہ کی تزئین نو

موسیٰ ہال اس تشکیل نو کے بعد کالج کی آبرو بن گیا ہے۔ آفرین ان لوگوں پر جن کے Vision اور Commitment سے ہال کو یہ نیا تشخص ملا۔

معجزۂ فن کی ہے خون جگر سے نمود

۶۔ نیا واٹر ٹینک

کالج کی پانی کی بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے نئے واٹر ٹینک کی تعمیر جو ۱۹۹۱ء میں شروع ہوئی تھی مارچ ۱۹۹۴ء میں پایہ تکمیل کو پہنچی۔ اس میں ایک لاکھ گیلن پانی ذخیرہ کرنی کی گنجائش ہے۔

۷۔ توسیع شدہ علاقہ کے لئے چاردیواری کی تعمیر

کالج کے توسیع شدہ علاقہ کے لئے جس چاردیواری کی تعمیر ۱۹۹۲ء میں شروع ہوئی تھی وہ ۱۹۹۴ء میں مکمل ہوئی مزید براں کالج کی چاردیواری کی وہ جگہ جو سرائے عالمگیر کی طرف تھی اسے ٹین کی نئی چادروں سے تین فٹ اونچا کیا گیا تا کہ باہر کے گردوغبار سے بچاؤ کے علاوہ کالج کے پردہ (Privacy) کو یقینی بنایا جا سکے۔

۸۔ سوئمنگ پول کی چار دیواری

مختلف وجوہ سے کالج سوئمنگ پول کے اردگرد کی چار دیواری کی ضرورت تھی۔۱۹۹۲ء میں یہ چار دیواری مع گیٹ تعمیر ہوئی۔

۹۔ فٹ پاتھوں کی تعمیر

۹۳-۱۹۹۲ء میں کالج کے مختلف حصوں میں جو ضروری فٹ پاتھ اور چھوٹے چھوٹے راستے بنائے گئے۔ان کی تفصیل یہ ہے:

ا۔ اکرم شہید روڈ جو ایم ٹی پارک پر ختم ہو جاتی تھی اسے پختہ فٹ پاتھ کے ذریعے سرائے عالمگیر کی طرف واقع گیٹ سے ملایا گیا۔کالج کا یہ گیٹ سب سے زیادہ عورتوں اور بچوں کے استعمال میں رہتا ہے کیونکہ جی ٹی روڈ کے گیٹ سے سرائے کو جانا کافی مشکل تھا۔اسلئے اس فٹ پاتھ کی تعمیر سے کالج کے باسیوں کی ایک بہت بڑی ضرورت پوری کی گئی۔

ب۔ بابر ہاؤس سے اے میس کو جانے والے راستے کو پختہ کرایا گیا۔

ج۔ جونیئر ہاؤسز کو جانے والی ۳ سو گز لمبی سڑک پختہ کی گئی۔نیز ان کو آپس میں ملانے والی سڑکوں کو بھی پختہ کرایا گیا۔

د۔ حق نواز شہید روڈ کو اکرم شہید روڈ سے ملانے کے لئے اضافی راستہ بنایا گیا۔

ر۔ ہسپتال سے آرچرڈ تک نئی سڑک بنائی گئی جو جی ٹی روڈ پر واقع جنوب مشرقی سائڈ گیٹ تک جاتی ہے۔

۱۰۔ کیفے ٹیریا

کیفے ٹیریا کے برآمدہ کو جالی دار دیواروں سے بند کیا گیا اور پہلو میں اضافی شیڈ تعمیر کیا گیا۔

۱۱۔ برساتی نالے کی پختگی

ملٹری کالج کے عقب میں واقع برساتی نالے کا کچھ حصہ کالج کی زمین سے گزرتا ہے۔اسکی وجہ سے کالج کی زمین ڈھا اور کٹاؤ کا شکار تھی۔اس نالے کے کنارے دیواروں کے ذریعے پختہ کئے گئے۔

۱۲۔ کالج کا نیا گیٹ

کالج گیٹ کا نیا ڈیزائن اکیڈیمک بلاک کی مغلیہ طرز کی محرابوں کے ڈیزائن پر بنایا گیا۔

۱۳۔ استقبالیہ کمرہ

کالج گیٹ کے ساتھ پرانے کمرے کو گرا کر اس کی جگہ نیا استقبالیہ کمرہ تعمیر کیا گیا جس میں ہر قسم کی سہولتیں مہیا کی گئیں۔

۱۴۔ ٹیلیفون ایکسچینج کی توسیع

جون ۱۹۹۵ء میں نئے ۵۰ لائنوں کے ایکسچینج پر کام شروع ہوا۔۵۰ لائنوں کا انڈر گراونڈ کیبل بچھایا گیا تاکہ ٹیلیفون کی بڑھتی ہوئی ضرورت کو پورا کیا جاسکے۔

۱۵۔ پی سی او

شیر شاہ بلاک کے پیچھے واقع کمرے میں پی سی او قائم کیا گیا۔جون ۱۹۹۵ء میں کام مکمل ہو گیا۔

۱۶۔ چھتوں کی مرمت

موسیٰ ہال کے دونوں ونگ کی چھتوں کی نئے سرے سے مرمت کی گئی اور کیمسٹری لیبارٹری کی چھتوں کو بھی اوپر سے تبدیل کیا گیا۔

نیا ترمیم شدہ ماسٹر پلان

۱۹۸۶ء میں کالج میں تعمیراتی تبدیلیوں اور ترقیوں کا جو منصوبہ ماسٹر پلان (Master plan) منظور ہوا تھا۔وہ جدید پلان سے کافی مختلف تھا۔اب نو ترمیم شدہ منصوبہ جسکے مطابق ۱۹۹۱ء سے کالج میں تعمیراتی کام ہو رہا ہے اور آئندہ ہوگا اسکی تفصیلات درج ذیل ہیں:

ترمیم شدہ ماسٹر پلان کی خصوصیات

ٹریننگ

سٹیڈیم، جمنازیم ،۲ سوئمنگ پولز ،۴ سکوائش کورٹس (۲ مکمل ہوگئے) ۶ ٹینس کورٹس ،۵ باسکٹ بال کورٹس ،رائڈنگ اسکول مع اصطبل

ایڈم

۴ کیڈٹس ہاؤس (۲ مکمل ہوگئے) ۲ کیڈٹس میس (ایک مکمل ہوگیا) ایڈم آفس بلاک

کالج کے توسیع شدہ علاقہ کے گرد دیوار مع خاردار باڑ (یہ مکمل ہو چکی ہے)

آفیسرز کالونی کے گرد خاردار باڑ' کالونی اور کالج کو ملانے والا انڈر گراؤنڈ راستہ جی ٹی روڈ کے نیچے سے

۲۹ بنگلے شادی شدہ آفیسر کیلئے ۶ مکمل ہو چکے ہیں۔

وزیٹر روم اور کیفے ٹیریا' ۲۶ فیملی کوارٹرز' کوارٹر ماسٹر سٹور بلاک

پٹرول سٹور' ۶۰ کلاس فور سرونٹس کوارٹرز' آفیسرز میس' ۴ بی او کیوز'

کالج' ہسپتال' ٹیوب ویل مع واٹر ٹرینگ' کینٹین' لانڈری مع سٹاف کوارٹر۔

ایس ایم بیرکس' ۶۴ آدمیوں کی گنجائش کے ساتھ' (یہ مکمل ہو چکی ہے)

کک ہاؤس مع ڈائننگ ہال برائے او آر ز (یہ مکمل ہو چکا ہے)

ایکسٹرنل سروسز

تمام سڑکیں' کالونی کو جانے والا راستہ' مین روڈ یعنی مین انٹرنس' ریسپشن آفس' میوزیم کی رینوویشن' (Renovation) وغیرہ وغیرہ۔

میس اے تعمیر و مرمت

میس اے کی مرمت اور تزئین کا کام ۱۹۹۲ء میں مکمل ہوا۔دیواروں کی مرمت ہوئی' چھت اور فرش کو تبدیل کیا گیا۔دروازے درست کیے گئے۔نیا کچن تعمیر کیا گیا' نئی چھت ڈالی گئی' پردے کیلئے چار دیواری بنائی گئی' واٹر پمپ نصب کئے گئے' باتھ روموں کی مرمت کی گئی' سنگِ مرمر کے ٹیبل تیار کئے گئے تاکہ کراکری رکھی جاسکے' ڈرینج سسٹم درست کیا گیا اور نئے سرے سے نالیاں تعمیر کی گئیں' نئے پنکھوں کا اضافہ کیا گیا' برتنوں کی دھلائی کی جگہ کو نئے سرے سے تعمیر کیا گیا' ایمرجنسی لائٹس مہیا کی گئیں' میزوں پر پہلے چادریں نہیں ڈالی جاتی تھیں نومبر ۱۹۹۱ء سے میزوں پر چادریں ڈالنے کا کام شروع کیا گیا اور ان پر سپر پلاسٹک شیٹ ڈالے گئے تاکہ صفائی کا معیار برقرار رہے' آنر بورڈ لگائے گئے' جو نئے خریدے گئے۔

میس بی

اس میں بھی پلاسٹک شیٹ اور سفید چادروں کا استعمال شروع ہوا' اس میں بھی سنگ مرمر کے ٹیبل لگائے گئے' کچن نئے سرے سے تعمیر کیا گیا اور جالیوں کے ساتھ مکھیوں مچھروں سے محفوظ کیا گیا' ایمرجنسی لائٹ کا اہتمام کیا گیا' دیواروں کے ساتھ بریکٹ فین لگائے گئے تاکہ گرمیوں میں ہوا کا معقول انتظام ہو سکے' ایمرجنسی کی ضرورت کیلئے زیرزمین پانی کے حصول کیلئے واٹر پمپ لگائے گئے چھت دیواروں اور فرشوں کی مرمت کی گئی' میزوں پر پلاسٹک سیٹ بچھائے گئے' آنر بورڈ لگائے گئے' واش بیسن اور نئے شیلف بنائے گئے۔

میس سی

نومبر ۱۹۹۱ء میں یہاں بھی پلاسٹک شیٹس اور چادروں کا استعمال شروع ہوا۔ نیز ایمرجنسی لائٹس کا اہتمام کیا گیا۔ ڈائننگ ہال اور پینٹریز میں بریکٹ فین کا اضافہ کیا گیا۔ کک ہاؤس سے ڈرینج سسٹم درست کیا گیا۔ نئی ۲۰ فٹ لمبی نالی تیار کی گئی۔ چھت مکمل طور پر تبدیل کی گئی المونیم کے ۱۸ دروازے لگائے گئے۔ بٹنوں کیلئے نئے شیڈ بنائے گئے۔ واش بیسن نئے تعمیر کئے گئے۔ جالی کے دروازے کک ہاؤس میں پہلے نہیں تھے۔ اسے بھی مکھیوں سے محفوظ کیا گیا۔ گیلریوں میں تصاویر آویزاں کی گئیں۔ سامنے بڑا آئینہ نصب کیا گیا۔ کھانے گرم رکھنے کیلئے ہاٹ پاٹس، تھرموس اور روٹی رکھنے کیلئے پٹاریاں مہیا کی گئیں۔ یہ سامان باقی میس میں بھی دیا گیا۔ نئے چار عدد اگزاسٹ فین لگائے گئے۔ آنر بورڈ مہیا کئے گئے۔ نئے پردے لگائے گئے۔ نئی کٹلری اور نئی کرسیاں مہیا کی گئیں۔ واش بیسن اور نئے شیلف تعمیر کئے گئے۔ ٹیبل پر ٹیلک شیٹ مہیا کئے گئے۔ مرمت پر اٹھارہ ہزار روپے خرچ ہوئے۔

محمود غزنوی ہاؤس اور بابر ہاؤس کی تعمیرات

دونوں ہاؤسوں میں جدید ٹائلٹ کی سہولیات ضرورت سے کم تھیں۔ ۱۹۹۲ء میں دونوں ہاؤسوں میں جدید سہولتوں سے آراستہ دو نئے ٹائلٹ بلاکس تیار کئے گئے۔ مزید برآں دونوں ہاؤسوں میں کپڑے رکھنے کی وارڈ روب سیمنٹ سے تیار کی گئی۔

اینٹی رومز (Ante Rooms)

تمام ہاؤسوں کے اینٹی رومز میں فراسٹڈ گلاس (Frosted Glass) کے بورڈ نصب کئے گئے اور فرش کو نئی کارپٹس سے مزین کیا گیا۔ دونوں جونیئر ہاؤسوں جناح ہاؤس اور اقبال ہاؤس میں ہاؤس ٹرافیز (Trophies) رکھنے کیلئے خوبصورت گلاس شیلف اور آنر شاپس کیلئے نئی الماریاں مہیا کی گئیں۔ دونوں ہاؤسوں کے اینٹی رومز کو خوش رنگ پلاسٹک کی نئی کرسیوں سے آراستہ کیا گیا۔ مارچ ۱۹۹۴ء میں دونوں ہاؤسوں کیلئے بڑے سائز کے کلر ٹی وی چیف آف دی آرمی سٹاف کی طرف سے عطیے کے طور پر موصول ہوئے۔

کانفرنس روم

کالج میں سٹاف روم تو تھا لیکن کوئی موزوں کانفرنس روم موجود نہ تھا۔ ۱۹۹۲ء میں کمپیوٹر ہال سے ملحق بڑے کمرہ میں کالج کا پہلا ایرکنڈیشنڈ کانفرنس روم قائم کیا گیا۔ اب یہی فنکارانہ طریقے سے آراستہ کانفرنس روم سٹاف کیلئے ایک منی آڈیٹوریم کے طور پر بھی استعمال ہوتا ہے۔ سٹاف کیلئے سیمینار کلوکلیم وغیرہ اسی ہال میں منعقد ہوتے ہیں۔

کمانڈانٹ آفس کی توسیع اور تشکیل نو

کمانڈانٹ آفس ۱۹۳۷ء میں بنا تھا۔ جب ادارہ مڈل سٹینڈرڈ سے آرمی اسپیشل (میٹرک) کی سطح تک پہنچا تھا۔ یہ ادارہ ہائی سکول سے کالج بنا پھر پبلک اسکول کے طور پر منظم ہوا۔ ضروریات بدلیں لیکن دفتر بنیادی طور پر وہی رہا جو ۱۹۳۷ء میں تھا' ۱۹۹۲ء میں یہ اہم دفتر توسیع اور تزئین کے مراحل سے گزر کر کالج کے شایانِ شان مرکز کے طور پر ابھرا۔ اس توسیع (Extension) اور ترمیم و تزئین (Renovation) کے بعد کمانڈانٹ آفس کا شاندار آب و رنگ اور پر وقار ماحول کالج کے نئے تشخص کے ساتھ پوری طرح ہم آہنگ ہے۔

جدید باربر شاپ

ہر قسم کے جدید ساز و سامان سے آرستہ ایک جدید کالج کے شایانِ شان باربر شاپ شیر شاہ ہاؤس کے پرانے ڈائننگ ہال میں ضروری تعمیراتی تبدیلی کر کے قائم کی گئی۔ ۱۸ دسمبر ۱۹۹۲ء کو اسکا افتتاح ہوا۔

فروٹ شاپ کا قیام

کالج کیفے ٹیریا سے ملحق ایک شاپ کا قیام عمل میں آیا۔

وزیٹر گیسٹ روم (Visitors Guest Room)

اس کے اولڈ بیرک کے آخری بڑے کمرہ میں جس کے پہلے سرے پر کیفے ٹیریا واقع ہے۔ضروری تعمیراتی تبدیلیوں کے ساتھ ایک آراستہ وپیراستہ وزیٹرز روم (گیسٹ روم) کیفے ٹیریا بیریکس میں قائم کیا گیا۔اسکے قیام سے ایک دیرینہ ضرورت پوری ہوئی۔

محسنوں کی یاد میں

کالج ۱۹۲۵ء میں ایک اسکول کی حیثیت سے قائم ہوا تھا۔اس وقت سے آج تک ہر دور میں کوئی نہ کوئی ایسا استاد بھی تھا جس نے تن من دھن سے کالج کی خدمت کی۔اپنے خون جگر سے اسکو سینچا۔کالج کے ایسے محسنوں کی یاد کو تازہ رکھنا نہ صرف احسان وایثار کی روایت کو زندہ وتابندہ رکھنا ہے۔بلکہ طلباء کی اقداری تربیت کا ایک وسیلہ بھی ہے چنانچہ ۱۹۷۶ء میں کمانڈانٹ کرنل ظہورالحق کے زمانہ میں کالج کی مین روڈ کا نام اکرم شہید نشانِ حیدر روڈ رکھا گیا اور اسکا افتتاح ڈائریکٹر آرمی ایجوکیشن بریگیڈیئر نصیرالدین نے کیا تھا۔

۱۹۹۳ء میں اس سلسلہ میں مزید پیش رفت یہ ہوئی کہ کالج کے چار اور محسنوں کیپٹن فتح روز خان (کے جی آئی آر اسکول کے ہیڈ ماسٹر ۱۹۲۵ء تا ۱۹۳۱ء) مسٹر فضل حق حیدری (نامور استاد ملٹری کالج از ۱۹۴۲ء تا ۱۹۶۹ء) اور بریگیڈیئر محمد رفیق کمانڈانٹ ملٹری کالج (۵۳۔۱۹۵۲ء اور ۵۹۔۱۹۵۵ء) کے ناموں پر کالج کی چار سڑکوں کا نام بریگیڈیئر رفیق روڈ، حق نواز کیانی روڈ، فضل حق حیدری روڈ اور فتح روڈ خان روڈ رکھے گئے۔ان ناموں کے حوالے سے کالج کی تاریخ کا تسلسل بھی طلباء کے ذہن میں اجاگر ہوتا رہے گا۔

علوی آڈیٹوریم (Alvi Auditorium)

بعض افراد کو یہ امتیاز حاصل ہوتا ہے کہ وہ بعض کمالات، قدروں اور رویوں کی علامت بن جاتے ہیں۔۱۹۵۳ء تا ۱۹۸۷ء کالج کے ہاؤس ماسٹر، کالج میگزین کے مدیر، کالج ڈیبیٹنگ سوسائٹی کے صدر استاد پروفیسر عین الدین علوی اپنی ذات میں ایک ادارہ تھے۔استاد کے تین روپ ہیں۔مدرس، معلم اور مربی۔علوی صاحب تینوں حوالوں سے باکمال استاد اور عظیم تر انسان تھے۔ان کی قبر پر جو کتبہ لگا ہے اس پر لکھا ہے وہ عظیم استاد جو چراغ جلاتے خود جل بجھا۔ان کی یاد میں پرانے کالج ہال کو نئے سرے اور شاندار طریقے سے آراستہ وپیراستہ کر کے علوی آڈیٹوریم کی شکل دی گئی۔جسکا رسمی افتتاح ۵ نومبر ۱۹۹۲ء کی شام پروفیسر سعید راشد نے کیا۔

علوی آڈیٹوریم ہال ہی میں ہر سال علوی ڈے کا اہتمام بھی کیا جاتا ہے۔علوی آڈیٹوریم کا قیام ایک عظیم استاد کو خراج تحسین ہی نہیں، تخلیق تعلیم کریکٹر بلڈنگ اور اپنے کام سے بے پناہ لگن کی روایات کی توثیق بھی ہے۔ملٹری کالج کی خوش قسمتی ہے کہ اسے علوی صاحب ایسا نابغہ روزگار استاد ملا اور علوی صاحب کی خوش قسمتی ہے کہ ان ہی کے ایک شاگرد نے ان کی یاد کا کچھ حق ادا کیا۔

آرمی پبلک سکول کا قیام

ملٹری کالج کے ایک ذیلی ادارہ کی حیثیت سے اسٹاف کالونی میں ۱۹۸۹ء میں ایک آرمی پبلک سکول کا قیام عمل میں آیا۔۲۹ اپریل کی صبح اس وقت کے کمانڈانٹ بریگیڈیئر ڈاکٹر نورالحق کی بیگم نے اس انگلش میڈیم جونیئر پبلک اسکول کا افتتاح کیا۔شروع میں پریپ سے کلاس ٹو تک تین کلاسز تھیں جن میں ہر سال ایک کلاس کا اضافہ ہوتا رہا۔۱۹۹۴ء میں اسکول آٹھویں کلاس تک پہنچ چکا تھا۔بانی پرنسپل مسز سمیعہ صفدر (مسز لیفٹیننٹ کرنل صفدر علی شاہ) تھیں۔اپریل ۱۹۸۹ء سے اپریل ۱۹۹۲ء تک اس عہدے پر فائز رہیں۔اپریل ۱۹۹۲ء سے مسز سیسل شمشیر پرنسپل کے منصب پر فائز ہوئے۔اسکول بنیادی طور پر کالج سٹاف کے بچوں کی تعلیم کے لئے ہے۔جس سے سرائے عالمگیر اور مضافات کی سول آبادی کے بچے بھی مستفید ہو رہے ہیں۔

اس وقت سکول میں طلبا کی تعداد ۳۰۰ ہے جس میں ۶۸ کالج کے اور ۲۳۲ باہر کے طلبا ہیں۔ٹیچرز کی تعداد ۱۷ ہے۔

۱۹۹۲ء سے اسکول میں تعمیراتی توسیع وترقی کا سلسلہ جاری ہے۔اسکول دو ڈی ٹائپ کوارٹرز سے شروع ہوا تھا اب ۵ کوارٹرز اور پانچ نئے تعمیر شدہ کمروں پر مشتمل ہے۔مئی ۱۹۹۵ء تک مین ہال اور لیبارٹری بھی مکمل ہو چکی تھی۔اسکول کی چار دیواری اور مین گیٹ کی تعمیر بھی مکمل ہو چکی ہے۔اسکول تعلیمی وتربیتی اعتبار سے باہم ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔اسکول کی موجودہ انتظامی صورت حال یہ ہے۔

۹۵۔۱۹۹۴ء میں مندرجہ ذیل نئی تعمیرات کے ذریعے اضافے کئے گئے۔ باؤنڈری وال کے علاوہ نیا ہال تعمیر کیا گیا۔

۱۹۹۳ء میں دو کلاس روم مع برآمدہ بن چکے تھے۔ ۱۹۹۴ء میں مزید دو کلاس رومز مع برآمدہ تعمیر کئے گئے۔

۱۹۹۵ء میں اسکول کی لیبارٹری مکمل کی گئی۔

پریذیڈنٹ گورننگ باڈی: کمانڈانٹ ملٹری کالج بریگیڈیئر مقصود الحسن

سیکرٹری گورننگ باڈی: میجر نور اے سلطان اے ای سی

ممبر گورننگ باڈی: پرنسپل مسٹر سیسل شمشیر

جون ۱۹۹۵ء میں پرنسپل مسٹر سیسل ریٹائر ہوئے اور نئے ممبر اور پرنسپل لیفٹیننٹ کرنل شیخ ابراہیم (سابق اے کیو ملٹری کالج تعینات ہوئے)

آرٹ گیلری

آرٹ گیلری کالج میں ۱۹۲۵ء سے کسی نہ کسی شکل میں موجود رہی ہے۔۱۹۲۵ء سے ۱۹۵۱ء تک کالج کے پہلے ڈرائنگ ماسٹر احمد دین نے کالج میں آرٹ کے گلاب کو کھلائے رکھا۔انکے ریٹائر ہونے کے بعد آئندہ آٹھ،دس سالوں میں اس گوشۂ چمن کی آبیاری ڈرائنگ ماسٹر عبدالحکیم صاحب کرتے تھے۔ان ہی کے زمانہ میں کیمسٹری لیبارٹری کے دائیں پہلو میں ۱۹۵۴ء میں وہ آرٹ ہال تعمیر ہوا جو اب فائن آرٹس اور ایرو ماڈلنگ کی سرگرمیوں کا مرکز ہے۔

حکیم صاحب کے کالج سے رخصت ہونے کے بعد مصطفیٰ کمال نے انکی جگہ پُر کی، جو دراصل ہینڈی کرافٹس ماسٹر تھے۔انکے زمانہ میں آرٹس کے بجائے کرافٹس میں اضافہ ہوا۔اپریل ۱۹۷۵ء میں ان کے ریٹائر ہونے کے بعد ۱۹۷۵ء میں مرزا عبداللطیف (ایم اے فائن آرٹس، ڈپلومہ ووکیشنل ٹریڈرز، ڈپلومہ فائن آرٹس نیشنل کالج آف آرٹس لاہور) اس منصب پر فائز ہوئے۔وہ آرٹس اور کرافٹس دونوں پر یکساں قدرت رکھتے تھے۔انہوں نے کلب کی مکینیکل ورکشاپ کو منظم کیا۔پرانی مشینری کو مرمت کر کے قابلِ استعمال بنایا اور ووڈ ورک کی جدید مشینری نصب کرائی۔انہوں نے آرٹ گیلری کو چار چاند لگا دیئے۔۱۹۸۵ء میں آرٹ گیلری میں مصورانہ خطاطی کو ووڈ ورک کا حصہ بنایا گیا۔۱۹۸۲ء میں ایرو ماڈلنگ کلب کو بھی آرٹ کلب کی عمارت میں منتقل کیا گیا۔جو ووڈ کرافٹس کے زیادہ قریب ہے۔

اب تک آرٹس اور کرافٹس کا کام آرٹ روم میں ہی ہوتا تھا۔۱۹۸۷ء میں آرٹ گیلری کیفے ٹیریا کی بیرک کے آخری کمرے میں قائم کی گئی۔لیکن تھوڑے عرصے کے بعد ہی گیلری کلب کے ورکشاپ میں واپس آگئی۔کیونکہ اس میں دوبارہ سٹاف روم قائم کر دیا گیا تھا۔کمانڈانٹ بریگیڈیئر مقصود الحسن نے ۱۹۹۳ء کے اوائل میں آرٹس گیلری کو شیر شاہ ہاؤس میں پاکستان گیلری کے پہلو میں آراستہ کیا۔۷ستمبر ۱۹۹۴ء کو میجر جنرل سلیم حیدر آئی جی ٹی اینڈ ای نے اس کا باقاعدہ افتتاح کیا۔

اس گیلری میں سالانہ نمائش کی اشیاء رکھی جاتی ہیں۔اس میں شامل اشیاء مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ آئل پینٹنگز، لینڈ سکیپس، پورٹریٹس، واٹر کلر پینٹنگز

۲۔ خطاطی کے نمونے، ووڈن کیلی گرافی

۳۔ فلوگرافی (پن اینڈ تھریڈ ورک) کے عمدہ نمونے

۴۔ فریٹ ورک (ووڈ ورک) میں فگرز کمپوزیشن اور ڈیکوریشن پیسز

۵۔ کلے ماڈلز، سکلپچر (ریلیفز اینڈ کمپوزیشنز ان راؤنڈ)

۶۔ ایرو ماڈلز (فلائنگ اینڈ سٹیٹک ماڈلز)

۷۔ میٹل ورک

باہر سے آنے والے مہمانوں کیلئے آرٹ گیلری خصوصی دلچسپی کا باعث ہوتی ہے۔

پاکستان گیلری

کالج کے پاکستانی تشخص کو ابھارنے کے لئے کالج کے کری کیولم (Curriculum) میں ۱۹۸۵ء بریگیڈیئر عثمان شاہ کے زمانہ میں انٹر ہاؤس پاکستانیات اور انٹر ہاؤس اقبالیات کا اضافہ کیا گیا تھا۔اس سلسلہ کو بڑھانے کے لئے کمانڈانٹ ڈاکٹر نور الحق نے جو خود بھی تحریک پاکستان کے محقق (Research Scholar) تھے،اپریل ۱۹۹۱ء میں کالج میں پاکستان گیلری قائم کرنے کا اہتمام کیا۔اس کا افتتاح جی سی او ۲۳ ڈویژن میجر جنرل غازی الدین رانا نے کیا۔ابتداً یہ

گیلری موسیٰ ہال میں کمپلیکس کے بائیں بازو کے اس آخری ہال میں قائم کی گئی تھی جس میں ان دنوں لینگویج لیب ہے۔

۱۸ دسمبر ۱۹۹۲ء کو پاکستان گیلری کو شیر شاہ ہاؤس میں آرٹ گیلری سے ملحقہ مکمل طور پر نہایت شاندار شایان شان طریقے سے آراستہ و پیراستہ (Renovated) ہال میں منتقل کیا گیا۔اب یہ گیلری کمانڈانٹ بریگیڈیئر مقصودالحسن کے ذوق تعمیر وتزئین اور پاکستانیات سے دلچسپی کی مظہر ہے۔پاکستان گیلری میں جو اشیاء رکھی گئیں انکی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ دستاویزاتِ تحریکِ پاکستان	۲۔ تحریکِ پاکستان کی تصاویر
۳۔ تحریکِ پاکستان کے زعماء کی تصاویر	۴۔ قائداعظم البم
۵۔ اقبال البم	۶۔ خواتین جنہوں نے تحریک پاکستان میں حصہ لیا۔
۷۔ سربراہان مملکت پاکستان	۸۔ گوشہ نوادرات
۱۰۔ موہن جودڑو اور ہڑپہ کی مہریں	۱۱۔ پرانے سکے
۱۲۔ حکومت پاکستان کے جاری شدہ ڈاک ٹکٹ	۱۳۔ پاکستان کی ترقی کی جھلکیاں

پاکستان گیلری، کالج لائبریری، کمپیوٹر ہال، موسیٰ ہال اور لینگویج لیب کی طرح کالج کی ایک قابل دید اور قابل فخر جگہ ہے۔

مرکزی دفتر عالمگیرینز ایسوسی ایشن

۱۹۸۹ تک ایسوسی ایشن کا اپنا کوئی مستقل دفتر نہ تھا۔سی آئی آفس کے ایک گوشہ ہی میں ایسوسی ایشن کے کاغذات ایک الماری میں رکھے جاتے تھے ۱۹۸۹ء میں ایسوسی ایشن کو دفتر قائم کرنے کے لئے اکیڈیمک بلاک کا وہ آخری تاریخی بڑا کمرہ دیا گیا۔جو ۱۹۲۵ء سے ۱۹۳۷ء تک کمانڈانٹ آفس اور اسکے بعد سٹاف روم، کلاس روم اور سٹیشنری اسٹور رہا تھا۔۱۹۹۰ء میں اس وقت کے ایکٹنگ سیکرٹری میجر طارق حبیب کی کوششوں سے دفتر کی دیواروں کی پینلنگ (Panelling) ہوئی ۔۹۳۔۱۹۹۱ء کے عرصہ میں دفتر کی شایانِ شان آراستگی (Furnishing) کا عمل مکمل ہوا۔دیوار تا دیوار الماریوں میں داستان علم وعمل کی کاپیاں پرانے کالج میگزین اور ایسوسی ایشن کے تمام بنیادی کاغذات و دستاویزات اسسٹنٹ سیکرٹری مرزا عبداللطیف کی زیرنگرانی محفوظ کر دیئے گئے ہیں۔دفتر کی عمومی دیکھ بھال ایک جز وقتی کلرک مسٹر ساجد حسین کے ذمہ ہے۔

موسمیاتی مشاہدہ گاہ

کالج میں ایک عرصہ سے موسمیاتی مشاہدہ گاہ کی ضرورت محسوس کی جاتی تھی۔کمانڈانٹ بریگیڈیئر مقصودالحسن کی اس طرف توجہ دلائی گئی تو انہوں نے شعبہ طبیعیات کے صدر میجر خالد انور مسعود کو یہ ذمہ داری سونپی۔انہوں نے بھاگ دوڑ کر کے اس کا سامان مہیا کیا۔اسے نصب کرنے کا اہتمام بھی انہوں نے ہی کیا۔ماہ نومبر ۱۹۹۳ء میں اس مشاہدہ گاہ (Observation) نے کام کرنا شروع کر دیا۔

اس مشاہدہ گاہ کے کیبن میں تمام آلات بیرونی ممالک سے درآمد کئے گئے ہیں۔جن میں زیادہ سے زیادہ اور کم سے کم درجہ حرارت کی پیمائش کے تھرمامیٹر اور دوسرے آلات ہیں۔ہوا کے دباؤ اور نمی ناپنے کے بیرومیٹر بھی ہیں جسے مقیاس المطر بھی کہتے ہیں۔ہوا کے دباؤ کا یہ آلہ مقامی موسم کی پیشن گوئی کے لئے استعمال ہوتا ہے۔مقامی طور پر زیادہ سے زیادہ اور کم سے کم درجہ حرارت کے علاوہ ہوا کی نمی کی روزانہ پیمائش کی جاتی ہے۔جسے سامنے فراسٹڈ گلاس بورڈ پر لکھا جاتا ہے۔جو دیوار پر آویزاں ہے۔یہ کام روزانہ ہوتا ہے۔

بارش ناپنے کا آلہ اور مرغ بادنما بھی موجود ہے۔مرغ بادنما کو موسیٰ ہال کی بلندی پر آویزاں کیا گیا ہے۔

آلات کی حفاظت اور موسم کی رپورٹ لکھنے کیلئے شعبہ طبعیات کا یہ عملہ مقرر کیا گیا۔ پروفیسر اختر، مقدس، راشد اور نعیم۔

یہ سب لیبارٹری اسسٹنٹ ہیں اور میجر خالد انور مسعود کی زیرنگرانی کام کر رہے ہیں۔

ایوان اعزاز (Hall of Honour)

کالج نے روشنی کی تلاش کا سفر ۱۹۲۵ء میں شروع کیا تھا۔ماہ وسال کی ساٹھ ستر گردشوں کے بعد اب کالج الحمدُ للہ اس پوزیشن میں ہے کہ وہ اپنے سپوتوں اور

اسٹاف کے امتیازی کارناموں اور قابل فخر اعزازات کے چراغ کالج کے ایوان اعزاز (Hall of Honour) میں رکھے۔ تاکہ نئے اور پرانے عالمگیریئز کو اپنی مادر درسگاہ پر فخر (Pride) ہو اور وہ ان عظیم کارناموں اور ناموں سے انسپائریشن (Inspiration) لے سکیں۔ ہال آف آنر کی تاسیس کیلئے کمانڈانٹ بریگیڈیئر مقصود الحسن کے زیر ہدایت موسیٰ ہال میں منتخب کی گئی لیکن بعض دوسرے منصوبوں کی ترجیحی اہمیت کے باعث اسے ملتوی کیا گیا۔ کام کی اہمیت بہر حال اپنی جگہ قائم ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ جلد ہی فنڈز کی دستیابی کے بعد اسے مکمل کر لیا جائے گا۔

متفرقات

نئے پنکھوں کی تنصیب : ہاؤسوں اور کلاس رومز میں ۱۹۹۳ء کے لئے ۱۰۰ پنکھے لگوا کر ایک اشد ضرورت کو پورا کیا گیا۔

نئے باسکٹ بال بورڈ: باسکٹ بال کے گراؤنڈ میں فائبر گلاس بورڈ لگوائے گئے۔

نئے سائن بورڈ: کالج کے مین گیٹ کے قریب کالج کے روشن گائڈ میپ کے علاوہ کالج کی دوسری عمارت اور سڑکوں کے نام پلاسٹک کے اندر سے روشن سائن بورڈ ۱۹۹۳ء میں لگوائے گئے تاکہ دن ہو یا رات کالج کی ہر عمارت اور ہر مقام کا نام دیکھا جا سکے۔

درختوں کے ناموں کی تختیاں: کالج کیمپس کے پرانے اور اہم درختوں پر ان کے بوٹانیکل ناموں کی چھوٹی چھوٹی تختیاں لگوانے کا پروجیکٹ ۱۹۹۲ء میں مکمل ہوا۔ آفیسرز میس کے سامنے کے بلند و بالا بہت پرانے شیشم کے درخت کی پوری تاریخ کی تختی اس پر نصب کی گئی اور اسے فلڈ لائٹ سے روشن کیا گیا۔ درختوں پر تختیاں نصب کرنے کا کام میجر تاج میمن نے سرانجام دیا جو باٹنی میں ماسٹرز تھے۔

کالج میوزیم : کالج میوزیم کی بے شمار تاریخی تصاویر کو مرتب کر کے علیحدہ علیحدہ البموں میں ضروری تفصیلات کے ساتھ محفوظ کرنے کا کام ۱۹۹۲ء کے اواخر تک مکمل ہوا۔ نیز نئے حاصل شدہ نوادرات کیلئے نئے شیلف منگوائے گئے۔ میوزیم کے تمام کاغذی مواد کو کیڑوں سے محفوظ کرنے کا خصوصی اہتمام کیا گیا۔

آفیسرز میس : آفیسر میس میں میس کے شایانِ شان نیا سلائیڈنگ گیٹ دسمبر ۱۹۹۳ء میں لگوایا گیا۔

نیا کار پارک : کالج کے مین گیٹ کے پہلو میں نیا کار پارک ۱۹۹۳ء میں تیار ہوا۔

کمپیوٹر کلب : کمپیوٹر کلب کیلئے نئی گھومنے والی کرسیاں خریدی گئیں اور سینٹر سے ملحقہ باتھ رومز کو جدید سہولتوں سے آراستہ کیا گیا۔

کیمسٹری لیب: کیمسٹری لیب میں سٹوریج کی سہولیات ضرورت سے بہت کم تھیں۔ چنانچہ نئے شیلف اور ریک بنائے گئے۔

یادگار شہداء: یادگار شہداء کی اپروچ روڈ (Approach Road) کو نہایت خوبصورتی سے نئے سرے سے تعمیر کیا گیا اور یادگار شہداء کے فرش کو دوبارہ سیٹ کیا گیا اور اس پر پالش کیا گیا۔

لائبریری : لائبریری میں ۲۷۵۶ نئی کتابیں آئیں اور اعلیٰ درجہ کی کرسیاں اور صوفے مہیا کئے گئے۔

بی او کیوز کی تشکیل نو : موسیٰ ہال کمپلیکس کے سامنے بائیں طرف واقع اس پرانی بیرک کو جو کبھی کیڈٹ آفیسرز میس پھر سٹاف میس اور اسکے بعد بی او کیوز کے طور پر استعمال ہونی شروع ہوئی ۱۹۹۲ء میں مکمل طور پر اندر باہر سے نیا بنایا گیا۔ اس تشکیل نو (Renovation) کے بعد یہ عمارت بہت ہی موزوں بی او کیوز کمپلیکس کی صورت اختیار کر چکی ہے۔ : مندرجہ ذیل تعمیرات ۹۵-۱۹۹۴ء کے دوران ہوئیں۔

ایڈمنسٹریٹو بلاک : آرٹ کلب کے ہال کے پیچھے موسیٰ ہال کے ونگ کے بالمقابل نئے ایڈمنسٹریٹو بلاک کیلئے جگہ مخصوص کی گئی جلد ہی تعمیرات کا سلسلہ شروع ہو جائے گا۔ تادم تحریر یہ سلسلہ شروع ہے۔

واٹر کولر : اس سال کالج میں متعدد جگہوں پر نئے واٹر کولر لگائے گئے۔

اسکوائش کورٹس: اس سال اسکوائش کورٹس مکمل کئے گئے۔

دیواری نقشہ : اکیڈیمک بلاک کے دائیں پہلو میں نقشہ دنیا پہلے ہی بنا ہوا تھا لیکن اس کی حالت وقت گزرنے کے ساتھ خراب ہو چکی تھی۔ دیوار کو گرائنڈ کرنے کے بعد نئے سرے سے نقشہ بنایا گیا اور اس میں ضروری تبدیلیاں کی گئیں۔ نیز اکیڈیمک بلاک کے بائیں پہلو میں بھی نقشہ پاکستان بنایا گیا جو اس سے پہلے موجود نہیں تھا۔ فلڈ لائٹس نصب کی گئیں تاکہ رات کو بھی مطالعہ کیا جا سکے۔ یہ پراجیکٹ جغرافیہ کو نصاب میں داخل کرنے کے پروگرام کا ہی حصہ تھا۔ تادم تحریر مزید دیواری

کتبوں اور آرائش کا کام جاری ہے۔

گھاس کے میدان :کالج میں متعدد گھاس کے میدانوں کا اس سال اضافہ کیا گیا اور اس میں ڈھاکہ گراس لگائی گئی

واٹر ٹربائن :واٹر ٹینک اس سال مکمل ہوا۔اس میں پانی ذخیرہ کرنے کی گنجائش ایک لاکھ گیلن ہے۔اتنے پانی کیلئے نئے ٹربائن اور پمپ کی ضرورت پڑی تو اس کو بھی مکمل کیا گیا اور سوئمنگ پول کو پانی دینے کیلئے اس نئے ٹینک کو بذریعہ زیرِ زمین پائپ لائن سے منسلک کیا گیا۔اس سال کالج کے ماسٹر پلان میں تبدیلی تجویز کی گئی جس سے کالج مزید بہتر شکل وصورت اختیار کرے گا۔

نئی اسپورٹس شرٹس (Sports Shirts)

کالج کے مونوگرام کے پرنٹ کے ساتھ سبز رنگ کی نئی اسپورٹس شرٹس ۱۹۹۲ء میں جاری کی گئی تھیں۔اس وقت سب کا رنگ سفید ہے۔

نئی چائنا کراکری

۱۹۹۲ء میں کالج کریسٹ کے پرنٹ کے ساتھ اعلیٰ درجہ کی نئی کراکری اور کٹلری تمام ہاؤسوں کو مہیا کی گئی۔

نئی گاڑیاں اور ایم ٹی شیڈ

کالج کی منظور شدہ ٹرانسپورٹس میں ۹۳-۱۹۹۲ء میں یہ اضافہ ہوا۔

۱۔	نسان سنی سٹاف کار	۲۔	آر کے آر (RKR) جیپ ٹیوٹا (۲ عدد)
۳۔	سوزوکی پک اپ	۴۔	سوزوکی وین
۵۔	ڈھائی ٹن ہینو 4X2 ٹرک	۶۔	۶۔ڈھائی ٹن ہینو 4X4 ٹرک
۷۔	موٹر سائیکل	۸۔	ہینو بس ۵۰ سیٹس
۹۔	ایسوزو بس ۳۰ سیٹس	۱۰۔	ایرکنڈیشنڈ ہینو بس ۴۸ سیٹس
۱۱۔	ٹریکٹر ایم ٹی ۲۴۰		

طلباء کیلئے دو بسیں جی ایچ کیو کی عطا کردہ ہیں۔تیسری میس کا راسٹاف کیلئے ہے جو کمانڈانٹ فور کور جناب لیفٹیننٹ جنرل محمد اشرف کا عطیہ ہے۔

اس سے پہلے ایم ٹی کے لئے جو شیڈ مختص تھا وہ بہت ناکافی تھا۔۱۹۹۳ء میں ایم ٹی کی بڑھتی ہوئی ضروریات کیلئے ایک نیا شیڈ اور پٹرول کا سٹوریج روم تعمیر کیا گیا اور پورے ایم ٹی ایریا کیلئے مین گیٹ کے ساتھ ایک باؤنڈری وال بھی تعمیر کی گئی اور فلڈ لائٹس سے پورے علاقہ کو روشن کیا گیا۔

ملٹری کالج بطور شہری علاقہ

ملٹری کالج سرائے عالمگیر میں واقع ہونے کی وجہ سے واپڈا کے کاغذوں میں دیہی علاقہ شمار ہوتا تھا اور اسی وجہ سے بڑے بڑے طویل وقفوں کیلئے بجلی کی لوڈ شیڈنگ کی زد میں رہتا تھا جس سے کالج کے شب و روز کی تعلیمی کارکردگی متاثر ہوتی تھی۔اس صورت حال سے نمٹنے کیلئے بڑی تگ و دو کے بعد ۱۹۹۳ء میں ملٹری کالج کو شہری علاقہ قرار دلوایا گیا۔تاکہ کالج کم سے کم لوڈ شیڈنگ کا شکار ہو۔

کالج پوسٹ آفس

کالج کے پوسٹ آفس کی ضرورت ایک طویل عرصہ سے محسوس کی جارہی تھی۔بالآخر ۲۰ اکتوبر ۱۹۹۲ء کو آفیسرز کالونی میں کالج کا پوسٹ آفس کھل گیا۔ ۲۰ اکتوبر ۱۹۹۲ء کو پہلے پوسٹ ماسٹر عبدالعزیز یہاں تعینات ہوئے۔۱۹۹۳ء میں دوسرے پوسٹ ماسٹر زاہد اسلام یہاں ٹرانسفر ہوئے۔

پکچر گیلری

پیش لفظ

مناسب ہوگا کہ پکچر گیلری کا پس منظر واضح کیا جائے۔ یہ فوٹوز کالج کی سب سے اہم دستاویزات ہیں۔ کتاب میں جو تاریخ پیش کی گئی ہے، جو واقعات اور حقائق بیان کئے گئے ہیں، ان کا ثبوت یہی تصاویر ہیں۔

گیلری کی ترتیب میں ممتاز عالمگیرین، اساتذہ، مہمان شخصیات، گروپ فوٹوز، عمارات اور ان کا ماحول، کالج کی سرگرمیاں، سپورٹس کلبز، ری یونین، جوبلی فنکشنز، یوم والدین اور دیگر تقاریب کے علاوہ کتبات، نشانات اور ٹرافیوں کو شامل کیا گیا ہے۔

کالج کی عمارات نئے پلان کے مطابق پرانی سے نئی میں بدل رہی ہیں۔ پرانی عمارات کے لئے تصاویر کی تلاش ہوئی تو معلوم ہوا کہ پرانی لیبارٹریز، کلاس رومز خصوصاً آ کنلک ہاؤس اور پرانے کنوؤں کے آثار معدوم ہو چکے ہیں اور تصاویر بھی موجود نہیں ہیں، ہماری کوشش تھی کہ عمارات کی وہ تصاویر شامل کی جائیں جو پرانے دور سے تعلق رکھتی ہوں اور پرانے ماحول کی عکاس ہوں تا کہ پرانے عہد کی تاریخ محفوظ کی جاسکے۔

موہن جوداڑو اور ہڑپہ کے آثار سے بھی تو صرف کھلونے اور ٹوٹے ہوئے برتن ہی دستیاب ہیں لیکن ماہرین آثار قدیمہ کے نزدیک وہ اس لئے قیمتی قرار پاگئے کہ یہی تاریخ کا ماخذ ہیں۔ یہی حال ملٹری کالج کا آئندہ ہوگا کہ مادر علمی کے فرزند اسکے پرانے آثار و باقیات کو حسرت سے تلاش کریں گے تو انہیں سوائے اس تاریخ میں شامل تصاویر کے اور کچھ نہیں ملے گا کیونکہ مستقبل میں اکیڈیمک بلاک کے علاوہ سب کچھ بدل جائے گا۔ مضامین اور الفاظ میں خواہ کتنی ہی اعلیٰ منظرکشی کیوں نہ کی جائے ایک معمولی تصویر ابلاغ کے لحاظ سے تمام اعلیٰ تحریروں پر فوقیت رکھتی ہے۔

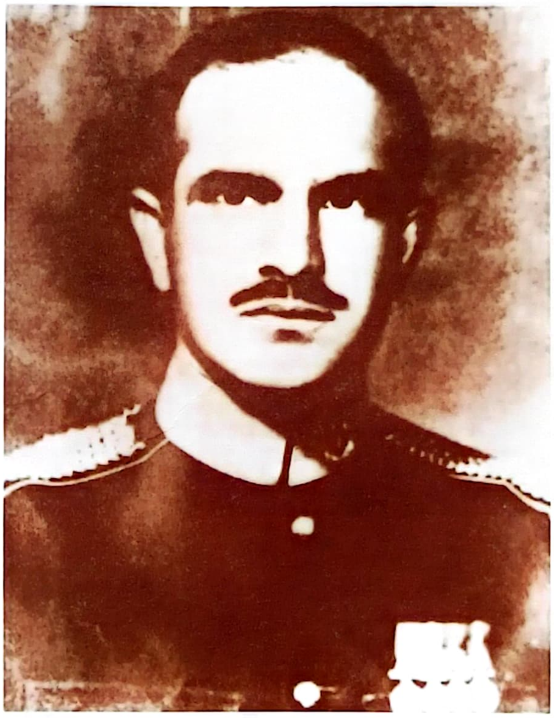
اس نقطہ نظر سے جب بعض نایاب تصاویر دستیاب ہوسکیں تو کالج میگزین اور مسٹر فضل حق حیدری کے چھوڑے ہوئے ذخیرے (فوٹو نیگیٹوز) سے استفادہ کیا گیا جو مرزا عبداللطیف کو ۲۰ سال قبل ہاتھ لگے اور انہوں نے آرٹ کلب میں محفوظ کر رکھے تھے۔ یہ نیگیٹوز چالیس سال پرانے تھے۔ وقت کے ساتھ ساتھ Melt بھی ہو چکے تھے۔ تاہم بیشتر ذخیرہ انہی سے حاصل کیا گیا مثلاً آ کنلک ہاؤس کی تصاویر کہیں سے نہیں ملیں۔ منہدم ہوتے ہوئے آ کنلک ہاؤس کی تصاویر مسٹر فضل حق حیدری کے نیگیٹوز سے لی گئیں۔ ۱۹۵۰ء سے ۱۹۵۵ء تک کی پوری تاریخ انہی نیگیٹوز سے مرتب کی گئی ہے۔ ۱۹۵۵ء سے ۱۹۷۵ء تک تصاویر کے لئے میگزین سے رجوع کیا گیا۔ اگرچہ ہاف ٹون کی وجہ سے کوالٹی کمتر تھی تاہم اس لئے قبول کی گئیں کہ ان کی تاریخ اور دستاویزی اہمیت بہت زیادہ ہے۔ کالج گیٹ کی معمولی سی تصویر بظاہر حقیر معلوم ہوتی ہے لیکن اس پر مضمون موجود ہے تو آنکھ اس کو دیکھنے پر مجبور ہے۔ میگزین سے لی گئی تصاویر کے انگریزی کیپشن قائم رکھے گئے ہیں تا کہ پتہ چل سکے کہ کونسی تصاویر میگزین سے لینے پر مجبور ہیں۔ میگزین سے لی گئی تصاویر سے پتہ چلتا ہے کہ کمانڈانٹ کرنل رفیق کے عہد میں ہم نصابی سرگرمیوں، ڈراموں اور کلبز پر بے حد زور تھا اور کالج کو پبلک سکول میں ڈھالنے کا کام زور و شور سے جاری تھا۔

سپورٹس اور ہم نصابی سرگرمیوں کا باب اس تاریخ میں سب سے زیادہ اہم ہے۔ سپورٹس کے ضمن میں شیلڈز، میڈلز اور ٹرافیز کا ذکر لازم و ملزوم ہے۔ مگر ''کامیاب شیلڈ'' اور ''بینر ٹرافی'' کا کالج میوزیم میں بھی سراغ نہیں مل سکا۔ اس طرح بیشتر بیجز، کریسٹ اور نشانات بھی نایاب ہیں۔ اسکے لئے بھی ۵۵-۱۹۵۰ء کے فوٹو نیگیٹوز اور کالج میگزین سے فائدہ اٹھانا پڑا۔ اسی طرح ۵۵-۱۹۵۰ء کے اساتذہ کے نایاب پورٹریٹس بھی حیدری صاحب کے فوٹو نیگیٹوز سے ملے ہیں۔ قارئین دیکھیں گے کہ کس قدر نایاب پوٹریٹس یہاں جمع کئے گئے ہیں۔ جہاں تک میوزیم کا تعلق ہے یہ ۱۹۷۹ء میں قائم کیا گیا اور آنے والے سالوں کے البم جمع کرنے کا سلسلہ شروع ہوا۔ ۱۹۷۹ء کے بعد کی تاریخ کے لئے فوٹوگراف کے حصول کا مسئلہ نہیں رہا۔ یہ سارا مسئلہ ۱۹۷۹ء سے پہلے کی تاریخ کے متعلق پیدا ہوا جبکہ باقاعدہ میوزیم جیسا ادارہ موجود نہیں تھا اور البم محفوظ کرنے کے مستقل انتظامات نہیں تھے۔

سعید راشد

کالج کے شہداء

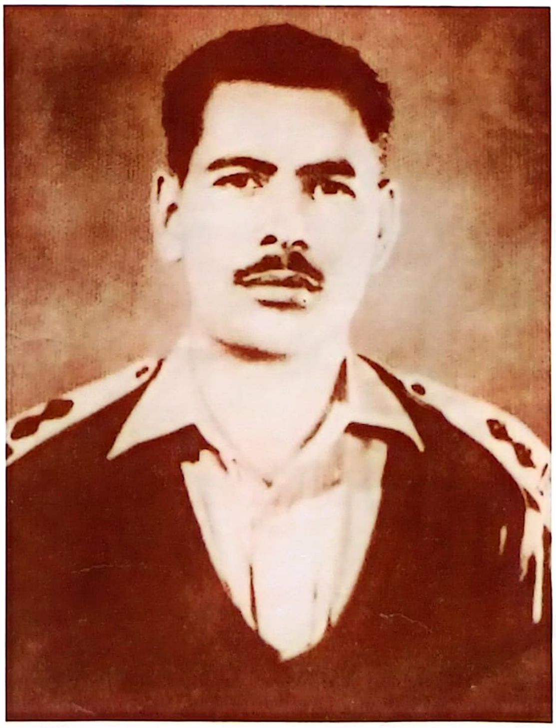
اے پتر ہٹاں تے نہیں وکدے



کالج نمبر ۱۷ لیفٹیننٹ کرنل صاحبزاد گل شہید۔
ستارۂ جرأت ۱۹۶۵ء



کالج نمبر ۸۳۵ لیفٹیننٹ کرنل حق نواز کیانی شہید۔
ستارۂ جرأت (بار) ۱۹۷۲ء



کالج نمبر ۱۴۳۶ کیپٹن عبدالقیوم خان شہید۔
۱۹۵۶ء



کالج نمبر ۱۰۴۸ رسالدار محمد حنیف شہید۔
تمغۂ جرأت



کالج نمبر ۱۵۲۳ میجر کاظم کمال شہید۔
ستارۂ جرأت ۱۹۷۱ء



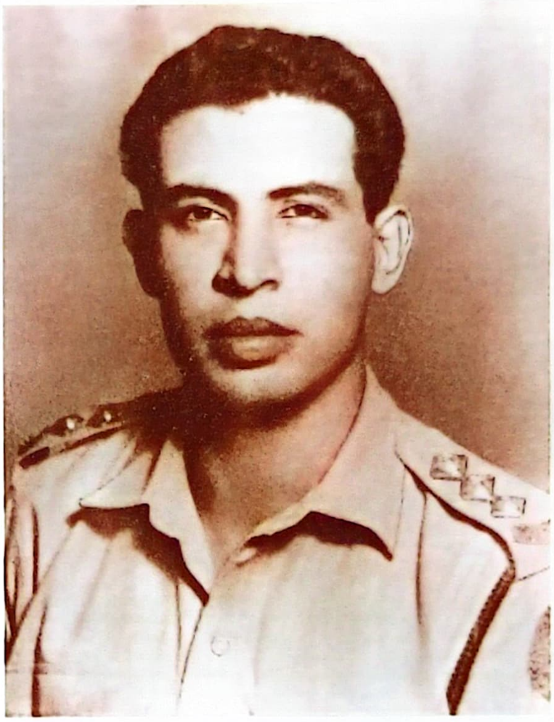
کالج نمبر ۱۵۹۹ میجر علم دین شہید – ۱۹۶۵ء



کالج نمبر ۱۶۶۰ میجر علی عابد حسین شہید ۱۹۶۵ء



کالج نمبر ۱۶۸۳
نائب صوبیدار پیندہ خان شہید ۱۹۶۵ء



کالج نمبر ۱۷۹۳ کیپٹن مظہر حسین شاہ شہید ۱۹۶۵ء



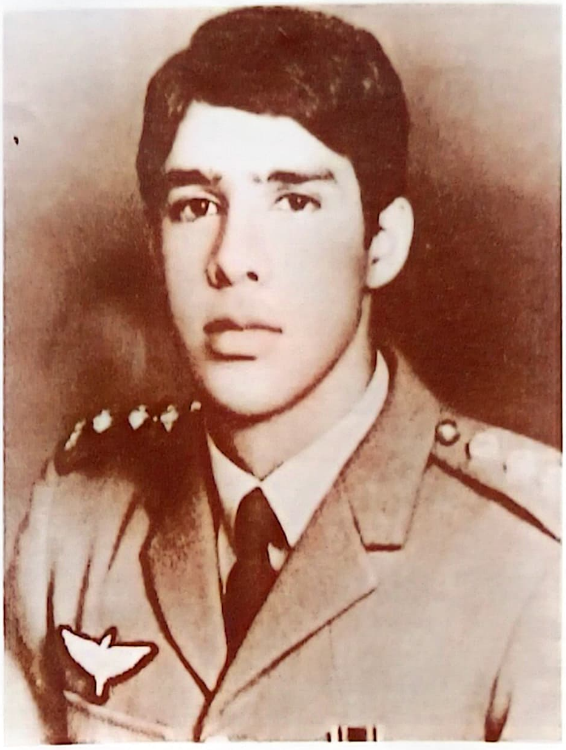
کالج نمبر ۱۸۱۱ میجر محمد اکرم شہید
(نشان حیدر) ۱۹۷۱ء



کالج نمبر ۱۸۲۰ میجر محمد حنیف شہید۔
ستارہٴ جرأت ۱۹۷۱ء



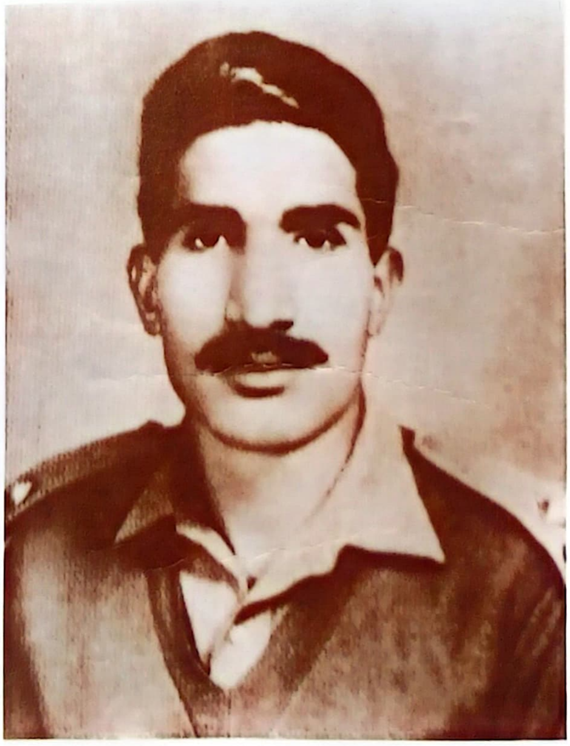
کالج نمبر ۲۱۸۰ لیفٹیننٹ سید افتخار جعفر شہید
۱۹۶۵ء



کالج نمبر ۲۳۴۸ کیپٹن احمد ضیاء شہید ۱۹۷۱ء



کالج نمبر ۲۴۸۰ میجر عظمت حیات شہید ۱۹۷۱ء



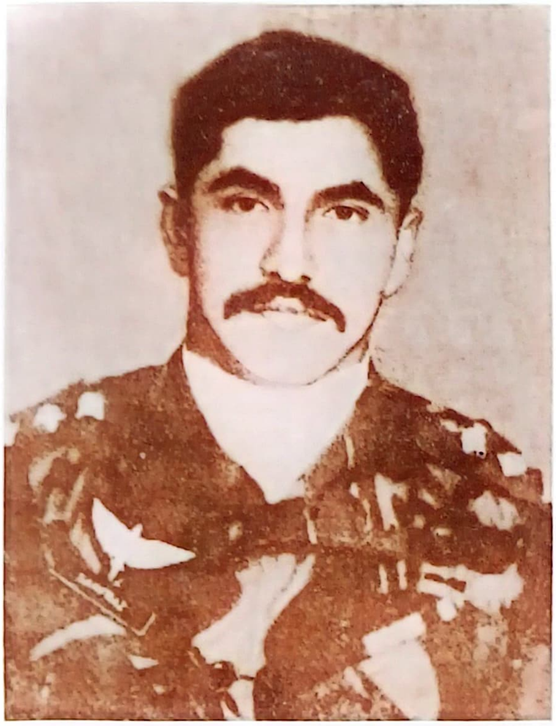
کالج نمبر ۲۶۳۶ کیپٹن سلیم اختر شہید۔
۱۹۷۱ء



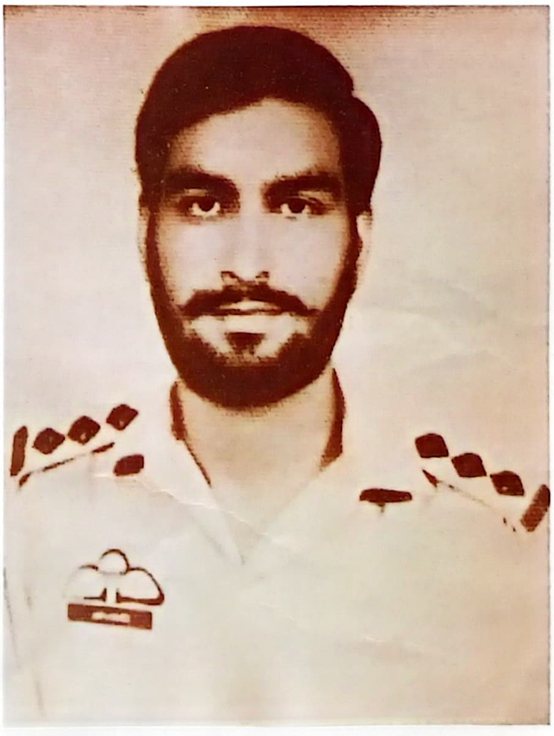
کالج نمبر ۲۷۵۹ سیکنڈ لیفٹیننٹ مشتاق نواز کیانی شہید۔
۱۹۷۱ء



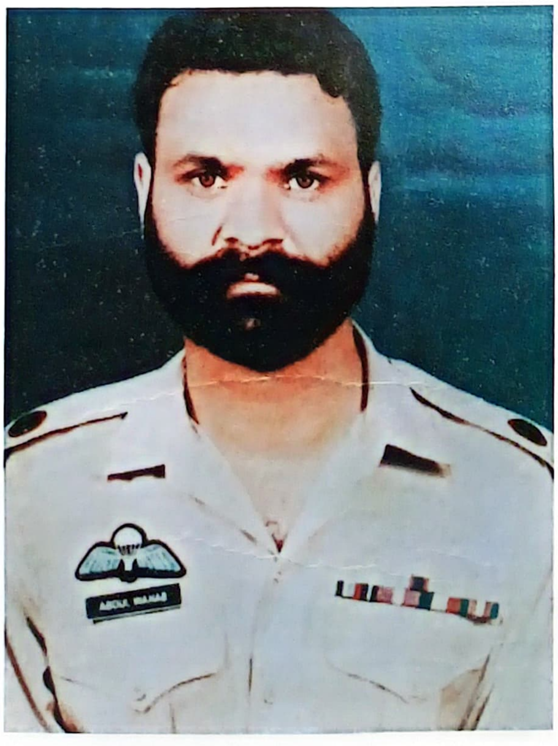
کالج نمبر ۲۹۰۸ سیکنڈ لیفٹیننٹ امجد خورشید شہید
تمغۂ جرأت ۔ ۱۹۷۱ء



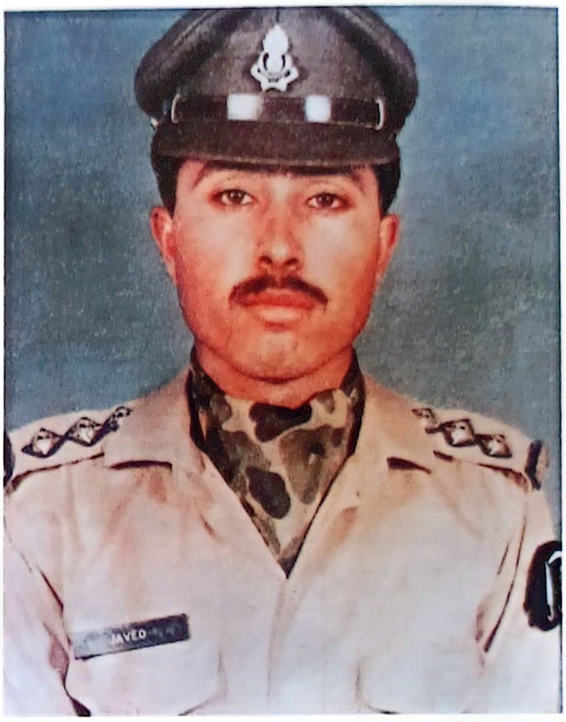
کالج نمبر ۳۶۸۲ کیپٹن سرفراز علی شہید



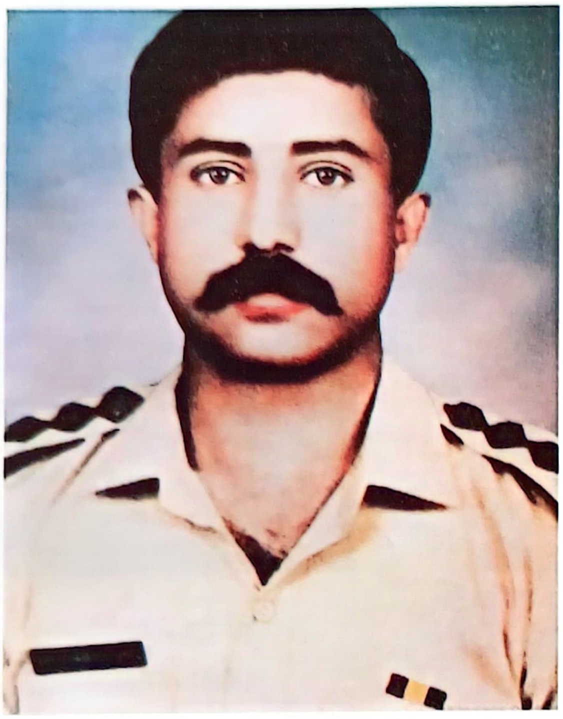
کالج نمبر ۴۰۱۴ کیپٹن جاوید اختر شہید
۱۹۸۹ء (سیاچن)



کالج نمبر ۴۰۲۹ میجر عبدالوہاب شہید ۔
ستارۂ جرأت ۔ ۱۹۹۹ء (کارگل)



کالج نمبر ۴۲۵۴ کیپٹن جاوید عالم شہید ۔
۱۹۸۹ء (سیاچن)



کالج نمبر ۴۳۶۵ کیپٹن سید ریاض منظور شہید ستارۂ جرأت ۔
۱۹۹۳ء (صومالیہ)



کالج نمبر ۵۰۷۷ کیپٹن محمد عمار حسین شہید ستارۂ جرأت ۔
۱۹۹۹ء (کارگل)



کالج نمبر ۵۱۳۴ میجر محمد عبداللہ ستی شہید
۲۰۰۲ء (سیاچن)



کالج نمبر ۵۱۴۶ کیپٹن سردار اظہار حیدر شہید ستارۂ جرأت۔
۱۹۹۹ء (کارگل)



کالج نمبر ۵۲۶۹ کیپٹن معظم علی شہید۔
۱۹۹۵ء (سیاچن)

کالج کمانڈانٹس



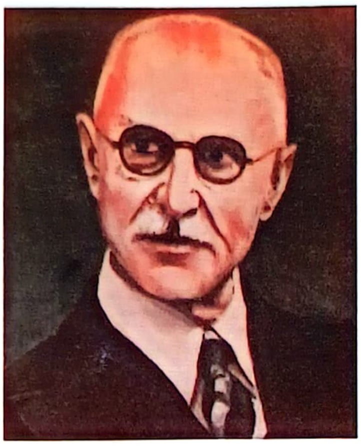
کیپٹن ڈبلیو ایل کلارک

1925-1930



کیپٹن ایچ ایچ کلارک

1930-1933



میجر ڈبلیو۔ پی شیلی

1933-1937



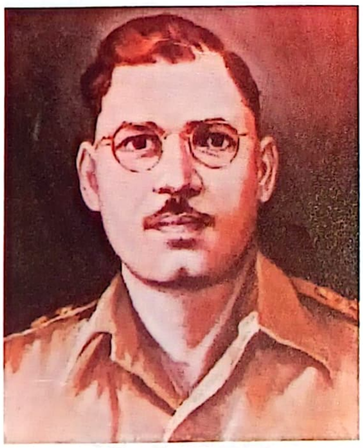
لیفٹیننٹ کرنل ٹی۔ ایچ۔ ایل سٹینگ

(ایم سی، ایم بی ای) 1937-1947



میجر اورنگ زیب خان

1947-1948



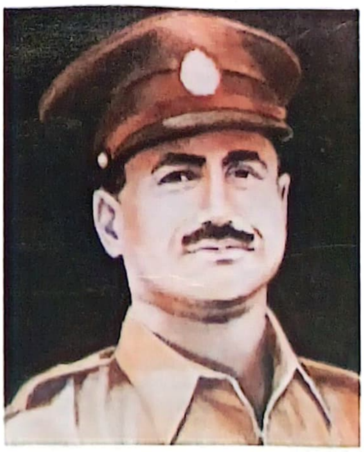
لیفٹیننٹ کرنل ایس ایف ایچ زیدی

1948-1952



لیفٹیننٹ کرنل محمد رفیق

1952-1953
1955-1959



لیفٹیننٹ کرنل سلطان سکندر

1953-1954



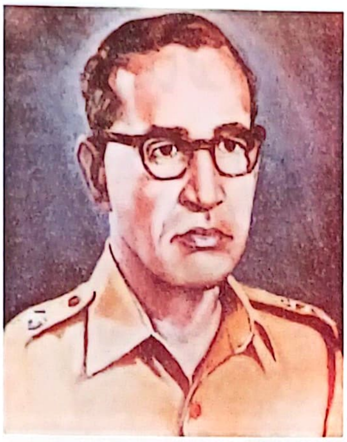
لیفٹیننٹ کرنل ایچ۔ ایل۔ ایڈورڈز

1954-1955



لیفٹیننٹ کرنل محمد سردار خان

1959-1967



لیفٹیننٹ کرنل مرتضیٰ حسین خان

1967-1969



لیفٹیننٹ کرنل ایس۔اے۔قریشی

1969-1970



کرنل این۔ڈی۔احمد

1970-1974



کرنل محمد ظہور الحق

1974-1977



کرنل محمد اکرام امین

1977-1978



کرنل محمد سید کھوکھر

1978-1980



بریگیڈیئر عبدالستار۔ستارۂ امتیاز (ملٹری)

1980-1983



بریگیڈیئر آئی۔آر۔صدیقی

1983-1984



بریگیڈیئر عثمان شاہ ۔ ستارۂ امتیاز (ملٹری)

1984-1987



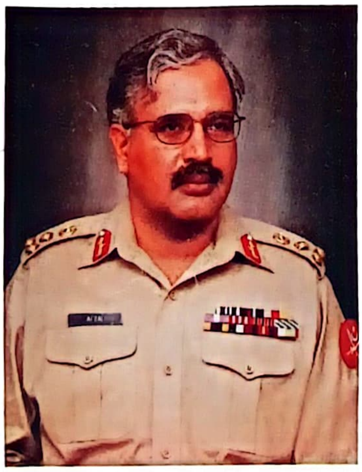
بریگیڈیئر ڈاکٹر نورالحق

1987-1991



بریگیڈیئر مقصود الحسن ۔ ستارۂ امتیاز (ملٹری)

تمغۂ امتیاز (ملٹری) 1991-1998

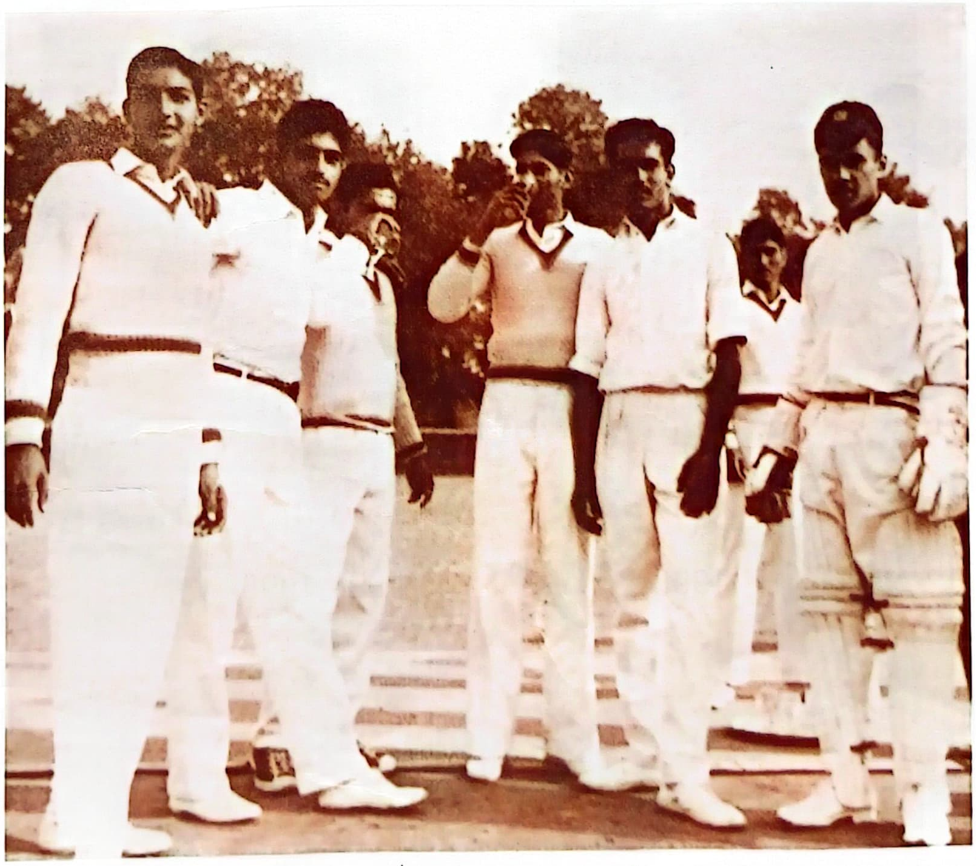


بریگیڈیئر محمد افضل ملک ۔ ستارۂ امتیاز (ملٹری)

1998 تاحال



انٹر سروسز پبلک سکولز ٹورنامنٹ۔ کرکٹ میچ کا ایک منظر ۱۹۶۲ء



انٹر سروسز پبلک سکولز ٹورنامنٹ۔ کالج کرکٹ ٹیم ۱۹۶۲ء



کھیل کے دوران تماشائی ۱۹۶۳ء



باسکٹ بال کے میدان میں ۱۹۶۴ء



سکاؤٹس کا گروپ فوٹو ۱۹۶۷ء



عالمگیر یز زری یونین اکتوبر ۱۹۶۸ء۔ اولڈ بوائز میوزیکل چیئرز



عالمگیریئنز ری یونین ۔اکتوبر ۱۹۶۸ء کے موقع پر کالج نمبر ۴۶۹ میجر جنرل خداداد، کیڈٹس کے ہمراہ



مسٹر ایف ۔ایچ حیدری کی ڈائریکشن میں سٹیج کیے گئے ڈرامہ "The Live Mummy" کا ایک منظر۔ری یونین ۱۹۶۸ء



آؤٹ ڈور سرگرمیوں کے دوران کالج کے طلباء ۱۹۶۸ء



شیر شاہ ہاؤس دریا کے کنارے ۱۹۶۸ء



مہمانِ خصوصی لیفٹیننٹ جنرل محمد اقبال خان کیڈٹس کو آٹوگراف دے رہے ہیں۔ تقسیم انعامات یکم مارچ ۱۹۷۹ء



عالمگیرینز ایسوسی ایشن کانفرنس زیر صدارت کے لیفٹیننٹ جنرل محمد اقبال خان ۲۱ فروری ۱۹۸۰ء



مہمان خصوصی لیفٹیننٹ جنرل محمد اقبال خان ۔ کالج ماسٹر پلان پر بریفنگ کے دوران ۔ سالانہ تقریب تقسیم انعامات ۔ ۱۹۸۰ء



مہمانِ خصوصی جنرل محمد اقبال خان اولڈ عالمگیرینز کے ہمراہ ۔ یوم والدین ۱۹۸۵ء



ایم سی جے رائیڈنگ کلب کے سوار فائرنگ رنگ سے گزرتے ہوئے۔ یوم والدین ۱۹۸۵ء



مہمانِ خصوصی وزیراعظم پاکستان محمد خان جونیجو یادگار شہداء پر۔ یوم والدین ۱۹۸۶ء



سکاؤٹنگ کلب کا مظاہرہ۔ یوم والدین ۱۹۸۶ء



پی ٹی کا مظاہرہ۔ یوم والدین ۱۹۸۶ء



سائنس ایگزیبیشن ۔ یوم والدین ۱۹۸۶ء



ہائیکنگ ۔ ۱۹۸۷ء



کراٹے کا شاندار مظاہرہ۔ یوم والدین ۱۹۸۷ء



جمناسٹک کلب کا ایک شیر دل کیڈٹ۔ یوم والدین ۱۹۸۷ء



ایئر چیف مارشل حکیم اللہ خان گارڈ آف آنر کا معائنہ کرتے ہوئے۔ یوم والدین ۱۹۸۸ء



ہائیکنگ کے دوران کاغان ویلی میں شوگراں کے مقام پر کیڈٹس کا گروپ فوٹو۔ ۱۹۸۸ء



ہائیکنگ کلب کے شرکاء۔ کاغان ویلی میں ۱۹۸۹ء



مہمان خصوصی ایڈمرل یستور الحق ملک پریڈ کے معائنہ کے دوران۔ یوم والدین ۱۹۸۹ء















